تاریخ اسلام کی ۶۰۰ شخصیات کے احوال، اقوال اور مرویات پر مشتمل مستند و بے مثال کتاب

# حلیۃ الاولیاء اردو
# و
# طبقات الاصفیاء

عبدالرحمن بن مہدی، امام شافعی، امام احمد تا ذوالنون المصری اور اہل مشرق، اہل عراق، اہل بغداد، محدثین اہل اصبہان اور ایک جماعت جن سے مؤلف کو ملاقات کا شرف حاصل ہوا، جیسے ۲۴۷ عظیم بزرگوں کا تذکرہ۔

امام حافظ علامہ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی

دار الاشاعت

اردو بازار، ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 32631861

تاریخ اسلام کی ۸۰۰ شخصیات کے احوال، اقوال اور مرویات پر مشتمل مستند و بے مثال کتاب

# حلیۃ الاولیاء اردو
# و
# طبقات الاصفیاء

عبدالرحمن بن مہدی، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، مشہور عبادت گذار
تابعین کرامؒ، ابوسلیمان دارانی، ذوالنون مصری رحمہم اللہ وغیرہم کا تذکرہ

امام حافظ علامہ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی

مترجم
مولانا محمد یوسف تنولی فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی
استاد مدرسہ عربیہ حنفیہ دارالسلام آزاد کشمیر

دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : جنوری ۲۰۰۶ء علمی گرافکس
ضخامت : 488 صفحات

## قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تا کہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

……… ملنے کے پتے ………

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
ادارۂ اسلامیات موہن چوک اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
بیت الکتب بالمقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور
مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

Azhar Academy Ltd.
At Continenta (London) Ltd.
Cooks Road, London E15 2PW

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

امریکہ میں ملنے کے پتے

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

# حلیۃ الاولیاء

## حصہ نہم دہم

ختم شد حصہ نہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## حلیۃ الاولیاء، حصہ دہم

ختم شد حصہ نہم و دہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# حلیۃ الاولیاء (حصہ نہم)

## (۴۴۱) عبدالرحمن بن مہدی [1]

بزرگان دین میں سے ایک امام، قوی، آثار کے نقاد، احادیث کے حافظ عبدالرحمن بن مہدی ہیں، آپ رحمہ اللہ سنن اور آثار کے پیروکار اور قیاس آرائیوں اور خواہشات کے مخالف تھے۔

۱۲۸۱۸- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق ثقفی، ہارون بن سفیان الدیک کی سند سے مروی ہے عبیداللہ بن عمر قرار فرماتے ہیں عبدالرحمن بن مہدی نے بیس ہزار احادیث اپنے حافظے سے لکھوائی ہیں۔

۱۲۸۱۹- ابراہیم بن محمد بن اسحق، یوسف بن ضحاک، خالد بن یزید خواص مخرمی کی سند سے مروی ہے، حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبدالرحمن بن مہدی حدیث کی خدمت کے لئے پیدا کئے گئے تھے۔

۱۲۸۲۰- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق، ھناد بن یحیٰی کی سند سے مروی ہے، ھناد فرماتے ہیں میں نے حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے دریافت کیا، عبدالرحمن بن مہدی اور یحیٰی بن سعید میں سے کون زیادہ فقیہ ہے؟ فرمایا عبدالرحمن بن مہدی۔

۱۲۸۲۱- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق کی سند سے مروی ہے عبیداللہ بن سعید فرماتے ہیں میں نے عبدالرحمن بن مہدی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے ساتھ چل رہا ہوتا اور وہ کسی حدیث کو اجنبی سمجھتے تو فرماتے ٹھہرو میں اس کو لکھ لوں۔

۱۲۸۲۲- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق کی سند سے مروی ہے عبیداللہ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبدالرحمن بن مہدی فرمایا کرتے تھے: یاد کرتے رہو کیونکہ آدمی اس وقت تک امام نہیں ہوسکتا جب تک وہ صحیح اور غلط کو نہ پرکھ سکے نیز جب تک وہ تمام چیزوں کو نہ جان لے اور جب تک وہ علم کے تمام ہر چشموں سے سیراب نہ ہو جائے۔

۱۲۸۲۳- ہمیں حدیث بیان کی احمد بن اسحق نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمن بن عمر نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمن بن مہدی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی کے لئے حرام ہے کہ دین کے معاملے میں کوئی بات کہے سوائے اس چیز کے جو کسی ثقہ سے سنا ہو ان کی مراد اس سے اصحاب الرأی ہیں۔

۱۲۸۲۴- ہمیں حدیث بیان کی احمد بن اسحق نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمن بن محمد نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمن بن عمر نے، فرمایا کہ میں نے عبدالرحمن بن مہدی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب آدمی کی ملاقات اپنے سے زیادہ علم رکھنے والے سے ہو جاتی تھی تو کہا جاتا تھا کہ غنیمت کا دن تھا۔ اور اپنے برابر علم رکھنے والے سے ملاقات ہو جاتی تھی تو اس کے ساتھ مذاکرہ ہوتا تھا اور اس سے علم حاصل کرتا تھا اور اپنے سے کم علم والے سے ملاقات ہو جاتی تھی تو اس کے ساتھ تواضع سے پیش آتا

---

[1] طبقات ابن سعد ۷/۲۹۷ والتاریخ الکبیر ۵/ت ۱۱۲۳. والجرح ۵/ت ۱۳۸۲. وتاریخ بغداد ۱۰/۲۴۰، والجمع ۱/۲۸۸. والکاشف ۲/ت ۳۳۶۵. وتهذیب التهذیب ۶/۲۷۹، وتهذیب الکمال ۳۹۶۹. والخلاصة ۲/ت ۴۲۵۹.

اور اس کو علم سکھاتا تھا اور جو ہر سنی ہوئی حدیث کو بیان کرے وہ علم میں امام نہیں ہوتا اور جو ہر کسی سے حدیث بیان کرتا ہو وہ علم میں امام نہیں ہوتا اور جو علم میں سے شاذ کو بیان کرے وہ بھی امام نہیں ہوتا۔ اور یاد کرنا (حفظ) پختگی ہے۔

۱۲۸۲۵- ہر سنی سنائی بات بیان نہ کی جائے ........ ہمیں حدیث بیان کی احمد بن اسحٰق نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن محمد نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن عمر نے، فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آدمی کے لئے حرام ہے کہ دین کے معاملے میں کوئی حدیث بیان کرے جب تک کہ اس پر پختہ یقین نہ ہو جائے اور اس کو ایسا یاد نہ کیا جائے جیسے کہ قرآن کی آیت ہو یا آدمی کا نام ہو۔ فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن کو سنا جب اس سے کسی محدث کے بارے میں سوال ہوا کہ آیا وہ ثقہ ہے یا نہیں؟ فرمایا کہ چھوڑ و انکو نہ بڑھاؤ ان سے مجھے حدیث بیان نہ کرو۔ پوچھنے والے نے کہا کہ کیوں؟ فرمایا کہ ان کی احادیثیں پیدا ہو گئیں ہیں یعنی زیادہ ہو گئی ہیں، اور میں نے ابو عبدالرحمٰن کو اس حال میں سنا جبکہ ان کے سامنے محدثین کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ اس کام کے لئے ایک قوم ہے۔ اور فرمایا کہ علم زیادہ ہے اور علماء کم ہیں۔

۱۲۸۲۶- آدمی کھانے پینے سے زیادہ علم کا محتاج ہے ...... ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن محمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن یحیٰی نے فرمایا کہ میں عباس بن عبدالعظیم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے علی بن عبداللہ کو سنا فرماتے ہیں کہ میں نے ابن مہدی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی کھانے پینے سے بھی زیادہ علم کا محتاج ہے۔

۱۲۸۲۷- ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن محمد نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن جعفر اشعری نے موسیٰ بن عبدالرحمٰن بن مہدی سے اور وہ اپنے والد سے بیان کر کے فرماتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کی خواب میں زیارت کی تو میں نے کہا کہ آپ نے کس چیز کو سب سے افضل پایا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ حدیث۔

۱۲۸۲۸- ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن محمد نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد بن ابی حاتم نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی علی ابن الحسین بن الجنید نے فرمایا کہ میں نے ابن نمیر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ عبدالرحمٰن بن مہدی نے حدیث البھاء کے جاننے کے متعلق کہا، پھر ابن نمیر نے کہا کہ انہوں نے سچ کہا، (راوی کہتے ہیں اگر میں یہ کہتا کہ کہاں سے سچ کہا تو ان کے پاس کوئی جواب نہ ہوتا۔

۱۲۸۲۹- معرفت حدیث میں ابن مہدی کا مقام ...... ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن محمد نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابن ابی اسید نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی علی بن احمد ابن نضر نے، فرمایا کہ میں نے علی بن مدینی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حدیث میں عبدالرحمٰن بن مہدی کا علم جادو کی طرح تھا۔ نعیم بن حماد نے کہا کہ میں نے ابن مہدی سے پوچھا کہ آپ سقیم حدیث میں سے صحیح کو کیسے پہچان لیتے ہو؟ تو انہوں نے فرمایا کہ جس طرح طبیب ڈاکٹر کو پہچان لیتا ہے۔

۱۲۸۳۰- ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن محمد نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی احمد ابن سلمہ نے فرمایا کہ میں نے ابو قدامہ سرخسی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ انہوں نے ابن مہدی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کسی ایک حدیث کا کسی سے پوچھ لینا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں دس احادیث سے استفادہ کروں۔

۱۲۸۳۱- ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن محمد نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن سہل نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں نے ابن مہدی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ کسی آدمی کے لئے فتویٰ دینا حرام ہے سوائے اس چیز کے

بارے میں جو اس نے ثقہ سے سنا ہو۔

۱۲۸۳۲-ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن عبداللہ نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن اسحٰق نے انہوں نے کہا کہ میں نے ابو قدامہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے کسی آدمی کی حدیث کو نہیں چھوڑا مگر اس کا نام لے کر اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔

۱۲۸۳۳-ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن عبداللہ نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن اسحٰق نے فرمایا کہ میں نے یوسف بن ضحاک کو کہتے ہوئے سنا کہ انہوں نے عبیداللہ بن عمر قواریری کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ عبدالرحمٰن بن مہدی اپنی حدیثوں کو اور اپنے علاوہ کے حدیثوں کو جانتا تھا اور یحییٰ بن سعید، انہی حدیثوں کو جانتا تھا۔

۱۲۸۳۴-ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد نے فرمایا کہ میں نے زیاد بن ایوب کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم ھشیم کی مجلس میں تھے جب وہ اٹھے تو احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین اور خلف بن سالم نے ایک بے خوف جوان کو ہاتھ سے پکڑا اور مسجد میں لے گئے اور ان سے احادیث لکھیں اور ہم نے بھی لکھیں پس اچانک وہ عبدالرحمٰن بن مہدی تھے۔

۱۲۸۳۵-ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن سلیمان بن یزید بن زیاد نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی خالد بن خداش نے فرمایا کہ میں اور خوبل حماد کے پاس تھے اتنے میں عبدالرحمٰن بن مہدی آ کر بیٹھ گئے پھر اٹھ گئے، تو حماد نے کہا کہ یہ ان لوگوں میں سے ہیں کہ اگر ایوب ان کو پالے تو ان کا اکرام کرے۔

۱۲۸۳۶-ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن عبداللہ نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد نے فرمایا کہ میں نے حسن بن محمد بن صباح کو سنا فرمایا کہ مجھے کئی لوگوں نے بتلایا کہ وہ حماد بن زید کے پاس تھے کہ ان سے کسی مسئلہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ابن مہدی کہاں گئے؟ اس کے لئے ابن مہدی کے علاوہ کون ہے؟ فرمایا کہ چنانچہ عبدالرحمٰن آ گئے تو انہوں نے ان سے وہ مسئلہ پوچھا تو انہوں نے جواب دیا۔ پس جب وہ ان کے پاس سے اٹھ گئے تو فرمایا کہ یہ تیس سال یا اس کے قریب قریب سے بصرہ کا سردار ہے یا فرمایا کہ بصرہ کا کامل جوان ہے۔

۱۲۸۳۷-ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی یوسف بن ضحاک نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبیداللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں نے حماد بن زید کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر عبدالرحمٰن بن مہدی زندہ رہے تو ضرور بالضرور اہل بصرہ سے کامل آدمی نکلے گا۔

۱۲۸۳۸-ہمیں حدیث بیان کی محمد بن حیان نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن احمد بن عمرو نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن عمر نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم ایک جنازے میں شامل تھے جس میں عبیداللہ بن حسن عنبری بھی تھے جو اس زمانے میں بصرہ کے قاضی تھے اپنی قوم میں ان کا مقام تھا اور لوگوں میں ان کی بڑی قدر تھی اس نے ایک چیز کے بارے میں بات کی جس میں غلطی کر گئے میں اس وقت جوان تھا میں نے ان سے کہا کہ اے میرے باپ اس طرح نہیں ہے اثر لاؤ میرے گرد لوگوں کا اضافہ ہو گیا تو عبیداللہ نے لوگوں سے کہا کہ ان کو چھوڑ دو، پھر مجھے کہا کہ کس طرح صحیح ہے؟ چنانچہ میں نے اس کو بتلایا، تو کہا کہ اے لڑکے تو نے سچ کہا، تب میں چھوٹا بن کر تمہارے قول کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

۱۲۸۳۹-ہمیں حدیث بیان کی احمد بن اسحٰق نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن عمر نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو یہ کہتے ہوئے سنا اور حال یہ تھا کہ ان کی مجلس میں ایک آدمی ہنسا جسکو انہوں نے سن لیا تو فرمایا کہ یہ ہنسنے والا کون ہے؟ کئی دفعہ یہ کہا پھر ایک آدمی کی طرف اشارہ کیا تو وہ انکی جانب آئے تو انہوں نے کہا کہ علم حاصل کرتے ہوئے ہنستے ہو؟ دو مرتبہ یہ فرمایا، میں ضرور تمہیں دو مہینے تک حدیث بیان کروں گا پس لوگ کھڑے ہو گئے اور

چلدیئے۔

(راوی کہتا ہے) مجھے معلوم نہیں کہ میں نے کبھی عبدالرحمن بن مہدی کو قہقہے کے ساتھ زور سے ہنستے ہوئے دیکھا ہو سوائے تبسم کے اگر ڈر ہوتا کہ یہ ہنسی ان پر غالب آ جائے تو منہ کو بند کر دیتے تھے اور فرمایا کہ میں نے عبدالرحمن کو سنا کہ ایک آدمی سے کہا کہ میں یہ کام نہیں کروں گا پھر اس آدمی نے اس کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ میں نے کہا تھا کہ نہیں کروں گا انہوں نے عرض کیا کہ آپ نے قسم تو نہیں کھائی تھی تو فرمایا کہ یہ زیادہ سخت ہے اگر قسم کھاتا تو کفر کرتا۔

۱۲۸۴۰- ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمن بن محمد نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمن بن عمر نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمن بن مہدی کو فرماتے ہوئے سنا کہ حدیث کا فتنہ مال کے فتنے سے زیادہ سخت ہے اولاد کا فتنہ حدیث کے فتنے سے ملتا جلتا ہے کتنے ہی آدمی ایسے ہیں کہ ان کے ساتھ خیر کا گمان کیا جاتا ہے جنکو حدیث کے فتنے نے جھوٹ پر برانگیختہ کیا۔

۱۲۸۴۱- **جہمیہ سے ترک معاملات**...... ہمیں حدیث بیان کی سلیمان بن احمد نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن جعفر رازی نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوبکر بن ابواسود نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمن بن مہدی کو جہمیہ کا ذکر کرتے ہوئے سنا جبکہ یحییٰ بن سعید قطان بیٹھے ہوئے تھے فرمایا کہ میں ان کے ساتھ نکاح کا معاملہ کرنے والا نہیں ہوں اور نہ ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں اور اگر ان کا کوئی آدمی میرے پاس میری باندی کے لئے نکاح کا پیغام بھیجے تو ان کے ساتھ نکاح نہیں کراتا۔

۱۲۸۴۲- ہمیں حدیث بیان کی سلیمان بن احمد نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن صالح ولید نرسی نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمن بن مہدی کے ہجروں میں ایک کتاب دیکھی جس میں ایک آدمی کی حدیث پر نشان لگایا گیا تھا تو میں نے پوچھا کہ اے ابوسعید آپ نے ان کی حدیث پر نشان کیوں لگایا ہے؟ فرمایا کہ مجھے یحییٰ نے خبر دی کہ یہ جہم کی رائے کا قول کرتا ہے تو میں نے اس کی حدیث پر نشان لگایا۔

۱۲۸۴۳- **قرآن کریم غیر مخلوق ہے**...... ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن عبداللہ نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن اسحٰق نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی احمد بن ولید نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن مہاجر نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمن بن مہدی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے کہا کہ قرآن مخلوق ہے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو اور ان کے ساتھ راستے پر چلو اور نہ ان سے نکاح کا معاملہ کرو۔

۱۲۸۴۴- ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن عبداللہ نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن اسحٰق نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی احمد بن ولید نے انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ابراہیم بن زیاد، سبلان نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمن بن مہدی سے پوچھا کہ جو یہ کہے کہ قرآن مخلوق ہے اس کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ اگر میری طاقت ہوتی تو میں پل پر کھڑے ہو کر ہر گزرنے والے سے اس بارے میں پوچھتا اگر وہ یہ کہتا کہ مخلوق ہے تو میں اس کی گردن اڑا دیتا اور اس کو پانی میں پھینک دیتا۔

۱۲۸۴۵- ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن عبداللہ نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن اسحٰق نے فرمایا کہ میں نے فضل بن اسحٰق دوری کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو یہ گمان کرے کہ قرآن مخلوق ہے اس سے توبہ طلب کرو، اگر توبہ کرے تو ٹھیک ہے ورنہ اس کی گردن کو اڑا دو اس لئے کہ وہ قرآن کا کافر ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا (اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے کلام فرمایا کلام کرتے ہوئے (النساء ۱۶۴)

۱۲۸۴۶- ہمیں حدیث بیان کی احمد بن اسحٰق نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمن بن محمد بن سلم نے، انہوں نے کہا کہ

ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمن بن عمر نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمن بن مہدی کو سنا اس حال میں کہ لوگوں نے ان کے پاس جہمیہ کا ذکر کیا جو کہتے ہیں کہ قرآن مخلوق ہے تو فرمایا کہ بلاشبہ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے کلام کو نفی کریں ۔اور قرآن تو کلام اللہ ہوگا اور بے شک اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے اس کو ذکر کیا ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ (وکلم اللہ موسیٰ تکلیما) (النساء ۱۶۴)

۱۲۸۴۷- ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن محمد بن جعفر نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن احمد بن عمر نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمن بن عمر نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمن بن مہدی کو سنا اس حال میں کہ ان سے اصحاب الاہوا کے پیچھے نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا کہ جب تک بدعت کی طرف بلانے والے اور اس میں جھگڑا کرنے والے نہ ہوں تو ان کے پیچھے نماز پڑھی جاسکتی ہے سوائے دو قسموں کے جہمیہ اور رافضیہ ،اس لئے کہ جہمیہ کتاب اللہ کا انکار کرتے ہیں اور روافض صحابہ رسول ﷺ کی تنقیص کرتے ہیں۔

۱۲۸۴۸- ہمیں حدیث بیان کی احمد بن اسحٰق نے ،انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمن بن محمد بن سلم نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمن بن عمر نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمن بن مہدی کو سنا اس حال میں کہ ان کے پاس جہمیہ کے ایک آدمی کا ذکر کیا کہ انہوں نے اس آدمی کے سامنے یہ بات ذکر کی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا۔ تو اس نے کہا کہ اپنے ہاتھ سے ان کو گوندا پھر اس گوندے ہوئے مٹی کو اپنے دونوں ہاتھوں کو حرکت دیتے ہوئے بنایا۔ تو عبدالرحمن بن مہدی کہنے لگے کہ اگر یہ بادشاہ مجھ سے مشورہ طلب کرے جہمیہ کے بارے میں تو میں یہ مشورہ دونگا کہ ان سے توبہ کروائے اگر توبہ کرے تو ٹھیک ہے ورنہ ان کے گردنوں کو مارے۔

۱۲۸۴۹- ہمیں حدیث بیان کی ابومحمد بن حیان نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن احمد ،بن عمرو اور محمد بن سہل نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمن بن عمر نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمن بن مہدی کو سنا کہ وہ جعفر بن سلیمان ھاشمی کے اولاد میں سے ایک نوجوان سے فرمارہے تھے کہ اپنی جگہ بیٹھو، چنانچہ وہ بیٹھ گئے یہاں تک کہ سب لوگ منتشر ہو گئے تو پھر ان سے فرمایا کہ اے میرے بیٹے اس قصبے میں جو اختلاف اور بدعات ہیں اسکو تو تم جانتے ہو اس لئے معاملہ ہمیشہ کمزور رہتا ہے جب تک کہ آپ لوگوں تک نہ پہنچے یعنی بادشاہ تک پس جب آپ لوگوں تک پہنچتا ہے تو جلالت والا اور عظیم ہو جاتا ہے۔ اس نے کہا کہ اے ابوسعید وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ پروردگار کے بارے میں کلام کرتے ہو اور ان کا وصف بیان کرتے ہو اور تشبیہ دیتے ہو۔ لڑکے نے کہا کہ جی ہاں اے ابوسعید۔ ہم نے دیکھا تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں انسان سے خوبصورت اور اولیٰ کسی چیز کو نہ دیکھا، چنانچہ وہ صفت میں کلام کرنے لگ گیا پس عبدالرحمن نے ان سے فرمایا کہ اے بیٹے ٹھہرو! یہاں تک کہ ہم مخلوق میں سب سے پہلی چیز کے بارے میں بات کریں اگر ہم مخلوق سے عاجز آ گئے تو خالق سے ہم زیادہ عاجز ہوں گے۔

فرمایا کہ مجھے خبر دی ہے ایک حدیث کے بارے میں شعبہ نے شیبانی سے فرمایا کہ میں نے سعید ابن جبیر کو سنا، انہوں نے فرمایا عبداللہ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول" لقد رایٰ من آیات ربه الکبریٰ"

ترجمہ "تحقیق انہوں نے دیکھا انکے پروردگار کی بڑی نشانیوں میں سے (النجم:۱۸) کے بارے میں فرمایا کہ جبرئیل امین کو دیکھا کہ ان کے چھ سو پر ہیں چنانچہ لڑکا اسکی طرف دیکھنے لگا تو عبدالرحمن نے فرمایا کہ اے بیٹے میں اس مسئلے کو تمہارے لئے آسان کر دیتا ہوں اور پانچ سو ستانوے پر تم سے کم کرتا ہوں، مجھے بیان کرو ایسی مخلوق کا وصف جس کے تین پر ہوں اور تیسرے پر کو اس جگہ کے علاوہ کسی جگہ میں جوڑ کر بتاؤ جہاں اللہ تعالیٰ نے دو پر جوڑ رکھے ہیں تاکہ میں جان لوں، چنانچہ لڑکے نے کہا کہ اے ابوسعید ہم مخلوق کی

صفت سے عاجز ہوئے اور ہم خالق کے وصف سے زیادہ عاجز ہیں پس میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس سے رجوع کیا اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

۱۲۸۵۰- اہل بدعت کی توقیر سے ممانعت...... ابونعیم اصفہانی، (احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد، عبدالرحمٰن بن عمر) فرماتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن مہدی کے پاس اہل بدعت میں سے ایک قوم کا ذکر ہوا اور عبادت میں انکی مشقت جھیلنے کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو صرف اس چیز کو قبول فرماتے ہیں جو امر اور سنت کے موافق ہو پھر یہ آیت تلاوت کی۔(ورھبانیۃ ابتدعوھا ما کتبناھا علیھم )(الحدید ۲۷) پس قبول نہیں کیا ان سے یہ بلکہ ان کو اس پر توبیخ کی گئی۔ پھر فرمایا کہ طریقت اور سنت کو لازم پکڑو۔ اور فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن کو سنا کہ وہ اصحاب الرائی اور اصحاب اہواء کے پاس بیٹھنے کو ناپسند کرتے ہیں اور ان کے ساتھ مجالست اور ممارست کو بھی ناپسند کرتے ہیں۔ پس میں نے کہا کہ کیا تم جائز سمجھتے ہو ایسے آدمی کے بارے میں کہ اس کی خصومت ہو اور ارادہ کرے کہ اپنا وعدہ پورا کرکے ان کے پاس آئے؟ تو فرمایا کہ نہیں ان کے پاس آپ کا جانا یہ انکی توقیر ہے اور صاحب بدعت کی توقیر کرنے والے کے بارے میں جو کچھ آیا ہے وہ آیا ہے۔

۱۲۸۵۱- حرام مال کا حکم........ ابونعیم اصفہانی، (عبدالرحمٰن بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن عمرو، عبدالرحمٰن بن محمد، عبدالرحمٰن بن عمر) روایت کرتے ہیں عبدالرحمٰن بن مہدی سے اس حال میں کہ ان کے پاس کسی قوم کا تذکرہ ہوا جنہیں شمر یہ کہا جاتا ہے ابوشمر کے ساتھیوں میں سے کہ وہ لوگ اس طرح کہتے ہیں تو فرمایا عبدالرحمٰن نے کہ انکا یہ قول کتنا ہی خبیث ہے وہ سمجھتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی کوئی کپڑا خریدے اور اس میں ایک درھم یا ایک دانق حرام کا ہو تو انکی نماز قبول نہیں ہوتی، اور اگر کوئی آدمی کسی عورت سے نکاح کرے اور انکی مہر میں ایک درھم حرام کا ہو تو وہ عورت اس کے لئے حلال نہیں ہوتی اس کے ساتھ وطی کرنا حرام ہے۔ اور کہتے ہیں کہ کسی آدمی نے دوسرے آدمی کے چاقو پر انکی اجازت کے بغیر بکری ذبح کی یا چاقو کی قیمت حرام تھی تو وہ بکری مردار ہے اور میں نے ان کے قول سے زیادہ اخبث قول نہیں دیکھا پس ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت اور سلامتی مانگتے ہیں۔

۱۲۸۵۲- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن عمرو عبدالرحمٰن بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں عبدالرحمٰن بن مہدی کے پاس موجود تھا درآنحالیکہ انہوں نے بغداد کے ایک آدمی سے باندی خریدنے کا ارادہ کیا جب وہ آدمی اٹھ کر چلے گئے تو انکو بتایا گیا کہ اس آدمی نے رائے میں کتابیں وضع کی ہیں اور یہ بدعت کی ہے۔ تو کہنے لگے ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں ان کی شر سے۔ اور وہ جب ان کے پاس آتے تھے تو انکو اپنے بہت قریب کرتے تھے پھر اب جب وہ انکے پاس آیا تو میں نے دیکھا کہ وہ داخل ہوئے اور عبدالرحمٰن بیمار تھے چنانچہ اسے سلام کیا پس انہوں نے جواب نہ دیا۔ پس وہ بیٹھ گئے۔ اس سے کہا کہ اے فلاں یہ کیا ہے جو مجھے آپ کے متعلق پہنچا ہے؟ کہ آپ نے کتابیں بدعت کی لکھی ہیں یا کہا کہ آپ نے رائے میں کتابیں لکھی ہیں، تو اس نے ارادہ کیا کہ ابوحنیفہ کے بارے میں سوءِ ادائے کہ ذریعے انکی قربت حاصل کرے چنانچہ کہنے لگے کہ اے ابوسعید میں نے یہ کتابیں وضع کی ہیں ابوحنیفہ پر رد کرنے میں تو آپ نے فرمایا کہ ابوحنیفہ پر آثار رسول اللہ ﷺ اور آثار صالحین کے ذریعے رد کیا ہے؟ کہنے لگا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ابوحنیفہ پر آثار رسول اللہ ﷺ اور آثار صالحین کے ذریعہ رد کرتے (تو اچھا ہوتا) اور رہا وہ جو آپ نے کہا کہ نہیں اتباع کرتا ہوں حرمت کا آپ کے ہاں اگر چہ اس کے ذریعے ہو یا اس کے ذریعے ہو۔ چنانچہ وہ باتیں کرتا ہوا چل پڑا، تو آپ نے ان سے کہا کہ حرام ہے آپ کے لئے کہ بات کرو یا قدرت حاصل کرو میرے گھر میں پس وہ اٹھا اور چلا گیا۔

۱۲۸۵۳- ابونعیم اصفہانی، احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد عبدالرحمٰن بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے

پوچھا کہ ابوحنیفہ سے وہ آثار جو بیان کرتے ہیں اور جو حق کے موافق ہوں لیا کریں؟ فرمایا کہ نہیں کوئی کرامت نہیں۔ اسلام کی طرف آیا
کو حلقہ در حلقہ توڑتا ہے، ان سے کوئی چیز قبول نہیں کی جاتی۔

۱۲۸۵۴- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن عمرو، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ مجھ عبدالواحد بن زیاد نے کہا کہ میں نے زفر بن ہذیل سے کہا کہ کیا تم لوگوں نے تمام حدود اللہ کو معطل کردیا؟ پس ہم نے کہا تم سے کہ اس میں تمہاری دلیل کیا ہے؟ تو تم لوگ کہنے لگے کہ ''ادر ؤ الحدود بالشبہات'' یہاں تک کہ جب حدود میں سب سے بڑی حد تک پہنچے جو حضور ﷺ کا قول ہے کہ '' لایقتل مؤمن بکافر '' تو تم لوگوں نے کیوں کہا کہ مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل کیا جائے گا؟ جس سے منع کیے گئے تھے اس کو کرلیا اور جس کے کرنے کا حکم دیا گیا تھا اسکو چھوڑ دیا۔ یہ اور اسی طرح کا کلام کیا، اور فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں محمد بن الحسن جو کہ صاحب رائے ہیں پر داخل ہوا تو ان کے پاس ایک کتاب پڑی ہوئی دیکھی میں نے اسے اٹھایا اور اس میں دیکھا تو اچانک وہ اس میں غلطی کر گئے تھے اور غلط پر قیاس کیا تھا تو میں نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ تو فرمایا کہ یہ کیڑے کے بارے میں ابوخلدۃ عن ابوالعالیہ کی حدیث ہے (اس کیڑے میں) جو دبر سے نکلتا ہے اور اس کی اصل تاویل کے علاوہ تاویل کی تھی اور اس پر قیاس کیا تھا تو میں نے کہا کہ یہ تو اس طرح نہیں ہے تو فرمایا کہ کیسا ہے؟ پس میں نے انکو بتلایا تو کہنے لگا کہ تو نے سچ کہا، اور ایک قینچی منگوائی اور اپنی کتاب سے اتنے اتنے ورقے کاٹ دیئے۔

۱۲۸۵۵- ابونعیم اصفہانی (عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن عمرو، عبدالرحمٰن بن عمر رستہ) روایت کرتے ہیں عبدالرحمٰن بن مہدی سے درآں حالیکہ ان کے پاس اصحاب رائے کا ذکر کیا گیا تو فرمایا کہ '' **ولا تتبعوا اھواء قوم قد ضلوا من قبل وأضلوا کثیرا وضلوا عن سواء السبیل** '' (المائدہ ۷۷) ترجمہ: اتباع نہ کرو ایسی قوم کی خواہشات کا جو گمراہ ہوگئے ہیں پہلے سے اور بہت سوں کو گمراہ کیا اور سیدھے راستے سے بھٹک گئے۔

۱۲۸۵۶- ابونعیم اصفہانی، (عبداللہ بن محمد، محمد بن یحیٰی بن مندہ، رستہ) روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن مہدی سے کہا گیا کہ بلاشبہ ــ نے فلاں پر رد کرتے ہوئے سنت میں کتاب تصنیف کی ہے۔ تو عبدالرحمٰن نے کہا کہ اللہ کی کتاب اور اس کے نبی ﷺ کی سنت کے ذریعے رد کیا ہے؟ کہا گیا کہ کلام کے ذریعے فرمایا کہ اس نے باطل کا رد باطل کے ذریعے کیا۔

۱۲۸۵۷- ابونعیم اصفہانی، (احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم، عبدالرحمٰن بن عمر) عبدالرحمٰن بن مہدی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا درآنحالیکہ ایک آدمی نے ان سے دریافت کیا کہ اے ابوسعید مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ کہتے ہو کہ مالک ابوحنیفہ سے زیادہ جانتے تھے، تو فرمایا کہ میں نے یہ نہیں کہا بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ وہ ابوحنیفہ کے استاذ یعنی حماد بن ابی سلیمان سے بھی زیادہ جانتے تھے۔ اور فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو سنا جبکہ ان کے پاس ابوحنیفہ کا ذکر ہوا فرمایا کہ ( **لیحملوا اوزارھم کاملۃ یوم القیامۃ ومن اوزار الذین یضلونھم بغیر علم الاساء مایزرون** " (النحل:۲۵)

اور فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ابوحنیفہ تو یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ علم کیا ہے۔

۱۲۸۵۸- ابونعیم اصفہانی (احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم، عبدالرحمٰن بن عمر) روایت کرتے ہیں عبدالرحمٰن بن مہدی سے کہ انہوں نے فرمایا کہ اگر میں یہ ناپسند نہ کرتا کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جائے گی تو میں یہ تمنا کرتا کہ اس شہر میں کوئی بھی ایسا نہ رہے جو مجھ میں واقع نہ ہو جائے اور میری غیبت نہ کرے، اس لئے کہ اس نیکی سے زیادہ کونسی نیکی آسان ہے جسکو آدمی قیامت کے دن اپنے اعمال نامہ میں پالے کہ اسکو کیا ہو اور اس کے بارے میں جانتا نہ ہو۔

۱۲۸۵۹- ابونعیم اصفہانی (احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد، عبدالرحمٰن بن عمر) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو سنا

اس حالت میں کہ اس نے اپنی زمین فروخت کرنے کا ارادہ کیا پس دلال نے کہا کہ جہاں تک مجھے یاد ہے کہ آپ کو ایک جریب کے عوض ڈھائی سو دینار دیئے گئے لیکن دیکھا خراب زمین کی طرف اور جڑیں نکلی ہوئی کھجوروں کی طرف اگر اس کو کھاد دیا ہوتا تو مجھے امید ہے کہ ایک جریب پچاس دینار کی زیادتی کے ساتھ فروخت کرتا۔ اور حالت یہ تھی کہ زیادہ تر چار ہزار دینار ایک لاکھ درہم ہوتے تھے، میں اور آپ کا غلام چلتے ہیں اسکو کھاد دیتے ہیں پھر فروخت کرتے ہیں اور شاید کہ آپ اس کو نہیں دیکھتے ہو، تو وہ غصہ ہوئے اور کہا کہ چار ہزار دینار؟ میں اللہ سمیع علیم کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے ( لایستوی الخبیث والطیب ولو اعجبک کثرۃ الخبیث فاتقوا اللہ یا اولی الالباب "(المائدۃ۔۔۔۱۰۰)

نہیں، اس طرح نہیں ہوگا، اور میں گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا کہ نہ لاکھ دینار۔

۱۲۸۶۰- ابونعیم اصفہانی، (احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد، عبدالرحمٰن بن عمر) عبدالرحمٰن بن مہدی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں جمعہ کے دن جامع مسجد میں بیٹھا کرتا تھا تو لوگ میرے پاس بیٹھ جاتے تھے تو اگر زیادہ لوگ ہوتے تو مجھے خوشی ہوتی تھی اگر کم ہوتے تو مجھے غم ہوتا تھا تو میں نے بشر بن منصور سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ بری مجلس ہے اس کی طرف نہ لوٹنا فرمایا کہ پھر میں کبھی نہ لوٹا اس مجلس کی طرف اور فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن کو ایک دن سنا اور حالت یہ تھی کہ مجلس قائم ہوگئی اور لوگوں نے اس کی اتباع کی تو انہوں نے فرمایا کہ اے قوم میری پشت کو نہ روندو۔ اور میرے پیچھے نہ چلو اور ٹھہر گئے اور فرمایا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوالاشہب نے الحسن سے فرمایا کہ حضرت عمرؓ بن الخطاب نے فرمایا کہ بلاشبہ احمق کے پیچھے جوتوں کی آہٹ بہت کم اس کے دین کو چھوڑتا ہے اور فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن کو سنا اور میں ان کے پاس حاضر تھا ان کے سامنے اہل مسجد میں خزاعہ کے ایک آدمی کا تذکرہ ہوا گویا کہ وہ ان میں واقع ہوا یا کہا گیا کہ انہوں نے کہا کہ میں اعمش کے بارے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں تو قوم نے ان کو آڑے ہاتھوں لیا۔ پس اچانک ہم نے دیکھا کہ وہ آدمی آ گیا جب اس نے سلام کیا تو ان کو خوش آمدید کہا اس کو قریب کیا اپنے پاس بٹھایا اس کیلئے خندہ رو ہو گیا لوگ ان سے چلے گئے تو میں نے کہا کہ اے ابوسعید کیا تو نہیں جانتا کہ جس آدمی کو آپ نے پاس بٹھایا تھا وہی تھا جس نے آپ کی غیبت کی اور آپ کو آڑے ہاتھوں لیا؟ تو کہا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (ادفع بالتی ھی احسن فاذاالذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم" ( فصلت : ۳۴)

۱۲۸۶۱- ابونعیم اصفہانی (احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد، عبدالرحمٰن بن عمر) یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن مہدی سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد نے ایک رات قیام کیا اور وہ ساری رات کو (عبادت سے) زندہ کرتا تھا جب صبح ہوئی تو اپنے آپ کو بستر پر گرا دیا اور صبح کی نماز سے سوتا رہا یہاں تک کہ سورج طلوع ہوا تو فرمایا یہ وہ جرم ہے جو اس بستر نے مجھ سے کروایا چنانچہ اس نے اپنے پر یہ لازم کیا کہ دو مہینے تک اپنی جلد اور زمین کے درمیان کسی چیز کو حائل نہیں بنائے گا پس ان کے ران سارے زخمی ہو گئے۔ اور میں ایک مرتبہ عبدالرحمٰن کے گھر گیا اچانک وہ غسل [illegible] کے نکلا اور رو رہا تھا تو میں نے کہا کہ ابوسعید تمہیں کیا ہو گیا فرمایا کہ میں اس طرح پڑھنے اور ایسی چیزوں سے سب سے زیادہ نفرت کرنے والے لوگوں میں سے تھا پس مجھے مصیبت نے مجبور کیا یہاں تک کہ میں نے پانی پر کچھ پڑھ کر اس پانی سے غسل کیا اور اس کی حالت یہ تھی کہ رو رہا تھا۔

فرمایا کہ مجھے حدیث بیان کی شیخ حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا:

۱۲۸۶۲- ابونعیم اصفہانی، (احمد، عبدالرحمٰن) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو کہتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی نہیں الا یہ کہ ان سے مجھ پر ندامت اس سے کم تھی سوائے عمار بن یاسر کے اس لئے کہ بلاشبہ وہ اپنے معاملے پر قائم رہا یہاں تک کہ اللہ عزوجل کے پاس چلا گیا۔ اور فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن سے کسی آدمی کے بارے میں پوچھا جس کے گھر والے خراب ہوئے ہوں کیا

ان دنوں میں جماعت چھوڑ سکتا ہے فرمایا کہ نہیں ایک نماز بھی نہیں اس لیئے مناسب نہیں ہے کہ اللہ کی نافرمانی کرے۔

اور فرمایا کہ عبدالرحمٰن کے پاس حاضر ہوا اس صبح جس دن انکی بیٹی کی رخصتی ہوئی تو وہ نکلے اذان دی پھر ان کے دروازے کے پاس آئے اور کہا جاریہ سے کہ ان دونوں کو کہو کہ نماز کے لئے نکلیں تو عورتیں اور لڑکیاں نکلیں اور کہا کہ سبحان اللہ! یہ کیا چیز ہے فرمایا کہ جب نہیں نکلیں گے تو میں ہٹوں گا نہیں چنانچہ وہ نکل گئے جب عبدالرحمٰن نے نماز پڑھ لی۔اور ان کے پاس محدثین کا تذکرہ ہوا تو فرمایا کہ اس کام کے لئے ایک قوم ہے علم بہت زیادہ ہے اور علماء کم ہیں اور میں نے ان کو فرماتے ہوئے سنا کہ مؤمن میں اللہ کے ساتھ کفر کرنے کے بعد جھوٹ سے زیادہ سخت کوئی خصلت نہیں اور وہ نفاق کی سخت ترین صورت ہے۔اور میں نے عبدالرحمٰن سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جو ایسے آدمی کے ساتھ مشارکت کرتا ہے جو دین کے بارے میں ثقہ نہ ہو۔تو فرمایا کہ ایسا نہیں کرو اور اس کے ساتھ میل جول بھی نہ کرو اس لئے کہ میں ڈرتا ہوں کہ وہ تمہیں کوئی خبیث یا حرام کھلائے گا اور میں نے ان سے دریافت کیا غصب شدہ زمین کے بارے میں یا کوئی غصب شدہ قریہ جو کسی قوم کے ہاتھ میں ہو کہ کیا میں اس سے طعام خرید سکتا ہوں؟ فرمایا کہ نہیں میں نے کہا اگر سفر میں ہو اور مناسب سمجھے کہ اس قریہ میں آجائے تو؟ فرمایا کہ میں اس قریہ میں اترنے کو پسند نہیں کرتا اور نہ اس میں نماز پڑھنے کو۔

۱۲۸۶۳- ابونعیم اصفہانی، (عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن عمرو، عبدالرحمٰن بن عمر) عبدالرحمٰن بن مہدی سے روایت کرتے ہیں کہ:

ان سے سوال کیا گیا ایسے آدمی کے بارے میں جو موت کی تمنا کرتا ہے؟ تو فرمایا کہ میں اس میں کوئی ہرج نہیں سمجھتا ہوں جب آدمی اپنے دین پر فتنہ آنے کے خوف سے موت کی تمنا کرے لیکن کسی مصیبت یا فاقہ یا اسی طرح دوسری چیزوں سے موت کی تمنا کرنا مناسب نہیں ہے۔پھر عبدالرحمٰن نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر عمر اور ان کے بعد والوں نے بھی موت کی تمنا کی ہے اور میں نے ان کو سنا درآنحالیکہ ہم عبدالوہاب کے جنازے سے واپس آرہے تھے، فرمایا کہ میں فتنے کا بو سونگتا ہوں میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے اس سے مقدم کرے اور میں نے انکو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میرے دو بھائی تھے وہ دونوں مر گئے اور جو شر ہم دیکھ رہے ہیں اسکو اپنے سے دور کیا اور ہم ان کے بعد باقی رہے اور نہیں رہا میرا کوئی بھائی سوائے اس آدمی یحیٰی بن سعید کے، اور آج کسی پر رشک نہیں کیا جاتا سوائے المؤمن پر ان کی قبر میں۔

۱۲۸۶۴- ابونعیم اصفہانی، (عبداللہ، محمد، عبدالرحمٰن) روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن مہدی نے فرمایا کہ وہ حدیث جو آئی ہے (دع ما یریبک الیٰ مالا یریبک) چھوڑ دو اس کو جو تجھے شک میں ڈالے ان تک جو تجھے شک میں نہ ڈالے تو میں نے کہا کہ کیا کہتے ہو ابوحنیفہ اس کے بارے میں؟ فرمایا کہ لے لو اسکو جو تجھے شک میں نہیں ڈالتا یہاں تک کہ نہ پہنچے تمہیں وہ چیز جو تجھے شک میں ڈالے یعنی حلت۔

۱۲۸۶۵- ابونعیم اصفہانی، (عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد، عبدالرحمٰن بن عمر) روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن ہر سال حج کرتے تھے ان کے بھائی کا انتقال ہوا تو انہیں وصیت کی جو انہوں نے قبول کی اور اس کے یتیموں کی نگرانی کرنے لگے اور حج چھوڑ دیا، اور میں نے عبدالرحمٰن کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ بسا اوقات میں نے مالدار آدمی کو حکم دیتا کہ سائل کو درہم یا چند درہم دے دو پھر بھول جاتا کہ ان کو لوٹا دوں اسکی وجہ سے ساری رات جاگتا رہتا اور تحقیق میں ان یتیموں کے بارے میں مبتلا ہوا ہوں پس میں نے یحیٰی بن سعید سے چار سو دینار قرض لئے اور اس کی ضرورت انکی زمین وغیرہ کی مصلحت کی وجہ سے پڑی، اور میں نے ان کو کہتے ہوئے سنا کہ میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ مجھ سے ایک حج کا موسم خالی جائے اور مجھے گمان ہے کہ وہ اللہ کے راستے میں تیار کرتا تھا اور حج میں دیتا تھا۔

مسنداً بیان کیا ہے عبدالرحمٰن بن مہدی نے ائمہ اور اعلام سے اور تابعین میں سے بھی بڑی تعداد کو پایا ان میں سے المثنیٰ، سعید، ابوخلدہ، یزید بن ابی صالح، داؤد بن قیس صالح بن درھم اور جریر بن حازم ہیں۔ان سے ان ائمہ نے بھی روایت کی ہے جن سے انہوں نے روایت کی۔اور انہوں نے روایت کی ہے مالک بن انس اور حماد ابن زید سے بھی۔اور بڑے بڑے اعلام میں جنہوں نے ان

سے حدیثیں روایت کی ہیں ابن المبارک، یحییٰ بن قطان، ابوداؤد طیالسی، عبداللہ بن وہب اور فریابی ہیں۔

۱۲۸۶۶- استحاضہ کا حکم...... ابونعیم اصفہانی، (عبداللہ بن جعفر نے کہا اس میں کہ ان پر پڑھا گیا اور مجھے اجازت دی، ہارون بن سلیمان خزاز، عبدالرحمٰن بن مہدی، ابراہیم بن سعد، زہری، عمرۃ) حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتی ہیں کہ ام حبیبہ بنت جحش نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور ان کو سات سال تک استحاضہ ہوتا رہا تو آپ ﷺ سے اسکی شکایت کی اور اس بارے میں حکم دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ حیض نہیں ہے لیکن یہ رگ ہے لہذا آپ غسل کریں اور نماز پڑھیں اور وہ ہر نماز کے لئے غسل کرتی تھی اور نماز پڑھتی تھی چنانچہ وہ ٹب میں بیٹھتی تھی تو خون کی سرخی پانی پر بلند ہوتی تھی، پھر وہ نماز پڑھتی تھی۔[1]

۱۲۸۶۷- ابونعیم اصفہانی (حبیب بن الحسن، یوسف القاضی، محمد بن ابی بکر، عبدالرحمٰن بن مہدی، ابراہیم بن سعید، زھری، ھند بنت الحارث) حضرت ام سلمہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب نماز سے سلام پھیرتے تو اٹھنے سے پہلے تھوڑی دیر تک مصلے پر بیٹھ جاتے تھے۔[2]

۱۲۸۶۸- ابونعیم اصفہانی، (محمد بن علی بن حبیش، قاسم بن زکریا، یعقوب دورقی، عبدالرحمٰن بن مہدی، ابراہیم بن سعید، عن ابیہ، عمر بن ابی سلمۃ، عن ابیہ) ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مؤمن کا نفس معلق ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے قرض کو اتار دے۔[3]

۱۲۸۶۹- ابونعیم اصفہانی، (علی بن محمد بن اسماعیل طوسی، ابوبکر بن اسحٰق بن خزیمہ، بندار عبدالرحمٰن بن مہدی، ابراہیم بن نافع، ابن ابی نجیح، مجاہد) ام قریبہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت میمونہؓ کو ایک ہی برتن سے ایک بڑے تھال میں جس میں آٹے کا اثر تھا غسل کرتے ہوئے دیکھا۔

۱۲۸۷۰- ابونعیم اصفہانی، (محمد بن احمد بن جعفر، الحسن بن محمد، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی ابراہیم بن طہمان، عبدالعزیز بن رفیع، عن عبید بن عمیر) حضرت عائشہؓ سے اور وہ جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ حلال نہیں ہے مسلمان آدمی کا خون سوائے ان تین میں سے ایک کی وجہ سے، زنا کرنے والا محصن، پس اسکو رجم کیا جائے گا۔ ایسا آدمی جس نے کسی مسلمان کو قتل کیا پس اس کو قتل کیا جائے گا، ایسا آدمی جو اسلام سے نکلے اور اللہ اور رسول سے محاربت کرے۔[4]

۱۲۸۷۱- ابونعیم اصفہانی احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن مسلم، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، اسماعیل بن مسلم کے سلسلہ سند سے ابومتوکل ناجی سے روایت کرتے ہیں کہ جارود نے قدامہ پر گواہی دی کہ انہوں نے شراب پی لی ہے، حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ کیا تمہارے ساتھ دوسرا گواہ ہے؟ کہا کہ نہیں تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جارود میں تو تمہیں مجلود ہی دیکھتا ہوں۔ تو انہوں نے کہا کہ اپنے داماد پر تو پردہ ڈال دیا اور مجھے حد لگائی پس علقمۃ وہاں بیٹھے تھے انہوں نے کہا کہ کیا خصی کی شہادت جائز ہے؟ فرمایا خصی کو کیا ہوا کہ ان کی شہادت جائز

---

[1] مسند الامام احمد ۶/۴۳۴. والمصنف لعبد الرزاق ۱۱۶۴.

[2] صحیح مسلم، کتاب المساجد باب ۲۴. وفتح الباری ۲/۳۳۶، والسنن ابی داؤد ۱۰۴۰. ومسند الامام احمد ۶/۳۱۰.

[3] سنن الترمذی ۱۰۷۸، ۱۰۷۹. وسنن ابن ماجۃ ۲۴۱۳. والمستدرک ۲/۲۶، ۲۷. ومسند الامام احمد ۲/۴۴۰، ۴۷۵. والسنن الکبری للبیھقی ۶/۴۹، ۷۶، ۹/۲۵، والمعجم الصغیر للطبرانی ۲/۱۳۳. والترغیب والترھیب ۲/۶۰۶.

[4] صحیح البخاری ۹/۶. وصحیح مسلم، کتاب المساقاۃ باب ۶، وفتح الباری ۱۲/۱۰۱.

نہ ہو، تو علقمہ نے کہا کہ میں نے اسکو شراب کی قے کرتے ہوئے دیکھا ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ شراب کی قے نہیں کرتا جبکہ پی نہ لیا ہوتا چنانچہ ان کو کھڑا کیا اور حد لگا دی۔

۱۲۸۷۲- ابونعیم اصفہانی احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، اسماعیل بن ابراہیم، ابن عقبہ، نافع کے سلسلۂ سند سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ جب آدمی نے کہا کہ مجھ پر کعبہ تک کی مشی ہے، تو یہ نذر ہے چنانچہ ان کو چاہیے کہ کعبہ تک مشی کرلے۔

۱۲۸۷۳- ابونعیم اصفہانی (حسن بن انس بن عثمان انصاری، احمد بن حمدان عسکری، یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، اسرائیل، اسماعیل السدی، عن ابیہ) ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں اور وہ نبی کریم ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں روایت کرتے ہیں، "یوم ندعوا کل اناس بامامھم" (الاسراء:۷۱) ترجمہ: اس دن ہم بلائیں گے تمام لوگوں کو ان کے پیشوا کے ساتھ فرمایا کہ: لوگوں میں سے ایک کو بلایا جائے گا پس دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دے دیا جائے گا اس کے جسم کو ساٹھ گز تک لمبا کردیا جائے گا اور چہرے کو روشن کردیا جائے گا اور ان کے سر پر موتیوں کا ایک تاج رکھا جائے گا جو چمکتا ہوگا چنانچہ ان کے ساتھی دیکھیں گے تو دور سے دیکھ کہیں گے اے اللہ ہمیں بھی یہ دیدیں اور ہمارے لئے اس میں برکت عطا فرما۔ فرمایا کہ وہ آدمی ان کے پاس آکر کہے گا کہ خوشخبری سن لو کہ تم میں سے ہر ایک آدمی کے لئے یہ ہے۔ اور رہا کافر تو ان کو بائیں ہاتھ میں اعمالنامہ دیا جائیگا چہرہ سیاہ کردیا جائے گا اس کے جسم کو ساٹھ گز لمبا کردیا جائیگا آدم علیہ السلام کی لمبائی، اور آگ کا تاج پہنایا جائے گا ان کے ساتھی ان کو دیکھ کر کہیں گے، ہم اس کے شر سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔ اے اللہ ہمیں یہ نہ عطا کرنا چنانچہ وہ اسے لے کر ان کے پاس آئے گا تو وہ کہیں گے یا اللہ اس سے پناہ میں رکھیں۔ تو وہ انہیں کہے گا کہ اللہ تم کو دور کرے اس لئے کہ تم میں سے ہر ایک کے لئے اس طرح ہے۔[1]

۱۲۸۷۴- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ بن مندہ، عمرو بن علی، عبدالرحمٰن بن مہدی، اسرائیل، ابی اسحٰق کے سلسلۂ سند سے براءؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ:

۱۲۸۷۵- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب عبدالرحمٰن، ابان بن یزید، قتادہ، عبداللہ بن ابی عتبہ کے سلسلۂ سند سے ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ بیت اللہ کا حج اور عمرہ کیا جائے گا یاجوج ماجوج کے نکلنے کے بعد۔[2]

۱۲۸۷۶- ابونعیم اصفہانی، (ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمٰن بن مہدی ابان بن خالد، عبیداللہ بن رواحہ) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے انس ابن مالک کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ چاشت پڑھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھے گئے سوائے سفر سے واپس آنے اور باہر جانے پر۔

۱۲۸۷۷- ابونعیم اصفہانی، (ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمٰن بن مہدی ابان بن خالد، عبیداللہ بن رواحۃ، اسود بن شیبان) خالد بن سمیر سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ہمارے پاس عبداللہ بن زیاد آیا لوگوں میں سے کچھ لوگ ان کے پاس جمع ہوگئے

---

[1] سنن الترمذی ۳۱۳۶. والمستدرک ۲/۲۴۳. وصحیح ابن حبان ۲۵۸۸. والترغیب والترھیب ۴/۲۸۵. ۴۱۵.

[2] صحیح البخاری ۲/۱۸۲ والمستدرک ۴/۴۵۳. ومسند الامام أحمد ۳/۲۷. ۶۴، وصحیح ابن خزیمۃ ۲۵۰۷.

تو میں نے ان کو یہ فرماتے ہوئے پایا کہ رسول اللہ ﷺ نے امراء کا لشکر ترتیب دیا اور فرمایا کہ زید بن حارثہ کو لازم پکڑو، اگر وہ شہید ہو گئے تو جعفر کو اگر وہ بھی شہید ہوئے تو عبداللہ بن رواحہ انصاری کو، تو جعفر اٹھے اور کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں مجھے تو یہ ڈر نہیں تھا کہ آپ زید کو مجھ پر عامل بنائیں گے تو آپ نے فرمایا کہ جانے دو اس لئے کہ تم نہیں جانتے ان میں سے کونسا خیر ہے۔[1]

۱۲۸۷۸- ابونعیم اصفہانی، (ابراہیم بن عبداللہ محمد بن اسحٰق، اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن مہدی، ایمن بن نائل) حضرت قدامہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے یوم النحر میں رسول اللہ ﷺ کو رمی الجمار کرتے ہوئے دیکھا آپ سرخی مائل اونٹنی پر تشریف فرما تھے نہ مارنا تھا نہ ہٹانا تھا۔

۱۲۸۷۹- ابونعیم اصفہانی، (ابومحمد بن حیان، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوموسیٰ، ابن مہدی، اسامہ بن زید، زید) ان کے جدامجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ ابوبکر صدیقؓ کے پاس حاضر ہوئے اور وہ اپنی زبان کے کنارے کو پکڑ کر حرکت دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ بلاشبہ اسی نے مجھے ہلاکت کے گھاٹوں میں اتار دیا۔

۱۲۸۸۰- احمد بن اسحٰق، حسن بن جہم، موسیٰ بن عبدالرحمٰن بن مہدی، ابوہ، ابوبکر بن محمد، داؤد بن ابی ھند، مکحول) ابوثعلبہ خشنیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرائض فرض کئے ہیں چنانچہ ان کو ضائع مت کیجئے۔ اور حدود مقرر کئے ہیں ان سے تجاوز نہ کریں اور کچھ چیزوں کو حرام کیا ہے ان کے قریب نہ جائیں اور کچھ چیزیں بغیر بھولے ہوئے تم پر رحمت کرتے ہوئے چھوڑ دی ہیں چنانچہ ان سے بحث نہ کریں۔[2]

۱۲۸۸۱- ابونعیم اصفہانی (محمد بن احمد بن محمد، محمد بن سہل بن صباح، عمرو بن علی، عبدالرحمٰن بن مہدی، بکیر بن ابی السمیط، قتادہ، عبداللہ بن تائبہ) روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص نے کعبہ کا طواف کرتے ہوئے فرمایا'' کہ بلاشبہ جب بندہ سبحان اللہ کہتا ہے تو یہ تمام مخلوقات کی درود ہے اور جب الحمدللہ کہتا ہے تو یہ ایسا کلمہ شکر ہے کہ جب تک بندہ یہ نہ کہے کبھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کر سکتا۔ اور جب ''لاالٰــہ الااللہ'' کہتا ہے تو یہ ایسا کلمہ اخلاص ہے کہ جب تک بندہ یہ نہ کہے اس وقت تک اللہ تعالیٰ ان سے کسی عمل کو کبھی قبول نہیں کرتا۔ اور جب اللہ اکبر کہتا ہے زمین وآسمان کے درمیانی فضا کو بھر لیتا ہے۔ اور ''لاحـول ولاقـو ۃالاباللہ'' کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس نے اسلام لایا اور جھک گیا۔

۱۲۸۸۲- ابونعیم اصفہانی، (حبیب بن الحسن، محمد بن الحسن بن شہریار، یوسف بن سلیمان، عبدالرحمٰن بن مہدی، بشر بن منصور، ثور بن یزید) خالد بن معدان سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ روزانہ صدقہ کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ جو اپنی مخلوق پر کسی چیز کا صدقہ کرتا ہے یہ اس کے لئے بہتر ہے اس سے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ صدقہ کرے۔

۱۲۸۸۳- ابونعیم اصفہانی (احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی ابوعقیل بشر بن عقبہ) ابونضرہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطابؓ کے دور میں ایک غلام کو لقطہ ملا چنانچہ اس نے اپنے کو خرید لیا اور پھر اس کی طرح جمع کیا پھر عمر بن الخطابؓ کے پاس آکر عرض کیا کہ اے امیرالمؤمنین میرا ایک قصہ ہے اس میں دیکھیں۔ کہا کہ میں ایک مملوک غلام تھا مجھے ایک لقطہ مل گیا میں نے اس سے اپنے آپ کو خرید لیا پس میں آزاد ہوا پھر اس کی طرح مال مجھے ملا جو کہ آپ کے سامنے ہے، تو اس بارے میں

---

۱- مسند الامام احمد ۵/۲۹۹، ۳۰۰، ومجمع الزوائد ۶/۱۵۶. وفتح الباری ۷/۵۱۱. ودلائل النبوۃ ۴/۳۶۷. وطبقات ابن سعد ۲/۱/۳۲.

۲- المستدرک ۴/۱۲۲، والسنن الکبری للبیہقی ۱۰/۱۳. وفتح الباری ۱۳/۲۶۶. والمطالب العالیۃ ۲۹۰۹. ومشکاۃ المصابیح ۱۹۷.

آپ کی کیا رائے ہے؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ یہ ایسا آدمی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے آزاد کرنے کا ارادہ کیا، چنانچہ حضرت عمرؓ نے اس کے آزاد ہونے کی اجازت دی اور مال کو لے کر بیت المال میں جمع کر دیا۔

۱۲۸۸۴- ابونعیم اصفہانی، (احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابیہ، عبدالرحمٰن بن مہدی ثابت بن قیس ابوغصن، ابوسعید المقبری) روایت کرتے ہیں کہ اسامہ بن زیدؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ بہت زیادہ دن روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ کہا جاتا تھا کہ اب افطار نہیں کریں گے اور جب افطار کرتے تو قریب نہ تھا کہ روزہ رکھیں مگر جمعہ میں سے دو دن اگر وہ آپ کے روزوں میں ہوتے اور اگر نہ ہوتے تو ان کا روزہ رکھتے اور مہینوں میں سے کسی مہینے میں اتنے روزے نہ رکھتے تھے جتنے کے شعبان میں رکھتے تھے تو میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول آپ جب روزہ رکھتے ہیں تو قریب نہیں ہوتا کہ افطار کر دیں اور افطار کرتے ہیں تو قریب نہیں ہوتا کہ اب روزہ رکھیں سوائے دو دنوں کے اگر وہ آپ ﷺ کے روزوں میں داخل ہوں ورنہ ان دو دنوں کا روزہ رکھتے ہو۔ آپ نے فرمایا کہ کونسے دو دن؟ میں نے کہا کہ پیر اور جمعرات، آپ نے فرمایا کہ یہ دو دن ایسے ہیں کہ ان میں اعمال اللہ تعالیٰ پر پیش کئے جاتے ہیں تو میں یہ چاہتا ہوں کہ میرا عمل پیش ہو اور میں روزہ سے ہوں میں نے کہا کہ میں نہیں دیکھتا ہوں آپ ﷺ کو کہ کسی مہینے میں اتنے روزے رکھتے ہوں جتنے کہ شعبان میں رکھتے ہو آپ نے فرمایا کہ یہ ایسا مہینہ ہے کہ رمضان اور رجب کے درمیان لوگ اس سے غافل ہوتے ہیں حالانکہ یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں اعمال رب العالمین کے پاس اٹھائے جاتے ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ میرے عمل اٹھا لیا جائے درآنحالیکہ میں روزہ سے ہوں۔[1]

۱۲۸۸۵- ابونعیم اصفہانی، ابوعلی محمد بن احمد بن الحسن، ابوشعیب الحرانی، علی بن عبداللہ المدینی، الحسن بن انس بن عثمان انصاری، احمد بن حمدان عسکری، علی بن عبداللہ المدینی، عبدالرحمٰن بن مہدی، جریر بن حازم، الحسن کے سلسلۂ سند سے، عبدالرحمٰن بن سمرہ سے روایت کرتے ہیں وہ) رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ امارۃ نہیں مانگو اسی لئے کہ اگر وہ تجھے دی گئی مانگنے سے تو تم اس کے سپرد کئے جاؤ گے اور اگر بغیر مانگے دی جائے تو تمہاری اسمیں مدد کی جائے گی اور اگر تم کسی یمین کا حلف اٹھاؤ اور پھر اس کا غیر اس سے بہتر دیکھو تو اپنی یمین کا کفارہ دو اور وہ کرو جو خیر اور بہتر ہے۔[2]

۱۲۸۸۶- ابونعیم اصفہانی، (احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم، عبدالرحمٰن بن مہدی، جعفر بن زیاد، اسماعیل بن ابی خالد) شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ قراء کا عیادت کرنا مریض کے گھر والوں پر اپنے مریض کے مرض سے زیادہ سخت ہے کہ وہ اپنے دنوں کے علاوہ میں آتے ہیں اور اپنے وقت کے علاوہ تک بیٹھتے ہیں۔

۱۲۸۸۷- ابونعیم اصفہانی، (احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، جریر بن عبدالرحمٰن، عمارۃ بن القعقاع) روایت کرتے ہیں ابوزرعہ بن عمر بن جریر سے فرمایا کہ پہلی چیز جو قلم سے لکھی جاتی ہے کہ بلا شبہ میں توبہ قبول کرنے والا ہوں جو توبہ کرے انکی توبہ کو قبول کرتا ہوں۔

۱۲۸۸۸- ابونعیم اصفہانی (عبداللہ بن محمد بن جعفر، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب عبدالرحمٰن بن مہدی، ابوالاشہب جعفر بن حیان، ابونضر کی سند سے ابوسعید سے روایت کرتے ہیں نبی کریم ﷺ سے فرمایا کہ: میری اقتداء کرو اور تمہارے بعد والے تمہاری اقتداء کریں۔ کوئی قوم ہمیشہ پیچھے ہوتی رہتی ہے یہاں تک کہ اللہ پاک ان کو پیچھے کر لیتا ہے۔[3]

۱۲۸۸۹- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، حماد بن سلمۃ، انس بن سیرین کی

---

۱۔ مسند الامام احمد ۵/ ۲۰۱. وفتح الباری ۴/ ۲۱۵. والترغیب والترهیب ۲/ ۱۱۶.

۲۔ صحیح البخاری ۸/ ۱۵۹، ۱۸۴، ۹/ ۷۹. وصحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۳، وفتح الباری ۱۱/ ۶۱۶، ۱۳/ ۶۴.

۳۔ صحیح البخاری ۱/ ۱۸۲. وفتح الباری ۲/ ۲۰۴، وکنز العمال ۲۰۶۴۹، ۲۳۰۰۸.

سند سے انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مہینے تک رکوع کے بعد قنوت پڑھی۔

۱۲۸۹۰- ابونعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق بن خزیمہ، بندار، ابومحمد بن حیان، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، حماد بن سلمۃ، ابوالزبیر کی سند سے حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے سال مکہ میں داخل ہوئے اور آپ کالے رنگ کا عمامہ پہنے ہوئے تھے۔

۱۲۸۹۱- ابونعیم اصفہانی، (ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمٰن، حماد بن زید، ثابت کی سند سے حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت تھے، لوگوں میں سب سے زیادہ شجاع تھے لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے، اور مدینہ منورہ میں کوئی گھبراہٹ ہوئی تو لوگ آواز کی جانب نکلے چنانچہ ان کو راستے میں نبی کریم ﷺ واپس آتے ہوئے ملے جوان سے پہلے ہی پہنچ گئے تھے اور گھبراہٹ کی تفتیش کی ابوطلحہ کے گھوڑے پر جو ننگی کمر تھا اس پر کوئی زین نہ تھی۔ آپ کی گردن میں تلوار تھی اور آپ نے فرمایا کہ ہرگز نہ ڈرو۔ اور گھوڑے کو کہا کہ ہم نے اسکو سمندر پایا۔ یا یہ فرمایا کہ یہ تو دریا ہے۔

۱۲۸۹۲- ابونعیم اصفہانی قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، ابومحمد بن حیان، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، الحسن بن ابی جعفر، موسیٰ بن عقبہ، ابوسلمہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی کسی ایسے عمل کا تکلف نہ کرے جس کی طاقت نہ رکھتا ہو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نہیں تھکتے یہاں تک کہ تم ہی تھک جاؤ قریب کرو اور ٹھیک ٹھیک کرو۔

۱۲۸۹۳- ابونعیم اصفہانی، الحسن بن احمد بن صالح السبعی، علی بن عبدالحمید الغضایری، محمد بن عبدالاعلیٰ الصنعانی، عبدالرحمٰن بن مہدی، الحسین بن زیاد، یحییٰ بن سعید الحمصی، ابراہیم بن محمد، الضحاک حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا علم میں ایک دوسرے کے ساتھ خیر خواہی کرو اور تم میں سے بعض بعض سے علم نہ چھپاؤ اس لئے کہ علم میں خیانت کرنا مال میں خیانت کرنے سے زیادہ سخت ہے۔[1]

۱۲۸۹۴- ابونعیم اصفہانی، ابوہ، الحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، فضل بن موسیٰ مولیٰ بن ہاشم، عبدالرحمٰن بن مہدی کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ موسم سرما عبادت کرنے والوں کے لئے غنیمت ہے۔

۱۲۸۹۵- ابونعیم اصفہانی، احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد، رستہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، الحارث بن عمیر، ایوب کی سند سے محمد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ کے بعد اصحاب نبی ﷺ میں سے حج کے مناسک کے بارے میں سب سے زیادہ جاننے والے ابن عمیر تھے۔

۱۲۸۹۶- ابونعیم اصفہانی، (جعفر بن محمد، ابوحصین الوادعی، یحییٰ بن عبدالحمید، عبدالرحمٰن بن مہدی، حبیب بن ابی حبیب، عمرو بن ھرم) جابر بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ جو صدقۃ الفطر لیتا ہے تو وہ اپنے آپ سے کھاتا ہے۔

۱۲۸۹۷- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابومحمد بن احمد بن حسن، ابوشعیب الحرانی علی بن عبداللہ مدینی، عبدالرحمٰن بن مہدی، حوشب بن عقیل، العبدی کی سند سے عکرمہ مولیٰ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں ابوہریرہؓ کے گھر میں داخل ہوا تو میں نے ان سے یوم عرفہ کے روزے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے یوم عرفہ کے دن عرفات میں روزہ رکھنے سے منع کیا۔

۱۲۸۹۸- ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، حرب بن شداد، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ) حضرت عروہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت اسماءؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ

---

[1] امالی الشجری ۱/۴۹، وتاریخ بغداد ۱/۳۵۷، ۶/۳۸۹، والاحادیث الضعیفۃ ۷۸۳، والترغیب والترہیب ۱/۱۲۳، وکنز العمال ۲۸۹۹۹، ۲۹۲۸۵.

کوئی چیز اللہ پاک سے زیادہ غیرت والی نہیں ہے[1]

۱۲۸۹۹- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، خالد بن سلمۃ، انس بن سیرین کی سند سے انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مہینہ تک رکوع کے بعد قنوت پڑھی فرمایا۔

۱۲۹۰۰- ابونعیم اصفہانی محمد بن حمید، الحسین بن ابی عیسیٰ، الحسن بن عنبر، ابوحیثمہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، بکیر السلمی، نافع کی سند سے ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ بلاشبہ غسل ان پر واجب ہے جن پر جمعہ واجب ہے۔

۱۲۹۰۱- ابونعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن جعفر، زیاد بن محمد، حسن بن محمد بن احمد بن جعفر، زیاد بن محمد، حسن بن محمد، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، خالد بن ابی عثمان القرشی، ایوب بن عبداللہ بن یسار، ابن ابی عقرب کہتے ہیں کہ میں نے عتاب بن اسید کو سنا اور وہ کعبہ کو ٹیک لگائے ہوئے تھے فرمایا کہ مجھے نہیں پہنچا میرے کسی عمل سے جس پر رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا سوائے دو گرہ دار کپڑوں کے جسکو میں نے اپنی آزاد کردہ لونڈی کیسان کو پہنایا۔

۱۲۹۰۲- ابونعیم اصفہانی، عبدالملک بن الحسن المعدل، یحیٰی بن محمد الجبائی، یحیٰی بن معین، عبدالرحمٰن بن مہدی، داؤد بن قیس العواء، موسیٰ بن یسار کی سند سے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب ہمارے درمیان رسول اللہ ﷺ موجود تھے اس وقت ہمارا مہر دس اوقیہ ہوتا۔

۱۲۹۰۳- ابونعیم اصفہانی، مخلد بن جعفر، ابومعشر الدارمی، محمد بن خلاد، عبدالرحمٰن بن مہدی، داؤد بن قیس، ابراہیم بن عبداللہ بن حسنؓ، ابوہ، ابن عباسؓ کی سند سے حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ مجھے میرے حبیب ﷺ نے تین چیزوں سے منع کیا۔ سونے کے انگوٹھی بنانے سے اور میں یہ نہیں کہتا کہ لوگوں کو منع کیا اور یہ کہ میں قرأت کروں اس حالت میں کہ میں رکوع یا سجدہ کرنے والا ہوں اور قسی کپڑے اور کسم کے رنگ شدہ کپڑوں سے منع کیا۔[2]

۱۲۹۰۴- ابونعیم اصفہانی (احمد بن اسحٰق، ابویحیٰی، رستہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، داؤد بن ابی الفرات، ابراہیم صائغ کی سند سے عطاء سے روایت کرتے ہیں ایک آدمی کے بارے میں کہ اس نے کہا کہ میں اپنے گھر کے ولیدہ کو ہدیہ کروں گا پھر اپنے یمین سے عاجز ہوگیا تو انہوں نے فرمایا کہ مینڈھا ہدیہ کرے۔

۱۲۹۰۵- ابونعیم اصفہانی (احمد، ابویحیٰی، رستہ، عبدالرحمٰن، داؤد بن عبدالرحمٰن) کہتے ہیں کہ میں نے سنا سالم بن عبداللہ کو اس حالت میں کہ ہم بیت اللہ کا طواف کررہے تھے اور ان سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ کیا اعرابی مہاجر امامت کرسکتا ہے؟ فرمایا کہ جب وہ نیک آدمی ہے تو اس کے امامت کرنے میں کیا نقصان ہے؟

۱۲۹۰۶- ابونعیم اصفہانی (ابومحمد بن حیان، عباس بن محمد، ابن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، داؤد بن عبدالرحمٰن، ابوخثیم شہر بن حوشب کی سند سے اسماء بنت یزید سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: کہ اے لوگو! تمہیں کس چیز نے اس بات پر ابھارا کہ جھوٹ میں مسلسل پڑتے رہو جیسے کہ پروانے آگ میں پڑتے رہتے ہیں۔ پس جھوٹ سارا کا سارا بنی آدم پر حرام ہے سوائے تین خصلتوں کے ایک وہ آدمی جو بیوی کو خوش کرنے کے لئے جھوٹ بولے، دوسرا وہ آدمی جو جنگ کے دھوکے میں جھوٹ بولے، تیسرا وہ جو دو مسلمان آدمیوں میں صلح کرنے کے لئے جھوٹ بولے۔[3]

---

۱۔ صحیح مسلم، کتاب التوبۃ باب ۶، ومسند الامام أحمد ۶/ ۳۵۲.

۲۔ نسائی ۲/ ۲۱۷، ۸/ ۱۶۷.

۳۔ الکامل لابن عدی ۱/ ۵۴. ومجمع الزوائد ۱/ ۲۴۲.

۱۲۹۰۷- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، ربیع بن اسلم محمد بن زیاد کی سند سے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔ [۱]

۱۲۹۰۸- ابونعیم اصفہانی احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، زائدۃ، مختار بن فلفل کی سند سے انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم وہ دیکھ لو جو میں نے دیکھا تو تم زیادہ روؤ اور کم ہنسو، صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ آپ نے کیا دیکھا؟ فرمایا میں نے جنت اور جہنم کو دیکھا، اور آپ ﷺ نے ان کو منع فرمایا کہ جب آپ نماز پڑھائیں تو رکوع اور سجدے میں آپ سے سبقت کریں۔ اور آپ کے فارغ ہونے سے پہلے نماز سے فارغ نہ ہوں اس لئے کہ میں تمہیں آگے سے بھی اور پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ [۱]

۱۲۹۰۹- ابونعیم اصفہانی، حبیب بن الحسن، یوسف القاضی، محمد بن ابی بکر ابن مہدی، زائدۃ، سُدی، عبداللہ البہی) حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا یہ چھوٹی جائے نماز مجھے دیدو جبکہ آپ نے اس پر نماز کا ارادہ فرمایا: تو حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ میں تو حائضہ ہوں۔ فرمایا کہ تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے۔ [۲]

۱۲۹۱۰- ابونعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن الھیثم تستری، یحیٰی بن معاذ بن الحارث، عمرو بن علی، عبدالرحمٰن بن مہدی زائدۃ، اشعث بن ابی الشعثاء، ابوہ مسروق کی سند سے حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے نماز کے اندر ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ "یہ اچک لینا ہے جو کہ شیطان بندے کی نماز سے اچک لیتا ہے۔

۱۲۹۱۱- ابونعیم اصفہانی، احمد بن عبید اللہ بن محمود، عبداللہ بن وہب، حفص الرمالی، عبدالرحمٰن بن مہدی، زائدۃ، سماک کی سند سے حضرت جابر بن سمرۃؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ نبی کریم ﷺ صبح کی نماز میں سورہ قاف پڑھتے تھے اور آپ ﷺ کی نماز اس میں مختلف ہوتی تھی۔

۱۲۹۱۲- ابونعیم اصفہانی، مخلد بن جعفر، جعفر الفریابی، علی بن عبداللہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، زائدۃ، عبداللہ بن محمد بن عقیل کی سند سے حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مردوں کی صفوں میں بہترین صف پہلی صف ہے اور بدترین آخری صف ہے اور عورتوں کی صفوں میں بدترین صف پہلی ہے اور بہترین آخری ہے۔ اور فرمایا کہ اے عورتوں کی جماعت! جب مرد سجدہ کریں تو آپ اپنی آنکھیں نیچی رکھو اور ازار کی تنگی کی وجہ سے مردوں کی شرمگاہ کو نہ دیکھو۔ [۳]

۱۲۹۱۳- ابونعیم اصفہانی ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابوعبید قاسم بن سلام، عبدالرحمٰن بن مہدی، زہیر، زید بن اسلم کی سند سے ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بلاشبہ لوگ ان سو اونٹوں کی طرح ہیں جو کہ قریب ہے کہ ایک بھی جاننے والا نہ ہو۔ [۴]

۱۔ صحیح مسلم ۲۴۵، وسنن أبی داؤد ۲۶۱، وسنن الترمذی ۱۳۴، وسنن ابن ماجة ۶۳۲، ومسند الامام احمد ۴۵/۲، ۷۰، ۸۲، ۱۱۲، ۴۴۵، ۱۰۱/۶، ۱۰۶، ۱۱۰، ۱۱۴، ۱۶۰، ۱۷۹، ۲۱۴. والسنن الکبری للبیهقی ۱۸۶/۱، وسنن الدارمی ۱۹۷/۱، والمطالب العالیة ۲۱۱، والمصنف لابن ابی شیبة ۳۶۵/۲، والمصنف لعبد الرزاق ۱۲۵۸.

۲۔ صحیح البخاری ۱۹۱/۱، ۱۵۲/۴، وسنن ابی داؤد، کتاب استفتاح الصلاة باب ۵۰، وسنن الترمذی ۵۹۰، والسنن الکبری للبیهقی ۲۸۱/۲، وصحیح ابن خزیمة ۴۸۴، ۹۳۱، والمستدرک ۲۳۷/۱، والمصنف لعبد الرزاق ۳۲۷۵. وفتح الباری ۲۳۴/۲.

۳۔ مسند الامام أحمد ۳/۳، ۲۹۳، ۳۸۷، والسنن الکبری للبیهقی ۱۶/۲، وصحیح ابن حبان ۳۸۵، ۴۱۷، وصحیح ابن خزیمة ۱۶۹۳. والمصنف لابن ابی شیبة ۵۴/۲.

۴۔ صحیح البخاری ۱۳۰/۸، ومسند الامام احمد ۷۰/۲، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، والسنن الکبری للبیهقی ۱۹/۹، وسنن الترمذی ۲۸۷۲، ۲۸۷۳، وفتح الباری ۳۳۳/۱۱.

۱۲۹۱۴- ابونعیم اصفہانی، احمد بن اسحٰق، ابویحیٰی، عبدالرحمٰن بن محمد، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، زہیر بن محمد، العلاء بن عبدالرحمٰن، ابوہ کی سند سے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نذر نہ مانا کرو اس لئے کہ نذر اللہ کی تقدیر کو نہیں لوٹاتا اس سے تو بخیل سے مال نکلوایا جاتا ہے۔[1]

۱۲۹۱۵- ابونعیم اصفہانی، احمد بن اسحٰق، ابویحیٰی رازی، عبدالرحمٰن بن عمر رستہ، عبدالرحمٰن بن مہدی وابوداؤد، زمعہ بن صالح، سلمۃ بن وھرام وطاوس کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ غلاف سے کسی افضل چیز میں علم نہیں اٹھایا گیا۔

۱۲۹۱۶- احمد بن اسحٰق، محمد بن عباس بن ایوب، حفص بن عمر ربانی، عبدالرحمٰن بن مہدی، زربان بن ابی زربان، زربان کہتے ہیں میں نے حسن بصری رحمہ اللہ کو سنا آپ نے فرمایا: فتنہ جب متوجہ ہوتا ہے تو عالم اس کو پہچان لیتا ہے۔ (لیکن جاہل نہیں پہچان پاتا) اور جب فتنہ ختم ہو جاتا ہے تو ہر جاہل اس کو پہچان لیتا ہے۔

۱۲۹۱۷- ابونعیم اصفہانی ابوبکر بن خلاد، حارث، ابوعبید قاسم بن سلام، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان بن سعید، اسماعیل سدی، رفاعہ القتبانی کی سند سے عمرو بن الحمق سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے کسی آدمی کو خون کا امان دے کر قتل کیا تو میں اس قاتل سے بری ہوں اگرچہ مقتول کافر ہی کیوں نہ ہو۔[2]

یہ حدیث غریب ہے ثوری کی حدیث کے مقابلے میں، اس میں ابوعبدالرحمٰن بن مہدی متفرد ہیں۔

۱۲۹۱۸- ابونعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوعبید، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان، ابی اسحٰق، سعید بن جبیر کی سند سے ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کسی بھی چوپایہ کو ظلماً قتل کرنے سے منع کیا۔

سلیمان بن احمد نے کہا کہ اس حدیث میں ابوعبدالرحمٰن بن مہدی متفرد ہیں۔

۱۲۹۱۹- ابونعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمٰن بن مہدی سفیان کی سند سے ابواسحٰق سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوہریرہؓ اور ابوسعیدؓ پر گواہی دیتا ہوں کہ وہ رسول اللہ ﷺ پر گواہی دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی قوم اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے نہیں بیٹھتی مگر رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ پاک اپنے ہاں کے لوگوں میں ان کا تذکرہ فرماتے ہیں۔[3]

یہ حدیث ثوری کی حدیث سے غریب ہے اس میں عبدالرحمٰن نے تفرد کیا ہے۔

۱۲۹۲۰- ابونعیم اصفہانی۔ سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوعبید، ابن مہدی، سفیان، ابواسحٰق، سعید بن ابی کریب کی سند سے جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہلاکت ہے وعدے کی خلاف ورزی کرنے والوں کی آگ سے۔[4]

یہ ثوری کی حدیث سے غریب ہے۔ ابن مہدی نے اس کے ساتھ تفرد کیا۔

۱۲۹۲۱- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحٰق بن احمد، عبدالرحمٰن بن عمر رستہ، ابن مہدی، سفیان ابواسحٰق، ابوالاحوص حضرت عبداللہ

---

۱۔ صحیح مسلم، کتاب النذر باب ۲، وسنن الترمذی ۱۵۳۸، وسنن النسائی ۷/ ۱۶، ومسند الامام أحمد ۲/ ۴۶۳، والسنة لابن أبی عاصم ۱/ ۱۳۷، والدر المنثور ۱/ ۳۵۱.

۲۔ سنن ابن ماجة ۲۶۸۸. ومجمع الزوائد ۶/ ۲۸۵، والاحادیث الصحیحة ۴۴۱.

۳۔ مسند الامام أحمد ۳/ ۴۹، ومجمع الزوائد ۱۰/ ۷۶. وامالی الشجری ۱/ ۶۵. والترغیب والترهیب ۲/ ۴۰۴.

۴۔ صحیح مسلم، کتاب الطهارة ۲۹، وصحیح البخاری ۱/ ۲۳، ۳۵، ۵۲، ۵۳، وفتح الباری ۱/ ۱۴۳، ۱۸۹، ۲۶۷، ۲۹۵.

سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سلام سے ابتداء کرنے والا کاٹنے سے بری ہے۔[1]

یہ ثوری عن ابی اسحٰق کی حدیث سے غریب ہے گویا کہ غیر محفوظ ہے۔

۱۲۹۲۲-ابونعیم اصفہانی، حبیب بن حسن، یوسف القاضی بن ابی بکر، ابن مہدی، سفیان، ابوقیس، عمرو بن میمون کی سند سے حضرت مسعود سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

۱۲۹۲۳-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان، محمد بن یحیٰی بن مندہ، بندار، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان کی سند سے ابواسحٰق خیثمہؒ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میرے والد کا نام عزیز تھا رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام عبدالرحمٰن رکھا۔

یہ حدیث ثوری کی حدیث سے غریب ہے ابن مہدی نے اس کے ساتھ تفرد کیا۔

۱۲۹۲۴-ابونعیم اصفہانی ابومحمد بن حیان، حامد بن شعیب، شریح ابن یونس، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان، ابواسحٰق حارثہ بن مضرب کی سند سے حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ بدر کے دن ہم میں سے حضرت مقداد کے علاوہ کوئی فارس نہ تھا اور میں نے اپنے کو دیکھا کہ ہم میں سے کوئی کھڑا نہ تھا سوائے رسول اللہ ﷺ کے آپ ﷺ درخت کے نیچے نماز پڑھ رہے تھے رو رہے تھے یہاں تک کہ صبح ہوئی۔

اس حدیث کو ان الفاظ میں ثوری سے صرف ابن مہدی نے ہی روایت کیا ہے۔

۱۲۹۲۵-ابونعیم اصفہانی، ابومحمد بن حیان اسحٰق بن احمد، عبدالرحمٰن بن عمر رستہ، ابن مہدی، سفیان، ابواسحٰق، مصعب بن سعد، ابوہ کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت عائشہؓ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے تمام کھانوں پر ثرید کی فضیلت ہے۔[2]

یہ ثوری اور ابواسحٰق کی حدیث سے غریب ہے۔ ہم نے اسکو صرف ابن مہدی کے حدیث سے لکھا ہے۔

۱۲۹۲۶-ابواسحٰق بن حمزہ، علی بن اسماعیل، ابوموسیٰ، ابن مہدی، سفیان، ابوزبیر کی سند سے حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے منع کیا ہے کہ آدمی اپنے گھر میں رات کو سفر سے جائے یا ان کے ساتھ خیانت کرے۔[3]

یہ حدیث ثوری کی حدیث سے غریب ہے۔ عبدالرحمٰن اس کے ساتھ متفرد ہیں۔

۱۲۹۲۷-ابواسحٰق بن عمر، ابراہیم بن ہاشم، ابراہیم بن عرعرۃ، ابن مہدی، سفیان، حبیب یعنی ابن ثابت، عطاء کی سند سے وہ حضرت ابن عباسؓ سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ طلوع شمس سے پہلے رمی الجمار نہ کرو۔[4]

یہ ثوری عن حبیب کی حدیث سے غریب ہے۔ ابن مہدی نے اس کے ساتھ تفرد کیا ہے۔

۱۲۹۲۸-ابواسحٰق بن حمزہ، علی بن اسماعیل، ابوحفص بن مہدی، سفیان، جھضم کی سند سے عبداللہ بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ (ان ترک خیراً الوصیة للوالدین والاقربین) البقرۃ:۱۸۰) اس کو آیۃ المواریث نے منسوخ کردیا ہے۔

یہ ثوری کے حدیث سے غریب ہے صرف ابن مہدی کی حدیث سے ہم نے اس کو لکھا ہے۔

---

۱۔ کنز العمال ۲۵۳۰۱. والجامع الکبیر ۱۰۲۷۲، ۱۰۲۷۳.

۲۔ صحیح البخاری ۲۰۰/۴. ۳۶/۵، ۹۷/۷، ۹۸. وصحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة ۸۹، وفتح الباری ۱۰۶/۷، ۵۵۱/۹، ۵۵۵.

۳۔ مسند الامام أحمد ۱۷۵/۱، ۳۰۲/۳، ۳۱۰، ۳۵۱. والمصنف لابن أبی شیبة ۵۲۳/۱۲، ۵۲۴.

۴۔ سنن الترمذی ۸۹۳، وسنن ابن ماجة ۳۰۲۵، ومسند الامام أحمد ۲۳۴/۱، ۲۷۷، ۳۲۶، ۳۴۴، والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۵/۱۱. ۳۸۵، ۳۹۸، وسنن الدارقطنی ۲۷۳/۲.

۱۲۹۲۹-ابوالحسین محمد بن المظفر ،محمد بن اسحٰق بن عیسیٰ بن فروخ، زید بن اخزم ،عبدالرحمٰن بن مہدی ،سفیان ،اعمش ،ابوصالح کی سند سے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ نبی کریم ﷺ سے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی چیزیں تیار کی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی نہ کسی کان نے سنی اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گزرا اور نہ میں نے تمہیں اس کی خبر دی پھر یہ آیت تلاوت فرمائی ''فلا تعلم نفس ما اخفی لھم من قرۃ اعین ''الآیۃ السجدۃ: ۱۷'' ترجمہ پس نہیں جانتا کوئی نفس جو کچھ ان کے لئے پوشیدہ رکھا گیا ہے آنکھوں کی ٹھنڈک میں سے۔[1]

یہ ثوری کی حدیث سے غریب ہے ابن مہدی اس کے ساتھ متفرد ہیں۔

۱۲۹۳۰-محمد بن المظفر ،محمد بن عبدالحمید الفرغانی ،عمر بن شبۃ ،عبدالرحمٰن بن مہدی ،سفیان ،اعمش ابوصالح کی سند سے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر بچہ فطرۃ اسلام پر پیدا ہوتا ہے بعد میں اس کے والدین اسکو یہودی نصرانی بناتے ہیں۔

یہ ثوری کی حدیث سے غریب ہے عبدالرحمٰن نے اسکے ساتھ تفرد کیا ہے۔[2]

۱۲۹۳۱-محمد بن المظفر ،محمد بن محمد بن سلیمان ، بندار بن بشار ،عبدالرحمٰن بن مہدی ،سفیان ،اعمش ،ابوصالح کی سند سے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اگر وہ ایک بالشت تک میری قربت حاصل کرتا ہے تو میں ایک گز اس کے قریب ہوتا ہوں اگر وہ ایک گز میرے قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کی طرف جاتا ہوں۔[3]

یہ ثوری کی حدیث سے غریب ہے۔ابن مہدی نے اس کے ساتھ تفرد کیا ہے۔

۱۲۹۳۲-سلیمان بن احمد ،احمد بن علی بن جارود ،عبدالرحمٰن بن عمر رستہ ،ابن مہدی ،سفیان ،اعمش ابوصالح حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے ،یہ ثوری کی حدیث غریب ہے ابن مہدی نے اسکے ساتھ تفرد کیا ہے۔[4]

۱۲۹۳۳-عبداللہ بن محمد بن جعفر ،عباس بن محمد بن مجاشع ،محمد بن ابی یعقوب ،عبدالرحمٰن بن مہدی ،سفیان ،ابوعبادۃ ،رفاعۃ محمد بن سلمہ کی سند سے حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی اپنے پڑوسی کے بغیر سیر نہیں ہوتا۔[5]

یہ حدیث غریب ہے۔ہم نے اس کو عمر بن الخطابؓ کی اسناد سے صرف یہی حدیث لکھی ہے۔عبدالرحمٰن اس کے ساتھ متفرد ہیں۔

۱۲۹۳۴-عبداللہ بن محمد ،عباس بن محمد ،محمد ،عبدالرحمٰن بن مہدی ،سفیان ،اعمش ،ابوسفیان ،جابر کی سند سے ابوسعید خدریؓ سے روایت

---

۱۔ مسند الامام أحمد ۲/ ۴۳۸، ومسند الحمیدی ۱۱۳۳. والترغیب والترھیب ۴/ ۵۲۱، ۵۵۷. واتحاف السادۃ المتقین ۸/ ۵۶۸، ۱۰/ ۵۳۵. ۵۵۰. والدر المنثور ۵/ ۱۷۶.

۲۔ صحیح البخاری ۲/ ۱۱۸. ۶/ ۱۴۳. وصحیح مسلم، کتاب القدر ۲۲، ۲۳، وفتح الباری ۸/ ۵۱۲، ۱۱/ ۴۹۳.

۳۔ مسند الامام أحمد ۲/ ۳۱۵، ۴/ ۱۰۶. والترغیب والترھیب ۲/ ۳۹۳، ۴۷۷، ۴/ ۱۰۳. وفتح الباری ۳/ ۳۸۴، وحسن الظن باللہ لابن ابی الدنیا ۳. واتحاف السادۃ المتقین ۵/ ۵، ۶، ۷، ۴۰.

۴۔ صحیح البخاری ۹/ ۱۷۵.

۵۔ المستدرک ۴/ ۱۶۷. ومسند الامام أحمد ۱/ ۵۵. ومجمع الزوائد ۸/ ۱۶۷. والمطالب العالیۃ ۲۷۲۱.

کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ایک مسجد میں نماز پڑھ لے تو اس کو چاہیے کہ اپنی نماز میں سے اپنے گھر کے لئے بھی حصہ بنالے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اسکی نماز سے اُسکے گھر میں خیر بنانے والا ہے۔[۱]

اس حدیث میں عبدالرحمٰن عن سفیان متفرد ہیں۔

۱۲۹۳۵- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد، محمد بن یحیٰی، بندار، ابن مہدی، سفیان، اعمش، ابوسفیان، جابر کی سند سے ابوسعیدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک ہی کپڑے میں نماز ادا کی۔

یہ ثوری کی حدیث سے غریب ہے۔ عبدالرحمٰن نے اس کے ساتھ تفرد کیا ہے ابن ابی یعقوب نے کہا کہ عبدالرحمٰن بن مہدی باسنادہ پس کہا کہ جابر نے ابوسعید سے روایت کی ہے۔

۱۲۹۳۶- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، ابن مہدی، سفیان اعمش، ابوسفیان کی سند سے حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بے شک مدینہ میں ایک قوم ہے جو تمہارے ساتھ حاضر ہوئے جنکو عذر نے روکا۔ یہ ثوری کی حدیث سے غریب ہے۔ ابن مہدی نے اس کے ساتھ تفرد کیا۔[۲]

۱۲۹۳۷- سلیمان، عبداللہ، ابوہ، ابن مہدی، سفیان، اعمش، ابوسفیان کی سند سے حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک آدمی کا کھانا دو کے لئے کافی ہوجاتا ہے اور دو آدمیوں کا کھانا چار کے لئے کافی ہوجاتا ہے۔ اور چار آدمیوں کا کھانا آٹھ آدمیوں کے لئے کافی ہوجاتا ہے۔[۳]

۱۲۹۳۸- عبداللہ بن محمد، محمد بن یحیٰی بن مندہ، عبدالرحمٰن بن عمر رستہ، ابن مہدی، سفیان، اعمش، عمارۃ بن عمیر، ابوعطیہ کی سند سے حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک میں جانتی ہوں کہ نبی کریم ﷺ کیسے تلبیہ پڑھتے تھے۔ لبیک اللھم لبیک، لبیک لاشریک لک لبیک، ان الحمد والنعمۃ لک،

۱۲۹۳۹- عبداللہ بن محمد، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان اعمش، عبداللہ کی سند سے نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ کوئی بھی نفس ظلماً قتل نہیں کیا جاتا مگر آدم علیہ السلام کے بیٹے پر اس میں سے کچھ ہوتا ہے۔ اور یہ اس لئے کہ وہ پہلا شخص تھا جس نے قتل کا طریقہ شروع کیا۔[۴]

۱۲۹۴۰- حبیب بن حسن، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان بن عیینہ، اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ کی سند سے انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے اور یتیم نے حضور ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی اور ام سلیم ہمارے پیچھے تھیں۔

۱۲۹۴۱- ابراہیم بن عبدالرحمٰن، محمد بن اسحٰق، یعقوب بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان بن عیینہ، زہری، ادریس ابوثعلبہ خشنی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ہر ذی ناب درندے کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔[۵]

---

۱۔ مسند الامام أحمد ۳/۱۵، ۵۹، وسنن ابن ماجة ۱۳۷۶. وصحیح ابن خزیمة ۱۲۰۶.

۲۔ التمهید لابن عبد البر ۶/۳۱۹.

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الاشربة ۱۷۹، ۱۸۰، وسنن الترمذی ۱۸۲۰، وسنن ابن ماجة ۳۲۵۴. ومسند الامام أحمد ۲/۴۰۷، ۳/۳۰۱، ۳۱۵، ۳۸۲، وفتح الباری ۹/۵۳۵، وسنن الدارمی ۲/۱۰۰، والمعجم الکبیر للطبرانی ۷/۱۷۸، ۱۰/۱۲۶.

۴۔ صحیح البخاری ۴/۱۰۰، ۱۲۲/۴، ۹/۳، وصحیح مسلم، کتاب القسامة ب۶، رقم: ۲۷، وسنن النسائی، کتاب المحاربة باب ۱، وسنن ابن ماجة ۲۶۱۶، والمصنف لعبد الرزاق ۱۹۷۱۸.

۵۔ سنن النسائی ۷/۲۰۰، وسنن ابن ماجة ۳۲۳۲، ومسند الامام أحمد ۱/۳۳۲. ۴/۱۹۴، والمصنف لابن ابی شیبة ۵/۳۹۸، وفتح الباری ۹/۶۵۴، ۶۵۷، وشرح السنة ۲/۲۳۳.

۱۲۹۴۲- ابونعیم اصفہانی ابوبکر بن عبداللہ، محمد بن سہل، عبداللہ بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، ابن عیینہ، زہری (ابوسلمۃ) ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حبشی کا انتقال ہوا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ان کے لئے استغفار کرو۔[1]

۱۲۹۴۳- احمد بن اسحٰق، محمد بن عباس، ایوب، احمد بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن مہدی، شعبۃ، سفیان ابن عیینہ، زہری کی سند سے سالم ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے نہیں سنا ان کو پڑھتے ہوئے مگر یہ کہ چلو اللہ کے یاد کی طرف، تو شعبہ نے کہا تم پر سو ضربیں واجب ہیں جب آپ کے پاس اس طرح موجود ہیں تو مجھسے کیوں روایت کرتے ہو؟

۱۲۹۴۴- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوعبید، حبیب، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، ابومحمد بن حیان، عباس بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، سلیمان بن کثیر، زہری، سالم ابوہ کی سند سے رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا درآنحالیکہ سالم نے مجھے حضور ﷺ کی وہ کتاب الصدقہ پڑھائی جو آپ نے وفات سے پہلے لکھی تھی آپ نے فرمایا کہ ہر پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے۔ اور حدیث کو مفصل بیان کیا۔

۱۲۹۴۵- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، محمد بن حمید، عباس بن ابراہیم قراطیسی، محمد بن بشار بندار، ح ابومحمد بن حیان، عباس بن مشجع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی سلیم بن اخضر، عبیداللہ نافع کی سند سے ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ غنیمت کے مال کو اس طرح تقسیم کیا کہ گھوڑے کو دو حصے اور پیدل آدمی کو ایک حصہ سہم دیا۔

۱۲۹۴۶- عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عباس بن ایوب، عمرو بن علی، عبدالرحمٰن بن مہدی، سلیمان بن مغیرہ، ثابت بنانی، انس بن مالک محمود بن ربیع سے روایت کرتے ہیں اور وہ عتبان بن مالک سے فرمایا کہ میں ملا عتبان ابن مالک سے تو اس نے مجھے یہ حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی بھی ایسا نہیں ہے کہ جو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور پھر اس کو آگ کھائے۔ تو حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث اچھی لگی چنانچہ میں نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اسکو لکھ دو۔[2]

۱۲۹۴۷- ابوبکر بن عبداللہ محمد بن سہل، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال کی سند سے ھشام بن عامر سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ احد کے دن انصار نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں آئے اور عرض کیا کہ ہمیں زخم اور مشقت پہنچی ہے آپ نے فرمایا کہ قبریں کشادہ کھودو اور ایک ہی قبر میں دو اور تین دفن کرو۔ انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول کس کو مقدم کریں؟ فرمایا جس کے پاس قرآن زیادہ ہو۔ چنانچہ ابن عامر انصار کے دو آدمیوں سے مقدم کر دیے گئے۔[3]

۱۲۹۴۸- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، سلیمان بن حیان قتادہ کی سند سے حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بلاشبہ جنت میں ایک درخت ہے کہ اس کے سائے کے نیچے کوئی سوار سو سال تک چلے پھر بھی اس کو ختم نہ کر سکے گا۔[4]

۱۲۹۴۹- ابومحمد بن احمد جرجانی، حسن بن سفیان، ابوبکر بن خلاد، عبدالرحمٰن بن مہدی، سلیم بن حیان، سعید بن مینا حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی تو چار تکبیریں کہیں۔

۱۲۹۵۰- ابونعیم اصفہانی ابوالعباس احمد بن محمد بن الہیثم تستری، یحیٰی بن معاذ بن حارث، عمرو بن علی، عبدالرحمٰن بن مہدی، ابوالاحوص،

---

[1] مسند الامام أحمد ۲/ ۲۴۱، ۵۲۹، والمعجم الکبیر للطبرانی ۲/ ۳۶۷.

[2] صحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۱۰.

[3] مسند الامام أحمد ۴/ ۱۹، ۲۰، وسنن النسائی ۴/ ۸۱، ۸۳، وسنن ابن ماجة ۱۵۶۰، وسنن أبی داؤد ۳۲۱۵، والسنن الکبری للبیهقی ۴/ ۳۴. ودلائل النبوة ۳/ ۲۹۶.

[4] صحیح البخاری ۴/ ۱۴۴، ۶/ ۱۸۳، ۸/ ۱۴۲، وصحیح مسلم، کتاب الجنة ۶، ۷، ۸، وفتح الباری ۱۱/ ۴۱۵، ۴۱۶.

سلام بن سلیم، اشعث بن ابی الشعثاء، ابوہ، مسروق حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں اور وہ نبی کریم ﷺ سے نماز میں ادھر ادھر متوجہ ہونے کے بارے میں روایت کرتی ہیں فرمایا کہ وہ اچک لینا ہے جو شیطان بندے کی نماز سے اچک لیتا ہے۔[1]

۱۲۹۵۱- ابوبکر عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، ابوالاحوص سلام بن سلیم، اعمش، عبداللہ بن سائب، زاذان) حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل ہونا گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے سوائے امانت کے قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اگرچہ وہ اللہ کے راستے میں شہید ہو گیا ہو تو اس کو کہا جائے گا کہ اپنی امانت ادا کرو، وہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار میں کہاں سے ادا کروں دنیا تو چلی گئی؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اسکو ہاویہ میں لے چلو تو اسکو لے جایا جائے گا اور جہنم کے تہہ میں اس چیز کو اس ہیت کے ساتھ بنایا جائے گا جس دن اس نے اس کے ساتھی سے لیا تھا فرمایا کہ پھر اسکو گرادیا جائے گا تو یہ اسکو اپنی گردن پر لادے گا پھر اسکو اٹھائے گا پھر وہ گرادی جائے گی اور یہ اسکے پیچھے گرادیا جائے گا اور وہ ہمیشہ اسی طرح رہے گا۔ عبداللہ نے فرمایا کہ امانت جنابت سے غسل میں بھی ہے، نماز میں بھی ہے، حدیث میں بھی ہے، ناپنے اور تولنے میں بھی ہے اور ان سب سے سخت ودیعہ ہے۔

۱۲۹۵۲- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، سلام بن ابی مطیع) عثمان بن عبداللہ بن موھب سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ام سلمہؓ کے پاس گئے تو اس نے ہمارے لئے نبی کریم ﷺ کے بالوں میں سے ایک بال نکالا جو مہندی اور کتم سے رنگا ہوا تھا۔

۱۲۹۵۳- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوعبید، عبدالرحمٰن بن مہدی، سلام بن ابی مطیع کی سند سے یونس بن عبید سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ عمر بن عبدالعزیز نے اپنے عمان کے گورنر کو لکھا کہ مچھلی میں سے کچھ نہ لیا کر یہاں تک کہ دوسو درہم تک پہنچے جب دوسو درہم تک پہنچے تو اس سے زکاۃ لیا کرو۔

۱۲۹۵۴- احمد بن اسحٰق، ابویحیٰ رازی، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، سلام بن مسکین، کثیر بن زیاد کی سند سے حسن سے روایت کرتے ہیں کہ مسلمان امراء میں سے بعض کہا کرتے تھے کہ ثناۃ (یعنی جو خیر وشر کے دو مستقل قوت ہونے کا قائل ہو) کی گواہی قبول نہ کرو کیونکہ انہوں نے اہل اسلام کی مجاورت کے مقابلے میں اہل شرک کی مجاورت کو اختیار کیا ہے۔

۱۲۹۵۵- ابوبکر عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، سلام بن مسکین کی سند سے شعیب بن حجاب سے روایت کرتے ہیں کہ جب جنازے میں چار آدمی ہوتے تو ابراہیم انتظار نہ فرماتے۔

۱۲۹۵۶- احمد بن اسحٰق، ابویحیٰ، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، سلام بن عبداللہ کی سند سے موسیٰ بن عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ابوسعید خدریؓ کو دیکھا کہ نماز میں اشارہ کر رہے تھے۔

۱۲۹۵۷- ابوجعفر محمد بن حسن یقطینی، احمد بن عمر بن سنان، یحیٰ، عبداللہ بن عبدالرحمٰن تیمی، عبدالرحمٰن بن مہدی، سعید بن زید، حماد بن زید کا بھائی، زبیر بن خربت ابولبید سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ اہل بصرہ نے گھوڑ دوڑ کا مقابلہ کروایا جب مقابلہ ختم ہوا تو ہم انس بن مالک سے ملتے ہوئے گزرے اور ان سے کہا کیا تم لوگ حضور ﷺ کے دور میں مقابلہ بازی کرتے تھے ایسے گھوڑے پر جسکو سبحۃ کہتے تھے پس لوگ اس میں سبقت کر گئے اور اس کا کوئی معنیٰ نہیں ہے اور اسکو پسند کیا۔

۱۲۹۵۸- ابونعیم اصفہانی سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوعبید، عبدالرحمٰن بن مہدی، سعید بن عبدالرحمٰن اجمی، صالح بن محمد بن زائد کی سند سے مکحول سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر کے دن خمس سے زیادتی لی۔

---

۱ ب صحیح البخاری ۱/۱۹۱، ۴/۱۵۲، وسنن الترمذی ۵۹۰، وسنن ابی داؤد، کتاب استفتاح الصلاۃ باب ۵۰. والمستدرک ۱/۲۳۷، وفتح الباری ۲/۲۳۴.

۱۲۹۵۹- ابوبکر عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، کی سند سے سہل بن ابی صلت السراج سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے محمد بن سیرین کو سنا اس حال میں کہ ان سے سوال کیا گیا ایسی قوم کے بارے میں جو قیدیوں کو لے کر آئے تھے اور وہ جب ان قیدیوں کو نماز کا حکم دیتے تو وہ نہ پڑھتے، ان میں سے ایک انسان مرگیا تو ابن سیرین نے فرمایا کہ تمہارے لئے اب ظاہر ہوگیا کہ وہ اصحاب الجحیم میں سے ہے۔ فرمایا کہ ان کو غسل دو کفن پہنادو اسکو مسالہ لگادو پھر جنازہ پڑھ کر دفنادو۔

۱۲۹۶۰- ابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ بن مندہ، بندار، عبدالرحمٰن بن مہدی کی سند سے سہل سراج بن حسن سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں روایت کرتے ہیں (کلا نمد ھؤلاء وھؤلاء من عطاء ربک)

فرمایا کہ ہر ایک کو ہم دنیا میں رزق دیتے ہیں نیک کو بھی اور برے کو بھی۔

۱۲۹۶۱- ابوبکر بن عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبداللہ بن عمر، عبدالرحمٰن کی سند سے سری بن یحییٰ کی سند سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے حسن کو یہ کہتے ہوئے سنا اس حال میں کہ ایک آدمی نے ان سے سوال کیا کہ اے ابوسعید ایک قیدی لڑکی سے اس نے ایک نماز کے علاوہ کبھی نماز نہیں پڑھی پھر وہ مرگئی کیا اس کو دفن کردوں تو فرمایا کہ ہاں اور جنازہ بھی پڑھ لو۔

۱۲۹۶۲- حبیب بن حسن، یوسف بن یعقوب قاضی، محمد بن ابی بکر، عبدالرحمٰن بن مہدی، شعبہ، ابواسحٰق، ابوسلمۃ کی سند سے حضرت ام سلمہؓ سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں کہ سب سے پسندیدہ عمل نبی کریم ﷺ کو وہ عمل تھا جس پر بندہ مداومت کرے اگرچہ تھوڑا ہی ہو۔

۱۲۹۶۳- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، عبیداللہ بن سعید، یعقوب بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن مہدی کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ شعبہ نے فرمایا کہ میں نے مداہنت نہیں کی صرف اس حدیث میں قتادہؒ نے فرمایا کہ انسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی صفوں کو برابر کرو، پس میں نے ناپسند کیا کہ مجھ پر خراب کیا جائے جودہ حدیث کو۔

۱۲۹۶۴- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے شعبہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے کسی آدمی سے بھی حدیث نہیں سنی مگر یہ کہ اس نے مجھے کہا کہ حدثنی یا حدثنا کہا سوائے ایک حدیث کے، شعبہ نے کہا کہ قتادہ نے کہا کہ انسؓ نے فرمایا کہ نماز کے حسن میں سے صف کا سیدھا کرنا ہے اوکما قال: پس مین نے ناپسند کیا کہ مجھ پر جودۃ حدیث کو خراب کیا جائے۔[1]

۱۲۹۶۵- محمد بن مظفر، محمد بن حسین بن حفص، سفیان بن وکیع، ابن مہدی، شعبہ، حمید سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک سے کہا کہ کیا نبی کریم ﷺ نے قنوت پڑھا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا ہاں ایک مہینہ کے لئے قنوت پڑھا ہے میں نے کہا رکوع سے پہلے یا بعد؟ تو فرمایا کہ پہلے بھی اور بعد میں بھی۔

۱۲۹۶۶- ابومحمد بن حیان، محمد بن سہل، عبدالرحمٰن بن عمر ابن مہدی، شعبہ، حمید کی سند سے حضرت انس سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ یہ سب کچھ رکوع سے پہلے اور بعد میں ہوا۔ یعنی حضور ﷺ نے قنوت پڑھی۔

۱۲۹۶۷- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن صدقہ، عبیداللہ بن عمر قواریری، عبدالرحمٰن بن مہدی، شعبہ، قتادہ، مطرف بن عبداللہ بن شخیر کی سند سے روایت ہے کہ شخیر نے فرمایا کہ میں آیا نبی کریم ﷺ کے پاس بنی عامر کی ایک جماعت میں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) ہم اونٹوں میں سے پاتے ہیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کا گمشدہ چیز جہنم کی آگ ہے۔[2]

---

۱۔ مسند الامام أحمد ۱۲۲/۳. والمصنف لابن أبي شيبة ۳۵۱/۱، والدر المنثور ۲۹۴/۵.

۲۔ سنن الترمذي ۱۸۸۱، وسنن ابن ماجة ۲۵۰۲. ومسند الامام أحمد ۲۵/۴. ۸۰/۵، وسنن الدارمي ۲۶۶/۲. والسنن الكبرى للبيهقي ۱۹۰/۶، ۱۹۱، وصحيح ابن خزيمة ۱۱۷۰. ۱۱۷۱. وفتح الباري ۹۲/۵. والمعجم الكبير للطبراني ۲۹۶/۲. ۱۸۴/۱۷. والصغير ۲۸/۲.

۱۲۹۶۸- سلیمان بن احمد، احمد بن یحیٰ بن سہیل تستری، ابوالربیع حارثی، عبدالرحمٰن، شعبۃ، سہیل بن ابی صالح کی سند سے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں اور وہ نبی کریم ﷺ سے کہ آپ جب فجر کی دو رکعتیں پڑھتے تو پھر لیٹ جاتے تھے۔

۱۲۹۶۹- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد، عبدالرحمٰن بن مہدی، شریک، سماک حضرت جابرؓ بن سمرہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم جب نبی علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتے تو ہم میں سے کوئی اس جگہ بیٹھا جہاں مجلس ختم ہوتی۔

۱۲۹۷۰- ابومحمد بن حیان، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، شریک، مقدام بن شریح ان کے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا کہ نبی علیہ السلام کس چیز سے ابتداء کرتے تھے، فرمایا کہ ان ٹیلوں تک۔

۱۲۹۷۱- احمد بن اسحٰق، ابویحیٰ رازی، عبدالرحمٰن بن رستہ، عبدالرحمٰن بن مہدی شریک بن ابراہیم بن مہاجر ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ خباب بن الارتؓ نوجوان تھے اور وہ چاندی سے آراستہ تلوار خریدتا تھا۔

۱۲۹۷۲- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوعبید، عبدالرحمٰن بن مہدی، شریک، ابوہلال کی سند سے وسق رومی سے روایت کرتے ہیں کہ میں عمر بن الخطابؓ کا غلام تھا وہ مجھے کہتے تھے کہ اسلام لاؤ اس لئے کہ اگر تم اسلام لائے تو میں تیرے ذریعے مسلمانوں کی امانت میں مدد لوں گا اس لئے کہ میرے لئے مناسب نہیں کہ میں انکی امانت میں ایسے شخص سے مدد لوں جو ان میں سے نہیں ہے فرمایا کہ میں نے انکار کیا تو انہوں نے فرمایا کہ دین میں اکراہ نہیں ہے جب ان کی وفات کا وقت ہو گیا تو مجھے آزاد کر دیا اور کہا کہ جہاں چاہو جاؤ۔

۱۲۹۷۳- ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، محمد بن بشار بندار، عبدالرحمٰن بن مہدی ابوبکر بن عیاش، عاصم حضرت عبداللہ بن حضرمی، محمد بن بشار بندار، عبدالرحمٰن بن مہدی ابوبکر بن عیاش، عاصم زر کی سند سے حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ سحری کرو اس لئے کہ سحری میں برکت ہے۔ کہا گیا ہے کہ ابوبکر بن عیاش کا نام شعبہ ہے۔[۱]

۱۲۹۷۴- جعفر بن عبداللہ بن صباح، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، شعیب بن صفوان، عطاء بن السائب ابوالضحیٰ کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جس نے کتاب اللہ سیکھی پھر تابعداری کی ان چیزوں کی جو اس میں ہے اللہ تعالیٰ دنیا میں ان کو گمراہی سے ہدایت دے گا اور قیامت میں انکو برے حساب سے بچائے گا پھر یہ آیت نازل فرمائی (فمن اتبع هداي فلا يضل ولا يشقى)۔

۱۲۹۷۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ عبدالرحمٰن بن مہدی، شیبان بن عبدالرحمٰن، رکین بن ربیع، ابوہ، عمہ کی سند سے خریم بن فاتک سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگ چار قسم کے ہیں اور اعمال چھ ہیں پس لوگوں کے لئے دنیا وآخرت میں وسعت کر دی گئی ہے اور بعض لوگوں کے لئے دنیا میں وسعت آخرت میں تنگی کر دی گئی ہے اور بعض کے لئے دنیا میں تنگی اور آخرت میں وسعت کر دی گئی ہے اور ایک قسم ایسی ہے جو دنیا وآخرت دونوں میں شقی ہے۔ اور اعمال چھ ہیں۔ دو واجب کرنے والے اور مثلاً بمثل اور دس گنا، سات سو گنا، اور واجب کرنے والے دو وہ ہیں کہ جو مسلمان یا مؤمن ہو کر مرا اور اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا تھا تو اس کے لئے جنت واجب ہے۔ اور جو کافر ہو کر مرا اس کے لئے جہنم ہے۔ اور جو لوگ ایسی نیکی کے ساتھ ہیں جنکو انہوں نے کیا نہیں ہے تو اللہ پاک جانتا ہے۔ اور حدیث کو ذکر کیا۔[۱]

۱۲۹۷۶- عبداللہ بن جعفر، ہارون بن سلیمان، عبدالرحمٰن بن مہدی، صخر بن جویریۃ، نافع کی سند سے مسلم بن یسار سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس حضرت ام سلمہؓ جو کہ نبی ﷺ کی زوجہ مبارک ہیں کی طرف سے ایک آدمی آیا اور کہا کہ ایک عورت کو خون آتا ہے

[۱] المعجم الکبیر للطبرانی ۴/۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ومسند الامام احمد ۴/۳۴۶، والمستدرک ۲/۸۷، والعلل المتناهية ۲/۳۲۲.

اور رکتا نہیں ہے فرمایا کہ وہ ان دن رات کی تعداد میں دیکھے جن میں اس کو حیض آتا تھا اور اسکی مقدار نماز چھوڑ دے۔ پھر فرمایا کہ جب نماز کا وقت آجائے تو غسل کرے اور کپڑے سے اپنے آپ کو ڈھانپ کر نماز پڑھ لے۔[1]

۱۲۹۷۷- احمد بن اسحٰق، ابو یحیٰی الرازی، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، صالح بن رستم کی سند سے عطاء سے روایت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں ''ولا یأب الشهداء اذا ما دعوا'' ترجمہ: اور انکار نہیں کرتے شہداء جب ان کو بلایا جائے'' فرمایا کہ اقامت کے وقت، حسن نے کہا کہ اقامت اور شہادت کے وقت۔

۱۲۹۷۸- احمد بن اسحٰق، ابو یحیٰی الرازی، عبدالرحمٰن بن مہدی کی سند سے الصعق بن حزن سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے محمد بن سیرین کو سنا جب ان سے سوال کیا گیا ایسی عورت کے بارے میں جس نے نذر مانا کہ بیت اللہ تک مشی کریگی تو حسن نے ان کو حکم دیا کہ وہ سوار ہو کر جائے اور ابن سیرین اس کا انکار کرتا تھا اور فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو سنا فرماتے ہیں کہ'' ومنهم من عاهد الله لئن آتانا من فضله'' (التوبہ: ۷۵)

۱۲۹۷۹- احمد بن اسحٰق، ابو یحیٰی الرازی، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، صباح بن عبداللہ، عبیداللہ بن سلیمان کی سند سے ابو حکیم سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں کوفہ کی مسجد میں بیٹھ کر مصاحف لکھ رہا تھا میرے پاس سے حضرت علی گزرے پس وہ میرے پاس کھڑے ہو کر دیکھنے لگے اور فرمایا کہ اللہ کی کتاب کو منور کر کے لکھو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو منور کیا ہے۔

۱۲۹۸۰- احمد بن بندار، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی کی سند سے طعمۃ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے موسیٰ بن طلحہ کو دیکھا کہ اپنے دانتوں کو سونے سے مضبوط کر رہے تھے۔

۱۲۹۸۱- احمد بن جعفر بن مسلم احمد بن الآبار، احمد بن سنان، عبدالرحمٰن بن مہدی طالوت سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابراہیم بن ادھم کو سنا کہ اس بندے نے اللہ کی تصدیق نہیں کی جس نے شہرت کو پسند کیا۔

۱۲۹۸۲- محمد بن یحیٰی بن مندہ، محمد بن بشار، عبدالرحمٰن بن مہدی کی سند سے طالب بن سلمی، سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حسن کو کہا ان لوگوں نے بھاگے ہوئے غلام اور گمشدہ اونٹ میں جعل یعنی مزدوری مقرر کی ہے میرے لئے اس میں سے کچھ داخل اور کچھ خارج ہے فرمایا کہ مسلمان زیادہ مستحق ہے مسلمان پر لوٹانے سے، اور مسلمان پر کیوں نہیں لوٹاتے؟ اگر وہ خوش ہوا تو اس کا صلہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

۱۲۹۸۳- احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابوہ، عبدالرحمٰن، عبداللہ بن عمر، سعید بن ابی سعید کی سند سے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ثمامہ ابن اثال مسلمان ہوا تو نبی علیہ السلام نے ان سے فرمایا کہ اسکو بنی فلان کے باغ میں لے کر جاؤ اور انہیں حکم دو کہ غسل کرلے۔[2]

۱۲۹۸۴- سلیمان، علی بن عبدالعزیز، ابوعبید، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن عمر کی سند سے زید بن اسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا اس مال میں ہر مسلمان کا حق ہے اور میں اسکو دوں گا یا یہ کہ وہ روکدے۔

۱۲۹۸۵- احمد بن اسحٰق، ابو یحیٰی رازی، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن عمر، نافع کی سند سے ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ عورتوں پر بیت اللہ میں رمل کرنا نہیں ہے، اور نہ ان کے لئے صفا اور مروۃ کے درمیان دوڑنا ہے اور نہ ہی وہ صفا اور مروہ پر چڑھیں گی۔

---

۱۔ مسند أبی عوانة ۱/۳۲۴.

۲۔ مسند الامام أحمد ۲/۳۰۴، ومجمع الزوائد ۱/۲۸۳.

١٢٩٨٦- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن جعفر، یزید بن ھاد، محمد بن ابراہیم، عامر بن سعید کی سند سے عباس بن عبدالمطلب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے بعض اعضاء بھی سجدہ کرتے ہیں اس کا چہرہ دونوں ہتھیلیاں، گھٹنے اور دونوں قدم۔[1]

١٢٩٨٧- عبداللہ بن جعفر، ابن عبدالرحمٰن بن المسور بن مخرمہ، محمد بن ابراہیم، ابویعلی، ابوخیثمۃ عبدالرحمٰن بن مہدی، ابوسعید مولی بنی ہاشم، عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن محمد ابن سعد، عامر بن سعید کی سند سے سعید سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ دائیں جانب سلام پھیرتے تھے یہاں تک کہ رخسار ظاہر ہوجاتا تھا اور بائیں جانب سلام پھیرتے یہاں تک کہ رخسار مبارک ظاہر ہوجاتا تھا۔

١٢٩٨٨- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن ابی بکر مقدمی، ح، محمد بن عبداللہ، احمد بن محمد بن حسین ماسرجسی، اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن بکر بن عبداللہ مزنی، عطاء بن ابی میمونہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کی خدمت میں قصاص میں لایا گیا تو آپ نے معاف کرنے کا حکم دیا۔ اور مقدمی نے کہا کہ کوئی بھی قصاص نہیں لایا گیا حضور ﷺ کے پاس مگر یہ کہ آپ نے معاف کرنے کا حکم دیا۔

١٢٩٨٩- احمد بن اسحٰق، ابویحیٰی رازی، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن منیب مدینہ، جدہ عبداللہ بن ابی امامہ بن ثعلبہ) اپنے والد ابوامامہؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے لئے نکلنے کا ارادہ کیا جب میں نے حضور ﷺ کے ساتھ نکلنے کا عزم کیا تو مجھے ابوبردہ بن دینار نے کہا کہ تو اپنی ماں کے ساتھ ٹھہر جا۔ تو میں نے کہا کہ تو اپنی بہن کے پاس ٹھہر جا۔ یہ بات حضور ﷺ کے سامنے ذکر کی گئی تو آپ نے ابوامامہ کو ٹھہرنے کا حکم دیا اور ابوبردہ نکل گئے اور حضور ﷺ کی اس حال میں واپسی ہوئی کہ والدہ کا انتقال ہوگیا تھا آپ نے اس کا جنازہ پڑھایا۔

١٢٩٩٠- حبیب بن حسن، یوسف قاضی، ابن ابی بکر، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن مبارک، اوزاعی محمد بن علی، سعید بن المسیب، ابن عباس) نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ اس شخص کی مثال جو کچھ صدقہ کرتا ہے پھر واپس لیتا ہے اس کتے کی طرح ہے جو قے کرکے چاٹتا ہے۔[2]

١٢٩٩١- حسن بن محمد بن کیسان، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، عبدالرحمٰن بن مہدی، ابن مبارک یونس بن یزید، زہری، سعید بن المسیب جبیر بن مطعم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ آئے اس حال میں کہ عثمان بن عفان حضور ﷺ سے گفتگو کررہے تھے خیبر کے اس خمس میں جسکو آپ ﷺ نے بنوہاشم اور بنوالمطلب میں تقسیم کردیا تھا چنانچہ انہوں نے کہا کہ آپ نے ہمارے بھائیوں بنی عبدالمطلب بن عبدمناف میں تقسیم کردیا اور ہمیں کچھ نہ دیا اور ہماری قرابت بھی تو ان ہی کی قرابت کی طرح ہے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ مطلب اور ہاشم دونوں ایک ہی چیز ہیں۔

١٢٩٩٢- سلیمان بن احمد، ابراہیم بن ہاشم، موسیٰ بن محمد بن حبان، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن مبارک حرملہ بن عمران، عبداللہ بن حارث عرفہ بن حارث سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نبی علیہ السلام کے پاس اس وقت حاضر تھا کہ آپ حجۃ الوداع میں بدنہ لائے تھے۔

---

١ـ صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ ٢٣١، وسنن ابی داؤد ٨٩١. وسنن الترمذی ٢٧٢، وسنن النسائی ٢/٢١٠، ٢٠٨، وسنن ابن ماجۃ ٨٨٥. وصحیح ابن خزیمۃ ٦٣١، وفتح الباری ٢/٢٩٦.

٢ـ سنن النسائی ٦/٢٦٦، وسنن ابن ماجۃ ٢٣٩١. والمسند الامام احمد ١/٣٠٩، وسنن الدارمی ٢/٤١٣. وصحیح ابن خزیمۃ ٢٤٧٤، ٢٤٧٥. والمعجم الکبیر للطبرانی ١٠/٣٥٦.

۱۲۹۹۳- احمد بن علی بن عبداللہ الخراز الکوفی، عبداللہ بن محمد بن سوار، اسماعیل بن بشر بن منصور عبدالرحمن بن مہدی، عبداللہ بن مبارک، معمر، ابن برقان، یزید بن الاصم، ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ پیالے کے ٹوٹے ہوئے حصے سے پینے سے منع کیا گیا ہے۔

۱۲۹۹۴- مخلد بن جعفر، عبیداللہ بن عثمان عثمانی، علی بن عبداللہ مدینی، عبدالرحمن بن مہدی، ابوادریس واثلہ بن الاسقع، ابومرثد غنوی رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ قبروں پر نہ بیٹھو اور اسکی طرف نماز بھی نہ پڑھو۔[۱]

۱۲۹۹۵- ابراہیم بن عبداللہ، ابوبکر بن خزیمہ، بندار، عبدالرحمن بن مہدی، عبداللہ بن مبارک، موسیٰ بن عقبہ، سالم ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی قسم یہ تھی " لاومقلب القلوب "۔[۲]

۱۲۹۹۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبیداللہ بن عمر، عبداللہ بن اشعث بن سوار محارب بن دثار سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ بلاشبہ میری امت میں سے ایسے لوگ ہیں جو ننگے ہونے کی وجہ سے اپنی مسجد اور عیدگاہ میں نہیں جاسکتے اور ان کا ایمان انکو لوگوں سے مانگنے سے روکتا ہے۔ ان میں سے اویس قرنی اور فرات بن حیان ہیں۔[۳]

۱۲۹۹۷- محمد بن فتح، یحیٰی بن محمد، محمد بن عبداللہ مخرمی، عبدالرحمن بن مہدی، ابن وھب، عمرو بن حارث، جعفر بن ربیعہ، عبدالرحمن اعرج ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ کوئی ھام نہیں ہے کوئی ہام نہیں ہے۔[۴]

۱۲۹۹۸- احمد بن اسحٰق، ابویحیٰی رازی، عبدالرحمن بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، عبدالرحمن بن یزید، ح، حبیب بن حسن، محمد بن یحیٰی مروزی، داؤد بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، عبداللہ بن عبدالرحمن بن یزید طائی، سارۃ بن مقسم میمونہ بنت کردم سے روایت کرتی ہیں کہ وہ فرماتی ہیں کہ انہوں نے اپنے والد کردم بن سفیان کے ساتھ نبی علیہ السلام کے حج کے سال حج کیا اور ان کا والد ان کو آگے کرتا تھا چنانچہ میں ان سے پڑھتی اور آپ کو سنتی تھی پس میرے والد نے فرمایا کہ اے اللہ کے رسول، میں جاہلیت کے بعض سالوں میں عثرات کے لشکر میں حاضر ہوا تھا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے وہ سال پہچان لیا اور میرے والد نے کہا کہ طارق بن مدقع نے کہا کہ کون مجھے اپنا نیزہ دے گا۔ کہ میں ان کو بدلہ دوں؟ میں نے کہا کہ اس کا بدلہ کیا ہوگا؟ کہا کہ میں اپنی پیدا ہونے والی پہلی بیٹی سے اسکی شادی کراؤں گا، چنانچہ میں نے اپنا نیزہ ان کو دیا پھر جتنا اللہ نے چاہا میں ٹھہرا رہا۔ پھر مجھے یہ اطلاع پہنچی کہ ان کے پاس بیٹی ہوئی ہے اور بالغ ہو چکی ہے چنانچہ میں اس کے پاس آیا اور کہا کہ کیا میں اپنی بیوی کے پاس جاسکتا ہوں؟ تو اس نے قسم کھائی کہ جب تک میں ان کو نئے سرے سے اس نیزے کے علاوہ کچھ اور مہر میں نہ دوں ایسا نہیں کرنے دے گا۔ اور میں نے قسم کھائی کہ میں ایسا نہیں کروں گا۔ یارسول اللہ اس بارے میں آپ کیا خیال رکھتے ہیں؟ تو ان کے والد نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری رائے یہ ہے کہ آپ انکو چھوڑ دو۔ کہا کہ آپ ﷺ نے میرے چہرے کی ناپسندیدگی کو بھانپ لیا اور فرمایا کہ تم گناہگار نہیں ہوگے اور تمہارا ساتھی گناہگار ہوگا۔ اور فرماتی ہیں کہ میرے والد نے اسی جگہ یہ بھی پوچھا کہ اے اللہ کے رسول میں نے یہ نذر مانی ہے کہ میں بوابہ کے سر پر چند بکریاں ذبح کردوں۔ آپ نے پوچھا کہ

---

[۱] صحیح مسلم، کتاب الجنائز باب ۳۳، وسنن أبی داؤد ۳۲۲۹. وسنن الترمذی ۱۰۵۰، ۱۰۵۱. ومسند الامام أحمد ۱۳۵/۴، والسنن الکبری للبیهقی ۴۳۵/۲. ۷۹/۴. المستدرک ۲۲۰/۳.

[۲] صحیح البخاری ۱۵۷/۸، ۱۶۰، ۱۴۵/۹. وسنن أبی داؤد ۳۲۶۳. وسنن الترمذی ۱۵۴۰. وسنن النسائی ۲/۷. ومسند الامام أحمد ۲۵/۲، ۲۶، ۶۷، ۶۸، ۱۲۷. وسنن الدارمی ۱۸۷/۲، والسنن الکبریٰ للبیهقی ۲۷/۱۰، والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۹۶/۱۲، ۲۹۷، وفتح الباری ۵۱۳/۱۱، ۵۲۳.

[۳] الزھد للامام أحمد ۳۴۱،۱۳۰، وکنز العمال ۳۴۰۶۰.

[۴] مسند الامام أحمد ۴۲۱/۲.

کیا وہاں بتوں میں سے کچھ ہیں۔ کہا کہ نہیں، فرمایا کہ پھر اپنی نذر پوری کرو۔ فرماتی ہیں کہ میرے والد وہاں ذبح کرنے لگے تو ایک بکری بھاگ گئی تو وہ اس کے پیچھے دوڑنا شروع ہوئے اور کہہ رہے تھے کہ یا اللہ مجھ سے میری نذر پوری کرلے۔ فرماتی ہیں کہ اس بکری کو پکڑ کر ذبح کردیا۔

اس حدیث کا سیاق داؤد بن عمر کا ہے۔ اور ابومحمد کے الفاظ مختصر ہیں۔

۱۲۹۹۹- احمد بن اسحق، ابویحیٰ رازی، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی ابن لھعیۃ سے روایت کرتے ہیں کہ اصحاب رائی میں سے ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ نے توبہ نصیب فرمائی تو اس نے ہمیں کہا دیکھا کرو کہ یہ حدیث تم کس سے لیتے ہو یا کیسے لیتے ہو؟ اس لئے کہ ہم جب بھی کوئی رائے دیکھتے تو اسکو حدیث بناتے تھے۔

۱۳۰۰۰- عبداللہ اصفہانی ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، عبدالرحمٰن بن مہدی، مسعودی اس کا نام عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عتبہ بن عبداللہ بن مسعود ہے قاسم بن مسعود سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ پیدائش رزق اور موت کا معاملہ فارغ کردیا گیا ہے۔

۱۳۰۰۱- ابوبکر بن عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، مسعودی اپنے بھائی سے اور وہ قاسم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے یاد کیا کہ میں دنیا میں چلنے والا ہوا ہوں۔

۱۳۰۰۲- عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، مسعودی، اخوہ قاسم سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جس وقت عتبہ بن مسعود کا انتقال ہوگیا تو عمر بن الخطابؓ نے عتبہ بن مسعود کی ماں کا انتظار فرمایا چنانچہ جب تک وہ آئی نہیں تھی اس وقت تک جنازہ نہیں پڑھایا۔

۱۳۰۰۳- حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایلاء فرمانا........ عبداللہ بن محمد بن جعفر، عباس بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبدالرحمٰن بن ابی الرجال، ابوہ، عمرۃ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو گوشت ھدیہ کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ حضرت زینب کو ہدیہ کرو۔ چنانچہ میں نے وہ زینب کو ہدیہ کیا تو اس نے واپس کردیا آپ ﷺ نے فرمایا انکو لوٹاؤ، میں نے اسکو رد کیا تو آپ نے فرمایا کہ تو نے قسم کھائی ہے کہ میری بات کو رد نہیں کرے گی تو مجھے غیرت آئی اور غصے میں کہنے لگی کہ اس نے آپ کی توہین کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم سب اللہ پر اس سے زیادہ اھون ہو اس بات سے کہ تم میں سے کوئی میری توہین کرے، میں قسم کھاتا ہوں کہ ایک مہینے تک تم میں سے کسی کے پاس نہیں آؤں گا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ انتیس دن ہم سے غائب رہے فرماتی ہیں کہ پھر آئے اور میرے پاس داخل ہوئے فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی آپ نے قسم کھائی تھی کہ ایک مہینے تک ہمارے پاس نہیں آؤ گے آپ نے فرمایا کہ مہینہ اس طرح ہے اور اس طرح ہے۔ تین مرتبہ دس انگلیوں سے اشارہ کیا۔ اور اسطرح ہے اور اس طرح ہے اور تیسری بار ایک انگلی کو بند رکھا۔[۱]

۱۳۰۰۴- (ابومحمد بن حیان، عباس بن محمد، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبدالرحمٰن بن بذیل، ابوہ) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے لئے لوگوں میں سے بعض خاص گھر کے لوگ ہیں۔ صحابہ نے پوچھا کہ یارسول اللہ وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا کہ قرآن والے اللہ کے اھل اور اس کے خواص ہیں۔[۲]

۱۳۰۰۵- (ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن ایاد بن لقیط، ابوہ) ابورمثہ سے روایت کرتے

---

۱۔ طبقات ابن سعد ۱۳۷/۸.

۲۔ سنن ابن ماجۃ ۲۱۵، ومسند الامام احمد ۱۲۷/۳، ۱۲۸، ۲۴۲، وسنن الدارمی ۴۳۳/۲، والمستدرک ۵۵۶/۱. والمطالب العالیۃ ۳۵۰۰، الترغیب والترھیب ۳۵۴/۲. وکشف الخفا ۲۹۳/۱.

ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو اس حال میں دیکھا کہ آپ پر دو سبز رنگ کی چادریں تھیں۔

۱۳۰۰۶- (حبیب بن حسن، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبیداللہ بن لقیط، ابوہ، سوید بن سرجان) مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ نبی علیہ السلام نے کھانا تناول فرمایا اور اس حال میں نماز کھڑی ہوگئی اور آپ ﷺ اس سے قبل وضو فرما چکے تھے تو میں آپ کے پاس وضو کا پانی لے کر آیا تو آپ نے مجھے ڈانٹا اور فرمایا کہ اپنے پیچھے رکھو، مجھے یہ بہت برا لگا جب میں نماز پڑھ چکا تو حضرت عمرؓ سے اس کی شکایت کی تو انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول مغیرہ پر آپ کا ڈانٹنا بڑا گراں گزرا اور ان کو ڈر ہے کہ آپ کے جی میں ان کے لئے کچھ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میرے جی میں اس کے لئے خیر ہی ہے لیکن وہ میرے پاس پانی لے کر آیا تھا حالانکہ میں نے صرف کھانا ہی کھایا تھا اگر میں وضو کرتا تو میرے بعد لوگ پھر وضو کرتے۔

۱۳۰۰۷- ابو محمد بن حیان، عباس بن محمد، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، ابن ایاد بن لقیط، اپنے والد سے اور وہ قیس بن نعمان یشکری سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ اور ابوبکرؓ جا کر غار ثور میں پناہ گزین ہو رہے تھے تو ایک غلام پر ان کا گزر ہوا جو کہ بکریاں چرا رہا تھا تو ان دونوں نے اس سے پانی طلب فرمایا۔

۱۳۰۰۸- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، عبیداللہ بن جریر، علی، عبدالرحمٰن بن مہدی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے عبیداللہ بن الحسن سے ایک حدیث کا مذاکرہ کیا وہ اس زمانے میں خلیفہ تھے چنانچہ میں ان کے پاس گیا اس حال میں کہ ان کے پاس لوگ دولڑیوں میں تھے تو اس نے مجھے کہا کہ وہ حدیث اسی طرح ہے جیسے کہ میں نے ذکر کیا ہے اور تم چھوٹا بن کر واپس لوٹو۔

۱۳۰۰۹- (احمد بن اسحٰق، ابو یحییٰ، رستہ) عبدالرحمٰن بن مہدی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبیداللہ بن حسن سے ایسے دو آدمیوں کے بارے میں سوال کیا جنہوں نے مل کر کوئی سامان خریدا پھر اس میں عیب ظاہر ہوا تو ان دونوں میں سے ایک نے اپنا حصہ واپس کر دیا اور دوسرے نے اپنا حصہ روک لیا (اس کا کیا حکم ہے) تو انہوں نے کہا کہ وہی ان دونوں کے لئے ہے۔

۱۳۰۱۰- عبداللہ بن حسن بن باکویہ، احمد بن محمد بن ابراہیم بن ہاشم، محمد بن ادریس سرخسی، بندار عبدالرحمٰن بن مہدی، عبیداللہ بن نضر، ابوہ، جدہ قیس بن عباد سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ وحشی یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے۔

۱۳۰۱۱- ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن قحطبہ بن ابی صفوان، ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن مہدی، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبیداللہ بن شمیط سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے قصوں میں کہا کرتا تھا کہ متقین وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کے پاکیزہ رزق کو کھایا اور آخرت کی نعمتوں کی زیادتی میں زندگی گزاری۔

۱۳۰۱۲- ابوالعباس احمد بن محمد بن ھیثم تستری، یحییٰ بن معاذ بن حارث، عمرو بن علی، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبدالعزیز بن مختار، عبداللہ بن فیروز، ابورافع، ابو ہریرہؓ، حضرت عائشہؓ) نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: نہیں یہاں تک کہ اس کے عسیلۃ (شہد) کو چکھے۔[۱]

۱۳۰۱۳- علی بن ہارون، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمۃ عبداللہ بن الفضل، عبدالرحمٰن اعرج ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کا تلبیہ لبیک اللہ الخلق تھا۔

۱۳۰۱۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبدالعزیز بن مسلم، ربیع بن انس، ابوالعالیہ، ابی بن کعب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ اس امت کو بلندی مدد اور قدرت کی خوشخبری دو۔ پس جس نے ان میں سے آخرت کے عمل کو

---

۱۔ صحیح البخاری ۷/۵۵. وصحیح مسلم ۱۰۵۷، وسنن النسائی ۱۴۸/۶. ومسند الامام أحمد ۶۲/۲. ۱۹۳/۶. وفتح الباری ۳۶۲/۹. وسنن الدارمی ۱۶۱/۲. ۱۶۲.

دنیا کے لئے کیا تو آخرت میں اس کے لئے کوئی حصہ نہیں۔

۱۳۰۱۵- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، محمد بن اسحٰق ثقفی، عبیداللہ بن سعید، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبدالعزیز بن ابی حازم، سہیل بن ابی صالح، ابوہ ابی صالح ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بہترین آدمی ابوبکر ہیں۔ بہترین آدمی عمر ہیں بہترین آدمی ابوعبیدہ ہیں بہترین آدمی ثابت بن قیس ہیں، بہترین آدمی معاذ بن عمرو بن الجموح ہیں، بہترین آدمی معاذ بن جبل ہیں بہترین آدمی سہیل بن بیضاء ہیں۔[۱]

۱۳۰۱۶- محمد بن احمد بن الحسن، ابوشعیب الحرانی، علی بن عبداللہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، عبیداللہ بن سعید، عبدالرحمٰن بن مہدی، ابومودود، رجل رجل آخر، ابان بن عثمان، عثمان بن عفان نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جو صبح کے وقت تین مرتبہ پڑھے۔ بسم اللہ الذی لایضر مع اسمہ شیٔ فی الارض ولافی السمآء وھو السمیع العلیم''[۲]

ترجمہ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جس کے نام کے ساتھ زمین آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا تا اور وہ خوب سننے والا اور خوب جاننے والا ہے تو اس کو شام تک کوئی اچانک مصیبت نہیں آئے گی اور اگر شام کو پڑھے تو صبح تک۔

۱۳۰۱۷- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، ابراہیم بن سعید، عبدالرحمٰن بن مہدی، ابومودود، عبداللہ القراظ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ جس نے مدینہ کے ساتھ برا ارادہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کو پگھلا دے گا جیسے نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔[۳]

۱۳۰۱۸- (عبداللہ بن محمد، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبدالملک بن زید محمد بن ابی بکر، ابوبکر، عمرۃ) حضرت عائشہؓ سے روایت کرتی ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ جماعت والوں کی لغزشوں کو سوائے حدود کے معاف کردو۔[۴]

۱۳۰۱۹- ابومحمد بن حیان، عباس بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبدالواحد بن زیاد حسن بن عبیداللہ، ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن یزید ابن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام جب شام کرتے تو کہتے: ہم نے شام کی اور ملک نے شام کی اللہ کے لئے، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، اور اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔[۵]

۱۳۰۲۰- (احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبدالواحد بن زیاد، عاصم بن کلیب، کلیب، ابوہ، ابوہریرۃ) نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ خطبہ جس میں شہادت نہ ہو وہ کوڑی ہاتھ کی طرح ہے۔[۶]

۱۳۰۲۱- (احمد بن اسحٰق، ابویحییٰ رازی، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبدالواحد یعنی ابن زیاد، حسن بن عبیداللہ، جامع عن الاسود

---

۱۔ سنن الترمذی ۳۷۹۵، ومسند الامام أحمد ۴۱۹/۲، والمستدرک ۲۳۳/۳، ۲۶۸، ۲۶۹، الادب المفرد ۳۳۷، والمصنف لابن أبی شیبۃ ۱۲/۱۲۔

۲۔ سنن أبی داؤد ۵۰۸۸، ومسند الامام أحمد ۶۲/۱، وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۴۲، وصحیح ابن حبان ۲۳۵۲۔

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الحج، ۴۹۴، ۴۹۵ مکرر، وسنن ابن ماجۃ ۳۱۱۴، ومسند الامام أحمد ۳۵۷/۲، وفتح الباری ۹۴/۴۔

۴۔ سنن أبی داؤد ۴۳۷۵۔ ومسند الامام احمد ۱۸۱/۶، والسنن الکبری للبیھقی ۲۶۷/۸، ۳۳۴۔ وسنن الدارقطنی ۲۰۷/۳، وصحیح ابن حبان ۱۵۲۰، والادب المفرد للبخاری ۴۶۵۔ وفتح الباری ۸۸/۱۲۔ وکشف الخفا ۱۸۳/۱، والدر المنثور ۴۱/۱۔

۵۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء ۷۴، ۷۶۔ والادب المفرد ۶۰۴، وسنن أبی داؤد، کتاب الادب ۱۰۹، وسنن الترمذی ۳۳۹۰۔ ومسند الإمام أحمد ۴۴۰/۱۔ وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۳۴۰۲۴۔

۶۔ مسند الامام أحمد ۳۰۲/۲۔

بن ہلال) عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ من جاء بالحسنة ترجمہ: جونیکی کے ساتھ آیا۔ فرمایا کہ "لا الہ الا اللہ" مراد ہے

۱۳۰۲۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عباس بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمن بن مہدی، عبدالحمید بن بہرام، شہر بن حوشب- اسماء بنت یزید سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ گھوڑے کی پیشانی میں قیامت کے لئے خیر باندھا گیا ہے۔ پس جس نے گھوڑے کو اللہ کے راستے میں تیاری کے واسطے باندھا پھر اس پر اللہ کے راستے میں ثواب کی امید سے خرچ کیا تو اس کا سیر ہونا بھوکا ہونا سیراب ہونا، پیاسا ہونا، اس کا گوبر و پیشاب قیامت کے دن اس کے ترازو میں ڈالا جائے گا۔ اور جس نے گھوڑے کو ریاکاری، شہرت اور فخر کے لئے باندھا تو اس کا سیر ہونا بھوکا ہونا پیاسا ہونا اس کا بول و براز خسارے کے طور پر اس کے ترازو میں قیامت کے دن ڈالا جائے گا۔[1]

اور روایت کیا عبدالرحمن بن مہدی نے عبدالقاہر بن تلید ابی رفاعہ سے، اسی طرح روایت کیا ہے عبدالجبار بن الورد مکی سے بھی، اور عبدالمؤمن عبداللہ ابی عبیدہ اور عباد بن صالح بصری سے بھی روایت کیا ہے۔

۱۳۰۲۳- (احمد بن اسحق، ابو یحیی رازی، عبدالرحمن بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی عباد بن راشد) حسن سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ سائحون یعنی چلنے والے وہ روزہ دار ہی ہیں۔

۱۳۰۲۴- محمد بن احمد بن محمد المعدل، محمد بن علی بن مخلد، سلیمان بن داؤد، عبدالرحمن بن مہدی، عبید بن القاسم، علاء بن ثعلبہ، ابو الملیح بن اسامہ واثلہ بن الاسقع سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول مجھے ایسے کام کا فتویٰ دیں کہ آپ کے بعد کسی سے اس بارے میں نہ پوچھوں۔[2]

فرمایا کہ اپنے نفس سے فتویٰ لیا کرو اگرچہ آپ کو کوئی فتنہ میں مبتلا شخص فتویٰ دے۔

۱۳۰۲۵- حبیب بن حسن، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، عبدالرحمن بن مہدی، عمر بن ابی زائدہ، ابو اسحق، اسود، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ روزے کی حالت میں بھی میرے چہرے سے نہ رکتے تھے۔

۱۳۰۲۶- (ابوبکر بن عبداللہ بن عمر، عبدالرحمن بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، عمر بن ذر) ذر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر بولنے والے کی زبان کے ساتھ ہے پس بولنے والے کو چاہئے کہ وہ ڈرے اور جو بات کرتا ہے اس میں دیکھے۔[3]

۱۳۰۲۷- الشیخ حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ، محمد بن ابی یعقوب، ہارون بن سلیمان، عبدالرحمن بن مہدی عمر بن ابی وہب، جمیل عجمی، ابو وہب خزاعی حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جس نے اپنی شرم گاہ کو چھوا اسکو چاہئے کہ وضو کرے اور جس نے کپڑے کے پیچھے سے چھوا تو اس پر وضو نہیں ہے۔

۱۳۰۲۸- عبداللہ اصفہانی، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، ابن مہدی، عمر بن محمد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے سالم بن عبداللہ کو سنا جبکہ ایک آدمی نے اس سے پوچھا کہ کیا زنا مقدر میں لکھا جاتا ہے؟ فرمایا کہ ہاں، کہا کہ ہر چیز کو اللہ نے میرے اوپر لکھا ہے؟ فرمایا کہ ہاں، کہا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے میرے اوپر لکھا ہے پھر بھی عذاب مجھے دیگا؟ پس ایک کنکر اٹھایا اور اس پر مارا مجھے مسعی

---

۱- صحیح البخاری ۴/ ۲۵۲. وصحیح مسلم، کتاب الامارة ۹۶.

۲- امالی الشجری ۲/ ۲۲۸. والتاریخ الکبیر للبخاری ۱/ ۱۴۵. وتاریخ ابن عساکر ۳/ ۲۱۲. واتحاف السادة المتقین ۱/ ۱۶۰. وکنز العمال ۲۹۳۳۹.

۳- المصنف لابن ابی شیبة ۱۳/ ۲۳۴، والزهد لابن المبارک ۱۲۵. وتاریخ بغداد ۱۹ ۳۲۹. واتحاف السادة المتقین ۷/ ۴۵۴. والدر المنثور ۲/ ۱۰۵. والجامع الکبیر للسیوطی ۴۸۷۶، ۴۸۷۷.

سے یہ خبر ملی ہے۔

۱۳۰۲۹- داؤد بن عمرو ضبی، عبدالرحمٰن بن مہدی، عمر یا عمرو بن کثیر، عبدالرحمٰن بن کیسان اپنے والد کیسان سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے ابطح کے مقام پر بئر علیا کے پاس حضور ﷺ کو ایک ہی کپڑے میں لپٹے ہوئے ظہر کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔

۱۳۰۳۰- (عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی، ابوحنیفہ محمد بن ہامان، احمد بن سالم، عبدالرحمٰن بن مہدی، عثمان خراسانی، اپنے والد سے اور وہ معاذ بن جبل سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا فرمایا کہ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چودھویں کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر۔[۱]

۱۳۰۳۱- عبداللہ بن جعفر، ہارون بن سلیمان، عبدالرحمٰن بن مہدی، عثمان بن موسیٰ، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عثمانؓ کے قتل کے دن عمرؓ کی تلوار کو گلے میں لٹکایا جو کہ زیورات سے آراستہ تھا، میں نے پوچھا کہ اس کا زیور کتنا تھا۔ فرمایا کہ چار سو کا۔

۱۳۰۳۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن مبارک، یحیٰ بن ابی کثیر، محمد بن ابراہیم، عثمان نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔[۲] جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی وہ ایسا ہے جیسے کہ آدھی رات تک قیام کیا ہو اور جس نے فجر جماعت کے ساتھ پڑھی وہ ایسا ہے کہ ساری رات قیام کرنے والے کی طرح ہے۔

۱۳۰۳۳- عبداللہ اصفہانی ابوہ، محمد بن ابراہیم بن یحیٰ، حسن بن عرفہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن مبارک، یحیٰ بن ابی کثیر، صمصم بن جوش ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے نماز کے اندر اسودین (سانپ اور بچھو) کے قتل کرنے کا حکم دیا ہے۔

۱۳۰۳۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمٰن بن مہدل، عمران بن قطان، قتادہ انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کسریٰ، قیصرہ، دومۃ الجندل اور اکیدر کی جانب خطوط لکھے اور ان کو اللہ کی طرف بلایا۔

۱۳۰۳۵- ابومحمد بن حیان و ابواحمد الغطریفی، ابوخلیفہ، علی بن مدینی، عبدالرحمٰن بن مہدی، عمران قطان، قتادہ انسؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ابن ام مکتوم کو دو مرتبہ مدینہ پر اپنا قائم مقام مقرر کیا۔

۱۳۰۳۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبدالرحمٰن بن مہدی، عزرۃ بن ثابت ثمامۃ بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت انسؓ خوشبو کو ردنہ فرماتے اور ان کا گمان یہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ خوشبو کو ردنہ فرماتے تھے۔

۱۳۰۳۷- ابواحمد غطریفی، عبداللہ بن محمد بن شیرویہ، اسحٰق بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن مہدی، عزرہ بن ثابت ثمامہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت انسؓ برتن میں تین دفعہ سانس لیتے تھے اور ان کا خیال تھا کہ نبی کریم ﷺ برتن میں تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔

۱۳۰۳۸- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوعبید، عبدالرحمٰن بن مہدی، عکرمہ بن عمار، یحیٰ بن ابی کثیر ہلال بن عیاض ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نہ نکلیں دو آدمی قضائے حاجت کے لئے کہ دونوں کی شرمگاہیں کھلی ہوئی ہوں اور آپس میں گفتگو کرتے ہوں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوتے ہیں۔[۳]

---

۱۔ سنن الترمذی ۲۶۸۲. وسنن ابن ماجۃ ۲۲۳. وصحیح ابن حبان ۸۰، واتحاف السادۃ المتقین ۱/۷۹، ۸۱، ۸۳، وکنز العمال ۲۸۷۹۵.

۲۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ۲۶۰، وسنن أبی داؤد، کتاب الصلاۃ باب ۴۸. ومسند الامام أحمد ۱/۵۸، ۶۸.

۳۔ سنن أبی داؤد ۱۵. ومسند الامام احمد ۳/۳۶. والسنن الکبری للبیھقی ۱/۱۰۰. والمستدرک ۱/۱۵۷. وصحیح ابن خزیمۃ ۷۱، ومشکاۃ المصابیح ۳۵۶.

۱۳۰۳۹-ابوبکر عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، عیسیٰ بن میمون مکی راشد بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ طاوس مردے کے لئے مشک کو ناپسند کرتے تھے۔

۱۳۰۴۰-احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، عیسیٰ بن یونس، اعمش، ابراہیم ہمام سے روایت کرتے ہیں کہ مصعد سجدے کے اندر تکیہ لگائے ہوئے سو گئے جب بیدار ہوئے تو فرمایا کہ اے اللہ (۔۔۔) نیند سے آسانی کے ساتھ، اور پھر اپنی نماز کو جاری رکھا۔

۱۳۰۴۱-عیسیٰ بن خالد رحمی، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، عمر، سلیمان بن احمد سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے فضالہ سے زیادہ کوئی ثبت شامیوں میں نہیں دیکھا اور مجھے ان سے کوئی حدیث نہیں بیان کی گئی اور میں ان سے حدیث لینے میں اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرتا ہوں، تو میں نے کہا کہ اے ابوسعید مجھے ان سے کوئی حدیث بیان کرو۔ فرمایا کہ فرج بن فضالہ کی دو حدیثیں لکھو۔

۱۳۰۴۲-عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن عمر، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، فلیح بن سلیمان، ہلال بن علی، عبدالرحمٰن بن عمرۃ ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ جس نے اللہ پر ایمان لایا، نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اس کو جنت میں داخل کردے چاہے اس نے ہجرت کی ہو یا اللہ کے راستے میں یا اسی زمین میں محبوس رہا جس میں پیدا ہوا، صحابہ کرام نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول، کیا لوگوں کو اس کی خبر نہ دیں؟ فرمایا کہ جنت کے سو درجے ہیں اور ہر دو درجہ کا فاصلہ زمین پر آسمان کے فاصلے جتنا ہے چنانچہ جب تم اللہ سے مانگو تو جنت الفردوس مانگا کرو کہ وہ جنت کے بیچوں بیچ میں ہے اس کے اوپر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے اور اسی سے نہر پھوٹتی ہیں۔[1]

۱۳۰۴۳-ابونعیم اصفہانی محمد بن جعفر، جعفر فریابی، قواریری، عبدالرحمٰن بن مہدی، قرۃ بن خالد، ضرغامہ بن علیہ، ابوہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں محلے کے ایک وفد کے ساتھ حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی تو ہم نے قوم کے چہروں پر نظر دوڑائی تو انکو اندھیرے کی وجہ سے نہ پہچان سکے اور روایت کیا ہے فضیل بن عیاض اور فیاض بن اسود طائی سے بھی۔

۱۳۰۴۴-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، عبداللہ بن سعید، یحییٰ بن سعید، عبدالرحمٰن بن مہدی، قرۃ محمد بن سیرین حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ (اذاالسماء انشقت" اور (اقرأ باسم ربک ) میں ابوبکرؓ عمرؓ اور جوان دونوں سے بہتر ہے انہوں نے سجدہ کیا۔ تو ان سے پوچھا گیا کہ آپکی مراد نبی کریم ﷺ ہیں؟ فرمایا کہ تو اور کون مراد ہے؟

۱۳۰۴۵-ابوبکر عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، قرۃ بن خالد ابویزید مکی سے روایت کرتے ہیں کہ ابو ایوب اور مقدادؓ فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے، کہ ہر حال میں جہاد کے لئے نکلیں اور وہ اس آیت کریمہ کی اطاعت کرتے تھے "انفروا خفافاً وثقالاً" (التوبہ:۴۱)

۱۳۰۴۶-احمد بن اسحٰق، ابویحییٰ رازی، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، قیس بن ربیع، رجل، حماد، ابراہیم سے روایت کرتے ہیں اس آدمی کے بارے میں جو قسم کھالے کہ میں گوشت نہ کھاؤں گا اور پھر مچھلی کھائے فرمایا کہ اس پر کچھ بھی نہیں ہے۔

اور عبدالرحمٰن بن قاسم بن فضل حدانی اور کھمس بن حسن سے بھی روایت کی گئی ہے۔

۱۳۰۴۷-علی بن ہارون، احمد بن محمد حرانی، اسحٰق بن اسرائیل، عبدالرحمٰن بن مہدی، ابوہلال راسبی ان کا نام محمد بن سیم ہے، اسحٰق بن عبداللہ

---

[1] صحیح البخاری ۴/۱۹، ۹/۱۰۳. والسنن الکبری للبیہقی ۹/۱۵. وصحیح ابن حبان ۱۸.

بن طلحہ انشاء اللہ جابر بن عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے لئے قادہ بنایا (۔۔۔) اس میں پسے ہوئے گندم کا باریک کھانا تھا۔

۱۳۰۴۸- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوعبید، عبدالرحمٰن بن مہدی، محمد بن مسلم طائفی، ابراہیم بن سیرۃ، مجاہد قیس بن سائب سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جب بوڑھے ہوگئے تو فرمایا کہ بلاشبہ ہر آدمی کی طرف سے رمضان میں نصف صاع کھلایا جاتا ہے اور تم میری طرف سے پورا صاع کھلا دیا کرو، اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ زمانہ جہالت میں میرے شریک تھے تو آپ بہت بہترین شریک تھے نہ جھگڑا کرتے تھے اور نہ جدال کرتے۔

۱۳۰۴۹- ابراہیم بن محمد بن یحیٰی، مکی بن عبدان، عبداللہ بن ہاشم، عبدالرحمٰن بن مہدی، محمد بن عبداللہ کبیری زہری سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ غلام کی دیت انکی قیمت اور آزاد کی دیت انکے قرضے سے ادا کی جائے گی، اور سعید بن مسیب رحمہ اللہ اسی طرح کہا کرتے تھے۔

۱۳۰۵۰- احمد بن اسحٰق، ابویحیٰی رازی، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، محمد بن مروان عجلی، ابن ابی النضرۃ، ابوہ) ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ آیت تلاوت کی (اذا تداینتم بدین الیٰ اجل مسمیً) الی قولہ (فلیؤد الذی اوتمن امانتہ) (البقرۃ: ۲۸۲-۲۸۳) فرمایا کہ اس آیت نے ماقبل کی آیت کو منسوخ کر دیا۔

۱۳۰۵۱- (احمد بن اسحٰق، ابویحیٰی، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی محمد بن جعفر) حماد سے اس غلام کے بارے میں روایت کرتے ہیں جسکو مشرکین قید کرلیں اور ایک مسلمان اسکو خرید کر آزاد کرے تو فرمایا کہ مولیٰ اس کا زیادہ حقدار ہے جبکہ وہ مشتری کو اس کی قیمت دے دے اور میں اس کا آزاد کر دینا جائز نہیں سمجھتا۔

۱۳۰۵۲- احمد، ابویحیٰی، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، محمد بن تمیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حسن سے بازار کی دکانوں کے فروخت کرنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے انکی بیع وشراء اور اجارے کو ناپسند کیا۔

۱۳۰۵۳- احمد، ابویحیٰی، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، محمد بن دینار، یونس حسن سے اس آیت (واشھدوا اذا تبایعتم) کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ اسکو فان امن بعضکم بعضاً نے منسوخ کر دیا ہے۔

۱۳۰۵۴- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوعبید، عبدالرحمٰن بن مہدی، محمد بن طلحہ، داؤد بن سلیمان جعفی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ عمر بن عبدالعزیز نے عبدالحمید بن عبدالرحمٰن کو لکھا کہ تجھ پر سلام ہو۔ بلاشبہ کوفہ والوں کو مصیبت اور سختی پہنچی ہے اور احکام اور خبیث طریقوں میں ظلم پہنچا ہے اور یہ خبیث طریقے ان کے برے اعمال نے ایجاد کئے ہیں بے شک دین کا قوام عدل اور احسان ہے کسی چیز میں تیرے لئے اس سے اہم کوئی چیز نہ ہونی چاہیئے کہ اپنے نفس کو اللہ کی اطاعت میں لگاؤ اس لئے کہ گناہ میں سے کوئی چھوٹا گناہ نہیں ہوتا۔

۱۳۰۵۶- سلیمان بن احمد، راشد، لیث بن ابی رقیہ، عمر بن عبدالعزیز، ابوعبید، عبدالرحمٰن، محمد بن ابی الوضاع، حصین، مجاہد یا سعید بن جبیر (اسی طرح عبدالرحمٰن نے کہا) سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ وہ تختیاں زمرد کی تھیں جب موسیٰ علیہ السلام نے انکو پھینک دیا اور ہدایت باقی رہا۔

۱۳۰۵۷- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، عمرو بن علی، ابومعاویہ، اسماعیل ابوصالح سے روایت کرتے ہیں کہ (الامن اذن لہ الرحمٰن وقال صوابا) ترجمہ: مگر جس کو رحمٰن اجازت دے اور اس نے ٹھیک بات کہی ہو" کہ اس سے مراد" لاالہ الااللہ "ہے فرمایا کہ میں نے اس کا تذکرہ یحیٰی بن سعید سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اسی طرح میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے اور انہوں نے ابومعاویہ سے سنا ہے۔

۱۳۰۵۸- ابومحمد بن حیان، محمد بن یحیٰی، عمرو بن علی، عبدالرحمٰن بن مہدی، محمد بن ابی الدارمی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حسن سے

رات کو بلند آواز سے تلاوت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب تک اس میں ریا نہ ملی ہو تو کوئی حرج نہیں۔

۱۳۰۵۹- محمد بن یعقوب، کتابۃ، عبداللہ بن جعفر اذ نا، روان بن سلیمان، عبدالرحمٰن بن مہدی، محمد بن النضر حارثی۔ ربیع بن خثیم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے تھے کہ فقہ حاصل کرو پھر جدا ہو جاؤ۔

۱۳۰۶۰- ابو محمد بن حیان، محمد بن حسین الحذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، عباس بن ولید، ابن مہدی محمد بن یوسف اصبہانی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے تمہاری یہ زمین دیکھ لی تو مجھے یہ بات خوش نہیں کرتی کہ یہ مجھے دو پیسوں کی ملے، اور فرمایا کہ وہ مکہ کی طرف نکلے اور ان کے پاس ایک دینار اور فرمایا کہ اس کی تھیلی میں صرف ایک چادر اور ایک کپڑا تھا۔

اور عبدالرحمٰن نے روایت کیا ہے محمد بن عقبہ بصری عن مالک بن دینار اور روایت کیا ہے محمد بن ہلال بن ابی ہلال مدنی سے، اور محمد بن ابان بن صالح بن عمیر جعفی کوفی نے۔

۱۳۰۶۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن دینار، ابوہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، موسیٰ بن علی، ابوہ، عبدالعزیز بن مروان، ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ آدمی میں بدترین خصلت گھبرانے والا بخل اور نکالنے والی بزدلی ہے۔[۱]

۱۳۰۶۲- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل ابوہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، انس، زہری حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے دن اس حال میں داخل ہوئے کہ آپ کے سر پر خود تھی، آپ سے کہا گیا کہ ابن خطل کعبے کے کپڑے سے چمٹا ہوا ہے فرمایا کہ اسکو قتل کر دو۔[۲]

عبدالرحمٰن نے کہا کہ میں نے مالک کے سامنے جسکی قرأت کی فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اس دن حالت احرام میں نہ تھے واللہ اعلم۔

۱۳۰۶۳- (علی بن ہارون، جعفر فریابی، احمد بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن مہدی، مالک بن مغول، عاصم بن عمر حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے نبی علیہ السلام سے حائضہ کے ساتھ کھانے پینے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اس کے ساتھ کھاؤ پیو۔[۳]

۱۳۰۶۴- محمد بن محمد بن احمد المقری، محمد بن عبداللہ حضرمی، محمد بن یزید، ح احمد بن اسحٰق، محمود بن احمد بن فرج، اسماعیل بن بشر بن منصور، عبدالرحمٰن بن مہدی، مشمعل بن ایاس، عمرو بن سلیم، رافع بن عمرو مزنی رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ عجوۃ اور صخرۃ دونوں جنت میں سے ہیں۔[۴]

۱۳۰۶۵- ابوبکر بن عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، مستمر بن ریان ابونضرہ ابوسعید سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے پاس ایک ایسی عورت کا تذکرہ کیا جس کے پاس انگوٹھی تھی اور اس کی خوشبودار مشک سے تحسین کردی تھی۔

۱۳۰۶۶- (ابوبکر بن طلحی، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، مقرن بن کرزمۃ، ابوکثیر تحیمی) ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے تین چیزوں کا حکم دیا وتر کے بعد سونے کا، چاشت کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کا اور ہر مہینے

---

۱- سنن ابی داؤد ۲۵۱۱، ومسند الامام احمد ۲/۳۰۲، ۳۲۰، والسنن الکبری للبیہقی ۹/۱۷۰. وصحیح ابن حبان ۸۰۸. والمصنف لابن ابی شیبة ۹/۹۸. ومسند الامام الشہاب ۱۳۳۸. والحاف السادة المتقین ۸/۱۹۴. والترغیب والترھیب ۳/۳۷۹، وکشف الخفا ۲/۷.

۲- فتح الباری ۴/۵۹، ۱۲/۹۹.

۳- سنن الترمذی ۱۳۳، وسنن ابن ماجة ۶۵۱، وسنن الدارمی ۱/۲۴۸، ومسند الامام احمد ۴/۳۴۲، ۵/۲۹۳.

۴- المستدرک ۳/۵۸۸.

میں تین دن روزہ رکھنے کا۔

۱۳۰۶۷- جعفر بن محمد بن عمرو، ابو حصین وداعی، یحیی حمانی، عبدالرحمٰن بن مہدی، مقرن بن کرزمۃ، معاویہ ابن صالح، علاء بن الحارث، حرام بن حکیم، عمہ عبداللہ بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے گھر میں اور مسجد میں نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا، تو آپ نے فرمایا کہ مسجد میں نماز پڑھنے کا معاملہ تو یہ ہے کہ تم دیکھتے ہو کہ میرا گھر مسجد کے کتنا قریب ہے اور مجھے یہ زیادہ پسند ہے کہ میں گھر میں نماز پڑھوں بنسبت مسجد میں نماز پڑھنے کے سوائے فرض نماز کے۔[۱]

۱۳۰۶۸- علی بن ہارون، جعفر فریابی، احمد بن ابراہیم دورقی، عبدالرحمٰن بن مہدی، معاویہ بن صالح، علاء بن حارث، حرام بن حکیم انکے چچا عبداللہ بن سعد سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے حائضہ کے ساتھ مواکلت کے بارے میں دریافت کیا؟ تو آپ نے فرمایا کہ ان کے ساتھ مواکلت کرو۔

۱۳۰۶۹- (ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، معاویہ بن صالح، عمرو بن قیس عبداللہ بن بشر سے روایت کرتے ہیں کہ دو اعرابی نبی علیہ السلام کی خدمت اقدس میں آئے ان میں سے ایک نے کہا کہ لوگوں میں سے بہترین کون ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ جسکی زندگی لمبی ہو اور عمل اچھا ہو، دوسرے نے کہا کہ شرائع اسلام میں سے کونسی (۔۔۔۔) تو آپ نے فرمایا کہ تیری زبان ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہے۔[۲]

۱۳۰۷۰- احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی معاویہ بن عبدالکریم سے روایت کرتے ہیں کہ میں عبدالملک بن یعلی کے ہاں ایک فیصلے میں حاضر تھا کہ وہاں سے ایک جھوٹی گواہی دینے والے کو گزارا گیا اور جس کے لئے اس نے گواہی دی۔ تو لوگوں نے کہا کہ انہوں نے حکم دیا ان کے آدھے سر منڈانے کا اور ان کے چہروں کو سیاہ کر کے گمایا۔

۱۳۰۷۱- حبیب بن الحسن، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، مہدی بن میمون، غیلان بن جریر، عبداللہ بن معبد ابوقتادہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے پیر کے دن کے روزے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ ایسا دن ہے جس میں میں پیدا ہوا ہوں اور اس دن مجھ پر قرآن نازل ہوا۔[۳]

۱۳۰۷۲- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابوہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، مثنیٰ بن سعید، قتادہ، انس نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز سے سو جائے یا غافل ہو جائے تو جب یاد آئے تو پڑھ لے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ "اقـم الصلاۃ لذکری" "ترجمہ: نماز قائم کرو میری یاد کے لئے" اور آپ ﷺ جب جہاد کرتے تھے تو فرماتے کہ اے اللہ تو ہی میرا بازو ہے تو ہی میرا مددگار ہے اور آپ ہی کی مدد سے قتال کرتا ہوں۔[۴]

۱۳۰۷۳- ابواسحٰق بن حمزۃ، عبدان بن احمد، عمرو بن العباس، عبدالرحمٰن بن مہدی، مثنیٰ بن سعید، ابوحمزۃ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں

---

۱۔ مسند الامام أحمد ۴/ ۳۴۲.

۲۔ سنن الترمذی ۳۳۲۹، ۳۳۳۰. ومسند الامام أحمد ۴/ ۱۸۸. ۵/ ۴۰، ۴۳، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، وسنن الدارمی ۲/ ۳۰۸، والمستدرک ۱/ ۳۳۹. والسنن الکبری للبیهقی ۳/ ۳۷۱، والمعجم الکبیر للطبرانی ۲/ ۲۰، والمصنف لابن أبی شیبة ۱۳/ ۲۵۴، ۲۵۶، والترغیب والترهیب ۴/ ۲۵۴، وأمالی الشجری ۱/ ۲۵۵.

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام باب ۳۶، ومسند الامام أحمد ۵/ ۲۹۷.

۴۔ مسند الامام أحمد ۳/ ۱۸۴، وصحیح ابن حبان، ۱۶۶۱، والمصنف لابن أبی شیبة ۱۰/ ۳۵۱، ۱۲/ ۴۶۳، واتحاف السادة المتقین ۵/ ۱۰۵

فرمایا کہ جب ابوذرؓ کو نبی کریم ﷺ کے مبعوث ہونے کی خبر پہنچی تو اس نے کہا (اپنے بھائی سے) کہ اس وادی کی طرف سوار ہو کر جاؤ اور اس آدمی کے بارے میں معلومات حاصل کر لو جس کو آسمان سے وحی آئی ہے اور اس کے قول کو سنو پھر میرے پاس آ جاؤ چنانچہ وہ مکہ آئے اور پھر ابوذرؓ کے اسلام کا پورا واقعہ طوالت سے ذکر کیا۔

۱۳۰۷۴- ابوبکر بن قدید، ابوعلی محمد بن حسن مقری صواف، حفص بن عمرو ربانی، عبدالرحمٰن مفضل بن یونس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ لوگوں نے ربیع بن خثیم کے سامنے ایک آدمی کا تذکرہ کیا تو فرمایا کہ میں اپنے نفس سے راضی نہیں ہوں کہ اس کے ذمہ سے دوسرے کے ذمہ کے لئے فارغ ہو جاؤں، بلاشبہ لوگ دوسروں کے گناہوں پر اللہ سے ڈرتے ہیں اور اپنے گناہوں پر اللہ سے مطمئن ہیں۔

۱۳۰۷۵- (احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلم، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، مفضل بن فضالۃ) ابوعاصم تمیمی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ہم ابن ذبیان کے زمانے میں حریر کے ٹکڑے چالیس درہم پر خریدتے تھے اور پھر ساٹھ درہم پر عطاء کو فروخت کرتے تھے تو میں نے ابن عمر سے پوچھا "سرق" کے بارے میں تو میں نے حریر کہا تو انہوں نے فرمایا کہ حریر کے ٹکڑے کیوں نہیں کہتے ہو؟ میں نے کہا کہ ہم چالیس کے خریدتے ہیں اور عطاء کے ہاتھ ساٹھ کے فروخت کرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ جب تم نے اسکو خرید کر قبضہ کر لیا تو اب جس طرح چاہو فروخت کرو سستا ہو یا مہنگا۔

۱۳۰۷۶- احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی مفضل بن لاحق سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے محمد بن سیرین سے کہا کہ میں ایک آدمی سے دینار خرید کر وزن کرتا ہوں پھر قبضہ کر کے فروخت کرتا ہوں فرمایا کہ لوگوں میں سے کچھ لوگ صرف سے بھی قبیح کام کرتے ہیں۔

۱۳۰۷۷- حسن بن محمد بن کیسان، موسیٰ بن ہارون، عباس بن ولید نرسی، عبدالرحمٰن بن مہدی، منصور بن سعد عثمان بن عروۃ، ابوہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں کہ میں نے آخر میں جو رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ یہود پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے نبیوں کے قبروں کو سجدہ گاہ بنایا۔[1]

۱۳۰۷۸- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، یحییٰ بن معین ح ابراہیم بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، عباس بن عبدالعظیم عبدالرحمٰن بن مہدی، منصور بن سعید، بدیل، عبداللہ بن شقیق میسرہؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول آپ کب سے نبی تھے؟ فرمایا کہ جب آدم علیہ السلام روح اور جسد کے درمیان تھے۔[2]

۱۳۰۷۹- عبداللہ بن احمد بن الفضل، عباس بن الفضل بن شاذان، عبدالرحمٰن بن عمر رستہ، عبدالرحمٰن بن مہدی منصور بن سعد عمار مولیٰ بنی ہاشم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہؓ سے تقدیر کے متعلق سوال کیا تو فرمایا کہ سورہ فتح کے آخر میں اسکو ڈھونڈھو "محمد رسول اللہ والذین معہ (الفتح ۲۹) الی آخرھا۔ عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ انکو پیدائش سے پہلے مبعوث کیا۔

۱۳۰۸۰- زیاد بن محمد بن فی جماعۃ، حسن بن محمد، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، معاذ بن علاء، ابوہ عن جدہ) علی بن ابی طالبؓ سے

---

[1] السنن النسائی، کتاب الجنائز باب ۱۰۵۔ ومسند الامام احمد ۲/۳۶۶، ۵/۱۸۴، ۱۸۶، والمستدرک ۴/۱۹۴، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱/۱۲۷، ۱۳۱، ۵/۱۶۶۔ والصغیر ۱/۳۴، مجمع الزوائد ۲/۲۷، ۲۸۔

[2] المستدرک ۲/۶۰۹، والمصنف لابن أبی شیبۃ ۱۴/۲۹۲، وطبقات ابن سعد ۱/۹۵، ۷/۴۱، والدر المنثرۃ ۱۲۶ وکشف الخفا ۲/۱۹۱۔

روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں جب سے کوفہ میں داخل ہوا ہوں مجھے اس شیشے کے علاوہ اور کچھ نہیں پہنچا اور وہ مجھے ایک دہقان نے ہدیہ کیا ہے

اور روایت کیا ہے عبدالرحمٰن نے معاذ عنبری اور معاذ بن بصری سے۔

۱۳۰۸۱- احمد بن اسحٰق، ابو یحییٰ رازی، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، منذر بن ثعلبہ، عبداللہ بن یزید، یزید سے روایت کرتے ہیں حضرت عمرؓ ہمیں حکم دیتے تھے کہ اپنے نعلین کو بائیں جانب لٹکائیں اور ننگے پاؤں چلیں اور میرے والد اپنے نعل کو لٹکاتے اور ایک بستی سے دوسری بستی میں ننگے پاؤں چلتے تھے۔

۱۳۰۸۲- عیسیٰ بن حامد بن عیسیٰ الرخجی، ہیثم بن خلف وردی، احمد بن ابراہیم دورقی، عبدالرحمٰن طفاوی حماد بن زید ایوب سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ کوئی آدمی حسن اور ابن سیرین کے پاس بیٹھتا تھا لیکن انکی ہیبت کی وجہ سے ان سے پوچھتا نہیں تھا۔

۱۳۰۸۳- عبداللہ بن احمد بن فضل، عباس بن فضیل بن شاذان، عبدالرحمٰن بن عمر رستہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، منکدر بن محمد بن منکدر (ابوہ) حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضور ﷺ نے ان سے ایک اونٹ خریدا اور فرمایا کہ اے بلال جاؤ اور ان کا حق دے دو چنانچہ اس نے مجھے میرے حق سے بھی زیادہ دیا۔ چنانچہ میں نبی علیہ السلام کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا کہ اپنا اونٹ لے لو۔ پس اس نے مجھے دیکھا کہ میں نے اس کو ناپسند کیا تو فرمایا کہ اپنا اونٹ لے لو اور قیمت بھی لے لو۔

۱۳۰۸۴- احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد، رستہ، عبدالرحمٰن بن مہدی معمر بن قیس سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے حسن سے اپنے بھائی کے متعلق پوچھا جو انتقال کر گیا اور اس کے ذمہ روزہ اور اعتکاف باقی تھا تو فرمایا کہ تو روزہ رکھ لے اور اعتکاف کرلے کیونکہ جو بھی خیر کے کام تم اپنے مردوں کے ایصال ثواب کے لئے کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کا ثواب ان کو پہنچا دیتا ہے اور تمہارے ثواب سے بھی کچھ کم نہ ہوگا۔

۱۳۰۸۵- احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن بن محمد، رستہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، مسلم بن عقیل، عقیل سے روایت کرتے ہیں کہ، ہم مسجد حرام کے قریب ابن عمرؓ کے پاس موجود تھے کہ محارب کی ایک عورت نے ان سے سوال کیا کہ اس کے والد نے اللہ کے راستے میں ایک اونٹ صدقہ کرنے کی وصیت کی ہے تو ابن عمرؓ نے فرمایا کہ اللہ کے بہت سارے راستے ہیں، حج بیت اللہ، اللہ کے راستے میں سے ہے صلہ رحمی کرنا اللہ کے راستوں میں سے ہے۔ اور اللہ کے راستوں میں سے مسلمانوں کی ایسی جماعت بھی ہے جو کفار کی قوم کے ساتھ جہاد کرتے ہیں اور ان کے پاس سواری نہیں ہے۔

۱۳۰۸۶- احمد بن اسحٰق، عبدالرحمٰن رستہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، معتمر سلم بن ابی الذیال سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے ابن سیرین سے ایک ایسے آدمی کے بارے میں دریافت کیا جس نے کسی دوسرے آدمی کو کچھ مال مضاربت کے لئے دیا تھا کیا اس سے سرمایہ کاری کرسکتا ہے؟ فرمایا کہ میں اس میں کوئی حرج نہیں جانتا۔

۱۳۰۸۷- الحسین بن محمد، ابو محمد بن ابی حاتم، احمد بن سنان، عبدالرحمٰن بن مہدی، مروان بن عبدالواحد موسیٰ بن ابی درام، وہب ابن منبہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ بنو سہم کے دروازے کے پاس ایک قوم مخاصمت کر رہی تھی میرے خیال میں تقدیر کے بارے میں فرمایا کہ وہ ان کی طرف اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنی لاٹھی عکرمہ کو دیدی اور اپنا ایک ہاتھ عکرمہ پر اور دوسرا ہاتھ طاؤس پر رکھا جب ان تک پہنچ گئے تو انہوں نے اس کے لئے جگہ کشادہ کردی، پھر حدیث کو طوالت سے بیان کیا۔

۱۳۰۸۸- ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن احمد بن اسید، حمید، ربیع بن خراز، احمد بن محمد بن حنبل، علی بن عبداللہ مدینی، عبدالرحمٰن بن مہدی، معاذ، شعبہ، ابوبکر بن ابی حفص ابوسلمۃ بن عبدالرحمٰن سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ آپ ﷺ کی ازواج مطہرات اپنے بالوں کو ادنیٰ وفرۃ

کی طرح لیتی تھیں۔

اور محمد بن ابی عتاب اعین نے حمید سے اسی طرح روایت کیا ہے اور جن سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے روایت کی ہے ان میں سے ومعن بن عبدالرحمٰن بن مسعود، منشور بن ابی الاسود، معلّی بن خالد دارمی، مستورد بن عباد اور مزروع بن موسیٰ ہیں۔

۱۳۰۸۹-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، نافع، ابن عمر، ابن ابی ملیکہ طلحہ بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث روایت نہیں کرتا ہوں سوائے اس کے کہ میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عمرو بن العاص قریش کے نیک لوگوں میں سے ہیں۔[1]

۱۳۰۹۰-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبدالرحمٰن بن مہدی، نافع، ابن عمر، ابن ابی ملیکۃ) عبید بن عمیر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے فرمایا کہ اے میرے بیٹے اپنی آنکھوں سے دیکھ کر مجالس کو اختیار کرو۔ جب تم کوئی مجلس دیکھو کہ جس میں اللہ کو یاد کیا جاتا ہو تم ان کے ساتھ بیٹھو اس لئے کہ اگر تم عالم ہو تو علم تجھے نفع دیگا، اور اگر تم کند ذھن ہو تو وہ تمہیں علم دیں گے اور اگر اللہ ان پر رحمت نازل کرے گا تو تجھے بھی حصہ ملے گا، اور اے بیٹے دور رہو اور ایسی مجلس میں نہ بیٹھو جس میں اللہ کا ذکر نہ کیا جاتا ہو اس لئے کہ اگر تم عالم ہو تو تیرا علم تجھے کوئی نفع نہیں دے گا، اور اگر تم کند ذھن ہو تو وہ تیرے کند ذہنی میں اضافہ کریں گے اور اگر اللہ تعالیٰ کا غضب اس کے بعد نازل ہوگا تو تمہیں بھی پہنچے گا اور ہرگز رشک نہ کرنا ایسے آدمی پر جو کشادہ بازوؤں والا ہو اور مسلمانوں کا خون بہاتا ہو اس لئے کہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک ایسا قاتل ہے جو مرتا نہیں ہے۔

۱۳۰۹۲-ابومحمد بن حیان، عباس بن محمد، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی ابومعشر جس کا نام نجیح ہے، نافع ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں بدر کے دن نبی کریم ﷺ پر پیش ہوا جبکہ میری عمر تیرہ سال تھی تو آپ نے مجھے قبول نہ کیا۔ اور احد کے دن پیش ہوا جبکہ میں چودہ سال کا تھا تو قبول نہ ہوا پھر خندق کے دن پیش ہوا جبکہ میری عمر پندرہ سال تھی تو قبول ہوا۔

ابومعشر نے کہا کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا کہ یہ لوگوں میں سے ایک ہیں اور آپ ﷺ کسی کے لئے جہاد فرض نہ کرتے جب تک کہ پندرہ سال تک نہ پہنچے۔

۱۳۰۹۳-ابراہیم بن عبداللہ، مکی بن عبدان، عبداللہ بن ہاشم، عبدالرحمٰن بن مہدی، ابوعوانہ، اعمش زبید، ابوالاحوص) عبداللہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ اچانک مرجانا مؤمن کے لئے آسانی ہے اور کافر کے لئے افسوس ہے۔

۱۳۰۹۴-عبداللہ بن محمد، عباس بن محمد، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن، ابوعوانہ، اعمش مجاہد، ابی عمر نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جو اللہ کے نام کے ساتھ آپ سے پناہ مانگے تو انہیں پناہ دو۔ اور جو اللہ کے نام سے سوال کرے تو انہیں عطا کردو۔ اور جو تمہارے ساتھ اچھائی کرے تو اس کا بدلہ دو اگر بدلہ نہ دے سکو تو اسکی تعریف کرو یہاں تک کہ وہ جان لے کہ تم نے بدلہ دے دیا ہے۔[2]

۱۳۰۹۵-ابوبکر بن عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن، ابوعوانہ، اعمش منھال بن عمرو، زاذان حضرت براءؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک انصاری آدمی کے جنازے میں نکلے تو ہم قبر تک پہنچ گئے۔ اور حدیث کو طوالت کے ساتھ بیان کیا۔

---

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱/۴۷، ۱۸/۵، ومجمع الزوائد ۹/۳۵۴، وطبقات ابن سعد ۷/۱۹۲، وکنز العمال ۳۷۴۳۵. والاحادیث الصحیحۃ ۶۵۳.

۲۔ سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ باب ۳۹، والادب باب ۱۱۸، وسنن النسائی ۵/۸۲. ومسند الامام احمد ۱/۲۵۰، ۲/۶۸، ۱۲۷. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۳۹۷، ۴۱۸، والادب المفرد ۲۱۶.

۱۳۰۹۶-عبداللہ بن محمد، عباس بن محمد، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن، ابوعوانہ، منصور بن زاذان، ولید ابوبشر، ابوصدیق ابوسعیدؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ظہر کی پہلے دو رکعتوں میں تیس آیات کے بقدر تلاوت فرماتے اور آخری دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں ابوعوانہ کا نام "وضاع" ہے اور وہ یزید بن عطاء کے مولیٰ ہیں۔

۱۳۰۹۷-محمد بن حیان، عباس بن مجاشع، محمد، عبدالرحمٰن، ورقاء، یزید بن ابی زیاد، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک غزوے میں شریک تھے تو ہماری دشمن سے مڈبھیڑ ہوئی اور مسلمان پیچھے ہٹنے لگے اور ہم شکست کھانے والوں میں سے تھے، تو ہم نے کہا کہ ہم نے تو پیٹھ پھیر دیا۔ پس ہم مدینہ پہنچے اور کہا کہ زیادہ ہو کر نکلیں گے، چنانچہ ہم نے کہا کہ اچھا ہوگا کہ نبی کریم ﷺ سے ملیں کہ اگر ہماری توبہ قبول ہوتی ہو تو توبہ کر لیں چنانچہ ہم فجر کی نماز میں آپ کے پاس آئے اور کہا کہ ہم تو بھاگنے والے ہیں فرمایا کہ نہیں بلکہ تم پینترا بدل کر حملہ کرنے والے ہو۔ فرمایا کہ اسطرح کہا اور اس طرح کہا تو انہوں نے آپ کو پوری خبر بتادی اور آپ نے فرمایا کہ ہم مسلمانوں کی جماعت ہیں۔[1]

۱۳۰۹۸-ابومحمد بن حیان، ابوجعفر اخزم، عبداللہ بن عمر، عبدالرحمٰن، ابوحرہ، سلیمان دمشقی، ابن عباسؓ کی روایت ہے فرمایا: شیطان کہتا ہے: ایک عالم مجھ پر ہزار عابدوں سے بھاری ہے۔ عابد اللہ کی عبادت اکیلے کرتا ہے جبکہ عالم لوگوں کو علم پڑھاتا ہے حتیٰ کہ سب عالم ہو جاتے ہیں۔

ابوحرہ کا اصل نام واصل بن عبدالرحمٰن ہے۔

۱۳۰۹۹-ابوعلی محمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمٰن بن مہدی، وہیب، ابوواقد لیثی کی سند سے مروی ہے عامر بن سعد حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ڈھال کے برابر قیمت میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔[2]

۱۳۱۰۰-ابوبکر بن عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن، وکیع، عطاء بن سعید کی سند سے مروی ہے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ جنازے کو آہستہ سے سلام کیا کرتے تھے۔

یہی روایت حضرت شعبہ کے شاگرد ولید بن خالد ہروی سے بھی منقول ہے۔

۱۳۱۰۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمٰن بن مہدی، ہشام، ابوعاصم کے سلسلہ سند سے حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پانی پیتے وقت سانس لیتے تھے اور ارشاد فرماتے یوں پانی پینا خوشگوار و مزیدار اور زیادہ شفاء بخش ہوتا ہے۔[3]

۱۳۱۰۲-ابونعیم اصفہانی، ابواحمد محمد بن احمد، حسن بن سفیان، محمد بن مثنیٰ، عبدالرحمٰن بن مہدی، ہشام، قتادہ کے سلسلہ سند سے حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں رکوع کے بعد ایک مہینہ قنوت نازلہ پڑھی ہے چنانچہ عرب کے قبیلوں میں سے ایک قبیلے کے لئے بددعا کرتے تھے۔ اور پھر (ایک مہینہ کے بعد) چھوڑ دی۔

۱۳۱۰۳-عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، ہشام بن ابی عبداللہ، قتادہ، سالم بن ابی جعد، معدان بن ابی

---

۱۔ سنن ابی داؤد، کتاب الجهاد باب ۱۰۵، وسنن الترمذی ۱۷۱۶. ومسند الامام احمد ۲/ ۱۱۱. والسنن الکبری للبیهقی ۹/ ۷۸، وفتح الباری ۱/ ۵۲. ومشکاة المصابیح ۳۹۵۸.

۲۔ مسند الامام احمد ۱/ ۱۶۹. وفتح الباری ۱۲/ ۱۰۱. والکنی للدولابی وکشف الخفا ۱/ ۳۵۳.

۳۔ سنن ابی داؤد ۳۷۲۷. ومسند الامام احمد ۳/ ۱۸۵. والسنن الکبری للبیهقی ۷/ ۲۸۴، ۷/ ۲۸۴. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲/ ۳۵، وکشف الخفا ۱/ ۱۳۴

طلحہ، کے سلسلۂ سند سے حضرت ثوبانؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی جنازے کے پیچھے چلا اور پھر اس پر نماز جنازہ پڑھی تو اس کے لئے ایک قیراط (کے برابر) ثواب ہے اور جو آدمی (نماز جنازہ میں بھی حاضر رہا) اسکو دفنانے میں بھی موجود رہا اس کے لئے دو قیراط (کے برابر) ثواب ہے، صحابۂ کرامؓ نے پوچھا: یا رسول اللہ! دو قیراط کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: ان میں سے جو چھوٹا ہے وہ احد پہاڑ کے برابر ہے۔[۱]

۱۳۱۰۴- ابوبکر، محمد بن سہل، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن، ہشام، قتادہ، حسن، قیس بن عباد کی روایت ہے کہ نبی ﷺ کے صحابۂ کرامؓ تین مقامات پر منہ سے آواز نکالنا مکروہ سمجھتے تھے۔ (۱) جنگ کے وقت، (۲) جنازے کے وقت، (۳) اور ذکر کرتے وقت۔

۱۳۱۰۵- ابومحمد بن حیان، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، ہشام بن سعد، زید بن اسلم، اسلم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابن عمرؓ کے ساتھ عبداللہ بن مطیع کے پاس گیا، وہ کہنے لگے: ابوعبدالرحمٰن خوش آمدید ابن مطیع نے خادموں کو حکم دیا کہ اس کے لئے تکیہ لاؤ، ابن عمرؓ نے کہا: میں تمہارے پاس بیٹھنے کے لئے نہیں آیا ہوں لیکن میں تمہیں ایک حدیث سنانا چاہتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن رکھی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا (یعنی جماعت سے اختلاف کیا) قیامت کے دن آئے گا اس کے پاس کوئی حجت نہیں ہوگی اور جس نے جماعت سے علیحدگی اختیار کی وہ جاہلیت کی موت مرا۔[۲]

۱۳۱۰۶- ابوبکر عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، ہشام بن سعد، حاتم، ابونضر، عبادہ بن نسیؒ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: نئے کپڑا بہترین کفن ہے اور سینگوں والا مینڈھا بہترین قربانی ہے۔[۳]

۱۳۱۰۷- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوعبید، عبدالرحمٰن بن مہدی، ہشام بن سعد، زید بن اسلم، اسلم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا: اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو میں لوگوں کے آخری آدمی کو انکے اول سے ملا دوں گا تا کہ ایک چیز بن جائیں۔

۱۳۱۰۸- احمد بن محمد بن یوسف، قاضی یوسف، محمد بن ابی بکر، عبدالرحمٰن بن مہدی، ہشیم، داؤد بن عمر، عبداللہ بن ابی زکریا کے سلسلۂ سند سے حضرت ابودرداءؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ قیامت کے دن تمہیں اپنے ناموں اور اپنے آباء کے ناموں سے پکارا جائے گا لہذا اپنے اچھے اچھے نام رکھا کرو۔[۴]

۱۳۱۰۹- احمد بن عبداللہ، محمود بن محمد، ہشیم، ابوزبیر، جابرؓ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔[۵]

---

۱۔ صحیح البخاری ۲/۱۱۰، وصحیح مسلم، کتاب الجنائز ۵۵. ومسند الامام أحمد ۲/۲، ۳/۴۵۸، ۵/۲۷۶.

۲۔ مسند الامام أحمد ۲/۸۳، ۹۳، ۱۲۳، ۱۳۳، والتمھید ۳/۲۵۰، وکنز العمال ۱۴۸۲۵، ۱۴۸۶۶، وشرح السنة ۱۰/۸۱.

۳۔ سنن أبی داؤد ۳۱۵۶، وسنن الترمذی ۱۵۱۷. وسنن ابن ماجة ۱۴۷۳. ۳۱۳۰. والسنن الکبری للبیهقی ۳/۴۰۳. ۹/۲۷۳، ومشکاة المصابیح ۱۶۴۱. ۱۶۴۲. والترغیب والترهیب ۲/۱۵۵.

۴۔ سنن أبی داؤد ۴۹۴۸، ومسند الامام أحمد ۵/۱۹۴، وسنن الدارمی ۲/۲۹۴، وصحیح ابن حبان ۱۹۴۴، وفتح الباری ۱۰/۵۷۷، واتحاف السادة المتقین ۷/۵۷۷.

۵۔ صحیح البخاری ۱/۳۸، ۲/۱۰۲، ۴/۲۰۷، ۸/۵۴. وصحیح مسلم، المقدمة ۳، ۴، وفتح الباری ۱۰/۵۷۸.

۱۳۱۱۰- ابوبکر بن عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، ھیثم بن بشیر، حصین، ابو مالکؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مقتولین احد کی نو نو آدمیوں کی ٹولیاں بنا کر ان پر نماز پڑھی اور ہر بار دسویں حضرت حمزہؓ ہوتے جب نماز پڑھ لی جاتی نو (۹) کو اٹھا لیا جاتا اور حمزہؓ ادھر ہی رکھے رہتے حتی کہ حضرت حمزہؓ پر نو مرتبہ یا سات مرتبہ نماز پڑھی گئی۔

۱۳۱۱۱- سند مذکورہ بالا عبدالرحمٰن بن مہدی، ہیثم، مجالد، عبیداللہ بن مسلم کے سلسلۂ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ سال مہینے کے برابر نہ ہو جائے مہینہ ہفتہ کے برابر نہ ہو جائے ہفتہ دن کے برابر نہ ہو جائے دن گھنٹے کے برابر نہ ہو جائے اور گھنٹہ حریق السعفہ (چنگاری کے اڑنے کے بقدر) ہو جائے۔[1]

۱۳۱۱۲- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن مثنیٰ، عبدالرحمٰن بن مہدی، ہمام قتادہ، ابو میمونہ کے سلسلۂ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بلاشبہ جب میں آپ کو دیکھتا ہوں میرا دل باغ باغ ہو جاتا ہے اور میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں لہذا مجھے ہر چیز سے آگاہ کر دیجئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر چیز پانی سے پیدا کی گئی میں نے عرض کیا: مجھے ایک ایسے عمل کے بارے میں بتایئے جسے میں کر کے جنت میں داخل ہو جاؤں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کلام پاکیزہ کرو، سلام پھیلاؤ، صلہ رحمی کرو۔ راتوں کو جب لوگ سو رہے ہوں تم اللہ کے حضور کھڑے نماز پڑھ رہے ہو پھر سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ۔[2]

۱۳۱۱۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمٰن بن مہدی بہز و قتادہ کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے والد سے کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قرآن پڑھ کر سناؤں والد بولے: کیا آپ کے سامنے اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام لیا ہے۔

۱۳۱۱۴- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عباس بن محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، ہمام، قتادہ کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ، حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کی حدیث روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ مومن جو قرآن مجید پڑھتا ہو اسکی مثال اس پھل کی طرح ہے جسکا ذائقہ اچھا ہو لیکن خوشبو اسکی نہ ہو اور وہ فاجر جو قرآن مجید نہ پڑھتا ہو اس کی مثال اندرائن جیسی ہے جسکا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اور بو بھی نہیں ہوتی۔[3]

۱۳۱۱۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمٰن بن مہدی، ہمام، قتادہ، خلید قصری، ابو درداءؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بھی سورج طلوع ہوا اس کے کنارے پر دو فرشتے کھڑے ہو کر آواز لگاتے ہیں جو مال قلیل ہو اور کفایت کرتا ہو وہ اس مال سے بدرجہا بہتر ہے جو کثیر ہو اور غفلت میں ڈالنے والا ہو۔[4]

۱۳۱۱۶- احمد بن علی بن عبداللہ جزار کوفی، عبداللہ بن محمد بن سوار، علی بن حسان عطار، عبدالرحمٰن بن مہدی، ہانی بن ایوب طاؤس کے سلسلۂ سند سے حضرت جابر بن عبداللہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حج و عمرہ کے لئے ایک ہی طواف کیا ہے۔

۱۳۱۱۷- احمد بن اسحٰق، ابو یحییٰ رازی، رستہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، ہیثم بن رافع کہتے ہیں ایک آدمی نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے

---

۱۔ فتح الباری ۱۱/۳۵۰، ۱۳/۱۷، والکامل لابن عدی ۷/۲۵۹۷.

۲۔ المستدرک ۴/۱۶۰، وصحیح ابن حبان ۶۴۲، ومجمع الزوائد ۵/۱۶۔ والدر المنثور ۱/۲۲۴، ۴/۶۵، ۳۱۷، وکنز العمال ۱۵۱۱۹.

۳۔ صحیح البخاری ۶/۲۳۵، ۷/۹۹، ۹/۱۹۸، وصحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین ۲۴۳، فتح الباری ۹/۲۰، ۵۵۵.

۴۔ مسند الامام احمد ۵/۱۹۷، والمستدرک ۲/۴۴۵، ومجمع الزوائد ۳/۱۲۲، ۱۰/۲۵۵، والترغیب والترهیب ۲/۴۹، وصحیح ابن حبان ۸۱۴، ۲۴۷۶.

سوال کیا میں وہاں حاضر تھا کہ میں نے ایک نذر مانی ہے (جو پوری نہیں کرسکا) حسن رحمہ اللہ نے کہا: کیا تم نے کسی چیز کا نام بھی لیا ہے؟ آدمی نے نفی میں جواب دیا: حضرت حسن رحمہ اللہ بولے: دس مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔

۱۳۱۱۸- احمد بن اسحٰق، ابو یحییٰ، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، ھشام بن اسماعیل، ابن اسلم، زید بن عبدالرحمٰن بن سلمانی، کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا: جب کوئی بندہ مؤمن اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہید ہوتا ہے جونہی اس کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرتا ہے اسکے سارے گناہ معاف ہوجاتے ہیں جنت سے اس کی طرف ایک بریطہ (عمدہ قسم کا صندوق) بھیجا جاتا ہے جس میں اسکی جان قبض کر کے لائی جاتی ہے۔ جنت سے ایک جسد اسکی طرف بھیجا جاتا ہے جس میں اس کی روح لائی جاتی ہے پھر وہ فرشتوں کے ساتھ آسمان کی طرف چڑھ جاتا ہے یوں لگتا ہے کہ گویا کہ پیدائش کے وقت سے فرشتے اس کے ساتھ لگے ہوئے ہیں حتی کہ وہ آسمان میں آجاتا ہے۔ (الحدیث)

۱۳۱۱۹- احمد بن اسحٰق، ابو یحییٰ، رستہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، ہذیل بن بلال سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے پوچھا: میرے پاس ایک بکاؤ غلام ہے خوارج مجھے اسکی قیمت میں سو درہم زیادہ دے رہے ہیں، ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا تم اسے یہود ونصاریٰ کے ہاتھوں بھی بیچ دو گے؟ (یعنی خوارج کو بیچنے سے منع فرمایا)

۱۳۱۲۰- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، یزید بن عطاء، سماک بن حرب، عبدالرحمٰن کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ انشاء اللہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سود کھانے والے کھلانے والے اسکے گواہ اور اسکے کاتب پر لعنت کرے۔[1]

۱۳۱۲۱- ابوبکر بن عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، یزید بن عطاء، مطرف، شعبی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حمزہؓ اور ان کے دیگر (شہید ہونے والے) ساتھیوں پر اُحد کے دن نماز پڑھی ہے۔

۱۳۱۲۲- احمد بن اسحٰق، ابو یحییٰ رازی، عبدالرحمٰن بن مہدی، یزید، عطاء، سماک بن حرب، محمد بن بشر سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت ابن عباسؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے منت مان رکھی ہے کہ اگر میرا دشمن میرے ہاتھ سے نکل بھاگا تو میں اپنے آپ کو ذبح کردوں گا۔ ابن عباسؓ نے فرمایا جاؤ اور مسروق رحمہ اللہ سے پوچھو۔ چنانچہ اس آدمی نے مسروق رحمہ اللہ سے یہی سوال پوچھا، انہوں نے جواب دیا: تم اپنے آپ کو ذبح مت کرو چونکہ اگر تم مؤمن ہو تو مؤمن کو قتل کرو گے اور اگر تم کافر ہو تو جہنم کی آگ کی طرف جلد بازی کرنے والے ہوگے، لہٰذا ایک مینڈھا خرید و اور اسے ذبح کرلو، چونکہ اسحٰق علیہ السلام کے فدیے میں مینڈھا ہی ذبح کیا گیا تھا بلاشبہ وہ تم سے بہتر تھے، وہ آدمی جواب سن کر حضرت ابن عباسؓ کے پاس آیا اور انھیں خبر دی، چنانچہ انہوں نے کہا: میں بھی تمہیں اسی طرح فتویٰ دینا چاہتا تھا واضح رہے کہ ذبیح اللہ کون تھے اسماعیل علیہ السلام یا اسحٰق علیہ السلام مفسرین کا اس میں اختلاف ہوا ہے، جمہور امت کے نزدیک ذبیح اللہ اسماعیل علیہ السلام تھے جبکہ بنی اسرائیل اور ایک دو دوسرے حضرات مسلمین کا قول ہے کہ ذبیح اللہ اسحٰق علیہ السلام تھے بہر حال تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو معارف القرآن۔ سورت صافات آیت ۱۰۲، ۱۰۳ نیز تفسیر ابن کثیر)

۱۳۱۲۳- ابو محمد بن حیان، عباس بن محمد، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، یزید بن ابراہیم، یحییٰ بن ابی کثیر، ابونضرہ کے سلسلۂ سند سے ابوسعید خدریؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: (تم لوگ) صبح سے پہلے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔[2]

[1] مسند الامام أحمد ۱/۳۹۳، ۴۰۲، والمعجم الکبیر للطبرانی ۲/۱۸۴، واتحاف السادۃ المتقین ۶/۱۵۱. وفتح الباری ۱۳/۴۱.

[2] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین ۱۶۱، وسنن النسائی ۳/۲۳۱. وسنن الترمذی ۴۶۹، ومسند الامام أحمد ۳/۳۵، ۷۱، والمستدرک ۱/۳۰۲، وصحیح ابن خزیمۃ ۱۰۸۹، وکنز العمال ۱۹۵۱۲.

۱۳۱۲۴-احمد بن اسحاق، ابویحییٰ، عبدالرحمٰن، عبدالرحمٰن بن مہدی، یزید بن ابراہیم، قتادہ عبداللہ بن شقیق کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوذرؓ سے عرض کیا: کاش اگر میں نبی ﷺ کو دیکھتا تو میں ان سے ضرور ایک سوال کرتا، ابوذرؓ نے کہا: تم آپ ﷺ سے کیا سوال کرتے؟ کہا: میں سوال کرتا کہ کیا آپ نے اپنے رب تعالیٰ کو دیکھا ہے؟ ابوذرؓ نے کہا: میں نے آپ ﷺ سے یہ سوال پوچھا تھا اور آپ ﷺ نے جواب دیا: ایک نور ہے جسے میں نے دیکھا ہے۔

۱۳۱۲۵-ابومحمد بن حیان، عباس بن محمد، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، یزید بن زریع، علی بن حکم، نافع کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (مال لے کر) نر کو دوانے سے منع فرمایا ہے۔[1]

۱۳۱۲۶-احمد بن اسحاق، ابویحییٰ، عبدالرحمٰن بن مہدی، یزید بن ابی صالح کہتے ہیں کہ حضرت انسؓ مالکؓ سے ناپختہ کھجور اور چھوہارے کی نبیذ کے متعلق پوچھا گیا انہوں نے فرمایا: جس دن شراب پر حرمت کا حکم لگایا اس دن ہم نے شراب کے ساتھ ان دونوں کی نبیذ کو بھی بہا دیا تھا۔

۱۳۱۲۷-مخلد بن جعفر، احمد بن محمد حنبل بن جعد، نوح بن حبیب، عبدالرحمٰن بن مہدی، یحییٰ بن سعید، سفیان، اعمش، ابووائل کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن شرجیلؒ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نے خواب میں کچھ باغات میں بہت سارے خوبصورت خیمے دیکھے میں نے پوچھا: یہ کس کے خیمے ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا یہ حضرت عمارؓ اور ان کے ساتھیوں کے ہیں میں نے پھر کچھ اسی طرح کے خوبصورت خیمے باغات میں لگے ہوئے دیکھے' پوچھا یہ کس کے ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا: یہ حضرت ذوالکلاع اور ان کے ساتھیوں کے ہیں، میں نے کہا یہ لوگ تو ایک دوسرے کو قتل کرتے تھے (پھر جنت کی نعمتیں انھیں کیسے مل گئیں)؟ کہا: ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو وسیع مغفرت کرنے والا پایا ہے۔

۱۳۱۲۸-ابوحسن سہل بن عبداللہ، ابوبکر احمد بن عمرو براز، عباس بن عبدالعظیم، عبدالرحمٰن بن مہدی، یحییٰ بن ولید، محل بن خلیفہ، ابوسمح کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چھوٹے بچے کے پیشاب پر پانی کے چھینٹے مار دیئے جائیں اور چھوٹی بچی کا پیشاب دھویا جائے۔[2]

۱۳۱۲۹-محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن بن قتیبہ، محمد بن یزید مستملی، عبدالرحمٰن بن مہدی، یحییٰ بن ولید، محل بن خلیفہ، ابوسمح کی روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کا خادم تھا چنانچہ جب آپ ﷺ غسل کرنا چاہتے تو مجھے حکم دیتے: میری طرف پیٹھ پھیر کر میرے آگے کپڑے سے پردہ کرلو۔[3]

۱۳۱۳۰-احمد بن عبیداللہ، عبداللہ بن وہب، احمد بن ثابت، علی بن حسان، عبدالرحمٰن بن مہدی، یعلیٰ بن حارث محاربی، غیلان بن جامع، ابن عمار بن یاسر کے سلسلۂ سند سے حضرت عمار بن یاسرؓ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک کپڑا لپیٹ کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۳۱۳۱-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد، عمر بن عباس، عبدالرحمٰن بن مہدی، یعقوب قمی، جعفر بن ابی مغیرہ، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ کی

---

[1] سنن الترمذی ۱۲۷۳، وسنن النسائی ۳۱۰/۷، ۳۱۱، سنن الدارمی ۲۷۳/۲، والمستدرک ۴۲/۲، والمصنف لابن ابی شیبة ۱۴۵/۷، ۱۴۶.

[2] سنن الترمذی ۶۱۰، وسنن ابن ماجة ۵۲۵. ومسند الامام احمد ۱۳۷/۱، والسنن الکبری للبیهقی ۴۱۵/۲. وصحیح ابن حبان ۲۴۷، وسنن الدارقطنی ۱۲۹/۱، وصحیح ابن خزیمة ۲۸۴، وکنز العمال ۲۷۲۶۸.

[3] المعجم الکبیر للطبرانی ۲۹۱/۱۱. وسنن ابی داؤد ۳۷۶، وسنن النسائی، کتاب الطهارة باب ۱۴۰، وسنن ابن ماجة ۶۱۳، والسنن الکبری للبیهقی ۴۱۵/۲، وسنن الدارقطنی ۱۳۰/۱.

روایت ہے کہ جب نبی ﷺ نے مکہ فتح کیا تو ابلیس بآواز بلند رونے لگا حتی کہ اسکی آواز سن کر اسکا لشکر اس کے پاس جمع ہو گیا ابلیس نے لشکر سے کہا: تم آج کے بعد امت محمد کو شرک میں مبتلا کرنے سے مایوس ہو چکے ہو لیکن تم انھیں انکے دین کے فتنے میں ڈال دو اور ان میں نوحہ عام کردو۔

۱۳۱۴۲- احمد بن اسحٰق، ابو یحیٰ، عبدالرحمٰن، عبدالرحمٰن بن مہدی، سعید بن جبیر کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے ابلیس کے گلے میں لعنت کا طوق ڈالا تو اس کی صورت فرشتوں کی صورت سے بدل گئی، ابلیس (اس حالت پر) آواز بلند رونے لگا، پس قیامت تک ہر رونے کی آواز ابلیس کے رونے کی آواز میں سے ہے، ابلیس پر لعنت ہو۔

۱۳۱۴۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمٰن بن مہدی یعقوب بن محمد بن طحلان، ابو رجال، عمرہ، عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس گھر میں کھجور نہ ہو اس گھر والے بھوکے ہوتے ہیں (یعنی جس گھر میں کھجور ہو اس گھر والوں کا بھوک کا شکوہ کرنا فضول بات ہے) عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ سفیان رحمہ اللہ ہمیں یہ حدیث یعقوب بن محمد کے واسطے سے سنایا کرتے تھے۔[1]

۱۳۱۴۴- ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن عمرو، عبدالرحمٰن بن عمر، عبدالرحمٰن بن مہدی، یعقوب بن محمد بن طحلان سے مروی ہے کہ اسحٰق بن یسار کپڑا فروشوں کے پاس سے گزرتے تو انھیں کہتے: اپنی تجارت کے ساتھ لازم رہو بلاشبہ تمہارا باپ یعنی ابراہیم علیہ السلام بھی کپڑا فروش تھا۔

## (۴۴۲) امام شافعی رحمہ اللہ[2]

حضرات اولیاء تبع تابعین میں سے ایک امام کامل عالم، عامل، شرف و کرامت والے، عمدہ و ظریفانہ اخلاق کے مالک، سخی و کریم، تاریکیوں کی روشنی، مشکلات کی وضاحت کرنے والے، دشواریوں کو حل کرنے والے، جنکا علم مشرق و مغرب پھیلا، بر و بحر میں جنکا مذہب مشہور ہوا، سنن و آثار کے متبع، مہاجرین و انصار کے اجتماعی مقتدی، مشہور ائمہ اخیار سے علم حاصل کرنے والے، جن سے آئمہ نے علم حاصل کیا، حجازی، مطلبی ابوعبداللہ بن محمد بن ادریس شافعیؒ بھی ہیں۔

امام شافعی رحمہ اللہ عالیشان مراتب و مناقب پر فائز تھے، امام شافعی عالی نسب اور عالی مراتب کے مالک تھے، علم و عمل سے مشرف ہوئے، ان کی حسبی شرافت کو رسول اللہ ﷺ کی قرابت نے چار چاند لگادیئے تھے، علم میں انھیں بلند پایہ حاصل تھا اللہ تعالیٰ نے انھیں وجوہ علم میں مختلف طریقوں سے تصرف کرنے کی خصوصیت عطا کر رکھی تھی، فنون حکم میں انھیں کمال درجے کی مہارت حاصل تھی، انہوں نے پوشیدہ معانی کو ظاہر کر کے رکھ دیا، اپنی سمجھ سے اصول و مبانی کی شرح کی، اللہ تعالیٰ نے جن جن خصوصیات سے قریش کو سرفراز کیا تھا وہ علی وجہ الاتم ان میں پائی جاتی تھیں۔

۱۳۱۴۵- عبداللہ بن جعفر، یوسف بن حبیب، ابوداؤد، (دوسری سند) ابونعیم محمد بن علی بن حبیش، احمد بن یحیٰ حلوانی، احمد بن یونس، ابن ابی ذئب، زہری، طلحہ بن عبداللہ بن عوف عبداللہ ازہر، جبیر بن مطعم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قریشی کو غیر قریش کے دو آدمیوں کے برابر کی قوت عطا ہوتی ہے، ابن شہاب سے کسی آدمی نے اس حدیث کا مطلب پوچھا انہوں نے جواب

[1] صحیح مسلم، کتاب الاشربة ۱۵۳، وسنن الترمذی ۱۸۱۵، وسنن أبی داؤد، کتاب الاطعمة باب ۴۲، وسنن ابن ماجة ۳۳۲۸. وسنن الدارمی ۲/۱۰۴، ومسند الامام أحمد ۶/۱۷۹، ۱۸۸، والاحادیث الصحیحة ۱۷۷۶.

[2] التاریخ الکبیر ۱/۴۲، والجرح ۷/رت ۱۱۳۰. وتاریخ بغداد ۲/۵۶، وسیر النبلاء ۱۰/۵، والکاشف ۳/رت ۴۷۷۶. وتهذیب التهذیب ۹/۲۵، والخلاصة ۲/رت ۶۰۴۰. وتهذیب الکمال ۵۰۴۹.

دیا: کہ اس سے مراد رائے کی عظمت و نبالت ہے۔[1]

۱۳۱۳۶- محمد بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عوف، عمرو بن عثمان، عثمان، عبداللہ بن عبداللہ بن عبدالعزیز، محمد بن عبدالعزیز، ابن شہاب، ابو سلمہ و سعید بن مسیب کے سلسلۂ سند سے حضرت بحسینہ بن غزوانؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قریش کے ایک آدمی کو غیر قریش کے دو آدمیوں کے برابر قوت عطا کی گئی ہے۔[2]

۱۳۱۳۷- احمد بن جعفر بن مالک، محمد بن یونس بن موسیٰ، یونس بن موسیٰ، محمد بن سلیمان بن مسحول مخزومی، عبدالعزیز بن ابی داؤد، عمرو بن ابی عمرو کے سلسلۂ سند سے حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! قریش کو مقدم رکھو اور خود ان سے آگے بڑھنے کی کوشش مت کرو، قریش سے علم سیکھو انھیں سکھاؤ نہیں، قریش کے ایک آدمی کو جو قوت عطا کی گئی ہے وہ غیر قریش کے دو آدمیوں کے بقدر ہے اور قریش کے ایک آدمی کی امانت غیر قریش کے دو آدمیوں کی امانت کے برابر ہے۔[3]

۱۳۱۳۸- عبداللہ بن جعفر، احمد بن یونس ضبی، عمار بن نصر، ابراہیم بن یسع مکی، جعفر بن محمد اپنے والد اور دادا کے واسطے سے حضرت علیؓ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جحفہ میں ہمیں خطاب کیا اور فرمایا: اے لوگو! کیا میں تمہارے اوپر تمہاری جانوں سے زیادہ حق نہیں رکھتا ہوں؟ لوگوں نے کہا جی ہاں، ارشاد فرمایا: بلاشبہ میں حوض کوثر پر تمہارا پہلے سے پہنچا ہوا اجر ہوں اور میں تم سے دو چیزوں کے بارے میں سوال کروں گا (۱) قرآن مجید کے بارے میں اور (۲) اپنی اولاد کے بارے میں قریش پر مقدم ہونے کی کوشش مت کرو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور ان سے اختلاف مت کرو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے قریش کے ایک آدمی کو غیر قریش کے دو آدمیوں کے برابر قوت عطا کی گئی ہے۔ قریش سے علم فقہ حاصل کرو چونکہ وہ تم سے زیادہ فقیہ ہیں، اگر مجھے قریش کے فخر میں مبتلا ہونے کا خوف نہ ہوتا میں تمہیں بتا دیتا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا کیا مرتبہ ہے، جو قریش کے خیار ہیں وہ تمام لوگوں میں سے خیار ہیں اور قریش کے برے لوگ عام برے لوگوں سے بہتر ہیں۔[4]

۱۳۱۳۹- یونس بن حبیب، ابوداؤد، جعفر بن سلیمان، نضر بن معبد، جارود، ابواحوص، عبداللہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قریش کو گالی مت دو بلاشبہ قریش کا ایک عالم ساری زمین کو علم سے بھر دے گا، یا اللہ! تو نے قریش کے پہلے لوگوں کو عذاب و بال چکھایا اب ان کے بعد میں آنے والوں کو عطاء و خیر چکھا دے۔[5]

۱۳۱۴۰- سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابار، اسحق بن سعید بن ادلون ابوسلمہ جحی دمشقی، خلید بن دعلج ابو عمرو سدوسی، عطاء بن ابی رباح کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہل زمین اختلاف سے ایک ہی صورت میں بے خوف رہ سکتے ہیں کہ قریش کی موالات میں داخل ہو جائیں، قریش اہل اللہ ہیں (تین بار یہی بات دہرائی) چنانچہ جب بھی عرب کوئی

---

۱۔۲۔ صحیح ابن حبان ۲۲۸۹، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۱۵/۲، والسنن الکبریٰ للبیھقی ۳۸۶/۱، والسنۃ لابن أبی عاصم ۶۳۵/۲، وتاریخ بغداد ۱۶۶/۳، وکنز العمال ۲۳۸۶۶.

۳۔ کنز العمال ۳۷۹۹۶، وتنزیہ الشریعۃ ۳۹۹/۱.

۴۔ الاحادیث الضعیفۃ ۳۹۸، وتاریخ بغداد ۶/۲، وکنز العمال ۳۳۷۸۶، والبدایۃ والنھایۃ ۲۵۳/۱۰، وتذکرۃ الموضوعات

۵۔ تذکرۃ الموضوعات للفتنی ۲۲۱. وتذکرۃ الموضوعات للقیروانی ۱۴۲.

قبیلہ قریش کی مخالفت کرے گا وہ ابلیس کے لشکر میں داخل ہو جائے گا۔[۱]

۱۳۱۴۱-مخلد بن جعفر، حلیس بن ابی احوص، علاء بن ابی عمرو، (دوسری سند) ابونعیم، ابومعاویہ، اسماعیل بن مسلم، عطاء، ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یا اللہ! قریش کو ہدایت نصیب فرما بلاشبہ قریش کے ایک عالم کا علم زمین کے مختلف طبقات کو بھر دے گا، یا اللہ! قریش کے اولین کو تو نے عذاب دیا ان کے آخرین کو خیر وعطاء دیدے۔

۱۳۱۴۲-محمد بن عبدالعزیز بن سہل خشاب نیشاپوری، ابراہیم بن اسحق انماطی، محمد بن سلیمان کریز، سفیان بن عیینہ، ابن ابی نجیح کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام مجاہد رحمہ اللہ نے فرمان باری تعالیٰ ''وانہ لذکر لک ولقومک'' (زخرف:۴۴) اور یقیناً یہ قرآن آپ کے لئے اور آپ کی قوم کے لئے ایک نصیحت ہے، کی تفسیر کرتے ہوئے کہا: پوچھا جاتا یہ آدمی کن لوگوں میں سے ہے؟ جواب دیا جاتا عرب میں سے ہے، پھر پوچھا جاتا عرب کے کس قبیلہ میں سے ہے کہا جاتا قریش سے ہے۔

## امام شافعی رحمہ اللہ کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نسبی تعلق

۱۳۱۴۳-ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، محمد بن اسحق، زہری، سعید بن مسیّب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت جبیر بن مطعمؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے قریبی رشتہ داروں بنی ہاشم اور بنی مطلب کے درمیان مال تقسیم کیا، میں اور عثمان بن عفانؓ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ لوگ بنو ہاشم ہیں اللہ تعالیٰ نے انھیں جو فضل ومرتبہ عطا کیا ہے اس سے انکار نہیں (لیکن) ہمیں بتائیے یہ جو بنی مطلب ہمارے بھائی ہیں آپ نے انھیں تو عطا کردیا ہمیں کیوں نہیں دیا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ ہم اور وہ (یعنی بنی مطلب) شئی واحد ہیں آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کرکے بتایا۔

یہ حدیث ہشیم وجریر بن حازم نے بھی محمد بن اسحق رحمہ اللہ کی سند سے روایت کی ہے حدیث یونس بن یزید نے زہری سے روایت کی ہے۔

۱۳۱۴۴-سلیمان بن احمد، ہارون بن کامل، عبداللہ بن صالح، لیث بن سعد، یونس بن یزید، ابن شہاب، سعید بن مسیب کے سلسلۂ سند سے حضرت جبیر بن مطعمؓ کی روایت ہے کہ وہ اور عثمانؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور خیبر کے خمس جو کہ آپ ﷺ نے بنی ہاشم اور بنی مطلب کے درمیان تقسیم کیا تھا کے بارے میں آپ ﷺ سے بات کی۔ الحدیث۔

یہ حدیث عبدالرحمن بن مہدی نے عبداللہ بن مبارک عن یونس کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۳۱۴۵-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمن بن مہدی، عبداللہ بن مبارک، یونس بن یزید، زہری، سعید بن مسیب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت جبیر بن مطعمؓ نے کہا کہ وہ اور حضرت عثمان بن عفان خیبر کے خمس کے متعلق آپ ﷺ سے بات کرنے آئے جو کہ آپ ﷺ نے بنی ہاشم اور بنی مطلب کے درمیان تقسیم کردیا تھا۔ (الحدیث)

یہ حدیث عثمان بن عمرو بن وہب ونافع بن یزید نے یونس سے اسی طرح روایت کی ہے اور عبید نے زہری سے روایت کی ہے۔

۱۳۱۴۶-ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد، محمد بن رافع، حجیر بن مثنیٰ، ابوعثمان (ایک ثقہ راوی ہیں) لیث بن سعد، عقیل بن شہاب،

---

۱۔ تاریخ بغداد ۲/ ۶۱، وکشف الخفا ۲/ ۶۸، والکامل لابن عدی ۱/ ۲۸۱. والجامع الکبیر للسیوطی ۹۸۰۱. وکنز العمال ۳۳۸۰۶.

سعید بن میسب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت جبیر بن مطعم کہتے ہیں کہ میں اور حضرت عثمان بن عفانؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ نے خیبر کے خمس میں سے بنو مطلب کو حصہ دیا اور ہمیں نہیں دیا حالانکہ آپ کے اعتبار سے ہم سب ایک ہی مرتبہ کے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا بنو مطلب اور بنو ہاشم ایک ہی چیز ہیں۔[1]

یہ حدیث نعمان بن راشد نے بھی روایت کی ہے۔

۱۳۱۴۷- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، وہب بن جریر بن حازم، جریر بن حازم، نعمان بن راشد، زہری، سعید بن میسب، جبیر بن مطعمؓ کی روایت ہے کہ حضرت عثمانؓ نے نبی ﷺ سے سوال کیا جس وقت آپ ﷺ بنی ہاشم اور بنی مطلب کو خیبر کا خمس دے رہے تھے اور بنی عبدالشمس اور بنی عبد مناف کو کچھ نہ دیا۔ (نہ دینے کے متعلق حضرت عثمانؓ نے پوچھا تو) آپ ﷺ نے فرمایا، بنی ہاشم اور بنی مطلب ایک ہی چیز ہیں۔[2]

یہ حدیث قتادہ نے سعید بن میسب عن جبیر کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۳۱۴۸- محمد بن عمر بن اسلم، محمد بن ہارون بن کثیر، ابو محمد بن صاعد، احمد بن ابی عباس رملی، ضمرہ بن ربیعہ، ابن شوذب، قتادہ، سعید بن میسب رحمہ اللہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت جبیر بن مطعم کا بیان ہے کہ میں اور حضرت عثمان بن عفانؓ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے بنی ہاشم اور بنی مطلب کے قریبی رشتہ داروں کے لئے مال غنیمت میں سے حصہ مقرر کیا تھا پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

شرف وفضیلت کے لئے اتنی بات بھی کافی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا نسب محمد عربی ﷺ کے نسب کے ساتھ متصل ہے۔

## امام شافعی رحمہ اللہ کے نسب، پیدائش اور وفات کے بیان میں

۱۳۱۴۹- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق ثقفی (دوسری سند) ابونعیم، احمد بن اسحٰق ابوطیب احمد بن روح (تیسری سند) ابونعیم، ابو محمد بن حیان، زکریا بن یحییٰ ساجی، (سب رواۃ) حسن بن محمد بن صباح زعفرانی، ابوعبداللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن سائب عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف امام شافعی ۱۹۵ھ میں بغداد تشریف لائے ہمارے پاس دو سال مقیم رہے پھر مکہ آ گئے پھر ۱۹۸ھ میں دوبارہ ہمارے پاس تشریف لائے اور کئی مہینے تک ہمارے پاس اقامت کی اور پھر ہم سے رخصت ہو گئے، ڈاڑھی کو سرخ رنگ کی مہندی سے رنگتے تھے اور ہلکے ہلکے رخساروں والے تھے، یہ حدیث ابوطیب کے الفاظ میں ہے۔

۱۳۱۵۰- سلیمان بن احمد، عمرو بن ابی طاہر بن سرح، ربیع کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ۲۰۴ھ میں وفات پائی۔

۱۳۱۵۱- عثمان بن محمد عثمانی، محمد بن یعقوب، ربیع بن سلیمان کہتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ غزہ یا عسقلان میں پیدا ہوئے۔

۱۳۱۵۲- محمد بن عبدالرحمٰن بن سہل، محمد بن یحییٰ بن آدم جوہری، محمد بن عبداللہ بن الحکم کہتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے مجھے کہا کہ میں ۱۵۰ھ میں غزہ میں پیدا ہوا اور مجھے دو (۲) سال کی عمر میں مکہ لایا گیا۔

۱۳۱۵۳- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، حسن بن محمد بن صباح کا بیان ہے کہ محمد بن ادریس ابوعبداللہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ۲۰۴ھ میں وفات پائی۔

امام شافعی رحمہ اللہ کے نواسے کا بیان ہے کہ میرے نانا نے مصر میں وفات پائی اس وقت ان کی عمر پچاس سال سے کچھ زیادہ

---

۱، ۲۔ صحیح البخاری ۴/۱۱۲، ۲۱۸، ۵/۱۷۴، وسنن أبي داؤد ۲۹۷۸، وسنن النسائي كتاب الفيء باب ۲۰، والسنن الكبرى للبيهقي ۶/۳۴۰، ۷/۳۱، ومشكاة المصابيح ۳۹۹۳، ۴۰۲۷.

تھی، امام شافعی رحمہ اللہ کی والدہ ازدیہ (یعنی قبیلہ بنو ازد سے) تھیں، امام شافعی رحمہ اللہ مکہ کے نچلے حصہ میں رہا کرتے تھے اور آپ کی بیوی جس سے آپ کی اولاد بھی ہوئی اس کا نام حمدہ بنت نافع بن عنبسہ بن عمرو بن عثمان بن عفان ہے۔

۱۳۱۵۴- ابو محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی قاضی جرجانی، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، یونس بن عبدالاعلیٰ کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ۲۰۴ھ میں وفات پائی اس وقت ان کی عمر پچاس سال سے چند سال زائد تھی۔

۱۳۱۵۵- ابو حامد احمد بن محمد بن حسن و عبدالرحمٰن بن ابی عبدالرحمٰن، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے اور رجب کے آخری دن ۲۰۴ھ میں وفات پائی گویا انھوں نے زندگی کی کل ملا کر چون ۵۴ بہاریں دیکھیں۔

۱۳۱۵۶- عبدالرحمٰن، ابن ابی عبدالرحمٰن، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، ربیع بن سلیمان کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے جمعہ کی رات بعد از نماز عشاء، مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد رجب کے آخری دن وفات پائی ہم نے انھیں جمعہ کے دن دفن کیا پھر اسی دن کی شام کو ہم نے ۲۰۴ھ ماہ شعبان کا چاند دیکھا۔

۱۳۱۵۷- عبدالرحمٰن، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، ربیع کا بیان ہے کہ رات کے وقت بعد از مغرب امام شافعی رحمہ اللہ نے وفات پائی، ان کے چچازاد بھائی ابن یعقوب نے ان سے کہا: کیا ہم نیچے اتر کر نماز پڑھ آئیں؟ فرمایا: تم لوگ یہیں بیٹھو اور میری روح نکلنے کا انتظار کرو، چنانچہ ہم نیچے اترے اور پھر واپس اوپر چڑھ گئے ہم نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ آپکی حالت درست فرمائے کیا آپ نے نماز پڑھ لی؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا، سردی کا موسم تھا انہوں نے پانی مانگا چچازاد بھائی نے کہا انھیں تھوڑا نیم گرم پانی دو، امام شافعی رحمہ اللہ بولے: بخدا نہیں، پھر عشاء کے بعد وفات پائی۔

۱۳۱۵۸- عبدالرحمٰن بن ابی عبدالرحمٰن، ابن ابی حاتم، احمد بن سنان واسطی، کا بیان ہے کہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کو دیکھا ان کے سر اور داڑھی کے بال سرخ تھے، یعنی اتباع سنت کے لئے خضاب استعمال کرتے تھے۔

۱۳۱۵۹- محمد بن عبدالرحمٰن، عبدالوہاب بن سعید حمزاوی، محمد بن سحنویہ، یونس بن عبدالاعلیٰ کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے پچاس سال سے کچھ چند سال زائد عمر پائی ڈاڑھی میں خضاب کرتے بالوں میں سفیدی نہیں تھی۔

۱۳۱۶۰- محمد بن عبدالرحمٰن، احمد بن اسماعیل بن عاصم، یوسف بن یزید قراطیسی کا بیان ہے کہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کی مجالست کی ہے اور ان کا کلام بغور سنا ہے وہ ڈاڑھی میں ہلکا سا خضاب کرتے تھے اس وقت میری عمر تقریباً سترہ (۱۷) سال تھی۔ مین نے سلیمان بن احمد کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ ابو یزید قراطیسی کا بیان ہے کہ میں امام شافعی رحمہ اللہ کی مجلس میں بھی حاضر ہوا اور ابن وھب کے جنازے میں بھی حاضر ہوا۔

۱۳۱۶۱- احمد بن اسحٰق، احمد بن روح بغدادی زعفرانی، ابو ولید بن جارود کا بیان ہے کہ میرے والد اور امام شافعی رحمہ اللہ کی سن ایک ہی ہے جب ہم نے امام شافعی رحمہ اللہ کی عمر میں غور کیا تو پتہ چلا کہ باون سال کی عمر میں انہوں نے وفات پائی۔

۱۳۱۶۲- امام شافعی کا مؤطا امام مالک حفظ کرنا ..... ابو احمد محمد بن احمد جرجانی، ابوبکر بن خزیمہ، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم کہتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے امام مالک رحمہ اللہ کے پاس آنے سے قبل مؤطا حفظ کر لیا تھا، چنانچہ جب میں ان کے پاس آیا مجھے کہا: کسی ایسے آدمی کو تلاش کرو جو تمہیں پڑھ کر سنائے، میں نے کہا: آپ پر کوئی حرج نہیں آپ مجھ سے سنیں سو اگر آپ کو میری قرأت اچھی لگے تو بہتر ہے ورنہ میں کسی اور کو تلاش کرلوں گا، چنانچہ امام مالک رحمہ اللہ نے مجھے پڑھنے کا حکم دیا، میں نے مؤطا پڑھ کر انھیں سنانا

شروع کردیا۔

١٣١٦٣ - محمد بن عبدالرحمٰن، محمد بن یحییٰ مصری، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب میں امام مالک رحمہ اللہ کے پاس آیا میں مؤطا حفظ کر چکا تھا، امام مالک رحمہ اللہ نے مجھے کہا: کسی ایسے آدمی کو تلاش کرو جو تمہارے اوپر پڑھے، میں نے کہا: اسکا بوجھ آپ پر نہیں ڈالوں گا میں خود پڑھوں گا، آپ مجھ سے سنتے رہیں، ہاں اگر آپ کو میری قرأت اچھی نہ لگے تو میں کسی اور کو تلاش کرلاؤں گا، مجھے پڑھنے کو کہا، چنانچہ میں نے خود پڑھنا شروع کردیا، اسی بناء پر امام شافعی رحمہ اللہ امام مالک سے روایت کرتے وقت "اخبرنا مالک" کہتے تھے۔

١٣١٦٤ - عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحٰق بن احمد فارسی، محمد بن خالد، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں بارہ (١٢) سال کی عمر میں امام مالک کے پاس آیا تاکہ میں انھیں مؤطا پڑھ کرسناؤں چنانچہ امام مالک رحمہ اللہ نے مجھے کمسن سمجھا۔۔۔ الحدیث۔

١٣١٦٥ - محمد بن عبدالرحمٰن، محمد بن ربیع بن سلیمان جیزی، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں امام مالک رحمہ اللہ کے پاس آیا اور داخل ہونے کی اجازت طلب کی میرا ارادہ تھا کہ میں ان سے عقیقہ کے متعلق حدیث سن لوں، میں نے سوچا کہ اگر میں ان سے شروع میں مطلوبہ حدیث کے بارے میں سوال کرلوں تو وہ بتانے سے انکار کردیں اور مجھے حدیثیں نہ سنائیں اور اگر آخر میں مطلوبہ حدیث کے بارے میں سوال کروں مجھے خوف ہے کہ دس حدیثوں کے بعد بھی اس تک نہ پہنچ سکیں، چنانچہ میں ان سے ایک ایک حدیث کر کے سوال کرنے لگا، جب دس حدیثیں ہوگئیں تو فرمایا، بس تمہیں اتنی ہی حدیثیں کافی ہیں تاہم میں ان سے وہ حدیث نہ سن سکا۔

١٣١٦٦ - محمد بن ابراہیم، یوسف بن عبدالواحد بن سفیان، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے جب بھی موطا امام مالک میں نظر کی میری فہم میں چند در چند اضافہ ہوتا گیا۔

١٣١٦٧ - بواحمد غطریفی، عبداللہ بن جامع، یحییٰ بن عثمان بن صالح، ہارون بن سعید سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: کتاب اللہ کے بعد کوئی کتاب ایسی نہیں جو مؤطا امام مالک سے زیادہ نفع بخش ہو۔ (یہ بات اس وقت تھی جب صحیح بخاری و صحیح مسلم کو مرتب نہیں کیا گیا تھا اب کتاب اللہ کے بعد صحیح بخاری صحیح مسلم کا درجہ ہے۔

١٣١٦٨ - محمد بن ابراہیم، ابوجعفر طحاوی، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا اگر امام مالک اور ابن عیینہ نہ ہوتے حجاز کا علم ختم ہو چکا ہوتا۔

١٣١٦٩ - محمد بن ابراہیم، عبدالعزیز بن ابی رجاء، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب امام مالک آئے تو آسمان کے روشن ستارے کی طرح چمکنے لگے۔

١٣١٧٠ - عبداللہ بن جعفر، عبدالرحمٰن بن داؤد بن منصور، عبید بن خلف بزاز ابو محمد، اسحٰق بن عبدالرحمٰن، حسین کرابیسی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں ایک عام سا آدمی تھا دیہاتوں میں جا جا کر اشعار لکھتا رہتا اور وہاں کے لوگوں سے اشعار سنتا رہتا، چنانچہ ایک مرتبہ میں مکہ آیا جب واپس باہر نکلنے لگا تو میں نے لبید کا ایک شعر پڑھا: اچانک مجھے کوڑے کی آواز سنائی دی پھر دربانوں میں سے کسی آدمی نے پیچھے سے مارا، پھر ایک قریشی نے کہا: مطلبی اپنے دین و دنیا سے راضی ہے کہ وہ معلم بن جائے شعر کی کیا حیثیت ہے؟ جب تم شعر میں پختگی پیدا کرلو تو معلم بننے کا قصد کرو اور علم فقہ حاصل کرو اللہ تعالیٰ تمہیں علم سے سرفراز فرمائے گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس دربان کے کلام سے بڑا فائدہ پہنچایا، میں اسی وقت مکہ واپس آیا اور ابن عیینہ سے احادیث سن کر لکھنے لگا، پھر میں مسلم بن خالد زنجی کی مجلس میں بیٹھنے لگا، پھر میں نے امام مالک رحمہ اللہ کا مؤطا لکھا پھر ان سے عرض کیا کہ میں آپ پر مؤطا کی قرأت کرنا

چاہتا ہوں، امام مالک رحمہ اللہ نے کہا: اے بھتیجے کسی آدمی کو لاؤ جو مجھ پر قرأت کرے اور تم سنتے رہو، میں نے عرض کیا: اے ابو عبد اللہ! میں خود ہی قرأت کروں گا، مجھے قرأت کا حکم دیا، جب انہوں نے میری قرأت سنی تو مجھے قرأت کی اجازت دے دی حتی کہ میں کتاب السیر تک پہنچ گیا مجھے کہا: اے بھتیجے کتاب لپیٹ لو، علم فقہ حاصل کرو بلند مرتبہ پاؤ گے، پھر میں مصعب بن عبد اللہ کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ میرے گھر والوں سے بات کریں تاکہ مجھے علم حاصل کرنے کے لئے کچھ مال دیدیں چونکہ اسوقت میں شدید فقر و فاقہ میں مبتلا تھا، چنانچہ مصعب نے مجھے کہا کہ میں فلاں کے پاس گیا اور اس سے بات کی ہے اس نے کہا: کیا تم ایسے آدمی کے بارے میں بات کرتے ہو جو ہمیں میں سے ہے پھر ہمارے مخالف ہو جائے۔ چنانچہ اس نے مجھے ایک سو دینار دیئے مصعب نے مجھے کہا: ہارون الرشید نے مجھے خط لکھ کر حکم دیا ہے کہ میں قاضی بن کر یمن جاؤں پس تم بھی ہمارے ساتھ نکل جاؤ ممکن ہے اللہ تعالیٰ تمہیں کسی ایسے آدمی سے ملا دے جو تمہیں قرض دیدے چنانچہ مصعب قاضی کا عہدہ لے کر یمن گیا اور میں بھی اس کے ساتھ ہولیا، چنانچہ جب ہم یمن پہنچے اور لوگوں کے ساتھ مل بیٹھے تو ہمیں دیکھ کر مطرف بن مازن نے ہارون کو خط لکھا: اگر آپ یمن کو فساد سے بچانا چاہتے ہیں اور یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ یمن آپ کے ہاتھ سے نہ نکلے تو محمد بن ادریس اور اس جیسے دیگر طالبین کو یہاں سے نکال دو، چنانچہ ہارون نے حماد عزیزی کی طرف پیغام بھیجا وہ ہمیں ہتھکڑیوں میں جکڑ کر لے آیا، مجھے ہارون کے پاس داخل کیا گیا اور پھر اسی لمحے واپس باہر نکال دیا، میں ہارون کے پاس آیا اس وقت میرے پاس پچاس دینار تھے۔

اس زمانے میں محمد بن حسن رحمہ اللہ رقہ میں موجود تھے میں نے یہ پچاس دینار ان کی کتابوں پر خرچ کئے، چنانچہ میں نے ان کی کتابوں کو ایسا پایا جیسا کہ ہمارے ہاں ایک آدمی ہوتا تھا جسے فروخ کے نام سے یاد کیا جاتا تھا وہ ایک مشکیزے میں تیل اٹھائے پھرتا تھا چنانچہ جب اس سے پوچھا جاتا کیا تمہارے پاس روغن ہے؟ کہتا جی ہاں اور اگر اس سے پوچھا جاتا کیا تمہارے پاس چنبیلی کا تیل ہے؟ جواب دیتا جی ہاں اور اگر پوچھا جاتا کیا تمہارے پاس روشنائی ہے؟ کہتا جی ہاں، پس جب اس سے کہا جاتا ہمیں دکھاؤ تو اس کے مشکیزے کے بہت سارے سر ہوتے وہ ہمیں مشکیزے کے مختلف سر دکھاتا حالانکہ فی الواقع اس کے پاس صرف ایک ہی قسم کا تیل ہوتا میں نے ابو حنیفہ کی کتاب کو بھی ایسا ہی پایا وہ کہتے ہیں کہ یہ کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے مطابق ہے حالانکہ وہ کتاب اللہ کے مخالف ہے میں نے محمد بن حسن کو بے شمار مرتبہ کہتے سنا ہے کہ اگر شافعی تمہاری متابعت کرے تو اسکے بعد کوئی حجازی ایسا نہیں ہوگا کہ اسکو کوئی مکلف بنائے۔ چنانچہ ایک دن میں محمد بن حسن کے پاس آ بیٹھا ان دنوں میں امیر المؤمنین کے غیظ و غضب کی وجہ سے سخت پریشان و غمزدہ تھا اور میرا خرچہ وغیرہ بھی ختم ہو چکا تھا چنانچہ جب میں ان کے پاس بیٹھا تو وہ اہل مدینہ کو کچھ طعنے دینے لگے میں نے کہا: آپ کس کو طعنے دے رہے ہیں؟ شہر کو یا اہل شہر کو؟ اگر آپ اہل مدینہ کو طعنے دے رہے ہیں تو بخدا آپ فی الواقع ابوبکر و عمر و مہاجرین و انصار کو طعنے دے رہے ہیں اور اگر آپ شہر مدینہ کو طعنے دے رہے ہیں تو وہ ایسا شہر ہے کہ اس کے لئے رسول اللہ ﷺ نے برکت کی دعا کر رکھی ہے کہ اس کے صاع و مد میں اللہ تعالیٰ برکت فرمائے اور رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کو حرم قرار دیا ہے جس طرح کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا ہے حتی کہ مدینہ کا شکار قتل نہیں کیا جائے گا، تو ہم آپ کس کو برا بھلا کہہ رہے ہیں؟ امام محمد بولے: معاذ اللہ! میں ان میں سے کسی ایک کو بھی برا بھلا نہیں کہوں گا اور نہ ہی شہر کو برا کہوں گا، میں تو ان لوگوں کو طعنے دے رہا ہوں کہ احکام میں ہیر پھیر کرتے ہیں، میں نے پوچھا کونسا حکم؟ انہوں نے کہا: ایک گواہ کے ساتھ قسم کے اعتبار کا حکم، میں نے کہا: آپ اس حکم کو کیوں برا سمجھتے ہیں؟ انہوں نے کہا: چونکہ وہ کتاب اللہ کے مخالف ہے میں نے کہا کیا ہر وہ حدیث جو کتاب اللہ کے مخالف ہو آپ اسے ساقط کر دیں گے؟ کہا: ہاں اسی طرح واجب ہے، میں نے کہا: آپ والدین کے لئے وصیت کرنے کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ محمد بن حسن تھوڑی دیر سوچنے لگے، میں نے کہا: جواب دیجئے، کہا: والدین کے لئے وصیت واجب نہیں ہے، میں نے کہا: یہ کتاب اللہ کے مخالف ہے، پھر آپ کیوں عدم جواز کا

قول کرتے ہیں؟ کہا: چونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''لا وصیۃ للوالدین ''یعنی والدین کے لئے وصیت نہیں ہے۔ میں نے کہا: مجھے دو گواہوں کے ہونے کے متعلق بتایئے کیا دو گواہیوں کا ہونا من جانب اللہ حتمی فیصلہ ہے؟ کہا: تم اس سے کیا چاہتے ہو؟ میں نے کہا اگر آپ کا یہی دعویٰ ہے کہ دو گواہوں کا ہونا من جانب اللہ حتمی فیصلہ ہے تو پھر آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ یہ قول کریں کہ جب کوئی آدمی زنا کر بیٹھے اور اس کے خلاف دو آدمی گواہی دیں (تو دو گواہوں پر) اگر وہ محصن ہو تو اسے رجم کر دیں اور اگر وہ غیر محصن ہو تو اسے کوڑے لگائیں، کہنے لگے: دو گواہوں کا اللہ کی طرف سے حتمی فیصلہ نہیں ہے، میں نے کہا: جب یہ بات ہے تو پھر احکام کو ان کے مراتب پر اتارہ جائے گا، چنانچہ زنا میں چار گواہوں کا اعتبار کیا گیا ہے غیر زنا میں دو گواہوں کا اور دیگر امور میں ایک مرد اور دو عورتوں کا، اس طرح اللہ تعالیٰ نے مختلف احکام نازل کیے ہیں کچھ احکام چار گواہوں سے ثابت ہوتے ہیں کچھ دو گواہوں سے کچھ ایک مرد اور دو عورتوں سے اور کچھ ایک گواہ اور قسم سے، میں آپ کو اس کے علاوہ کچھ اور فیصلہ کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، میں نے ان سے پوچھا: آپ کیا حکم لگائیں گے جب بیوی خاوند کا گھریلو ساز وسامان میں اختلاف ہو جائے؟ کہا: ہمارے اصحاب کے قول کے مطابق اگر گواہ نہ ہوں تو ہم عقد کی طرف دیکھیں گے کہ وہ ہماری طرف سے کس نسبت میں ہے چنانچہ ہم مالک کے لئے فیصلہ کر دیں گے میں نے کہا: کیا یہ مسئلہ کتاب اللہ سے ثابت ہے یا سنت رسول اللہ ﷺ سے، میں نے کہا آپ کیا کہیں گے جب دو آدمیوں کا موتی کے متعلق اختلاف ہو جائے اور ان میں سے کسی کے پاس گواہ نہ ہوں؟ کہا ہم اس کے معاقد کی طرف دیکھیں گے کہ اس کی کیا صورت بنتی ہے پھر اس کے لئے فیصلہ کر دیں گے، میں نے کہا: کیا یہ بات کتاب اللہ سے ثابت ہے یا سنت رسول اللہ ﷺ سے؟ میں نے کہا آپ کا کیا قول ہے جب دوران ولادت عورت کے پاس صرف ایک آیا موجود ہو اس کے علاوہ اور کوئی موجود نہ ہو؟ کہا صرف ایک آیا کی گواہی جائز ہے ہم اسے قبول کریں گے۔ میں نے کہا یہ حکم کتاب اللہ سے ثابت ہے یا سنت رسول اللہ ﷺ سے؟

پھر میں نے ان سے کہا: کیا آپ اس حکم سے تعجب کرتے ہیں جسکے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا جسکے مطابق ابو بکر وعمرؓ نے فیصلہ کیا اور اسی کو لیکر عراق میں حضرت علیؓ نے فیصلہ کیا اور قاضی شریح رحمہ اللہ بھی اسی کے مطابق فیصلے کرتے رہے؟ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک آدمی میرے پیچھے بیٹھا میرے الفاظ لکھتا رہا مجھے اسکا علم نہیں تھا، چنانچہ وہ کاتب ہارون کے پاس گیا اور سارا مناظرہ اسے پڑھ سنایا، ہرثمہ بن اعین کا بیان ہے کہ ہارون ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا تھا سنتے ہی سیدھا ہو کر بیٹھ گیا، اور دوبارہ پڑھنے کو کہا، سن کر ہارون الرشید کہنے لگا اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ''

قریش سے علم حاصل کرو انہیں علم سکھانے کے درپے مت ہو قریش کو مقدم کرو اور خود ان پر مقدم ہونے کی کوشش مت کرو''

مجھے انکار نہیں کہ محمد بن ادریس محمد بن حسن سے بڑے عالم ہیں، امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں ہارون مجھ سے راضی ہو گیا اور میرے لئے پانچ ہزار دینار کا حکم دیا، چنانچہ ہرثمہ باہر آیا اور میری طرف اشارہ کیا میں اس کے پیچھے ہو لیا اس نے مجھے سارا قصہ سنایا اور کہا: ہارون نے آپ کے لئے پانچ ہزار دینار کا حکم دیا ہے اور ہم نے اس کے دوگنا آپ کو دینے کا ارادہ کیا ہے، بخدا! اس سے پہلے میں ایک ہزار دینار کا کبھی مالک نہیں بنا تھا، میں تنگدست آدمی تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے مصعب کے ہاتھوں غنی کر دیا۔

۱۳۱۷۱- قاضی عبدالرحمٰن بن ابی عبدالرحمٰن، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، ابو بشر احمد بن حماد دولابی، ابو بکر بن ادریس، وراق حمیدی، کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا میں بچپن ہی میں والد کے سایہ عاطفت سے محروم ہو گیا اور والدہ کی پرورش میں رہا۔ والدہ کے پاس اتنا مال بھی نہیں ہوتا تھا جو معلم کو دیتیں۔ ہاں البتہ معلم اس پر راضی تھا کہ جب وہ درسگاہ سے اٹھ جاتا میں درسگاہ میں اسکا نائب بن جاتا (یعنی مانیٹر کے فرائض سرانجام دیتا) چنانچہ جب میں نے قرآن مجید حفظ کر لیا تو میں مسجد میں داخل ہو کر علماء کی

مجلس میں بیٹھنے لگا، جو بھی حدیث یا کوئی مسئلہ سنتا اسے یاد کر لیتا، ہمارا گھر مکہ میں شعب خیف میں تھا، مجھے جب کوئی سفید ہڈی نظر آتی اسے اٹھالیتا اور اس پر حدیث یا کوئی مسئلہ لکھ لیتا۔ ہمارے پاس ایک پرانا مٹکا تھا جب وہ ہڈیوں سے بھر جاتا تو میں ہڈیاں ایک بڑے مٹکے میں ڈال دیتا۔

۱۳۱۷۲-عبدالرحمٰن بن ابی عبدالرحمٰن قاضی، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، محمد بن روح، زبیر بن سلیمان قرشی، سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے طلب علم کا زمانہ نہایت تنگدستی کی حالت میں گزارا ہے علماء کی مجالس میں بیٹھتا احادیث اور مسائل حفظ کرتا رہتا پھر مجھے کتابیں لکھنے کا شوق پیدا ہوا، ہمارا گھر مکہ میں شعب خیف کے قریب واقع تھا، میں ہڈیاں اور دستیاں جمع کرتا رہتا اور ان پر احادیث و مسائل لکھتا رہتا حتی کہ ہمارا گھر ہڈیوں سے بھر گیا۔

عبدالرحمٰن بن ابی عبدالرحمٰن، ابن ابی حاتم، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھ پر کسی عالم کی مفت گراں نہیں گزری بجز ابن ابی ذئب اور لیث بن سعد کی موت کے میں نے اس گرانی کا تذکرہ اپنے والد صاحب سے کیا وہ کہنے لگے: میرا گمان نہیں کہ ان کو کسی آدمی نے پایا ہو اور پھر ان کی موت پر اس نے افسوس نہ کیا ہو۔

۱۳۱۷۳-محمد بن عبدالرحمٰن بن سہل، محمد بن یحیٰی بن آدم جوہری، محمد بن عبدالحکم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک بار امام محمد بن حسن نے مجھے کہا: کیا ہمارے صاحب بڑے عالم ہیں یا تمہارے؟ میں نے کہا: کیا آپ سینہ زوری کرنا چاہتے ہیں یا انصاف؟ کہا بلکہ انصاف کرنا چاہتا ہوں، میں نے کہا: تمہارے نزدیک کیا کیا چیزیں حجت ہیں؟ کہا: کتاب، سنت، اجماع اور قیاس، میں نے کہا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا ہمارے صاحب کتاب اللہ کے بڑے عالم ہیں یا آپکے صاحب؟ کہا: جب تم نے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھا تو پھر تمہارے صاحب کتاب اللہ کے بڑے عالم ہیں، میں نے کہا: کیا ہمارے صاحب سنت رسول اللہ ﷺ کے بڑے عالم ہیں یا آپ کے صاحب؟ کہا: تمہارے صاحب، میں نے کہا: کیا ہمارے صاحب اقوال صحابہؓ کے بڑے عالم ہیں یا آپ کے صاحب؟ کہا آپ کے صاحب میں نے پوچھا: کیا قیاس کے علاوہ کچھ اور بھی باقی رہا ہے؟ کہا: کچھ باقی نہیں رہا، میں نے کہا: پھر یہ بات حق ہے کہ قیاس کے ہمارے دعاوی تمہارے دعاوی سے کہیں زیادہ ہیں چونکہ اصول کو سامنے رکھ کر قیاس کیا جاتا ہے، راوی کہتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ اپنے صاحب سے مالک بن انس مراد لیتے تھے۔

۱۳۱۷۴-محمد بن عبدالرحمٰن، ابوبکر بن آدم محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: محمد بن حسن کا بیان ہے کہ میں امام مالک بن انس رحمہ اللہ کے پاس تین سال سے زیادہ عرصہ رہا، امام محمد کہا کرتے تھے کہ میں نے امام مالک رحمہ اللہ سے سات سو سے زائد احادیث سنی ہیں، چنانچہ امام محمد جب مالک رحمہ اللہ کی سند سے مروی احادیث بیان کرتے تو انکا گھر بھر جاتا لوگوں کی کثرت سے جگہ تنگ پڑ جاتی اور جب امام مالک کے علاوہ کسی اور کی سند سے احادیث بیان کرتے تو ان کے پاس تھوڑے سے لوگ جمع ہوتے کہا کرتے تھے: میں نے تمہارے اصحاب کی بری تعریف کرنے والا تم سے زیادہ کسی کو نہیں پایا چنانچہ جب میں تمہیں مالک رحمہ اللہ سے مروی احادیث سناتا ہوں تو تم میرا گھر بھر دیتے ہو اور جب میں تمہیں تمہارے اپنے اصحاب کے اقوال و مرویات سناتا ہوں تم لوگ ناپسندیدگی کے عالم میں آتے ہو۔

۱۳۱۷۵- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمٰن بن محمد، جعفر، عبدالرحمٰن بن داؤد، ابوزکریا یحییٰ بن زکریا نیشاپوری، ابوسعید فریابی، محمد بن ادریس وراق حمیدی، حمیدی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں بچپن میں طالب شعر میں لگا رہتا جہاں کہیں سے بھی مجھے اشعار ملتے لکھ لیتا اسی دوران ایک مرتبہ میں مکہ میں چل رہا تھا اچانک میں نے ایک گرجدار آواز سنی کوئی کہہ رہا تھا: اے محمد بن ادریس! علم کی طلب میں لگ جاؤ، میں نے جو پیچھے مڑ کر دیکھا تو مجھے کوئی بھی نظر نہ آیا، میں واپس لوٹا اور طلب علم میں مصروف ہو گیا،

میں احادیث و مسائل کو ہڈیوں پر لکھتا اور پھر ہڈیاں ایک مٹکے میں جمع کر دیتا حتی کہ مٹکا بھر جاتا، میں یتیم تھا میری والدہ کے پاس کوئی چیز نہیں ہوتی تھی، میرے ایک چچا کو یمن کا عہدہ قضاء سپرد کیا گیا جب وہ یمن جانے لگے میں بھی ان کے ساتھ چلا گیا، جب میں یمن سے واپس آیا تو مسلم بن خالد زنجی کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے انھیں سلام کیا مگر انھوں نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا اور کہا بعض لوگ ہمارے پاس آتے ہیں ہمیں گمان ہوتا ہے کہ وہ اپنی اصلاح کریگا مگر وہ اپنے نفس کو فاسد کر دیتا ہے میں پھر سفیان بن عیینہ کے پاس چلا گیا انھیں سلام کیا انہوں نے مجھے سلام کا جواب دیا اور کہا: اے ابوعبداللہ ہمیں خبر مل چکی ہے تم کن چکروں میں پھنس گئے تھے، ہمیں تمہاری خیریت ہی پہنچی ہے لہذا آئندہ اس طرف مت لوٹو، پھر میں مدینہ کی طرف نکل پڑا اور وہاں جا کر امام مالک کو موطا سنایا، پھر میں عراق میں محمد بن حسن رحمہ اللہ کے پاس آیا اور ان کے ساتھیوں (تلامذہ) کے ساتھ مناظرہ کرتا تھا، چنانچہ ان کے تلامذہ نے میری شکایت کی کہ یہ حجازی ہمارے اقوال میں عیب نکالتا ہے اور خطا کا ارتکاب بھی کرتا ہے، چنانچہ امام محمد رحمہ اللہ نے مجھ سے شکایت کا تذکرہ کیا میں نے کہا: ہم تو صرف تقلید ہی کو جانتے تھے لیکن جب ہم آپ کے پاس آئے آپ لوگوں کو کہتے ہوئے سنا: تقلید مت کرو بلکہ حق وصحبت کو طلب کرو، امام محمد نے کہا: میرے ساتھ مناظرہ کرو، میں نے کہا: میں آپ کے کسی شاگرد کے ساتھ مناظرہ کروں گا، ہاں آپ سنتے رہیں، کہا: نہیں بلکہ میرے ساتھ کرو، میں نے کہا: درست ہے، کہا: تم سوال کرو گے یا میں سوال کروں گا؟ میں نے کہا: جیسے آپکی مرضی، کہنے لگے: تم اس آدمی کے بارے میں کیا کہتے ہو جو کسی دوسرے کا ستون غصب کر لے اور اس پر اپنا مکان تعمیر کر لے پھر ایک اور آدمی آجائے جو ستون میں اپنا استحقاق ظاہر کرنے لگے؟ میں نے کہا: اس آدمی کو ستون اور اسکی قیمت میں اختیار دیا جائے گا اگر اس نے ستون اختیار کیا تو عمارت گرادی جائے گی اور ستون مالک کو واپس کر دیا جائے گا پھر بولے: تم کیا کہتے ہو ایک آدمی نے کسی کی لکڑی غصب کر لی پھر اس سے کشتی بنا کر سمندر میں اتار لی پھر اسکا مالک آ گیا اور استحقاق کا دعویٰ کرنے لگا؟ میں نے کہا کشتی کو قریب ساحل پر لنگر انداز کر دیا جائے گا اور پھر مالک کو لکڑی کی قیمت اور لکڑی میں اختیار دیا جائے گا اگر اس نے قیمت لے لی تو بہت اچھا ورنہ کشتی اکھاڑ کر لکڑ مالک کو واپس کی جائے گی، امام محمد کہنے لگے: تم کیا کہتے ہو کہ ایک آدمی نے ریشم کے دھاگے غصب کر لئے پھر ان سے تھیلا سی لیا اتنے میں دھاگوں کا مالک آ گیا اور استحقاق کا دعویٰ کرنے لگا؟ میں نے کہا مالک کو ریشم کی قیمت ملے گی۔ جواب سن کر امام محمد اور ان کے اصحاب نے نعرۂ تکبیر بلند کیا اور کہنے لگے: اے حجازی تم نے اپنا ہی قول ترک کر دیا۔ میں نے اس سے کہا: اچھا مجھے بتایئے، اگر مالک مکان اپنے مکان کو منہدم کر کے مالک ستون کو ستون واپس کر دے کیا سلطان مالک مکان کو ایسا کرنے سے روکے گا؟ جواب دیا: سلطان نہیں روکے گا، میں نے کہا مجھے بتایئے اگر کشتی کا مالک کشتی کو توڑ کر لکڑ مالک کو واپس دینا چاہے تو کیا سلطان اسکو ایسا کرنے سے روکے گا؟ کہا نہیں میں نے کہا: اسی طرح اگر تھیلے والا تھیلے کو ادھیڑ کر دھاگے مالک کو واپس کر دے تو کیا سلطان اسکو ایسا کرنے سے منع کرے گا؟ کہا جی ہاں میں نے کہا: جو چیز ممنوع نہیں اس پر آپ کیسے محظور کو قیاس کر رہے ہیں؟

۱۳۱۷۶- ابومحمد بن حیان، ابوبکر نسائی، عبداللہ بن اسلم اسفرائینی، محمد بن ادریس، حمیدی، کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں یتیم تھا اور والدہ کے ساتھ رہتا تھا والدہ کے پاس اتنی چیز بھی نہیں ہوتی تھی جو معلم کو دیتیں۔ راوی نے پوری حدیث بمثل مذکور بالا کے اور امام محمد کے ساتھ ہونے والے مناظرہ کو ذکر کیا اس حدیث میں اتنا اضافہ ہے: میں نے امام محمد سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے کیا آپ نے مباح پر حرام کو قیاس کر دیا؟ یہ اس پر حرام ہے اور وہ اس کے لئے حلال ہے، امام محمد رحمہ اللہ بولے: پھر تم کشتی کے ساتھ کیا کرو گے؟ میں نے کہا: میں کشتی کے مالک کو کہوں گا کہ قریب ترین ساحل پر کشتی کو لا کر لنگر انداز کرے تاکہ ہلاکت سے بچ جائے پھر میں تختہ (لکڑ) نکال کر مالک کو دے دوں گا اور اسے کہوں گا: کشتی درست کر کے چلے جاؤ، امام محمد رحمہ اللہ بولے: کیا نبی ﷺ کا ارشاد نہیں ہے کہ "لا ضرر و لا ضرار" میں نے کہا اسکو کس نے ضرر پہنچایا؟ اس نے خود اپنے آپ کو ضرر پہنچایا ہے میں نے ان

سے کہا: آپ اس آدمی کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو کسی دوسرے کی لونڈی غصب کرے پھر اسی لونڈی کے بطن سے غاصب کے دس لڑکے پیدا ہوں وہ سب کے سب حافظ قاری ہوں منبروں پر کھڑے ہو کر خطاب کرتے ہوں اور مسلمانوں کے قاضی بھی ہوں پھر لونڈی کا اصل مالک دو عادل گواہ لیکر آ جائے اور دعویٰ کرے کہ اس آدمی نے میری یہ لونڈی غصب کی تھی حتیٰ کہ اسکے بطن سے دس لڑکے پیدا ہوئے۔ آپ یہاں کیا فیصلہ کریں گے؟ امام محمد رحمہ اللہ نے کہا: میں غاصب کی اولاد کو لونڈی کے حقیقی مالک کے لئے غلام قرار دوں گا اور لونڈی کو اسے واپس کراؤں گا، میں نے کہا میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیکر پوچھتا ہوں کہ ان دونوں مسئلوں میں سے کونسا زیادہ باعث شر ہے؟ آیا غاصب کی اولاد کو غلام قرار دے کر واپس کروایا کشتی میں لگا ہوا تختہ اکھاڑ کر واپس کرو۔

۱۳۱۷۷- عبدالرحمن بن محمد بن حمدان، عبدالرحمن بن ابی حاتم، ابو بشر احمد بن حماد، دولابی، ابوبکر بن ادریس وراق حمیدی، حمیدی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے نجران کا اختیار سپرد کیا گیا اس وقت نجران میں قبیلہ بنو حارث اور بنو ثقیف کے کچھ لوگ رہ رہے تھے میں نے ان سب کو جمع کیا اور کہا تم لوگ اپنے میں سے سات آدمیوں کا انتخاب کر لو وہ جسکی بھی تعدیل کریں گے وہ عادل سمجھا جائے گا اور جسکو مجروح قرار دیں گے وہ مجروح قرار پائے گا، چنانچہ انہوں نے سات آدمیوں کو جمع کیا اور میں فیصلے کرنے کے لئے بیٹھ گیا، خاصمین سے کہہ دیا کہ جب دو گواہ میرے پاس گواہی دیں گے میں ان سات معدلین کی طرف متوجہ ہوں گا اگر انھوں نے مذکورہ گواہوں کی تعدیل کر دی تو عادل قرار پائیں گے اگر انھوں نے ان کی جرح کر دی تو میں کہوں گا کہ مزید گواہ لاؤ، جب یہ معاملہ طے پا گیا میں لوگوں کے درمیان فیصلے کرنے لگا، چنانچہ ایک مرتبہ میں نے ایک حکم جاری کیا لوگوں نے کہا: یہ جائدادیں اور یہ اموال جنکا فیصلہ ہمارے خلاف ہوا ہے یہ ہمارے نہیں ہیں یہ تو منصور بن مہدی کے ہیں اور ہم نے ان پر قبضہ کر رکھا ہے، میں نے کاتب سے کہا: لکھو کہ: فلاں بن فلاں نے اقرار کیا ہے کہ یہ مال اور یہ جائداد جسکا میں نے فیصلہ کیا ہے وہ اس کی ملکیت نہیں ہے وہ منصور بن مہدی کی ملکیت ہے اور اس کے قبضے میں ہے، چنانچہ یہ لوگ مکہ کی طرف آ گئے اور میرے بارے میں مختلف افواہیں پھیلاتے رہے حتیٰ کہ مجھے عراق بھیج دیا گیا، یہاں مجھے کہا گیا کہ دروازے پر اترو پس میں نے دیکھا کہ ان لوگوں میں سے بعض کے ساتھ اختلاف کرنے کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں ہے، عراق میں محمد بن حسن رحمہ اللہ کا ایک عظیم مرتبہ سمجھا جاتا تھا میں نے ان کی کتابوں کو بھرپور لکھا اور ان کے اقوال کی باخوبی معرفت حاصل کی چنانچہ جب امام محمد رحمہ اللہ مجلس درس سے اٹھ کر چلے جاتے میں ان کے تلامذہ کے ساتھ مناظرہ شروع کر دیتا۔

۱۳۱۷۸- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابو حاتم، عمرو بن سوادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے عمر بھر میں تین مرتبہ شدید مفلسی کا سامنا کرنا پڑا حتیٰ کہ میں نے اپنے اموال میں سے قلیل وکثیر اور بیوی اور بیٹی کے زیورات تک بیچ دیئے تھے ان تین مرتبہ جیسی مفلسی میں نے کبھی نہیں دیکھی، عمرو بن سوادہ کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کھانے اور دراھم ودنانیر پر سب سے زیادہ سخاوت کرتے تھے۔

۱۳۱۷۹- عبداللہ بن محمد، عبدالرحمن بن داؤد، ابراہیم بن فتحون، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم کا بیان ہے کہ ہمارے ایک ساتھی نے مجھے بتایا ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میرے پاس مال وغیرہ نہیں ہوتا تھا اور میں نے کمسنی ہی میں طلب علم شروع کر لی تھی (فکنت اذھب الی الدیوان استوھب الظھور اکتب علیھا) یعنی ہڈیاں وغیرہ تلاش کر کے علم اس پر لکھا تھا۔

۱۳۱۸۰- عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابو حاتم، عمرو بن سوادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: دو چیزیں میرا خاص نصب العین تھا تیر اندازی اور طلب علم، چنانچہ میں نے تیر اندازی میں کمال درجے کی مہارت حاصل کر لی حتیٰ کہ اگر میں دس نشانے لگانا چاہتا وہ دس کے دس درست لگتے، امام شافعی رحمہ اللہ علمی مرتبے کو بیان کرنے سے خاموش ہو گئے، میں نے عرض کیا:

بخدا آپ علم میں تیراندازی سے زیادہ مہارت رکھتے ہیں۔

۱۳۱۸۱- عبداللہ بن محمد، ابوعبداللہ عمرو بن عثمان بن مکی کے سلسلۂ سند سے امام شافعی رحمہ اللہ کے نواسے کا بیان ہے کہ میرے والد نے کہا کہ امام شافعی رحمہ اللہ نوجوانی میں ستاروں میں غور وفکر کرتے رہتے تھے چنانچہ آپ رحمہ اللہ جس چیز میں غور وفکر کرتے اس میں بھرپور مہارت حاصل کر لیتے تھے، ایک دن آپ رحمہ اللہ بیٹھے ہوئے تھے اور محلے میں ایک مطلقہ عورت تھی، آپ رحمہ اللہ کہنے لگے: وہ مطلقہ عورت کانی بچی جنم دے گی اور اسکی شرم گاہ پر ایک سیاہ رنگ کا خال (تل) ہوگا اور اتنی اتنی مدت میں مرجائے گی، چنانچہ اس عورت نے ان کے بیان کے عین مطابق بچی جنم دی، اس کے بعد امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنے اوپر شرط لگادی کہ آئندہ ستاروں میں نہیں دیکھیں گے اور علم نجوم کے متعلق ان کے پاس جو کتابیں تھیں وہ دفن کردیں۔

۱۳۱۸۲- عبدالرحمٰن بن ابوعبدالرحمٰن جرجانی، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، ربیع بن سلیمان (دوسری سند) ابونعیم، محمد بن عبدالرحمٰن بن مخلد محمد بن موسیٰ بن نعمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے محمد بن حسن سے ایک بار شتر علم حاصل کیا یہ سارا علم سماعی تھا۔

۱۳۱۸۳- عبدالرحمٰن، ابومحمد بن ابی حاتم، ابوحاتم، احمد بن ابی سریج کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے محمد بن حسن کی کتابوں پر ساٹھ دینار خرچ کئے پھر میں نے ان کتابوں میں تدبر وتفکر کی پھر ہر مسئلہ کی ایک طرف ایک حدیث رقم کردی۔

۱۳۱۸۴- عبدالرحمٰن، ابومحمد بن ابوحاتم، احمد بن سلمہ بن عبداللہ نیشاپوری، ابوبکر بن ادریس وراق حمیدی، حمیدی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں فہم وفراست کی کتابوں کی تلاش میں یمن گیا حتیٰ کہ میں نے ان کتابوں کو جمع کرکے بھرپور لکھ لیا۔

۱۳۱۸۵- عبدالرحمٰن، ابومحمد بن ابی حاتم، ابوحاتم، احمد بن ابی سریج، احمد بن سنان واسطی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ابن عجلان عن علی بن یحییٰ بن خلاد عن ابیہ عن عمہ کے سلسلۂ سند سے حدیث نقل کی کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے مسجد کے ایک کونے میں ایک آدمی کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، (جب وہ نماز پڑھ چکا) آپ ﷺ نے فرمایا: واپس جاؤ اور نماز پڑھو بلاشبہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔۔ الحدیث۔ چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ حدیث حسین الخ یحییٰ بن سعید قطان، ابن عجلان، ابومحمد بن ابی حاتم کے سلسلۂ سند سے لکھی، چونکہ امام شافعی رحمہ اللہ صحیح حدیث کی طلب کے حریص تھے اور لکھا: عن رجل عن یحییٰ بن سعید قطان، الحدیث۔ چنانچہ انھیں اپنے سے عمر میں چھوٹے محدث سے لکھنے میں ذرہ برابر باک محسوس نہ کی ممکن ہے یحییٰ بن سعید اس وقت زندہ ہوں اور اس کی پرواہ نہ کی ہو۔

۱۳۱۸۶- ابوبکر بن جعفر بغدادی غندر، ابوبکر محمد بن عبیدہ ابونصر مخزومی کوفی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین نے اپنے سامنے بہت ساری تلواریں اور دیگر آلات عذاب (بیڑیاں اور ہتھکڑیاں وغیرہ) جمع کرائے، پھر مجھے آواز دی: اے فضل! میں نے کہا: لبیک: اے امیر المؤمنین! اس حجازی یعنی امام شافعی کو میرے پاس لاؤ میں نے دل میں کہا: انا للہ وانا الیہ راجعون' اس آدمی کا کام آج تمام ہوگیا، بہر حال میں امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس آیا اور کہا: امیر المؤمنین کے پاس جائیے کہا: میں دو رکعت نماز پڑھ لوں پھر چلوں گا، چنانچہ انہوں نے نماز پڑھی اور پھر اپنے خچر پر سوار ہوکر ہارون الرشید کے دربار کی طرف چل دیئے، جب ہم پہلے دروازے سے داخل ہونے لگے تو امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنے ہونٹوں کو کچھ حرکت دی پھر جب دوسرے دروازے سے داخل ہوئے امام رحمہ اللہ نے دوبارہ ہونٹوں کو حرکت دی، جب ہم ہارون الرشید کے بالکل سامنے پہنچ گئے ہارون فوراً امام شافعی کی طرف اٹھا جیسا کہ ان سے کوئی ڈرنے والا ہو۔ ہارون نے امام رحمہ اللہ کو اپنی جگہ بٹھایا اور خود ان کے سامنے بیٹھ کر معذرت کرنے لگا اور تمام درباری کھڑے دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے ایک وقت وہ تھا کہ امیر المؤمنین نے امام شافعی رحمہ اللہ کو قتل کرنے کا تمام تر سامان مہیا کرلیا تھا ایک وقت اب آگیا ہے کہ

وہ امام رحمہ اللہ کے سامنے عاجز بنا بیٹھا ہے۔ کافی دیر تک بیٹھے دونوں گفتگو کرتے رہے پھر امام کو واپس جانے کی اجازت دی پھر مجھے آواز دی میں حاضر ہوا کہا کہ اشرفیوں کی تھیلی لے کر ان کے ساتھ جاؤ میں دراہم سے بھری ہوئی تھیلی اٹھا کر چل دیا اور جب ہم پہلے دروازے پر پہنچے میں نے کہا، میں آپ کو اس ذات کا واسطہ دیکر پوچھتا ہوں کہ جس نے امیر المؤمنین کے غصے کو رضامندی سے بدل دیا آپ نے امیر المؤمنین کے چہرے پر کیا پڑھا کہ وہ رضامندی پر مجبور ہو گیا، امام رحمہ اللہ بولے: اے فضل: میں نے کہا: اے سید فقیہ لبیک! کہا مجھ سے لے لو اور یاد کرو "شهد الله انه لااله الاهو" (آل عمران: ١٨) ''اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں یا اللہ میں تیری پاکی کے نور تیری پاکیزگی کی برکت اور تیرے جلال کی عظمت کی پناہ مانگتا ہوں ہر طرح کی آفت سے اور ہر جن وانس کے پیش آنے سے الا یہ کہ جو خیر کا پیغام لائے، اے رحمٰن! یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اور تیرے حضور فریاد کرتا ہوں اے وہ ذات جس کے سامنے بڑے بڑے فرعونوں کی گردنیں جھک جاتی ہیں اور جسکے سامنے ظالموں اور جابروں کے غصے نرم پڑ جاتے ہیں تیرا ذکر میرا شعار ہے اور تیری ثناء میرا اوڑھنا بچھونا ہے میں اپنے آپ کو تیری حفاظت میں دیکھنا چاہتا ہوں مجھے بچالے اور خیر کے ساتھ بے نیاز کر دے اے رحمٰن! فضل کہتے ہیں میں نے یہ دعا اپنے پاس لکھ لی چنانچہ ہارون الرشید بہت غصے والا تھا تاہم جب بھی غصہ ہوتا میں فوراً یہ دعا پڑھ لیتا اسکا غصہ رفع ہو جاتا اور رضامند ہو جاتا یہ فضیلت مجھے امام شافعی رحمہ اللہ کی برکت سے حاصل ہوئی۔

١٣١٨٧- ابوبکر بن مالک بن محمد بن موسیٰ، محمد بن حسن بن مکرم، عبدالاعلیٰ بن حماد زرسی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک دن ہارون الرشید نے فضیل بن ربیع سے کہا فضل اس وقت ہارون کے پاس کھڑا تھا: اے فضل! حجازی کہاں ہے؟ ہارون نے غضبناک ہو کر پوچھا: میں نے جواب دیا: وہ یہیں ہے کہا: اس کو میرے پاس لاؤ، میں باہر نکل گیا چونکہ مجھے امام شافعی رحمہ اللہ کی فصاحت و بلاغت عقل و دانش اور علم و فقاہت کی وجہ سے ان سے محبت تھی اس لئے میں بہت غمزدہ ہوا۔ میں امام شافعی رحمہ اللہ کے دروازے پر آ گیا اور دستک دی آپ رحمہ اللہ اندر نماز پڑھ رہے تھے۔ دستک سن کر نماز ہی میں کھانس دیئے تاکہ میں انکا تھوڑا انتظار کرلوں، حتیٰ کہ نماز سے فارغ ہوئے اور دروازہ کھولا میں نے کہا: امیر المؤمنین کے پاس چلئے، آپ بولے: ہم نے سنا اور اطاعت بجالائی، تازہ وضو کیا کپڑے زیب تن کئے اور نکل کر چل پڑے جب ہم دربار میں پہنچے میں نے شفقت کی غرض سے کہا: اے ابوعبداللہ رکئے تاکہ میں اندر جا کر اجازت طلب کر آؤں۔ میں امیر المؤمنین کے پاس گیا اور اسے بحالت سابقہ غضبناک ہی پایا۔ پوچھا: کہاں ہے حجازی؟ میں نے کہا: دروازے پر کھڑا ہے، کہا: اسے میرے پاس لے آؤ، چنانچہ میں آپ رحمہ اللہ کو لیکر اندر آ گیا آتے وقت آپ رحمہ اللہ آہستہ آہستہ کچھ پڑھتے رہے، جب امیر المؤمنین نے آپ رحمہ اللہ کو دیکھا فوراً اٹھا اور گرمجوشی سے انکا استقبال کیا اور ماتھے پر بوسہ لیا اور اچھی طرح سے آؤ بھگت کی پھر بولا: آپ ہمیں ملنے کیوں نہیں آتے یا پھر ہمارے ہی پاس رہ جایئے؟ امیر المؤمنین نے آپ رحمہ اللہ کو اپنے پاس تخت پر بٹھایا اور تھوڑی دیر گفتگو کرتے رہے پھر دیناروں سے بھری ہوئی ایک تھیلی کا آپ رحمہ اللہ کے لیے حکم دیا، آپ رحمہ اللہ بولے: مجھے اس کی حاجت نہیں فضل کہتے ہیں میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کی طرف اشارہ کیا اور وہ خاموش ہو گئے امیر المؤمنین نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ رحمہ اللہ کو واپس گھر تک پہنچا آؤں میں نکل کر ان کے ساتھ چل دیا دیناروں کی تھیلی بھی ساتھ اٹھالی آپ رحمہ اللہ نے راستے میں جاتے جاتے ہی وہ پوری کی پوری تھیلی دائیں بائیں اور آگے پیچھے خرچ کر دی (یعنی لوگوں میں تقسیم کر دی) حتیٰ کہ اپنے گھر میں داخل ہوئے ان کے پاس ایک دینار بھی باقی نہیں بچا تھا، جب گھر میں داخل ہوئے میں نے کہا: بلاشبہ آپ نے میری محبت کو پہچان لیا ہوگا میں آپ کو اس ذات کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ جس نے امیر المؤمنین کے غصے کو ٹھنڈا کیا آپ نے امیر المؤمنین کے پاس داخل ہوتے وقت کیا پڑھا تھا؟ کہنے لگے مجھے امام مالک رحمہ اللہ نے نافع عن ابن عمرؓ کی سند سے حدیث سنائی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ احزاب کے موقع پر یہ آیت تلاوت کی ''شهد الله انه لااله الاهو... ان الدين عندالله الاسلام'' تک (آل عمران: ١٨-١٩) پھر کہا: میں

اس چیز کی گواہی دیتا ہوں جسکی گواہی اللہ تعالیٰ نے دی ہے اور میں اس کی گواہی دیتا ہوں جس کی گواہی کو اللہ تعالیٰ کے ہاں ودیعت رکھتا ہوں تا کہ قیامت کے دن اس کی ادائیگی ہو یا اللہ! میں تیری پاکی کے نور اور تیری عظیم برکت اور تیری پاکیزگی کی عظمت کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ ہر طرح کی بلا و آفت سے، دن رات میں پیش آنے والے مصائب سے الا یہ کہ رات کو کوئی بھلائی پیش آئے۔ یا اللہ تو میری فریاد کو سننے والا ہے میں تجھی سے فریاد کرتا ہوں تو ہی میری پناہ گاہ ہے میں تیری ہی پناہ میں آتا ہوں تو ہی مجھے پناہ دینے والا ہے میں تیری ہی پناہ طلب کرتا ہوں اے وہ ذات جسکے سامنے جابروں کی گردنیں جھک جاتی ہیں اور جسکے سامنے بڑے بڑے فرعونوں کی گردنیں زمین بوس ہو جاتی ہیں میں تیرے رسوا کرنے پردہ کے چاک کرنے، تیرے ذکر کو بھولے اور تیرے لشکر سے اعراض کرنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں میں دن رات میں نیند و آرام میں کوچ و سفر میں حیات و ممات میں اپنے آپ کو تیری حفاظت میں دیتا ہوں تیرا ذکر میرا شعار ہے تیری ثناء میرا اوڑھنا بچھونا ہے تیرے سواء کوئی معبود نہیں تو پاک ہے اور تعریفوں والا ہے تمام تر عظمت و شرافت تیرے لئے ثابت ہے، تو اپنی ذات کے انوار کی وجہ سے باعث تکریم ہے مجھے اپنی رسوائی اور اپنے بندوں کی شر سے محفوظ رکھ اور مجھ پر اپنی حفاظت کے خیمے تان دے اور مجھے اپنی عنایت کی حفاظت میں داخل کر دے اور میرے لئے خیر و بھلائی کے دروازے کھول دے یا ارحم الراحمین فضل کہتے ہیں یہ دعا میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے سن کر یاد کر لی پھر اس کے بعد رشید مجھ پر غصہ نہیں ہوا۔ یہ امام شافعی رحمہ اللہ کی پہلی برکت تھی جو مجھے دیکھنے کو ملی۔

۱۳۱۸۸-محمد بن ابراہیم بن احمد، زاہر بن محمد بن فیض بن صقر حمیری شیرازی، منصور بن عبدالعزیز ثعلبی، محمد بن اسماعیل بن حبال حمیری، اسماعیل بن حبال حمیری کا بیان ہے کہ محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ شریف آدمی تھے، بچپن میں لغت، عربیت، فصاحت و بلاغت اور اشعار کی طلب میں لگے رہتے تھے۔ دیہاتوں میں جا کر ادب حاصل کرتے چنانچہ ایک دن امام شافعی رحمہ اللہ عرب کی دیہاتی بستیوں میں سے ایک بستی میں تھے کہ اچانک ان کے پاس ایک دیہاتی آیا اور کہنے لگا: تم اس عورت کے بارے میں کیا کہتے ہو جسے ایک دن حیض آئے اور ایک دن پاک رہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ بولے: میں نہیں جانتا، دیہاتی کہنے لگا: اے بھتیجے فضیلت زائد چیز سے زیادہ افضل ہے (یعنی علم فقہ علم ادب سے افضل ہے) امام شافعی رحمہ اللہ بولے میں نے حصول ادب سے حصول فقہ کا ارادہ کیا ہوا ہے اور علم فقہ حاصل کرنے کا میں نے مصمم ارادہ کیا ہوا ہے، اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے اور میں اسی سے مدد طلب کرتا ہوں پھر امام شافعی رحمہ اللہ حضرت امام مالک رحمہ اللہ کے پاس چلے گئے، امام مالک حدیث میں صدوق تھے اور مجلس میں بھی صادق تھے اور مجلس میں انکا منفرد مقام تھا، امام شافعی رحمہ اللہ امام مالک کے تلامذہ کے ساتھ مناظرہ کر کے ان پر غلبہ پا لیتے امام مالک رحمہ اللہ نے انھیں ڈانٹا تو انھیں علم ادب سے بھرا ہوا پایا پھر امام مالک رحمہ اللہ کی وفات تک ان کے ساتھ چمٹے رہے پھر ان کی وفات کے بعد یمن آ گئے یمن میں ایک خارجی نے ہارون کے خلاف سر اٹھایا ہوا تھا امام شافعی رحمہ اللہ نے اسے لعن طعن کیا اور اس کے مددگاروں سے اعراض کیا، اس خارجی سے امام شافعی رحمہ اللہ کے بارے میں شکایت کی گئی، خارجی نے آدمی بھیج کر امام شافعی رحمہ اللہ کو اپنے پاس حاضر کیا اور انھیں قتل کرنے کا ارادہ کیا، لیکن خارجی نے جب امام شافعی رحمہ اللہ کا فصاحت بھرا کلام سنا تو اسے آپ رحمہ اللہ کے فضل و شرف اور پاکدامنی کا یقین ہوا نہ صرف ان کا قصور معاف کر دیا بلکہ انھیں عہدہ قضاء بھی پیش کیا لیکن امام شافعی رحمہ اللہ نے عہدہ قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد ہارون نے اس خارجی پر لشکر کشی کی چنانچہ خارجی کو گرفتار کر کے ہارون کے پاس لایا گیا اس کے ساتھ امام شافعی رحمہ اللہ بھی لائے گئے۔ دونوں ہارون کے سامنے لائے گئے ہارون نے دونوں کو قتل کرنے کا حکم دیا امام شافعی رحمہ اللہ بولے امیر المؤمنین اگر آپ بہتر سمجھیں تو میری بات سن لیں پھر مجھ پر سزا جاری کریں کہا: جو کہنا چاہتے ہو کہو، چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ کے مقام و مرتبے کو پہچانا، بلکہ ہارون نے کلام ایک بار پھر دہرانے کی پیشکش کی۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے ساری بات ایک بار پھر انتہائی شیریں الفاظ میں پیش کر دی۔

ہارون بولا: اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں آپ جیسے افراد کو بکثرت پیدا فرمائے۔

دربار میں امام محمد بن حسن موجود تھے، پھر امام شافعی رحمہ اللہ نے امام محمد کے پاس کئی دن تک قیام کیا اسی دوران انہوں نے امام محمد اور امام ابوحنیفہ کی کتابیں لکھیں۔ پھر یہاں سے فارغ ہوکر شام چلے گئے اور وہاں ایک مدت تک قیام کیا اس عرصے میں اقوال ابوحنیفہ پر نقض وارد کرتے رہے اور ان پر رد کرتے رہے۔ یہاں تک کہ ان کا کلام مدون کرلیا گیا پھر امام شافعی رحمہ اللہ نے امام مالک پر رد کرنے کے لئے استخارہ کیا خواب میں رد کرنے کے متعلق انھیں اشارہ مل گیا، تقریباً پانچ اجزاء پر مشتمل کلام پر رد کیا، پھر مصر چلے گئے وہاں امام مالک رحمہ اللہ کے تلامذہ کے ساتھ بحث مباحثہ کرتے رہے جب تلامذہ نے انھیں بعض مسائل میں امام مالک کی مخالفت کرتے ہوئے دیکھا تو تلامذہ امام شافعی پر چڑھ دوڑتے، جب سلطان کو خبر ملی اس نے تلامذہ کو اور امام شافعی رحمہ اللہ کو اپنے دربار میں جمع کیا چنانچہ سلطان نے جب امام شافعی رحمہ اللہ کو جامع مسجد میں بیٹھنے کا حکم دیا اور دربان کو حکم دیا کہ امام شافعی رحمہ اللہ جب بھی تشریف لائیں انھیں مت روکو، یوں دن بدن امام شافعی رحمہ اللہ کی شان میں اضافہ ہوتا رہا اور ان کے تلامذہ میں روز بروز اضافہ ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ ہارون الرشید کا مسئلہ پیش آیا جسکی طرف وہ لوگوں کو دعوت دیتا تھا فقہاء پہلے اسے چھپاتے رہے بعض نے اسے طوعاً قبول کیا اور بعض نے کرھاً، اسی دوران یہ مسئلہ امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس لایا گیا۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے اس میں غور وفکر کی اور کہا کہ بخدا! امیر المؤمنین نے غفلت سے کام لیا، امیر المؤمنین کے حق کی بنسبت اللہ تعالیٰ کا حق ہمارے اوپر زیادہ واجب ہے یہ مسئلہ تو صحابہ کرامؓ کے موقف کے خلاف ہے اور آئمہ کرام کے اعتقاد کے بھی مخالف ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے ہارون کو اپنا موقف لکھ بھیجا۔ ہارون [illegible] کو جواباً لکھا کہ شافعی کو بیڑیوں میں جکڑ کرلایا جائے حتیٰ کہ امام شافعی رحمہ اللہ امیر المؤمنین کے دربار میں حاضر کئے گئے اور انھیں فی الحال کسی حجرے میں ٹھہرایا گیا پھر محمد بن حسن اور بشر مریسی دونوں اکٹھے دربار میں داخل ہوئے، ہارون نے ان دونوں سے کہا: وہ قریشی جس نے ہمارے مسئلہ کی مخالفت کی ہے وہ دربار میں حاضر کردیا گیا ہے اور وہ بیڑیوں میں جکڑا ہوا ہے آپ دونوں اس کے معاملہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ محمد بن حسن بولے: اے امیر المؤمنین! مجھے خبر پہنچی ہے کہ وہ اپنے استاذ کی مخالفت کرتا ہے اور میرے استاذ کی بھی مخالفت کرتا ہے اور ان پر رد بھی کرتا ہے۔ اپنے موقف کی طرف لوگوں کو دعوت دیتا ہے۔ اگر آپ بہتر سمجھیں تو اسے یہاں حاضر کرلیں تاکہ ہم اسکا امتحان لے لیں اور اسکی حجت کا خاتمہ کریں چنانچہ امیر المؤمنین نے امام شافعی رحمہ اللہ کو ہتھکڑیوں میں جکڑ کر دربار میں حاضر کرنے کا حکم دیا، امام شافعی رحمہ اللہ امیر المؤمنین کے سامنے لائے گئے امام رحمہ اللہ نے سلام کیا مگر امیر المؤمنین نے سلام کا جواب نہ دیا آپ رحمہ اللہ کافی دیر تک کھڑے رہے امیر المؤمنین نے انھیں بیٹھنے کی اجازت نہ دی۔ امیر المؤمنین محمد بن حسن اور بشر مریسی کی طرف متوجہ رہے اور آپ رحمہ اللہ کی طرف مطلق توجہ نہ دی پھر آپ رحمہ اللہ کو بیٹھنے کا اشارہ کیا پھر محمد بن حسن بولے: اے شافعی! مسئلہ لاؤ تاکہ ہم اس پر بحث کریں، امام شافعی رحمہ اللہ بولے: جو چاہو مجھ سے پوچھو بشر مریسی بولے: اگر امیر المؤمنین کی مجلس نہ ہوتی ہم تمہیں اس مقام پر (یعنی قتل وسزا پر) پہنچاتے جس کے تم اہل ہو، تم عمر کے انتہائی درجے پر نہیں ہو، اور نہ ہی تم ذمہ علم میں ہو کہ تم اس کے لائق ہوتے، امام شافعی رحمہ اللہ نے اسے کہا: تم ایسا نہیں کرسکتے، بشر بولے: یہ اہل یمن کی عادت ہے اور پھر یہ اشعار پڑھے۔

اهابک یا عمرو ما هبتنی. وخاف بشراک اذهبتنی. وتزعم امی عن ابیه. من اولادحام بها عبتنی

اے عمرو میں تجھ سے ڈرتا ہوں حالانکہ تو مجھ سے نہیں ڈرتا ہے جب تو مجھ سے ڈرے گا بشر بھی تجھ سے خوفزدہ ہوگا اور تیرا گمان ہے کہ میری ماں اور میرا باپ حام کی اولاد سے ہیں تب تو مجھے عیب لگاتا ہے۔

ومن هاب الرجال [illegible]بوه. ومن حقر الرجال لن یهابا. من قضت الرجال له حقوقا. ولم یعص الرجال فما اصابا

جو آدمی مردوں سے ڈرے اس سے تم ڈرتے ہو، اور جو مردوں کی تحقیر کرتا ہے اس سے ہیبت نہیں محسوس کی جاتی لوگ جسکے

حقوق ادا کریں وہ ان کی نافرمانی نہیں کرتا اور وہ درستی کو پہنچا نہیں۔
بشر نے جواباً یہ شعر پڑھا۔

هذا اوان الحرب فاشتدی زیم

یہ لڑائی کا وقت ہے اور لفاظی شدت پکڑ چکی۔

امام شافعی رحمۃ اللہ نے اسے جواب دیا۔

سیعلم ما یرید اذا التقینا بشط الراب ای فتیٰ اکون

عنقریب معلوم ہو جائے گا جب ہماری باہمی مڈبھیڑ ہوگی کہ میں کیسا نوجوان ہوں۔

بشر کہنے لگا: اے امیر المؤمنین مجھے اور شافعی کو چھوڑ دیجئے ہم آپس میں لپیٹ لیتے ہیں ہارون نے کہا: چلو تمہیں ایسا کرنے کی اجازت ہے، بشر نے امام شافعی رحمۃ اللہ سے کہا: مجھے بتاؤ اس پر کیا دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد ہے؟ امام شافعی رحمۃ اللہ نے کہا: اے بشر! جس موقف کو لیکر خواص کی زبان گویا ہوئی ہے میں اس سے بات کروں گا، مگر اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں کہ میں تمہیں تمہارے مقام ومقدار کے مطابق جواب دوں، تمہارے پوچھے ہوئے سوال پر دلیل خود اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات ہے، مصوت میں اصوات کا اختلاف جبکہ محرک واحد ہو اس بات پر دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد ہے۔ جسد واحد میں چار مختلف خواص استفاضہ ہیکل میں جسد کی ترتیب پر متفق ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے واحد ہونے پر دلیل ہے۔ اس طرح چار مختلف قسم کے طبائع اضداد غیر اشکال ہیں وہ متفق ہیں اصلاح احوال پر، یہ بھی اللہ تعالیٰ کے واحد ہونے پر دلیل ہے، آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں، زمین پر ہر طرح کے چوپایے کے پھیلانے میں، ہواؤں کے پھیلانے وپھیرنے میں اور آسمان وزمین میں مسخر بادلوں میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں، یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے واحد لاشریک ہونے پر دلیل ہے۔ بشر نے کہا: اس پر کیا دلیل ہے کہ محمد اللہ کے رسول ہیں؟ امام شافعی رحمۃ اللہ بولے: قرآن واجماع اس پر دلیل ہے، تقدیر معلوم دلیل واضح پر ایمان کے ہونے میں دلیل ہے کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے بعد کوئی رسول مبعوث نہیں ہوگا، دیگر فنون علوم سے ہٹ کر تمہارا مجھ سے یہ دو سوال پوچھنا دلیل ہے کہ تم دین میں شاک ہو اور اللہ عزوجل کے بارے میں لغزش کھا رہے ہو اگر میرے لئے یہاں سکوت کرنے کی گنجائش ہوتی بخدا! میں ضرور سکوت اختیار کرتا، اگر تم کہو کہ میں نے ان دو سوالوں کے جواب میں گرمجوشی سے کام نہیں لیا میں کہوں گا کہ یہ چیز یقین سے دور ہے، میرے ہاتھ تم سے کیسے کوتاہی کرتے حالانکہ میری زبان تم تک پہنچ چکی ہے، بشر نے کہا: تم نے اجماع کا دعویٰ کیا ہے کیا تم ایسی کوئی چیز جانتے ہو جس پر لوگوں نے اجماع کیا ہو؟ کہا: جی ہاں! لوگوں نے اجماع کر رکھا ہے کہ یہ موجود آدمی امیر المؤمنین ہے اور جو اس کی مخالفت کرے گا اسے قتل کیا جائے گا، ہارون ہنس دیا اور پاؤں سے بیڑیاں اتار لینے کا حکم دیا، پھر امام شافعی رحمۃ اللہ کی طبیعت میں نکھار آ گئی اور بڑی عمدگی سے کلام کیا، ہارون الرشید کلام سن کر متعجب ہوا اور امام شافعی رحمۃ اللہ کو اپنے قریب کیا اور ان دونوں پر انہیں ترجیح دی پھر دونوں لغت میں بحث کرنے لگے، بشر لغت میں لغزش کھا جاتا پھر لغت اہل یمن کی طرف نکل گئے کئی جگہوں میں بشر زیر ہو جاتا، محمد بن حسن نے بشر سے کہا: اے آدمی! یہ تو قریشی ہے لغت تو اس کی طبیعت ثانیہ ہے، تو لغت میں سینہ زوری کر رہا ہے۔ مجھے اس سے بات کرنے دو چنانچہ محمد بن حسن رحمۃ اللہ اور شافعی رحمۃ اللہ کے درمیان دس مسائل میں بحث ہوئی ان میں سے پانچ مسائل میں محمد بن حسن رحمۃ اللہ زیر ہو گئے، امام شافعی رحمۃ اللہ نے بدلہ دینا چاہا تو کہنے لگے: اے امیر المؤمنین میں نے کسی یمنی کو ان سے بڑا فقیہ نہیں دیکھا، امیر المؤمنین کے سامنے محمد بن حسن کی تعریفیں کرنے لگے اور ان کی فضیلت بیان کی، ہارون سمجھ گیا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ کا کیا ارادہ ہے چنانچہ ہارون نے دونوں کو خلعت فاخرہ پیش کی اور امام شافعی رحمۃ اللہ کو خلعت خاص سے نوازا اور امام شافعی رحمۃ اللہ کے لئے خصوصاً پچاس ہزار درہم کا حکم دیا امام شافعی رحمۃ اللہ گھر واپس پلٹے

جب گھر پہنچے ان کے پاس ایک درہم بھی باقی نہیں بچا تھا سب کے سب خیرات کر دیئے، ہارون نے امام شافعی رحمہ اللہ سے کہا: میں امیر المؤمنین ہوں اور آپ قوم کے پیشوا ہیں، آپ سے پہلے میرے پاس فقہاء میں سے کوئی بھی نہیں آیا، محمد بن حسن نے یہ اشعار پڑھے

اخذتُ نار ابیدی. اشعلتهافی کبدی فــقــلــت

ویــحــی سیــدی. قتــلــت نــفــســی بیــدی

میں نے آگ اپنے ہاتھ سے پکڑ کر اپنے جگر میں بھڑ کا دی، پس میں نے کہا: اے میرے سردار میری ہلاکت میں نے اپنی جان کو اپنے ہاتھ سے قتل کر دیا۔

(یہ واقعہ مذکور تو ہے لیکن اس کے سچ وجھوٹ ہونے میں بحث ہے وہ یوں کہ پہلے گزر چکا ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ میں نے امام محمد رحمہ اللہ سے ایک اونٹ کے بوجھ کے برابر علم حاصل کیا ہے دونوں حضرات میں استاذ وشاگرد کا احترام ملحوظ رہا ہے۔ ابن عبدالبر کہتے ہیں سارے کے سارے شوافع پر واجب ہے کہ آئمہ احناف کا شکر یہ ادا کریں جن سے انھیں فقہ ملا، اس واقع کے سارے راوی متکلم فیہ ہیں بعض کذاب ہیں اور بعض حدیثیں وضع کرنے میں بہت شہرت رکھتے ہیں بہر حال حقیقت حال اس سے الگ ہے)

۱۳۱۸۹-محمد بن ابراہیم بن احمد، ابوعمرو، عثمان بن احمد بن عبداللہ دقاق المعروف با بن سماک بغدادی، محمد بن عبیداللہ مدینی، احمد بن موسیٰ نجار، ابوعبداللہ بن محمد بن اسماعیل اموی (سند میں مذکور احمد بن موسیٰ نجار کے بارے میں ذہبی کا کہنا ہے کہ وہ وحشی درندہ ہے اور جھوٹا کذاب ودجال ہے۔ [1] اور عبداللہ بن محمد اموی کے بارے میں دار قطنی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ وہ اپنی طرف سے حدیثیں گھڑ لیتا تھا [2] عبداللہ بن محمد بلوی (یہ بھی موضوع حدیثیں بیان کیا کرتا تھا جھوٹا کذب ہے) کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب ابوعبداللہ امام شافعی رحمہ اللہ عراق لائے گئے تورات کے وقت خچر پر سوار کر کے لائے گئے انہوں نے اپنے اوپر ایک چادر اوڑھ رکھی تھی اور پاؤں میں لوہے کی بیڑیاں پڑی ہوئی تھیں اور عبداللہ بن حسن کے ساتھیوں میں سے تھے، شعبان ۱۸۴ھ کا واقعہ ہے، اس وقت ہارون الرشید کے پاس قاضی ابو یوسف کا طوطی بولتا تھا اور قاضی القضاۃ کا عہدہ محمد بن حسن کے پاس تھا ہارون ان دونوں کی رائے کو ترجیح دیتا تھا اور ان دونوں کے اقوال کو نفقہ قرار دیتا تھا، چنانچہ اس روز دونوں ہارون کے پاس گئے اور اسے امام شافعی رحمہ اللہ کی خبر دی اور اس کے ساتھ کھلے دل سے گفتگو کی، محمد بن حسن نے کہا: تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے تمام علاقوں کو آپ کے زیر نگیں کیا اور لوگوں کا آپ کو بادشاہ بنایا، لیکن تا قیامت کچھ لوگ باغی ہیں اور کچھ معاند، بتحقیق دعوت زور پکڑتی گئی، اور اللہ تعالیٰ کا امر غالب ہوتا گیا لیکن وہ لوگ اسے ناپسند سمجھتے رہے، عبداللہ بن حسن کے اصحاب کی ایک جماعت جمع ہوگئی ہے حالانکہ وہ تفرقہ کا شکار تھے آپ کے پاس ایک آدمی توبہ تائب ہو کر آ گیا ہے اور وہ اس وقت دروازے پر موجود ہے، اسے محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن سائب بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن عبدالمطلب بن عبد مناف کہا جاتا ہے اور وہ دعویٰ کرتا ہے کہ امر خلافت کا وہ حقدار ہے کلا وحاشاللہ، پھر وہ علمی مرتبے کا دعویٰ کرتا ہے حالانکہ اس مرتبے کی اسکی عمر ہی نہیں ہے اسکی گواہی نہ اسکی قدر ومنزلت دیتی ہے اور نہ ہی اس کی زبان میں خوفزدہ ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کے امور مبہمہ میں آپکی کفایت کرے اور آپکی لغزشوں کو درگزر کرے، پھر محمد بن حسن خاموش ہو گئے اور امیر المؤمنین ابو یوسف کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: اے یعقوب! کیا آپ کو محمد بن حسن کی کسی بات کا انکار ہے؟ ابو یوسف بولے: محمد بن حسن اپنے قول میں سچے ہیں۔ وہ آدمی ایسا ہی ہے، ہارون نے کہا: دو گواہوں کے بعد مزید اطلاع کی ضرورت نہیں، آدمی کے لئے اتنی بات بھی کافی

[1] میزان الاعتدال ۱/ ۱۵۹۔

[2] میزان الاعتدال ۲/ ۴۹۱۔

ہے کہ خفیۃً دو آدمی اس کی گواہی دے دیں، آپ دونوں یہیں رہیں اور یہاں سے ہلو نہیں پھر ہارون نے امام شافعی رحمہ اللہ کو حاضر کرنے کا حکم دیا امام شافعی رحمہ اللہ اندر داخل کئے گئے ان کو بیڑیوں سے جکڑا ہوا تھا، جب مجلس میں آ گئے درباریوں نے گھور کر انھیں دیکھا، امام شافعی رحمہ اللہ نے کنکھیوں سے امیر المؤمنین کی طرف دیکھا اور کہا: السلام علیکم ورحمہ اللہ وبرکاتہ، رشید نے جواب دیا۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، تو نے سنت سے کلام کی ابتداء کی ہے حالانکہ اس کو قائم کرنے کا تجھے حکم نہیں دیا گیا۔ بات یہ ہے کہ تم نے ہماری اجازت کے بغیر مجلس میں کلام کیا ہے، امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا: اے امیر المؤمنین اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر رکھا ہے کہ:

الذین آمنوا وعملوا الصالحات لیستخلفنهم فی الارض کما استخلف الذین من قبلهم ولیمکنن لهم دینهم الذی ارتضیٰ لهم ولیبدلنهم من بعد خوفهم أمنا (النور:۵۵) تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کئے ہیں اللہ تعالیٰ وعدہ فرما چکا ہے کہ انھیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا، جیسا کہ ان لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا جو ان سے پہلے تھے، اور یقیناً ان کے لئے ان کے اس دین کو مضبوطی کے ساتھ محکم کر کے جما دے گا جسے وہ ان کے لئے پسند فرما چکا ہے اور ان کے اس خوف وخطر کو وہ امن وامان سے بدل دے گا۔

اللہ تعالیٰ جب وعدہ کرتا ہے اسے پورا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی زمین میں تمکین دی ہے، اور خوف وخطر سے امن وامان دیا ہے اے امیر المومنین۔ ہارون نے کہا: جی ہاں: اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس وقت امن دیا ہے جب میں تمہیں امن دوں، امام شافعی رحمہ اللہ بولے: تجھے بتایا گیا ہے کہ آپ اپنی قوم کو بحالت صبر قتل نہیں کرتے اور نہ ہی آپ اپنی قوم کی حقارت کے درپے ہوتے ہیں اور اگر آپکی قوم آپ کے پاس عذر بیان کرے آپ اسکی تکذیب نہیں کرتے، رشید نے کہا: بات ایسی ہی ہے، لیکن میں جو تمہاری حالت دیکھ رہا ہوں اس کے باوجود تمہارا کیا عذر ہو سکتا ہے، کہ تم اپنے حجاز کو چھوڑ کر ہمارے عراق کی طرف آئے بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسکی فتح سے سرفراز کیا اور تمہارے صاحب نے سرکشی کی اور تم اسکے متبعین کے رئیس اعظم تھے؟ پس اقامت حجت کے ساتھ تمہیں قول کچھ نفع پہنچائے گا اور اظہار توبہ کے ساتھ شہادت ضرر تمہیں پہنچائے گی، امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا: اے امیر المؤمنین ہم صرف عدل وانصاف پر مبنی کلام کریں گے۔ رشید نے کہا: چلو تمہیں یہ حق حاصل ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: اے امیر المؤمنین! بخدا! میرے لئے ان بیڑیوں کا بوجھ برداشت کرتے ہوئے اگر کلام کی گنجائش ہوتی بخدا! میں شکایت نہ کرتا، اگر آپ کچھ نرمی دکھلائیں تو میں اپنی بات آپ کے سامنے رکھ سکتا ہوں ورنہ آپکا ہاتھ اوپر ہے اور میرا ہاتھ نیچے ہے آپ جو چاہیں کر سکتے ہیں۔ رشید نے اپنے غلام کو آواز دی اے سراج! بیڑیاں کھول دو، چنانچہ غلام نے بیڑیاں اتار دیں اور امام شافعی رحمہ اللہ دوزانو ہو کر بیٹھ گئے بایاں پاؤں پھیلایا اور دایاں پاؤں کھڑا کر کے بات شروع کرتے ہوئے کہا: بخدا! اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ مجھے عبداللہ بن حسن کے جھنڈے تلے جمع کرے حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ اسکا تعلق کن لوگوں سے ہے مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ مجھے قطری بن فجاءۃ کے جھنڈے تلے جمع کرے، ہارون الرشید تخت پر ٹیک لگائے بیٹھا تھا امام شافعی رحمہ اللہ کی بات سن کر سیدھا بیٹھ گیا اور کہنے لگا: تم نے درست وسچ کہا کہ تم رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت کے کسی آدمی کے جھنڈے تلے رہو بہتر ہے اس سے کہ تم کبھی خارجی کے جھنڈے تلے رہو، اے شافعی! مجھے بتاؤ تمہارے پاس کیا حجت ہے کہ قریش سارے کے سارے آئمہ ہیں اور تم بھی قریش میں سے ہو؟ امام شافعی رحمہ اللہ بولے! اے امیر المؤمنین! آپ کا مقصد میرے نفس کو خوش کرنا ہے آپ نے افتراء باندھا، یہ بات پہلے گزر چکی اور جنھوں نے اس بات کو امیر المؤمنین کے سامنے حکایت کیا ہے انھوں نے اس کے معانی کو باطل کر کے رکھ دیا ہے، بلاشبہ شہادت صرف اسی طرح جائز ہو سکتی ہے، امیر المؤمنین نے ان دونوں کی طرف دیکھا، جب انھوں نے کوئی بات نہ کی امیر المؤمنین معاملہ بھانپ گئے اور کچھ کر گزرنے سے رک گئے، پھر رشید بولا: اے شافعی تم نے سچ کہا، کتاب اللہ کے بارے میں تمہاری بصیرت کیسی ہے؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے پوچھا، کونسی

کتاب اللہ کے بارے میں آپ پوچھ رہے ہیں؟ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تہتر (۷۳) کتابیں پانچ انبیاء پر نازل کی ہیں، اور ایک کتاب جو کہ وعظ و نصیحت سے لبریز ہے ایک نبی پر نازل کی ہے، پہلے نمبر پر آدم علیہ السلام ہیں ان پر تیس (۳۰) صحیفے نازل کئے ان میں تقریباً سب ہی امثال تھیں، اور اخنوخ یعنی ادریس علیہ السلام پر سولہ (۱۶) صحیفے نازل کئے ان سب میں احکام کا ذکر تھا، ابراہیم علیہ السلام پر آٹھ صحیفے نازل کئے ان میں مفصل احکام، فرائض اور نذر کا بیان تھا، موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی اس میں تخویف اور وعظ و نصیحت کا بیان تھا، عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل نازل کی تا کہ بنی اسرائیل کے سامنے کھول کر بیان کریں داؤد علیہ السلام پر ایک کتاب (زبور) نازل کی یہ بھی وعظ و نصیحت سے بھری پڑی تھی اس میں خصوصاً داؤد علیہ السلام کے لئے بھی وعظ تھا اور ان کے قریبی رشتہ داروں کے لئے بھی نصیحت تھی ۔ اس کے بعد محمد ﷺ پر فرقان حمید نازل کیا اور اس میں تقریباً تمام کتابوں کے مضامین کو جمع کر دیا چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے" تبیاناً لکل شیء "اس میں ہر شئے کا بیان ہے (نحل:۸۹) "وھدیً وموعظة" قرآن مجید سراپا ھدایت و نصیحت ہے" (مائدہ:۴۶) "احکمت آیاتہ ثم فصلت" "قرآن مجید کی آیات محکم ہیں اور پھر ان کی تفصیل بھی کی گئی ہے (ھود۔۱) رشید نے کہا: شاباش آپ نے بہت اچھی تفصیل کی کیا آپ اس سب کا علم رکھتے ہیں؟ کہا: بخدا! جی ہاں ہارون نے کہا: میں کتاب اللہ کے بارے میں پوچھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے چچا کے بیٹے یعنی رسول اللہ ﷺ پر نازل کی، اسکو قبول کرنے کی طرف ہمیں دعوت دی اور ہمیں آپ ﷺ نے اس کی محکم آیات پر عمل کرنے اور اس کی متشابہ آیات پر ایمان لانے کا حکم دیا، امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا: آپ اس کی کونسی آیت کے متعلق پوچھنا چاہتے ہیں محکم کے متعلق یا متشابہ کے متعلق؟ اسکی آیت مقدم کے متعلق یا مؤخر کے متعلق؟ ناسخ کے متعلق یا منسوخ کے متعلق؟ یا اس آیت کے متعلق جسکو اللہ تعالیٰ نے بطور مثال کے بیان کیا یا جسکو اللہ تعالیٰ نے بطور اعتبار کے بیان کیا؟ یا ان کی آیات کے متعلق جن میں گزشتہ امور کے حالات کو بیان کیا گیا ہے؟ حتی کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے تقریباً تہتر انواع کی آیات گن دیں ہارون بولا: تعجب ہے اے شافعی کیا ان تمام انواع احکام کا تمہارے علم نے احاطہ کر رکھا ہے؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا: قائل پر امتحان کا اثر ایسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ آگ کا چاندی پر چنانچہ آگ پر چاندی کو تپایا جائے تو کھوٹ الگ ہو جاتی ہے، میں آپ کے سامنے حاضر ہوں میرا امتحان لے لیجئے، رشید نے کہا بہت اچھا تیار رہو انشاء اللہ میں عنقریب اس مجلس کے بعد آپ سے سوال کروں گا، کہا: سنت رسول اللہ ﷺ میں تمہاری بصیرت کیسی ہے؟ جواب دیا: میں سنت میں سے اتنی مقدار پہچانتا ہوں جو بقدر ایجاب کے ظاہر ہو، اسکا ترک جائز نہیں جس طرح کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ کے واجب کردہ حکم کا ترک جائز نہیں، اسی طرح سنت میں سے ان احادیث کو جانتا ہوں جو تادیب کی غرض سے وارد ہوئی ہیں کہ جن میں خصوص بھی آ گیا ہو اور جو کسی سائل کے سوال کے جواب میں وارد ہوئی ہیں اور جو فی نفسہ خاص ہوں اور خاص و عام نے اسکی اقتداء کی ہو اور وہ احادیث بھی جانتا ہوں جنکا تعلق خاص نبی ﷺ کی ذات سے ہے اور عوام الناس سے ان کا کوئی تعلق نہیں چونکہ نبی ﷺ نے ان احادیث کو لوگوں کے ذمہ سے ساقط قرار دیا ہے ہاں البتہ ان کا ذکر مسنون قرار دیا ہے، رشید بولا اے شافعی! تم نے سنتِ رسول اللہ ﷺ کی پوری ترتیب کو اپنے لئے جمع کر رکھا ہے ہمیں تمہارے ساتھ تکرار کرنے کی حاجت نہیں ہے ہم اور حاضرین سب جانتے ہیں کہ تم سنت رسول اللہ ﷺ کے اچھے خاصے نصاب کا علم رکھتے ہو، امام شافعی رحمہ اللہ بولے یہ اللہ تعالیٰ کا ہمارے اوپر اور لوگوں پر فضل ہے۔

ہارون نے کہا: عربیت میں تمہاری بصیرت کیسی ہے؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے جواب دیا: عربیت ہی تو ہمارا مبدا ہے اور اسی سے ہماری طبیعت درست رہتی ہیں، ہمہ وقت ہماری زبانیں عربیت میں جاری رہتی ہیں، پس عربیت ہماری زندگی بن چکی ہے جو صرف اور صرف سلامتی کی محتاج ہے اسی طرح عربیت بھی صرف انہی لوگوں کو سپرد کی جاتی ہے جو اسکی اہلیت رکھتے ہوں، جب سے میں پیدا ہوا مجھ سے عربیت کی غلطی سرزد نہیں ہوئی، پس میں اس آدمی کی طرح ہوں جو ہر طرح کی بیماری سے سلامت ہو اور کامل خوشیوں میں زندگی

بسر کر رہا ہو، اسی کی گواہی میرے حق میں قرآن نے بھی دی ہے۔

وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ ہم نے ہر رسول کو اسکی قوم کی زبان میں بھیجا (ابراہیم:۴)

یعنی آپ ﷺ کو قریش میں سے بھیجا، اے امیر المؤمنین آپ بھی قریش میں سے ہیں اور میں بھی قریش میں سے ہوں۔ اے امیر المؤمنین ہمارا عنصر پاکیزہ ہے اور جرثومہ باوقار ہے، آپ اصل ہیں اور ہم فرع ہیں اور آپ ﷺ تفسیر کرنے والے اور واضح کرنے والے ہیں اسی پر ہمارے انساب کا اجتماع ہوتا ہے اور ہم سب مسلمان ہیں اور اسلام کا ہی ہم دعویٰ کرتے ہیں اور اسی کی طرف منسوب ہوتے ہیں رشید نے کہا: تم نے سچ کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا کرے، پھر کہا: تم اشعار کے بارے میں کیسی معرفت رکھتے ہو؟ امام شافعی رحمہ اللہ بولے میں اشعار کی مختلف اقسام کو جانتا ہوں جیسے طویل، کامل، سریع و مجتث، منسرخ، خفیف، ھزج، رجز، حکم اور غزل وغیرہ اور جو اشعار بیان اخبار کے لئے بطور مثال کے لائے گئے ہیں اور وہ اشعار جو عشاق نے ملاقات کی غرض سے پڑھے ہیں، جو اشعار اوائل نے مرثیہ کی غرض سے بعد میں آنے والوں کے لئے پڑھے ہیں، جو اشعار شاعروں نے امراء کی مدح میں پڑھے ہیں جنکا اکثر حصہ جھوٹ پر مشتمل ہے۔ اور جو اشعار کسی شاعر نے اپنی برتری سامنے کرنے کے لئے پڑھے ہیں اور جو طرب و مستی میں پڑھے گئے اور جو اشعار حکمت و بصیرت کے پیش نظر پڑھے گئے، رشید بولا: اے شافعی! بس رک جاؤ یقیناً تم نے تو اشعار کو اصل رواج بخش دیا ہے، میرا گمان نہیں ہے کہ کوئی آدمی اشعار کے چشمے بہادے، بتائیے عربوں کے بارے میں تمہاری معرفت کیسی ہے؟ کہا: میں لوگوں میں سب سے زیادہ عربوں کے انساب کو ضبط کئے ہوئے ہوں میں ان کے انساب واحساب، ان کے واقعات، ان کی جنگوں، ان کے بادشاہوں کی تعداد، ان کی بادشاہتوں کی کیفیت و ماہیت ان کی منازل کی تکمیل کو باخوبی جانتا ہوں، ان میں سے تبع، حمیر، جفنہ، اسطع، عیص، وعویص، اسکندر و اسفاد، اسطاولیس وسوط، بقراط وارسطاطالیس اور کسریٰ تک دیگر فارسی فرمانبردار و قیصر ونوبہ، احمر، عمرو بن ھند، سیف بن ذی یزن، نعمان بن منذر، قطر بن اسعد، صعد بن سنعفان جو کہ سطیح غسانی کا جداعلیٰ ہے اور ان جیسے دیگر ملوک قضاعہ وحمد ان اور ربیعہ ومضر کے بادشاہ سرفہرست ہیں، ہارون بولا! اے شافعی اگر تم قریش میں سے نہ ہوتے میں کہہ دیتا کہ لوہا بھی تمہارے لئے نرم کر دیا گیا ہے، کیا کوئی وعظ ونصیحت ہے؟

امام شافعی رحمہ اللہ بولے اگر آپ بڑھائی کی چادر کو کاندھے سے اتار پھینکیں، ہیبت کے تاج کو سر سے اتار دیں، تجبر کی قمیص کو جسم سے الگ کریں، اپنے نفس کی تلاشی دیں اپنا راز میرے سامنے رکھیں اور حیاء کی چادر اپنے چہرے سے دور ہٹادیں تو میں آپ کو حق بات کی نصیحت کروں گا اور آپ بھی اسے اچھی طرح سے قبول کرلیں، جو کچھ میں کہوں گا اللہ تعالیٰ اسکا مجھے بھی نفع دے گا اور سن کر آپ کو بھی نفع ہوگا، ہارون الرشید نے کہا: سو میں نے تمہارے کہنے کے مطابق ایسا کر دیا اور میں وعظ کو اللہ واللہ کے رسول کے لئے سنتا ہوں پس مجھے وعظ کرو لیکن مختصر ہو، امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنی تہبند درست کی اور آستینیں چڑھا کر بولے، اے امیر المؤمنین جان لیجئے! بلاشبہ اللہ عزوجل نے آپ کو بے تحاشا نعمتوں کے امتحان میں ڈالا ہے آپکو شکر کی آزمائش میں مبتلا کیا ہے، نعمتوں کی فراوانی تب اچھی ہے جب آپ ان کا زیادہ سے زیادہ شکر ادا کریں پس اللہ تعالیٰ کے شاکر بندے بن جائیے، اللہ کی نعمتوں کو ہمہ وقت یاد رکھئے، آپ پھر مزید نعمتوں کے مستحق قرار پائیں گے ظاہر و باطن میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہئے تاکہ طاعت کی تکمیل ہوجائے، حق گوئی بات کو بغور سنئے، اپنی رعایا کا ایک مقام ومرتبہ سمجھئے، یاد رکھئے اللہ تعالیٰ آپ کے باطن کا ظاہر کے ساتھ تقابل کرتے ہیں اگر آپکے ظاہر کو باطن کے خلاف پائیں تو آپ کو دنیا کی آزمائشوں میں مبتلا کر دیں گے، اللہ تعالیٰ بے نیاز اور قابل ستائش ذات ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کے باطن کو ظاہر کے موافق پایا تو آپ سے محبت کریں گے اور دنیا سے آپ کے دل کو پھیر دیں گے آپ کی تمام تر مؤونت کی کفایت کریں گے، آپ کی سیاست کو قوت بخشیں گے، آپکی فرمانبرداری بھی اسی صورت میں ممکن ہوگی جب آپ اللہ

تعالیٰ کی فرمانبرداری بجالائیں گے، اطاعت بجالانے والے ہو جائیں دنیا میں سلامتی ملے گی، آخرت میں آپکا لوٹنا بہتر صورت میں ہوگا، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون (نحل: ۱۲۸)

یقیناً اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہوتے ہیں جوتقویٰ اختیار کرتے ہیں اور جولوگ نیکوکار ہوتے ہیں۔

اس آدمی کی طرح ڈرتے رہیئے جو دشمن کے وجود سے باخبر ہواسکا مددگار فی الحال غائب ہو، راتوں کو چلنے والے کی طرح خوف خدا کو دل میں بٹھا کر رکھئے، پے درپے اپنے اوپر نعمتوں کی بارش سے اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے غافل مت رہیو، کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں چونکہ کتاب اللہ سے راہنمائی لینے والا کبھی گمراہ نہیں ہوسکتا اور آپ ہرگز ہلاکت کے گڑھے میں نہیں گریں گے جب تک کہ آپ کتاب اللہ کا تمسک کرتے رہیں گے، اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط کر لیجئے آپ اللہ تعالیٰ کو اپنے سامنے پائیں گے، سنت رسول اللہ ﷺ پر اپنی گرفت مضبوط کیجئے یوں آپ ان لوگوں کے راستے پر چل پڑیں گے جنکو اللہ تعالیٰ نے ہدایت سے سرفراز کیا پس ان کے ہدایت والے راستے کی اقتداء کیجئے خلفائے راشدین نے ٹیکس اور خراج کے متعلق جو طریقہ کار اپنایا اسے اپنے سامنے رکھئے، نیز تمام علاقہ جات، دیہات اور عارضی ٹھکانوں میں نمایاں اصولوں کی اتباع کیجئے، خلفاء راشدین کے تابع رہیے اور فرمانبرداری اور رضا مندی کے ساتھ ان کے اصول پر عامل رہے، تلبیس سے لڑتے رہو چونکہ آپ سے اپنی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا مہاجرین وانصار کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ چنانچہ ان کے متعلق فرمان باری تعالیٰ ہے۔

"الذین تبؤوا الدار والایمان" (حشر: ۹) جولوگ کہ دارآخرت اور ایمان کے مستحق ٹھہرے ان کے نیکوکار اور محسن کی اچھائی کو قبول کرو اور ان کے گناہ گار کو معاف کرو اور اللہ تعالیٰ کے عطاء کئے ہوئے مال میں سے انھیں حصہ دو، ان پر کسی قسم کے حق کے رد کرنے پر زبردستی نہ کرو، یہ وہی لوگ ہیں کہ ان ہی کی بدولت آپ کو علاقہ جات میں اثر ورسوخ ملا، انہوں نے آپ کے لئے بندگان خدا کو خالص کیا اور تاریکیوں کو اجالوں سے بدلا، معاملات پر پڑے ہوئے دبیز پردوں کو انہی نے چاک کیا، انہی نے آپ کو سیاست کے گر سمجھائے اور آپ کو انہی کی بدولت جاہ وحشمت ملی، پس آپ ضعف کے بعد بوجھ کے تلے سے نکل کر اٹھ کھڑے ہوئے، آپ کے امور پراگندہ الحال ہوگئے تھے آپ نے ان پر اپنی گرفت مضبوط کی، آپ عام لوگوں کو تاریکی میں ڈال کر خاص لوگوں کی اطاعت نہ کریں اور نہ ہی آپ خواص پر ظلم کر کے عوام کا قرب حاصل کریں تاکہ آپ کی سلامتی کو دوام نصیب ہو، اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اسی طرح کیجئے جس طرح کہ آپ عوام الناس سے فرمانبرداری کے خواہاں ہیں یادرکھئے جس آدمی کے بھی سپرد لوگوں کے معاملات ہوں اور وہ لوگوں سے خیر خواہی کے معاملہ میں کوتاہی کرے وہ قیامت کے دن آئے گا درآنحالیکہ اس کے ہاتھ اس کی گردن میں باندھے ہوئے ہوں گے، اس کے ہاتھوں کو صرف اسکا عدل ہی کھول کر کے آزاد کرسکتا ہے، آپ اپنے نفس سے باخوبی واقف ہیں ہارون الرشید وعظ سن کر رو پڑا، حالانکہ وعظ کے درمیان میں بھی چپکے سے روتا رہا لیکن امام شافعی رحمہ اللہ جب مضمون بالا پر پہنچے تو ہارون نے بآواز بلند رو دیا، حتیٰ کہ اس کے جلسا بھی رو دیئے، اور امام محمد وامام ابو یوسف بھی رو دیئے، والی بول اٹھا: اے آدمی اپنی زبان کو روک لو بلا شبہ تم نے امیر المؤمنین کو غمگین کر کے ان کا دل ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے، اے شافعی! اپنی زبان کو نیام میں بند کر لو چونکہ تمہاری زبان تلوار سے بھی زیادہ چلنے والی ہے، رشید مسلسل روئے جا رہا تھا اور ذرہ برابر بھی افاقہ نہیں ہونے پا رہا تھا، امام شافعی، محمد بن حسن اور دیگر جلساء کی طرف متوجہ ہو کر گویا ہوئے، خاموش رہو اللہ تمہاری حفاظت فرمائے حکمت کی نورانیت کو ختم نہ کرو اے ڈنڈے کوڑے کی جماعت، اللہ تعالیٰ نے امیر المؤمنین کا دل حق کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے، بخدا! جب بھی تم جیسے لوگ دربار خلافت سے الگ تھلگ رہے خلافت خیریت پر برابر جمی رہی، ہارون نے ہاتھ اٹھا کر ہم جیسوں کی طرف اشارہ کیا کہ خاموش رہو، پھر امام شافعی رحمہ اللہ کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا: میں نے

آپ کے لئے صلے کا حکم دے دیا ہے اسکے قبول کرنے میں آپکو اختیار ہے، امام شافعی رحمہ اللہ بولے: ہر گز نہیں بخدا! اللہ تعالیٰ مجھے وہ وقت نہ دکھائے کہ میں اپنے وعظ ونصیحت کو جزاء وصلہ لے کر غبار آلود کروں، میں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ عہد کر رکھا ہے کہ میں کبھی بھی کسی ایسے بادشاہ کے ساتھ اختلاط نہیں کروں گا جو متکبر ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ حقیر تصور کیا جاتا ہے مگر یہ کہ میں اسے ضرور نصیحت کروں گا ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ اسے نصیحت حاصل کرنے کی توفیق دے دیں، پھر امام شافعی رحمہ اللہ اٹھ کر چل پڑے اور ہارون امام محمد وامام ابویوسف کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا بخدا میں نے آج کے دن جیسا کوئی دن نہیں دیکھا، کیا تم نے اس جیسا دن کبھی دیکھا ہے؟ ہم ہارون کی تائید کرنے کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں پا رہے تھے ہارون ان دونوں سے کہنے لگا: کیا تم نے مجھے اسی امر پر ابھارا ہے؟ اگر میں کچھ کر گزرتا بخدا تم تو گناہ عظیم کے مستحق ٹھہرتے، اگر اللہ تعالیٰ کی تائید مجھے حاصل نہ ہوتی اوع تم مجھے کسی جرم میں ڈال دیتے تو میں کسی صورت میں بھی خلاصی نہ پا سکتا، پھر ہارون نے مجلس برخاست کردی اور لوگ واپس لوٹ گئے اس کے بعد میں نے امام محمد کو اکثر امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس آتے جاتے دیکھا ہے، بسا اوقات امام محمد ملاقات سے روک بھی دیئے جاتے، پھر اس کے بعد امام شافعی رحمہ اللہ ایک دن ہارون الرشید کے پاس آئے ہارون الرشید نے ایک ہزار دینار پیش کئے امام شافعی رحمہ اللہ نے قبول کر لئے اب کی بار ہارون ہنس دیا، جب امام شافعی رحمہ اللہ اس کے پاس سے اٹھ کر چل دیئے تو ہارون نے اپنا غلام سراج امام شافعی کے ساتھ لگا دیا، چنانچہ امام شافعی راستے میں ایک ایک مٹھی بھر کر لوگوں میں دینار تقسیم کرتے رہے حتی کہ جب گھر پہنچے ان کے پاس صرف مٹھی بھر دینار باقی بچے جو انہوں نے اپنے غلام کو دیدیئے اور اس سے کہا: ان سے نفع اٹھالو، سراج واپس آیا اور تمام تر قصہ ہارون کو سنایا ہارون بولا اسی وجہ سے امام شافعی کی کمر مضبوط و مستحکم ہوگئی ہے۔

۱۳۱۹۰- **امام شافعی رحمہ اللہ کے لئے آئمہ وعلماء کے کلمات تحسین**...... ابراہیم، خضر بن داود، حسن بن محمد زعفرانی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر اصحاب حدیث کسی دن بات کرنا چاہیں تو وہ امام شافعی رحمہ اللہ کی زبان میں بات کریں۔ یعنی جب انہوں نے اپنی کتاب تصنیف کرلی تھی۔ (مطلب یہ ہے کہ محدثین کو حدیث گوئی میں امام شافعی رحمہ اللہ کا طریقہ تحدیث اپنانا چاہیے)

۱۳۱۹۱- عبداللہ بن محمد، عمرو بن عثمان مکی، احمد بن محمد بن بنت شافعی کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد، اور چچا کو کہتے ہوئے سنا کہ امام سفیان بن عیینہ سے جب کبھی تفسیر وخواب کے بارے میں سوال کیا جاتا تو سفیان بن عیینہ امام شافعی رحمہ اللہ کی طرف متوجہ ہو کر کہتے! اس آدمی سے پوچھ لو۔

۱۳۱۹۲- عبدالرحمن بن محمد بن حمدان، ابومحمد بن ابوحاتم، محمد بن روح، ابراہیم بن محمد شافعی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم سفیان بن عیینہ کی مسجد میں تھے اور ابن عیینہ، زہری عن علی بن حسین کی سند سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ ایک مرتبہ رات کو ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس سے گزرا نبی ﷺ اپنی بیوی حضرت صفیہؓ نے ساتھ تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میری بیوی صفیہ ہے، وہ آدمی بولا: یا رسول اللہ! سبحان اللہ (یعنی آپ کے متعلق میرے دل میں بدگمانی کیسے ہوسکتی ہے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شیطان انسان میں خون کے چلنے کی طرح سرایت کرتا ہے سفیان بن عیینہ نے امام شافعی رحمہ اللہ سے کہا: اے ابوعبداللہ! اس حدیث کی فقہ کیا ہے؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے جواب دیا: اگر لوگ نبی ﷺ پر تہمت لگا دیتے تو کافر ہو جاتے لیکن اس کے بعد نبی ﷺ نے حکم دیا کہ جب تم ایسی حالت میں پائے جاؤ تو ایسا ہی کرو جیسا کہ میں نے کیا ہے تاکہ تمہارے بارے میں بدگمانی نہ کی جائے، چونکہ نبی ﷺ پر تہمت نہیں لگائی جاسکتی وہ تو اللہ تعالیٰ کی زمین پر اس کے امین ہیں، ابن عیینہ امام شافعی رحمہ اللہ کی فقہی بحث سن کر برملا پکار اٹھے یا ابا عبداللہ! جزاك الله خيرا.[۱]

---

[۱] صحيح البخاري ۳/ ٦٥. وفتح الباري ۴/ ۲۸۲.

۱۳۱۹۳- احمد بن اسحق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابراہیم بن محمد شافعی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کو نبی ﷺ کی حدیث کہ "بلاشبہ وہ تو (میری بیوی) صفیہ ہے" کے بارے میں کہتے سنا کہ نبی ﷺ سے یہ بات کسی ادب کی بنا پر صادر نہیں ہوئی تھی بلکہ آپ ﷺ نے تو ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی کسی ایسے آدمی، کسی ایسے مرد کے پاس سے گزرے جو کسی عورت کے ساتھ کلام کر رہا ہو در آنحالیکہ عورت کے ساتھ اسکا کوئی نسبی تعلق (رشتہ داری) ہو تو اس مرد کو چاہیے کہ یوں کہے: یہ فلاں عورت ہے اور اسکے ساتھ میرا نسبی تعلق (یعنی رشتہ داری) ہے، ابن عیینہ بولے! اے ابوعبداللہ! جزاک اللہ خیراً۔[۱]

۱۳۱۹۴- ابواحمد غطریفی، ابوعلی، آدم بن موسیٰ جواری، ابومعین کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ہمارے ایک ساتھی کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے نماز میں نفخ (یعنی پھونک مارنے) کے بارے میں سوال کیا، اسکا کفارہ کیا ہے؟ مجلس میں امام شافعی رحمہ اللہ بھی بیٹھے ہوئے تھے سفیان رحمہ اللہ نے امام شافعی رحمہ اللہ سے دریافت کیا امام شافعی رحمہ اللہ نے جواب دیا: نفخ میں تین حرف ۔ن ۔ف ۔خ ۔ ہیں اسکا کفارہ سبحان سے ہو جاتا ہے چنانچہ سبحان کے چار حرف ہیں ہر حرف کے بدلے میں ایک حرف ہے بلکہ سبحان اللہ کا ایک حرف زیادہ بھی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

من جاء بالحسنة فله عشر امثالها (انعام:۱۶۰) جو ایک نیکی لایا اسکو دس گنا زیادہ نیکیاں ملیں گی۔

سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کہنے لگے: وددتُ انی کنت احسن مثلها

۱۳۱۹۵- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدان بن احمد، عمر بن عباس کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو کہتے سنا کہ امام شافعی رحمہ اللہ مفہم نوجوان ہیں۔

۱۳۱۹۶- عبداللہ بن محمد، عمرو بن عثمان مکی، زعفرانی، یحییٰ بن معین سے مروی ہے کہ یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ کہا: میں چار سال سے شافعی رحمہ اللہ کے لئے نماز میں دعائیں کرتا آ رہا ہوں۔

۱۳۱۹۷- حسن بن سعید بن جعفر، زکریا بن ساجی، حسن بن محمد زعفرانی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ یحییٰ بن سعید قطان رحمہ اللہ نے فرمایا: مثل مذکور بالا کے حدیث ذکر کی۔

۱۳۱۹۸- محمد بن ابراہیم، عبدالعزیز بن احمد بن ابی رجاء، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: امام محمد بن حسن مجھ پر ایک جز پڑھتے اور اپنے تلامذہ پر چند اوراق پڑھتے، تلامذہ نے پوچھا: اسکی کیا وجہ ہے کہ آپ حجازی پر ایک جزء پڑھ دیتے ہیں اور ہمارے اوپر چند اوراق پڑھتے ہیں؟ امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا: خاموش رہو اگر یہ تمہاری متابعت کرے تمہارے لئے کوئی بھی ثابت نہ رہے۔

۱۳۱۹۹- احمد بن اسحق، ابوطیب احمد بن روح (دوسری سند) عبدالرحمٰن بن ابی عبدالرحمٰن عبدالرحمٰن بن ابی حاتم (دونوں) ربیع بن سلیمان، حمیدی سے مروی ہے کہ مسلم بن خالد زنجی رحمہ اللہ نے امام شافعی رحمہ اللہ کو کہا: اے ابوعبداللہ! لوگوں کو فتویٰ دیا کرو بخدا! اب تمہارے فتویٰ دینے کا وقت آ گیا ہے۔ اس وقت امام شافعی رحمہ اللہ کی عمر پندرہ سال تھی۔

۱۳۲۰۰- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن شافعی کا بیان ہے کہ مکہ مکرمہ میں فتویٰ کے لئے مسجد حرام میں ابن عباسؓ کے لئے حلقہ لگتا تھا، ابن عباسؓ کے بعد عطاء بن ابی رباح کا حلقہ ہوتا تھا ان کے بعد عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج کا حلقہ لگتا تھا، ابن جریج کے بعد مسلم بن خالد زنجی کا حلقہ لگتا۔ مسلم کے بعد سعید بن سالم قداح کا فتویٰ کے لئے حلقہ لگتا تھا، اور سعید کے بعد فتاویٰ کے لئے محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ کا حلقہ لگتا تھا اس وقت امام شافعی رحمہ اللہ نوجوان تھے۔

---

۱۔ صحیح البخاری ۳/۶۵. وفتح الباری ۴/۲۸۲.

۱۳۲۰۱-احمد بن اسحٰق، احمد بن روح، (دوسری سند) ابونعیم، عبداللہ بن محمد عمرو بن عثمان (دونوں راوی) احمد بن عباس، علی بن عثمان و جعفر وراق سے مروی ہے کہ ابوعبید رحمہ اللہ کہتے تھے، میں نے شافعی رحمہ اللہ سے بڑا عقلمند کسی کو نہیں دیکھا۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

۱۳۲۰۲-ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن یحییٰ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حمید رحمہ اللہ کہتے ہیں: محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ سید الفقہاء (فقہاء کے سردار) ہیں۔

۱۳۲۰۳-ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم، ابونعیم عبدالملک بن محمد بن عدی، ربیع، ایوب بن سوید کہا کرتے تھے میرا گمان نہیں کہ میں زندگی بھر امام شافعی رحمہ اللہ جیسا کوئی دیکھ سکوں گا۔

۱۳۲۰۴-محمد بن عبدالرحمٰن بن سہل، محمد بن احمد بن ابی یوسف خلاد، یحییٰ بن نصر شافعی، سفیان بن عیینہ عبیداللہ بن ابی یزید، ابویزید، سباع بن ثابت کے سلسلۂ سند سے ام کرزؓ کی حدیث ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: پرندوں کو ان کے گھونسلوں میں مطمئن بیٹھے رہنے دو، امام شافعی رحمہ اللہ نے حدیث بالا کا مفہوم بیان کرتے ہوئے فرمایا: زمانۂ جاہلیت میں عرب پرندے اڑا کر، خط کھینچ کر اور بے راہ چل پڑنے سے فال لیتے تھے چنانچہ جب کسی آدمی کو کوئی بڑا معاملہ پیش آجاتا اور اسے سر کرنے کے لئے گھر سے باہر نکلتا اور کسی پرندے کو بائیں طور اترتے ہوئے دیکھتا کہ بائیں سے دائیں طرف گزر جاتا تو وہ کہتا یہ منحوس پرندہ ہے اور مقصد کی طرف آگے بڑھنے کی بجائے واپس پلٹ آتا اور کہتا میرا مقصد و مطلب نحوست زدہ ہے۔ حطیہ شاعر نے ابوموسیٰؓ اشعریؓ کی مدح کرتے ہوئے کہا تھا[1] شعر:۔

لاتزجر الطير شحا ان عرض له
ولا يفيض على قسم بازلام

یعنی ابوموسیٰ خدائے تعالیٰ پر بھروسہ کر کے دین اسلام پر چلتے رہتے ہیں اور شگون لینے کے لئے پرندے وغیرہ نہیں اڑاتے اور نہ ہی اپنی قسمت جگانے کے لئے تیر پھینکتے ہیں۔ اسی طرح ایک اور عربی شاعر نے اپنی مدح کرتے ہوئے کہا تھا۔

ولا انا ممن يزجر الطير نعمه
صاح غراب ام تعرض ثعلب

یعنی مجھے پرندے اڑانے سے کوئی سروکار نہیں میرے لئے برابر ہے خواہ میرے سر پر کوہ چلائے یا راستے میں چلتے ہوئے کوئی لومڑی۔ زمانۂ جاہلیت میں عرب شگون لینے کے لئے پرندوں کو گھونسلوں سے اڑایا کرتے تھے اور دیکھتے کہ آیا کہ پرندہ منحوس راستے پر چلتا ہے یا کہ مبارک راستے پر لہٰذا اسی نظریہ کو سامنے رکھ کر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پرندوں کو ان کے گھونسلوں میں مطمئن بیٹھے رہنے دو۔ یعنی ان کے ساتھ چھیڑ چھاڑ مت کرو چونکہ پرندوں کی اڑان اللہ تعالیٰ کی قضاء و تقدیر کو نہیں ٹال سکتی۔ حالانکہ نبی ﷺ سے بدشگون کے بارے میں سوال کیا گیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک کھٹکا ہے جسے تم لوگ اپنے دلوں میں پاتے ہو یہ تمہیں اپنے مقصود کے کر گزرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں پیدا کر سکتا[2]۔

۱۳۲۰۵-احمد بن اسحٰق، ابوطیبہ احمد بن روح، محمد بن مہاجر، سفیان بن عیینہ، عبداللہ بن یزید، سباع بن ثابت، ام کرز کے سلسلۂ سند سے حدیث مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: پرندوں کو اپنے گھونسلوں میں بیٹھے رہنے دو، محمد بن مہاجر کہتے ہیں کہ[3] میں نے سفیان بن

---

۱،۲،۳۔ سنن ابی داؤد ۲۸۳۵، والسنن الکبری للبیہقی ۹/۳۱۱، والمستدرک ۴/۲۳۷ وصحیح ابن حبان ۱۴۳۲، وشرح السنۃ ۱۱/۲۶۵، ومشکاۃ المصابیح ۴۱۵۲، والمصنف لابن ابی شیبۃ ۹/۴۲، ومسند الحمیدی ۳۴۷.

عیینہ کو حدیث بالا کی اسی طرح تفسیر کرتے ہوئے سنا جس طرح امام شافعی رحمہ اللہ نے اس حدیث کی تفسیر کی ہے۔اسی طرح اصمعی سے میں نے پوچھا انہوں نے بھی مجھے یہی جواب دیا۔لیکن وکیع رحمہ اللہ سے حدیث بالا کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا: ہمارے نزدیک یہ حدیث رات کو (پرندوں کے) شکار کرنے کے متعلق ہے میں نے ان کے سامنے امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ذکر کیا انہوں نے اس قول کی تحسین کی انہوں نے دوبارہ فرمایا: میرا ظن غالب ہے کہ یہ حدیث شکار کے بارے میں ہے۔

۱۳۲۰۶-ابوحامد احمد بن محمد بن حسن، احمد بن زیاد، تمیم بن عبداللہ رازی، سوید بن سعید کہتے ہیں ہم ایک مرتبہ سفیان بن عیینہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں امام شافعی رحمہ اللہ تشریف لائے اور مجلس میں بیٹھ گئے ابن عیینہ رحمہ اللہ نے ایک رقت آمیز حدیث سنائی جسے سن کر امام شافعی رحمہ اللہ پر غشی طاری ہوگئی، کسی نے کہا: اے ابومحمد! محمد بن ادریس وفات پاچکے ہیں ابن عیینہ بولے: اگر فی الواقع محمد بن ادریس وفات پاچکے ہیں تو سمجھ لو اپنے زمانے کے افضل ترین آدمی وفات پاچکے۔

۱۳۲۰۷-ابوحامد، تمیم، ابوزرعہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قتیبہ بن سعید رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کے رخصت ہونے کی وجہ سے سنت بھی رخصت ہوگئی۔

۱۳۲۰۸-حسن بن سعید بن جعفر، زکریا ساجی، زعفرانی کہتے ہیں ایک سال بشر مریسی حج کے لئے مکہ مکرمہ روانہ ہوئے جب واپس تشریف لائے تو فرمایا: بخدا: میں نے حجاز مقدس میں ایک ایسا آدمی دیکھا کہ اس جیسا کوئی سوال کرنے والا دیکھا اور نہ ہی جواب دینے والا ان کی مراد امام شافعی رحمہ اللہ تھے۔

۱۳۲۰۹-حسن بن سعید، زکریا ساجی، ابوثور ابن بناء کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ بشر مریسی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حجاز مقدس میں ایک نوجوان دیکھا ہے اگر وہ باقی رہا تو بے مثال و یکتا ہوگا کچھ عرصہ گزرا تھا کہ بشر رحمہ اللہ مجھے کہنے لگے جس نوجوان کا میں نے تم سے تذکرہ کیا تھا وہ یہاں آیا ہوا ہے چلو ہم اس کے پاس چلتے ہیں چنانچہ ہم اس نوجوان کے پاس پہنچے اسے سلام کیا پھر بشر اور وہ نوجوان (امام شافعی رحمہ اللہ) ایک دوسرے سے سوال و جواب کرنے لگے؛ چنانچہ امام شافعی درستی واصابت کے پہاڑ تھے اور بشر خطا کر جاتے تھے اور وہ جو کچھ کہتا درست کہتا تھا: بشر رحمہ اللہ کہنے لگے: میں نے اس سے بڑا فقیہ کسی کو نہیں دیکھا۔

۱۳۲۱۰-حسن بن سعید، زکریا ساجی، حسن بن علی رازی کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ محمد بن عبداللہ بن نمیر سے پوچھا: کیا میں ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی رائے کا اعتبار کروں اور اس کو لکھوں؟ انہوں نے جواب نفی میں دیا اور کہا نہ ہی ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی کسی کتاب کو لکھو۔ میں نے پوچھا: پھر میں کس کی رائے کا اعتبار کروں اور لکھوں! انہوں نے جواب دیا: امام مالک و اوزاعی و ثوری اور شافعی کی آراء کا اعتبار کرو اور لکھو۔

۱۳۲۱۱-ابومحمد بن حاتم، ابوبکر بن ادریس، وراق حمیدی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے حمیدی کا بیان ہے کہ ہم اصحاب رائے پر رد کرنا چاہتے تھے لیکن ہم ان پر اچھی طرح سے رد نہیں کر سکتے تھے حتی کہ ہمارے پاس امام شافعی رحمہ اللہ تشریف لائے اور انہوں نے ہمارے لئے رد کا دروازہ کھولا۔

۱۳۲۱۲-محمد بن علی بن حبیش و ابومحمد بن احمد جرجانی، حیان بن اسحق بلخی، محمد بن مردویہ کا بیان ہے کہ میں نے حمیدی رحمہ اللہ کو کہتے سنا کہ میں نے ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ کی صحبت میں بصرہ تک سفر کیا وہ مجھ سے حدیث میں استفادہ کرتے رہے اور میں ان سے مسائل میں استفادہ کرتا رہا۔

۱۳۲۱۳-عبدالرحمٰن بن محمد بن حمدان، ابومحمد بن ابی حاتم، ابوبشر بن حماد دولابی، ابوبکر بن ادریس، حمیدی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام احمد بن حنبل نے ہمارے پاس مکہ مکرمہ میں قیام کیا ایک دن انہوں نے مجھ سے فرمایا: یہاں قریش کا ایک آدمی ہے اسے معرفت و بیان میں بھرپور دسترس حاصل ہے لگ بھگ سو مسائل بیان کرتا ہے اور ان میں صرف پانچ دس ہی میں اس سے خطا ہوتی ہے لہٰذا جو اس

سے خطا واقع ہوا سے چھوڑ دو اور جو درست وصواب ہوا سے حاصل کر لو۔ چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ کی بات میرے دل میں گھر کر گئی اور میں امام شافعی رحمہ اللہ کی مجلس میں باقاعدہ بیٹھنے لگا اور باقیوں کی بہ نسبت میں نے ان سے زیادہ استفادہ کیا پھر کچھ دنوں کے بعد میں امام شافعی رحمہ اللہ کے ہمراہ مصر چلا گیا مصر میں امام شافعی رحمہ اللہ ایک مکان کی بالائی منزل میں رہتے اور میں درمیانی منزل میں رہتا چنانچہ بسا اوقات میں رات کے وقت باہر نکلتا اور چراغ کی روشنی دیکھتا اور میں با تکلف غلام کو آواز دیتا اتنے میں امام شافعی رحمہ اللہ میری آواز سنتے اور کہتے: میرا جو تمہارے اوپر حق ہے اسکا واسطہ اوپر آ ؤ، میں اوپر چلا جاتا اور میں ان کے سامنے قلم دوات اور کاغذ رکھا ہوا دیکھتا میں کہتا: اے ابوعبداللہ رک جایئے کیا معاملہ ہے؟ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے میں ایک حدیث کے معنیٰ میں غور وفکر کر رہا تھا یا فرماتے: میں کسی مسئلہ میں غور وفکر کر رہا تھا مجھے خوف لاحق ہوا کہیں وہ دل ودماغ سے محو نہ ہو جائے چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ مجھے املاء کرتے جاتے اور میں لکھتا رہتا۔

۱۳۲۱۴- محمد بن مظفر، ابوجریر عبدالوہاب بن سعد بن عثمان بن عبدالحکم، جعفر، ابوخلف، سعد بن عبداللہ بن حکم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ والد رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ میری آنکھوں نے امام شافعی رحمہ اللہ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

۱۳۲۱۵- محمد بن مظفر، محمد بن بشر بن عبداللہ، ہاشم بن مرثد، یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ صدوق ہیں اور ان سے حدیثیں لینے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۳۲۱۶- احمد بن اسحٰق، ابوطیب احمد بن روح زعفرانی کہتے ہیں میں ایک مرتبہ یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک تھا ایک آدمی نے یحییٰ بن معین سے پوچھا: اے ابوزکریا! شافعی رحمہ اللہ کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں: یحییٰ بن معین نے جواب دیا: ایسی بات چھوڑ دو بالفرض اگر انھیں جھوٹ بولنا گوارہ ہوتا یقیناً ان کی مروت انھیں جھوٹ بولنے سے روک لیتی۔

۱۳۲۱۷- محمد بن حمید، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، محمد بن مسلم بن وارہ کہتے ہیں میں مصر سے واپس آیا تو ابوعبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس آیا انہوں نے فرمایا کیا تم نے امام شافعی رحمہ اللہ کی کتابیں لکھی ہیں؟ میں نے نفی میں جواب دیا: فرمایا: تم تفریط کا شکار ہو گئے ہمیں مجمل ومفصل اور ناسخ ومنسوخ کا علم نہیں تھا حتیٰ کہ ہم نے شافعی رحمہ اللہ کی مجلس میں بیٹھنا شروع کیا، چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ نے مجھے برانگیختہ کیا اور میں مصر واپس لوٹ گیا اور امام شافعی رحمہ اللہ کی کتابیں لکھیں پھر مصر سے میں واپس اپنے وطن لوٹا۔

۱۳۲۱۸- ابواحمد بن عبداللہ، عبدالرحمٰن بن محمد بن حمدان، ابوبکر بن ابی حاتم، محمد بن مسلم بن وارہ کہتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے پوچھا: آپ مجھے کیا رائے دیتے ہیں کہ میں کونسی کتاب دیکھوں تا کہ ہمارے لئے احادیث وآثار کے دروازے کھل جائیں؟ کیا امام مالک کی رائے یا ثوری یا اوزاعی کی؟ چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ نے مجھے ایک بات کہی جسکا ذکر میں بہت ہی گراں سمجھتا ہوں بہر حال انہوں نے فرمایا: تم امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ لازم رہو چونکہ وہ درستی وصواب میں ید طولیٰ رکھتے ہیں نیز آثار وسنن کی شدت کے ساتھ اتباع کرتے ہیں۔ میں نے امام احمد رحمہ اللہ سے عرض کیا آپ کو امام شافعی کی وہ کتابیں زیادہ پسند ہیں جو کہ اہل عراق کے پاس ہیں یا وہ کتابیں جو انہوں نے مصر میں تصنیف کی ہیں؟ امام احمد نے فرمایا: امام شافعی نے جو کتابیں مصر میں تصنیف کی ہیں تم ان سے استفادہ کرو چونکہ دوسری کتابیں انہوں نے عراق میں لکھی ہیں لیکن ان کے مطابق انھوں نے فیصلہ نہیں کیا پھر امام شافعی رحمہ اللہ مصر تشریف لائے اور وہاں کتابیں تصنیف کیں اور ان کے مطابق فیصلے بھی صادر فرمائے۔ چنانچہ جب امام احمد رحمہ اللہ سے یہ بات سنی حالانکہ میں اپنے علاقے کو آنا چاہتا تھا لیکن میں نے مصر آنے کا عزم کر لیا۔

۱۳۲۱۹- احمد بن اسحٰق، احمد بن روح، محمد بن عبداللہ رازی، ابن راہویہ کہتے ہیں میں ایک مرتبہ مکہ میں احمد رحمہ اللہ کیساتھ تھا وہ مجھ سے کہنے لگے: آؤ میں تمہیں ایک ایسا آدمی دکھاتا ہوں اس جیسا تمہاری آنکھوں نے نہیں دیکھا ہوگا چنانچہ انہوں نے مجھے امام شافعی رحمہ اللہ

دکھائے۔

۲۰ ۱۳۲۲ - ابومحمد بن حیان، اسحق بن احمد فارسی، محمد بن خالد بن یزید شیبانی، حمید بن زنجویہ کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو نبی ﷺ کی ایک حدیث روایت کرتے ہوئے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے اختتام پر میرے اہل بیت میں سے کسی آدمی کو بھیج کر اہل دین پر احسان فرمائیں گے جو کہ امر دین کو زندہ و واضح کرے گا' امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: چنانچہ میں نے پہلی صدی پر نظر کی تو رسول اللہ ﷺ کی آل میں سے میری نظر عمر بن عبدالعزیز پر پڑی میں نے دوسری صدی کے اختتام پر غور کیا تو میری نظر رسول اللہ ﷺ کی آل میں سے محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ پر پڑی۔

۲۱ ۱۳۲۲ - ابومحمد بن حیان، اسحق بن احمد، محمد بن خالد بن یزید شیبانی، فضیل بن زیاد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ جو کچھ تم لوگ مجھ میں دیکھ رہے ہو یہ سارے کا سارا یا اس کا اکثر حصہ اور عام حصہ مجھے امام شافعی رحمہ اللہ سے حاصل ہوا ہے چنانچہ میں تیس (۳۰) سال سے لگاتار امام شافعی رحمہ اللہ کے لئے دعائیں کر رہا ہوں۔

۲۲ ۱۳۲۲ - ابومحمد، ابوعبداللہ مکی، ابن مجاہد، محمد بن لیث، احمد بن حنبل رحمہ اللہ کہتے تھے، میں نے اتنے اتنے سالوں سے جو نماز پڑھی مگر امام شافعی رحمہ اللہ کے لئے ضرور دعا کی۔

۲۳ ۱۳۲۲ - عبدالرحمن بن محمد بن حمدان، عبدالرحمن بن محمد بن ادریس، ابوعثمان بن خوارزمی، محمد بن عبدالرحمن دینوری، کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اصحاب حدیث کے نفوس امام ابوحنیفہ کے مضبوط ہاتھوں میں گرفتار تھے حتیٰ کہ ہم نے امام شافعی رحمہ اللہ کو دیکھا چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے حوالے سے لوگوں میں بلند مقام رکھتے تھے، انھیں معمولی طلب حدیث کفایت نہیں کرتی تھی، ذئب کہتے ہیں ایک مرتبہ میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے ساتھ جامع مسجد میں تھا کہ اسی دروازہ سے حسین کرابیسی کا گزر ہوا کہنے لگے: یہ (امام شافعی) اللہ تعالیٰ کی رحمت ہیں چونکہ وہ محمد ﷺ کی آل میں سے ہیں۔ پھر میں حسین کے پاس آیا اور ان سے پوچھا آپ امام شافعی رحمہ اللہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔؟ انہوں نے جواب دیا: میں اس آدمی کے بارے میں کیا کہوں گا جسکی طرف کتاب، سنت اور اجماع کے حوالے سے لوگ ہمہ تن متوجہ ہوں؟ تاہم ہمیں معلوم نہیں تھا کہ کتاب کیا ہے سنت کیا ہے حتیٰ کہ ہم سے پہلے لوگ بھی نہیں جانتے تھے یہاں تک کہ میں نے کتاب سنت اور اجماع کے متعلق امام شافعی رحمہ اللہ سے سنا۔

فضل کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے ساتھ حج کیا اور میں ان کے ساتھ ایک مکان میں اترا چنانچہ امام احمد صبح سویرے ہی باہر نکل گئے تاہم میں بھی ان کے بعد باہر چلا گیا، جب میں نے صبح کی نماز پڑھ لی تو میں نے مسجد میں چکر لگانے شروع کر دیئے پہلے سفیان بن عیینہ کی مجلس میں آیا پھر میں نے ابوعبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی تلاش میں ایک ایک مجلس چھان ماری حتیٰ کہ میں نے انھیں ایک نوجوان کے پاس بیٹھا ہوا پایا اس نوجوان نے رنگدار کپڑے زیب تن کئے ہوتے تھے اور سر کے بال کانوں کی لو تک رکھے ہوئے تھے چنانچہ میں بھی احمد بن حنبل کے پاس جا بیٹھا میں نے عرض کیا: اے ابوعبداللہ! آپ نے ابن عیینہ کو کیوں چھوڑ دیا حالانکہ ان کے پاس زہری، عمرو بن دینار اور زیاد بن علاقہ جیسے اساطین علم اور دیگر تابعین بیٹھے ہوئے ہیں؟ امام احمد رحمہ اللہ نے جواب دیا: خاموش رہو اگر سند عالی کے ساتھ کوئی حدیث تمہارے ہاتھوں سے نکل جائے اور تم اسے سند نازل کے ساتھ حاصل کرو تو تمہارے دین عقل اور فہم و فراست میں کوئی قدغن نہیں آئے گا لیکن بالفرض اگر تمہارے ہاتھوں سے اس نوجوان کی عقل نکل گئی تو مجھے خوف ہے کہ تم تا قیامت اسکو نہیں پاسکو گے میں نے اس قریشی نوجوان سے بڑھ کر کتاب اللہ کے بارے میں کسی فقیہ کو نہیں دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ جواب دیا: محمد بن ادریس شافعی۔

۱۳۳۲۴- حسن بن سعید بن جعفر، زکریا ساجی، حسن بن محمد بن زعفرانی کہتے ہیں میں نے جب بھی امام شافعی رحمہ اللہ کی مجلس میں شرکت کی اس میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو ضرور پایا۔

۱۳۳۲۵- ابومحمد بن حیان، عمرو بن عثمان مکی، ابوتوبہ بغدادی کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو مسجد حرم میں امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس دیکھا میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! مسجد کے اس کونے میں سفیان بن عیینہ مجلس حدیث لگائے بیٹھے ہیں (اور آپ یہاں تشریف فرما ہیں)؟ امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ (یعنی امام شافعی رحمہ اللہ) ہاتھوں سے نکلے جارہے ہیں اور وہ (یعنی ابن عیینہ) ہاتھوں سے نکلے نہیں جارہے۔

۱۳۳۲۶- عبداللہ بن محمد بن جعفر، جعفر بن احمد بن فارس، محمد بن جبریل، یحییٰ بن معین کہتے ہیں جب امام شافعی رحمہ اللہ تشریف لائے تو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ان کے پاس جانے سے روکتے تھے، چنانچہ میں نے انھیں ایک دن بایں حالت پایا کہ امام شافعی رحمہ اللہ خچر پر سوار جارہے تھے اور ان کے پیچھے پیچھے امام احمد جارہے تھے، میں نے عرض کیا: اے ابوعبداللہ آپ تو ہمیں شافعی رحمہ اللہ سے روکتے تھے حالانکہ آپ خود ان کے پیچھے پیچھے جارہے ہیں؟ امام احمد رحمہ اللہ نے جواب دیا خاموش رہو اگر تم خچر کے ساتھ چمٹے رہو گے تو بھرپور نفع اٹھاؤ گے۔

۱۳۳۲۷- حسن بن سعید، زکریا ساجی، جعفر، ابن جبریل بزاز کے سلسلۂ سند سے حدیث بالا بمثلہ مروی ہے۔

۱۳۳۲۸- احمد بن اسحٰق، احمد بن روح، محمد بن ماجہ قزوینی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس یحییٰ بن معین تشریف لائے اسی دوران اچانک امام شافعی رحمہ اللہ خچر پر سوار ان کے پاس سے گزرے امام احمد نے چھلانگ لگائی اور سلام کرکے ان کے پیچھے ہولئے وہیں بیٹھے رہے، چنانچہ جب احمد رحمہ اللہ واپس آئے تو یحییٰ رحمہ اللہ کہنے لگے:

اے ابوعبداللہ یہ کیا ماجرا ہے؟ امام احمد رحمہ اللہ نے جواب دیا: اس بات کو چھوڑو، ہاں البتہ اگر تم حصول فقہ کا ارادہ رکھتے ہو تو پھر اس خچر کی دم کے ساتھ چمٹ جاؤ۔

۱۳۳۲۹- حسن بن سعید، زکریا ساجی، ابوعباس ساجی، کہتے ہیں میرے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے درمیان بے شمار مناظرے ہوئے چنانچہ امام احمد دوران مناظرہ اکثر فرمایا کرتے تھے: ابوعبداللہ شافعی نے یوں ہی فرمایا ہے، اسی وجہ سے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ سہو کے دوسجدے سلام سے پہلے ہوں گے برابر ہے خواہ نماز میں کمی ہو یا زیادتی۔ امام احمد فرمایا کرتے: میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے بڑھ کر کسی کو بھی آثار وسنن کی اتباع کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

۱۳۳۳۰- عبدالرحمٰن بن محمد بن حمدان، ابومحمد بن ابی حاتم، ابوحاتم، عبدالملک بن حبیب بن میمون بن مہران کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے مجھ سے کہا: تم امام شافعی رحمہ اللہ کی کتابوں کو کیوں نہیں دیکھتے ہو؟ سو امام شافعی رحمہ اللہ سے بڑھ کر کوئی مصنف متبع سنت نہیں۔

۱۳۳۳۱- محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن جعفر بن خلیل مقری، فرماتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر ترمذی کو کہتے ہوئے سنا: میں نے اہل رائے کی کتابوں کو لکھنا چاہا پس میں نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا میں نے عرض کیا یارسول اللہ (ﷺ) کیا میں نے کتب میں امام مالک کی رائے کو لکھ لوں؟ ارشاد ہوا جو بات میری سنت کے موافق ہو اسے لکھ لو، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں شافعی رحمہ اللہ کی رائے لکھ لوں؟ ارشاد ہوا: وہ رائے نہیں ہے بلکہ وہ تو میری سنت کی مخالفت کرنے والے پر رد ہے۔

۱۳۳۳۲- عبداللہ بن محمد بن نصر ترمذی کہتے ہیں انتیس (۲۹) سال تک حدیثیں لکھتا رہا اور امام مالک کے مسائل کو بغور سنتا رہا لیکن امام شافعی رحمہ اللہ کے بارے میں میری رائے اچھی نہیں تھی کہ ایک دن میں مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا اسی دوران میری آنکھ لگ گئی اور میں نے خواب میں نبی ﷺ کی زیارت کی میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی رائے کو لکھ لوں؟ ارشاد ہوا: نہیں، میں

نے عرض کیا: کیا میں امام مالک رحمہ اللہ کو لکھ لوں؟ ارشاد ہوا: جو بات میری سنت کے موافق ہو وہ لکھ لو، میں نے پھر عرض کیا: کیا میں امام شافعی رحمہ اللہ کی رائے کو لکھوں؟ آپ ﷺ نے غضبناک آدمی کی طرح سر جھکالیا اور پیٹھ پھیر کر چل پڑے ارشاد فرمایا: وہ رائے نہیں ہے یہ میری سنت کی مخالفت کرنے والوں پر رد ہے۔ محمد بن نصر کہتے ہیں پھر میں اس خواب کے نقشِ قدم پر مصر کی طرف چل پڑا اور امام شافعی رحمہ اللہ کی کتابوں کو بالاستیعاب لکھا۔

۱۳۳۴۳- عبدالرحمٰن بن محمد بن حمدان، ابومحمد بن ابی حاتم، ابوعثمان خوارزمی، محمد بن رشیق، محمد بن حسن بلخی کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی خواب میں زیارت کی میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ امام مالک اور اہل عراق کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: میرے قول کے سواء کسی کا قول معتبر نہیں، میرے قول کے سواء کوئی قول معتبر نہیں، میں نے پھر عرض کیا، آپ امام شافعی رحمہ اللہ کے قول کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: میرے قول کے علاوہ کسی کا قول معتبر نہیں ولکنہ صد قواھل البدع.

۱۳۳۴۴- عبدالرحمٰن بن محمد بن حمدان، ابومحمد بن ابی حاتم، ربیع بن سلیمان، ابولیث حفاف، عزیزی کہتے ہیں جس رات امام شافعی رحمہ اللہ نے وفات پائی میں نے خواب میں انھیں دیکھا گویا کہ کہا جارہا ہے کہ نبی ﷺ نے وفات پائی، امام شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: تم عبدالرحمٰن زہری کی مجلس میں مسجد میں سوجاتے ہو۔ چنانچہ جب میں صبح کو اٹھا تو مجھے کہا گیا کہ امام شافعی رحمہ اللہ وفات پاگئے اور ہم انھیں جمعہ کے بعد لے کر باہر نکلیں گے، میں نے خواب میں آنے والے سے کہا: نہیں ہم انھیں عصر کے بعد لے کر باہر نکلیں گے نیز خواب میں دیکھا کہ ان کی چارپائی کے ساتھ ایک عورت کی بھی حالت پراگندہ حالت میں چارپائی لائی جارہی ہے۔ عزیزی کہتے ہیں میں امام شافعی رحمہ اللہ کے جنازے میں حاضر ہوا چنانچہ جب میں ایک کشادہ جگہ پہنچا دیکھا کہ واقعۃً ان کی چارپائی کے ساتھ ایک عورت کی چارپائی بھی لائی جارہی ہے جو کہ پراگندہ حالت میں ہے۔

۱۳۳۴۵- محمد بن ابراہیم، احمد بن عبداللہ بن سہل شیبانی، ربیع، ابولیث خفاف، عزیزی، ربیع کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا پھر مثل مذکور بالا کے خواب ذکر کیا۔

۱۳۳۴۶- ابومحمد بن حیان، عبدالرحمٰن بن داؤد، ابوزکریا نیشاپوری، علی بن حسان، ابن ادریس، اہل بغداد کے ایک آدمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ ہمارے پاس تشریف لائے انھوں نے ہمیں واضح صحبت پر لا بٹھایا۔

۱۳۳۴۷- عبدالرحمٰن بن محمد بن حمدان، ابومحمد بن ابی حاتم، ابوحاتم، حرملہ بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: احمد نے ہم سے وعدہ کر رکھا ہے کہ ہم مصر آئیں۔

۱۳۳۴۸- عبدالرحمٰن، ابومحمد، ابراہیم بن یوسف، حسن بن محمد صباح، احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے تھے جب میں ابوعبداللہ شافعی رحمہ اللہ کو تنہا دیکھتا تو وہ مجھے بتلا دیتے چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس دن چڑھے وقت تشریف لاتے اور شام تک ان کے پاس رہتے۔

۱۳۳۴۹- عبدالرحمٰن، ابومحمد، ابوعثمان خوارزمی، ابوایوب حمید بن احمد بصری کہتے ہیں میں ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس تھا اور ہم آپس میں ایک مسئلہ کے بارے میں مذاکرہ کر رہے تھے ایک آدمی امام احمد رحمہ اللہ سے کہنے لگا: اے ابوعبداللہ! اس مسئلہ کے بارے میں کوئی صحیح حدیث مروی نہیں ہے، امام احمد رحمہ اللہ نے جواب دیا: اگرچہ اس مسئلہ کے بارے میں کوئی صحیح حدیث مروی نہیں تاہم امام شافعی رحمہ اللہ کا قول تو اس کے بارے میں ہے ہی اور ان کا قول اس میں حجت ہے۔ ابوایوب کہتے ہیں میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے کہا: آپ فلاں فلاں مسئلہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ انھوں نے مجھے جواب دیا میں نے عرض کیا آپ نے یہ مسائل کہاں سے مستنبط کیے ہیں کیا ان میں کوئی حدیث مروی ہے یا کوئی آیت ہے؟ چنانچہ انھوں نے مجھے اثبات میں جواب دیا اور حجت میں

نبی ﷺ کی ایک مرفوعہ حدیث بیان کی۔

۱۳۳۴۰-احمد بن اسحٰق، احمد بن روح، اسماعیل بن شجاع، فضل بن زیاد، ابوطالب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے زیادہ حدیث کی اتباع کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔

۱۳۳۴۱-حسن بن سعید، زکریا ساجی، اسحٰق بن ابراہیم، حمید بن زنجویہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے تھے: حدیث میں امام شافعی رحمہ اللہ پر کوئی سبقت نہیں لے سکا۔

۱۳۳۴۲-عبدالرحمٰن بن محمد بن حمدان، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، علی بن حسن، ہسنجانی، ابواسماعیل ترمذی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ اسحٰق بن راہویہ رحمہ اللہ نے فرمایا ثوری واوزاعی ومالک اور ابوحنیفہ میں سے جس نے بھی رائے قائم کی مگر ان میں سے امام شافعی اتباع آثار میں بڑھے ہوئے تھے اور ان سے خطا باقیوں کی بہ نسبت کم سرزد ہوتی تھیں۔

۱۳۳۴۳- محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی عبدالرحمٰن، عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس، احمد بن عثمان نحوی، ابوفدیک نسائی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ اسحٰق بن راہویہ رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو خط لکھا اور خط میں میں نے ان سے شافعی رحمہ اللہ کی کچھ کتابوں کا مطالبہ کیا چنانچہ امام احمد نے میری طرف کتاب الرسالہ بھیجی۔

۱۳۳۴۴-عبدالرحمٰن بن ابی عبدالرحمٰن، ابومحمد بن ابی حاتم، احمد بن مسلم، نیشاپوری کا بیان ہے کہ امام اسحٰق بن راہویہ رحمہ اللہ نے مرو میں ایک آدمی کی بیوہ کے ساتھ محض اس لئے شادی کررکھی تھی کہ اس عورت کے پاس اس کے متوفی خاوند کی کتابیں تھیں جو کہ ساری کی ساری امام شافعی رحمہ اللہ کے مسلک ومذہب کی تصنیفات تھیں، چنانچہ امام اسحٰق رحمہ اللہ نے اپنی جامع کبیر امام شافعی کی کتاب کی طرح پر تصنیف کی اور جامع صغیر امام ثوری رحمہ اللہ کی جامع صغیر کی طرز پر تصنیف کی، کچھ عرصہ کے بعد ابواسماعیل ترمذی رحمہ اللہ نیشاپور تشریف لائے ان کے پاس امام شافعی رحمہ اللہ کی کتابیں تھیں جو انہیں بویطی کے واسطے سے ملی تھیں اسحٰق بن راہویہ نے ان سے کہا مجھے آپ سے ایک ضروری کام ہے وہ یہ کہ جب تک آپ یہاں موجود ہیں امام شافعی رحمہ اللہ کی کتابیں نہیں شائع کرنی چنانچہ ابواسماعیل نے ان کی بات قبول کرلی اور جب تک رہے کتابیں باہر تک نہ نکالیں حتیٰ کہ وہ نیشاپور سے کوچ کر گئے۔

۱۳۳۴۵-عبدالرحمٰن، ابومحمد بن ابی حاتم، ابوعثمان خوارزمی، ابوثور کہتے ہیں: میں اسحٰق بن راہویہ، حسین کرابیسی اور عراقیین کی ایک بڑی جماعت ہم اپنی بدعت کو نہیں ترک کررہے تھے کہ اسی دوران ہم نے امام شافعی رحمہ اللہ کو دیکھا، ابوثور کہتے ہیں جب امام شافعی رحمہ اللہ عراق تشریف لائے میرے پاس حسین کرابیسی آئے اور وہ اصحاب رائے کے پاس آتے جاتے تھے کہنے لگے: اصحاب حدیث میں سے ایک آدمی آیا ہے اور فقہ میں ید طولیٰ رکھتا ہے کھڑے ہو جاؤ ہم اس کے پاس جاتے ہیں، چنانچہ ہم چلے اور اس آدمی کے پاس پہنچ گئے پھر حسین مسلسل مختلف مسائل کے بارے میں گفتگو کرتے رہے اور امام شافعی رحمہ اللہ بدستور کہتے جاتے قال اللہ وقال رسول اللہ ﷺ حتیٰ کہ ہم رات کو تاریکی میں واپس لوٹے یوں ہم نے بدعت ترک کی اور امام شافعی رحمہ اللہ کی اتباع کی۔

۱۳۳۴۶-عبداللہ بن جعفر، زکریا ساجی، احمد بن مردک، حرملہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرمارہے تھے: ایک مرتبہ میں نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا انہوں نے میلے کپڑے پہن رکھے تھے اور کہہ رہے تھے اے شافعی میرے لئے اور مالک کے لئے کیا ہے؟

۱۳۳۴۷-عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن داؤد، ابوزکریا نیشاپوری، ابن عبدالحکم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے تھے ایک مرتبہ میں نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی ایک کتاب میں نظر کی جو کہ ایک سوبیس (۱۲۰) یا ایکسوتیس (۱۳۰) اوراق پر مشتمل تھی اس میں اسی (۸۰) اوراق وضو اور نماز کے بارے میں تھے میں نے اس میں جو مسائل دیکھے وہ یا تو کتاب اللہ کے مخالف تھے یا سنت رسول

اللہ کے مخالف یا اس میں اختلاف تھا یا تناقض تھا یا قیاس کے مخالف۔

۱۳۳۴۸-عبداللہ، عبدالرحمٰن، ابوزکریا کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام احمد رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں نے جسکو بھی امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ مناظرہ کرتے ہوئے دیکھا مگر یہ کہ اسکی رحمت امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ ہوتی تھی۔ ہارون بن سعید کہتے ہیں اگر امام شافعی رحمہ اللہ پتھر کے بندے ہوئے کسی ستون پر مناظرہ کریں اور وہ اسے لکڑی کا ثابت کرنے کے درپے ہوں تو مناظرہ پر زبردست دسترس رکھنے کی وجہ سے غلبہ پالیں گے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا اپنا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ عراق میں ایک آدمی کے ساتھ مناظرہ کیا وہ اگر ایک علت کے ساتھ اظہار خیال کرتا میں دوسرا معنیٰ وعلت لے کر اس پر حملہ آور ہوتا ہم نے ایک مسئلہ کے بارے میں مناظرہ کیا میں نے کہا اسکا قول کس نے کیا ہے؟ اس نے جواب دیا۔ ابوبکرؓ وعثمانؓ نے یوں ہی کیا ہے، ہمارے اردگرد بہت سارے لوگ جمع تھے جنھیں روایت حدیث کے بارے میں کچھ خبر نہیں تھی، پھر ہم مجلس میں اکھٹے ہوگئے میں نے اس سے پوچھا جو بات تم ابوبکر وعثمان اور علی سے روایت کرتے ہو وہ تم سے کس نے بیان کی ہے؟ وہ آدمی بولا میں نے تم سے کوئی روایت بیان نہیں کی اور نہ ہی مجھے کسی نے سنائی ہے میں نے تو صرف اتنی بات کہی تھی کہ ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ وعلیؓ نے یوں ہی اساک کیا ہے، امام محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ ہر قسم کے فن سے باخوبی واقفیت رکھتے تھے اگر میں انھیں پالیتا تو میں کامل آدمی ہوتا اور میں ان کے دونوں پہلوؤں سے بہت سارے علوم نکالتا، بخدا میں نے ان کے پاس قبیلہ ھذیل کے بہت سارے اشعار پائے ہیں میں نے جب بھی ان سے کسی قصیدے کا تذکرہ کیا مگر انہوں نے مجھے شروع تا آخر حرف بہ حرف کہہ سنایا۔ انہوں نے چون (۵۴) سال کی عمر میں وفات پائی۔

۱۳۳۴۹-ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم، یونس، شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ محمد بن حسن رحمہ اللہ کے ساتھ مناظرہ کیا ہمارے مناظرہ نے شدت اختیار کرلی حتی کہ ان کی رگیں پھول گئیں اور ان کی قمیص کے بٹن ایک ایک کرکے ٹوٹتے رہے۔

۱۳۳۵۰-ابومحمد احمد بن محمد بن مصقلہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کے بھانجے ابومحمد کا بیان ہے کہ میری والدہ کہتی ہیں: بسا اوقات ہم ایک رات میں تیس تیس بار امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس آتے اور چراغ ان کے سامنے بدستور جلتا ہوا دیکھتے اور امام شافعی رحمہ اللہ گدی کے بل لیٹے ہوئے کسی گہری سوچ میں پڑے ہوتے پھر چراغ قریب کے لئے لونڈی کو آواز دیتے لونڈی چراغ آگے بڑھا دیتی اور امام شافعی رحمہ اللہ نے جو کچھ لکھنا ہوتا لکھتے رہتے۔ پھر چراغ اٹھا لینے کا کہتے۔ میں نے ابومحمد سے پوچھا چراغ واپس کرنے سے ان کا کیا مقصد ہوتا تھا؟ کہنے لگے چونکہ اندھیرے میں دل زیادہ عمدگی کے ساتھ روشن ہوجاتا ہے۔

۱۳۳۵۱-ابومحمد بن حیان، احمد بن محمد بن یزید، ابوطاہر، حرملہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے حدیث شریف ''لیس منا من لم یتغن بالقرآن'' یعنی وہ آدمی ہم میں سے نہیں ہے جو قرآن مجید کو سریلی آواز کے ساتھ نہ پڑھے۔ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا یعنی جو آدمی قرآن مجید پڑھ کر غمزدہ نہ ہو اور اسے گنگنائے نہیں۔

۱۳۳۵۲-ابومحمد بن حیان، ابوعبداللہ بن عمرو بن عثمان مکی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کے نواسے کا بیان ہے میرے والد نے امام شافعی رحمہ اللہ کو فرماتے سنا ہے کہ قرآن مجید میں جو کچھ ہے میں جانتا ہوں کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی کیا مراد ہے: بجز دو جگہوں کے ان میں سے ایک یہ ہے ''وقد خاب من دسھا'' (الشمس ۱۰) اور جس نے نفس کو کام میں نہ لگایا وہ رسوا ہوا۔ پس مجھے اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی مراد سے آگاہی نہیں ہوسکتی۔

۱۳۳۵۳-ابومحمد بن حیان، ابوفضل صالح بن محمد، ابومحمد شافعی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے تھے۔ کوئی قریشی بھی مکہ میں رہ کر شرافت اختیار کرسکتا ہے اور نہ ہی اپنے معاملہ کو غالب کرسکتا ہے یہ اس لئے کہ نبی ﷺ اس وقت تک امر نبوت کو غلبہ نہیں

دے سکے جب تک کہ مکہ سے نکلے نہیں۔ اور کوئی قریشی عمدہ شعر نہیں کہہ سکے گا چونکہ نبی ﷺ کے بارے میں کہا گیا ہے: "وماعلمناہ الشعر ومایبنغی لہ" ہم نے انھیں شعر کہنا نہیں سکھایا اور نہ ہی شعر ان کے شایان شان ہیں۔ (یٰس ۶۹) اور قریش کو خط و کتاب بھی اچھی طرح سے کرنی نہیں آئے گی چونکہ نبی ﷺ امی (ان پڑھ) تھے۔

۱۳۳۵۴- ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابو حاتم، یونس بن عبدالاعلی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا قرآن و سنت اصول ہیں اگر کسی مسئلہ میں اصل مقصود ہو تو پھر قیاس حجت ہے۔ اور جب رسول اللہ ﷺ کی کوئی متصل حدیث ہو اور اسناداً صحیح ہو تو وہ سنت ہے اور خبر منفرد سے اجماع کا درجہ آگے ہے نیز حدیث کو اپنے ظاہر پر محمول کیا جائے گا، اگر کوئی حدیث مختلف معانی کا احتمال رکھتی ہو تو جو معنیٰ ظاہر کے زیادہ موافق ہوگا اسکا اعتبار کرنا زیادہ بہتر ہے، اور جب حجت میں مختلف احادیث برابر ہوں تو سند کے اعتبار سے جو حدیث زیادہ صحیح ہوگی اسکا اعتبار کیا جائیگا اور حدیث منقطع کی کوئی حیثیت نہیں بجز سعید بن مسیب رحمہ اللہ کی منقطع احادیث کے چونکہ وہ متصل کے درجے میں ہیں۔ نیز ایک اصل کو دوسری اصل پر قیاس نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اصل کے بارے میں کہا جائے گا کہ یہ کیوں اور کیسے ہے، ہاں البتہ فروع کے لئے کہا جاتا ہے کہ یہ کیوں اور کیسے ہیں۔ سو جب اصل کے مطابق قیاس صحیح ہو جائے گا تو اس وقت قیاس کو بطور حجت کے پیش کیا جاسکتا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے جسکو بھی حدیث منفرد کو عمل میں لاتے دیکھا ہے تو اہل مدینہ نبی ﷺ کی حدیث کو تغلیس میں عمل میں لاتے ہیں اور اہل عراق حدیث غرر کو عمل میں لاتے ہیں لہٰذا ان لوگوں نے ایک حدیث پر عمل کرلیا اور دوسری کو ترک کردیا اور ان لوگوں نے بھی ایک پر عمل کیا اور دوسری کو ترک کردیا۔ اور میں نے اصحاب نبی ﷺ کو لازم کررکھا ہے چنانچہ جب ان کا نظر میں اختلاف ہوتا ہے تو میں ان کی اتباع میں قیاس کو اپنالیتا ہوں اور جب کوئی اصل نہیں ملتی ہے تو میں ان کے متبعین قیاس کی اتباع کرلیتا ہوں چنانچہ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کا تین مسائل میں اختلاف ہوا ہے جو کہ قیاس ہیں۔ چنانچہ مفقود کے بارے میں ان دونوں حضرات میں اختلاف ہوا حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مفقود کے لئے چار سال کی مدت مقرر کی جائے گی پھر اسکی بیوی چار ماہ دس دن عدت گزار کر دوسرا نکاح کرسکتی ہے جبکہ اس بارے میں حضرت علیؓ کا موقف یہ ہے کہ مفقود کی بیوی دوسرا نکاح نہیں کرسکتی اور وہ انتظار میں رہے گی تاوقتیکہ اسکی موت کا پتہ چل جائے۔

اسی طرح حضرت عمرؓ نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے حالت سفر میں اپنی بیوی کو طلاق دی ہو اور پھر خاوند نے رجوع کرلیا ہو کچھ عرصہ بعد عورت کو طلاق کی خبر پہنچی ہو لیکن رجعت کا علم اسے نہ ہوا ہو حتیٰ کہ وہ عورت عدت گزار کر دوسرے خاوند کے ساتھ نکاح کرلے چنانچہ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ دوسرا خاوند اگر دخول کرلے تو وہ اس عورت کا زیادہ حقدار ہے اور حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ زوج اول عورت کا زیادہ حقدار ہے۔

اسی طرح حضرت عمرؓ نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا:

جو کسی عورت کے ساتھ عدت میں نکاح کرے اور دخول بھی کرے ان دونوں میں تفریق کردی جائے گی اور پھر وہ آدمی اسکے ساتھ کبھی بھی نکاح نہیں کرسکتا ہے۔

(لیکن حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ وہ آدمی بعد میں بھی اس کے ساتھ نکاح کرسکتا ہے۔

اسی طرح صحابۂ کرامؓ کا اقراء کے مصداق کے بارے میں اختلاف ہوا ہے اور اصل بات یہ ہے کہ قرء کا مصداق طہر ہے نہ کہ حیض چونکہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمرؓ کو فرمایا تھا کہ ابن عمر سے کہو کہ وہ اپنی بیوی کو ایسے طہر میں طلاق دے جس میں ہمبستری نہ کی ہو پس یہ وہی عدت ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اس کے پیش نظر عورتوں کو طلاق دی جائے سو جب نبی ﷺ نے طہر کو عدت کا نام دیا ہے تو قرء کو طہر پر محمول کرنا اصح ہوگا۔

۱۳۳۵۵-محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی کہتے ہیں ایک مرتبہ میں مصر میں تھا امام شافعی رحمہ اللہ نے ایک حدیث سنائی ایک آدمی بول اٹھا کہنے لگا اے ابوعبداللہ! کیا آپ اس حدیث کو لیتے ہیں یعنی آپ کے ہاں یہ حدیث معمول سے ہے؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے جواب دیا: کیا تم سمجھتے ہو کہ میں کنیسہ سے نکلا ہوں یا تم مجھے زنار پہنے ہوئے دیکھ رہے ہو؟ جب میرے نزدیک کوئی حدیث آپ ﷺ سے مروی ثابت ہو جائے تو میں اسکا قول کرتا ہوں اور اسکا پرچار بھی کرتا ہوں، اور اگر وہ حدیث میرے نزدیک ثابت نہ ہو میں اسکا قول نہیں کرتا ہوں اب بتاؤ کیا تم مجھے زنار پہنے دیکھ رہے ہو جو میں اسکا قول نہ کروں۔

۱۳۳۵۶-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ میرے والد نے امام شافعی رحمہ اللہ کا تذکرہ کیا اور فرمایا کہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کو کہتے سنا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ سے مروی کوئی حدیث تمہارے نزدیک صحیح ہو تو مجھ سے کہہ لو حتیٰ کہ میں اس حدیث کو جہاں چاہوں لے جاؤں۔

۱۳۳۵۷-محمد بن علی بن حبیش، حسن بن علی جصاص، ربیع بن سلیمان کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے امام شافعی رحمہ اللہ سے حدیث رسول اللہ ﷺ کے بارے میں سوال کیا اور آدمی نے کہا آپ کا کیا قول ہے؟ سن کر امام شافعی رحمہ اللہ پر کپکپی طاری ہوگئی اور فرمایا: کونسے آسمان نے مجھے ڈھانپ لیا ہے اور کونسی زمین نے مجھے بوجھل بنا دیا ہے جب میں رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو روایت کرتا ہوں پھر کیوں کر کوئی دوسرا قول اپنا سکتا ہوں۔

۱۳۳۵۸-محمد بن عبدالرحمٰن بن سہل، ابراہیم بن میمون بن ابراہیم صواف، ربیع بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ایک حدیث ذکر کی ایک آدمی کہنے لگا کیا آپ اس حدیث کے مطابق قول کرتے ہیں؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے ہم سے فرمایا: تم لوگ گواہی دو جب کوئی حدیث میرے نزدیک صحیح ہو اور میں اس حدیث کے مطابق قول نہ کرتا ہوں کہ میری عقل ختم ہو چکی ہے۔

۱۳۳۵۹-عبدالرحمٰن بن محمد بن حمدان جرجانی، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، ابوحاتم، حرملہ بن یحییٰ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب بھی میں کسی بات کا قول کروں اور وہ نبی ﷺ کی کسی صحیح حدیث کے خلاف ہو پس وہ حدیث اولیٰ ہے اور میری تقلید مت کرو کسی صحیح حدیث کے خلاف ہو پس وہ حدیث اولیٰ ہے اور میری تقلید مت کرو۔

۱۳۳۶۰-احمد بن اسحٰق، ابوطیب احمد بن روح، اسماعیل بن شجاع، فضل بن زیاد، ابوطالب، احمد بن حنبل رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے زیادہ حدیث کی اتباع کرتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا۔

۱۳۳۶۱-محمد بن عبدالرحمٰن بن مخلد، عمر بن ربیع خشاب، ابوحمزہ خولانی، حرملہ بن یحییٰ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہا کرتے تھے کہ مجھے بغداد میں ناصر الحدیث کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔

۱۳۳۶۲-حسن بن سعید بن جعفر، زکریا ساجی، احمد بن محمد مکی، ابوولید بن جارود کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ سے مروی کوئی صحیح حدیث موجود ہو اور میں ان کے خلاف کوئی دوسرا قول کر رہا ہوں سو میں اپنے قول سے رجوع کرتا ہوں اور اس حدیث کو اپناتا ہوں۔

۱۳۳۶۳-ابونعیم اصفہانی، حسن بن سعید، زکریا ساجی، زعفرانی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب تم سنتِ رسول اللہ ﷺ کو پاؤ تو اسی کی اتباع کرو اور کسی دوسرے کے قول کی طرف مطلق التفات نہ کرو۔

۱۳۳۶۴-حسن بن سعید، زکریا ساجی، ربیع بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی کوئی صحیح حدیث مروی تم تک پہنچے تو اسکو اختیار کرنا زیادہ بہتر ہے۔

۱۳۳۶۵-محمد بن ابراہیم، عبدالعزیز بن ابی رجاء، ربیع بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے تھے: ابوزبیر کسی سہارے کا محتاج ہے۔

۱۳۳۶۶-ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد، عبدالعزیز بن ابی رجاء، ربیع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: حزام بن عثمان کی حدیثیں بدہضمی کے مترادف ہیں یعنی غیر صحیح ہیں۔

۱۳۳۶۷-محمد بن عبدالرحمٰن، محمد بن موسیٰ بن نعمان، عمر بن عبدالعزیز بن مقلاص، عبدالعزیز بن مقلاص، کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: امام شعبہ بن حجاج رحمہ اللہ کا قول ہے کہ تدلیس کذب کا جڑواں بھائی ہے۔

۱۳۳۶۸-محمد بن عبدالرحمٰن، محمد بن جعفر ابوطاہر، اسحٰق بن ابراہیم، ابن رزین کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ شام میں امام اوزاعی جیسا کسی نے نہیں ہونا لیکن یہ ان لوگوں میں سے نہیں ہیں کہ بس انہی پر اکتفا کرلیا جائے حتی کہ ان کے علاوہ اوروں کی حدیثوں سے واقفیت نہ حاصل ہوجائے، امام شافعی رحمۃ اللہ نے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر کا تذکرہ بھی کیا اور انہیں ثقہ وامین قرار دیا اور کہا کہ ان جیسے لوگوں سے علم حاصل کیا جاسکتا ہے۔

۱۳۳۶۹-ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن عبدالرحمٰن بن عبدالحکم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا جس نے ابوجابر بیاضی کی حدیث روایت کی اللہ تعالیٰ اس کی آنکھوں کو سفید کرے۔

۱۳۳۷۰-محمد بن عبدالرحمٰن، علی بن احمد بن سلیمان، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ابوجابر جعفی کا ایک ایسا کلام سنا ہے مجھے خوف ہے کہ کہیں مجھ پر چھت نہ گر پڑے۔

۱۳۳۷۱-ابوعبداللہ بن مخلد، محمد بن یحییٰ بن آدم، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی نے امام مالک رحمہ اللہ کے سامنے حدیث منقطع کا ذکر کیا۔ امام مالک رحمہ اللہ نے اس آدمی کو حکم دیا کہ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کے پاس جاؤ وہ تمہیں یہ حدیث اپنے باپ اور نوح کی سند سنائیں گے۔

۱۳۳۷۲-محمد بن ابراہیم، عبدالعزیز بن ابی رجاء، ربیع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: سفیان رحمہ اللہ کو خبر پہنچی کہ شعبہ رحمہ اللہ جابر جعفی کے متعلق کچھ کلام کرتے ہیں تو انہوں نے امام شعبہ کی طرف پیغام بھجوایا کہ اگر آپ جابر جعفی کے بارے میں کلام کریں گے تو میں آپ کے بارے میں کلام کروں گا۔

۱۳۳۷۳-محمد بن ابراہیم، عبدالعزیز بن ابی رجاء، ربیع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ امام محمد بن حسن نے مجھ سے کہا: اگر مجھے علم ہوا کہ سفیان بن سلیمان نے ایک گواہ کی موجودگی میں ساتھ قسم کے ہونے کی حدیث روایت کی ہے تو میں اسے فاسد قرار دوں گا، میں نے ان سے کہا: اے ابوعبداللہ جب آپ اسے فاسد قرار دیں گے تو وہ فاسد ہوجائے گی۔

۱۳۳۷۴-ابوعبداللہ بن مخلد، محمد بن یحییٰ بن آدم، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا میں نے سفیان بن عیینہ کو کہتے سنا کہ عمرو بن عبید نے حسن رحمہ اللہ سے سماع کیا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کرتا ہوں کہ اگر عمرو بن عبید نے حسن سے سماع کیا ہو۔

۱۳۳۷۵-محمد بن ابراہیم، احمد بن محمد بن سلمہ طحاوی، یونس بن عبدالاعلیٰ کہتے ہیں لیث بن سعد اور ابن ابی ذئب کا میرے ہاتھوں سے نکل جانا میرے اوپر بہت ہی گراں گزرا۔

۱۳۳۷۶-محمد بن عبدالرحمٰن، احمد بن اسماعیل بن عاصم، یحییٰ بن عثمان بن صالح، حرملہ بن یحییٰ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ لیث بن سعد مالک بن انس کی بہ نسبت آثار کی زیادہ اتباع کرنے والے ہیں۔

۱۳۳۷۷- ابواحمد غطریفی، ابوبکر محمد بن اسحٰق بن خزیمہ، ربیع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے تھے جب میں اصحاب حدیث میں سے کسی آدمی کو دیکھتا ہوں مجھے یوں لگتا ہے کہ گویا کہ میں نبی ﷺ کے صحابہ میں سے کسی آدمی کو دیکھ رہا ہوں۔

شیخ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ آثار وسنن کے متبع تھے اور انھیں احکام وقضایا کے استنباط میں یدطولی حاصل تھا۔ قیاس کی بنیاد پر اخذ کے گئے مسائل کے قائل تھے اور وہ آراء فاسدہ جو کہ اصول کے مخالف تھیں ان سے یکسر فروتنی برتتے تھے۔

۱۳۳۷۸- ابونصر شافع بن محمد بن ابوعوانہ، محمد بن عبداللہ بن عبدالسلام بن مکحول، بیروتی، یونس بن عبدالاعلیٰ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا قرآن وسنت اور ان کے مطابق کا قیاس اصل کا درجہ رکھتا ہے اور اجماع حدیث کی بنسبت اکثر ہے۔

۱۳۳۷۹- محمد بن عبدالرحمٰن بن سہل، ابوعلی حسان بن ابان بن عثمان، ابواحمد جامع بن قاسم، ابوبکر مستملی محمد بن یزید بن حکیم کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ کو مسجد حرام میں دیکھا اور ان کے لئے چٹائی بچھائی گئی تھی اور امام شافعی رحمہ اللہ اس پر تشریف فرما تھے اتنے میں ان کے پاس اہل خراساں کا ایک آدمی آیا اور کہنے لگا اے ابوعبداللہ! آپ بھڑ کے بچے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کھانا حلال ہے یا حرام؟ شافعی رحمہ اللہ نے جواب دیا: حرام ہے۔ خراسانی بولا: کیا حرام ہے؟ فرمایا: جی ہاں۔ اسکی حرمت کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ﷺ اور عقل سے ثابت ہے۔" اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم . بسم اللہ الرحمن الرحیم . وما آتاکم الرسول فخذوہ وماناکم عنہ فانتھوا "(حشر:۷) جو تعلیمات تمہارے پاس رسول اللہ ﷺ لے کر آئے ہیں انھیں پکڑلو اور جن سے تمھیں باز رہنے کی تاکید کی ہے ان سے باز رہو، سو بھڑ کی حرمت کتاب اللہ سے ثابت ہوگئی،

اور ہمیں سفیان، زائدہ، عبدالملک بن عمیر، مولیٰ الربعی کے سلسلۂ سند سے حضرت حذیفہؓ کی حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میرے بعد آنے والے خلفاء راشدین کی اقتداء کرو یعنی ابوبکر وعمرؓ اور یہ سنت رسول ﷺ ہے۔

نیز ہمیں اسرائیل، ابوبکر مستملی، ابواحمد، اسرائیل، ابراہیم بن عبدالاعلیٰ، سوید بن غفلہ کے سلسلۂ سند سے حدیث پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے زنبور یعنی بھڑ کو قتل کرنے کا حکم دیا تھا۔

اور عقل اس امر کا متقاضی ہے کہ جس چیز کو قتل کرنے کا حکم دیا گیا ہو اس چیز کا کھانا حرام ہے وہ آدمی خاموش ہوکر چل پڑا چنانچہ مستملی امام شافعی رحمہ اللہ کے اس استنباط پر تعجب کرتے تھے۔

۱۳۳۸۰- حسن بن سعید بن جعفر، زکریا بن یحییٰ ساجی، ربیع بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن کہنے لگے جس نے رمضان کا ایک روزہ ضائع کیا وہ اس کی قضاء میں بارہ روزے رکھے چونکہ اللہ تعالیٰ نے بارہ مہینوں میں سے صرف ایک مہینہ رمضان کو روزوں کے لئے منتخب کیا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ بولے: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے" لیلۃ القدر خیر من الف شھر "شب قدر ایک ہزار مہینوں سے بھی افضل ہے۔ (القدر:۳) لہذا جو آدمی لیلۃ القدر کی ایک نماز ترک کردے تو مذکور بالا قیاس کی رو سے وہ ایک ہزار مہینوں میں اس کی قضاء کرے۔

۱۳۳۸۱- ابوبکر محمد بن احمد، محمد بن حسین کرخی، علی بن احمد خوارزمی، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ ایک بلخی نے امام شافعی رحمہ اللہ سے ایمان کے متعلق سوال کیا۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے اس آدمی سے کہا تم ایمان کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ وہ آدمی بولا: میں کہتا ہوں کہ ایمان صرف قبول کا نام ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے پوچھا تم یہ قول کہاں سے کررہے ہو؟ اس نے جواب دیا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات "(بقرہ:۲۷۷) اس آیت میں ایمان اور عمل کے درمیان واؤ برائے فصل لائی گئی ہے۔

پس ایمان قول ہے اور اعمال ایمان کے شرائع میں سے ہیں، امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا تمہارے نزدیک واؤ فصل کے

لئے آتی ہے؟اس نے اثبات میں جواب دیا۔امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: پھر تو تم دو معبودوں کی عبادت کرتے ہو ایک معبود مشرق میں اور مغرب میں چونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے" رب المشرقين ورب المغربين "(الرحمٰن:۱۷) پس سن کر وہ آدمی غصہ ہو گیا اور کہنے لگا سبحان اللہ! کیا آپ نے مجھے بتوں کا پجاری بنا دیا؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: بلکہ تم نے خود اپنے آپ کو بتوں کا پجاری بنا دیا ہے اس نے پوچھا وہ کیسے؟ فرمایا: چونکہ تمہارا دعویٰ ہے کہ واؤ برائے فصل آتی ہے لہذا آیت کا تقاضا ہے کہ پھر ایک معبود مشرق میں ہو اور ایک مغرب میں، آدمی بولا! میں نے جو کچھ کہا اس سے استغفار کرتا ہوں۔ بلکہ میں صرف ایک ہی رب کی عبادت کرتا ہوں۔ میں آج کے بعد نہیں کہوں گا کہ واؤ فصل کے لئے آتی ہے۔ بلکہ میں کہوں گا کہ ایمان قول وعمل دونوں سے مرکب ہے۔ نیز ایمان میں کمی بیشی بھی ہوتی ہے، ربیع کہتے ہیں کہ اس آدمی نے امام شافعی رحمہ اللہ کے دروازے پر مال عظیم خرچ کیا اور امام شافعی رحمہ اللہ کی کتابوں کو جمع کر کے مصر سے چل دیا۔

۱۳۳۸۲۔احمد بن اسحٰق، ابوطیب احمد بن روح، جعفر بن احمد بن یاسین، حسین بن علی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ بشر مریسی کی والدہ امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس آئی اور ان سے کہنے لگی: اے ابوعبداللہ! میرا یہ بیٹا آپ سے بہت محبت کرتا ہے اگر اس کے سامنے آپ کا ذکر کیا جاتا ہے تو آپ کے نام کی بہت تعظیم کرتا ہے، اگر میں اسے رائے سے روکتی ہوں تو لوگ اس کی عداوت پر اتر آئیں گے، امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا میں اسکی خبر لوں گا، حسین کہتے ہیں میں شافعی رحمہ اللہ کے پاس موجود تھا کہ ان کے پاس بشر داخل ہوئے امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا: مجھے بتاؤ جس چیز کی طرف تم دعوت دیتے ہو وہ تم نے کہاں سے لائی ہے کیا کسی کتاب میں اس کو بیان کیا گیا ہے وہ قائم فریضہ ہے، یا وہ سنت ہے اور لوگوں پر اس کے متعلق بحث وسوال کرنا واجب کیا گیا ہے؟ بشر نے جواب دیا نہ کسی کتاب میں اسکو بیان کیا گیا ہے نہ یہ فرض شدہ فریضہ ہے نہ سنت ہے اور نہ ہی اس کے متعلق بحث کرنا سلف پر واجب کیا گیا ہے لیکن وہ ایک بات ہے کہ اس کے خلاف کرنا ہمیں زیب نہیں دیتا، امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: بلاشبہ تم نے خود اپنے بارے میں خطا کا اقرار کر لیا ہے تم کہاں ہو اور حدیث وفقہ میں تمہارے کلام کی کیفیت کیا ہے کیا اس میں لوگ تمہاری موافقت کریں گے اور توحید وفقہ کو چھوڑ دیں گے؟ بشر بولے: اس میں ہمارے لئے تہمت ہے۔ چنانچہ جب بشر وہاں سے چل دیئے امام شافعی رحمہ اللہ بولے اس نے فلاح نہ پائی۔

۱۳۳۸۳۔حسن بن عبید بن جعفر، زکریا ساجی، ابویعقوب بویطی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو لفظ کن سے پیدا کیا ہے، پس جب لفظ کن مخلوق ہوا پس گویا کہ مخلوق مخلوق سے پیدا ہوئی۔

۱۳۳۸۴۔حسن بن سعید، ساجی، محمد بن اسماعیل، حسین بن علی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ سے علم کلام کے کسی مسئلہ کے بارے میں سوال کیا گیا امام شافعی رحمہ اللہ سخت غصہ ہو گئے اور کہنے لگے یہ سوال حفص فرد اور اسکے اصحاب سے کرو۔ اللہ تعالیٰ انھیں رسوا کرے۔

۱۳۳۸۵۔عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابومحمد بن ابی حاتم، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: آدمی اللہ تعالیٰ کی ہر قسم کی منہیات میں مبتلا کر دیا جائے بجز شرک کے یہ ابتلاء اس کے لئے علم کلام میں نظر کرنے سے بدرجہا بہتر ہے چونکہ میں نے اہل کلام کی ایک بات پر واقفیت حاصل کی ہے جس کا مجھے کبھی گمان تک بھی نہیں ہو سکتا تھا۔

۱۳۳۸۶۔محمد بن عبدالرحمٰن، احمد بن محمد بن حارث، ربیع بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے، کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: بندہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے کہ اس پر گناہوں کا انبار لگا ہو بجز شرک کے اس کے لئے بہتر ہے اس سے کہ وہ کسی بدعت کو لے کر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے۔

۱۳۳۸۷۔عبداللہ بن محمد، ابومحمد بن ابی حاتم، ابوثور سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے تھے، کوئی آدمی ایسا نہیں کہ اس نے کلام

میں بحث مباحثہ کیا ہو اور پھر اس نے فلاح پائی ہو۔

۱۳۳۸۸- محمد بن عبدالرحمٰن، محمد بن یحیٰی بن آدم، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: کاش لوگوں کو پتہ چل جاتا کہ کلام و بدعات میں کیا کچھ لکھا ہوا ہے تو ان سے اس طرح بھاگتے جس طرح کہ شیر سے بھاگتے ہیں۔

۱۳۳۸۹- حسن بن سعید، زکریا ساجی، ابوداؤد، ابوثور سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جس نے کلام کو اوڑھنا بچھونا بنایا اس نے فلاح نہ پائی اور امام شافعی رحمہ اللہ نے اصحاب حدیث کے مذہب کو اپنایا ہے اور ان کے عمومی قول کو امام احمد، بویطی، وحمیدی وابوثور اور عام اصحاب حدیث نے لیا ہے امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امام مالک رحمہ اللہ کے پاس جب کوئی بدعتی آجاتا تو فرماتے میں اپنے دین کی واضح حجت پر قائم ہوں اور تجھے شک ہے لہذا تو اپنے ہی جیسے کسی شک کرنے والے کے پاس چلا جا اور امام مالک فرمایا کرتے تھے! میں نہیں سمجھتا ہوں کہ جو آدمی اصحاب نبی ﷺ کو گالی دیتا ہو کہ مال غنیمت میں اسکا کچھ حصہ ہو۔

۱۳۳۹۰- حسن بن سعید، زکریا ساجی، ربیع، محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: بخدا بندہ بجز شرک کے ہر قسم کے گناہ کو لے کر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے بدرجہا بہتر ہے اس سے کہ وہ ان بدعات میں سے کسی بدعت کو لے کر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ بات اس لئے کہی تھی کہ ان کے سامنے کچھ لوگ مسئلہ تقدیر میں جھگڑ رہے تھے۔ ایک دفعہ فرمایا: کتاب اللہ میں اللہ تعالیٰ کی مشیت کا ذکر ہے اور مشیت فی الواقع اللہ کا ارادہ ہے چونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "وما تشاؤن الا ان یشاء اللّٰہ" (الانسان: ۳۰) اور جو کچھ تم چاہتے ہو وہ نہیں ہوگا مگر جو کچھ اللہ چاہتا ہے وہ ہوگا پس سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ کی خلق اسکی مشیت ہے نیز امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے کسی اسم کے ساتھ قسم اٹھائی اور پھر قسم میں حانث ہوگیا وہ اپنی قسم کا کفارہ دے چونکہ اس نے غیر مخلوق کی قسم کھائی ہے۔

۱۳۳۹۱- حسن بن سعید، زکریا ساجی، ابوشعیب مصری، ربیع کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس موجود تھا ان کے دائیں طرف عبداللہ بن عبدالحکم اور بائیں طرف یوسف بن عمرو بن یزید بیٹھے تھے اور اس مجلس میں حفص فرد بھی حاضر تھا۔ حفص نے ابن عبدالحکم سے پوچھا: تم قرآن کے متعلق کیا کہتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا میں کیا کہوں کہ قرآن کلام اللہ ہے۔ حفص نے کہا: مگر ایسے نہیں؟ پھر اس نے یوسف بن عمرو سے یہی سوال کیا انہوں نے بھی مذکور بالا جواب دیا۔ لوگ دیکھنے لگے کہ حفص امام شافعی رحمہ اللہ سے یہی سوال کرنے، چنانچہ حفص فرد بولا: اے ابوعبداللہ! لوگوں نے سوال کا رخ آپ کی طرف موڑ دیا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس بارے میں کلام کو ترک کردو، اس نے پھر امام شافعی رحمہ اللہ سے کہا: اے ابوعبداللہ آپ قرآن کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ امام شافعی رحمہ اللہ کہنے لگے: میں کہتا ہوں کہ قرآن کلام اللہ ہے اور غیر مخلوق ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے حفص کے ساتھ مناظرہ کیا اور کلام میں دونوں جھگڑ پڑے حتی کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے حفص کو کفر کی طرف منسوب کردیا اور حفص مجلس سے غصہ ہوکر اٹھ کھڑا ہوا، ربیع کہتے ہیں دوسرے دن مصر میں سوق دجاج میں حفص کے ساتھ میری ملاقات ہوگئی مجھ سے کہنے لگا: تم نے دیکھا شافعی رحمہ اللہ نے کل میرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ اس نے میری تکفیر کردی پھر حفص آگے بڑھ گیا لیکن تھوڑا آگے جاکر پھر واپس لوٹ آیا اور کہنے لگا باوجود اس سب کے میں شافعی سے بڑا عالم کسی کو نہیں سمجھتا ہوں۔

۱۳۳۹۲- حسن، زکریا ساجی، ابوشعیب سے مروی ہے کہ میں نے محمد کو سنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(اصل نسخہ میں اسی طرح سفیدی ہے)

۱۳۳۹۳- سلیمان، احمد بن طاہر بن حرملہ، حرملہ بن یحیٰی کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے وہاں حفص فرد بھی بیٹھا ہوا تھا اور وہ متکلم تھا کہنے لگا قرآن مخلوق ہے امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: تو نے کفر کردیا۔

۱۳۳۹۴-محمد بن علی بن حبیش، حسن بن علی جصاص، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جس نے کہا: قرآن مخلوق ہے وہ نرا کافر ہے۔

۱۳۳۹۵-سلیمان بن احمد، زکریا ساجی، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھائی اور پھر وہ حانث ہو گیا اس پر کفارہ واجب ہے، چونکہ اللہ تعالیٰ کے نام غیر مخلوق ہیں اور جس نے کعبہ یا صفاو مروہ کی قسم اٹھائی اس پر کفارہ نہیں ہے چونکہ یہ مخلوق ہیں۔

۱۳۳۹۶-سلیمان بن احمد، احمد بن طاہر بن حرملہ، حرملہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: تم لوگ کلام میں نظر کرنے سے بچتے رہو، چونکہ اگر کسی آدمی سے کوئی فقہی مسئلہ دریافت کیا گیا اور اس نے بتانے میں خطا کر دی یا کسی آدمی سے قتل کی دیت کے بارے میں سوال کیا گیا اور اس نے جواب دیا کہ قتل کی دیت ایک انڈہ ہے پس اس پر زیادہ سے زیادہ ہنس لیا جائے گا لیکن بالفرض اگر کسی آدمی سے کلام کا کوئی مسئلہ پوچھا گیا اور اس نے بتانے میں خطا کر دی تو اسے بدعت کی طرف منسوب کر دیا جائے گا۔

۱۳۳۹۷-علی بن ہارون، ابوبکر بن ابی داؤد، احمد بن سنان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: مثال اہل آدمی کی جو رائے میں نظر رکھتا ہو اور پھر توبہ تائب ہو جائے اس بیمار کی طرح ہے جو زیر علاج ہوتی کہ درست ہو جائے اور اس کی بیماری رفع ہو جائے۔

۱۳۳۹۸-محمد بن عبدالرحمٰن، محمد بن یحییٰ بن آدم، مزنی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے، کیا تم جانتے ہو قدری کون ہے؟ قدری وہ ہے جو اقرار کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے شر و برائی کو پیدا نہیں کیا یعنی اللہ تعالیٰ خالق شر نہیں اور پھر شر و برائی کا ارتکاب کرے۔

۱۳۳۹۹- ابوبکر آجری، عبداللہ بن محمد عطشی، ابراہیم بن جنید، حرملہ بن یحییٰ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: بدعت کی دو قسمیں ہیں بدعت محمودہ، بدعت مذمومہ سو جو سنت کے موافق ہو وہ بدعتِ محمودہ ہے اور جو سنت کے مخالف ہو وہ بدعت مذمومہ ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ اپنے اس قول پر عمر بن الخطاب ؓ کے قول سے حجت پکڑتے تھے کہ انہوں نے قیام رمضان کے بارے میں فرمایا تھا: یہ بدعت اچھی ہے۔

۱۳۴۰۰-ابومحمد بن حیان، عبدالرحمٰن بن داؤد، ابوزکریا ساجی، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمان باری تعالیٰ ''وھو الذی یبدأ الخلق ثم یعیدہ وھو اھون علیہ'' اور اللہ وہ ذات ہے جس نے مخلوق کو پہلے پیدا کیا اور بعد میں بھی وہی پیدا کرے گا اور یہ کام اللہ تعالیٰ پر بہت ہی آسان ہے۔ کے بارے میں فرمایا، اللہ تعالیٰ ناپید چیز کے بارے میں کہتے ہیں ''کن'' تو وہ چیز وجود میں آ جاتی ہے نیز اللہ تعالیٰ کسی موجود چیز کو واپس عدم کی طرف لوٹائیں تو یہ اللہ تعالیٰ پر اور بھی زیادہ آسان ہے۔ الغرض کوئی چیز بھی اللہ تعالیٰ پر گراں نہیں ہے۔

۱۳۴۰۱-محمد بن عبدالرحمٰن، جعفر بن احمد بن یحییٰ سراج، ربیع بن سلیمان بن مرادی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ لوگ جو حضرت علی و ابوبکرؓ و عمرؓ کے بارے میں زبان درازی کر رہے ہیں یہ اس لئے تاکہ اللہ تعالیٰ ان حضرات صحابۂ کرام کے کھاتے میں نیکیاں لکھ دیں حالانکہ وہ میت ہیں۔

۱۳۴۰۲-محمد بن عبدالرحمٰن، احمد بن ابراہیم بن مکویہ، یونس بن عبدالاعلیٰ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا کہ آپ اہل صفین کے بارے میں کیا کہتے ہیں: انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے ان مقدس خونوں سے میرے ہاتھوں کو پاک رکھا ہے مجھے پسند نہیں کہ اب میں اپنی زبان کو ان میں آلودہ کروں۔

۱۳۴۰۳-محمد بن عبدالرحمٰن، ابن احمد بن خلال، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے ''فتنہ عثمان

کے بارے میں نبی ﷺ کی کوئی صحیح حدیث مروی نہیں ہے، بجز عثمان بن عفانؓ کی حدیث کے۔ وہ یہ کہ ''حضرت عثمانؓ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اس دن حق پر ہوں گے۔[1]

۱۳۴۰۴- عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم، حرملہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا، میں نے اہل بدعت میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ جس نے رافضیوں سے بڑھ کر جھوٹی گواہی دی ہو۔

۱۳۴۰۵- عبداللہ بن محمد، ابوعبداللہ بن عمرو بن عثمان مکی، ربیع بن سلیمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ قدری کی اقتداء میں نماز پڑھنا مکروہ سمجھتے تھے۔ امام شافعی رحمہ اللہ عموماً فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں افضل ترین حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں پھر عمرؓ پھر عثمانؓ اور پھر علیؓ۔

۱۳۴۰۶- محمد بن عبدالرحمٰن، ابواحمد حاتم بن عبداللہ جہازی، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایمان قول وعمل ہے نیز طاعت سے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے اور معصیت سے ایمان میں کمی واقع ہوتی ہے، پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی۔

ویزداد الذین آمنوا ایماناً'' اور اہل ایمان ایمان میں آگے بڑھتے رہتے ہیں۔ (المدثر: ۳۱)

۱۳۴۰۷- عبداللہ بن محمد بن یعقوب ابوحاتم، ربیع سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں مرجیہ کی رد میں اس آیت کے سواء زیادہ قوی کوئی قول نہیں پاتا ہوں وہ آیت یہ ہے۔

وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین حنفاء ویقیموا الصلاۃ ویؤتوا الزکاۃ وذالک دین القیمۃ'' (البینہ: ۵) اور انہیں حکم نہیں کیا گیا بجز اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اس لئے کہ دین کو خالص رکھتے ہوئے سیدھی طرح اور نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں پس سیدھا دین یہی ہے۔

۱۳۴۰۸- حسن بن سعید، زکریا ساجی، حسن بن محمد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا پوری امت نے حضرت ابوبکرؓ پر اجماع کیا اور انہیں خلیفہ نامزد کیا ہے پھر ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ کو خلیفہ مقرر کیا ہے، پھر عمرؓ نے خلافت کا معاملہ چھ آدمیوں کی شوریٰ کے سپرد کیا ہے بایں شرط کہ انہی چھے میں سے کسی ایک کو خلیفہ منتخب کریں پس شوریٰ نے عثمانؓ کو خلیفہ مقرر کیا، امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ اس لئے کہ نبی ﷺ کی رحلت کے بعد لوگ بے چین ہو گئے تاہم لوگوں نے آسمان کے نیچے ابوبکرؓ سے افضل کسی کو نہ پایا لہذا انہوں نے ابوبکرؓ کی خلافت کے سامنے اپنے سرنگوں کر لئے۔

حسن کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کی کتابوں میں رویت باری تعالیٰ اور عذاب قبر کے متعلق احادیث موجود تھیں لیکن انہوں نے ان امور کے بارے میں کلام نہیں کیا۔ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ سے مطالبہ کیا گیا کہ مسئلہ رجاء کے متعلق کوئی کتاب تصنیف کر دیں مگر امام شافعی رحمہ اللہ نے انکار کر دیا، امام شافعی رحمہ اللہ بے جا مناظرہ جدل جدال اور کلام سے منع فرماتے تھے لیکن بایں ہمہ اہل بدعت کی سخت مذمت کرتے تھے اور فقہ میں غور وفکر کرنے کی تاکید کرتے تھے۔

۱۳۴۰۹- ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم، حرملہ بن یحییٰ کہتے ہیں ایک مرتبہ حفص فرد اور مصلان امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس جروی کے گھر میں اکٹھے ہو گئے، حفص فرد اور مصلان ایمان میں الجھ پڑے تاہم حفص فرد نے مصلان پر غلبہ پا لیا اور مصلان کمزور دکھائی دیئے۔ اتنے میں امام شافعی رحمہ اللہ کو سخت غیرت آئی اور مسئلہ کی وضاحت کر دی کہ ایمان قول وعمل دونوں کا نام ہے یوں امام شافعی رحمہ اللہ نے حفص فرد کو زچ کر دیا اور یوں بحث وتمحیص کا خاتمہ ہوا۔

---

[1] مسند الامام أحمد ۲۴۲/۴، والمستدرک ۴۳۳/۳، والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۷۵۹، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۶۲/۱۹. وانظر ایضاً: سنن الترمذی ۳۷۰۴. وسنن ابن ماجة ۱۱۱. ومشکاۃ المصابیح ۶۰۶۷.

۱۳۴۱۰- ابو محمد بن حیان، عبدالرحمٰن بن داؤد، ابوبکر، نیشاپوری، ہارون بن سعید سے مروی ہے کہ اگر امام شافعی رحمہ اللہ پتھروں کے بنے ہوئے اس ستون کے بارے میں مناظرہ کریں اور اسے لکڑی سے بنے ہوئے کے درپے ہوں حالانکہ زور مناظرہ کی وجہ سے غلبہ پا جائیں گے۔

۱۳۴۱۱- ابو محمد بن حیان، عبدالرحمٰن بن داؤد، ابوزکریا، محمد سے مروی ہے کہ میں نے کسی کو بھی امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ مناظرہ کرتے نہیں دیکھا مگر یہ کہ اسکی رحمت امام شافعی کے ساتھ ہوئی تھی۔

۱۳۴۱۲- حسن بن سعید، زکریا ساجی ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ اصحاب کلام کے بارے میں میری رائے اور میرا مذہب یہ ہے کہ چھڑیوں کے ساتھ ان کی خوب پٹائی کی جائے اور پھر انہیں اونٹوں پر بٹھا کر محلوں اور قبیلوں میں پھیرا جائے اور ساتھ آواز لگوائی جائے کہ یہ اس آدمی کی سزا ہے جو کتاب وسنت کو ترک کر کے کلام میں مشغول ہو جائے۔

۱۳۴۱۳- محمد بن ابراہیم، احمد بن عبداللہ نسائی سراج، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ ایک آدمی مختار بن ابی عبید ثقفی کے پاس آ بیٹھا اور اس کے پاس دائیں بائیں دو تکیے رکھے ہوئے تھے، مختار نے اس آدمی کو دیکھ کر ایک اور تکیہ منگوانا چاہا، وہ آدمی بولا یہ دو تکئے رکھے ہوئے جو ہیں؟ مختار کہنے لگا، اس تکئے کو چھوڑ کر ادھر سے جبریل اٹھ گئے ہیں اور دوسرے تکئے کو چھوڑ کر میکائیل اٹھ گئے ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ کہنے لگے:

جو نبوت کے کچھ دعویدار ہوتے ہیں ان کے پاس صرف ایک ہی فرشتہ آتا ہے اور مختار جھوٹا کذاب ہے اسکا دعویٰ ہے کہ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں۔

۱۳۴۱۴- عبدالرحمٰن بن محمد بن حمدان، ابو محمد بن ابی حاتم، ابو حاتم، عمرو بن اسود سرجی، سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جو معجزات اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو عطا کئے ہیں وہ کسی نبی کو بھی نہیں ملے، چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام کو مردے زندہ کرنے کا معجزہ ملا تھا اور اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے کھجور کا ایک تنا عطا فرمایا تاہم جب آپ ﷺ کے لئے خطبہ ارشاد فرمانے کے واسطے منبر بنالیا گیا تو وہ تنا رونے لگا حتیٰ کہ اس کے رونے کی آواز سنائی دیتی تھی پس یہ معجزہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزے سے بڑا ہے۔

۱۳۴۱۵- عبدالرحمٰن، ابو محمد، یونس بن عبدالاعلیٰ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس کوئی چیز رکھی ہوئی تھی ہم نے اسے للچائی ہوئی نظروں سے دیکھا امام شافعی رحمہ اللہ کہنے لگے: یا اللہ ہم تجھ سے اس چیز کے بارے میں بے نیازی کا سوال کرتے ہیں اور تیرے حضور فقر کو طلب کرتے ہیں لہذا یا اللہ مغفرت فرمادے۔

۱۳۴۱۶- ابو جعفر محمد بن عبداللہ بن محمد قاری، علی بن عیسیٰ قاری، محمد بن اسحٰق بن خزیمہ، یونس بن عبدالاعلیٰ کہتے ہیں ہمارے ساتھی یعنی لیث بن سعد نے فرمایا ہے کہ اگر میں کسی بدعتی کو پانی پر چلتے ہوئے دیکھوں میں اس کی یہ کرامت قطعاً قبول نہیں کروں گا۔

۱۳۴۱۷- محمد بن ابراہیم، علی بن بشر واسطی، احمد بن سنان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں ابوحنیفہ کی رائے کو خیط سحاب کے ساتھ تشبیہ دیتا ہوں سو تم اگر اسے یوں کھینچو تو پیلا پڑ جاتا ہے اور اگر یوں کھینچو تو سرخ ہو جاتا ہے۔

۱۳۴۱۸- محمد بن ابراہیم، احمد بن علی بن زیاد بن ابی صفیر، ابو ابراہیم اسماعیل بن یحییٰ مزنی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے تھے، ہر آدمی کا ایک دوست اور ایک دشمن ہوتا ہے سو اس کے لئے اگر کوئی چارۂ کار نہ ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی طاعت کرنے والوں کی صحبت اختیار کرے۔

۱۳۴۱۹- محمد بن ابراہیم، محمد بن احمد بن موسیٰ خیاط، علی بن ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ لوگ جب کسی چیز کو دیکھتے ہیں اور وہ ان کی پہنچ سے دور ہو تو اس کے متعلق زبان درازی کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

۱۳۴۲۰-عبداللہ بن محمد، عبدالرحمٰن بن داؤد، ابوزکریا نیشاپوری، مزنی، ابوہرم سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے آیت کریمہ ''کلاانھم عن ربھم یومئذ لمحجوبون'' (المطففین :۱۵)

بے شک کفار قیامت کے دن اپنے رب کا دیدار نہیں کرسکیں گے۔کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: اس آیت میں دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء اللہ تعالیٰ کو اس کی اپنی صفت وحالت پر دیکھیں گے۔

۱۳۴۲۱-احمد بن محمد بن مقسم، ابوبکر خلال، ربیع بن سلیمان، سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے جب بھی کسی آدمی پر حق وحجت کو وارد کیا اور اس نے میری حجت کو قبول کیا مگر مین نے دل میں اسکی محبت کا یقین ضرور کیا، اور جس نے بھی حق وحجت کو قبول کرنے سے انکار کیا حالانکہ وہ حجت فی الواقع صحیح ہو مگر وہ میری نظروں سے ضرور گر گیا اور اس نے اسے چھوڑ دیا۔

۱۳۴۲۲-سلیمان بن احمد، احمد بن طاہر بن حرملہ، حرملہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا: میں نے امام مالک بن انسؒ سے ایک مسئلہ دریافت کیا انہوں نے مجھے جواب دیا میں نے دوسرا سوال کیا انہوں نے جواب دیا میں نے پھر تیسرا سوال کیا فرمانے لگے کیا تم قاضی بننا چاہتے ہو؟ پس مجھے جواب دینے سے انکار کردیا۔

۱۳۴۲۳-محمد بن ابراہیم، یوسف بن عبدالواحد بن سفیان، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہا کرتے تھے کہ میں نے جب بھی امام مالک رحمہ اللہ کے موطا میں نظر کی میری فہم میں ضرور اضافہ ہوا۔

۱۳۴۲۴-حسن بن سعید بن زکریا ساجی، حارث بن محمد اموی، ابوثور سے مروی ہے کہ میں محمد بن حسن کے تلامذہ کے ساتھ رہا کرتا تھا لیکن جب امام شافعی رحمہ اللہ ہمارے ہاں تشریف لائے میں ایک دن شیخی خورے کے روپ میں ان کی مجلس مین حاضر ہوا میں نے ان سے دور کا ایک مسئلہ دریافت کرنا چاہا لیکن انہوں نے مجھے جواب نہ دیا اور کہنے لگے: تم نماز میں رفع یدین کیسے کرتے ہو میں نے جواب دیا یوں، کہنے لگے تم نے خطا کی، میں نے انداز بدل کر کہا: یوں، انہوں نے پھر کہا: تم نے خطا کی، میں نے پوچھا: پھر میں کیسے رفع یدین کروں؟

امام شافعی رحمہ اللہ نے بالا سناد حدیث بیان کرنی شروع کی سفیان عن سالم عن ابیہ کہ نبی ﷺ کاندھوں کے برابر تک ہاتھ اٹھاتے تھے اور جب رکوع کرتے اس وقت بھی اور رکوع سے اوپر اٹھتے اس وقت بھی ابوثور کہتے ہیں یہ بات میرے دل میں جاگزیں ہوگئی پھر میں نے بالالتزام امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس آنا شروع کیا اور امام محمد بن حسن کے پاس جانے میں کمی کردی میں نے کہا حق کا اکثر حصہ امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ ہے امام محمد نے پوچھا وہ کیسے؟ میں نے عرض کیا، آپ نماز میں رفع یدین کیسے کرتے ہیں؟ چنانچہ امام محمد رحمہ اللہ نے مجھے ایسا ہی جواب دیا جیسا میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کو دیا تھا، میں نے کہا آپ نے خطا کی، امام محمد کہنے لگے: پھر میں کیسے کروں؟ میں نے کہا: شافعی عن سفیان، عن زہری عن سالم عن ابیہ کہ نبی ﷺ کاندھوں کے برابر تک ہاتھ اٹھاتے تھے اسی طرح جب رکوع کرتے اور رکوع سے جب اوپر اٹھتے۔ابوثور کہتے ہیں، جب ایک مہینہ گزر گیا اور امام شافعی رحمہ اللہ سمجھ گئے کہ میں نے ان کی مجلس کا التزام کرلیا ہے کہنے لگے: اے ابوثور! دور کے بارے میں تمہارا کیا مسئلہ تھا؟ میں نے اس وقت آپ کو اس لئے مسئلہ نہیں بتایا تھا چونکہ آپ معنت (ضدی) لگے تھے۔

۱۳۴۲۵-حسن بن سعید، زکریا ساجی، احمد بن عباس ساجی، احمد بن خالد خلال کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے جب بھی کسی کے ساتھ مناظرہ کیا ہے محض خیر خواہی کی نیت سے کیا ہے۔

■ موسیٰ بن جارود کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے جب بھی کسی کے ساتھ مناظرہ کیا ضرور چاہا کہ اسے توفیق مل جائے اور راستے کا انتخاب کرلے چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ پر اللہ تعالیٰ کی خصوصی عنایت ورعایت ہوتی تھی۔ایک مرتبہ امام شافعی

رحمہ اللہ نے محمد بن یعقوب سے کہا: اگر میں قدرت رکھتا کہ تمہیں علم کا کھانا کھلاؤں تو میں ایسا ضرور کرتا۔

۱۳۴۲۶-محمد بن ابراہیم، عبدالعزیز بن ابی رجاء، ربیع سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ کہنے لگے: میں چاہتا ہوں کہ مخلوق خدا مجھ سے یہ علم حاصل کرے اور میری طرف اس کی کچھ نسبت نہ کرے۔

۱۳۴۲۷-ابراہیم بن احمد مقری، احمد بن محمد بن عبید شعرانی، ربیع بن سلیمان کہتے ہیں ایک مرتبہ میں امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس داخل ہوا وہ اس وقت کچھ علیل تھے انہوں نے ہمارے اصحاب کے بارے میں پوچھا اور پھر کہنے لگے اے بیٹے! میں چاہتا ہوں کہ ساری کی ساری مخلوق میری کتابوں سے علم حاصل کرے اور میری طرف کسی قسم کی فضیلت کو منسوب نہ کرے۔

۱۳۴۲۸-ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابو حاتم، حرملہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ کہنے لگے: میں چاہتا ہوں کہ جتنا علم میرے پاس ہے لوگ اسے حاصل کریں اور مجھے اس پر اجر وثواب ملے اور لوگ میری تعریفیں نہ کریں۔

۱۳۴۲۹-محمد بن ابراہیم، ابوعقیل دمشقی، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ احقاقِ حق کرتے ہیں تو میں ذی حق کے لئے حق کو پہچان لیتا ہوں۔

۱۳۴۳۰-ابومحمد بن حیان، عبدالرحمٰن بن داؤد، ابوزکریا ساجی، علی بن حسان۔ نیشاپوری محمد بن ادریس مکی، حمیدی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ بسا اوقات مجھ سے اور اپنے بیٹے عثمان سے کوئی مسئلہ پوچھتے اور کہتے جو درست بتائے گا اسے انعام میں ایک دینار ملے گا۔

۱۳۴۳۱-محمد بن مظفر، محمد بن احمد بن حماد، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ طلب علم نفلی نماز سے افضل ہے۔

۱۳۴۳۲-ابومحمد بن حیان، احمد بن محمد بن عبید شعرانی، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ طلب علم نفلی نماز سے بدرجہا افضل ہے۔

۱۳۴۳۳-ابواحمد غطریفی، ابوعلویہ، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: طلب علم کی صلاحیت صرف مفلس کو حاصل ہوتی ہے، کسی نے کہا: کیا غنی مکفی کو بھی طلب علم کی صلاحیت حاصل نہیں ہوتی؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے نفی میں جواب دیا۔

۱۳۴۳۴-محمد بن عبدالرحمٰن بن سہل، محمد بن یحییٰ بن آدم، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے فرمایا: طلب علم کی شان تک وہی آدمی پہنچ سکتا ہے جس نے دشواریاں برداشت کرنے کے لئے اپنے دل کو جلایا ہو۔

۱۳۴۳۵-ابواحمد غطریفی، محمد بن اسحٰق بن خزیمہ، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: علم کی شانِ عالی تک وہی آدمی پہنچ سکتا ہے جسے فقر و فاقہ نے بہت تنگ کر رکھا ہو اور اس نے فقر و فاقہ کو ہر چیز پر ترجیح دی ہو۔

۱۳۴۳۶-ابومحمد بن حیان، سلم بن عصام، احمد بن مردک، حرملہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: کوئی آدمی ایسا نہیں کہ جس نے تعمق اور نفس کی بڑھائی کے ساتھ علم طلب کیا ہو اور پھر اس نے فلاح پائی ہو لیکن جس نے تنگ دستی ذلت نفس اور عالم کی خدمت کر کے علم حاصل کیا اس نے فلاح پائی۔

۱۳۴۳۷-محمد بن ابراہیم، عبدالعزیز بن ابی رجاء، ربیع سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ بیمار ہو گئے میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے ابوعبداللہ! اللہ تعالیٰ آپ کے ضعف کو قوت عطا فرمائے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کہنے لگے: اے ابومحمد! اگر اللہ تعالیٰ نے میری قوت پر میرے ضعف کو بڑھا دیا گویا میں ہلاک ہو گیا، میں نے عرض کیا: اے ابوعبداللہ میں نے تو صرف خیر کا ارادہ کیا ہے آپ کو بددعا تو نہیں دی فرمانے لگے: بالفرض اگر تم میرے لئے بددعا بھی کرو تب بھی میں سمجھوں گا کہ تم نے میرے لئے خیر و بھلائی کا ارادہ کیا ہے۔

۱۳۴۳۸-محمد بن عبدالرحمٰن، محمد بن صالح خولانی، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ سواری پر سوار ہوئے اور کہا: بخدا! میں تو کمزور ہوگیا ہوں، میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کے ضعف وکمزوری کو قوت عطا فرمائے۔ پھر راوی نے حدیث بالا کی طرح بیان کی۔

۱۳۴۳۹-عبداللہ، احمد بن محمد بن یوسف، ابونصر مصری، ابوعبداللہ احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ ہر طالب علم تین خصلتوں کا محتاج ہے (۱) دل ہاتھوں کا اچھا ہو یعنی رزق حلال کھاتا ہو اور مالداری کا طلبگار نہ ہو، (۲) طول عمر، (۳) یہ کہ اسے ذکاوت حاصل ہو۔

۱۳۴۴۰-اپنے والد عبداللہ سے ابونصر، حسین بن معاویہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہا کرتے تھے جب اصل دل میں قائم ثابت ہو تو زبان فروع کو اگلنا شروع کر دیتی ہے۔

۱۳۴۴۱-اپنے والد عبداللہ سے، احمد، ابونصر، مزنی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عباسؓ حضرت عمرو بن عاصؓ کے پاس گئے اور کہا: اے ابوعبداللہ آپ نے صبح کس حال میں کی ہے۔ انہوں نے جواب دیا: میں نے صبح کی ہے درآنحالیکہ میں اپنے دین کا اکثر حصہ ضائع کر چکا ہوں اور اپنی دنیا کو بہت کم مقدار میں درست سمت لایا ہوں، کاش! میری درست سمت لائی ہوئی چیز (یعنی دنیا) میری بگاڑی ہوئی چیز (یعنی دین) ہوتی اور جس چیز کو میں نے بگاڑا ہے وہ میری درست کی ہوئی چیز ہوتی (یعنی دین بگاڑا دنیا بنائی کاش معاملہ اس کے برعکس ہوتا) تو میں سو فیصد کامیاب ہو جاتا۔ کاش! اگر طلب مجھے نفع پہنچاتی میں ضرور طلب کرتا اور دنیا سے بھاگنا مجھے نجات دیتا میں ضرور بھاگتا پس میں آسمان اور زمین کے درمیان دیوانہ ہوگیا ہوں نہ ہی میں ہاتھوں کے بل بوتے پر آسمان پر چڑھ سکتا ہوں اور نہ ہی پاؤں کے ذریعے نیچے اترنے کی جسارت رکھتا ہوں۔ اے ابن عباس! مجھے کچھ نصیحت کرو جو مجھے نفع پہنچائے، ابن عباسؓ بولے: افسوس معاملہ دور نکل گیا، آپ کا بھتیجا آپکا بھائی بن گیا، عمروؓ نے کہا: جو آدمی مقیم ہو اسے کوچ کا حکم کیسے دیا جاسکتا ہے؟ ابن عباسؓ بولے: اسکی جنایت کے مطابق۔۔۔ جبکہ وہ اسی سال کی عمر کو پہنچ گیا ہو کیا تم مجھے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس کر رہے ہو؟ عمرؓ نے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور دعا کرنے لگے: یا اللہ! ابن عباس نے مجھے تیری رحمت سے مایوس کر دیا ہے میری عاجزی وندامت کو قبول فرما تاکہ تو راضی ہو جائے، ابن عباسؓ کہنے لگے: اے ابوعبداللہ! افسوس معاملہ دور ہوگیا! آپ پرانا دے کر نیا لینا چاہتے ہیں، عمرؓ کہنے لگے: اے ابن عباس! مجھے تم سے کون بچائے گا؟ میں نے جو کلمہ بھی زبان سے نکالا تم نے اسکی نقیض ضرور وارد کی۔

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک مرتبہ کسی صحابی یا تابعی نے حضرت ابی بن کعبؓ سے کہا: مجھے مختصری نصیحت کی کیجئے زیادہ نہیں تاکہ میں بھول نہ جاؤں، ابیؓ نے فرمایا:

جو آدمی تمہارے پاس حق لے کر آئے اسے فوراً قبول کرو اگرچہ وہ آدمی تم سے کوسوں دور ہو اور تمہارا ناپسندیدہ ہو، اور جو آدمی تمہارے پاس باطل لے کر آئے باطل کو اسکے منہ پر پٹخ دو اگرچہ وہ آدمی تمہارا گہرا دوست ہی کیوں نہ ہو اور لوگوں کے ساتھ ان کے تقویٰ کے بقدر بھائی چارہ قائم کرو، اپنی زبان کو لوگوں کے سامنے پھیلانہ دو اور کسی زندہ آدمی پر رشک نہ کرو مگر اسی ارادے سے کہ جس سے تم کسی مردے پر رشک کرتے ہو۔

۱۳۴۴۲-اپنے والد عبداللہ سے، ابونصر، اسماعیل بن یحییٰ کہتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ نے ہمیں املاء کیا اور فرمایا: ایک مرتبہ ابن عمامہ حضرت عمرو بن العاص کی خدمت میں حاضر ہوئے ابن عمامہ نے انھیں روزے کی حالت میں پایا خدام نے کھانا دسترخوان پر رکھا ہوا تھا، حضرت عمرؓ نے نماز پڑھی اور پھر نماز سے فارغ ہو کر کچھ مال لے آئے فرمایا: یہ مال فلاں کے پاس لے جاؤ اور یہ فلاں کے پاس حتی کہ وہ
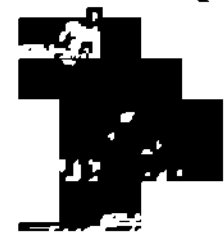
سارے کا سارا مال تقسیم کر دیا، ابن عمامہ ان سے کہنے لگے: اے ابو عبداللہ میں نے آپ کو دلکش انداز میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور آپ نے حاضرین متنسبین کو کھانا بھی کھلایا ہے اور پھر آپ کے پاس مال کثیر آیا حالانکہ آپ بذات خود اس کے زیادہ حقدار تھے لیکن آپ نے اسے لوگوں میں تقسیم کرنے کا حکم صادر فرمایا یہ سب کچھ آپ نے کیوں کیا؟ حضرت عمرؒ کہنے لگے: اے ابن عمامہ تعجب ہے: اگر دنیا دینداری کے ساتھ جمع ہو جاتی، ہم ضرور دنیا کو حاصل کرتے اور اگر دنیا باطل سے یکسر الگ تھلگ ہوتی ہم دنیا لے لیتے اور باطل کو ترک کر دیتے، پس جب تم نے یہ کچھ دیکھا تو ہم نے نیک عمل کو برے عمل کے ساتھ خلط کر دیا ہے، اللہ تعالیٰ تجھ پر باران رحمت کرے۔

۱۳۴۴۳- اپنے والد عبداللہ سے، احمد، ابونصر، ابن اخی حرملہ، حرملہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا: ہمیں بتائیے آیا کہ عقل سمیت آدمی پیدا کیا جاتا ہے؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے نفی میں جواب دیا اور فرمایا لیکن عقل مردوں کی مجالست اور لوگوں کے ساتھ مناظرہ کرنے سے حاصل کی جاتی ہے۔

کمالات شافعی رحمہ اللہ..... شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ لطیف النظر اور گہری فکر و سوچ والے تھے۔

۱۳۴۴۴- ابوبکر محمد بن جعفر بن محمد بغدادی، عبداللہ بن محمد بن زیاد نیشاپوری، یونس بن عبدالاعلیٰ کہتے ہیں۔ ایک دن امام شافعی رحمہ اللہ نے مجھے کہا: اے یونس! جب تمہیں اپنے کسی دوست کی ناپسندیدہ حرکت پر اطلاع ہو جائے تو تم اس کی عداوت اور دوستی کے منقطع کرنے سے پرہیز کرو، ورنہ تمہارا شمار ان لوگوں میں ہو جائے گا جنکا یقین شک سے زائل ہو جاتا ہے بلکہ تم اپنے دوست سے کہو کہ مجھے تمہاری فلاں فلاں حرکت کی شکایت پہنچی ہے بہتر ہے کہ تم اسکی حرکت کا نام لیکر استحضار کر دو پس اگر تمہارا دوست اس حرکت کا انکار کر دے تو برملا اس سے کہہ دو کہ تم سچے ہو تم نیکوکار ہو، تو ہرگز اس سے زیادہ کچھ نہ کہو، اور اگر وہ اپنی حرکت کا اعتراف کرے تم اس کے لئے کوئی نہ کوئی وجہ عذر نکالو اور اس کی معذرت کو قبول کرو اور اگر اس کی حرکت کی کوئی معقول وجہ تمہاری سمجھ میں نہ آئے پھر اس سے سوال کرو کہ تمہارا ارادہ کیا تھا؟ اور اگر وہ جواب میں کوئی معقول وجہ ذکر کرے بلا تامل قبول کر لو بصورت دیگر اگر وہ کوئی وجہ نہ ذکر کر سکے اور تم اس پر کبیدہ خاطر بھی ہو جاؤ تو سمجھ لو کہ تم نے اس سے سرزد ہونے والی حرکت کا اثبات کر دیا ہے، پھر تمہیں اس کی خبر لینے میں اختیار ہے چاہے تم اس سے برابر کا بدلہ لے لو یا اسے معاف کر دو، یاد رکھو معاف کرنا تقویٰ کی اعلیٰ مثال ہے چونکہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے "وجزاء سيئة سيئة مثلها فمن عفا واصلح فاجره على الله"

برائی کا بدلہ اس کی بمثل برائی ہے سو جو معاف کر دے اور اصلاح کا در پے رہے تو اس کا اجر و ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔ (شوریٰ ۴۰) اگر تمہارا نفس مکافات میں تم سے منازعت کرے تو تم اس کے گذشتہ تعلق کو یاد رکھو احسان سابق کو اس برائی کی وجہ سے فراموش نہ کر دو۔ یہ عین ظلم ہے چنانچہ ایک نیک آدمی کہا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جو میری برائی پر مجھ سے پورا پورا بدلہ لے اور کسی قسم کی کمی بیشی کا ارتکاب نہ کرے، اے یونس جب تمہارا کوئی دوست ہو تو اسکی دوستی کی لگام اپنے ہاتھوں میں مضبوطی سے پکڑو چونکہ دوست بنانا بہت مشکل امر ہے اور اسکی مفارقت وجدائی بہت آسان ہے چنانچہ ایک نیک آدمی مثال دیا کرتے تھے کہ دوست کی جدائی اتنی سہل و آسان ہے جیسے کوئی بچہ ایک بڑا پتھر کنویں میں لڑھکا دے، چنانچہ بڑے پتھر کا کنویں میں لڑھکانا بہت آسان ہے لیکن اس پتھر کا کنویں سے نکالنا بڑے بڑے تگڑے مردوں پر بھی دشوار ہو جاتا ہے۔ پس یہ میری تمہیں وصیت ہے والسلام۔

۱۳۴۴۵- ابوبکر محمد بن جعفر، ابوبکر نیشاپوری، یونس بن عبدالاعلیٰ الصدفی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے مجھے وصیت کی فرمایا: اے یونس! لوگوں سے دوری اختیار کرنے سے عداوت پیدا ہو جاتی ہے اور لوگوں کے ساتھ بے تکلفی برے ہمنشینوں کو جنم دیتی ہے پس دوری اور بے تکلفی کا درمیانی راستہ اختیار کرو۔

۱۳۴۴۳- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق بن خزیمہ، یونس بن عبدالاعلی کہتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ نے مجھے وصیت کرتے ہوئے فرمایا: تو کسی چیز کی انتہا تک نہیں پہنچ سکتے اور میرے لئے سلامتی کے سواء کوئی چارہ کار بھی نہیں پس جو چیز تمہارے لئے نفع بخش ہو اس پر اپنی گرفت مضبوط کرلو۔

۱۳۴۴۷- محمد بن ابراہیم بن احمد، ابوعلی محمد بن ہارون بن شعیب انصاری، محمد بن ہارون بن حسان، احمد بن یحیٰی وزیر سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: چغلخور کا قبول کرنا چغلخوری سے زیادہ ضرررساں ہے چونکہ چغلخوری کا عمل ایک طرح کی دلالت ہے اور اسکی قبولیت اجازت ہے، سوکسی چیز کی طرف راہنمائی کرنے والا قبول کرنے والے کی طرح نہیں ہوسکتا، چغلخور بغض وعداوت کا مورد ہوتا ہے اگر وہ سچا ہو چونکہ فی الواقع وہ پردے کی حدود کو چاک کرکے یہ عمل سرانجام دیتا ہے، نیز وہ حرمت کی پاسداری بھی نہیں کرتا، اور اگر جھوٹا ہو تو عقوبت کا سزاوار ہوتا ہے چونکہ وہ بہتان باندھ کر اور جھوٹی گواہی دے کر اللہ تعالیٰ سے مقابلہ کرنے کی جرأت کرتا ہے، چنانچہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس امام محمد بن حسن رحمہ اللہ کی تنقیص کرنے لگا، امام شافعی رحمہ اللہ نے اسے ٹوک کر کہا: تو نے گوشت کی ایک بوٹی ہونٹوں کے قریب کی ہے شریف لوگ اسے فوراً پھینک دیتے ہیں۔

۱۳۴۴۸- محمد بن ابراہیم انصاری، محمد بن ہارون بن حسان، احمد بن یحیٰی وزیر سے مروی ہے کہ ایک دن امام شافعی رحمہ اللہ بازار قنادیل سے نکل کر اپنے حجرے کی طرف جانے لگے ہم بھی ان کے پیچھے پیچھے ہولئے اتنے میں ایک آدمی نے کسی عالم کی برائیاں بیان کرنی شروع کردیں امام شافعی رحمہ اللہ بولے: تم لوگ اپنے کانوں کو غیبت کے سننے سے پاکیزہ رکھو جس طرح کہ تم اپنی زبانوں کو غیبت میں آلودہ کرنے سے بچاتے ہو، چونکہ غیبت کا سننے والا کہنے والے کا شریک ہوتا ہے بلاشبہ بے وقوف آدمی اپنے برتن میں جب گندگی دیکھتا ہے تو وہ فوراً تمہارے برتنوں میں اس گندگی کو انڈیل دینا چاہتا ہے۔ اگر بے وقوف کی بات کو اس کے منہ پر مار دیا جائے تو رد کرنے والا اسی طرح خوش بختی سے سرفراز ہو جسطرح کہ کہنے والا۔

۱۳۴۴۹- ابوحسن احمد بن محمد بن مقیم، ابوحسن خلال، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: نفع کا سب سے بڑا ذخیرہ تقویٰ ہے اور ضرر ونقصان کا سب سے بڑا ذخیرہ ظلم وتعدی ہے۔

۱۳۴۵۰- احمد بن محمد، ابوالحسن، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ علم وہ نہیں جسے حفظ کرلیا جائے فی الواقع علم تو وہ ہے جو بھرپور نفع پہنچائے۔

۱۳۴۵۱- ابونعیم اصفہانی، عثمان بن محمد عثمانی، ابوبکر نیشاپوری، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ربیع! لوگوں کی انتہائی رضامندی کو تم نہیں پاسکتے ہو پس جو امر تمہارے لئے باعث اصلاح ہو اسے اپنے اوپر لازم کردو، چونکہ لوگوں کو راضی کرنے کا کوئی راستہ نہیں خوب سمجھ لو! جو قرآن مجید کا علم حاصل کرتا ہے وہ لوگوں کی نظروں میں عظیم ہوجاتا ہے جو علم حدیث حاصل کرتا ہے اس کی حجت قوی تر ہوجاتی ہے جو علم حاصل کرتا ہے اس سے ہیبت محسوس کی جاتی ہے، جو علوم عربیت سیکھتا ہے اسکی طبیعت میں رقت آجاتی ہے جو حساب وریاضی کا علم حاصل کرتا ہے اس کی رائے میں جلالت وپختگی آجاتی ہے اور جو علم فقہ حاصل کرتا ہے اسکی قدر ومنزلت دوبالا ہوجاتی ہے نیز جو آدمی حصول علم کے لئے اپنے آپ کو کھپاتا نہیں اسے علم کچھ نفع نہیں پہنچاتا۔ اس سارے کے سارے کا خلاصہ اور اصل تقویٰ ہے۔

۱۳۴۵۲- محمد بن ابراہیم، محمد بن معافی بن حنظلہ، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہا کرتے تھے کہ لبیب عقلمند وہ ہے جو سمجھدار ہو اور امور دنیا میں غفلت سے کام لیتا ہو۔

۱۳۴۵۳- محمد بن ابراہیم، مفضل بن محمد جندی، ابوولید جارودی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: اگر مجھے پتہ چل

جائے کہ ٹھنڈا پانی میری مروت میں نقص پیدا کر دیگا میں اسے کبھی نہیں پیوؤں گا۔

۱۳۴۵۴- ابو عمرو عثمانی، احمد بن جعفر بن محمد، ابو احمد عبید اللہ بن احمد بن اسماعیل اصفہانی، علی بن صالح ہمدانی، عبید انماطی، مزنی کہتے ہیں ایک مرتبہ میں امام شافعی رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا امام شافعی رحمہ اللہ اس وقت تنہا بیٹھے ہوئے تھے، میں نے عرض کیا: اے ابو عبد اللہ! اگر آپ باہر نکلیں اور لوگوں میں اپنے علم کو پھیلائیں بلاشبہ آپکے علم سے لوگوں کو بڑا نفع حاصل ہوگا، امام شافعی رحمہ اللہ نے تھوڑی دیر کے لئے سر جھکالیا پھر سر اوپر اٹھا کر کہا: تم مجھے لوگوں کے ساتھ مانوس رہنے کا حکم دیتے ہو اور تنہائی کی عزت کو صرف اپنے لئے باقی رکھنا چاہتے ہو، تم کثرت کے ساتھ لوگوں کی مجالست کرو کہ تمہارا دل سستی کا شکار ہو جائے چونکہ صبر کی مشقت میرے نزدیک افضل ہے۔

۱۳۴۵۵- محمد بن ابراہیم، ابو بکر بن صبیح، یونس سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا کہ میرا دل ملامت پر ڈھال دیا گیا ہے پس اسکی حالت ایسی ہے کہ جو دور ہونا چاہتا ہے وہ قریب تر ہو جاتا ہے اور جو قریب ہونا چاہتا ہے اس سے دور ہو جاتا ہے۔

۱۳۴۵۶- محمد بن ابراہیم، عبد الرحمن بن محمد بن حسن لواز، یونس بن عبد الاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی نے کسی عربی کے ساتھ احسان کیا جو اسکے دل میں جاگزیں ہو گیا اس نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں بدون آزمائش میں مبتلا کرنے کے بدلہ واجر دے، دوسرا کہنے لگا: یہ آدمی لوگوں میں سب سے زیادہ تیز عقل والا ہے۔

۱۳۴۵۷- ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن محمد بن یعقوب، ابو حاتم، حرملہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا: جو قول بھی میں تم سے کروں اور تمہاری عقلیں اس پر گواہی نہ دیتی ہوں تم اسے قبول کر لو اور اسے حق بھی سمجھو تو تم اسے مت قبول کرو چونکہ عقلیں قبول حق کے لئے بے چین رہتی ہیں۔

۱۳۴۵۸- عبد الرحمن بن محمد بن حمدان، عبد الرحمن بن ابی حاتم، ابو محمد بستی سجستانی، حسین کہتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ اگر تم صحیح حجت کو راستے میں پھینکی ہوئی پاؤ تو اسے میری طرف منسوب کر کے آگے یہاں بیان کرتے جاؤ بلاشبہ میں اسکا قائل ہوں۔

۱۳۴۵۹- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، صالح بن محمد، ابو محمد کہتے ہیں میں نے اپنے نانا جان امام شافعی رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ میں کونسا علم حاصل کروں؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: اے بیٹے! شعر و شاعری عالیشان کو گھٹیا اور گھٹیا کو عالیشان بنا دیتی ہے، علم نحو جب غایت تک پہنچ جائے تو مؤدب بن جاتا ہے، علم فرائض سیکھنے والا غایت تک پہنچ جاتا ہے تو حساب کا معلم بن جاتا ہے رہی بات علم حدیث کی سو وہ سراسر برکت ہی برکت ہے اور آخر عمر تک خیر و بھلائی کا سرچشمہ ہے اور رہی بات علم فقہ کی سو اسکی ضرورت واہمیت جوان و بوڑھے سب کے لئے یکساں ہے اور علم فقہ تو تمام علوم کا سردار ہے۔

۱۳۴۶۰- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد بن یعقوب، ابو حاتم، حرملہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے حضرت عائشہؓ والی حدیث "واشترطی لهم الولاء" کا معنی بیان کرتے ہوئے کہا: یعنی غلاموں پر ولاء کی شرط لگا کر آزاد کرتی رہو، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اولئک لهم اللعنة "یہ ان پر بڑی لعنت ہے (رعد: ۳۵) یعنی "لهم، عليهم" کے معنی میں ہے۔

۱۳۴۶۱- عبد اللہ بن محمد، عبد الرحمن بن داؤد، ابن روح، مزنی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ليس من قوم لايخرجون نساء هم الیٰ رجال غير هم الاجاء او لادهم حمقى" "جس قوم کی عورتیں غیر مردوں سے میل جول رکھتی ہیں انکی اولاد بیوقوف پیدا ہوتی ہیں۔

۱۳۴۶۲- عبد الرحمن بن محمد بن حمدان، ابن ابی حاتم، ابو حاتم، حرملہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: حلال و حرام کے متعلق ہمارا کلام کرنا اور مخالفین سنت پر رد کرنا فی الواقع علم کا ایک طرح کا بچاؤ ہے۔

۱۳۴۶۳-عبدالرحمٰن، ابومحمد، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا کہ جو آدمی اٹکل پچو سے علم کو حاصل کرے اسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی آدمی لکڑیاں کاٹ کر اسکا گھڈا اٹھالائے لیکن ممکن ہے کہ لکڑیوں کے گھٹے میں سانپ ہو جو اسے ڈس دے اور اس آدمی کو خبر تک بھی نہ ہو، ربیع کہتے ہیں: مطلب یہ ہے کہ جو لوگ حجت کے بارے میں سوال نہیں کرتے کہ یہ کہاں سے آئی ہے؟ وہ بدون فہم کے لکھتے جاتے ہیں حتی کہ وہ جھوٹے صدوق اور مبتدع میں بھی تمیز نہیں کرتے پس اسکا یہ طریقہ علم اس کے علم کے لئے باعث نقصان بن جاتا ہے۔

۱۳۴۶۴-عبدالرحمٰن، ابومحمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے نبی ﷺ کی حدیث ''بنی اسرائیل سے روایت کرو اور اس میں کوئی حرج نہیں'' کا مطلب یوں بیان کیا کہ ان سے تم جو کچھ سنو اسے تم آگے روایت کر سکتے ہو اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اگر چہ اس امت میں اس چیز کا ہونا محال ہو۔ جیسا کہ روایت کیا جاتا ہے کہ بنی اسرائیل کے کپڑے لمبے ہوتے تھے۔ اور جو آگ آسمان سے نازل ہوتی تھی جو ان کی قربانی کو کھا جاتی تھی۔ اور ان سے جھوٹ کو روایت نہ کرو۔

۱۳۴۶۵-عبدالرحمٰن، ابومحمد، احمد بن عثمان نحوی، ابومحمد، ابراہیم بن محمد شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں۔ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ تشیع کی وجہ سے شیعوں کے کچھ لوگوں کے ساتھ محبوس کر لئے گئے۔ انہوں نے پیغام بھیجا کہ میں فلاں معبر کو بلالاؤں چنانچہ میں اس کو بلالایا۔ امام شافعی خواب بیان کرنے لگے کہ گزشتہ رات میں دیکھتا ہوں گویا کہ مجھے حضرت علیؓ کے ساتھ نیزے پر سولی لٹکایا گیا ہے۔ معبر نے خواب کی تعبیر دی کہ اگر آپ اپنے خواب میں سچے ہیں۔ تو آپ کی شہرت ہوگی۔ آپ کا ذکر خیر کیا جائے گا اور آپ کا مذہب دنیا کے کونے کونے میں پھیل کر رہے گا۔ پھر امام شافعی رحمہ اللہ کو ہارون الرشید کے پاس لایا گیا اور ان کے معاملے کے بارے میں بات چیت کی گئی۔ چنانچہ ہارون الرشید نے ان کو رہا کر دیا۔

۱۳۴۶۶-عبدالرحمٰن، ابومحمد، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا میرے اوپر ابن ابی ذیب اور لیث بن سعد کی جدائی سب سے زیادہ گراں گزری ہے۔

۱۳۴۶۷-عبدالرحمٰن، ابومحمد سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنے بیٹے عثمان کی کسی بات پر سرزنش کی اور پھر اسے سخت کر کے فرمایا۔ اے بیٹا! بخدا اگر مجھے علم ہو جائے کہ ٹھنڈا پانی میرے دین کو داغ دار کر دے گا تو میں کبھی بھی نہیں پیوں گا۔

۱۳۴۶۸-ابومحمد سے مروی ہے کہ میری والدہ کا بیان ہے امام شافعی رحمہ اللہ کی ایک خادمہ تھی۔ اچانک ایک بچہ رونے لگا خادمہ جلدی سے اٹھی اور بچے کے منہ پر ہاتھ رکھ کر دروازے کی طرف بھاگنے لگی دروازہ قدرے دور تھا۔ (خادمہ اس لئے بھاگی تا کہ اس کی آواز سے امام شافعی رحمہ اللہ کے آرام میں خلل نہ پڑے) حتی کہ دروازے تک پہنچنے تک بچہ سخت بے چین ہو گیا چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ بیدار ہوئے تو ان کی بیوی ام عثمان کہنے لگی اے ابن ادریس! تعجب ہے آپ نے تو جیتے جاگتے ایک نفس کو قتل کر دیا تھا۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ اور کہنے لگے وہ کیسے؟ چنانچہ ام عثمان نے پورا واقعہ سنا دیا۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے قسم اٹھائی کہ جب بھی وہ زیادہ دیر تک سوئیں گے ان کے سر کے پاس ضرور چکی سے آٹا پیسا جائے۔ (تا کہ چکی کی آواز سے سابقہ غفلت کا جبیرہ ہو جائے) چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ جب بھی آرام کرنے کا ارادہ کرتے ہم چکی اٹھا کر ان کے پاس لے آتے اور چلاتے رہتے۔

۱۳۴۶۹-ابوعبدالرحمٰن بن محمد بن حمدان، ابومحمد بن عبدالرحمٰن بن ابوحاتم، ابومحمد بستی حارث سریہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ کیا اتنے میں ایک دھوبی کی دکان کو آگ لگ گئی اور اس میں موجود تمام کپڑے جل گئے دھوبی امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس دوڑ آیا اور اس کے ہمراہ دیگر لوگ بھی تھے یہ لوگ امام شافعی رحمہ اللہ کو الزام دے رہے تھے تا کہ ان سے کپڑوں کی قیمت وصول کریں چونکہ انہوں نے تاخیر کر دی، امام شافعی رحمہ اللہ نے دھوبی سے کہا: اہل علم نے دھوبی کے ضمان میں اختلاف کیا ہے

اور میرے لئے یہ بات کماحقہ واضح نہیں ہوسکی کہ تیرے لئے ضمان واجب ہو، لہٰذا میں تمہیں کچھ ضمان نہیں دوں گا۔

دیباج کے بچھونے سے احتیاط...... حارث بن سریج کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ ہارون الرشید کے ایک خادم کے پاس گیا خادم اس وقت دیباج کے بچھونے پر بیٹھا ہوا تھا، چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ نے دروازے کی چوکٹ پر پاؤں تک نہیں رکھا حتی کہ دیباج کے بچھونے کو دیکھتے ہی واپس لوٹ آئے، خادم نے کہا: اندر آجایئے امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس دیباج کا بچھانا کسی صورت میں جائز نہیں، خادم فوراً اٹھا اور چہل قدمی کرتے ہوئے ایک دوسرے کمرے میں داخل ہوا جس میں آرمینیہ کی بنی ہوئی قالین بچھی ہوئی تھی، پھر امام شافعی رحمہ اللہ داخل ہوئے اور فرمایا: یہ بچھونا حلال ہے جبکہ پہلے والا حرام ہے یہ بچھونا دیباج سے اچھا اور قیمتی ہے، خادم مسکرا کر خاموش ہوگیا۔

تلامذہ کے لئے گھر بنانا...... ابوثور کہتے ہیں ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے مکہ جانے کا ارادہ کیا ان کے پاس کافی سارا مال بھی تھا میں نے ان سے عرض کیا: کم از کم آپ اتنا تو کرلیں کہ اس مال سے اپنی اولاد کے لئے کوئی جائداد خریدلیں، چنانچہ ہمارے پاس سے اٹھ کر باہر تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر کے بعد واپس اندر تشریف لائے میں نے اس حال کے متعلق ان سے پوچھا: جواب دیا: مکہ میں میں نے کوئی بھی ایسی جائداد نہیں پائی کہ میں اسے خریدوں چونکہ اہل مکہ مجھے اچھی طرح جانتے ہیں لیکن مکہ میں میں ایک گھر بنانا چاہتا ہوں تاکہ میرے تلامذہ جب حج کرنے آئیں تو اس میں قیام کریں۔

۱۳۴۷۰- عبدالرحمن، ابومحمد بن ابی حاتم، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے سولہ سال سے بجز ایک مرتبہ کے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا، جو ایک مرتبہ کھایا تھا میرا بدن بوجھل ہوگیا تھا۔

ابومحمد رحمہ اللہ کہتے ہیں چونکہ پیٹ بھر کر کھانے سے بدن بوجھل ہوجاتا ہے دل میں قساوت آجاتی ہے فطانت زائل ہوجاتی ہے اور نیند میں کثرت آجاتی ہے اور زیادہ کھانے والا عبادت کرنے سے سست پڑجاتا ہے۔

۱۳۴۷۱- ابواحمد غطریفی، عبداللہ بن جامع، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے سولہ سال سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا صرف ایک مرتبہ پیٹ بھر کر کھایا تھا جو بعد میں مجھے قئے ہوگیا۔

۱۳۴۷۲- ابوحسن بن مقسم، ابوبکر بن سیف، مزنی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا: جو آدمی ننگے بدن حمام میں گھسا ہو کیا اس کی گواہی قابل قبول ہوگی؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے جواب دیا: اسکی گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔

۱۳۴۷۳- عثمان بن محمد عثمانی، محمد بن یعقوب، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: کسی آدمی کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنی کنیت ابوالقاسم رکھے خواہ اس کا نام محمد ہو یا کوئی اور۔

۱۳۴۷۴- محمد بن ابراہیم، یونس بن محمد بن موسیٰ مروزی، عمر بن ربیع، عمر بن محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے مروی ہے کہ میں علم کی طلب میں مختلف علاقوں میں چکر لگا رہا تھا کہ اسی دوران میں یمن میں داخل ہوا، مجھے کسی نے خبر دی کہ یمن میں ایک عورت ہے جو وسط سے نیچے ایک عورت ہے اور وسط سے اوپر دو متفرق بدن، چار ہاتھ، دو سر اور دو چہرے ہیں پس جب میں نے انھیں دیکھا تو وہ دونوں آپس میں جھگڑتی بھی ہیں ایک دوسرے کو طمانچے بھی مارتی ہیں آپس میں صلح بھی کرلیتی ہیں اور دونوں کھاتی پیتی ہیں، پھر میں یمن سے نکل گیا اور تقریباً دو سال پر برھہ میں قیام کیا پھر میں اس علاقے کی طرف [illegible] گیا اور اس عورت کے متعلق لوگوں سے پوچھا: لوگوں نے کہا: ایک بدن کے بارے میں اللہ تعالیٰ آپ کی تعزیت کو اچھا کرے میں نے کہا اسکا کیا بنا؟ جواب ملا وہ دو بدنوں والی عورت وفات پا گئی ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں یمن میں تھا، وہاں میں نے دو اندھوں کو آپس میں جھگڑتے ہوئے دیکھا عجب یہ کہ ایک گونگا ان دونوں کے درمیان صلح کرا رہا تھا۔

۱۳۴۷۵- حسن بن سعید بن جعفر، زکریا ساجی، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ میں نے کبھی بھی اللہ کی قسم نہیں کھائی نہ سچی نہ جھوٹی۔

۱۳۴۷۶- محمد بن مہدی، علی بن محمد بن ابان، یحییٰ بن زکریا ساجی نیشاپوری، ابوسعید فریابی، محمد بن یزید نحوی، ابن ہشام نحوی کہتے ہیں میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ طویل مجلسیں کی ہیں میں نے ان سے کبھی بھی زبان کی غلطی نہیں سنی اور نہ ہی میں نے ان کی زبان سے ایسا کلمہ سنا کہ اس سے بہتر بھی کوئی کلمہ ہوسکتا ہو۔

۱۳۴۷۷- محمد بن علی، عبدالعزیز بن ابی رجاء ابونجم، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم، حارث بن مسکین کہتے ہیں:

کفائت (ہمسری) کا اعتبار دین میں ہے نہ کہ نسب میں چونکہ اگر نسبت میں کفایت کا اعتبار کیا جائے تو مخلوق میں فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کا کفو کوئی بھی نہیں ہے اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ کی دیگر بیٹیوں کا کوئی کفو ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی دو بیٹیوں کا نکاح حضرت عثمانؓ سے کرایا اور ایک بیٹی کا نکاح ابوعاص بن ربیع سے کرایا۔

۱۳۴۷۸- محمد بن علی، محمد بن عبداللہ بن عبدالسلام مکحول، ربیع سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ آزاد کردہ غلام کسی عربیہ کے ساتھ شادی کرسکتا ہے؟ انہوں نے کہا: یہ سوال مجھ سے نہ پوچھو چونکہ میں خود عربی ہوں۔

۱۳۴۷۹- محمد بن مظفر، جعفر بن احمد بن عبدالسلام انطاکی، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ نے مجھ سے کہا: جب تم اہل مدینہ کے متقدمین کو کسی چیز پر کاربند پاؤ تو تمہارے دل میں اسکے حق ہونے کے بارے میں شک نہ آئے۔

۱۳۴۸۰- محمد بن ابراہیم، عبدالعزیز بن احمد بن ابی رجاء، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: سیاہ فام لوگوں کے ایمان میں کمی صرف ان کی عقلی کمزوری کی وجہ سے ہوئی اگر سیاہ فام لوگوں میں عقل کی کمی نہ ہوتی تو سیاہ رنگ بھی شائقین کے لئے ایک دلکش رنگ ہوتا۔

۱۳۴۸۱- محمد بن ابراہیم، محمد بن عبداللہ نسائی، ربیع سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے امام شافعی رحمہ اللہ سے ان کی عمر دریافت کرنا چاہی امام شافعی رحمہ اللہ نے جواب دیا: آدمی کا اپنی عمر کے متعلق بتانا مروت کا حصہ نہیں ہے چنانچہ امام مالک رحمہ اللہ سے ایک آدمی نے ان کی عمر دریافت کی انہوں نے فرمایا: اپنے کام میں متوجہ رہو۔

۱۳۴۸۲- محمد بن ابراہیم، محمد بن عبداللہ مکحول، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے صفین میں قتل ہوجانے والوں کے بارے میں سوال کیا انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھوں کو اس خون سے پاکیزہ رکھا ہے اب میں اپنی زبان کو اس میں آلودہ نہیں کرنا چاہتا ہوں۔

۱۳۴۸۳- محمد بن ابراہیم محمد بن یحییٰ بن آدم، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ابن ابی یحییٰ عنین (جسکی مردانہ قوت ماند پڑگئی ہو) تھے ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے میرے لئے ایک نیا کلہاڑا تلاش کرلاؤ جس میں ابھی دستہ نہ ڈالا گیا ہو، ہم نے اسکی وجہ دریافت کی تو انہوں نے جواب دیا: اگر میں نے اس میں پیشاب کرلیا تو مجھ میں عورتوں کے لئے نشاط پیدا ہوجائے گا۔

۱۳۴۸۴- محمد بن ابراہیم، محمد بن یحییٰ بن آدم، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ایک آدمی کو احمق کہا: اس نے جواب دیا: احمق تو وہ ہے جو اپنے علم پر اترائے۔

۱۳۴۸۵- محمد سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک آدمی نے امام شعبی سے کہا کہ میرے پاس کچھ مسائل ہیں جنہیں میں آپ کے لئے چھپالایا ہوں۔ امام شعبی رحمہ اللہ نے جواب دیا، ان مسائل کو اپنے بھائی شیطان کے لئے چھپائے رکھو۔

۱۳۴۸۶- محمد بن یوسف بن عبدالاحد، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ اگر پتھر کے بنے ہوئے اس ستون کے ساتھ مناظرہ کریں لامحالہ زورِ مناظرہ کی وجہ سے اسے توڑ ڈالیں گے۔ چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ صبح سے لیکر ظہر تک اپنی قوت حفظ سے ایک کتاب ﷲ ملتے تھے اور ان کے پاس کوئی اصل بھی موجود نہیں ہوتی تھی۔

۱۳۴۸۷- محمد بن احمد بن سہل نسائی، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک اعرابی ایک قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے میں مسافر ہوں، اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جو اپنی وسعت سے عطاء کرے اور غم خواری کرے چنانچہ قوم کے ایک آدمی نے اسے ایک درہم دے دیا، مسافر نے اسے دعا دی کہ اللہ تعالیٰ تجھے بن مانگے اجر وثواب عطا فرمائے۔

۱۳۴۸۸- محمد، ابوحسن احمد بن عمر خطیب، ابوعبداللہ عمری، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا زہد کو اپنے اوپر لازم کرلو چونکہ زہد زاہد کے لئے زیور سے بھی زیادہ عمدہ ہے۔

۱۳۴۸۹- محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ کی کفالت وضمان پر بھرپور بھروسہ رکھتے تھے حتی کہ لوگوں پر مال و دولت کے دریا بہادیتے تھے۔

۱۳۴۹۰- امام شافعی رحمہ اللہ کی سخاوت...... ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم، عبدالملک بن محمد بن عدی، ربیع بن سلیمان، حمیدی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ یمن سے مکہ تشریف لائے اور ان کے پاس دس ہزار (۱۰،۰۰۰) دینار تھے، چنانچہ مکہ سے باہر ایک جگہ ان کا خیمہ گاڑ دیا گیا جوق در جوق لوگ ان کے پاس آتے اور مال حاصل کر کے واپس ہوتے گئے حتی کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے سارے دینار لوگوں میں تقسیم کردیئے۔

۱۳۴۹۱- محمد بن احمد بن ابراہیم، عبدالملک بن محمد بن عدی، ربیع سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نے امام شافعی رحمہ اللہ کی سواری کی رکابیں پکڑلیں، امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ربیع! اسے چار دینار دے دو اور میری طرف سے معذرت کرو (کہ یہ کم ہیں اگر زیادہ ہوتے وہ بھی دیتا)

۱۳۴۹۲- ابومحمد بن حیان، عبدالرحمن بن داؤد، یحییٰ بن زکریا نیشاپوری، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس ایک عالیشان گھوڑا تھا، انہوں نے ساٹھ دیناروں میں بیچ ڈالا اور مجھ سے کہا: میرا جو تم پر حق ہے اسکا واسطہ ہے کہ تم ابن دکین کے ساتھ خرید وفروخت کرو اور اس سے دینار لیتے رہو، میں نے کہا: بخدا! ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ آپکو درست رکھے، چنانچہ وہ ابن دکین کے پاس گئے اور میں نے ان سے دینار لے لئے اور کہا: وہ دینار یہ ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے مجھے اپنے پاس رکھنے کا حکم دیا، پس جب مجلس حدیث میں تشریف لائے ۔۔۔ جب واپس لوٹے اور گھر آنا چاہا میں بھی ان کے پیچھے پیچھے ہولیا حتی کہ امام شافعی رحمہ اللہ گھر میں داخل ہوئے اور میں دروازے پر بیٹھ گیا انہوں نے میری طرف ایک رقعہ لکھا کہ اگر تم بہتر سمجھو تو ہمارے لئے فلاں فلاں چیز خرید لاؤ میں ان میں سے کچھ بھی نہیں جانتا تھا، چنانچہ یہ میرا ان کے ساتھ پہلی مرتبہ واسطہ پڑا تھا اور امام شافعی رحمہ اللہ کا اپنے گھر میں ٹھہرنے کی مجھے موافقت ہوئی اور اس دوران میں ان کا حساب لکھتا رہا۔ ایک دن کہنے لگے: تم نے اپنے کاغذ خراب کردیئے میں تمہیں حساب میں قوی نہیں پاتا ہوں۔ بار بار مجھ سے کہہ رہے تھے کہ تم میرے مال کے بارے میں آزاد ہو۔

۱۳۴۹۳- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عمرو بن عثمان، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اپنے معاملہ میں ایسا ایسا آدمی

ہوں کیا تم مجھے کچھ حکم کرتے ہو؟ چنانچہ اس دن امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس صرف ایک ہی دینار تھا، ان سے کسی ہم جلیس نے کہا: اگر آپ اسے ایک دو درہم دے دیں تو اس کے لئے کافی ہوگا کہنے لگے: مجھے حیاء آتی ہے کہ کوئی آدمی مجھ سے مانگے اور مجھے معذرت کرنی پڑے اور میں اسے کچھ دے نہ سکوں۔

۱۳۴۹۴-محمد بن ابراہیم، عثمان بن عبداللہ دقاق، محمد بن عبید اللہ مدینی، احمد بن موسیٰ، محمد بن سہل اموی، عبداللہ بن محمد بلوی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہارون الرشید نے امام شافعی رحمہ اللہ کے لئے ایک ہزار دیناروں کا حکم دیا، امام شافعی رحمہ اللہ نے قبول کر لئے، ہارون نے اپنے خادم سراج کو امام شافعی رحمہ اللہ کے پیچھے بھیج دیا تاکہ دیکھے کہ امام شافعی دنانیر کے ساتھ کیا کرتے ہیں، چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ نے راستے میں جو بھی ملتا اسے ایک ایک مٹھی دیتے رہے حتی کہ گھر پہنچنے تک ختم کر دیئے صرف ایک مٹھی بچے جو انہوں نے اپنے غلام کو تھما دیئے اور اس سے کہا کہ ان کو اپنے کام میں لاؤ، سراج واپس گیا اور ہارون کو ساری خبر کہہ سنائی ہارون سن کر کہنے لگا اسی سخاوت کے لئے انہوں نے اپنے آپ کو فارغ کر لیا ہے اور اپنی کمر کو مضبوط تر کیا ہے۔

۱۳۴۹۵-محمد بن ابراہیم، ابوصقر زاہر بن محمد، منصور بن عبدالعزیز، محمد بن اسماعیل حمیری، اسماعیل حمیری سے مروی ہے کہ محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ کو جب ہارون الرشید کے ہاں لے جایا گیا امام شافعی رحمہ اللہ نے ہارون کے پاس بشر مریسی کو دیکھا اور اس کے ساتھ مناظرہ کیا حتی کہ بشر کو مغلوب کر دیا ہارون امام شافعی رحمہ اللہ سے بہت متاثر ہوا اور ان کے لئے پچاس ہزار درہم کا حکم دیا، امام شافعی رحمہ اللہ پچاس ہزار لے کر گھر واپس لوٹے لیکن گھر پہنچنے سے پہلے ہی سارے کا سارا مال صدقہ کر چکے تھے۔

۱۳۴۹۶-ابوفضل نصر بن ابی نصر طوسی، ابوحسین علی بن احمد قصری کہتے ہیں ہمارے ایک شیخ کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ جب کسی آدمی کو پراگندہ حالت میں دیکھتے تو بیقرار ہو جاتے ایک مرتبہ قبیلہ مزینہ کا ایک آدمی ان کے پاس آیا اس پر ایک گندی میلی کچیلی چادر تھی اور سر کے بال بے رونق حد تک بڑھے ہوئے تھے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کو اس کی پراگندگی سے سخت اذیت پہنچی امام شافعی رحمہ اللہ نے اس سے کہا تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس چلے جاؤ، امام نے غلام کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا کیا تمہارے پاس خرچہ ہے؟ غلام نے جواب دیا میرے پاس دس (۱۰) دینار ہیں، فرمایا اسے دے دو، چنانچہ غلام نے دینار اس آدمی کو دے دیئے اور امام شافعی رحمہ اللہ یہ اشعار پڑھتے جا رہے تھے۔

علی ثیاب لو یباع جمیعها. بفلس لکان الفلس منهن اکثر

وفیهن نفس لو یقاس بمثلها. جمیع الوری کانت اجل واخطر

فما ضر نصل السیف اخلاق غمده. اذا کان عضباً حدیث انقذته برا

فان تکن الایام ازرت بیزتی . فکم من حسام فی غلاف تکسرا

یعنی میرے اوپر ایسے کپڑے ہیں کہ اگر وہ سارے کے سارے ایک فلس کے بدلے میں بیچے جائیں تو فلس ان سے زیادہ نکلے گا لیکن ان میں نفس ہے کہ اگر اسکی مثل سے اندازہ لگایا جائے تو ساری مخلوق اجل ثابت ہوگی، چنانچہ نیام کا پرانا ہو جانا تلوار کے لئے باعث ضرر نہیں جب کہ تلوار کاٹنے والی ہو اور اچھی طرح سے نفوذ کر جانے والی ہو پس اگر زمانہ میرے کپڑوں کی خیر خواہی کرے تو کتنی ہی ایسی تلواریں ہیں جو غلاف میں پڑی پڑی ٹوٹ جاتی ہیں۔

۱۳۴۹۷-عبدالرحمن بن محمد بن حمدان، ابومحمد بن ابی حاتم، محمد بن روح، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ ہرثمہ نے مجھے امیر المؤمنین ہارون الرشید کا سلام پہنچایا اور کہا کہ ہارون نے آپ کے لئے پانچ ہزار دینار کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ ہرثمہ امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس مال اٹھا لایا۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے حجام بلوایا تاکہ بال کٹوائیں حجام جب فارغ ہوا تو اسے پچاس

دینار دیئے پھر ایک کپڑا لیا اور اسکی بہت سی تھیلیاں سی لیں پھر تھیلیوں میں دینار ڈال کر مختلف قریشیوں کے پاس بھیج دیئے ان کو بھی دیئے جو وہاں موجود تھے اور ان کو بھی دیئے جو مکہ میں تھے حتی کہ ان کے پاس تقریباً سو (۱۰۰) دینار باقی رہ گئے۔

۱۳۴۹۸ – عبدالرحمن، ابو محمد بن ابی حاتم، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ میں نے شادی کی تو امام شافعی رحمہ اللہ نے مجھ سے دریافت کیا کہ بیوی کا مہر کتنا مقرر کیا ہے میں نے جواب دیا: تیس دینار پوچھا ان میں سے ادا کتنے کر دیئے ہیں؟ میں نے کہا: چھ دینار ادا کر دیئے ہیں، پھر امام شافعی رحمہ اللہ اپنے گھر کی بالائی منزل پر گئے اور میری طرف ایک تھیلی بھیجی، اسمیں چوبیس دینار پڑے ہوئے تھے۔

۱۳۴۹۹ – ابو محمد بن حیان، محمد بن عبدالرحمن، علی بن عثمان خولانی، مزنی سے مروی ہے کہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے زیادہ سخی کسی کو نہیں دیکھا چنانچہ عید کی چاندرات کے موقع پر ایک مرتبہ میں مسجد سے ان کے ساتھ باہر نکلا اور راستے میں میں ان کے ساتھ ایک مسئلہ میں مذاکرہ کر رہا تھا حتی کہ ہم ان کے گھر تک آ پہنچے اتنے میں ان کے پاس ایک غلام آیا اور اس کے پاس ایک تھیلا تھا، کہنے لگا: میرے آقا نے آپ کو سلام کہا اور یہ تھیلا آپ کی خدمت میں بھیجا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے تھیلا لے لیا۔ تھوڑی دیر گزری تھی کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے ابو عبداللہ! ابھی ابھی میری بیوی نے بچہ جنم دیا ہے میرے پاس کچھ نہیں جو اسے بطور خوراک کے دوں امام شافعی رحمہ اللہ نے تھیلا اس کے حوالے کر دیا اور خود خالی ہاتھ گھر میں تشریف لے آئے۔

۱۳۵۰۰ – عبدالرحمن بن محمد بن حمدان، ابو محمد بن ابی حاتم، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے چنانچہ جب کبھی ہمارے پاس سے ان کا گزر ہوتا اگر مجھے گھر پر پاتے فبہا ورنہ گھر پیغام، چھوڑ آتے کہ محمد جب آئے میرے گھر بھیجنا میں کھانا نہیں کھاؤں گا جب تک کہ وہ نہ آ جائے، بسا اوقات میں ان کے پاس جاتا جب میں کھانے کے لئے بیٹھ جاتا لونڈی کو فالودہ بنانے کا حکم دیتے حتی کہ فارغ ہونے تک ان کے دسترخوان پر اشیاء کا اضافہ ہی ہوتا رہتا۔

۱۳۵۰۱ – عبدالرحمن بن محمد، ابو محمد بن ابی حاتم، ابو حاتم، عمرو بن سواد سرحی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے ان کے ہاتھ سے دینار و درھم اور کھانا ہمیشہ نکلتا رہتا تھا، امام شافعی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ مجھے زندگی میں تین مرتبہ شدید مفلسی سے پالا پڑا حتی کہ میں نے اپنی قلیل و کثیر اشیاء حاجت کو بیچ ڈالا یہاں تک کہ اپنی بیٹی اور بیوی کے زیورات بھی بیچ دیئے میں نے ایسی مفلسی کبھی نہیں دیکھی۔

۱۳۵۰۲ – عبدالرحمن، ابو محمد، ابو محمد بستی، ابو ثور سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ شاذ و نادر ہی اپنے پاس کسی چیز کو روک کے رکھتے تھے۔

۱۳۵۰۳ – محمد بن ابراہیم، ابو بشر دولابی، ربیع کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے مجھے کچھ دراہم دیئے اور کہا: ان کا گوشت خرید لاؤ چنانچہ میں بازار سے مچھلی خرید لایا جب میں واپس پہنچا امام رحمہ اللہ نے مجھ سے کہا: اے ربیع ہم نے تمہیں گوشت لانے کو کہا اور تم مچھلی خرید لائے، میں نے عرض کیا: تقدیر میں یوں ہی لکھا تھا: فرمایا: اے ربیع آج ہم تمہاری پسند کھاتے ہیں اور کل تم ہماری پسند کھاؤ گے۔

۱۳۵۰۴ – محمد بن ابراہیم، ابو بشر، ابو عبید اللہ بن اخی بن وہب سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا تم میرے اس غلام سے تعجب کرتے ہو؟ میں گھر میں داخل ہوا یہ میرے سامنے آیا اور اس نے گردن پر ایک میمنہ اٹھا رکھا تھا، میں نے کہا یہ کیا ہے؟ کہنے لگا: اے میرے آقا: کیا آپ کا قول نہیں ہے کہ جو چیز جس کے قبضہ میں ہو وہ اسکا زیادہ حقدار ہے حتی کہ اسکے خلاف پر کوئی گواہی نہ قائم ہو جائے؟ پس یہ میمنہ میرے قبضہ میں ہے آپ گواہ پیش کریں کہ یہ میمنہ آپ کا ہے امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ہنس کر اسکا راستہ آزاد کر دیا۔

۱۳۵۰۵-عبدالرحمٰن بن محمد، ابومحمد بن ابی حاتم، ابوحاتم، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں تین مرتبہ شدید مفلسی کا شکار ہوا حتی کہ بسا اوقات مجھے مچھلی کے ساتھ کھجور کھانی پڑی۔

۱۳۵۰۶-عبداللہ بن محمد بن جعفر، داؤد، ابوثور سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ سخی دل انسان تھے، انہوں نے ایک لونڈی خرید رکھی تھی جو کمال کاریگری کے ساتھ کھانا اور حلوہ وغیرہ پکاتی تھی۔

انہوں نے شرط لگا رکھی تھی کہ وہ اس کے قریب نہیں جائیں گے چونکہ امام شافعی رحمہ اللہ کچھ علیل تھے وہ ان دونوں عورتوں کے پاس نہیں جا سکتے تھے، پھر ہمارے پاس آتے اور ہم سے کہتے جو چاہو کھاؤ میں نے عمدہ کھانا پکانے والی لونڈی خرید رکھی ہے۔ چنانچہ ہمارے بعض ساتھی لونڈی سے کہتے کہ ہمارے لئے فلاں فلاں چیز پکاؤ اور جو ہمیں چاہیے اسے پکانے کا کہتے وہ بہت خوش ہوتی۔

۱۳۵۰۷-عبداللہ، احمد بن محمد بن یوسف، ابونصر مصری، محمد بن عباس، ابراہیم بن برید کا بیان ہے میں ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ حمام میں داخل ہوا ایک حمام سے ان سے قبل نکل آیا۔ امام شافعی رحمہ اللہ دراز قد اور صاحب جسامت تھے اسی طرح ابراہیم بھی طویل قامت اور صاحب جسامت تھے) چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ابراہیم کے کپڑے پہن لئے اور ابراہیم نے امام شافعی رحمہ اللہ کے کپڑے پہن لئے تاہم جب امام شافعی رحمہ اللہ اپنے گھر پہنچ گئے کیا دیکھتے ہیں کہ انہوں نے ابراہیم رحمہ اللہ کے کپڑے پہن رکھے ہیں۔ امام رحمہ اللہ نے خادم کو حکم دے کر کپڑے لپیٹوا کر ایک رومال میں رکھ دیئے اسی طرح ابراہیم رحمہ اللہ نے بھی جب کپڑے دیکھے تو انہوں نے بھی لپیٹ کر رومال میں رکھوا لئے پھر دونوں ایک دوسرے کی طرف چل دیئے جب دونوں ملے تو امام شافعی رحمہ اللہ نے ابراہیم کی طرف دیکھ کر مسکرانا شروع کر دیا، ابراہیم کہتے ہیں جب میں نے عصر کی نماز پڑھی تو امام رحمہ اللہ سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کی اچھائی کرے! یہ آپ کے کپڑے ہیں، امام شافعی رحمہ اللہ نے بھی کہا: یہ آپ کے کپڑے ہیں، امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنے کپڑے واپس لینے سے انکار کر دیا اور قسم اٹھائی کہ بخدا! میں ان میں سے کچھ واپس نہیں لوں گا، ابراہیم رحمہ اللہ نے دونوں جوڑے لے لئے۔

۱۳۵۰۸-حسن بن سعید بن جعفر، زکریا ساجی، احمد بن اسماعیل، یحییٰ بن علی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: سخاوت وکرم دنیا وآخرت کے عیوب کو ڈھانپ لیتے ہیں بشرطیکہ سخی وکریم مرتکب بدعت نہ ہو۔

۱۳۵۰۹-ابومحمد بن حیان، عبدالرحمٰن بن داؤد، یحییٰ بن زکریا نیشاپوری، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ حاتم طائی سخی آدمی تھا، اشیاء کو ان کی جگہوں میں رکھتا تھا، لیکن تھا بڑا فضول خرچ چنانچہ ایک دن حاتم کے والد کے پاس اس کے دوست واحباب جمع ہوئے اور اس سے حاتم کی فضول خرچی کی شکایت کی، والد نے کہا! میں نہیں جانتا ہوں کہ کیا کروں، احباب سے مشورہ لیا کہ اس کے بارے میں کیا حیلہ کرے تاکہ فضول خرچی سے رک جائے؟ دوستوں نے اتفاقاً مشورہ دیا کہ ایک سال کے عرصہ تک اسے کچھ نہ دو چنانچہ حاتم کے والد نے ایک سال تک کچھ نہ دیا، باپ سے بیٹے کی مشقت وتنگی کا ذکر کیا گیا چنانچہ باپ نے اس کے پاس ایک سو سرخ اونٹ بھیجے جب حاتم کو مل گئے اعلان کیا جس نے اونٹ لیا وہ اسی کا ہوا۔

چنانچہ لوگوں نے سارے اونٹ لے لئے، سن کر باپ نے بیٹے کو اپنے پاس بلایا اور کہا: اے بیٹے تم نے کیا کیا؟ حاتم نے جواب دیا: اے اباجان بخدا! میں بھوک کی غیر معمولی حد تک پہنچ گیا تھا سو جس نے بھی مجھ سے جو چیز مانگی میں نے ضرور دی۔

امام شافعی رحمہ اللہ بحیثیت ایک عبادتگزار کے......محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ کثرت سے عبادت خداوندی کرتے تھے حضور قلب اور فکر وعقل کے ساتھ عبادت میں مشغول رہتے۔

۱۳۵۱۰-محمد بن علی بن حسین، حصن بن علی جصاص، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ رمضان المبارک کے ہر مہینے میں

ساٹھ قرآن ختم کرتے تھے اور یہ سب نماز میں پڑھتے تھے۔

۱۳۵۱۱-عبداللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ ساٹھ مرتبہ قرآن ختم کرتے تھے، حسن کہتے ہیں میں نے پوچھا: کیا رمضان کی نماز میں پڑھتے تھے؟ ربیع نے اثبات میں جواب دیا۔

۱۳۵۱۲-ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا اپنا بیان ہے کہ میں رمضان کے ساٹھ قرآن ختم کرتا ہوں۔

۱۳۵۱۳-ابومحمد بن حیان، عمرو بن عثمان، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ فرمایا: میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اگر میں جھوٹ بولتا تو اس شیئے کے متعلق جھوٹ بولتا کہ جس کی اہل مدینہ اور امام مالک رحمہ اللہ نے مدح کی ہے۔

۱۳۵۱۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوعبداللہ بن عمرو بن عثمان، احمد بن مردک، حرملہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے اللہ تعالیٰ کی قسم نہ جھوٹی کھائی اور نہ گناہ کے درپے ہو کر کھائی۔

۱۳۵۱۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے رات کے تین حصے کر رکھے تھے اول حصہ میں کتابیں لکھنے کا کام کرتے دوسرے حصہ میں نماز پڑھتے اور تیسرے حصہ میں نیند کرتے۔

۱۳۵۱۶-سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن شافعی، ابراہیم بن محمد کہتے ہیں میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے زیادہ اچھی نماز پڑھتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا، یہ اس لئے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے نماز کا اچھا پڑھنا مسلم بن خالد زنجی سے حاصل کیا مسلم نے ابن جریج سے حاصل کیا ابن جریج نے عطاء سے عطاء نے عبداللہ بن زبیر سے اور ابن زبیر نے ابوبکر صدیق سے اور ابوبکرؓ نے نبی ﷺ سے اور نبی ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام سے۔

۱۳۵۱۷-محمد بن مظفر، ابوحدید عبدالوہاب بن سعد، عباس بن محمد مصری، ابوربیع سلیمان بن داؤد سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ جب درس حدیث دیتے یوں لگتا جیسے وہ قرآن مجید پڑھ رہے ہیں وہ فصیح وبلیغ انسان تھے، ایک مرتبہ شدید بیمار پڑ گئے کہنے لگے: یا اللہ یہ بیماری اگر تیری رضا کا باعث ہے تو اس میں اضافہ کردے، چنانچہ اس کی خبر ادریس بن یحییٰ خولانی کو ہوگئی انہوں نے امام شافعی رحمہ اللہ کی طرف پیغام بھیجا کہ اے ابوعبداللہ میں اور آپ آزمائش میں مبتلا ہوجانے والے مردوں میں سے نہیں ہیں امام شافعی رحمہ اللہ نے جواباً کہہ بھیجا! اے ابوعمرو! اللہ تعالیٰ سے میرے لئے عافیت کی دعا کرو۔

۱۳۵۱۸-محمد بن مظفر، جعفر بن عبدالسلام انطاکی، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ سے کوئی مسئلہ دریافت کیا گیا میں وہاں موجود تھا، امام رحمہ اللہ مجھے کہنے لگے: اے یونس! اس مسئلہ کا جواب دو میں نے عرض کیا سائل نے مسئلہ تو آپ سے پوچھا ہے، پھر کہا! اس مسئلہ کا جواب دو، میں نے عرض کیا مسئلہ کی التماس آپ سے کی گئی ہے اس مسئلہ کا جواب بعید ہے لیکن میں اس کی ایک علت سمجھتا ہوں اور مسئلہ کا جواب دینا مکروہ سمجھتا ہوں۔ مجھ سے کسی نے کہا: تم نے یہ بات کہاں سے کردی؟ میں خاموش ہوگیا۔

۱۳۵۱۹-محمد بن مظفر، عبداللہ بن محمد، یونس بن عبدالاعلیٰ کہتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ اس مرتبہ سے بات کرتے تھے کہ ہم سمجھ نہیں پاتے تھے اور اگر ہم ان کی سمجھ کے مطابق بات کرتے ہم کچھ نہ سمجھ پاتے۔

۱۳۵۲۰-ابوحامد احمد بن محمد بن حسین، ابومحمد بن ابی حاتم، ابوحاتم، ہارون بن سعید ایلی کہتے ہیں ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ہم سے کہا: اخذت الكتان سنة للحفظ فاعقبني صب الدم۔ یعنی میں نے ایک سال تک حافظہ بڑھانے کے لئے کتان کا استعمال کیا مگر اس سے مجھے خون نکل جاتا۔

۱۳۵۲۱-محمد بن ابراہیم، زکریا بن یحییٰ، حرملہ بن یحییٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا دو چیزوں کو لوگوں نے چھوڑ دیا ہے(۱)

طب میں غور فکر اور (۲) ستاروں میں غور فکر۔

۱۳۵۲۲- محمد بن ابراہیم، احمد بن علی بن ابی صفیر، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: خطیئہ کی وفات کا وقت جب ہوا تو لوگوں نے اسے وصیت کرنے کو کہا: اس نے جواب دیا: میں مسکینوں کو مانگنے کی وصیت کرتا ہوں، لوگوں نے کہا: بلکہ تم اپنے مال کے بارے میں کچھ وصیت کرو، کہنے لگا! میرا مال میرے ورثاء میں سے مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں۔لوگوں نے کہا: یہ کیا مسئلہ ہے اللہ تعالیٰ کا فیصلہ تو یوں نہیں؟ کہنے لگا: لیکن میں اسی طرح کہتا ہوں اس کو بلالوں گا نہیں، پھر کہنے لگا: مجھے گدھے پر سوار کردو چونکہ جو آدمی گدھے پر سوار ہو کر مرے وہ کریم و شریف ہوتا ہے۔

۱۳۵۲۳- ابو محمد بن حیان، صالح بن محمد، عبداللہ بن محمد بن سوار نسوی، حرملہ بن یحیٰی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا: جب تم کتاب باندھو تو دائیں ہاتھ میں باندھو چونکہ اگر کوئی آدمی اس کو کھولنے کا ارادہ کرے تو اسے دشواری نہ پیش آئے۔

۱۳۵۲۴- ابو محمد بن حیان، محمد بن محمد بن یزید، ابو طاہر، حرملہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا میں نے پیاسے عبادت گزاروں کے لئے تسبیح سے بڑھ کر زیادہ نفع بخش چیز کوئی نہیں دیکھی۔

۱۳۵۲۵- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ربیع کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا ایک مرتبہ ایک اعرابی عبدالملک بن مروان کے پاس کھڑا ہوا اور سلام کیا پھر کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے ہمیں انتہائی دشوار سالوں سے واسطہ پڑا ہے چنانچہ پہلے سال ہمارے مال مویشی سب ہلاک ہو گئے دوسرے سال گوشت سوکھ گیا اور تیسرے سال مشقت و دشواری ہڈیوں تک پہنچ گئی سو اگر آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کا مال ہے تو اللہ تعالیٰ کے بندوں کو دیجئے اور اگر آپ کا اپنا ذاتی مال ہے تو صدقہ کیجئے بے شک اللہ تعالیٰ صدقہ کرنے والوں کو اچھا بدلہ دیتا ہے، امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: چنانچہ عبدالملک نے اعرابی کو دس ہزار (۱۰،۰۰۰) درہم عطا کئے اور کہا: اگر لوگ اس اعرابی کی طرح اچھی طرح سے سوال کیا کریں ہم کسی کو محروم نہ کریں۔

۱۳۵۲۶- ابو محمد بن حیان، ابو حسن بغدادی، ابن صاعد سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے تھے کہ تصوف کی بنیاد سستی اور کاہلی پر رکھی گئی ہے۔

۱۳۵۲۷- ابو محمد بن حیان، نوح بن منصور، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: قول دماغ میں بڑھتا رہتا ہے اور دماغ عقل سے بڑھتا رہتا ہے۔

۱۳۵۲۸- ابو محمد بن حیان، عبدالرحمٰن بن داؤد، ابن روح، مزنی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یمن میں ایک قوم ظاہر ہوگی جو اپنے بدنوں سے گوشت کو الگ کریگی اور پھر بدن کے ساتھ لگائے گی اور اسی لمحے گوشت ان کے بدنوں کے ساتھ جڑ جائے گا اور کہا جائے گا کہ ان لوگوں کی غذاء دودھ ہے۔

۱۳۵۲۹- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جمعہ ہر مسلمان پر فرض ہے اور جمعہ کی طرف سعی کرنا بھی فرض ہے واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

۱۳۵۳۰- ابو محمد بن حیان، عبدالرحمٰن، ابراہیم بن فیحون، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے یمن میں لڑکیوں کو کثرت سے حیض میں مبتلا دیکھا۔محمد کہتے ہیں ایک مرتبہ میں امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس تھا ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کیا آپ کو مدنیوں کے قول پر تعجب نہیں ہوتا جو کہ انہوں نے ایک انگلی میں دس دو انگلیوں میں بیس اور تین میں تیس اور چار میں چالیس کا قول کیا ہے۔امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ قول میرے نزدیک ثابت نہیں ہے مگر یہ بات میں جانتا ہوں کہ لوگوں نے اسے اپنی عقلوں سے نہیں لیا ہے۔یعنی امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ قول نہیں کیا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں عراق میں ایک آدمی نے میری طرف منسوب کر کے روایت کرنا شروع کر دیا کہ میں نماز میں گنگنانے کو حلال قرار دیتا ہوں، اچانک ایک دن وہ آدمی مجھے مل گیا میں نے اس سے اپنی روایت کے متعلق دریافت کیا کہنے لگا: جی ہاں آپ نے یہ قول کیا ہے بایں طور کہ کوئی آدمی بھول کر سلام پھیر دے اور پھر بھول ہی کر گنگنانے لگ جائے آپ کے نزدیک وہ آدمی بدستور نماز میں ہے اور یاد آنے پر نماز پوری کرے اسکی نماز فاسد نہیں ہوئی ہے، امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے کہا: پھر تو میرے لئے جائز ہے کہ میں تیری طرف منسوب کر کے یوں روایت کروں کہ تم کہتے ہو، کہ کوئی حرج نہیں ہر دو رکعتوں کے بعد عمداً سلام پھیرا جاسکتا ہے۔

۱۳۵۳۱- ابومحمد، عبدالرحمٰن، ابراہیم بن فیجون، ابن عبدالحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: یمن میں کچھ لوگ ایک عورت کے پاس مہمان بنے عورت نے مہمانوں کے لئے کوئی چیز نکالنی شروع کی، ہم نے کہا ہمارے پاس کچھ نہ کچھ موجود ہے، عورت بولی پھر تم لوگ کیا چاہتے ہو؟ تم لوگ میرے مہمان بنے اور کھانا اپنا کھاؤ گے؟ ایسا ہرگز نہیں ہوگا بخدا اگر تم لوگوں نے ایسا کیا تو تم اپنا سامان صحراء میں دیکھو گے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک آدمی نے کسی عورت کے خیمے میں رات کو پناہ لینی چاہی اور اسکا مہمان بنا کیا دیکھتا ہے کہ ایک آدمی بکری لیے سامنے سے آرہا ہے۔ جب آنے والے نے مہمان کو دیکھا پوچھا یہ کون ہے؟ عورت نے جواب دیا یہ مہمان ہے چنانچہ آدمی نے بکری دوہی دودھ اور کچھ کھانا لے کر ہمارے پاس آیا چنانچہ اعرابی نے بھی کھایا اور اس رات بھوک کی مشقت سے آزاد رہا۔

۱۳۵۳۲- ابومحمد، عبدالرحمٰن، ابراہیم بن فیجون، مزنی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو شہید کیا گیا تو ان کے ایک تابوت سے ایک پرچی برآمد ہوئی جس پر لکھا تھا "جب فضل وکرم کی برسات ہو اور کمینگی کا دور دورہ ہو اور سردی بڑھ جائے اور فضاء غبار آلود ہو جائے تو اس وقت بلند بالا پہاڑ کی طرف بھاگ جانا ہی نضیر کے بادشاہ سے بہتر ہے۔

۱۳۵۳۳- محمد بن عبدالرحمٰن، محمد بن یحییٰ آدم، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کسی آدمی سے سوال پوچھنا تجھے تعجب میں ڈالے، جب پہلی چیز تیرے نزدیک صحیح ہو تو دوسری میں تجھے شک کیوں گزرے۔

۱۳۵۳۴- ابومحمد بن عبدالرحمٰن، ابراہیم، مزنی۔ کہتے ہیں ایک آدمی نے دوسرے کو سنا اور وہ اپنے کسی بھائی کی مدح کر رہا تھا اس نے کہا: بلاشبہ آنکھ حسن و جمال سے بھر جاتی ہے اور کان بیان سے بھر جاتے ہیں، اس نے دوسرے سے کہا کہ یہ کلام ذرا دہراؤ اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر باران رحمت کرے، اس نے کہا جی ہاں، میں دہراتا ہوں لیکن میں تیری آنکھوں میں گر نہ جاؤں اور نہ تیری نکایت ہو اور نہ ہی اسکا تزکیہ ہو۔ وسمعت الشافعی یقول :ما احد ینجم الاله من یمدح و من یذم فاذالم یکن بد فکن من اهل طاعة الله

۱۳۵۳۵- محمد بن ابراہیم، محمد بن عبداللہ نسائی، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں، ایک مرتبہ ربیعہ کے پاس کھڑے ہو کر ایک اعرابی نے فصیح و بلیغ کلام میں بات کی اور مسجع کلام پیش کیا، ربیعہ کو اسکا کلام بہت ہی عجیب لگا، کہنے لگا: اے اعرابی تم لوگ اپنے ہاں کسے بلاغت کہتے ہو؟ اعرابی نے جواب دیا: جس قسم کا کلام تم کرتے ہو اسکے خلاف کو، امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں ربیع سے زبانی غلطی سرزد ہو جاتی تھی، فرمایا! جو بھی اسکی کلامی غلطی پر ہنستا اسے برا بھلا نہیں کہتا تھا۔

۱۳۵۳۶- محمد بن ابراہیم محمد بن عبداللہ نسائی، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں جب عام لوگ ایک آدمی کو دوسرے کے ساتھ مناظرہ کرتے ہوئے دیکھیں اور پہلے آدمی کی آواز بلند ہو رہی ہو اور دوسرے پر ہنس رہا ہو سمجھو کہ وہ اسے بے وقوف بنا رہا ہے،،

ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے قرأت پر رونے والوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک آدمی نے آیت کریمہ" فاذالقیتم الذین

کفروا فضرب الرقاب '' جب تم کافروں سے ملوتو ان کی گردنیں مارو'' (محمد) تلاوت کی سن کر ایک آدمی رونے لگا، اس سے کسی نے کہا: اے بےوقوف یہ کوئی رونے کا مقام ہے۔

۱۳۵۳۷-محمد بن ابراہیم، احمد بن علی بن ابی صغیر، ربیع سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے مقلاص سے کہا: اے ابوعلی کیا تم چاہتے ہو کہ احادیث حفظ کرلو اور فقیہ بن جاؤ؟ افسوس! تم اس سے کتنے دور ہو چکے۔

۱۳۵۳۸-محمد بن عبدالرحمٰن، محمد بن یحییٰ بن آدم، ربیع کہتے ہیں ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی آیا اور کوئی مسئلہ پوچھنے لگا امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا: کیا تم صنعاء کے رہنے والے ہو؟ اس نے اثبات میں جواب دیا، فرمایا: شاید تم لوہار ہو؟ اس نے کہا جی ہاں، اسی طرح ایک مرتبہ ان کے پاس مصر سے ایک آدمی آیا اور اس نے جمعہ کے کپڑے پہن رکھے تھے اس نے امام رحمہ اللہ سے کوئی مسئلہ دریافت کیا آپ رحمہ اللہ نے پوچھا: کیا تم نساج (کپڑا بننے والا) ہو؟ اس نے جواب دیا: میرے پاس مزدور ہیں (یعنی ہوں نساج لیکن کام مزدوروں سے کرواتا ہوں)

۱۳۵۳۹-محمد بن عبدالرحمٰن، ابوبکر محمد بن بشر بن عبداللہ عکبری مصری، ربیع بن سلیمان کہتے ہیں ایک مرتبہ میں امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس تھا اور میرے پاس مزنی اور ابویعقوب بویطی بھی بیٹھے ہوئے تھے امام شافعی رحمہ اللہ نے ہماری طرف دیکھا اور مجھے کہا: کیا تم حدیث گوئی میں مرے جارہے ہو؟ مزنی سے کہا: یہ آدمی ہے کہ اگر شیطان ہم سے مناظرہ کرے تو اسے زچ ومغلوب کرلے۔ ابویعقوب سے کہا: تم تو بس لوہے میں مرے جارہے ہو۔

۱۳۵۴۰-عبداللہ بن احمد محمد بن یوسف، ابونصر مصری، سعید بن عمرو بردعی، محمد بن ابراہیم ابوشیخی قتیبہ بن سعید، حمیدی کہتے ہیں میں ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ اور امام محمد بن حسن رحمہ اللہ کے ساتھ تھا اچانک ادھر سے ایک آدمی کا گزر ہوا، امام محمد رحمہ اللہ نے امام شافعی سے کہا: اپنی حفاظت کیجئے، امام شافعی رحمہ اللہ بولے مجھے اس کے معاملہ میں شک میں ڈال دیا ہے یا تو یہ بڑھئی ہے یا درزی، حمیدی کہتے ہیں میں جلدی سے اٹھ کر اس آدمی کے پاس گیا اور کہا: تمہارا پیشہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: میں پہلے بڑھئی تھا اور اب درزی ہوں۔

۱۳۵۴۱-محمد بن ابراہیم، احمد بن علی بن ابی صغیر، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا عقلمند وہ نہیں جسے خیر وشر میں اختیار دیا جائے اور وہ خیر کا انتخاب کرے لیکن عقلمند وہ ہے جسے دو شروں کے درمیان اختیار دیا جائے اور وہ ان میں سے جو آسان تر ہو اسکا انتخاب کرے۔

۱۳۵۴۲-احمد، محمد، ربیع سے مروی ہے کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کے لئے ایک دینار کی خوشبو خریدی جب انھیں دی مجھ سے پوچھا: تم نے کس سے خریدی ہے؟ میں نے کہا: فلاں عطر فروش سے جو کہ وضو خانے کے سامنے بیٹھا ہوا ہے، کہا: وہ کون؟ میں نے کہا: سرخ رنگ اور نیلگوں آنکھوں والا، امام نے کہا: سرخ رنگ اور نیلگوں آنکھوں والا؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا! جاؤ اور اسے واپس کرو۔

۱۳۵۴۳-ابواحمد غطریفی، موسیٰ فارسی، اسحق بن ابی عمران شافعی حرملہ کہتے ہیں ایک دن میں امام شافعی رحمہ اللہ کے لئے خوشبو خرید لایا، خوشبو کے بارے میں کچھ بحث مباحثہ چل پڑا، کہا یہ خوشبو تم نے کس سے خریدی ہے اس کی صفت کیا ہے؟ میں نے کہا: سرخ رنگ کا آدمی ہے فرمایا: خوشبو اسے واپس کردو مجھے سرخ رنگ والے سے کبھی بھلائی کی توقع نہیں ہوئی ہے:۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جس آدمی کے بدن میں کسی آفت (بیماری وغیرہ) کے اثرات ہوں اس سے بچو۔

۱۳۵۴۴-محمد بن ابراہیم، عمر بن عثمان بن حارث مصیصی، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: کوسج (جسکی صرف ٹھوڑی پر بال ہو) خبیث ہے اور نیلگوں آنکھوں والا آدمی بھی خبیث ہے،

۱۳۵۴۵-محمد، عمر، یونس بن عبدالاعلیٰ کہتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ نے مجھے کہا کیا تم عراق میں گئے ہو؟ میں نے نفی میں جواب دیا: فرمایا: پھر تو تم نے دنیا دیکھی ہی نہیں۔

۱۳۵۴۶-احمد بن محمد بن مقسم، ابوبکر خلال، مزنی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے تھے جس آدمی میں مروت نہ ہو علم اسکی مروت ہے۔

۱۳۵۴۷-احمد، ابوبکر، مزنی، شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا'' لولا ان اللہ عزوجل اعان علی غرامۃ الصبیان لمحابۃ المؤذنین ماانکسرت ''(عبارت میں نقص ہے جسکی وجہ سے مفہوم واضح نہیں سہولت کے خاطر عبارت ہی ہدیہ قارئین ہے)

۱۳۵۴۸-احمد، ابوبکر، مزنی سے مروی ہے امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے اپنے کسی بھائی کو پوشیدہ طور پر نصیحت کی بلاشبہ اس نے اپنے بھائی کی خیر خواہی اور بھلائی چاہی اور جس نے اپنے بھائی کو علانیہ طور پر نصیحت کی اس نے بھائی کو رسوا کیا اور اس سے خیانت کی۔

۱۳۵۴۹-عبداللہ، احمد، ابونصر، مزنی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: قحط والے سال ہم مکہ سے نکل پڑے ابھی ہم راستے پر تھے کہ ہمیں اونٹ پر سوار ایک آدمی پیش ہو گیا ہم نے کہا: اس آدمی کے پاس کون جائے گا جو ہمارے عیال کے بارے میں اس سے پوچھ گچھ کرے؟ سوار کی طرف ایک آدمی اٹھ گیا پس ہمارا آدمی اس کے پاس تھوڑی دیر سوال و جواب کر کے فوراً واپس آ گیا اور پھر ہمیں بہت ساری باتیں سنانی شروع کر دیں ہم نے کہا: شتر سوار سے تم نے چند باتیں کیں اور ہمیں پورے دن سے باتیں سنائے جا رہے ہو اس نے کہا: شتربان نے مجھے اصل بتادی تھی میں تمہیں اسکی تفسیر کر کے سنا رہا ہوں۔

۱۳۵۵۰-عبداللہ، احمد، ابونصر، اسد بن عفیر، شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: حماد بربری مکہ میں ہمارا والی تھا ارباب حکومت نے اسکی ولایت میں یمن کا بھی اضافہ کر دیا، میں نے اپنی والدہ سے کہا: میں نہیں جانتا ہوں کہ اس آدمی کے لئے کیا کچھ نہیں کیا جا رہا پہلے اسے مکہ کا والی بنایا گیا اور پھر یمن بھی اس کی دسترس میں دے دیا گیا، میری والدہ کہنے لگیں: پتھر جب بلند ہو جاتا ہے بہت جلد زمین پر گر جاتا ہے، میں نے کہا! اے امی جان! رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کمینہ ولد کمینہ قوم کا سربراہ نہ بن جائے۔ والدہ بولیں: اے بیٹے! کہاں ہے کمینہ ولد کمینہ؟ اللہ تعالیٰ کمینہ ولد کمینہ پر رحم فرمائے طویل عرصہ سے ان کا سلسلہ چلا آ رہا ہے[1]

۱۳۵۵۱-عبداللہ، ابونصر، وہب کے بھتیجے ابوعبداللہ کہتے ہیں میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کو یہ اشعار پڑھتے سنا۔

انا سابعد ما کانوا سکوتا　　　وانطقت الدراهم بعد صمت

دنیاداری نے لوگوں کو خاموشی کے بعد پھر گویا بنا دیا ہے حالانکہ وہ خاموش ہو چکے تھے۔

فما عطفوا علی احد بفضل　　　ولا عرفوا لمکرمۃ ثبوتاً

فضل و کرم کے ساتھ کسی پر مہربان نہیں ہوتے اور نہ ہی کسی کی شرافت کے معترف ہیں۔

۱۳۵۵۲-محمد بن عبدالرحمن، ابراہیم بن میمون صواف، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا نبی ﷺ کی حدیث'' جو قرآن مجید کو گنگنا کر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے'' کے بارے میں فرمایا: حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ قرآن مجید کو گا بجا کر پڑھا جائے بلکہ

---

[1] المطالب العالیۃ ۴۵۲۵. والبدایۃ والنہایۃ ۶/ ۲۸۰.

مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید کو خوف حزن کے ساتھ پڑھا جائے۔[1]

(حدیث بالا کا علماء نے ایک اور مطلب بھی بیان کیا ہے وہ یہ کہ قرآن مجید کو تجوید کے قواعد کی رعایت رکھ کر پڑھا جائے اور ترتیل کے ساتھ اچھی آواز سے پڑھا جائے)

۱۳۵۵۳- محمد بن عبدالرحمٰن، محمد بن سعید بن عبدالرحمٰن قشیری، یحیٰ بن ایوب علاف، حرملہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے جنات کو دیکھنے کا دعویٰ کیا ہم اس کی گواہی کو باطل قرار دیں گے چونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے " انـه یـراکـم هـو وقبیلـه من حیث لا ترونهم " (اعراف: ۲۷) بلاشبہ شیطان اور اسکا قبیلہ تمہیں وہاں سے دیکھتا ہے جہاں سے تم انھیں نہیں دیکھ سکتے ہو۔

۱۳۵۵۴- محمد بن عبدالرحمٰن، احمد بن محمد بن حارث القتات کہتے ہیں کہ میں نے ابن ادریس الشافعی کو کہتے سنا: ہم نے ایک آدمی کے علاوہ کوئی موٹا عقلمند نہیں دیکھا۔

۱۳۵۵۵- محمد بن عبدالرحمٰن، احمد بن محمد بن حارث قتات سے مروی ہے کہ محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابن عباس ؓ نے ایک آدمی سے پوچھا یہ کیا چیز ہے؟ آدمی نے انھیں بتایا پھر ابن عباس ؓ نے ایک دور کی چیز دکھائی اور اس کے متعلق پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے؟ آدمی نے کہا: میری نظر اس تک پہنچتی ہی نہیں ہے، ابن عباس ؓ نے فرمایا: جس طرح تیری نظر کے لئے ایک حد مقرر کی گئی ہے اسی طرح تیری عقل کے لئے بھی ایک حد مقرر کی گئی ہے۔

۱۳۵۵۶- محمد بن عبدالرحمٰن، محمد، محمد بن ریان، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: دماغ میں قول کا اضافہ ہوتا رہتا ہے اور دماغ میں عقل سے اضافہ ہوتا ہے۔

۱۳۵۵۷- محمد بن عبدالرحمٰن، ابوحسن بن قتات، محمد بن ابی یحیٰ، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر عقلمند آدمی تصوف میں نہ آئے اس پر ظہر کا وقت بھی نہیں گزرنے گا حتی کہ احمق ہو جائے گا۔ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے مدینہ میں تین عجیب باتیں دیکھی ہیں چنانچہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو ایک مدگٹھلیوں (مد ایک چھوٹا پیمانہ جو سیر بھر کا ہوتا ہے) میں مفلس قرار دیا گیا، قاضی نے اسے مفلس قرار دیا تھا۔ میں نے ایک بوڑھے بن رسیدہ آدمی کو دیکھا اس نے اپنی ڈاڑھی وغیرہ کو خضاب میں رنگ رکھا تھا کہ وہ گلوکاروں کے گھروں میں گانے بجانے کی تعلیم دینے کے لئے پا پیادہ چل رہا تھا لیکن جب نماز کے لئے حاضر ہوتا تو بیٹھ کر نماز پڑھتا۔ میں نے ایک تنگدست کو بائیں ہاتھ کے ساتھ کتابت (لکھائی) کرتے ہوئے دیکھا حالانکہ وہ اتنی تیزی کے ساتھ کتابت کرتا تھا کہ دائیں ہاتھ کے ساتھ کتابت کرنے والے پر بھی سبقت کی جائے۔

۱۳۵۵۸- محمد بن عبدالرحمٰن، محمد بن یحیٰ بن آدم، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگ کہتے ہیں عراق میں کیا ہے رجال کے لئے تو مصر اصل ٹھکانا ہے حتی کہ میں مصر آیا اور میں ایک بچے کی مانند تھا میرے اندر کوئی خواہش نہیں پیدا ہوتی تھی میں مسلسل مصر میں رہا حتی کہ میرے ہاں ایک بچی پیدا ہوئی۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے ایک عورت زھریہ بنت ابی زرارہ زہری سے شادی کی اور پھر بعد دخول اسے طلاق دے دی۔

۱۳۵۵۹- محمد بن عبدالرحمٰن، ابورافع اسامہ بن علی بن سعید، علی بن عمرو افریقی، ابوعثمان بن محمد بن ادریس شافعی سے مروی ہے کہ میرے والد رحمہ اللہ نے فرمایا: عدالت مصر میں باقی شہروں میں قضاء سے بہتر ہے۔

۱۳۵۶۰- محمد بن عبدالرحمٰن، عبدالرحمٰن بن محمد بن سیاہ، ابوطیب احمد بن روح، ابراہیم بن زیاد ایلی، بویطی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ

---

۱۔ صحیح البخاری ۹/ ۱۸۸، وسنن ابی داؤد ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ومسند الامام أحمد ۱/ ۱۷۲، ۱۷۵، والسنن الکبری ۲/ ۵۴، ۱۰/ ۲۲۹، والمستدرک ۱/ ۵۶۹، ۵۷۰، ومشکاة المصابیح ۲۱۹۴، وفتح الباری ۸/ ۶۸۴، ۹/ ۶۹:

اللہ مصر میں ہمارے پاس تشریف لائے چنانچہ یہاں زبیدہ بن امام رحمہ اللہ کے پاس عمدہ قسم کی چادروں اور جوڑوں کی ایک گٹھڑی بھیجا کرتی تھی لیکن امام شافعی رحمہ اللہ سب کپڑے لوگوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔

۱۳۵۶۱- ابراہیم بن محمد بن یحیٰی نیشاپوری، ابوتراب محمد بن سہل طوسی، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: حقیقت میں علم دو ہی ہیں علم ابدان اور علم ادیان (یعنی علم طب اور علم دین)

۱۳۵۶۲- محمد بن عبدالرحمٰن، ابوفضل محمد بن ہارون بن اسباط، علی بن عثمان، حرملہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: دو چیزوں سے لوگ غافل ہیں طب میں غور وفکر کرنے سے اور نجوم سے استفادہ کرنے سے (یعنی علم طب اور فلکیات سے لوگ غافل ہیں)

۱۳۵۶۳- محمد بن عبدالرحمٰن، ابوبکر بن محمد رمضان زیات، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: تعجب ہے اس آدمی پر جو حمام میں داخل ہو پھر کھائے نہیں وہ کیسے زندہ رہے گا تعجب ہے جو پچھنے لگوائے اور پھر اسی وقت کھا بھی لے وہ کیسے زندہ رہے گا۔

۱۳۵۶۴- محمد بن ابراہیم، محمد بن یحیٰی بن آدم الخولانی، یحیٰی بن عثمان حرملۃ سے مروی ہے کہ میں نے امام شافعی کو کہتے سنا: تعجب ہے اس شخص پر جو انڈے کے ساتھ عشائیہ کھا کر سو جائے اور مرنے کی پرواہ نہ کرے۔

۱۳۵۶۵- محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن محمد بن سہل السباکی، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے کسی ایسے آدمی کو نہیں دیکھا کہ اس نے کوئی مسئلہ دریافت کیا ہو جس میں کوئی نظر ہو مگر اس کے چہرے میں کراہت کے اثرات نمایاں ہوتے تھے بجز امام محمد بن حسن کے۔

۱۳۵۶۶- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حرملہ بن یحیٰی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا اگر ایک آدمی نے کھجور منہ پر رکھی پھر اپنی بیوی سے کہے اگر میں اس کھجور کو کھاؤں یا پھینک دوں تجھے طلاق ہے اسکا حل یہ ہے کہ آدھی کھجور کھائے اور آدھی پھینک دے۔

۱۳۵۶۷- عثمان بن محمد بن عثمان عثمانی، محمد بن ابراہیم دیباجی، محمد بن سعید بن عبدالرحمٰن محمد بن عقیل، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم کہتے ہیں ایک دن میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ ایک حدیث کے متعلق مذاکرہ کیا میں اس وقت نوجوان لڑکا تھا، فرمایا: یہ حدیث تمہیں کس نے سنائی ہے؟ میں نے جواب دیا: آپ نے سنائی ہے فرمایا: کونسی کتاب میں؟ میں نے کہا: فلاں کتاب میں، فرمایا: حدیث اس طرح میں نے تمہیں نہیں سنائی حدیث تو یوں ہے جس طرح میں نے تمہیں ابھی سنائی تم زندوں سے روایت کرنے سے پرہیز کرو۔ (یعنی جو محدث زندہ ہو اس کی بیان کردہ حدیث کو آگے نہ بیان کرو جب مر جائے پھر بیان کرو)

۱۳۵۶۸- حسن بن سعید بن جعفر، ابوالقاسم زیات، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جس کو غصہ دلایا گیا اور وہ غصے نہ ہوا وہ گدھا ہے اور جسکو راضی کیا گیا مگر وہ راضی نہ ہوا وہ بھی گدھا ہے۔

۱۳۵۶۹- ابوحسن عبدالرحمٰن بن ابراہیم بن محمد بن یحیٰی نیشاپوری، زبیر بن عبدالواحد، عمر بن فہد ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جسے غصہ دلایا گیا اور وہ غصے نہ ہوا وہ گدھا ہے اور جسے راضی کیا گیا مگر وہ راضی نہ ہوا وہ شیطان ہے۔

۱۳۵۷۰- عبدالرحمٰن بن محمد بن حمدان، ابومحمد بن ابی حاتم، احمد بن سلمہ بن عبداللہ نیشاپوری ابوبکر وراق، حمیدی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اہل فارس کی کتابوں کی طلب میں یمن گیا وہاں میں نے اہل فارس کی کتابیں لکھیں اور جمع کرلیں پھر جب میری واپسی کا وقت قریب ہوا اور میں چل پڑا، راستے میں ایک آدمی کے پاس سے میرا گزر ہوا وہ آدمی اپنے گھر کے صحن میں احتباء کیے بیٹھا ہوا تھا، نیلگوں آنکھوں والا ابھری ہوئی پیشانی اور اسکی ڈاڑھی پر بال نہیں تھے، میں نے اس سے پوچھا کیا مجھے قیام کے لئے ٹھکانا مل سکتا ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا، امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں یہی صفت فارسیوں کے اندر سب سے گندی صفت ہے، چنانچہ اس

نے مجھے اپنے ہاں جگہ دی اور میرا خوب بڑھ چڑھ کر اکرام کیا جتنا کہ ایک کریم آدمی کرسکتا ہے، اس نے رات کو میرے پاس کھانا، خوشبو، سواری کا چارہ بچھونا اور لحاف بھیجے لیکن میں رات بھر کروٹیں بدلتا رہا اور رہ رہ کر میرے دل میں خیال آتا کہ میں ان کتابوں کو کیا کروں گا جب میں اتنی اچھی صفت اس آدمی میں دیکھ رہا ہوں؟ میں نے سوچا کہ یہ کتنا اچھا اور کریم آدمی ہے لہذا میں ان کتابوں کو پھینک دوں گا۔ جب میں صبح کو اٹھا غلام سے سواری پر زین کسنے کو کہا، غلام نے زین کسی میں سوار ہوا اور میزبان کے پاس سے گزرتے وقت تھوڑی دیر کھڑے ہوکر کہا، جب تم مکہ آؤ اور مقام ذی طویٰ کے پاس سے گزرو وہاں محمد بن ادریس شافعی کے بارے میں ضرور پوچھنا، اس آدمی نے مجھ سے کہا: کیا میں تمہارے باپ کا آزاد کردہ غلام ہوں؟ میں نے کہا نہیں، کہا: کیا تم نے مجھ پر احسان کیا ہے؟ میں نے کہا: نہیں کہا: گزشتہ رات جو میں نے تمہارے تکلفات کئے ان کا بدل کہاں ہے؟ میں نے کہا: وہ کیا؟ بولا: میں تمہارے لئے دو درہم کا کھانا۔ اتنے درہم کا سالن، تین درہم کی خوشبو، تمہاری سواری کے لئے دو درہم کا چارا خرید لایا ہوں نیز دو درہم بچھونے اور لحاف کا کرایہ بھی ہے میں نے غلام کو سب قرض کی ادائیگی کا کہا، اور اس آدمی سے پوچھا: کیا کوئی اور قرض بھی میرے ذمہ باقی ہے؟ بولا: گھر کا کرایہ سو میں نے تمہارے لئے وسعت پیدا کی اور اپنے آپ کو تنگی میں رکھا، امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: مجھے ان کتابوں پر رشک آیا پھر میں نے اس کے بعد آدمی سے کہا: کیا تمہارا کچھ اور حق بھی باقی ہے؟ بولا: چلو جاؤ اللہ تمہیں رسوا کرے تم سے زیادہ شریر میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔

۱۳۵۷۱-عبدالرحمٰن بن محمد، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، ابو حاتم، حرملہ، شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کانے، بھینگے، لنگڑے، کبڑے، سرخ وزرد گہرے رنگ والے اور جسکی ڈاڑھی کے بال صرف ٹھوڑی پر ہوں ان سے بچو اور ہر وہ آدمی جس کے بدن میں کسی آفت کا اثر ہو اس سے بچو اسی طرح جسکی خلقت میں نقص ہو اس سے بھی بچو چونکہ ان میں ہلاکت ہے اور ان کے ساتھ اختلاط میں تنگدستی ہے۔

ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا! یہ لوگ خبث والے ہیں۔ ابو محمد بن ابی حاتم کہتے ہیں! جب اُن لوگوں کے بدن میں پیدائشی نقص و آفت ہو اس وقت ان سے بچو اور اگر ان میں نقص پیدائشی نہ ہو بلکہ بعد میں کسی وجہ سے پیدا ہو گیا ہو تو پھر ان کے ساتھ اختلاط کرنے میں کوئی ضرر نہیں۔

۱۳۵۷۲-عبدالرحمٰن، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب تم کسی کتاب کو دیکھو کہ اس میں اصلاح والحاق ہو تو اس کی صحت کی گواہی دے دو۔

۱۳۵۷۳-عبدالرحمٰن، ابو محمد، ابو حرملہ، سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب تم کسی آدمی کے بارے میں معلوم کرنا چاہو آیا کہ وہ کاتب ہے کہ نہیں ہے؟ دیکھو وہ اپنی دوات کہاں رکھتا ہے اگر وہ دوات بائیں جانب یا اپنے سامنے رکھتا ہے تو جان لو کہ وہ کاتب نہیں ہے۔

۱۳۵۷۴-عبداللہ، احمد بن محمد بن یوسف، ابو نصر مصری، ابو عبید احمد بن عبدالرحمٰن بن اخی ابن وہب سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: بنو کنانہ کا ایک آدمی حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ کے پاس گیا، حضرت معاویہؓ نے پوچھا کیا تم بدر میں موجود تھے؟ کہا: جی ہاں، پوچھا: اس وقت تم کتنے ایک تھے؟ کہا: میں اس وقت موٹا تازہ نوجوان لڑکا تھا،، مجھے سنائیے بدر میں تم نے کیا دیکھا اور کیا پایا؟ کہا: ہم حاضر غیب کی طرح تھے، ہم نے کوئی قریبی کامیابی نہیں دیکھی، کہا: مجھے بتایئے جو کچھ آپ نے دیکھا: میں نے جلد باز لوگوں میں علی بن ابی طالب کو دیکھا جو کہ اس وقت نوجوان لڑکے بہادر شیروں، عبقری صفت کے مالک تھے اور جلدی سے گھوم جاتے تھے جو بھی ان کے سامنے ثابت قدمی دکھاتا اسے فوراً قتل کر دیتے، جس چیز پر تلوار چلاتے اسے چکنا چور کر دیتے میں نے لوگوں میں ان جیسا کوئی نہیں دیکھا جب حملہ کرتے تو زوردار حملہ کرتے، فوراً دوسری طرف متوجہ ہو جاتے یوں لگتا جیسا کہ وہ چکر باز لومڑی ہوں، گویا ان کی گدی میں دو آنکھیں ہیں، ان کی چھلانگ نیل گائے کی سی چھلانگ ہوتی تھی، جس چیز کے سامنے آتے اسے ہلا کر رکھ دیتے، جس نے ان کا سامنا کیا

مگر اسکی ماں نے اسے گم پایا، اندھا دھند شجاع تھے، اپنے سامنے سے حملہ کرتے تھے پیچھے نہیں دیکھتے تھے، کسی نے کہا یہ تو محمد ﷺ کے چچا حمزہ بن عبدالمطلب تھے، کہا: پھر تم نے کیا دیکھا؟ کنانی نے جواب دیا جو کچھ میں نے آپ سے کہہ دیا وہ دیکھا نیز میں نے آپ کے دار عتبہ اور آپ کے ماموں ولید کو بھی قتل ہوتے دیکھا تھا، میں نے دیکھا کہ آپ کے خاندان کے جو لوگ حاضر تھے انھیں معاف نہیں کیا گیا، سو جب شکست ہوئی تو میں تیز بھاگنے والوں میں سے تھا، کہا: تم کہاں چلے گئے، جواب دیا: میں اس وقت نہیں چلا جب تک کہ ایک بلند جگہ دیکھ نہ لی، میں بھاگنا اچھی طرح جانتا تھا، جیسا کہ بھاگنے ہی میں تمہارے باپ نے بھلائی سمجھی چونکہ اسی نے تمہارے دادا، ماموں اور بھائی کے بچھاڑے جانے سے نصیحت حاصل کرلی تھی، حضرت معاویہؓ نے کہا: تم بہت سخت کلام کرتے ہو، کنانی نے کہا: میں بھی تو بھاگنے والوں میں سے تھا، حضرت معاویہؓ بولے: تم تو قریش سے بغض رکھتے ہو، کہا: جو بغض کے اہل ہوں گے ہم ان سے بغض ہی رکھیں گے، پوچھا: بغض کے اہل کون لوگ ہیں؟ کنانہ نے کہا: جس نے قرابت ورشتہ داری کو توڑا، مال غنیمت کو ترجیح دی وغیرھا، حضرت معاویہؓ نے کہا: تم سے خاموشی اختیار کرلینا ہی بہتر ہے، کنانی نے کہا: خاموشی آپ کے لئے زیادہ مناسب ہے، حضرت معاویہؓ نے کہا چلو میں نے خاموشی کرلی، چنانچہ معاویہؓ خاموش ہوگئے۔

۱۳۵۷۵- حسن بن سعید بن جعفر، ابوالقاسم زیات، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے جس کو بھی اس کے مرتبہ سے بلند کیا مگر وہ ضرور بلندی کے بقدر پست ہوا ہے۔

۱۳۵۷۶- حسن بن سعید بن جعفر، محمد بن زغبہ، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک حکیم نے دوسرے حکیم کو لکھا: اے میرے بھائی! تمہیں علم عطا کیا گیا ہے لہذا اپنے علم کو گناہوں کی تاریکی میں آلودہ نہیں کرنا ورنہ آپ تاریکی میں پڑے رہ جائیں گے جس دن اہل علم اپنے علم کی روشنی میں آگے بڑھ رہے ہوں گے۔

۱۳۵۷۷- حسن بن سعید، محمد بن زغبہ، یونس بن عبدالاعلیٰ فرماتے ہیں میں نے شافعی کو کہتے سنا: علم کی فضیلت کے لئے یہ کافی ہے کہ جو شخص صاحب علم نہیں ہے وہ بھی اہل علم کہلوانا پسند کرتا ہے اور اس پر خوش ہوتا ہے اور جہالت کی برائی کے لئے یہ کافی ہے کہ جاہل بھی اپنے کو جاہل نہیں کہلوانا چاہتا اور اس پر غضب ناک ہوتا ہے۔

۱۳۵۷۸- محمد بن عبدالرحمن، احمد بن محمد بن حارث وابراہیم بن میمون صواف، محمد بن ابراہیم جناد حسن بن عبدالعزیز جروی سے مروی ہے کہ محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں عراق میں اپنے پیچھے ایک چیز چھوڑ آیا ہوں جسے زنادقہ نے اپنی طرف سے گھڑ لیا ہے اور وہ اسے تعبیر کا نام دیتے ہیں اور اس میں مشغول ہوکر قرآن سے غافل رہتے ہیں۔

۱۳۵۷۹- حسن بن سعید، زکریا ساجی، حسن بن محمد بن بجلی، حسن بن ادریس حلوانی سے مروی ہے کہ امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: کوئی موٹا آدمی کامیاب نہیں ہوا، بجز محمد بن حسن رحمہ اللہ کے۔

کسی نے کہا وہ کیوں؟ فرمایا: اس لئے کہ عقلمند آدمی دو خصلتوں سے خالی نہیں رہ سکتا یا تو وہ اپنی آخرت کے لئے غمزدہ ہوگا یا اپنی دنیا ومعیشت کے لئے غمزدہ ہوگا اور چربی غم کے ساتھ جسم پر نہیں چڑھتی۔

پس جب کوئی آدمی دونوں چیزوں سے خالی ہوتو وہ چوپاہوں کی حد میں چلا جاتا ہے اور اس پر چربی چڑھ جاتی ہے۔

۱۳۵۸۰- محمد بن ابراہیم بن احمد، محمد بن سعید بن محمد طحان، حارث بن محمد، ابراہیم بن عبداللہ بن حاتم، یحییٰ بن زکریا سے مروی ہے کہ امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ ایک مرتبہ عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف سے کہا: ہر آدمی اپنے عیوب سے باخوبی واقف ہوتا ہے، پس اپنے نفس کے عیب بیان کراور کوئی نہ چھپا، حجاج بولا: اے امیرالمؤمنین! میرے نفس میں بے جا احراز کینہ اور حسد ہے، عبدالملک بولا تب تو تیرے اور شیطان کے درمیان ضرور کوئی نہ کوئی نسبت ہے، حجاج نے کہا: اے امیرالمؤمنین

شیطان جب مجھے دیکھے گا تو میرے ساتھ صلح کر لے گا، پھر امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: حسد عنصر و مادہ کی ملامت، طبائع کی عداوت، اختلاف ترکیب، مزاج کے فساد اور عقل کی کمزوری سے ہوتا ہے حسد کرنے والے کی حسرتیں کبھی ختم نہیں ہوتی ہیں اور وہ درجات و مراتب کو معدوم کر دیتا ہے۔

۱۳۵۸۱-محمد بن ابراہیم، محمد بن قاسم صبوتی بغدادی، محمد بن حسن بن سماعہ، نشہل بن کثیر، کثیر سے مروی ہے ایک دن امام شافعی رحمہ اللہ ہارون کے حجرے میں داخل ہوئے تا کہ انھیں امیر المؤمنین کے پاس جانے کی اجازت مل جائے ان کے ساتھ ہارون کا خادم سراج بھی تھا، سراج نے انھیں ابوعبدالصمد جو کہ ہارون کی اولاد کا مؤدب و معلم تھا کے پاس بٹھادیا۔ سراج نے امام سے کہا: اے ابوعبداللہ یہ امیر المؤمنین کی اولاد کا مؤدب ہے آپ مؤدب کو اولاد کے بارے میں کچھ وصیت کر دیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے ابوعبدالصمد کی طرف متوجہ ہوئے فرمایا: تم سب سے پہلے امیر المؤمنین کی اولاد کی اصلاح کا خیال رکھو اور ان کی اصلاح تمہاری اصلاح سے وجود میں آئے گی چونکہ ان کی آنکھیں تمہاری آنکھوں کے ساتھ بندھی ہوئی ہیں لہٰذا ان کے نزدیک وہی چیز اچھی ہوگی جسکو تم اچھا سمجھو گے اور ان کے نزدیک وہی چیز قبیح ہوسکتی ہے جسے تم ترک کردو گے۔ انھیں کتاب اللہ کی تعلیم دو اور ان پر زبردستی نہ کرو کہیں وہ اکتا نہ جائیں اور انھیں ویسے ہی لاپرواہ نہ چھوڑ دو کہ کتاب اللہ کو بالکل ہی ترک کر دیں پھر انھیں اشعار سناؤ اور اس کے بعد انھیں علم حدیث سے سرفراز کرو نیز انھیں ایک علم سے دوسرے علم کی طرف نہ لے جاؤ بایں طور کہ ابھی پہلے علم میں انھیں رسوخ حاصل نہ ہوا ہو چونکہ کانوں میں بے ہنگم کلام فہم کو ضائع کر دیتا ہے۔

۱۳۵۸۲-محمد بن عبدالرحمن، محمد بن بشر بیری، ربیع سے مروی ہے کہ میں امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس تھا اچانک ایک آدمی آیا اور کوئی بات کی امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ شعر پڑھا۔

جنون مجنون لست بواجد طبیبایداوی من جنون جنون.

جس پاگل کو دائمی جنون ہو میں اس کے لئے کوئی ایسا طبیب نہیں پاتا ہوں جو دائمی جنون سے اسکا علاج کرے۔

۱۳۵۸۳-محمد بن ابراہیم بن علی، عبداللہ بن سندہ بن ولید، بحر بن نصر سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ سے کسی نے کہا کہ لوگ آپ کو شیعی کہتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میری اور لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسا کہ ایک شاعر نے کہا:

ومازال کتمانیک حتی کاننی لرجع جواب السائلی عنک اعجم

لاسلم من قول الوشاۃتسلمی سلمت وھل حی علی الناس یسلم

لگاتار معاملہ تجھ سے پوشیدہ رہا حتی کہ میں تیرے سائل کے جواب دینے سے قاصر ہوں، تا کہ چغلخوروں کی بات سے سلامت رہوں اور تو بھی سلامت رہے، کیا کوئی زندہ ہے جو لوگوں سے سلامت رہا ہو۔

۱۳۵۸۴-محمد بن ابراہیم، عبدالعزیز بن ابی رجاء، ربیع بن سلیمان، نے بویطی رحمہ اللہ کی طرف خط لکھا بویطی اس وقت جیل میں بند تھے، لکھا کہ: غرباء کے ساتھ اپنے اخلاق کو اچھا رکھ اور جیل میں بند قیدیوں کے ساتھ اپنے نفس کو مانوس کرلو چونکہ میں نے اکثر امام شافعی رحمہ اللہ کو فرماتے سنا ہے۔

اھین لھم نفسی واکرمھابھم ولاتکرم النفس التی لاتھینھا.

میں اپنے دوستوں کیلئے اپنے نفس کو ذلیل کرتا ہوں لیکن نفس کو ان سے عزت ملتی ہے اور جس نفس کو تم نے ذلیل نہیں کیا اس کا اکرام مت کرو۔

۱۳۵۸۵-محمد بن عبدالرحمن، احمد بن محمد بن حارث قتات مصری،، ربیع بن سلیمان نے بویطی رحمہ اللہ کی طرف خط لکھا کہ پردیسیوں کے

لئے اپنے نفس کو قائم رکھو اور اپنے اخلاق کو اپنے اہل کے لئے اچھے رکھو میں اکثر امام شافعی رحمہ اللہ کو یہ شعر پڑھتے ہوئے سنتا ہوں۔

اھین لھم نفسی لکی یکرمونھا ولن تکرم النفس التی لاتھینھا.

میں اپنے نفس کو دوستوں کے لئے ذلیل کرتا ہوں تا کہ وہ میرے نفس کا اکرام کریں جس نفس کو تم نے ذلیل نہیں کیا اسکا اکرام بھی مت کرو۔

اور میرا گمان ہے شاید یہ میرا آخری خط ہو آپ کی طرف، چونکہ تم نے ایک بات لکھی ہے کہ مجھے امیر المؤمنین کے پاس داخل کیا جائے سو اگر میں اس کے پاس چلا گیا تو میں سچ کہوں گا نیز سارے لوگ میرے معاملہ میں بری ءالذمہ ہیں مگر دو آدمی خویلد اور ایک دوسرا آدمی۔

۱۳۵۸۶- عبدالرحمٰن بن محمد بن حمدان، ابومحمد بن ابی حاتم، ربیع کہتے ہیں ابو یعقوب بویطی رحمہ اللہ نے میری طرف خط لکھا اور وہ مجھ سے اصرار کر رہے تھے کہ میں غریب طلباء کے ساتھ اپنے نفس کو ٹکائے رکھوں، چونکہ وہ لوگ امام شافعی رحمہ اللہ کی کتابیں سننے آئے ہیں۔ نیز مجھ تلامذہ کے ساتھ حسن اخلاق کی تاکید کی، اور کہا کہ میں امام شافعی رحمہ اللہ کو اکثر یہ شعر کہتے ہوئے سنتا رہا ہوں۔

اھین لھم نفس لکی یکرمونھا ولن تکرم النفس التی لاتھینا

۱۳۵۸۷- محمد بن عبدالرحمٰن، محمد بن یحییٰ بن آدم، محمد بن عبداللہ، شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی نے ایک عورت کے ساتھ شادی کر رکھی تھی جسکے ساتھ اس آدمی کو ایک عرصہ بیت چکا تھا، اس نے ایک نوجوان لونڈی کے ساتھ نئی نئی شادی کر دی چنانچہ لونڈی جب بھی سابقہ عورت کے دروازے پر گزرتی یہ شعر پڑھتی۔

وماتستوی الرجلان رجل صحیحۃ ورجل رمی فیھا الزمان فشلت.

دو ٹانگیں برابر نہیں ہو سکتیں جن میں سے ایک صحیح وتندرست ہو اور دوسری میں لنگڑا پن آ جائے اور پھر شل ہو کر رہ جائے۔

پھر جب دروازے کے پاس سے گزرتی تو یہ شعر پڑھتی۔

ومایستوی الثوبان ثوب بہ البلا وثوب بایدی البائعین جدید.

دو کپڑے برابر نہیں ہو سکتے کہ ان میں سے ایک میں بوسیدگی سرایت کر گئی ہو اور دوسرا بالکل نیا ہو اور بیچنے والوں نے ہاتھوں میں اٹھا رکھا ہو۔

۱۳۵۸۸- ابومحمد بن ابی حاتم، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے نبی ﷺ کی حدیث کہ ''بلاشبہ نبی ﷺ نے لید اور ہڈی کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع فرمایا ہے'' کے بارے میں فرمایا''

کہ ''الرمۃ'' وہ ہڈی ہے پھر اثبات میں یہ شعر پڑھا۔

اما عظامھا فرم واما لحمھا فصلیب.

رہیں اسکی ہڈیاں سو وہ نری ہڈیاں ہی رہ گئی ہیں اور رہا اسکا گوشت سو وہ نوچ لیا گیا ہے۔

۱۳۵۸۹- عبدالرحمٰن، ابومحمد، ربیع سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ سے ''لمس'' کے بارے میں سوال کیا گیا، فرمایا وہ ''لمس بالید'' ہے کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ نبی ﷺ نے ملامست سے منع فرمایا ہے ملامست جیسے کپڑے کو ہاتھ سے لمس کرنا پھر اسے الٹ پلٹ کر خرید لیں جیسا کہ شاعر کا قول ہے۔

لمست بکفی کفہ طلب الغنی ولم ادر ان الجود من کفہ یعدی

فلاانا منہ مما افاد ذوالغنی افدت واعدانی فاتلفت ماعندی

میں نے اپنے ہاتھ سے ممدوح کے ہاتھ کو لمس کیا مالداری کی طلب میں حالانکہ مجھے پتہ نہیں تھا کہ اسکی ہتھیلی سے سخاوت بھی متعدی ہو جاتی ہے۔ ایک مالدار آدمی جو فائدہ حاصل کرتا ہے میں نے بھی وہ فائدہ حاصل کیا لیکن وہ میرا دشمن ہوا چنانچہ سخاوت میں میں

نے سب کچھ تلف کر دیا۔

۱۳۵۹۰- محمد بن ابراہیم، حسین بن محمد بن غوث، دمشقی، مزنی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنی کسی مراد کے متعلق بات کی پھر یہ شعر پڑھا۔

ولقد بلوتک وابتلیت خلیقتی ۔ ولقد کفاک معلماتعلیمی

میں نے تجھے آزمایا اور میری عادت کو بھی آزمایا گیا لیکن بطور معلم کے میری تعلیم کافی ہے۔

۱۳۵۹۱- محمد بن ابراہیم، شعیب بن محمد دیبلی، ربیع نے ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ شعر پڑھے۔

الیت الکلاب لنا کانت مجاورة ۔ ولیتنا لانریٰ ممانری احداً

ان الکلاب لتهدأفی مواطنها ۔ والناس لیس بهاد شرهم ابدا.

فاهرب بنفسک واستأنس بوحدتها ۔ تبقیٰ سعیداً اذاماکنت منفرداً

کاش کہ کتے ہمارے پڑوسی ہوتے اور کاش کہ جو برائیاں ہم دیکھتے ہیں وہ نہ دیکھتے، بلاشبہ کتے اپنی اپنی جگہوں پر آرام وسکون کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں لیکن لوگ اپنی شرارتوں سے کبھی باز نہیں آئیں گے، پس اے مخاطب اپنے نفس کو لئے بھاگ جا اور اسے تنہائی کے ساتھ مانوس رکھ سو جب تک تم الگ تھلگ رہو گے خوش بختی وسعادت تمہارا مقدر بن کر رہے گی۔

۱۳۵۹۲- ابوبکر بن احمد بن قاسم بروجردی، زبیر بن عبدالواحد، ابوبکر محمد بن مطر، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے مندرجہ ذیل اشعار پڑھے۔

لیت الکلاب لنا کانت مجاورة ۔ واننا لانریٰ ممانریٰ احداً

ان الکلاب لتهدأفی مرابضها ۔ والناس لیس بهادشرهم ابداً

فانجع بنفسک واستأنس بوحدتها ۔ تبقیٰ سعیداًاذاماکنت منفرداً،

۱۳۵۹۳- احمد بن قاسم، زبیر بن عبدالواحد، حسن بن سفیان، حرملہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا:

تمنیٰ رجال ان اموت وان امت ۔ فتلک سبیل لست فیها باوحد

فقل للذی یبقیٰ خلاف الذی مضیٰ ۔ تهیأ لأخریٰ مثلها فکان قد

کچھ لوگ آرزو کرتے ہیں کہ میں مر جاؤں سو اگر میں مر گیا تو یہ کوئی میری خصوصیت نہیں مجھ سے پہلے بھی بہت لوگ مرے ہیں۔ پس جو باقی رہے اس سے کہو جو ہو چکا اس کے خلاف کہ اسی کی مثل دوسری کے لئے تیاری کرو گویا کہ وہ بات ہو چکی۔

۱۳۵۹۴- محمد بن ابراہیم، محمد بن عبداللہ سباکی، ہارون بن سعید ایلی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سفیان ثوری رحمہ اللہ نے ایک حدیث ذکر کی کسی نے کہا امام مالک اس حدیث کی سند میں آپ کی مخالفت کرتے ہیں سفیان رحمہ اللہ نے کہا، امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں میری نسبت امام مالک کے ساتھ ایسی ہے جیسا کہ ایک شاعر نے کہا

وابن اللبون اذا مالز فی قرن ۔ لم یستطع صولة البزل القناعیس.

۱۳۵۹۵- حسن بن سعید بن جعفر، ابوزرارہ حرانی، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا تھا کہ اچانک ایک آدمی رقعہ لئے آن وارد ہوا امام نے رقعہ پڑھا اور اس پر کچھ لکھ کر آدمی کو واپس کر دیا پھر وہ آدمی چل پڑا، میں مسجد کے دروازے کی طرف بڑھا اور اس آدمی کے پیچھے پیچھے ہولیا میں نے کہا: بخدا! امام شافعی رحمہ اللہ کا کوئی فتویٰ ایسا نہیں جو میری نظر سے نہ گزرا ہو سو اس فتویٰ سے میں کیوں محروم رہوں چنانچہ میں نے اس آدمی کے ہاتھ سے رقعہ لے لیا اس میں یہ شعر لکھا تھا۔

سل العالم المکی هل من تزاور ۔ وضمة مشتاق الفواد جناح

مکی عالم سے پوچھو کیا باہمی ملاقات اور دل کی چاہت کو ساتھ چمٹانے میں کوئی گناہ ہے۔
اس رقعہ پر امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ شعر لکھا تھا۔

فقلتُ معاذ اللہ ان یذھب التقی　　　تلاصق اکبادبھن جراح.

میں نے کہا اللہ تعالیٰ کی پناہ کہ تقویٰ ختم ہو جائے اور زخمی دل عورتوں کے ساتھ چمٹ جائیں۔
ربیع کہتے ہیں میں نے ناپسند سمجھا کہ امام شافعی ایک نوجوان کو اس طرح کا فتویٰ دیں میں نے کہا: اے ابوعبداللہ کیا آپ کسی نوجوان کو ایسا فتویٰ دیتے ہیں؟ امام رحمہ اللہ نے مجھے کہا: اے ابومحمد! یہ آدمی ہاشمی ہے اور ابھی ابھی اسی رمضان المبارک کے مہینے میں اس نے شادی کی ہے، یہ نوعمر ہے اور اس نے سوال پوچھا ہے کہ بیوی کا بوسہ لینے اور ساتھ چمٹانے میں بدون ہمبستری کے کچھ گناہ ہے؟ تب میں نے اس کو یہ فتویٰ دیا ہے، ربیع کہتے ہیں میں نوجوان کے پیچھے چل پڑا اور اس سے کیفیت پوچھی، چنانچہ اس نے مجھے وہی جواب دیا جو امام شافعی رحمہ اللہ نے دیا تھا، میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے بہتر کسی کی فراست نہیں دیکھی۔

۱۳۵۹۶- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن سہل بن مہران، ربیع بن سلیمان کہتے ہیں میں امام شافعی رحمہ اللہ کی مجلس میں حاضر تھا اچانک ان کے پاس ایک نوجوان لڑکا آیا جو ٹہنی کی طرح لگتا تھا، اس نے امام شافعی رحمہ اللہ کو ایک رقعہ دیا، جب امام رحمہ اللہ نے اسے جواب دیا تو امام رحمہ اللہ بھی ہنس پڑے اور لڑکا بھی ہنس پڑا، میں نے تعجب کیا اور اس لڑکے کے پیچھے ہولیا، میں نے لڑکے کو قسم دی کہ رقعہ مجھے ضرور دکھائے چنانچہ اس نے رقعہ مجھے دکھایا اس پر دو سطریں لکھی ہوئی تھیں پہلی سطر میں لکھا تھا۔

سل الفتی المکی ھل من تزاور　　　وقبلۃ مشتاق الفؤاد جناح

دوسری سطر میں امام شافعی رحمہ اللہ نے لکھا تھا۔

اقول معاذ اللہ ان یذھب التقیٰ　　　تلاصق اکبادبھن جراح.

۱۳۵۹۷- ابوبکر محمد بن احمد بن عبید اللہ بیضاوی مقری، ابوعبداللہ ماسونی، ابوحیان نیشاپوری کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ ایک دن عباس ازرق امام شافعی کے پاس گئے اور کہا اے عبداللہ! آپ نے اشعار کہے ہیں اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں پکی توبہ کروں گا کہ میں کبھی بھی اشعار نہیں کہوں گا، امام شافعی رحمہ اللہ نے اس سے کہا...

۱۳۵۹۸- محمد بن عبدالرحمٰن، محمد بن احمد ابوبکر مالکی، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم کہتے ہیں میں نے جب بھی امام شافعی رحمہ اللہ کے سامنے کوئی قصیدہ ذکر کیا انہوں نے اول تا آخر مجھے ضرور سنادیا۔

۱۳۵۹۹- عبداللہ بن محمد، خلف بن فضل، محمد بن صالح ترمذی، یحییٰ بن اکثم کہتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ قبیلہ ہذیل کے اشعار کے بہت بڑے عالم تھے میں نے ہذیل کے اشعار کے بارے میں فارس میں ایک ادیب کے ساتھ مذاکرہ کیا اس نے مجھے بتایا کہ وہ بہت بڑے عالم تھے، میں نے ھذیلیوں کے اشعار یاد کیے ہیں درنحالیکہ میرے پاؤں کجاوے میں تھے (یعنی اونٹ پر سوار ہو کر کے میں ہذیل کے اشعار کے لئے سفر کرتا رہا ہوں)

۱۳۶۰۰- محمد بن عبدالرحمٰن، محمد بن رمضان بن شاکر، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ہمیں بتایا کہ عمر بن خطابؓ اونٹ پر سوار ہوتے ایک پاؤں اٹھالیتا اور ہاتھ زمین پر رکھ دیتا اور پھر دوسرا پاؤں اٹھالیتا اونٹ کی چال نے انھیں تعجب میں ڈالا اور یہ شعر پڑھا۔

کان راکبھا غصن بمروحۃ　　　اذا تدلت بہ اوشارب ثمل

پھر کہا: اللہ اکبر، اللہ اکبر،

۱۳۶۱۷-محمد بن ابراہیم ، یوسف بن عبدالاحد کہتے ہیں میں نے مزنی سے امام شافعی رحمہ اللہ کے قول کہ آدمی ہر شام دوشعر ضرور پڑھا کرے ، کے بارے میں پوچھا وہ دوشعر کون سے ہیں مزنی نے کہا:

یـریـد الـمـرء ان یـعـطـی مـنـاہ .ویـابـی اللہ الامـا ارادا

یـقـول الـمـرء فـائـدتـی ومـالـی. وتـقـوی اللہ افـضـل مـا استـفـادا

آدمی چاہتا ہے کہ اس کی ہر تمنا پوری ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ کو ایسا نا منظور ہے مگر اللہ جو چاہے۔

اور وہ آدمی کہتا ہے کہ میرا فائدہ اور میرا مال مجھے ملتا رہے لیکن اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اسکے جمیع فوائد سے افضل ہے۔

۱۳۶۰۱-محمد بن عبدالرحمٰن ، ابن یحیٰی بن آدم ، محمد بن عبداللہ کہتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ نے ہمیں بتایا کہ ایک مرتبہ ابن زبیرؓ ایک جگہ کھڑے تھے ، اچانک دیکھتے ہیں کہ ان کے سامنے ایک مشکیزہ لٹکا ہوا ہے کہنے لگے اے مشکیزے والے!

ان کنت ساقیة یوماً علی کرم فاسق الفوارس من ذھل بن شیبانا.

اے پانی پلانے والے اگر تو فی الواقع کسی دن فضل وکرم سے پانی پلاتا ہے تو قبیلہ ذہل بن شیبان کے شہسواروں کو پلا۔

۱۳۶۰۲-محمد بن عبدالرحمٰن ، محمد بن رمضان ، محمد بن عبداللہ کی سند سے مروی ہے محمد کہتے ہیں ضباعہ بنت قیس نے یہ شعر پڑھا (ترجمہ) کیا تجھے یہ بات رنجیدہ نہیں کرتی کہ قیس کے پہاڑوں سے وہاں کی لومڑی روٹھ کر چلی گئی ہے؟ ۔اس پر امام شافعی رحمہ اللہ نے ضباعہ کو فرمایا یہ رنج طویل تر رہے اچھا ہے۔

۱۳۶۰۳-محمد بن عبدالرحمٰن ، عبداللہ بن اسحٰق بن معمر جوہری ، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب یزید بن مہلب نے خوارج کے ایک آدمی کو نیزہ مارا اور خارجی کو پچھاڑ دیا فوراً ہی خارجی تلوار یا نیزہ لئے کود پڑا اور یہ اشعار پڑھ رہا تھا۔

وانـا لـقـوم مـا تـعـودحـیـنـا .اذاالـتـقـیـنـا ان نـحـیـد ونـنـفـرا.

ونـنـکـر یـوم الـروح الـوان حـیـنـا .من الطعن حتی یحسب الجون اشقرا.

ولـیـس بـمـعـروف لـنـا ان تـردھـا .صـحـاحـا ولا مستنکرا ان نغفرا.

ہم ایسی قوم ہیں جو کبھی واپس نہیں جاتی ہم باہم مقابل ہوتے ہیں کہ الگ ہو کر بھاگ کھڑے ہوں ، لڑائی کے دن ہمارے جسموں سے بہنے والا خون عجیب نہیں تاوقتیکہ سیاہ وسرخ گھوڑا باعث ثواب سمجھ لیا جائے ، اور نہ ہی یہ بات ہمیں زیب دیتی ہے کہ ہم گھوڑے کو صحیح سالم واپس لے جائیں اور یہ بھی کوئی عجیب نہیں کہ ہماری مغفرت نہ ہو۔

۱۳۶۰۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر ابوحسن بغدادی ، ابوعلی بن صغیر ، مزنی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ ایک مرتبہ مکہ سے واپس تشریف لائے خدام انھیں ملنے کے لئے باہر نکلے اتنے میں امام شافعی رحمہ اللہ نے ایک جگہ قیام کر لیا تھا ان کی ایک طرف ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا ، چنانچہ خدام وتلامذہ جب سلام ودعا سے فارغ ہوئے تو انھیں کہنے لگے : اے ابوعبداللہ! کیا آپ جیسا آدمی اس مکان میں؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ اشعار جواب میں پڑھے۔

وانـزلـنـی طـول الـنـوی دار عـونـة. مـجـاورتـی مـن لـیـس مثلی یشاکلہ.

تـحـمـلـتـه حتی یـقـال سـجـیة. ولـو کـان ذاعـقـل لـکـنـت اعـاقـلـه.

۱۳۶۰۵-عبداللہ بن محمد ، ابوبکر سبائی ، بعض مشائخ سے روایت کرتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ کو بعض لوگوں نے برا بھلا کہا چونکہ امام رحمہ اللہ اہل بیت کی طرف مائل تھے اور اہل بیت سے شدید محبت رکھتے تھے تو بعض لوگوں نے انھیں رافضیت کی طرف منسوب کر دیا۔

امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ اشعار پڑھے۔

قف بالمحصب من منیٰ فاهتف بها. واهتف بقاعد خیفها والناهض

ان کان رفضاً حب آل محمد. فلیشهد الثقلان انی رافض

منیٰ کی محصب وادی میں کھڑے بیٹھے آواز لگاؤ کہ اگر آل محمد ﷺ کی محبت رافضیت ہے تو پھر جن وانس اس پر گواہ ہیں کہ میں رافضی ہوں۔

۱۳۶۰۶-عثمان بن احمد عثمانی، ابو محمد بن حیان، ابو علی نیشاپوری اپنے بعض ساتھیوں سے روایت کرتے ہیں کہ جب محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ مصر میں داخل ہوئے ان کے پاس امام مالک رحمہ اللہ کے اجلہ تلامذہ کا انبوہ امڈ آیا چنانچہ امام مالک کے تلامذہ کی بہت سارے مسائل میں مخالفت کی تلامذہ نے انکار کیا اور ان کے گرد جمع ہو گئے پھر امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ اشعار پڑھے۔

آانثر دراوسط سارحة النعم. أأنظم منثوراً لراعية الغنم

لعمری لئن ضیعت فی شربلدة. فلست مضیعاً بینهم غرر الحکم

فان فرج الله اللطیف بلطفه. وصادفت اهلاً للعلوم وللحکم

بثثت مفیداً واستفدت وداده. والا فمکنون لدی ومکتتم.

فمن منح الجهال علماً اضاعه. ومن منع المستوجبین فقد ظلم.

میں کیا موتی بکھیر رہا ہوں مویشی چرانے والے کے سامنے اور بکھرے موتی پرو رہا ہوں بکریاں چرانے والے کے سامنے۔ بخدا اگر میں برائی کے شہر میں ضائع ہو گیا تو میں ان کے سامنے حکمتوں کو ضائع نہیں کرتا ہوں، اگر خدائے لطیف نے اپنے لطف و کرم سے کشادگی پیدا کی اور میں علوم وحکمتوں کے اہل سے مل گیا مفید علوم بکھیروں گا اور اللہ کی محبت بھی حاصل کروں گا ورنہ سب میرے نزدیک مخفی ہے اور تم بھی پوشیدہ ہو سو جو آدمی جاہلوں کو علم سے نوازتا ہے گویا اس نے اپنا علم ضائع کیا اور جو علم کے مستحقین سے علم کو روکتا ہے فی الواقع اس نے بہت بڑا ظلم کیا۔

۱۳۶۰۷-عبداللہ بن محمد، ابو بکر بن معدان، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی نے فرمایا:

ألیس شدیداً ان تحب　　　فلایحبک من تحبه

کیا یہ بات زیادہ سخت نہیں کہ تم محبت کرو اور جس سے تم محبت کرو وہ تم سے محبت نہ کرے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک مرتبہ ایک لونڈی نے مجھے کہا۔

ویصدعنک بوجهه　　　وتلح انت فلا تعبه

اور تمہارا محبوب تم سے اپنا چہرا پھیر لیتا ہے اور تم ہو کہ اس کیلئے مرے جا رہے ہو پس اس کے لئے طوفان مت بنو۔

۱۳۶۰۸-محمد بن عبدالرحمٰن، جعفر بن احمد بن یحییٰ خولانی، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ شعر میں نے قبیلہ قیس کے ایک آدمی کے بارے میں لکھا ابن حرم کے سبب میں کہ جب ان کا اختلاف ہوا۔

جزی الله عنا جعفرا حین ازلفت　・　بنا نعلنا فی الواطئین فزلت.

ابوا ان یملونا ولوان امنا　　　تلاقی الذی لاقوه منا لملت

یعنی ہماری طرف سے اللہ تعالیٰ جعفر کو بدلہ دے جس وقت کہ ہمارے جوتے پہننے والوں کو پھسلانے لگے تو بنو قیس نے انکار کیا کہ وہ اکتا جائیں گے بالفرض اگر ہماری ماں بھی سامنا کرتی جس کا انہوں نے سامنا کیا ہے تو اکتا جائے گی۔

۱۳۶۰۹-محمد بن عبدالرحمٰن، محمد بن یحییٰ بن آدم، محمد بن عبداللہ، محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں مجھے بعض اہل علم نے بتایا ہے کہ ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا: میں اس حق کے لئے انصار کی طرف سے کوئی مثال نہیں پاتا ہوں مگر جیسا کہ طفیل غنوی نے کہا۔

جزی اللہ عنا جعفر حین اسرقت بنا نعلنا فی الواطئین فزلت

ابو ان یملوا ولو ان امنا تلاقی الذی لاقوہ منا لملت

ھم خلطونا بالنفوس وبالحویٰ

الیٰ حجرات آزفات اظلت

۱۳۶۱- محمد بن عبدالرحمٰن، محمد بن بشر عکبری، ربیع بن سلیمان کہتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ یہ شعر پڑھا،

علی کل حال انت آخذ . وماالفضل الا للذی یتفضل

ہر حال میں تم حاصل کرتے ہواور فضل وکرم اس کے لئے ہوتا ہے جو فضل وکرم کے لئے کوشش کرے۔

۱۳۶۱۱- ابونعیم اصفہانی، عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم، حرملہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا:

ودع الذین اذا اتوک تنسکوا واذاخلوافھم ذئاب خراف.

ان لوگوں کو چھوڑ دو جو کہ جب تمہارے پاس آتے ہیں بزرگ بن جاتے ہیں اور جب خلوت میں ہوتے ہیں تو وہی گھات میں بیٹھے بھیڑیے ہوتے ہیں۔

۱۳۶۱۲- اپنے والد عبداللہ سے، احمد بن محمد بن یوسف، ابونصر مصری، وفاء بن سہیل بن ابی سحرہ کندی، محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ مؤرخین کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ نے عمرہ کیا اور عمرہ سے واپس ہوئے مقام ابواء میں پہنچے وہاں ایک قدیم کنویں کے پاس پڑاؤ کیا اور انھیں لقوہ کے مرض کی شدید شکایت ہوئی معاویہؓ نے سر پر عمامہ باندھا اور ایک طرف سے لٹکا لیا پھر سیدھے ہوکر بیٹھ گئے، لوگوں کو اپنے پاس آنے کی اجازت دی، چنانچہ لوگوں کا جمِ غفیر ان کے پاس داخل ہوا، معاویہؓ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد کہا: آدمی کو آزمائشوں سے ہمہ وقت پالا پڑا رہتا ہے آزمائشوں پر اسے اجر وثواب بھی ملتا ہے یا گناہ پر عتاب ہوتا ہے یا اسے آزمائش سے ڈانٹ دیا جاتا ہے اور سدھر جاتا ہے میں ان تین چیزوں سے خالی نہیں ہوں سو اگر میری آزمائش کی جارہی ہے تو مجھ سے پہلے صالحین کو بھی آزمایا گیا ہے اور مجھے امید ہے کہ میں بھی ان میں سے ہوں گا، اور اگر مجھے عافیت مل جائے تو مجھ سے پہلے بھی صالحین کو عافیت ملی ہے۔ آج میری عمر ساٹھ سال ہے سو اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے جو میرے لئے عافیت کی دعا کرے، پھر حضرت معاویہؓ رونے لگے لوگ ان کے پاس سے اٹھ کر چلے جانے لگے، حضرت معاویہؓ سے مروان بن حکم نے کہا: اے امیر المؤمنین آپ کیوں رو رہے ہیں؟ معاویہؓ نے فرمایا: میں تھوڑی دیر کے لئے ٹھہرا ہوں اور میری آنکھوں میں آنسوؤں کی کثرت ہوچکی ہے اور مجھے اپنے احباب کے بارے میں آزمائش میں مبتلا کیا گیا ہے، اور میری یہ کیفیت ختم نہیں ہونے پارہی ہے کاش اگر میری چاہت میرے بیٹے یزید کے بارے میں نہ ہوتی میں اپنے مقصد سے واپس لوٹ جاتا چنانچہ جب معاویہؓ کی مرض شدت اختیار کرگئی تو انہوں نے اپنے بیٹے یزید کو خط لکھا کہ فوراً میرے پاس آجاؤ، چنانچہ پیغام ملتے ہی یزید کے لئے قاصد نے سواری تیار کی اور یزید یہ اشعار کہتے ہوئے چل پڑا۔

جاء البرید بقرطاس یحث بہ... فاوجس القلب من قرطاسہ فزعا

قلنا لک الویل ماذافی صحیفتکم.. قالوا الخلیفۃ امسیٰ مثبتا وجعاً

فمادت الارض او کادت تمیدبنا... کانما مضرار کانھا انقلعا

ثم انبعثنا الی حوض مز ممۃ .. لرمی العجاج بھا لاتاملی سرعا

فما نبالی اذابلغن ارجلنا.. مایات منھن بالمرماۃ اوطلعا

اودی ابن ھندو اودی المجد یتبعہ کانا جمیعا خلیطا حطتان معاً

اغـرا مـلـح یستسـقـی الـغـمـام بـہ لـوقـارع الـنـاس عن احلامھم قـرعـا
لایـرفـع الـنـاس مـاوھـی وان جھدوا. یـومـا لـدیـہ ولا یـوھـون مـارفـعـا
(یزید نے اشعار میں باپ کی بیماری کو اپنے لئے گراں بار کہا اور باپ کی تعریف کی اور اپنے چل پڑنے کو بیان کیا)۔

یزید امیر معاویہؓ کے پاس پہنچا اور دروازے پر عثمان بن عنبسہ کھڑے تھے، یزید نے کہا: تم یہاں امیر المؤمنین کے پاس کیا کر رہے ہو؟ عثمان نے یزید کا ہاتھ پکڑا اور امیر معاویہؓ کے پاس گیا، کیا دیکھتا ہے کہ حضرت معاویہؓ پر بیہوشی طاری ہے، یزید بے ساختہ حضرت معاویہؓ پر گر پڑا پھر عثمان کی طرف دیکھ کر انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا، اور یہ اشعار کہے۔

لـوفـات شـیء لـفـات ابـو . حیـان لاعـاجـز ولاوکـل
الـحـول الـقـلـب الاریـب فـمـا. تـنـفـع وقـت الـمـنیۃالـحـول.

یعنی اگر کوئی چیز فوت ہوتی تو ابوحیان فوت ہوتا اور عاجزی و بھروسہ سے عاری رہتا، قادر دل کو بوقت وفات قدرت و دبدبہ کچھ نفع نہیں پہنچا سکتا۔ معاویہؓ نے کہا: خاموش رہو۔ انہوں نے اپنا سر اوپر اٹھایا: اے بیٹا وہ یہ ہے، میں کسی ایسے کام پر خوفزدہ نہیں ہوں جس کو میں نے کیا ہے میں صرف اور صرف تیرے معاملہ میں خوفزدہ ہوں، سو جب میں مر جاؤں تو معاملے میں غور کرنا کیسے بن پڑتا ہے، میں نے غزوۂ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کی صحبت اختیار کی ہے اور میں ایک چھوٹا پانی کا مشکیزہ لئے آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چلتا رہا تاکہ میں آپ ﷺ کو پانی مہیا کرسکوں، ارشاد فرمایا، کیا میں تمہیں کپڑا نہ پہناؤں؟ میں نے عرض کیا: ضرور پہنائیے یارسول اللہ! چنانچہ نبی ﷺ نے مجھے ایک قمیص پہنائی جو آپ ﷺ کے ساتھ لگی ہوئی تھی، رسول اللہ ﷺ نے اپنے بال اور ناخن کاٹے اور اٹھا کر میں نے اپنے پاس محفوظ کر لیے تھے، وہ اب فلاں جگہ رکھے ہوئے ہیں جب میں مر جاؤں تو یہ قمیص مجھے پہنانا اور اس قمیص ﷺ اوپر مجھے کفن پہنانا، اور ان متبرک بالوں کو اور ناخنوں کو میرے منہ اور ناک میں اچھی طرح سے ڈال کر رکھنا، اگر کچھ ہوا تو وہ ہو کر رہے گا ورنہ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہیں، پھر حضرت معاویہؓ وفات پا گئے، چنانچہ تین روز تک یزید گھر سے باہر نہ نکلا حتی کہ لوگ کہنے لگے کہ یزید شراب پینے میں مشغول ہو گیا ہے، پھر چوتھے دن لوگوں کی طرف نکلا، منبر پر چڑھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد کہا: معاویہؓ اللہ کی مضبوط رسیوں میں سے ایک تھے، جسکو اللہ تعالیٰ نے مہلت دی تھی اور اب اسے کھینچ لیا ہے، پھر اسے درمیان سے کاٹ لیا، میں اعتذار نہیں کرتا ہوں اور نہ ہی میں طلب علم میں مشغول ہوں گا، تم لوگ اپنے حال پر برقرار رہو میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہوں پھر یزید منبر سے نیچے اتر آیا۔

**مسانید امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ**........شیخ حافظ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: امام شافعی رحمہ اللہ نے عام حدیثیں آئمہ حدیث سے روایت کی ہیں، ان حضرات آئمہ حدیث میں مالک و سفیان بن عیینہ و ابراہیم بن سعد و عبدالعزیز بن محمد دراوردی سرفہرست ہیں، اور امام شافعی رحمہ اللہ سے بھی آئمہ و اعلام نے احادیث روایت کی ہیں جیسے احمد بن حنبل و ابوثور و حمیدی وغیرھم۔

۱۳۶۱۳- احمد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن جارود رقی، ربیع بن سلیمان، شافعی، مالک، ابوزناد، اعرج کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ باجماعت نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے سے پچیس گناہ زیادہ افضل ہے۔[1]

اس حدیث کو روایت کرنے میں امام شافعی رحمہ اللہ امام مالک سے متفرد ہیں۔

۱۳۶۱۴- سلیمان بن احمد، احمد بن طاہر بن حرملہ، حرملہ، ابن وہب و محمد بن ادریس، مالک، حازم کے سلسلۂ سند سے حضرت سہل بن سعدؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ بلال رات کو اذان دیتا ہے تم لوگ کھاتے پیتے رہو حتی کہ ابن ام مکتوم اذان دے دیں" امام شافعی رحمہ اللہ اپنی حدیث میں اضافہ کرتے ہیں کہ "ابن ام مکتوم اس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے جب تک کہ انھیں نہ کہا جاتا کہ تم نے صبح کر دی ہے۔[2]

۱۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد باب ۴۲، وسنن الترمذی ۲۱۵، والنسائی ۱۰۳/۲۔ ومسند الامام احمد ۴۸۶/۲، والسنن الکبری للبیھقی ۵۹/۳، ۶۰۔

۲۔ صحیح البخاری ۱۶۰/۱، ۲۲۵/۳، ۱۰۸/۹، وصحیح مسلم، کتاب الصیام ۷۳، ۷۹، ۱۰۷، ۱۲۳، ۴۳۳/۶، والفتح الباری ۹۹/۲، ۱۰۱، ۲۶۴/۵، ۲۳۱/۱۳۔

امام مالک رحمہ اللہ سے یہ حدیث صرف ابن وہب اور امام شافعی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے۔

۱۳۶۱۵- احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، شافعی، مالک، ابن شہاب، عبدالرحمن بن کعب بن مالک کہتے ہیں کہ ان کے والد کعب بن مالک نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کی روح پرندے کی شکل میں جنت کے ایک درخت کے ساتھ معلق کردی جاتی ہے جس دن اللہ تعالیٰ اس کے جسد کو دوبارہ زندہ کریں گے روح اس میں واپس لوٹا دیں گے۔[1]

۱۳۶۱۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن ادریس شافعی، عبدالعزیز بن محمد، یزید بن ہاد، محمد بن ابراہیم، عامر بن سعد کے سلسلۂ سند سے حضرت عباس بن عبدالمطلب کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس آدمی نے ایمان کا ذائقہ چکھا جو اللہ تعالیٰ سے راضی رہا بطور رب کے اسلام سے راضی رہا بطور دین کے اور محمد ﷺ سے راضی رہا بطور رسول کے۔[2]

۱۳۶۱۷- محمد بن اسحٰق، ابن ایوب، محمود بن محمد مروزی، ابوثور، محمد بن ادریس شافعی، مالک، نافع، سلیمان بن یسار، ام سلمہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک عورت کو لگاتار خون بہہ رہا تھا (جو کہ خون استحاضہ تھا) رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق فتویٰ لیا گیا چنانچہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے چاہیے کہ وہ دیکھے کہ اس بیماری کے آنے سے پہلے اس مہینہ میں حیض کا خون کتنے دن آتا تھا پھر ہر مہینے میں اتنے ہی دن نماز پڑھنا چھوڑ دے اور جب وہ دن گزر جائیں تو نہالے اور (پاجامہ کے اندر) کپڑے کی لنگوٹی باندھ کر نماز پڑھ لیا کرے۔

۱۳۶۱۸- محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، ابوثور، محمد بن ادریس شافعی، مالک، سعید مقبری، ابوہریرہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو عورت اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے حلال نہیں کہ بغیر محرم کے ایک دن اور ایک رات کا سفر کرے۔[3]

۱۳۶۱۹- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابوثور، محمد بن ادریس، سفیان، ابن ابی نجیح، عطاء، عائشہ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ تیرا بیت اللہ کا طواف کرنا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا تیرے حج و عمرہ کے لئے کافی ہے۔[4]

۱۳۶۲۰- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، محمد بن ادریس شافعی، مالک، ابن شہاب، سالم، عبداللہ بن عمر کی روایت ہے کہ نبی ﷺ جب نماز شروع کرتے تو کاندھوں کے برابر تک ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع سے سر مبارک اٹھاتے پھر اسی طرح ہاتھ اٹھاتے، اور جب "سمع اللہ لمن حمدہ" کہتے تو اس کے بعد "ربنا لک الحمد" بھی کہتے۔ اور سجدہ میں اس طرح نہیں کرتے تھے۔

۱۳۶۲۱- عبدالسلام بن محمد بغدادی صوفی، محمد بن زیان، حرملہ، شافعی، مالک، نافع، ابن عمر کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بخار جہنم کی تپش میں سے ہے لہٰذا اسے پانی کے ساتھ بجھایا کرو۔

۱۳۶۲۲- احمد بن عبدالرحمٰن بن محمد، ربیع بن سلیمان، محمد بن ادریس شافعی عبدالعزیز بن محمد، ربیعہ بن عبدالرحمٰن، سہیل بن ابی صالح، ابو صالح کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ کیا ہے۔ (یعنی مدعی کے ذمہ واجب ہے کہ وہ دو گواہ لائے اگر مدعی کے پاس صرف ایک ہی گواہ ہو تو پھر اس کا گواہ قابل قبول ہوگا یا نہیں تاہم اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدعی کا گواہ بھی سن لیا اور مدعی کو قسم بھی دی جو کہ دوسرے گواہ کے قائم مقام تھی، یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے امام

---

۱۔ سنن النسائی ۴/ ۱۰۸، وسنن ابن ماجة ۴۲۷۱، ومسند الامام أحمد ۳/ ۴۵۵، ۴۵۶، والمعجم الكبير للطبرانی ۱۹/ ۶۴، واتحاف السادة المتقین ۵/ ۲۳، ۱۰/ ۳۸۷.

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۱۱، وسنن الترمذی ۲۶۲۳. ومسند الامام أحمد ۱/ ۲۰۸، ومشكاة المصابیح ۹.

۳۔ صحیح البخاری ۲/ ۵۴. وصحیح مسلم، کتاب الحج ۷۴.

۴۔ السنن الكبرى للبيهقی ۵/ ۱۰۶، ۱۷۳، وسنن أبی داؤد ۱۸۹۷. وشرح السنة ۷/ ۸۴، ۹/ ۱۵۷. والتمهيد ۲/ ۹۹.

ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ایسا کرنا ممنوع ہے چونکہ قواعد مسلمہ اور نص قطعی کے خلاف ہے لہٰذا مدعی کے ذمہ دو گواہ لانا واجب ہے ورنہ مدعیٰ علیہ کو قسم دی جائے گی (تفصیل کتب فقہ میں دیکھ لی جائے)

۱۳۶۲۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن ادریس شافعی، مالک، نافع، ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص کسی کی بیع پر بیع نہ کرے اور آپ ﷺ نے نجش سے منع فرمایا اور آپ ﷺ نے حبل الحبلہ کی بیع سے بھی منع کیا، بیع مزابنہ سے بھی منع کیا اور بیع مزابنہ یہ ہے کہ تازہ کھجوریں خشک کھجوروں کے بدلے میں پیمانہ کر کے بیچنا، اور آپ ﷺ نے تازہ انگوروں کی بیع کشمش کے بدلے میں پیمانے کے ذریعے کرنے سے منع فرمایا ہے۔[۱]

بیع بمعنی بیچنا، نجش یہ ہے کہ ایک آدمی کسی چیز کا دوکاندار کے ساتھ بھاؤ لگا رہا ہو کہ اچانک ایک اور آدمی نکل آئے جو مجوزہ قیمت سے بڑھا کر اس چیز کی قیمت بتائے بادیٔ النظر میں وہ گاہک لگے لیکن فی الواقع وہ خریدنا نہیں چاہتا آپ ﷺ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اور بیع حبل الحبلہ یہ ہے کہ جانور کے پیٹ میں حمل ہے اس حمل سے جو آئندہ بھی بچہ پیدا ہوگا اس کو بیچنا یہ بیع بھی ممنوع ہے۔

۱۳۶۲۴- احمد بن عبداللہ بن محمود، عبداللہ بن دینار، ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ لوگ صبح کی نماز میں تھے کہ اچانک ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ پر رات کو قرآن نازل ہوا ہے اور آپ ﷺ کو حکم ہوا ہے کہ بیت اللہ کو قبلہ بنائیں اور اسی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھیں۔ اس وقت لوگوں نے اپنے چہرے شام کی طرف کئے ہوئے تھے۔ لوگوں نے کعبہ کی طرف اپنے رخ پھیر لیئے۔

۱۳۶۲۵- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حرملہ بن یحییٰ، محمد بن ادریس شافعی، سفیان، ایوب، ابن سیرین کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن میں سے کتا پانی پی جائے اسے چاہیے کہ برتن کو سات مرتبہ دھوئے، پہلی مرتبہ اور آخری مرتبہ مٹی سے دھوئے۔[۲]

۱۳۶۲۶- ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حرملہ، شافعی، سفیان، ایوب، ابن سیرین سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے۔

۱۳۶۲۷- محمد بن مظفر، محمد بن زبان، حرملہ، شافعی، ابن عیینہ، ایوب، ابن سیرین، سہل بن صالح کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی کسی میت کو غسل دے وہ غسل کرے اور جو میت کو اٹھائے وہ وضو کرے۔[۳]

۱۳۶۲۸- محمد بن یعقوب نیشاپوری، ربیع بن سلیمان، محمد بن ادریس شافعی، سعید بن سالم قداح، ابن جریج، ابن زبیر کے سلسلۂ سند سے جابرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس زمین میں شفعہ کا فیصلہ کیا ہے جو ابھی تقسیم نہ کی گئی ہو اور جب زمین میں حدود واقع ہو جائیں پھر شفعہ کا حق نہیں رہتا ہے۔

۱۳۶۲۹- سلیمان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن ابراہیم، ابن قبیصہ، محمد بن زبان، حرملہ بن یحییٰ، شافعی، عبداللہ بن مومل مخزومی، عمر بن عبدالرحمن بن محیص، عطاء بن ابی رباح، صفیہ بنت ـــــــ بنت ابی بحر کہتی ہیں میرے ساتھ قریش کی کچھ عورتیں آل بنی حسن کے گھر میں داخل ہوئیں ہم نبی ﷺ کو دیکھنے لگیں نبی ﷺ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کر رہے تھے، چنانچہ میں نے آپ ﷺ کو بطن

۱۔ سنن ابن ماجة ۲۱۷۱. وسنن الترمذی ۱۲۹۲. وسنن النسائی، کتاب البیوع باب ۱۷، ومسند الامام أحمد ۶۳/۲، ۱۰۸، ۱۲۲، ۱۴۴. وسنن الدارمی ۲۵۵/۲، وفتح الباری ۳۷۳/۴.

۲۔ صحیح مسلم، کتاب الطهارة ۹۳، وسنن أبي داؤد ۷۳، وسنن النسائی ۵۴/۱، ۱۷۷، وسنن الدارمی ۱۸۸/۱، والسنن الکبری للبیهقی ۱۸/۱، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۵۱، وصحیح بن خزیمة ۹۸، ومسند الامام أحمد ۲۴۵/۲.

۳۔ سنن ابن ماجة ۱۴۶۳، ومسند الامام أحمد ۲۸۰/۲، ۴۳۳، ۴۵۴، ۴۷۲، ۲۷۲/۴. والسنن الکبری ۳۰۰/۱، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۸۸/۳، المستدرک ۳۵۴/۱، ۳۶۲. وصحیح ابن حبان ۷۵۱، واتحاف السادة المتقین ۳۸۵/۲.

وادی میں مصروف سعی دیکھا آپ ﷺ کی تہبند سعی کی وجہ سے ادھر ادھر ہل رہی تھی، حتی کہ میں یہ بھی کہہ سکتی ہوں کہ میں نے آپ ﷺ کے گھٹنے مبارک دیکھ لئے، میں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ (اے لوگو!) سعی کرو بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر سعی واجب کی ہے۔[1]

۱۳۶۳۰- ابو عمر عبداللہ بن محمد بن عبداللہ ضبی، اسحٰق بن محمد بن ابراہیم، محمد بن سعید بن غالب، محمد بن ادریس شافعی، عبدالرحمٰن بن ابی بکر، قاسم بن محمد بن ابی بکر کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جسے نرمی کا حصہ ملا اسے دنیا وآخرت کی دو بہتریوں کا حصہ ملا اور جو نرمی کے حصہ سے محروم رہا وہ دنیا وآخرت کی دو بھلائیوں سے محروم رہا۔[2]

۱۳۶۳۱- عبداللہ بن ابراہیم بن ایوب، عبداللہ بن ابراہیم اکفانی، اسماعیل بن یحییٰ مزنی محمد بن ادریس شافعی، ابراہیم بن محمد، عبداللہ بن محمد بن عقیل کے سلسلۂ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (نماز جنازہ میں) چار تکبیریں کہیں اور پہلی تکبیر کے بعد (بطور ثناء کے) سورت فاتحہ پڑھی۔

۱۳۶۳۲- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، معن عیسیٰ و محمد بن ادریس شافعی، عبداللہ بن مؤمل مخزومی، حمید مولیٰ غفراء، قیس بن سعید، مجاہد، ابوذرؓ کی روایت ہے کہ میں نے اپنے کانوں سے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ "عصر کے بعد نماز (پڑھنا) جائز نہیں تاوقتیکہ سورج غروب ہو جائے اور نہ ہی صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک کوئی نماز جائز ہے الا یہ کہ آدمی مکہ مکرمہ میں ہو (سو وہاں صبح کی نماز کے بعد ذوات الاسباب نماز پڑھنا جائز ہے)۔[3]

۱۳۶۳۳- محمد بن مظفر، علی بن احمد بن سلیمان، احمد بن سعید، محمد بن ادریس شافعی، مالک، نافع، سعید بن سالم، شبیب بن عبداللہ، انس بن مالک کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے قیمت لے کر نر کو مادہ پر کدوانے سے منع فرمایا ہے (یعنی پیسے لے کر نر جانور سے مادہ جانور میں جفتی کروانے سے منع فرمایا ہے) دوسری سند امام شافعی رحمہ اللہ، سعید بن سالم، ابن جریج، ابی زبیر، جابرؓ کے سلسلۂ سند سے نبی ﷺ کی حدیث بالا بمثل مذکور مروی ہے۔

۱۳۶۳۴- ابو عمر محمد بن عباس، عبید اللہ بن عثمان عثمانی، محمد بن موسیٰ فقیہ، محمد بن ادریس شافعی، ابراہیم بن محمد بن ربیعہ بن عثمان تیمی، معاذ بن عبدالرحمٰن، ابن عباسؓ اور ایک اور صحابیؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک گواہ کے ہوتے ہوئے قسم کے ساتھ فیصلہ کیا ہے۔ (یعنی مدعی کے پاس ایک گواہ تھا اور مدعی کو قسم دے کر فیصلہ صادر فرمایا)

۱۳۶۳۵- ابو عبداللہ محمد بن محمد بن حسین بن سوار خطیب، محمد جعفر بن رمیس، حسن بن محمد بن صباح، محمد بن ادریس شافعی، مالک، نافع، ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کی قبلہ سمت والی دیوار پر تھوک دیکھی آپ ﷺ نے اسے کھرچ کر صاف کیا اور پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو وہ اپنے سامنے والی طرف نہ تھوکے چونکہ اللہ تعالیٰ چہرے کے سامنے ہوتے ہیں۔ (یہ بات مسلم ہے کہ اللہ تعالیٰ جہت سے پاک ہیں وہ کسی مخصوص جہت میں نہیں ہیں یہ حدیث یا تو متشابہات میں سے ہے جسکا

---

[1] المستدرک ۷۰/۴، وشرح السنة ۱۴۱/۷، ومشكاة المصابيح ۲۵۸۲. والدر المنثور ۱۶۰/۱، ومجمع الزوائد ۲۴۷/۳، ۲۴۸.

[2] سنن الترمذي ۲۰۱۳، ومسند الامام أحمد ۱۵۹/۶، ۴۵۱، والسنن الكبرى للبيهقي ۱۹۳/۱۰. وفتح الباري ۴۴۹/۱۰.

[3] صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين باب ۵۱، وسنن النسائي ۲۷۸/۱، وسنن ابن ماجة ۲۱۴۹، ومسند الامام ۲۱/۱، ۱۷۸/۲، ۲۰۷، ۲۱۱، ۱۶۵/۵. والسنن الكبرى للبيهقي ۴۶۱/۲، ۴۶۲، ۳۰/۸.

مرادی معنی ہماری فہم وسمجھ سے بالاتر ہے یا یہ مطلب ہے کہ سامنے قبلہ ہے جو کہ اللہ کا گھر ہے اسکی طرف تھوکنا گویا اللہ کی طرف تھوکنے کے مترادف ہے واللہ اعلم بالصواب۔ [1]

۱۳۶۳۶-محمد بن محمد بن حسین، محمد بن جعفر، حسن بن محمد بن صباح، محمد بن ادریس، مالک، نافع، ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی کی نماز عصر فوت ہو جائے گویا اسکا اہل (وعیال) اور اسکا مال سب ختم ہو گئے۔ [2]

۱۳۶۳۷-محمد بن جعفر، حسن بن محمد، شافعی، مالک، نافع، ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ سواروں کی ایک جماعت کے ساتھ جارہے تھے کہ نبی ﷺ نے انھیں پالیا حضرت عمرؓ اس وقت اپنے باپ کی قسم اٹھارہے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے قسم اٹھانی ہو وہ اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھائے یا خاموش رہے۔ [3]

۱۳۶۳۸-محمد بن احمد بن سوار خطیب، محمد بن جعفر بن رمیس، حسن بن محمد بن صباح، شافعی، مالک، نافع کے سلسلہ سند سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے (مشترک) غلام میں اپنے حصے کو آزاد کیا اور اس آدمی کے پاس اتنا مال ہے جو غلام کی قیمت کو پہنچتا ہو، وہ غلام کی قیمت لگائے اور شرکاء کو ان کے حصوں کے بقدر (غلام کی) قیمت دے دے اور یوں اس پر غلام آزاد ہو جائے گا ورنہ (یعنی اگر اس کے پاس مال نہ ہو) غلام کا جتنا حصہ آزاد ہوا سو آزاد ہو گیا۔ [4]

۱۳۶۳۹-محمد بن محمد، محمد بن جعفر حسن بن محمد، شافعی، مالکؒ، نافع، ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ سفر میں ہوتے مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھتے تھے۔

۱۳۶۴۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن ادریس شافعی، عبدالعزیز بن محمد دراوردی، یزید بن ہاد، محمد بن ابراہیم ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنی ازواج کے لئے بارہ اوقیہ اور نش مقرر کرتے تھے، حضرت عائشہؓ نے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ نش کیا ہے؟ کہنے لگیں: نش نصف اوقیہ ہے اور یہ کل ملا کر پانچسو درہم ہو گئے پس رسول اللہ ﷺ کا اپنی ازواج کے لئے یہ مہر تھا۔

۱۳۶۴۱- قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، سلیمان بن اسحٰق بن نوح طلحی، محمد بن ادریس شافعی، محمد بن خالد جندی، ابان بن صالح، حسن، انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: معاملے میں صرف شدت کا اضافہ ہوگا اور دنیا صرف اپنے خاتمے کی طرف ترقی کرتی جارہی ہے، لوگوں میں صرف بخل کا اضافہ ہوگا اور قیامت نرے برے لوگوں پر قائم ہوگی، اس وقت مہدی علیہ السلام بھی نہیں ہوں گے ہاں صرف عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہوں گے۔ (یعنی قیامت سے پہلے یہ حضرات بھی لوگوں کو ہدایت پر لا کر اپنا کام مکمل کر کے رخصت ہو جائیں گے پھر قیامت کا وقوع ہوگا) حسن بصری رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے ہم تک صرف امام شافعی رحمہ اللہ کی سند سے پہنچی ہے۔ [5]

---

۱۔ صحیح البخاری ۱/۱۱۲، وصحیح مسلم، کتاب المساجد ۵۰، وسنن النسائی ۲/۵۱، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۲۹۳، واتحاف السادۃ المتقین ۳/۱۰۳.

۲۔ سنن الترمذی ۱۷۵، وسنن ابی داؤد ۴۱۴. ومسند الامام احمد ۲/۱۳۸. وصحیح ابن خزیمۃ ۳۳۵، وفتح الباری ۲/۳۰.....۳۔ صحیح البخاری ۸/۳۳، ۱۶۴، وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۱، ۳، وفتح الباری ۱۱/۵۳۰

۴۔ صحیح البخاری ۳/۱۸۹، وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۴۷

۵۔ المستدرک ۴/۴۴۰. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۹/۳۵۷، وسنن ابن ماجۃ ۴۰۳۹. ومجمع الزوائد ۷/۲۸۵، ۸/۱۳، وکشف الخفا ۲/۱۵۶، ۱۷۹، ۲۲۱.

## (۴۴۳) امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ[1]

شیخ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں اولیاء وتبع تابعین میں سے ایک امام عالی جان ہمام مفضل ابوعبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ بھی ہیں۔ اقتداء کو لازم پکڑے رکھا رشد وہدایت سے سرفراز ہوئے زہد ونقاد کے بے مثال عالم تھے، آزمائشوں کا ایک پیہم سلسلہ ان پر آیا مگر صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا علم وحلم دونوں کے جامع تھے اور ہم وفکر کے متوالے تھے۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ تصوف تجلی بالا ثار اور تحلی بالا کدار کا نام ہے۔

۱۳۶۴۲- امام احمد رحمہ اللہ کا نسب اور وفات...... ابوبکر، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن احمد بن حنبل، کی سند سے امام احمد رحمہ اللہ کا سلسلہ نسب یوں مروی ہے احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد بن ادریس بن عبداللہ بن حیان بن عبداللہ بن انس بن عوف بن قاسط بن مازن بن شیبان بن ذہل بن ثعلبہ بن عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل بن قاسط بن ھنب بن افصی بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار بن معد بن عدنان بن اد بن ادد بن ھمیسع بن حمل بن بنت بن قیذار بن اسماعیل بن خلیل اللہ علیہ السلام۔

۱۳۶۴۳- ابوبکر بن محمد بن جعفر بن یونس، محمد بن اسماعیل بن احمد مدینی، ابوفضل صالح بن احمد بن حنبل کہتے ہیں میں نے اپنے والد ماجد رحمہ اللہ کی ایک کتاب میں ان کا شجرہ نسب یوں پایا: احمد بن محمد بن حنبل پھر مثل مذکور بالا کے ذکر کیا۔

۱۳۶۴۴- ابوبکر احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں ماہ ربیع الاول میں ۱۶۴ھ میں پیدا ہوا سب سے پہلے میں نے ۱۷۹ھ میں ہیثم سے سماع حدیث کیا، اسی سال عبداللہ بن مبارک ہمارے ہاں تشریف لائے تھے میں ان کی مجلس میں گیا لیکن لوگوں نے کہا کہ وہ طرسوس کی طرف چلے گئے ہیں چنانچہ ابن مبارک رحمہ اللہ نے ۱۸۱ھ میں وفات پائی۔

۱۳۶۴۵- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں میں نے اپنے والد ماجد رحمہ اللہ کو سنا وہ کہہ رہے تھے کہ میں اول ماہ ربیع الآخر میں ۱۶۴ھ پیدا ہو عبداللہ کہتے ہیں میرے والد ماجد رحمہ اللہ نے بوقت چاشت بروز جمعۃ المبارک وفات پائی اور ہم نے انھیں عصر کے بعد دفن کیا اور محمد بن عبداللہ بن طاہر نے نماز جنازہ پڑھائی ہم ان پر نماز پڑھنے میں مغلوب ہو گئے تھے چنانچہ ہم نے اور ہاشمیوں نے گھر کے اندر نماز پڑھی اور یہ ۱۲ ربیع الآخر ۲۴۱ھ کا واقعہ ہے۔ اس وقت والد ماجد کی عمر ۷۸ سال تھی، عبداللہ کہتے ہیں میرے والد سر اور داڑھی میں مہندی لگاتے تھے اور اس وقت ان کی عمر ۶۳ سال تھی، عبداللہ کہتے ہیں میرے والد ماجد کا بیان ہے کہ میں ۱۶ سال کی عمر میں طلب حدیث کے لئے نکلا اور سب سے پہلے ۱۷۹ھ میں ہیثم سے سماع حدیث کیا۔

۱۳۶۴۶- محمد بن جعفر، محمد بن اسماعیل بن احمد، ابوفضل صالح بن احمد بن حنبل کی روایت ہے کہ میرے والد ماجد رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں ماہ ربیع الاول کے شروع میں ۱۶۴ھ میں پیدا ہوا مجھے مرو سے اٹھا کر لایا گیا تھا۔ امام احمد رحمہ اللہ کے والد محمد بن حنبل نے ۳۰ سال کی عمر میں وفات پائی گویا بچپن میں ہی امام احمد کے سر سے باپ کا سایہ شفقت اٹھ گیا اور پھر وہ اپنی والدہ کی پرورش میں رہے۔

ابوالفضل کہتے ہیں میرے والد ماجد رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میری والدہ ماجدہ کے پاس چمڑے کی ایک تھیلی تھی جس میں دو موتی رکھی تھی جب میں بڑا ہوا والدہ تھیلی مجھے دے دیتیں اس میں ایک موتی پڑا ہوا تھا جو میں بازار میں لگ بھگ تیس (۳۰) درہم کا بیچ آیا۔ ابوالفضل کہتے ہیں میرے والد ماجد رحمہ اللہ نے ۱۲ ربیع الاول ۲۴۱ھ میں وفات پائی پس انکی پیدائش تا وفات ۷۷ سال ہوئے ابوالفضل کہتے ہیں۔

میرے والد کا بیان ہے کہ میں ۱۶ سال کی عمر میں طلب حدیث کے لئے نکلا، جب ہیثم رحمہ اللہ نے وفات پائی میری عمر ۲۰

[1] تہذیب الکمال ۱/۴۳۷، ۴۷۰، (ت ۹۶).

سال تھی، میں نے ۱۷۹ھ میں پہلی مرتبہ ہشیم سے سماع حدیث کیا، اسی سال ابن مبارک رحمہ اللہ یہاں تشریف لائے تھے اوران کا یہاں یہ آخری بار تشریف لانا تھا چنانچہ میں ان کی مجلس میں گیا لیکن لوگوں نے مجھے بتایا کہ ابن مبارک طرسوس چلے گئے ہیں۔ تاہم وہیں سال بعد ۱۸۱ھ میں ابن مبارک رحمہ اللہ وفات پا گئے۔

۱۳۶۴۷-ابراہیم بن عبداللہ بن اسحٰق، محمد بن اسحٰق ثقفی، زیاد بن ایوب سے مروی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں ابن مبارک رحمہ اللہ کی مجلس میں حاضر ہوا اور وہ یہاں ۱۷۷ھ میں تشریف لائے تھے۔

۱۳۶۴۸-علماء محدثین اور فقہاء کے نزدیک امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی جلالت و مرتبہ...... سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عبدالملک بن زنجویہ، کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے یزید بن ہارون کو نماز پڑھتے دیکھا کہ اچانک ان کے پاس ابو عبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ تشریف لائے، یزید نے جب نماز سے سلام پھیرا امام احمد بن حنبل کی طرف متوجہ ہو کر کہا، اے ابوعبداللہ عاریہ کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: عاریہ کا واپس کرنا واجب ہے، یزید امام احمد رحمہ اللہ سے کہنے لگے: ہمیں حجاج نے خبر دی ہے کہ حکم کہتے ہیں! عاریہ کا ضمان دینا ضروری نہیں، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے یزید کو کہا: نبی ﷺ نے صفوان بن امیہ سے کچھ ذرعیں عاریۃً لی تھیں آپ ﷺ نے صفوان سے فرمایا تھا'' العاریة مؤداة '' عاریہ کی ادائیگی ضروری ہے، چنانچہ یزید خاموش ہو گئے اور احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا قول اختیار کر لیا۔

۱۳۶۴۹-سلیمان بن احمد، موسیٰ بن ہارون، نوح بن حبیب نرسی کہتے ہیں میں نے ابوعبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو مسجد خیف میں ۱۹۸ھ میں مینارے کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھے ہوئے دیکھا اور ان کے پاس اصحاب حدیث آئے آپ رحمہ اللہ برابر ٹیک لگائے بیٹھے رہے اور آپ رحمہ اللہ نے طلباء کو فقہ حدیث پڑھانا شروع کر دیا اور ہمیں مناسک حج کے بارے میں بھی فتویٰ دیتے رہے۔

۱۳۶۵۰-سلیمان بن احمد، احمد بن محمد قاضی، ابوداؤد سجستانی کہتے ہیں: میں نے تقریباً دو سو مشائخ علم سے ملاقات کی ہے لیکن میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو نہیں دیکھا کہ وہ لوگوں کی طرف دنیا کے معاملہ میں گھستے ہوں چنانچہ جب علم کا ذکر کرتے تو دل کھول کر بات کرتے۔

۱۳۶۵۱-حسین، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، احمد بن سنان قطان، عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو سامنے سے ہماری طرف آتے ہوئے دیکھا، عبدالرحمٰن بن مہدی امام احمد رحمہ اللہ کی طرف فوراً اٹھے اور جو لوگ وہاں موجود تھے وہ بھی اٹھ گئے پھر عبدالرحمٰن رحمہ اللہ کہنے لگے یہ سفیان ثوری رحمہ اللہ کی احادیث کے لوگوں میں سب سے بڑے عالم ہیں۔

۱۳۶۵۲-محمد بن جعفر، محمد بن اسماعیل بن احمد، ابوفضل صالح بن احمد بن حنبل، کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک مرتبہ ایک آدمی ابن علیہ کے دروازے پر آیا اور اس کے پاس ہشیم رحمہ اللہ کی کتابیں تھیں اس نے کتابیں مجھ پر پیش کرنی شروع کر دیں اور میں کہتا رہا اس حدیث کی اسناد یوں ہے، اتنے میں معیطی آ گئے معیطی حافظ حدیث تھے میں نے ان سے کہا ان احادیث کے بارے میں جواب دیجئے لیکن انہوں نے سہو سے کام لیا اور پھر کہا: میں ان کی حدیثیں نہیں جانتا ہوں جب تک کہ سن نہ لوں، امام احمد رحمہ اللہ کہنے لگے: میں نے ہشیم سے احادیث ۱۷۹ھ میں لکھنی شروع کی ہیں اس وقت میں پوری بات بھی نہیں سمجھ سکتا تھا، لیکن میں ان کے ساتھ ۱۸۳ھ تک چمٹا رہا خصوصاً ہم نے ان سے کتاب الحج کے متعلق تقریباً ایک ہزار احادیث لکھی ہیں، اس کے علاوہ کچھ کتاب التفسیر، کتاب القضاء اور بہت ساری دیگر چھوٹی چھوٹی کتابیں لکھی ہیں، ابوفضل کہتے ہیں میں نے کہا: کیا حدیثوں کا یہ مجموعہ تین ہزار کے لگ بھگ تھا؟ فرمایا اس سے زیادہ تھیں۔

۱۳۶۵۳-عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحٰق بن احمد، ابوزرعہ کہتے ہیں میں نے فنون علم میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ جیسا ماہر کسی کو نہیں دیکھا۔

۱۳۶۵۴-ابوبکر محمد بن احمد بن محمد، عبداللہ بن محمد بن عبدالکریم، ابوزرعہ کہتے ہیں، میری آنکھوں نے امام احمد بن حنبل جیسا کوئی نہیں دیکھا، میں نے انھیں سنا ہے فرمارہے تھے کہ میں نے جو چیز بھی حفظ کی وہ میں نے ہیثم رحمہ اللہ سے سن کر حفظ کی یعنی ان کی حیات میں وفات سے پہلے پہلے۔

۱۳۶۵۵-حسین بن محمد، محمد بن ابی حاتم، حسن بن حسین رازی، علی بن مدینی کہتے ہیں ہمارے ساتھیوں میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے بڑھ کر زیادہ حافظ کوئی نہیں ہے چنانچہ وہ کتاب کے بغیر احادیث نہیں بیان کرتے تھے، ہمارے لئے ان کی زندگی میں ایک بہترین نمونہ ہے۔

۱۳۶۵۶-ابوجعفر محمد بن عبداللہ بن محمد قاینی، محمد بن عبداللہ بن محمد، ابوقریشی سے مروی ہے کہ علی بن مدینی رحمہ اللہ کہتے ہیں، ہمارے ساتھیوں میں ابوعبداللہ سے بڑھ کر کوئی بڑا حافظ نہیں ہے۔

۱۳۶۵۷-محمد بن احمد بن حسن بن صواف، عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں میں نے اپنے والد ماجد رحمہ اللہ کو کبھی نہیں دیکھا کہ بغیر کتاب کے احادیث بیان کی ہوں اگر بغیر کتاب کے بیان بھی کی ہیں تو انکی تعداد ایک سو سے بھی کم ہے۔

۱۳۶۵۸-سلیمان بن احمد، حسین بن محمد بن حاتم بن عبید، مھنا بن یحیٰی شافعی کہتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے علاوہ کسی کو نہیں دیکھا کہ جس نے ہر طرح کی خیر و بھلائی کو اپنے اندر جمع کیا ہو، میں نے سفیان بن عیینہ و وکیع و عبدالرزاق و بقیہ بن ولید ضمرہ بن ربیعہ اور دیگر کثیر علماء کو دیکھا ہے لیکن امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ جیسا کسی کو نہیں دیکھا، چنانچہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اپنے علم میں فقہ زھد ورع میں بے مثال پایا رکھتے تھے۔

۱۳۶۵۹-سلیمان بن احمد، محمد بن احمد بن براء سے مروی ہے کہ علی بن مدینی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ہمارے سید وسردار ہیں۔

۱۳۶۶۰-سلیمان بن احمد، محمد بن علی بن شبیب سمسار، عبیداللہ بن عمر قواریری کہتے ہیں مجھ سے یحیٰی بن سعید قطان رحمہ اللہ نے کہا میرے پاس ان دو آدمیوں جیسا کوئی نہیں آیا یعنی امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور یحیٰی بن معین جیسا۔

۱۳۶۶۱-اپنے والد عبداللہ سے، احمد بن محمد بن عمر، ابوعبدالرحمٰن بن احمد کہتے ہیں ایک مرتبہ اصحاب حدیث کی ایک جماعت ابوعاصم ضحاک بن مخلد کی مجلس میں آئی ابوعاصم نے ان سے کہا: کیا تم علم فقہ نہیں حاصل کرتے ہو؟ اور کیا تمہارے اندر کوئی فقیہ موجود نہیں ہے؟ گویا کہ ابوعاصم ان کی مذمت کررہے تھے، انہوں نے جواب دیا: ہمارے اندر ایک آدمی موجود ہے، پوچھا: وہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: ابھی ابھی آیا چاہتے ہیں، چنانچہ جب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ آئے لوگوں نے کہا: وہ آدمی آگئے ہیں ابوعاصم نے امام احمد رحمہ اللہ سے آگے بڑھنے کو کہا: امام رحمہ اللہ نے جواب دیا: میں لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے جانے کو مکروہ سمجھتا ہوں، ابوعاصم نے کہا: یہ واقعۃً ہے، پھر مجلس میں لوگوں کو گنجائش پیدا کرنے کو کہا، اہل مجلس نے گنجائش پیدا کی تب امام احمد مجلس میں داخل ہوئے اور ابوعاصم نے انہیں اپنے سامنے بٹھایا۔ پھر ابوعاصم نے ان سے ایک مسئلہ پوچھا اسکا جواب دیا پھر دوسرا پوچھا اسکا جواب دیا، پھر تیسرا پوچھا اسکا بھی جواب دیا الغرض بہت سارے مسائل پوچھے سب کے درست جوابات دیئے، ابوعاصم برملا پکار اٹھے یہ بہت گہرا سمندر ہے۔

۱۳۶۶۲-سلیمان بن احمد، محمد بن جعفر بن سفیان رقی، ابوحسن، عبدالملک بن عبدالحمید میمونی، ابوعبید قاسم بن سلام کہتے ہیں میں قاضی ابویوسف و محمد بن حسن، و یحیٰی بن سعید و عبدالرحمٰن بن مہدی اور دیگر علماء کے ساتھ مجالست کی ہے لیکن جتنی ہیبت میرے اوپر امام احمد بن حنبل

سے مسئلہ پوچھتے وقت طاری ہوتی تھی اتنی ہیبت کسی اور سے مسئلہ دریافت کرتے وقت طاری نہیں ہوتی تھی۔

۱۳۶۶۳-محمد بن فتح وعمر بن احمد، عبداللہ بن محمد بن زیاد، ابراہیم بن اسحق حربی کہتے ہیں سعید بن مسیب رحمہ اللہ اپنے زمانے کے لاثانی عالم تھے سفیان ثوری اپنے زمانے کے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اپنے زمانے کے۔

۱۳۶۶۴-ابوجعفر محمد بن عبداللہ بن سلم قاری، عبداللہ بن احمد زوزنی، محمد بن فضل بن عباس بلخی، قتیبہ بن سعید کہتے ہیں اگر امام احمد بن حنبل سفیان ثوری رحمہ اللہ و مالک رحمہ اللہ اوزاعی ولیث بن سعد کا زمانہ پالیتے تو ان سب سے مقدم ہوتے۔

۱۳۶۶۵-عمر بن احمد بن عثمان، عبداللہ بن محمد بن زیاد، محمد بن حسن بن ابی حسین، سعید بن خلیل خزاز کہتے ہیں: اگر امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ بنی اسرائیل میں ہوتے بخدا! اللہ تعالیٰ کی ایک نشانی ہوتے۔

۱۳۶۶۶-حسین بن محمد، احمد بن محمد بن ابان، ابوعباس احمد بن ابراہیم صوفی کہتے ہیں ایک مرتبہ اہل علم میں سے ایک آدمی جو کہ عالم فاضل تھے انھیں ابوجعفر کی کنیت سے یاد کیا جاتا تھا جس رات ہم نے ابوعبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو سپرد خاک کیا مجھے کہا: کیا تم جانتے ہو آج ہم نے کس ہستی کو دفن کیا ہے؟ میں نے کہا: کس کو دفن کیا ہے؟ کہنے لگے: پانچ کے چھٹے کو: میں نے کہا! وہ کون؟ جواب دیا: ابوبکر صدیق وعمر فاروق وعثمان بن عفان وعلی بن ابی طالب وعمر بن عبدالعزیز احمد بن حنبل ابوعباس کہتے ہیں: میں اسکی تعبیر کو بہت ہی اچھا سمجھا اور انکی مراد اپنے اپنے زمانے میں سب سے افضل کی تھی۔

۱۳۶۶۷-حسین، احمد بن محمد، ابوعباس احمد بن ابراہیم کہتے ہیں: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے بعد جتنے علماء بھی ہیں وہ سب امام احمد رحمہ اللہ کی ترازو میں سما جانے والے ہیں جس طرح ابوبکر صدیق کے بعد تمام کے تمام لوگ ان کی ترازو میں سما جانے والے ہیں۔

۱۳۶۶۸-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ فتح بن شخرف خراسانی نے اپنے ہاتھ سے میری طرف ایک خط لکھا کہ: ابوعبداللہ احمد بن حنبل نے حارث بن اسد کے پاس ذکر کیا: فتح کہتے ہیں میں نے حارث سے کہا کہ میں نے عبدالرزاق اور سفیان بن عیینہ کو کہتے سنا ہے کہ تین ہستیاں اپنے اپنے زمانے کے نامور علماء ہیں چنانچہ ابن عباس اپنے زمانے کے شعبی اپنے زمانے کے اور ثوری اپنے زمانے کے، فتح کہتے ہیں میں نے حارث سے کہا: احمد بن حنبل بھی اپنے زمانے کے نامور عالم ہیں، حارث مجھ سے کہنے لگے: احمد بن حنبل کو ایسے حوادث سے واسطہ پڑا جنکا ایک جھونکا بھی سفیان ثوری اوزاعی کو نہیں لگا۔

۱۳۶۶۹-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابویوسف یعقوب بن اسماعیل بن حماد بن زید، نصر بن علی، عبداللہ بن داؤد خریبی کہتے ہیں امام اوزاعی اپنے زمانے کے افضل ترین عالم تھے ان کے بعد ابواسحق فزاری اپنے زمانے کے افضل ترین عالم تھے، نصر بن علی کہنے لگے: میں کہتا ہوں کہ احمد بن حنبل اپنے زمانے کے افضل ترین عالم ہیں۔

۱۳۶۷۰-سلیمان بن احمد، احمد بن معلی دمشقی، احمد بن ابی حواری، ہیثم بن جمیل کہتے ہیں ہر زمانے میں کوئی نہ کوئی ہستی ہوتی ہے جو مخلوق پر حجت ہوتی ہے چنانچہ فضیل بن عیاض اپنے زمانے کے لوگوں پر حجت تھے ہیثم کہنے لگے: میرا گمان ہے کہ اگر یہ نوجوان یعنی احمد بن حنبل زندہ رہا تو اپنے زمانے کے لوگوں پر حجت ہوگا۔

۱۳۶۷۱-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحق ثقفی، محمد بن یونس، ابوعاصم رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ علم فقہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ بغداد سے ہمارے پاس احمد بن حنبل کے علاوہ کوئی نہیں آیا جو کہ اچھی طرح سے فقہ جانتا ہو، ابو ولید کہتے ہیں، یحییٰ بن سعید امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے بے حد خوش ہوتے تھے، عبیداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ یحییٰ بن سعید نے مجھے کہا کہ میرے پاس احمد بن حنبل جیسا عظیم انسان کوئی نہیں آیا۔

۱۳۶۷۲-حسین بن محمد، احمد بن عمر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبیداللہ بن عمر جشمی کا بیان ہے کہ یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ نے مجھے کہا کہ میرے

پاس احمد بن حنبل جیسا عظیم آدمی کوئی نہیں آیا۔

۱۳۶۷۳- ابوجعفر محمد بن عبداللہ بن سلم، عبداللہ بن احمد مروزی، محمد بن فضل بن عباس بلخی، سے مروی ہے کہ قتیبہ بن سعید رحمہ اللہ کہتے ہیں اگر امام احمد بن حنبل سفیان ثوری و مالک واوزاعی ولیث بن سعد کازمانہ پالیتے لامحالہ وہ ان پر مقدم ہوتے۔

۱۳۶۷۴- سلیمان بن احمد، عبدان بن محمد مروزی، قتیبہ بن سعید کہتے ہیں اگر احمد بن حنبل رحمہ اللہ نہ ہوتے ورع وتقویٰ کا جنازہ اٹھ چکا ہوتا۔

۱۳۶۷۵- ابواحمد غطریفی، زکریا ساجی، عبداللہ بن شوتہ، قتیبہ بن سعید رحمہ اللہ کہتے ہیں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے دنیا سے رخصت ہوجانے سے بدعات کا ظہور ہوجائے گا اور امام شافعی رحمہ اللہ کی موت سے سنن کا خاتمہ ہوگیا اور امام ثوری کی وفات سے ورع وتقویٰ کا جنازہ اٹھ گیا۔

۱۳۶۷۶- حسین بن محمد، ابوزراحمد بن محمد بن محمد، یحییٰ بن معین کا بیان ہے کہ لوگ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا تذکرہ کرنے لگے تو یحییٰ رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگ چاہتے ہیں کہ ہم احمد بن حنبل جیسے ہوجائیں حالانکہ یہ بہت مشکل امر ہے چونکہ جن دشواریوں کوسہنے کے لئے احمد کمر بستہ ہوگئے تھے ہم ان دشواریوں کو برداشت کرنے کی سکت نہیں رکھتے اور نہ ہی احمد رحمہ اللہ کے طریقہ پر چلنا ہمارے بس کی بات ہے۔

۱۳۶۷۷- حسین بن محمد، ابومحمد بن ابی حاتم، ابوزرعہ کہتے ہیں! میں مسلسل لوگوں کو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا تذکرہ کرتے کرتے دیکھ رہا ہوں اور لوگ امام احمد رحمہ اللہ کو یحییٰ بن معین اور ابوخیثمہ پر مقدم کرتے ہیں۔

۱۳۶۷۸- حسین بن محمد، عمر بن حسن قاضی، ابویحییٰ ناقد کہتے ہیں ہم ابراہیم بن عرعرہ کے پاس تھے لوگوں نے علی بن عاصم کا تذکرہ کیا ایک آدمی کہنے لگا: علی بن عاصم کو امام احمد بن حنبل ضعیف قرار دیتے ہیں، ایک دوسرا آدمی بولا جب وہ ثقہ ہے اسکا کچھ نقصان نہیں ہوگا۔ ابراہیم بن عرعرہ بولے: بخدا! اگر امام احمد بن حنبل علقمہ اور اسود کے بارے میں کلام کریں ان کی ثقاہت کو بھی نقصان پہنچے گا۔

۱۳۶۷۹- حسین بن محمد، احمد بن محمد بن ابراہیم، احمد بن علی ابار، علی بن شعیب کہتے ہیں میں یزید بن ہارون کے پاس گیا لوگ ان سے پوچھ رہے تھے فلاں محدث سے سماع آپ نے کب کیا ہے؟ اور فلاں محدث کو کہاں سنا ہے؟ یزید بن ہارون انھیں برابر جواب دیئے جارہے تھے۔ راوی کہتے ہیں میں نے پوچھا یزید بن ہارون سے کون سوال کررہا تھا؟ جواب دیا: یحییٰ بن معین اور احمد بن حنبل۔

۱۳۶۸۰- حسین بن محمد، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سے مروی ہے کہ میرے والد صاحب فرماتے تھے: میں یحییٰ بن سعید قطان کے پاس مقیم تھا پھر واسط کی طرف چل پڑا، چنانچہ یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ نے میرے بارے میں لوگوں سے پوچھا: لوگوں نے بتایا کہ وہ واسط چلا گیا، یحییٰ رحمہ اللہ نے کہا: واسط کیا کرے گا؟ لوگوں نے کہا: یزید بن ہارون کے پاس مقیم رہے گا، یحییٰ رحمہ اللہ نے کہا: یزید بن ہارون کے پاس کیا کرے گا؟ ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں: اس مباحثہ سے مطلوب یہ تھا کہ یحییٰ بن سعید یزید بن ہارون سے بڑے عالم ہیں۔

۱۳۶۸۱- سلیمان بن احمد، حسن بن علی معمری، خلف بن سالم، کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم یزید بن ہارون کی مجلس میں تھے کہ یزید رحمہ اللہ نے اپنے تلامذہ کے ساتھ کچھ مزاح کی، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے کھانس کر خوشی کا اظہار کیا۔ یزید کہنے لگے: کس نے ناخوشی کا اظہار کیا ہے؟ جواب ملا: احمد بن حنبل نے، یزید رحمہ اللہ نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مار کر کہا: تم لوگوں نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہ احمد بن حنبل یہاں موجود ہے تاکہ میں مزاح نہ کرتا۔

۱۳۶۸۲- حسین بن محمد، ابن ابی حاتم، علی بن جنید، ابوجعفر نفیلی کہتے ہیں: امام احمد بن حنبل اعلام دین میں سے تھے۔

۱۳۶۸۳- ابوعبداللہ، احمد بن محمد بن ابان، محمد بن یونس، احمد بن یزید طحان کہتے ہیں ایک طرف میرے مخدوم عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ نے مجھے کہا: میں نے تمہارے پاس پیغام بھیجا تھا لیکن تم نہ ملے: میں نے عرض کیا:

میں احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے ساتھ ان کے ایک ضروری کام سے گیا تھا: عبدالرحمٰن رحمہ اللہ کہنے لگے: شاباش، بہت اچھا کیا میں نے اس آدمی (یعنی احمد بن حنبل رحمہ اللہ) کی طرف جب بھی دیکھا مجھے سفیان ثوری یاد آ گئے۔

۱۳۶۸۴-ابوبکر بن مالک، محمد بن یونس، سلیمان بن داؤد بن زیاد شاذ کوفی کہتے ہیں علی بن مدینی رحمہ اللہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے مشابہ تھے اور دونوں برابر تھے، چنانچہ میں نے علی بن مدینی کے ورع کا ایک مرتبہ مکہ میں مشاہدہ کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے ایک قاضی کے پاس تانبے کی بنی ہوئی ایک قیمتی بالٹی بطور رھن کے رکھی اور قاضی سے انہوں نے کچھ غلہ لیا تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد علی بن مدینی رحمہ اللہ قاضی (مرتہن) کے پاس آئے اور قرض چکا کر مرھون بالٹی کو چھوڑانا چاہا، قاضی صاحب نے ایک ہی جیسی دو بالٹیاں نکال کر ان کے سامنے رکھ دیں اور کہا دیکھ لو ان میں سے کونسی آپ کی بالٹی ہے پہچان کر لیتے جایئے، ابن مدینی رحمہ اللہ کہنے لگے میرے لئے ان بالٹیوں میں تمیز کرنا مشکل ہے لہٰذا دونوں سے میں بری الذمہ ہوتا ہوں اور جو کچھ میں نے قرض چکانے کے لئے آپ کو دیا ہے میں اس سے بھی دستبردار ہوتا ہوں چنانچہ ابن مدینی رحمہ اللہ نے کچھ نہ لیا، قاضی صاحب کہنے لگے: بخدا! ابن مدینی کی بالٹی یہ ہے میں تو ان کا صرف امتحان لینا چاہتا ہوں۔

۱۳۶۸۵-سلیمان بن احمد، محمد بن حسین انماطی کہتے ہیں ہم ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے جس میں یحییٰ بن معین وابوخیثمہ وزہیر بن حرب اور کبار علماء کی ایک بڑی جماعت تشریف فرما تھی، چنانچہ اہل مجلس نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی تعریفیں شروع کر دیں اور ان کے فضائل کا بھی تذکرہ کیا ایک آدمی کہنے لگا اتنی کثرت سے یہ باتیں (یعنی فضائلِ احمد وغیرہ) نہ کرو۔ یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کہنے لگے: کیا احمد بن حنبل کی ثناء زیادہ ہو چکی ہے؟ اگر ہم اپنی مجالس کا انعقاد ہی احمد بن حنبل کی تعریف وثناء کے لئے کریں ہم ان کے فضائل کو پوری طرح نہیں بیان کر سکتے۔

۱۳۶۸۶-سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابار، محمد بن یحییٰ نیشاپوری رحمہ اللہ کو جب امام احمد بن حنبل کی وفات کی خبر پہنچی تو کہنے لگے: اہل بغداد کے لئے مناسب ہے کہ ہر گھر میں احمد بن حنبل کی رحلت پر نوحہ کا اہتمام کریں۔

۱۳۶۸۷-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میرے والد کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا ہے: اے ابوعبداللہ! جب نبی ﷺ سے مروی کوئی حدیث تمہارے نزدیک صحیح ہو اسکی ہمیں خبر دو تاکہ ہم اسکی طرف رجوع کرلیا کریں۔

۱۳۶۸۸-سلیمان، عبداللہ بن احمد سے مروی ہے میرے والد ماجد رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ابوعبداللہ! تم صحیح احادیث سے باخوبی واقف ہو لہٰذا جب تمہارے پاس کوئی حدیث ہو اس کی ہمیں بھی خبر کرو تاکہ ہم اسے اپنالیں برابر ہے کہ اس حدیث کا مذہب کسی کوفی کا ہو یا نصرانی کا ہو یا شامی کا۔

عبداللہ بن احمد رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ اپنی کتاب میں جہاں جہاں بھی حدثنی الثقہ یا اخبرنی الثقہ" کہتے ہیں اس سے میرے والد ماجد رحمہ اللہ مراد ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنی جو کتاب بغداد میں تصنیف کی ہے وہ مصر کی تصنیف سے افضل ہے۔ چونکہ امام شافعی رحمہ اللہ بغداد میں مسائل واحادیث کے بارے میں پوچھ لیتے تھے۔

۱۳۶۸۹-سلیمان بن احمد، محمد بن اسحٰق بن راہویہ، اسحٰق بن راہویہ رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے مجھے کہا: آؤ! میں تمہیں ایک ایسا آدمی دکھاتا ہوں اس جیسا تم نے کبھی نہیں دیکھا ہوگا چنانچہ احمد رحمہ اللہ مجھے امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس لے گئے۔

محمد بن اسحٰق رحمہ اللہ کہتے ہیں میرے والد اسحٰق بن راہویہ نے ایک مرتبہ مجھے کہا: میں شافعی کو احمد بن حنبل جیسا نہیں سمجھتا ہوں۔

۱۳۶۹۰-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل سے مروی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے ابتلاء کے دنوں میں ابراہیم بن حارث بشر سے کہنے لگے: اگر تم کوئی بات کر لیتے، بشر رحمہ اللہ نے جواب دیا: کیا تم مجھے حکم کرتے ہو کہ میں انبیاء کے مقام پر کھڑا ہو جاؤں؟

۱۳۶۹۱-سلیمان بن احمد، قیس بن مسلم بخاری، علی بن خشرم کہتے ہیں میں نے بشر بن حارث رحمہ اللہ کو سنا ہے کہہ رہے تھے: احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو آگ سے بھڑکتی ہوئی بھٹی میں داخل کیا گیا جب اس سے نکلے تو خالص کندن بن کر کے نکلے۔

۱۳۶۹۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحق بن احمد، ابوزرعہ کہتے ہیں، فنون علم میں میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ جیسا ماہر کسی کو نہیں دیکھا۔

۱۳۶۹۳-عبداللہ بن محمد، اسحق بن احمد، ابوزرعہ سے مروی ہے کہ زبیر بن حرب رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے احمد بن حنبل رحمہ اللہ جیسا کسی کو نہیں دیکھا جو ان جیسے مضبوط قلب والا ہو اور ان کے قائم مقام بن سکے اور ان جیسی آزمائشوں کا سامنا کر سکے چنانچہ کئی سالوں تک امام احمد رحمہ اللہ کو امتحان میں ڈالا گیا مگر جس ثابت قدمی کا ثبوت انہوں نے پیش کیا شاید کوئی اور نہ پیش کر سکے۔

۱۳۶۹۴-سلیمان بن احمد، محمد بن اسحق بن راہویہ سے مروی ہے میرے والد کہا کرتے تھے: بخدا! اگر امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نہ ہوتے اور وہ اپنی جان کو نہ کھپاتے لامحالہ اسلام کب کا ختم ہو چکا ہوتا۔

۱۳۶۹۵-سلیمان، محمد بن احمد بن براء، علی بن مدینی رحمہ اللہ کہا کرتے تھے: احمد بن حنبل ہمارے آقا ہیں۔

۱۳۶۹۶-سلیمان، ادریس بن عبدالکریم حداد کہتے ہیں میں نے اپنے زمانے کے کبار علماء مثلاً ہیثم بن خارجہ ومصعب زبیری ویحیٰ بن معین وابوبکر بن ابی شیبہ وعثمان بن ابی شیبہ وعبدالاعلیٰ بن حماد نرسی ومحمد بن عبدالملک بن ابی شوارب وعلی بن مدینی وعبیداللہ بن عمر قواریری، وابوخیثمہ زبیر بن حرب وابومعمر قطیعی ومحمد بن جعفر ورکانی واحمد بن محمد بن ایوب صاحب مغازی ومحمد بن بکار بن ریان وعمرو بن محمد ناقد ویحیٰ بن ایوب مقابری عابد وشریح بن یونس وخلف بن ہشام بزار وابوربیع زہرانی اور دیگر بے شمار علماء وفقہاء کو دیکھا ہے یہ سب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی عظمت ورفعت اور جلالت شان کے معترف تھے اور ان کی عظمت کو سلام پیش کرتے تھے۔

۱۳۶۹۷-سلیمان بن احمد، محمد بن عبدوس بن کامل، شجاع بن مخلد کہتے ہیں میں ابوولید طیالسی کے پاس بیٹھا تھا اچانک امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا خط ان کے پاس پہنچا میں نے پورا خط ان کی زبانی سنا پھر فرمایا: کوفہ اور بصرہ میں احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے زیادہ محبوب مجھے کوئی نہیں ان کی عظمت ورفعت میرے دل میں بہت زیادہ ہے۔

۱۳۶۹۸-سلیمان بن احمد، حسین بن محمد بن جنید عجلی، مہنا بن یحیٰ کہتے ہیں جب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو جس بے جا سے رہا کیا گیا میں نے یعقوب بن ابراہیم بن سعد زہری کو انکی پیشانی اور چہرہ چومتے دیکھا اور سلیمان بن داؤد ہاشمی کو امام احمد رحمہ اللہ کی پیشانی اور سر چومتے ہوئے دیکھا۔

۱۳۶۹۹-حسین بن محمد، عمر بن حسن بن علی بن جعد، احمد بن منصور سے مروی ہے کہ ابوعاصم رحمہ اللہ نے مجھے کہا: جب تم جانے کا ارادہ کرلو تو برگزیدہ آدمی یعنی احمد بن حنبل کو میرا سلام کہنا۔

۱۳۷۰۰-حسن بن محمد، عمر بن حسین قاضی، محمد بن یعقوب کرابیسی سے مروی ہے کہ جب امام احمد بن حنبل بصرہ تشریف لائے تو ان کی آمد کو شاذکونی نے قدرے برا منایا (یہ چیز علماء میں قدیم سے چلی آرہی ہے) گویا کہ شاذکونی نے ناپسندیدگی کا اظہار یحیٰ بن سعید قطان سے کیا: یحیٰ بن سعید رحمہ اللہ نے کہا:

تم کسی قسم کا اقدام کرنے سے رک جاؤ حتیٰ کہ میں اسے (یعنی امام احمد) کو دیکھ لوں، چنانچہ یحیٰ بن سعید رحمہ اللہ نے جب امام احمد رحمہ اللہ کو دیکھا شاذکونی سے کہا: اے ابوسلیمان! بڑا افسوس ہے، تم اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے ہو اور اس امت کے بہت بڑے عالم کے بارے میں باتیں کر رہے ہو۔

۱۳۷۰۱-حسین بن محمد، عمر بن حسن قاضی، ابوجعفر احمد بن قاسم، حسین کرابیسی کہا کرتے تھے ان لوگوں کی مثال جو امام احمد بن حنبل کا تذکرہ

(یعنی برا تذکرہ) کرتے ہیں اس قوم جیسی ہے جو ابوقبیس پہاڑ کے پاس آئیں اور اسے اپنے جوتوں کے ساتھ منہدم کرنا چاہیں (یعنی ابو قبیس پہاڑ کو جوتے مار کر منہدم کرنا چاہیں لامحالہ منہدم نہیں ہوگا امام احمدؒ کی مثال بھی ایسی ہے)

۱۳۷۰۲- حسین بن محمد، عمر بن، حسن قاضی، ہارون بن یوسف، ابن ابی ورد عابد کہتے ہیں میں نے یحیٰ جلا جو کہ اکابر علماء وفضلاء میں سے ہیں کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک مرتبہ میں نے خواب میں نبی ﷺ کی زیارت کی چنانچہ نبی ﷺ ایک جگہ کھڑے تھے ابن ابی داؤد آپ ﷺ کی بائیں جانب بیٹھا ہوا تھا اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ دائیں جانب تشریف فرما تھے، چنانچہ نبی ﷺ نے ابن ابی داؤد کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: اگر یہ لوگ اس نعمت عظمیٰ کی ناشکری کریں گے تو ہم اس کا اہتمام ایسے لوگوں کو سپرد کردیں گے جو ناشکرے نہیں ہوں گے، اور نبی ﷺ کا اشارہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی طرف تھا۔

۱۳۷۰۳- محمد بن ابراہیم، ابوبکر بن ماہان، علی بن ابی طاہر، ابوعثمان رقی، ہیثم بن جمیل کہا کرتے تھے، میرا گمان ہے کہ یہ نوجوان یعنی امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اگر زندہ رہا تو اپنے زمانے والوں پر حجت ہوگا۔

۱۳۷۰۴- ابوہ عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، نصر بن خزیمہ، محمد بن مخلد، ابوبکر، محمد بن احمد بن داؤد بن سیار، یوسف بن مسلم، ہیثم بن جمیل نے ایک مرتبہ ہیثم سے مروی ایک حدیث بیان کی تلامذہ نے کہا: اس حدیث میں محدثین نے آپ سے مخالفت کی ہے، ہیثم نے کہا: بھلا کس نے مخالفت کی ہے؟ تلامذہ نے کہا: احمد بن حنبل نے مخالفت کی ہے۔ ہیثم بن جمیل کہنے لگے: میں چاہتا ہوں میری عمر میں بھی کمی کردی جائے اور احمد بن حنبل کی عمر میں اضافہ کردیا جائے۔

۱۳۷۰۵- ابونعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، محمد بن یونس کدیمی، علی بن مدینی کہتے ہیں ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے مجھے کہا: میں چاہتا ہوں کہ تمہارے ساتھ مکہ تک جاؤں، لیکن مجھے آپ کے ساتھ چلنے سے صرف اتنی بات رکاوٹ بن رہی ہے کہ میں آپ کو اکتاہٹ میں نہ مبتلا کردوں یا آپ مجھے اکتاہٹ میں نہ مبتلا کردیں چنانچہ جب میں نے انھیں الوداع کیا عرض کیا: اے ابوعبداللہ! مجھے کچھ وصیت کیجئے: فرمانے لگے: جی ہاں! سنو! اپنے دل کو تقویٰ کے ساتھ چمٹائے رکھو اور اپنے پیش آخرت کو مستحضر رکھو۔

۱۳۷۰۶- ابوحسن بن ابان، مقاتل بن صالح انماطی صاحب اثرم، محمد بن مصعب عابد کہتے ہیں: بخدا! رضائے خدائے تعالیٰ کے لئے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اپنے جسم پر جو کوڑے برداشت کئے وہ مرتبہ میں بشر بن حارث کے مجاہدات سے بدرجہا افضل و بڑھے ہوئے ہیں۔

۱۳۷۰۷- عبداللہ اصفہانی، ابوالحسن بن ابان، ابوعمارہ، ابویحیٰ ناقد، حجاج بن شاعر کہتے ہیں مجھے پسند نہیں تھا کہ میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہید کیا جاؤں اور میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی نماز جنازہ نہ پڑھ سکوں۔

قاسم بن نصر کہتے ہیں ایک مرتبہ مروزی حجاج بن شاعر کے پاس سے گزرے حجاج انھیں دیکھ کر کھڑے ہوگئے اور فوراً ان کے پاس آ کر کہا: السلام علیکم یا خادم الصدیقین۔ (معلوم ہوا حجاج بن شاعر امام احمد رحمہ اللہ کی خدمت میں رہا کرتے تھے)

۱۳۷۰۸- عبداللہ، ابوالحسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، نوح بن حبیب کہتے ہیں ہمارے شہر میں دو مجوسی عورتیں رہتی تھیں ان دونوں کا آپس میں مال میراث کے بارے میں تنازع کھڑا ہوگیا، انہوں نے ایک مسلمان کے پاس جھگڑا لایا چنانچہ مسلمان نے ایک کے حق میں فیصلہ کردیا دوسری محرومہ کہنے لگی اگر تم نے احمد بن حنبل کے مسلک کے مطابق فیصلہ کیا ہے تو میں اس فیصلے سے راضی ہوں ورنہ میں راضی نہیں ہوں، (مطلب یہ ہے کہ غیر مسلم بھی امام احمد رحمہ اللہ کی جلالت شان اور عظمت کے معترف تھے)

۱۳۷۰۹- عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، نصر بن خزیمہ، محمد بن حسین مکرم کہتے ہیں جب میں دن کو کسی کام میں مصروف ہو جاتا رات کو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو ضرور دیکھتا اگر دن کو ان کے ساتھ مل بیٹھتا رات کو یحیٰ بن معین کو ضرور دیکھتا۔

۱۳۷۱۰- حسین بن محمد، عمر بن حسین قاضی، احمد بن قاسم بن مساور کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم یحیٰ بن معین رحمہ اللہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ان کے پاس مصعب زبیری بھی موجود تھے اہل مجلس میں سے ایک آدمی نے امام احمد رحمہ اللہ کا ذکر خیر چھیڑا اور خوب بڑھا چڑھا کر ان کا تذکرہ کیا، ایک اور آدمی کہنے لگا: یا اھل الکتاب لاتغلوافی دینکم اے اہل کتاب اپنے دین میں حد سے تجاوز نہ کرو (النساء:۱۷۱) یحیٰ بن معین رحمہ اللہ کہنے لگے: کیا ابوعبداللہ احمد رحمہ اللہ کی مدح غلوفی الدین ہے؟ چنانچہ یحیٰ بن معین رحمہ اللہ نے چیخ کر کہا: ابوعبداللہ کے تذکرے سے ہی مجلس کی شان دوبالا ہوسکتی ہے۔

۱۳۷۱۱- حسین بن محمد، عبداللہ بن محمد بن زیاد بن ہانی کہتے ہیں امام احمد رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک آدمی ان سے کہنے لگا: اے ابوعبداللہ! میں نے آپ کی غیبت کی ہے مجھے ذمہ گناہ سے دستبردار کیجئے، احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: تم دستبردار ہو بشرطیکہ اگر آئندہ غیبت کی طرف نہ لوٹو، میں نے امام احمد رحمہ اللہ سے عرض کیا: کیا آپ نے اسے دستبردار کردیا ہے حالانکہ اس نے آپ کی غیبت کی ہے؟ فرمایا: کیا مجھے دیکھتے نہیں ہو کہ میں نے اس پر شرط بھی لگائی ہے۔

**امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا زہد وتقویٰ**..... شیخ ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: امام احمد بن حنبل عالم زاہد عامل اور کمال درجے کے عبادت گزار تھے۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ تصوف حقیقت میں زہد فی الدنیا ہے جو کہ عبادت گزار عالم کو اس طرح مزین کردیتا ہے جس طرح زیور خوبصورت گلے کو مزین کردیتا ہے۔

۱۳۷۱۲- سلیمان بن احمد، حسین بن محمد بن عبید، مھنا بن یحیٰ شامی کہتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل کے علاوہ کسی ایسے آدمی کو نہیں دیکھا جس نے ہر طرح کی بھلائی کو اپنے اندر سمولیا ہو حالانکہ میں نے سفیان بن عیینہ ووکیع اور دیگر بہت سارے علماء کو دیکھا ہے لیکن علم، فقہ اور زہد وورع میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

۱۳۷۱۳- سلیمان بن احمد، موسیٰ بن ہارون، اسحٰق بن راہویہ کہتے ہیں: جب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ عبدالرزاق کی طرف چل نکلے راستے میں ان کے پاس سے خرچہ ختم ہوگیا چنانچہ انہوں نے راستے میں مزدوری پر کسی کا بوجھ اٹھایا یہاں تک کہ صنعاء پہنچ گئے حالانکہ راستے میں بطور غمگساری کے ساتھیوں نے کچھ مال پیش بھی کیا لیکن امام احمد رحمہ اللہ نے قبول کرنے سے انکار کردیا۔

۱۳۷۱۴- سلیمان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن محمد بن بلال سے مروی ہے کہ علی بن مدینی رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے گھر میں داخل ہوا ان کے گھر کی حالت وہی تھی جو سوید بن غفلہ کے گھر کی حالت تھی، یہ سب کچھ امام احمد کے زہد وتقویٰ کی وجہ سے تھا۔

۱۳۷۱۵- سلیمان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابونصر فتح بن شخرف خراسانی، عبد بن حمید سے مروی ہے کہ عبدالرزاق کہتے ہیں:

احمد بن حنبل ہمارے پاس آئے اور تقریباً دو سال قیام کیا جب واپس جانے لگے میں نے انھیں کچھ مال دینا چاہا اور کہا: اے ابوعبداللہ یہ قبول کرلو اور اس سے نفع اٹھاؤ بلاشبہ ہماری زمین تجارت کی زمین نہیں ہے اور نہ ہی اس کی زراعت مزدوری پر کی جاتی ہے، عبد بن حمید کہتے ہیں ہم نے عبدالرزاق رحمہ اللہ کو دیکھا کہ انہوں نے مٹھی میں دینار رکھے تھے اور امام احمد رحمہ اللہ کی طرف بڑھا رہے تھے لیکن امام احمد رحمہ اللہ کہے جارہے تھے: میں بھلائی میں ہوں، چنانچہ قبول کرنے سے انکار کردیا۔

۱۳۷۱۶- ابوجعفر محمد بن عبداللہ بن محمد قابنی، ابوعبداللہ حسین بن محمد جنابذی، عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس، احمد بن سلیمان واسطی کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ایک نان بائی کے پاس رہن پر جوتے رکھے ہوئے تھے نان بائی سے انہوں نے یمن جاتے وقت کچھ کھانا لیا تھا، چنانچہ جاتے وقت مزدوروں کے ساتھ بوجھ اٹھانے پر اپنے آپ کو مزدوری پر لگا دیا تھا، عبدالرزاق رحمہ اللہ

نے انھیں شبہ سے پاک دراہم پیش کیے لیکن انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

۱۳۷۱۷-سلیمان، عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں میرے والد ماجد رحمہ اللہ نے پیدل چل کر پانچ حج اور سوار ہو کو دو حج کیے ہیں اور ایک مرتبہ انہوں نے دوران حج بیس درہم خرچ کیے۔

۱۳۷۱۸-سلیمان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ربیع سے مروی ہے ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ختک مروزی (جو کہ ہمارے ایک شیخ ہیں) کے پاس تشریف لائے لیکن تھوڑی دیر ہی رہے اور وہاں سے نکل پڑے، چنانچہ ختک مروزی جب گھر سے باہر نکلے ہم نے کہا ابوعبداللہ آپ کے پاس کیوں آئے تھے؟ ختک کہنے لگے: ابوعبداللہ میرے گہرے دوست ہیں اور ہمارے درمیان کافی انس و محبت ہے، گویا ختک حقیقت حال بتانے سے پہلو تہی کر رہے تھے لیکن جب ہم نے اصرار کیا کہنے لگے: ابوعبداللہ نے مجھ سے دوسو (یا تین سو) درہم قرضہ لے رکھے تھے، وہ قرضہ مجھے ادا کرنے آئے تھے، میں نے ان سے کہا: اے ابوعبداللہ! میں نے تو آپ کو کسی قسم کا کوئی قرضہ دیا ہی نہیں اور میں نے گویا نیت کر لی ہے کہ وہ قرضہ میں آپ سے وصول کر چکا ہوں۔ لیکن وہ کسی طرح نہ مانے اور کہا: میں نے جب بھی قرض لیا ہے اسے واپس کرنے کی نیت سے لیا ہے لہذا میں تمہیں ضرور واپس کر کے رہوں گا۔

۱۳۷۱۹-سلیمان، محمد بن موسیٰ بن حماد یزیدی کہتے ہیں کہ حسن بن عبدالعزیز جزوی کو مصر سے وراثت میں ایک لاکھ دینار ملے، جس میں ایک ایک ہزار دینار کے تین صندوق امام احمد رحمہ اللہ کی خدمت میں پیش کیے اور کہا: یہ حلال کی میراث ہے اور ہر قسم کے شبہ سے پاک ہے اسے قبول فرمائیے اور اپنے کام میں لائیے، چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ نے قبول فرمانے سے انکار کر دیا اور فرمایا: میری کفایت ہو رہی ہے مجھے اس مال کی چنداں ضرورت نہیں۔

۱۳۷۲۰-ابوبکر بن مالک، ابوبکر بن حمدان نیشاپوری، یعقوب بن اسحٰق بن ابی اسرائیل کہتے ہیں ایک مرتبہ میرے والد اسحٰق بن ابی اسرائیل اور امام احمد بن حنبل براستہ سمندر طلب علم کے لئے نکلے لیکن سمندر میں ان کی کشتی ٹوٹ گئی چنانچہ بفضلہ تقدیر الٰہی فقراء کے جزیرے تک پہنچ گئے وہاں ایک چٹان پر انھیں آنے کا اتفاق ہوا چٹان پر جلی حروف میں لکھا تھا: کل جب لوٹنے والے اللہ تعالیٰ کے روبرو لوٹ آئیں گے مالدار اور فقیر میں امتیاز کر دیا جائے گا ان کے سامنے صرف دو ہی ٹھکانے ہوں گا یا تو جنت یا جہنم۔

۱۳۷۲۱-حسین بن محمد تستری کہتے ہیں ایک سنار لڑکا (یعنی نوجوان زرگر لڑکا) امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس آتا جاتا تھا چنانچہ ایک دن امام احمد نے اسے دو درہم دیئے اور بازار سے کاغذ خریدنے کو کہا، لڑکے نے بازار سے کاغذ خریدا اور کاغذ کے درمیان پانچسو دینار محفوظ طریقے سے رکھ کر باندھ دیئے اور کاغذ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے گھر پہنچا دیئے، امام نے گھر والوں سے پوچھا گھر والوں نے جواب دیا: ہمارے پاس کاغذ لائے گئے ہیں چنانچہ امام احمد کے سامنے کاغذ رکھ دیئے گئے، آپ رحمہ اللہ نے جونہی کاغذ کھولے بیچ میں رکھے ہوئے دینار بکھر گئے آپ رحمہ اللہ نے فوراً دینار جوں کے توں رکھ دیئے اور لڑکے کے بارے میں پوچھا حتی کہ لڑکے کے بارے میں انھیں بتایا گیا، آپ خود لڑکے کے پاس گئے اور کاغذ بمعہ دیناروں کے لڑکے کے سامنے رکھ دیئے اور فوراً واپس لوٹ آئے، لڑکا آپ کے پیچھے پیچھے ہو لیا اور کہتا جا رہا تھا: کاغذ تو میں نے آپ کے دراہم سے خریدے ہیں کاغذ تو لے لیجئے آپ نے کاغذ لینے سے بھی انکار کر دیا۔

۱۳۷۲۲-ابوبکر بن مالک، ابوجعفر بن ذریح عکبری کہتے ہیں ایک مرتبہ میں امام احمد رحمہ اللہ کی طلب میں گھر سے نکل گیا یہ ۲۳۶ھ کا واقعہ ہے، میں نے لوگوں سے پوچھا: انہوں نے بتایا: باہر نماز پڑھنے نکل گئے ہیں، چنانچہ میں ان کی انتظار میں پھاٹک کے دروازے پر بیٹھ گیا حتی کہ امام احمد رحمہ اللہ تشریف لائے میں فوراً ان کی طرف اٹھا سلام کیا انھوں نے سلام کا جواب دیا امام احمد بوڑھے ہو چکے تھے داڑھی میں خضاب لگاتے تھے اور ان کا رنگ شدید گندمی تھا، امام احمد گلی میں داخل ہوئے میں بھی ان کے ساتھ چلتا رہا، جب ہم پھاٹک تک پہنچے وہاں قریب ہی ایک دروازہ کھلا تھا امام اس میں داخل ہوئے اور اپنے پیچھے دیکھنے لگے اور پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں عافیت بخشے

چلے جاؤ، لیکن میں وہیں ثابت قدم کھڑا رہا پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں عافیت بخشے چلے جاؤ، میں دوسری طرف متوجہ ہوا دیکھا کہ دروازے کے بالمقابل ایک مسجد ہے جس میں ایک بڑے میاں سرخ داڑھی والے لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے، میں وہیں بیٹھ گیا، جب امام نے سلام پھیرا اتنے میں ایک آدمی نکلا اس نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے بارے میں پوچھا اور پوچھا کہ ان کے پیچھے پیچھے کون تھا اور باتیں کیا کر رہے تھے، چونکہ خلیفہ کے پاس دعویٰ دائر کیا گیا ہے کہ ان کے ہاں ایک علوی قیام پذیر ہے، اتنے میں محمد بن نشر آ گیا اور پورے محلے کو گھیرے میں لے لیا پھر محلے کی تفتیش کی گئی مگر انھیں کچھ نہ ملا، میں نے لوگوں سے ان بڑے میاں کے بارے میں دریافت کیا، جواب ملا: یہ ان کے چچا اسحق ہیں، میں نے کہا: پھر وہ خود آپ کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ جواب ملا: وہ نہ اس سے اور نہ ہی اس کے بیٹوں سے بات کرتے ہیں چونکہ یہ لوگ سلطان سے انعام وغیرہ لیتے رہتے ہیں۔

۱۳۷۲۳-عبداللہ، ابوحسن ابان، محمد بن احمد جبر مروزی، ابراہیم بن متہ سمرقندی کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے بارے میں پوچھا کہ کیا وہ امام ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: بخدا! احمد بن حنبل امام ہیں بلاشبہ امام احمد رحمہ اللہ نے تو لوگوں کے دلوں کو اپنی گرفت میں لے لیا ہے، امام احمد رحمہ اللہ نے تو ستر (۷۰) سال فقر و فاقہ پر صبر کیا ہے۔

۱۳۷۲۴-عبداللہ، ابوالحسن ابان، عبداللہ بن احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ مجھے میرے والد ماجد رحمہ اللہ نے بتایا ہے کہ ایک مرتبہ یزید بن ہارون نے مجھے پانچسو کے لگ بھگ دراہم پیش کیا، میں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

۱۳۷۲۵-حسن بن محمد، عمر بن حسن قاضی، محمد بن حاتم، حمدان بن سنان واسطی کہتے ہیں: ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل ہمارے پاس تشریف لائے اور ان کے ساتھ علماء وفضلاء کی ایک بڑی جماعت بھی تھی، ان حضرات کا خرچہ ختم ہو گیا چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ میرے پاس ایک پوستین لائے اور فرمایا: کسی سے کہو جو یہ پوستین بیچ کر میرے پاس اس کی قیمت لائے تاکہ میں اس سے اپنی گزر بسر کروں، چنانچہ میں نے دراہم کی ایک تھیلی لی اور ان کی خدمت میں حاضر ہو کر انھیں پیش کی لیکن انہوں نے دراہم مجھے واپس کر دیئے، میں مایوس ہو کر واپس لوٹ آیا میری بیوی کہنے لگی: یہ نیک آدمی ہیں شاید انھوں نے یہ دراہم کم سمجھے ہوں اس لئے قبول کرنے پر راضی نہ ہوئے ہوں لہذا اس مقدار کے دگنے ان کی خدمت میں پیش کرو، چنانچہ میں نے دگنے ان کی خدمت میں پیش کئے لیکن امام احمد رحمہ اللہ بدستور انکار پر مصر رہے اور مجھ سے پوستین لی اور بیچنے کے لئے خود باہر نکل گئے۔

۱۳۷۲۶-حسین بن محمد، شاکر بن جعفر، احمد بن محمد تستری کہتے ہیں لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ پر تین دن ایسے گزرے کہ ان میں کچھ کھایا نہیں چنانچہ آپ رحمہ اللہ نے اپنے ایک دوست سے آٹا بطور قرض لیا، لوگ کھانے کی شدت احتیاج کو بھانپ گئے، لوگوں نے جلدی سے روٹیاں پکا کر ان کے سامنے حاضر کر دیں، آپ رحمہ اللہ نے پوچھا: تمہیں ہماری بھوک کا علم کیسے ہوا؟ اور تم نے اتنی جلدی سے روٹیاں کیسے تیار کر لیں؟ انہیں جواب دیا گیا: صالح (جو کہ امام احمد رحمہ اللہ کا بیٹا ہے) کہ گھر میں تنور گرم گرم تھا ہم نے جلدی سے روٹیاں تیار کر لیں، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: روٹیاں اٹھا لو، چنانچہ باوجود شدید بھوک کے کھانا نہ کھایا حتی کہ صالح کے گھر کی طرف جو دروازہ کھلتا تھا اسے بھی بند کرنے کا حکم دیا۔

۱۳۷۲۷-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن جہم بن بدر کہتے ہیں ہمارے ایک پڑوسی نے ایک مرتبہ ہمیں ایک تحریر نکال کر دکھائی اور کہا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کس کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تحریر ہے؟ ہم نے کہا: جی ہاں: یہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے ہاتھ کی تحریر ہے ہم نے ان سے پوچھا: یہ کیونکر لکھا تھا؟ پڑوسی نے کہا: ہم مکہ مکرمہ میں سفیان بن عیینہ کے پاس مقیم تھے ہم نے امام احمد بن حنبل کے پاس جانے کا ارادہ کیا لیکن کئی دنوں سے ان کا کوئی پتہ ہی نہ چلتا کہ وہ کہاں ہیں چنانچہ ہم ایک گھر میں گئے تاکہ گھر والوں سے آپ رحمہ اللہ کے بارے میں پوچھیں اتفاق سے امام احمد رحمہ اللہ اسی گھر میں موجود تھے، چنانچہ گھر والوں نے ہمیں کہا: امام رحمہ اللہ یہیں موجود ہیں،

ہم امام رحمہ اللہ کے پاس آئے، لیکن کمرے کا دروازہ بند تھا، جب ہم حیل وحجت کر کے ان کے پاس پہنچے کیا دیکھتے ہیں کہ انہوں نے بوسیدہ کپڑے زیب تن کئے ہوئے ہیں، ہم نے ان سے عرض کیا: اے ابوعبداللہ! کیا وجہ ہے کئی دنوں سے ہم آپ کو دیکھ نہیں رہے ہیں؟ فرمایا: دراصل میرے کپڑے چوری ہو گئے تھے جسکی وجہ سے میں محبوس ہو کر رہ گیا، میں نے عرض کیا: میرے پاس دینار ہیں، اگر آپ چاہیں مجھ سے قرض لے لیں چاہیں تو صلہ رحمی کے طور پر لے لیں، انہوں نے لینے سے مطلق انکار کر دیا، میں نے عرض کیا: کیا پھر آپ دینار لے لینے کی مجھے تحریر لکھ دیں گے؟ فرمایا: جی ہاں لکھ دیتا ہوں، میں نے ایک دینار پھر نکالا مگر قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ فرمایا: میرے لئے ایک کپڑا خرید دو اور اسے دو حصوں میں کاٹ کر میرے پاس لے آؤ، انہوں نے اشارہ کیا کہ ایک حصہ کی تہبند بنا دیں اور دوسرے کی چادر، چنانچہ میں نے ان کا حکم بجالایا اور جو باقی بچا ان کے پاس لے آیا، وہاں اس موقع پر میں ان کے پاس ایک کاغذ لایا اس پر انہوں نے اپنے ہاتھ سے یہ تحریر لکھی۔

۱۳۷۲۸- محمد بن جعفر بن یوسف، محمد بن اسماعیل بن احمد، صالح بن احمد بن حنبل کہتے ہیں میں ایک مرتبہ واثق کے زمانے میں اپنے والد ماجد رحمہ اللہ کے پاس گیا (اس وقت ہماری کیا حالت تھی اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے) والد صاحب نماز کے لئے کمرے سے باہر تشریف لے گئے تھے، کمرے میں ایک نمدہ بچھا ہوا تھا جس پر والد صاحب بیٹھا کرتے تھے، والد صاحب پر کئی سال اسی حالت میں گزر چکے تھے حتی کہ یہ نمدہ بھی بوسیدہ ہو گیا تھا، چنانچہ نمدے کو میں نے ایک جانب سے تھوڑا سا اوپر اٹھایا اچانک اس کے نیچے سے لکھا ہوا ایک کاغذ برآمد ہوا اس پر لکھا تھا: اے ابوعبداللہ! مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ کو شدید تنگدستی کا سامنا ہے اور آپ پر قرض بھی ہے، میں فلاں آدمی کے بدست آپ کی خدمت میں چار ہزار دراہم ارسال کر رہا ہوں ان سے اپنا قرض بھی چکا دیجئے اور اپنے عیال پر خرچ کیجئے، نیز یہ دراہم ہر طرح کے شبہ سے پاک ہیں نہ یہ صدقہ کے ہیں اور نہ ہی زکاۃ کے یہ مجھے صرف اور صرف اپنے والد کی طرف سے وراثت میں ملے ہیں" میں نے خط پڑھا اور رکھ دیا، جب والد صاحب کمرے میں تشریف لائے میں نے عرض کیا اے ابا جان! یہ کیسا خط ہے؟ سنتے ہی والد صاحب کا چہرہ سرخ ہو گیا اور فرمایا: یہ خط میں نے تم سے چھپا رکھا تھا، پھر فرمایا: اس خط کا جواب لیکر جاؤ، چنانچہ والد صاحب نے اس آدمی کی طرف خط لکھا: آپ کا خط مجھے ملا ہم لوگ عافیت میں ہیں، رہی بات ہمارے قرضے کی تو وہ ایسے آدمی کا قرض ہے جو ہم سے رھن کا مطالبہ نہیں کریگا، رہی بات ہمارے عیال کی سو وہ اللہ تعالیٰ کے نعم وکرم میں ہیں والحمدللہ، چنانچہ میں خط لیکر مال کی پیشکش کرنے والے کے قاصد کے پاس گیا: قاصد کہنے لگا: بڑا افسوس ہے! اگر ابوعبداللہ یہ مال قبول فرما لیتے پھر اگر چہ دریائے دجلہ ہی میں کیوں نہ پھینک دیتے انھیں ضرور اجر وثواب ملتا، چونکہ یہ آدمی ایسا ہے کہ اسکی کوئی نیکی معروف نہیں ہے، چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد اس آدمی کا ایک اور خط والد صاحب کے پاس آیا، والد صاحب نے پھر پہلے جیسا جواب دیا۔ جب کچھ عرصہ گزر گیا ہم نے اس مال کا تذکرہ کیا: والد صاحب نے فرمایا: اگر ہم اس مال کو قبول کر لیتے کب کا ختم ہو چکا ہوتا۔

۱۳۷۲۹- محمد بن جعفر، محمد بن اسماعیل، صالح بن احمد کہتے ہیں ابن جروی ایک مرتبہ والد صاحب کے پاس آئے اور کہنے لگے میں مشہور آدمی ہوں میں اس وقت (یعنی مغرب کے بعد) آپ کے پاس آیا ہوں میں نے آپ کے لئے ایک چیز تیار کر رکھی ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ چپکے سے اسے قبول فرما لیں، وہ مجھے خالص میراث سے ملی ہے، چنانچہ والد صاحب نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ ابن جروی مسلسل اصرار کرتے رہے والد صاحب اس کے اصرار کو دیکھ کر ادھر سے اٹھ کر چلے گئے صالح کہتے ہیں مجھے خبر ملی ہے کہ حسن کہتے ہیں میرے بھائی نے مجھے کہا: میں امام احمد رحمہ اللہ پر اصرار کرتا رہا تا کہ مال قبول کر لیں لیکن وہ میرے اصرار سے بھی زیادہ عدم قبول پر مصر تھے، میں نے عرض کیا: چلو میں آپ کو بتائے دیتا ہوں، وہ کہتے ہیں، میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! وہ تین ہزار دینار ہیں، چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ مجھے وہیں چھوڑ کر اٹھ کر کہیں چلے گئے۔ صالح کہتے ہیں: ایک دن والد صاحب نے مجھے بتایا: اس دن میرے پاس روٹی کا

معمولی سا ٹکڑا بھی نہیں تھا۔

۱۳۷۳۰-علی بن احمد و حسین بن محمد، محمد بن اسماعیل، صالح بن احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ ایک دفعہ بوران ابو محمد والد صاحب رحمہ اللہ سے کہنے لگے: میرے پاس خوشبو کی ایک ڈبیہ ہے اسے میں آپ کے پاس بھیجنا چاہتا ہوں، والد صاحب خاموش ہو گئے، ابو محمد نے جب دوبارہ بات دہرائی والد صاحب نے فرمایا: اے ابو محمد! خوشبو کی ڈبیہ میرے پاس مت بھیجو چونکہ وہ میرے دل کو مشغول کر دے گی۔

صالح کہتے ہیں: ایک مرتبہ کسی اللہ والے نے چین سے جماعت محدثین جن میں یحیٰ بن معین اور دیگر حضرات بھی ہیں کے لئے کچھ تحائف بھیجے اور والد صاحب رحمہ اللہ کے لئے کتابیں لکھنے کے لئے ایک جزدان بھیجا، لیکن والد صاحب نے جزدان واپس کر دیا۔ صالح کہتے ہیں: ایک دفعہ والد صاحب کی خدمت میں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا میرے والد نے آپ کے لئے کچھ وصیت کی ہے والد صاحب نے فرمایا لاؤ، چنانچہ وہ آدمی کپڑوں کی ایک بڑی گٹھڑی اٹھا لایا، والد صاحب سے ذکر کیا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ احمد دورقی نے ایک ہزار دینار عطا کئے ہیں: فرمایا: اے بیٹے۔ اللہ تعالیٰ کا رزق بہتر ہے اور وہی باقی بھی رہنے والا ہے، ایک دفعہ فرمایا دنیا کے تنگدستی کے دن بہت تھوڑے ہیں پھر تمہیں ایسے دنوں سے واسطہ پڑے گا جن سے کثرت مال والے اپنے آپ کو آزاد نہیں کر سکیں گے۔

۱۳۷۳۱-حسن بن محمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں ایک مرتبہ والد صاحب خلیفہ کے پاس عسکر میں سولہ (۱۶) دن رہے۔ والد صاحب وہاں تین دنوں میں صرف ایک لپ ستو تناول فرماتے اور صرف ایک گھونٹ پانی پیتے جب گھر لوٹے بہت ضعیف ہو چکے تھے چھ ماہ کے بعد جانبر ہوئے جب آئے تھے ان کی آنکھیں شدت ضعف کی وجہ سے اندر دھنس گئی تھیں۔

۱۳۷۳۲-عبداللہ، احمد بن محمد، ابو حفص عمر بن صالح طرسوی کہتے ہیں ایک مرتبہ ابو عبداللہ اور احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے ہاتھ سے کنویں میں قینچی گر گئی، اتنے میں ان کا ایک کرایہ دار آ گیا اور اس نے کنویں میں گھس کر قینچی نکالی، امام احمد رحمہ اللہ نے کرایہ دار کے احسان کا بدلہ چکانے کے لئے اسے تقریباً نصف درہم دینا چاہا، کرایہ دار نے لینے سے انکار کر دیا اور کہا: قینچی کی قیمت تو صرف دو قیراط چاندی کے مساوی ہے لہذا میں کچھ نہیں لوں گا، چنانچہ کرایہ دار چلا گیا، کچھ دنوں کے بعد امام رحمہ اللہ نے کرایہ دار سے پوچھا: تمہارے ذمے میرا دوکان کا کتنا کرایہ ہے؟ کہا: تین مہینوں کا کرایہ اور ہر مہینے میں دوکان کا کرایہ تین درہم ہیں چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ نے کرائے کا حساب لگایا اور فرمایا: جاؤ میں تمہیں کرائے سے دستبردار کرتا ہوں۔

۱۳۷۳۳-اپنے والد عبداللہ سے، احمد، عبداللہ بن احمد بن حفصۃ کہتے ہیں ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں ہم نے قیام کیا چنانچہ جس گھر میں ہم رہائش پذیر تھے اس میں ایک بوڑھے میاں جنھیں ابو بکر بن سماعہ کی کنیت سے یاد کیا جاتا تھا بھی رہ رہے تھے، میں اس وقت چھوٹا لڑکا تھا اس گھر میں ابو عبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ بھی تشریف لائے میری والدہ نے مجھے حکم دیا کہ اس آدمی کے ساتھ ملازم رہو اور ان کی خدمت کرو چونکہ یہ نیک آدمی ہیں، چنانچہ میں امام احمد رحمہ اللہ کی خدمت کرتا رہا، امام رحمہ اللہ دن کو طلب حدیث میں نکل جاتے ایک دن اتفاقاً ان کا ساز و سامان چوری ہو گیا۔ جب واپس تشریف لائے میری والدہ نے ماجرا سنایا امام رحمہ اللہ نے طاقچے کے سوا کوئی چیز نہ مانگی۔ (طاقچہ جس میں چراغ رکھا جاتا ہے)

۱۳۷۳۴-عبداللہ، احمد، ابو عبدالرحمٰن، قاضی اسماعیل بن اسحٰق سے مروی ہے کہ نصر بن علی کہتے ہیں: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی آخرت کا معاملہ بہت اچھا ہے چونکہ دنیا ان کے پاس ہر طرف سے آئی مگر دنیا کی طرف انہوں نے مطلق توجہ نہ دی۔

۱۳۷۳۵-جعفر بن محمد بن نصر خلدی، ابو حامد، ابراہیم بن ہانی کہتے ہیں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تین دن میرے پاس روپوش رہے، تین دن کے بعد کہنے لگے: میرے لئے اب کوئی اور جگہ تلاش کرو تا کہ میں اس میں منتقل ہو جاؤں، میں نے عرض کیا: اے ابو عبداللہ! اگر آپ یہاں سے کہیں اور چلے گئے مجھے آپ کا خوف لاحق رہے گا، جب انہوں نے اصرار کیا چار و ناچار میں نے ان کے لئے ایک متبادل جگہ

تلاش کی جب میرے پاس رخصت ہونے لگے فرمایا: رسول اللہ ﷺ غار ثور میں تین دن تک روپوش رہے ہمارے لئے حلال نہیں کہ ہم فراخی میں آپ ﷺ کی اتباع کریں اور شدت میں آپ ﷺ کی اتباع ترک کردیں، ابو حامد کہتے ہیں: میں نے یہ واقعہ امام احمد رحمہ اللہ کے دو بیٹوں عبداللہ وصالح کے گوش گزار کیا ہے کہنے لگے: ہم نے یہ واقعہ سنا، پھر میں نے یہی واقعہ ابراہیم بن ہانی کے بیٹے اسحٰق کو سنایا وہ کہنے لگا: میرے والد نے مجھے یہ واقعہ نہیں سنایا۔

۱۳۷۳۶-ظفر بن احمد، ابو سہل بشر بن احمد اسفرائینی، محمد بن ہشام بن سعد سے مروی ہے کہ فتح بن حجاج کا بیان ہے کہ امیر المؤمنین نے شمار کنندہ بھیجے تا کہ گنتی کریں کہ کتنے لوگوں نے امام احمد رحمہ اللہ کی نماز جنازہ پڑھی ہے چنانچہ انہوں نے آدمیوں کی گنتی کی تو تیرا لاکھ نکلے ان کے علاوہ بہت سارے سفر میں بھی تھے۔

۱۳۷۳۷-ظفر بن احمد، حسن بن علی، احمد وراق، عبدالرحمٰن بن محمد، محمد بن عباس شکتی سے مروی ہے کہ ورکانی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ جس دن امام حنبل رحمہ اللہ کا انتقال ہوا دس ہزار (۱۰،۰۰۰) یہودیوں نصرانیوں اور مجوسیوں نے اسلام قبول کیا۔ ورکانی کہتے ہیں: جس دن امام احمد رحمہ اللہ کا انتقال ہوا چار اقسام کے لوگوں میں ماتم اور نوحہ زنی کا ایک کہرام سا مچ گیا یعنی مسلمانوں یہودیوں، نصرانیوں اور مجوسیوں میں (یہی ہے کہ" موت العالم موت العالم "ایک عالم کی موت پورے جہاں کی موت ہے)

۱۳۷۳۸-سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن صدقہ، ہلال بن علاء کہتے ہیں اگر دو چیزیں نہ ہوتیں لوگ ہمیشہ ان کے محتاج رہتے۔(۱) امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی آزمائش، سو اگر امام احمد رحمہ اللہ کی آزمائش نہ ہوتی سب لوگ جہمی بن جاتے۔(۲) محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ بلا شبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے لوگوں کے لئے بند تالے کھول دیئے ہیں۔(یعنی امام شافعی رحمہ اللہ نے لوگوں کے لئے فقہ کے بند تالے کھول دیئے)

۱۳۷۳۹-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عباس بن محمد دوری سے مروی ہے کہ یحیٰی بن معین رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ جیسا کوئی نہیں دیکھا چنانچہ پچاس سال ہم ان کی صحبت میں رہے انہوں نے کبھی اپنی بزرگی و بھلائی پر ذرہ برابر بھی فخر نہیں کیا۔

۱۳۷۴۰-سلیمان، عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں میرے والد ماجد رحمہ اللہ ایک دن (چوبیس گھنٹے) میں تین سو رکعات نوافل پڑھتے تھے، اور جب انہیں ظلم و تعدی کے کوڑے لگے ضعف میں اضافہ ہو گیا اور ایک دن میں ڈیڑھ سو رکعات پڑھتے تھے اس وقت اسی برس کی عمر کے قریب تھے۔

۱۳۷۴۱-سلیمان، عبداللہ بن احمد کہتے ہیں میرے والد ماجد ہر دن قرآن مجید کا ساتواں حصہ تلاوت کرتے تھے اور سات دن میں پورا قرآن ختم کرتے، رات کو تھوڑی دیر سوتے اور پھر صبح تک نماز و دعا میں مشغول رہتے۔

۱۳۷۴۲-ابو احمد غطریفی، زکریا ساجی، محمد بن عبدالرحیم بن صالح ازدی، اسحٰق بن موسیٰ انصاری کہتے ہیں ایک دفعہ مامون الرشید نے محدثین میں مال تقسیم کیا، چنانچہ مامون نے مال جس کو بھی دیا اس نے قبول کیا صرف امام احمد رحمہ اللہ نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

۱۳۷۴۳-حسین بن محمد، شاکر بن جعفر، ابن محمد بن یعقوب سے مروی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: ابو عبدالرحمٰن علیل ہیں اور مکھن کی خواہش ظاہر کرتے ہیں چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ کے تلامذہ میں سے کسی نے آدمی کو فلوس دیئے اور کہا بازار سے مکھن خرید لاؤ چنانچہ آدمی نے بازار سے مکھن خریدا اور چقندر کے پتے پر رکھ کر لایا، جب امام رحمہ اللہ نے اسکی طرف دیکھا فرمایا: یہ پتا کہاں سے لایا ہے؟ آدمی نے جواب دیا: سبزی فروش کے پاس سے لایا ہوں، امام رحمہ اللہ نے کہا: کیا سبزی فروش سے اجازت لی ہے؟ آدمی نے کہا: میں نے اجازت نہیں لی، فرمایا: پتا واپس لے جاؤ اور سبزی فروش کو واپس کر دو۔

۱۳۷۴۴- محمد بن جعفر، محمد بن اسماعیل بن احمد، صالح بن احمد بن حنبل سے مروی ہے کہ جب کوئی آدمی میرے والد ماجد کو دعا دیتا تو فرماتے۔کوئی مؤمن محفوظ نہیں ہوتا مگر اعمال کے خاتمے اسے کمتر کر دیتے ہیں میں نے والد صاحب کو کثرت کے ساتھ کہتے ہوئے سنا: یا اللہ! سلم سلم، اے اللہ ہم تجھ سے سلامتی کا سوال کرتے ہیں۔

۱۳۷۴۵- محمد بن جعفر، محمد بن اسماعیل، صالح بن احمد کہتے ہیں ایک آدمی جسے احمد بن حکیم عطا کہا جاتا تھا خلف مخرمی کے ساتھ عفان کے پاس آتا جاتا تھا چنانچہ اس آدمی نے اپنے کسی بیٹے کی ختنہ کروائی اور یحیٰ، ابوخیثم اور جماعت محدثین کو دعوت دی اور میرے والد ماجد (امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو بھی) دعوت میں تشریف لانے کا مطالبہ کیا، چنانچہ سارے مدعوین چلے گئے اور ان کے بعد میرے والد صاحب تشریف لے گئے میں بھی ان کے ساتھ تھا والد صاحب جب گھر میں داخل ہوئے انھیں ایک کمرے میں بٹھا دیا گیا اور ان کے ساتھ محدثین کی ایک جماعت بھی بیٹھی ہوئی تھی، محدثین میں ایک آدمی تھا جسے ابوبکر کے نام سے یاد کیا جاتا تھا اور احول کے نام سے معروف تھا وہ والد صاحب سے کہنے لگا: اے ابوعبداللہ! یہاں تو چاندی کے برتن ہیں، والد صاحب نے جب غور کیا کیا دیکھتے ہیں کہ سامنے چاندی کی ایک کرسی رکھی ہوئی ہے چنانچہ والد صاحب فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور چل پڑے ان کے پیچھے پیچھے دیگر لوگ بھی چل دیئے میزبان کو اطلاع کی گئی وہ فوراً نکل کر والد صاحب سے آملا اس نے بڑی حیل حجت کی کہ والد صاحب واپس لوٹ جائیں مگر والد صاحب نہ لوٹے حتی کہ بعض حضرات کو سفارش کے لئے بھی بھیجا مگر والد صاحب ایک ہی رائے پر ڈٹے رہے اور واپس نہ گئے بعد میں اس آدمی کو بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔

۱۳۷۴۶- عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، ابوحفص عمر بن صالح موسیٰ کہتے ہیں میں اور یحیٰ جلاء جن کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ ابدال میں سے تھے) ابوعبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس گئے آپ رحمہ اللہ کے پاس بوران، زہیر اور ہارون جمال بیٹھے ہوئے تھے، میں نے امام احمد رحمہ اللہ سے پوچھا: اے ابوعبداللہ کس چیز سے دل نرم ہوجاتے ہیں؟ چنانچہ آپ رحمہ اللہ نے تلامذہ کی طرف دیکھا اور آنکھ سے اشارہ کیا پھر تھوڑی دیر کے لئے سر جھکا لیا پھر سر اوپر اٹھا کر فرمایا: اے بیٹے! رزق حلال کھانے سے دل نرم ہوجاتے ہیں پھر میں ابونصر بشر بن حارث کے پاس گیا ان سے کہا اے ابونصر! دل کس چیز سے نرم ہوتے ہیں؟ انہوں نے جواب میں یہ آیت پڑھی ''الا بذکر اللہ تطمئن القلوب'' (الرعد: ۲۸) خبردار! اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے'' میں نے کہا: میں تو ابوعبداللہ کے پاس سے آرہا ہوں بشر رحمہ اللہ نے کہا: بتاؤ ابوعبداللہ نے تمہیں کیا کہا؟ میں نے کہا: انہوں نے کہا ہے کہ رزق حلال کھانے سے دل نرم ہوتے ہیں، بشر رحمہ اللہ کہنے لگے: ابوعبداللہ نے اصل وحقیقت کو بیان کیا ہے، پھر میں عبدالوہاب بن الحسن کے پاس گیا ان سے بھی یہی سوال کیا: انہوں نے بھی جواب میں مذکورہ بالا آیت تلاوت کی میں نے کہا: میں تو ابوعبداللہ کے پاس سے آرہا ہوں، سن کر شدت فرحت سے ان کا چہرہ سرخ ہوگیا اور کہنے لگے بتاؤ۔ ابوعبداللہ نے کیا کہا ہے؟ میں نے کہا: ابوعبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ رزق حلال سے دلوں میں نرمی آتی ہے، ابوالحسن کہنے لگے ابوعبداللہ نے اصل جوہر تمہیں بتلایا ہے سو وہی بات اصل ہے جو ابوعبداللہ نے فرمائی۔

۱۳۷۴۷- عبداللہ، احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں میرے والد ماجد رحمہ اللہ نے طرسوس اور یمن کا سفر پیدل چل کر کیا ہے، پانچ حج کئے ہیں اور ان میں سے تین حج پیدل چل کر کے کئے ہیں، کسی آدمی کے لئے ممکن نہیں کہ وہ یوں کہہ سکے کہ اس نے میرے والد صاحب کو اس علاقے کے نواحات میں دیکھا ہے، صرف جمعہ کی نماز کے لئے باہر تشریف لے جاتے تھے، تنہائی پسند تھے چنانچہ بشر رحمہ اللہ بھی اس قدر تنہائی پر صبر کرتے تھے چنانچہ وہ بھی تھوڑی دیر کے لئے اس طرف نکل جاتے کبھی اس طرف۔

۱۳۷۴۸- عبداللہ، احمد، عبداللہ بن احمد سے پوچھا گیا: کیا آپ کے والد صاحب انتقال کے وقت باتیں سمجھ لیتے تھے؟ عبداللہ نے اثبات میں جواب دیا: ہم انھیں وصیت کرتے تھے پھر وہ ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے: صالح کہنے لگے: کیا انہوں نے فرمایا تھا کہ میری انگلیوں

میں خلال کرو؟ پس ہم نے خلال کیا والد نے اشارہ کرنا چھوڑ دیا اور اسی وقت ان کی روح پرواز کرگئی۔

۱۳۷۴۹- اپنے والد عبداللہ سے، احمد، عبداللہ سے مروی ہے کہ والد صاحب نے مرض وفات میں مجھے حکم دیا کہ عبداللہ بن ادریس کی کتاب نکالو، میں نے کتاب نکالی، حکم کیا: لیث کی احادیث نکالو، پھر فرمایا: میں نے طلحہ سے کہا کہ طاؤس سے مرض میں رونے کو ناپسند سمجھتے تھے۔ چنانچہ طاؤس کے لئے نہیں سنا گیا کہ وہ مرض میں روئے ہوں حتیٰ کہ ان کی وفات ہوگئی، میں نے والد صاحب کو حدیث پڑھ کرسنائی چنانچہ تا وفات دوران مرض معمولی آواز بھی نہیں سنی گئی (سبحان اللہ حالتیں دو ہیں مرض پر کون روتا ہے، اور چپ رہنا دونوں حالتیں باعث اجر وثواب ہیں، اگر روتا نہیں تو اس لئے کہ بیماری بھی رحمت ہے بھلا رحمت پر کون روتا ہے، اگر روتا ہے تو اس لئے کہ یا اللہ میں کمزور ضعیف ہوں اور اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی وانکساری ظاہر کرتا ہوں گویا وجہ ثانی کی رو سے نہ رونا اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک طرح کی جرأت کرنا ہے اور رونا اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی ہے حاصل یہ کہ اگر روئے تو جزع وفزع نہ کرے اور اگر نہ روئے تو محض اس لئے کہ بیماری رحمت ہے (ھذا ماسنح علی قلبی وَللہ الحمدُ علی ذالک)

۱۳۷۵۰- عمر بن احمد بن عثمان، محمد بن عمرویہ، عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں دین والد صاحب کی وفات کے وقت ان کے پاس موجود تھا اور میں نے ہاتھ میں ایک کپڑا لیا ان کے پاس بیٹھ گیا تا کہ روح پرواز ہوتے ہی میں آپ رحمہ اللہ کے جبڑے باندھ لوں والد صاحب پر نزع طاری تھی، چنانچہ والد صاحب پر ایسی کیفیت طاری ہوتی ہم سمجھتے کہ آپ کی روح پرواز کرچکی مگر پھر افاقہ ہوجاتا، ایک مرتبہ افاقہ ہوا تو ہاتھ سے دور ہونے کا اشارہ کررہے تھے، دو مرتبہ ایسا کیا، جب تیسری مرتبہ کیا میں نے عرض کیا: اے ابا جان! اس وقت یہ کیسا معمہ ہے؟ فرمایا: ابلیس علیہ لعنۃ اللہ میرے برابر میں آکر کھڑا ہوا اور اپنی انگلیاں کاٹ رہا تھا اور کہہ رہا تھا، اے احمد! میری آزمائش میری آزمائش میں اسے جھڑک رہا تھا، تھوڑی ہی دیر کے بعد والد صاحب رحمہ اللہ کی روح پرواز کرگئی۔

۱۳۷۵۱- اپنے والد عبداللہ سے، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں میں نے والد صاحب رحمہ اللہ کی وفات پر چیونٹی کو بھی بلوں سے باہر نکلے ہوئے دیکھا پھر میں نے کالی کالی چیونٹیاں نکلی ہوئی دیکھیں جو بعد میں میں نے کبھی نہیں دیکھیں، میں نے ایک مرتبہ والد صاحب رحمہ اللہ کو نبی ﷺ کے بال مبارک ہاتھ میں لئے ہوئے دیکھا کہ اپنے منہ پر رکھے ہوئے ہیں اور ان کا بوسہ لے رہے ہیں۔ میں نے انھیں بال مبارک آنکھوں پر بھی رکھتے ہوئے دیکھا اور کبھی کبھار بال پانی میں ڈبوتے اور پھر تبرکاً پانی پی لیتے۔ ایک مرتبہ میں نے والد صاحب کو دیکھا ان کے ہاتھ میں نبی ﷺ کا ایک برتن تھا برتن کو کنویں میں دھویا اور پھر کنویں کے پانی سے پیا۔ میں نے والد صاحب کو کئی مرتبہ آب زمزم سے پیتے دیکھا کہ شفاء کی غرض سے آب زمزم پیتے تھے، اور اس میں ہاتھ بھگو کر چہرے پر مسح کرتے۔ والد صاحب اکثر فرمایا کرتے فقر میں بھلائی ہے۔

فرمایا کرتے تھے میں چاہتا ہوں اس معاملے سے میری برابری سرابری میں نجات ہوجائے نہ میرے اوپر کچھ بن پڑے اور نہ ہی میرے حق میں (یعنی آخرت کے معاملہ میں میری خدمات دینیہ کے سامنے رکھتے ہوئے برابر سرابری کا معاملہ ہوجائے نہ میرے ذمے کوئی گناہ باقی رہے اور نہ نیکی بس برابر سرابر کرکے مجھے نجات مل جائے۔ امام احمد رحمہ اللہ کا یہ تاریخی مقولہ ہے یہ بات انہوں نے عاجزی وانکساری میں ارشاد فرمائی تھی ورنہ امام احمد رحمہ اللہ اور برابری سرابری. بخدا! ہم بھی اس آس پر پڑے ہیں کہ امام احمد کا ہاتھ تھام لیں گے اللہ تعالیٰ ہمیں ان بزرگان دین کے ساتھ نسبت عطا فرمائے آمین) والد صاحب رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے میں موت کی تمنا کرتا ہوں چونکہ فتنہ دین بہت گراں بار ہے۔ مارکٹائی اور حبس بے جا کو میں اپنے لئے برداشت کرلوں گا یہ تو محض دنیاوی فتنہ ہے۔

۱۳۷۵۲- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں ایک دن میں والد صاحب رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا والد صاحب رحمہ اللہ نے میرے پاؤں کی طرف دیکھا میرے پاؤں نرم ملائم تھے اور ان میں پھٹنیں نہیں تھیں مجھے فرمایا: یہ کیسے پاؤں ہیں؟ تم ننگے پاؤں

کیوں نہیں چلتے حتی کہ تمہارے پاؤں کھردرے ہو جائیں عبداللہ کہتے ہیں والد صاحب رحمہ اللہ نے طرسوس کا سفر پیادہ پا کیا تھا، میرے والد صاحب تنہائی پسند تھے انھیں صرف مسجد یا نماز جنازہ یا کسی مریض کے پاس دیکھا جا سکتا تھا ورنہ باہر نہیں نکلتے تھے بازاروں میں چلنا پھرنا مکروہ سمجھتے تھے۔

۱۳۷۵۳- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم دورقی کہتے ہیں جب امام احمد رحمہ اللہ مکہ مکرمہ میں عبدالرزاق کے پاس سے ہو کر آئے میں نے ان کے چہرے کا رنگ بدلا ہوا دیکھا اور وہاں پر مشقت اور تھکاوٹ کے اثرات نمایاں دکھائی دے رہے تھے، میں نے کہا: اے ابو عبداللہ! عبدالرزاق کے پاس جانے میں آپ کو بہت مشقت برداشت کرنی پڑی، احمد رحمہ اللہ فرمانے لگے: جو استفادہ ہم نے عبدالرزاق سے کیا ہے اس کے پیش نظر یہ مشقت بہت ہلکی ہے چنانچہ ہم نے عبدالرزاق سے وہ حدیثیں لکھیں جو زہری عن سالم عن عبداللہ عن ابیہ اور زہری عن سعید بن مسیب عن ابی ہریرہؓ کی اسناد سے مروی ہیں۔

۱۳۷۵۴- عبداللہ، عبداللہ بن احمد کہتے ہیں میرے والد ماجد رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم نے امام عبدالرزاق سے بجز ایک مجلس کے زبانی احادیث نہیں لکھی اور وہ یوں ہوا تھا کہ ایک مرتبہ رات کے وقت ہم نے انھیں ایک جگہ بیٹھے ہوئے پایا وہیں انہوں نے ہمیں ستر (۷۰) حدیثیں املاء کیں پھر امام عبدالرزاق رحمہ اللہ تلامذہ کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے: اگر یہ آدمی (یعنی امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ) نہ ہوتا میں تمہیں حدیثیں نہ بیان کرتا۔ عبداللہ کہتے ہیں: ہر وہ آدمی جس نے اسی سال کی عمر کے بعد عبدالرزاق سے سماع کیا ہے؟ اسکا سماع ضعیف ہے میرے والد صاحب رحمہ اللہ نے عبدالرزاق سے بہت پہلے سماع کیا ہے۔

۱۳۷۵۵- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل سے مروی ہے کہ عثمان بن یحییٰ قرسانی کا بیان ہے کہ ہم سفیان بن عیینہ کے پاس ہوتے تھے ان کی مجلس میں بہت بھیڑ ہوتی تھی چنانچہ ایک دن امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ہجوم کی گرمی کی وجہ سے بیہوش ہو گئے، اہل مجلس میں سے ایک آدمی جسے زکریا کے نام سے پکارا جاتا تھا اور وہ سفیان رحمہ اللہ کی خدمت کیا کرتا تھا اور انھیں اپنے ساتھ مجلس درس میں لایا کرتا تھا، سفیان رحمہ اللہ سے کہنے لگا: آپ حدیثیں سنائے جا رہے ہیں اور ادھر خیر الناس احمد بن حنبل مر چکے ہیں؟ پھر پانی کے چھینٹے مارے، جب امام احمد رحمہ اللہ نے پانی کی ٹھنڈک محسوس کی بیہوشی دور ہوئی اور افاقہ ہوا، سفیان رحمہ اللہ نے مجلس حدیث برخواست کر دی اور اٹھ کر چلے گئے۔

۱۳۷۵۶- سلیمان، عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں مجھے فتح بن خشرف نے خط لکھا کہ انہوں نے ترمذ موسیٰ بن حزام ترمذی کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں ابو سلیمان جرجانی کے پاس محمد بن حسن کی کتابوں کے حصول کے لئے آتا جاتا تھا ایک دن مجھے امام احمد رحمہ اللہ پل کے قریب ہی سامنے سے آتے ہوئے مل گئے فرمایا: کہاں جا رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: ابو سلیمان کی طرف فرمایا: تمہارے اوپر بڑا افسوس ہے تم نے نبی ﷺ تک تین واسطوں کو چھوڑ دیا ہے اور ابو حنیفہ تک تم تین واسطوں کی طرف متوجہ ہو گئے ہو میں نے کہا وہ کیسے اے ابو عبداللہ؟ فرمایا: یزید بن ہارون واسط میں کہتا ہے حدثنا محمد بن حسن عن یعقوب عن ابی حنیفہ موسیٰ بن حزم کہتے ہیں ان کی بات میرے دل میں جاگزیں ہو گئی میں نے اس وقت کرائے پر سواری لی اور واسط چل پڑا اور یزید بن ہارون سے سماع کیا۔

۱۳۷۵۷- حسین بن محمد، احمد بن محمد بن عمر، ابو عباس سے مروی ہے کہ ابوداؤد کہتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی طرسوس کی جامع مسجد سے باہر نکل رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بعد دو آدمیوں کی اقتداء کرو یعنی احمد بن حنبل کی، ایک دوسرے آدمی کا بھی نام لیا جسے میں بھول گیا ہوں ابوداؤد کہتے ہیں میں بھول گیا ہوں۔

۱۳۷۵۸- حسین بن محمد، احمد بن محمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابونصر، عبد بن حمید کہتے ہیں ایک دفعہ میں بغداد میں ایک مسجد میں تھا اور محدثین بیٹھے آپس میں مذاکرہ کر رہے تھے، امام احمد رحمہ اللہ اس وقت نوجوان تھے، لیکن تمام محدثین کے منظور تھے، اچانک ابو سعید بلخی

جو کہ ہمارے ایک شیخ ہیں اندر داخل ہوئے اور ابوعبداللہ امام احمد رحمہ اللہ کے قریب ہو کر بیٹھ گئے، امام رحمہ اللہ سے کوئی سوال پوچھا امام رحمہ اللہ نے جواب دیا، پھر شیخ نے بات کا رخ کلام کی طرف موڑ دیا، امام احمد رحمہ اللہ کلام میں بہت کم گفتگو کرتے تھے، چنانچہ امام رحمہ اللہ نے شیخ کو کوئی جواب نہ دیا اور ہاتھ سے دو ہو جانے کا اشارہ کیا، امام احمد رحمہ اللہ کے بعض ساتھی سمجھ گئے کہ شیخ نے امام رحمہ اللہ سے کوئی ایسا سوال پوچھا ہے جسے امام رحمہ اللہ ناپسند فرماتے ہیں چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ ابوسعید بلخی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے آدمی ہماری مجلس میں صرف نبی ﷺ کی احادیث کا مذاکرہ ہوتا ہے اور یہاں سارے اصحاب حدیث بیٹھے ہیں۔ جو سوال تم نے کیا ہے اسے لیکر ابن ابی داؤد کے پاس چلے جاؤ ہمارا اس سے کوئی واسطہ نہیں۔

۱۳۷۵۹- حسین بن محمد، ابواسود عبدالرحمٰن بن فیض، ابراہیم بن محمد بن حسن کہتے ہیں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو خلیفہ کے پاس داخل کیا گیا وہاں موجود حاضرین خوف سے سہمے ہوئے تھے چونکہ خلیفہ نے ابھی ابھی دو آدمیوں کے سر قلم کرنے کا حکم صادر کیا تھا، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ابوعبدالرحمٰن شافعی کی طرف دیکھا اور فرمایا: تم نے امام شافعی رحمہ اللہ سے فسخ کے بارے میں کیا حفظ کیا ہے؟ ابن ابو داؤد کہنے لگا اس آدمی کو دیکھو! اسے یہاں پیش کیا گیا ہے تاکہ اسکی گردن تن سے جدا کر دی جائے اور یہ فقہ کے متعلق مناظرہ کر رہا ہے۔ (بات واضح ہے کہ اللہ والوں کو موت کا خوف نہیں ہوتا)

۱۳۷۶۰- سلیمان، عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ ثابت بن احمد بن شبویہ اپنے والد احمد بن شبویہ کو امام احمد رحمہ اللہ پر فضیلت دیتا تھا اور کہتا کہ احمد بن شبویہ جہاد میں مشغول رہے اور قیدیوں کو آزاد کراتے رہے اور پوری عمر سرحدوں پر گزاری، میں نے اپنے بھائی سے پوچھا کہ تمہارے نزدیک ان دونوں میں سے کون افضل ہے؟ جواب دیا: ابوعبداللہ احمد بن حنبل افضل ہیں۔ لیکن میں نے اس پر قناعت نہ کی مجھے رہ رہ کر احمد بن شبویہ پر تعجب آتا چنانچہ ایک سال بعد میں نے خواب دیکھا کہ ایک شیخ ہیں اور ان کے اردگرد بہت سارے لوگ جمع ہیں لوگ ان سے سوال کر رہے ہیں اور سوالات کے جوابات سن رہے ہیں، میں بھی ان کے پاس بیٹھ گیا، جب وہ چل پڑے میں بھی ان کے پیچھے پیچھے ہولیا میں نے پوچھا: اے ابوعبداللہ! مجھے بتایئے آپ کے نزدیک احمد بن حنبل افضل ہیں یا احمد بن شبویہ؟ جواب دیا: سبحان اللہ! احمد بن حنبل آزمائش میں مبتلاء کئے گئے اور انہوں نے صبر کا دامن کسی حال میں ہاتھ سے نہیں چھوڑا حالانکہ احمد بن شبویہ عافیت میں رہے ہیں، کیا آزمائش میں مبتلا آدمی اور جو عافیت میں رہا ہو برابر ہو سکتے ہیں۔ بہت بعید ہے دونوں کے درمیان کتنی دوری ہے۔

۱۳۷۶۱- سلیمان بن احمد، ہیثم بن خلف، عباس بن محمد دوری سے مروی ہے کہ ہمارے ایک پڑوسی علی بن ابوحرارہ کا بیان ہے کہ میری والدہ تقریباً بیس سال سے اپاہج تھیں ایک دن والدہ نے مجھ سے کہا: احمد بن حنبل کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ میرے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں، چنانچہ میں امام احمد رحمہ اللہ کی طرف چل پڑا اور ان کے گھر پہنچ کر دروازہ کھٹکھٹایا لیکن میرے لئے دروازہ نہ کھولا گیا امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: کون ہے؟ میں نے عرض کیا: میں ادھر قریب ہی رہنے والا ایک آدمی ہوں میری والدہ اپاہج ہے وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہونے سے معذور ہے اس نے کہا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے حضور اس کے لئے دعا کریں، آپ رحمہ اللہ نے غصہ بھرے لہجے میں جواب دیا: ہم خود زیادہ محتاج ہیں کہ تمہاری والدہ ہمارے لئے اللہ کے حضور دعا کرے، میں اسی لمحے واپس لوٹ آیا، پیچھے مڑ کر جو دیکھا کہ ایک بوڑھی عورت امام احمد رحمہ اللہ کے گھر سے باہر نکل رہی ہے اور کہہ رہی ہے: تم ہو جو ابوعبداللہ کے ساتھ بات کر رہے تھے، میں نے اثبات میں جواب دیا، کہنے لگی: میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو چھوڑ کر نکلا در آنحالیکہ وہ تمہاری والدہ کے لئے اللہ کے حضور دعا کرنے میں مشغول تھے اس آدمی کا کہنا ہے کہ میں فوراً اپنے گھر آیا اور زور زور سے دروازے پر دستک دی کیا دیکھتا ہوں کہ والدہ اپنے پاؤں پر تندرست حالت میں چلتی ہوئی آئی اور دروازہ کھولا اور کہنے لگی: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے عافیت عطا فرمادی ہے۔

۱۳۷۶۲- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق ثقفی، یعقوب بن یوسف، محمد بن عبیدہ صدقہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے خواب دیکھا کہ ہم لوگ عرفہ میں موجود ہیں اور لوگ نماز کی انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں، میں نے کہا: لوگوں کو بھلا کیا ہوا نماز نہیں پڑھتے؟ لوگوں نے جواب دیا: کہ لوگ امام کی انتظار میں ہیں، چنانچہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تشریف لائے اور لوگوں کو نماز پڑھائی محمد کہتے ہیں: صدقہ پہلے فقہین کی رائے کا مذہب رکھتے تھے، اس کے بعد جب ان سے کسی چیز کے متعلق سوال کیا جاتا تو کہتے: امام سے پوچھو۔

۱۳۷۶۳- محمد بن علی بن حبیش، عبداللہ بن اسحٰق، مدائنی، محمد بن حرب، عبید بن محمد، عمار کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے خواب میں حضرت خضر علیہ السلام کو دیکھا میں نے ان سے امام احمد بن حنبل کے بارے میں سوال کیا، کہنے لگے: وہ صدیق ہے۔

۱۳۷۶۴- ظفر بن احمد، عبداللہ بن ابراہیم جریری، ابوجعفر محمد بن صالح ابودریح، بلال خواص کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ خضر علیہ السلام کو خواب میں دیکھا میں نے ان سے کہا: بشر رحمہ اللہ کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ جواب دیا: بشر نے اپنے بعد اپنی مثال کوئی نہیں چھوڑی، میں نے پھر ان سے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے بارے میں پوچھا؟ فرمایا وہ صدیق ہیں، پھر میں نے ابوثور کے بارے میں پوچھا؟ فرمایا: وہ آدمی حق کا سچا طالب ہے، میں نے پوچھا: میں آپ کو کس وسیلے سے دیکھ سکتا ہوں؟ فرمایا: اپنی ماں کی فرمانبرداری کر کے۔

۱۳۷۶۵- ظفر بن احمد، عبداللہ بن قاسم قرشی، محمد بن اسحٰق قاشانی، اسحٰق بن حکیم کہتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل کو خواب میں دیکھا، کیا دیکھتا ہوں کہ ان کے کندھے پر نور سے دو سطریں لکھی ہوئی ہیں، یوں لگتی تھیں گویا کہ روشنائی سے لکھی گئی ہیں، وہ الفاظ مسطورہ یہ تھے "فسیکفیکهم الله وهو السمیع العلیم" (بقرہ: ۱۳۷) اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی طرف سے آپ کی کفایت کریں گے اور اللہ تعالیٰ سمیع و بصیر ہیں۔

۱۳۷۶۶- محمد بن علی بن حبیش، عبداللہ بن اسحٰق مدائنی کہتے ہیں میں نے اپنے والد صاحب کو فرماتے سنا ہے کہ ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک پتھر پھٹا اور اس سے ایک جھنڈا ظاہر ہوا۔ میں نے کہا یہ کیا ہے؟ جواب ملا: احمد بن حنبل نے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے، یہ بھی کہا گیا ہے کہ انہی دنوں میں امام احمد رحمہ اللہ کو کوڑے مارے گئے تھے۔

۱۳۷۶۷- محمد بن علی بن حبیش، عبداللہ بن ابی داؤد سے مروی ہے کہ علی بن سہل سجستانی مرجئہ کے عقائد کا معتقد تھا میں نے اس سے کہنا شروع کیا کہ ان عقائد سے رجوع کرلو کہنے لگا میں امام احمد کے قول سے رجوع نہیں کروں گا، میں نے کہا کیا تم نے امام احمد کو دیکھا ہے؟ کہنے لگا جی ہاں میں نے خواب میں انھیں دیکھا ہے کہ قیامت برپا ہو چکی ہے لوگ پل صراط پر کھڑے ہیں اور پل کو وہی آدمی عبور کرنے پاتا ہے جس کے پاس مہر زدہ تصدیق ہے، ایک طرف ایک آدمی کھڑا مہر لگا رہا ہے میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کون آدمی ہے جو لوگوں کو مہر لگا کر دے رہا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: یہ امام احمد بن حنبل ہیں رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۱۳۷۶۸- سلیمان بن احمد، محمد بن فضل سقطی، سلمہ بن شبیب کہتے ہیں ہم معتصم کے زمانے میں امام احمد بن حنبل کے پاس بیٹھے ہوئے تھے یکایک ایک آدمی اندر داخل ہوا اور کہنے لگا: تم میں سے احمد بن حنبل کون ہے؟ ہم سب خاموش ہو گئے اور اسے کچھ جواب نہ دیا: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ خود ہی بول پڑے اور کہا: میں ہوں احمد: تمہیں کیا کام ہے؟ بولا: میں خشکی و تری کا تقریباً چار سو فرسخ کا سفر طے کر کے آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں، میں جمعہ کی رات سویا ہوا تھا خواب میں ایک آدمی میرے پاس آیا اور کہنے لگا: کیا تم احمد بن حنبل کو جانتے ہو؟ میں نے نفی میں جواب دیا، کہا: بغداد جاؤ اور اس کے بارے میں لوگوں سے پوچھو سو جب تم اسے دیکھ لو اس سے کہو کہ خضر تمہیں سلام کہتا ہے نیز کہتا ہے کہ آسمانوں کا مالک تجھ سے راضی ہے اور تمام فرشتے بھی تجھ سے راضی ہیں چونکہ تم نے محض اللہ کی رضا کے لئے صبر کیا۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: "ماشاء الله لاقوة الا بالله" کیا تمہیں اس کے علاوہ کوئی اور کام بھی ہے؟ آدمی بولا: میں آپ

کے پاس صرف اسی کام کے لئے آیا ہوں، پھر اس آدمی نے ہمیں وہیں چھوڑ کر رخت سفر باندھ لیا۔

۱۳۷۶۹- عمر بن احمد بن عثمان، ہزہ بن حسین، احمد بن جلد دعا کہتے ہیں جس دن امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا انتقال ہوا وہ جمعہ کا دن تھا میں نماز سے فارغ ہو کر گھر واپس لوٹ آیا سوتے وقت ارادہ کیا کہ یا اللہ! آج رات امام احمد بن حنبل کو مجھے خواب میں دکھادے، چنانچہ میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ امام احمد رحمہ اللہ زمین وآسمان کے درمیان ایک نورانی گھوڑے پر سوار ہیں اور ان کے ہاتھ میں نورانی لگام ہے، میرا ہاتھ لگام تک پہنچ گیا، میں نے لگام پکڑلی، امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: اقرار کرو کہ خبر معاینہ کی طرح نہیں ہوسکتی (یعنی سنی ہوئی بات سچائی وثبوت میں آنکھ دیکھی ہوئی بات کی طرح نہیں ہوسکتی) میں نے لگام چھوڑ دی اور نیند سے بیدار ہو گیا۔

۱۳۷۷۰- سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابار، حبیش بن ورد کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کی خواب میں زیارت کی میں نے پوچھا یا نبی اللہ! احمد بن حنبل کا کیا حال ہے؟ ارشاد فرمایا: عنقریب ہی تمہارے پاس موسیٰ علیہ السلام آنا چاہتے ہیں ان سے پوچھ لینا چنانچہ یکا یک میں نے اپنے آپ کو موسیٰ ؑ کے پاس کھڑے پایا، میں نے پوچھا: یا نبی اللہ! امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا کیا حال ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: احمد بن حنبل خوشی اور غمی دونوں میں آزمائش میں مبتلا کئے گئے، لیکن انھیں صدیق پایا گیا اور انھیں زمرہ صدیقین میں داخل کر دیا گیا۔

۱۳۷۷۱- عبداللہ بن محمد بن جعفر، مسلم بن حاتم عکلی، ابراہیم بن جعفر مروزی کہتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو خواب میں خراماں خراماں چہل قدمی کرتے ہوئے دیکھا میں نے کہا: اے ابو عبداللہ! یہ چہل قدمی کا کونسا انداز ہے؟ فرمایا: یہ سلامتی کے دار میں خدام کی چہل قدمی ہے۔

۱۳۷۷۲- ابونصر صوفی حنبلی، عبداللہ بن احمد نہروانی، ابوالقاسم عبداللہ بن قاسم قریشی کہتے ہیں کہ میں نے مروزی کو کہتے سنا ہے کہ میں نے خواب میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو دیکھا انہوں نے سبز رنگ کے دو کپڑے زیب تن کر رکھے تھے اور پاؤں میں سرخ سونے کے جوتے پہن رکھے تھے جنکے تسمے سبز زمرد کے تھے، ان کے سر پر نور کا ایک تاج رکھا ہوا تھا جسے جواہر کے ساتھ مرصع کیا گیا تھا، اس زرق برق لباس میں ملبوس امام احمد خراماں چل رہے ہیں۔ میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! یہ کونسا چلنے کا انداز ہے؟ فرمایا: دارالسلام میں خدام کے چلنے کا یہی انداز ہے۔

۱۳۷۷۳- ابونصر صوفی حنبلی، عبداللہ بن احمد نہروانی، ابوقاسم عبداللہ بن قاسم قرشی، مروزی کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ خواب میں احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو سبز رنگ کے کپڑوں میں ملبوس دیکھا ان کے پاؤں میں سرخ سونے کے جوتے ہیں جن کے تسمے سبز زمرد کے ہیں اور ان کے سر پر نور کا عظیم الشان تاج سجایا گیا ہے جسے جواہر کے ساتھ مرصّع کیا گیا ہے، اور وہ خراماں خراماں چلے جا رہے ہیں میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! اس طرح کی چہل قدمی تو آپ کے بارے میں معروف نہیں ہے پھر کیوں کر؟ فرمایا: دارالسلام میں خدام کی یہی چہل قدمی ہوتی ہے، میں نے کہا آپ کے سر پہ تاج کیسا ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت کی مجھے جنت میں داخل کیا مجھے عمدہ عمدہ جوڑے پہنائے میری عزت واکرام کیا، اور مجھے مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: اے احمد! یہ سب انعام واکرام تمہارے اس قول کی وجہ سے ہوا جو تم نے کیا کہ میرا کلام غیر مخلوق ہے۔

۱۳۷۷۴- محمد بن عبداللہ رازی، ابوالقاسم احمد بن محمد بن سائح، ابوعبداللہ بن خزیمہ کہتے ہیں کہ جب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا انتقال ہوا میں شدید غم سے دوچار ہو گیا، رات بھی غمزدہ حالت میں گزاری تاہم رات کو میں نے خواب میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو فاخرانہ چال میں مشی کرتے ہوئے دیکھا، میں نے پوچھا: اے ابوعبداللہ! یہ فاخرانہ چال کیسی ہے؟ فرمایا: دارالسلام میں خدام کا یہی انداز چال ہے، میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا، فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت کی میرے سر پر تاج سجایا اور مجھے سنہری جوتے پہنائے، اللہ تعالیٰ نے مجھے خطاب کر کے فرمایا: اے احمد یہ سب انعام واکرام تمہارے اس قول کی وجہ سے ہے جو تم نے قرآن مجید کے

ے میں کیا کہ "میرا کلام غیر مخلوق ہے پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے حکم دیا: اے احمد! میرے حضور وہ دعائیں مانگو جو تمہیں سفیان ثوری کے واسطے سے پہنچی ہیں اور تم دنیا میں بھی وہ دعائیں مانگتے تھے، میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کیا، اے میرے رب! ہر چیز تیرے قبضہ قدرت میں ہے پس مجھ پر جو تجھے قدرت حاصل ہے اسکا واسطہ مجھ سے کسی چیز کے متعلق سوال نہ کرنا اور میری ہر قسم کی خطا معاف فرمادے، ارشاد ہوا! اے احمد یہ میری جنت ہے اس میں داخل ہو جا اور اسی میں قیام کر، چنانچہ میں جنت میں داخل ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ سامنے سفیان ثوری رحمہ اللہ ہیں اور ان کے سبز رنگ کے دو پر ہیں ان کے ذریعے جنت میں ایک درخت سے دوسرے درخت پر اڑ جاتے ہیں اور زبان سے کہتے جا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے ہمیں جنت کی زمین عطا فرمائی جہاں چاہیں ہم ان میں رہیں پس عمل کرنے والوں کے لئے اچھا اجر ہے۔ میں نے کہا: عبدالوہاب وراق کے ساتھ کیسا معاملہ ہوا؟ فرمایا: میں نے انھیں نور کے سمندر میں چھوڑا ہے وہ رب غفور کی زیارت کئے جا رہے ہیں، میں نے پوچھا بشر رحمہ اللہ کے ساتھ کیسا معاملہ ہوا؟ فرمایا: بخ بخ، بشر جیسا کون ہو سکتا ہے میں نے انھیں رب ذوالجلال کے سامنے دیکھا ہے اور ان کے سامنے جنتی کھانوں سے دستر خوان سجایا گیا تھا، اللہ عزوجل انکی طرف خصوصی توجہ کر رہے ہیں اور بشر سے فرما رہے ہیں اے آدمی جس نے دنیا میں نہیں کھایا اور پیا اب کھا اور پی اور عیش عشرت میں رہ۔

۱۳۷۵- اپنے والد عبداللہ سے، احمد بن عمر، نصر بن خزیمہ سے مروی ہے کہ مجمع بن مسلم کہتے ہیں کہ ہمارا ایک پڑوسی تھا جو قزوین میں قتل کر دیا گیا تھا چنانچہ جس رات امام احمد رحمہ اللہ نے وفات پائی اسکی صبح کو ہمارے مقتول پڑوسی کا بھائی ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا: آج رات میں نے ایک عجیب خواب دیکھا چنانچہ رات کو میں نے اپنے بھائی کو بہت خوبصورت شکل میں دیکھا درآنحالیکہ وہ عالیشان گھوڑے پر سوار تھا، میں نے اس سے پوچھا: اے بھائی: کیا تجھے قزوین میں قتل نہیں کر دیا گیا تھا؟ جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے شہداء اور آسمانوں کے رہنے والوں کو حکم کیا ہے کہ سب کے سب امام احمد بن حنبل کی نماز جنازہ میں حاضر ہوں میں بھی ان لوگوں میں شامل ہوں جنھیں حاضری کا حکم کیا ہے ہم نے اس رات کی تاریخ نوٹ کر لی جب تحقیق کی تو پتہ چلا واقعۃ اس رات امام احمد بن حنبل نے وفات پائی۔

۱۳۷۶- احمد، نصر، ابن مجمع، حجاج بن یوسف کہتے ہیں میں نے خواب میں اپنے چچازاد کو دیکھا میں نے ان سے امام احمد کے بارے میں پوچھا کہنے لگے: وہ تو عمر بن الخطاب ؓ کے اصحاب میں سے ہیں۔

۱۳۷۷- اپنے والد سے، احمد، نصر، ابن مجمع، ابوقاسم احول، یعقوب بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے خواب میں حضرت سری سقطی رحمہ اللہ کو دیکھا میں نے پوچھا: آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا، کہا اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی طرف نظر کرنا میرے لئے مباح کر دیا ہے، میں نے پھر پوچھا: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور احمد بن نصر کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ کہا: وہ دونوں جنت میں پھلوں میں مشغول ہیں۔

۱۳۷۸- حسین بن محمد، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر محمد بن علی بن بحر، ابوعبدالرحمٰن بن صباح کہتے ہیں میں نے خواب دیکھا گویا کہ میں کسی ابھری ہوئی چیز پر ہوں اور میرے سامنے دو آدمی کھڑے رو رہے ہیں، میں نے ایک کو سنا وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا ہے ابن عمرؓ کے ساتھی نے ہجرت کر لی ہے، دوسرا بولا لوگ ایسا نہیں کرنے دیں گے، یکا یک ایک آدمی قدرے دور سے آتا ہوا دکھائی دیا سر اور داڑھی کے بالوں میں خضاب کر رکھا تھا، ان دونوں میں سے ایک آدمی دوسرے سے کہنے لگا: یہ ہے ابن عمرؓ کا ہم نشین چنانچہ جب وہ آدمی قریب ہوا دیکھا تو وہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تھے، میں بلند مرتفع جگہ کے قریب ہوا دیکھا کہ وہاں ابن عمرؓ کھڑے ہیں انہوں نے اپنی داڑھی میں زرد رنگ کا خضاب کیا ہوا ہے، اور کہہ رہے ہیں کہ نجاستوں اور پلیدیوں والوں کے لئے کیا ہے اور اس کے لئے کیا ہے؟ ان کی باتیں اس عظیم ہستی کے بارے میں لاشیء کے درجے میں ہیں، پھر میں بیدار ہو گیا: میں نے یہ خواب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو دیکھنے سے پہلے دیکھا تھا: پھر بعد میں میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو دیکھا سو ایسا ہی پایا جیسا انھیں خواب میں دیکھا تھا۔

۱۳۷۷۹- حسین بن محمد، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن یحیٰ، محمد بن ہیثم بن علی قسوری کہتے ہیں جب حمدون بردعی ابوزرعہ کے پاس احادیث لکھنے کے لئے وارد ہوئے تو ان کے گھر میں ساز و سامان، برتن اور بچھونے دیکھے، ابوزرعہ بولے: یہ سب کچھ میرے بھائی کی ملکیت ہے، حمدون نے چاہا کہ واپس لوٹ جائیں، چنانچہ جب رات ہوئی تو انہوں نے خواب دیکھا کہ ایک نمایاں جگہ پر کھڑے ہیں اور پانی میں کسی آدمی کا سایہ دکھائی دیا وہ آدمی بولا! تم ہی وہی آدمی ہو جو ابوزرعہ کو زہد کا طعنہ دے رہے تھے؟ کیا تم جانتے ہو کہ احمد بن حنبل ابدال میں سے تھے؟ چنانچہ جب احمد بن حنبل رحمہ اللہ دنیا سے رخصت ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ابوزرعہ کو ان کی جگہ لا کھڑا کیا ہے۔

۱۳۷۸۰- اپنے والد عبداللہ سے، احمد بن محمد بن عمر، نصر بن خزیمہ، ابن مجمع، عبدالرزاق عمار جو کہ نیک دمشقی آدمی تھے، کہتے ہیں میں نے خواب میں نبی ﷺ کی زیارت کی میں نے عرض کیا: یارسول اللہ میرے لئے مغفرت کی دعا کیجئے: چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے میرے لئے دعا کی پھر اس کے بعد میں نے خضر علیہ السلام کو خواب میں دیکھا میں نے ان سے کہا مجھے بشر بن حارث کے بارے میں بتائیے: فرمایا: جس دن بشر رحمہ اللہ نے وفات پائی زمین پر ان سے بڑھ کر کوئی بھی متقی نہیں تھا۔ میں نے کہا: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا کیا حال ہے؟ کہا وہ تو صدیق ہیں، میں نے حسین کرابیسی کے بارے میں پوچھا؟ اس کے بارے میں بڑے سخت کلمات کہے حتیٰ کہ قریب تھا کہ اسے اسلام ہی سے نکال دیتے، میں نے کہا: مجھے قرآن کے بارے میں بتائیے: فرمایا قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہیں، میں نے ان سے نیند کے بارے میں پوچھا: فرمایا! لوگوں کو نیند سے روکو، میں نے کہا لوگ نہیں مانتے، فرمایا: جو مانے بہت اچھا اور جو نہ مانے اسے چھوڑ دو۔

۱۳۷۸۱- اپنے والد عبداللہ سے، احمد، نصر بن خزیمہ، محمد بن بشر بن مطر، عبدالرزاق کہتے ہیں میں نے خواب میں نبی ﷺ کی زیارت کی میں نے عرض کیا: بشر کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: اپنے زمانے کے سب سے بہتر انسان تھے، میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے بارے میں پوچھا: فرمایا: وہ صدیق ہیں۔

۱۳۷۸۲- اپنے والد عبداللہ سے، احمد، نصر بن خزیمہ، ابن مجمع، عبدالرزاق کہتے ہیں میں نے احمد بن حنبل کو خواب میں جنت میں دیکھا ہے ان سے میں نے بشر بن حارث کے بارے میں پوچھا: فرمایا وہ اعلیٰ علیین میں ہیں۔

بکر بن حماد مقری کہتے ہیں میں مسجد خیف میں سویا ہوا تھا نبی ﷺ کو خواب میں دیکھا میں نے سوال کیا یارسول اللہ! بشر بن حارث کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ فرمایا: بشر کو جنت کے وسط میں اتارا گیا ہے، میں نے احمد بن حنبل کے بارے میں سوال کیا؟ ارشاد فرمایا: کیا عبداللہ بن عمر نے حدیث نہیں سنائی کہ جب اللہ تعالیٰ ذکر کرنے والوں کو جنت میں داخل کرتے ہیں تو ان کی طرف مسکراتے ہیں۔

۱۳۷۸۳- اپنے والد سے، نصر، محمد بن مخلد، احمد بن محمد بن عبدالحمید کوفی، ابراہیم بن حرزان کہتے ہیں ہمارے ایک پڑوسی نے خواب دیکھا کہ آسمان سے ایک فرشتہ نازل ہوا اس کے پاس سات تاج تھے سب سے پہلے اس نے جسے تاج پہنایا وہ امام احمد بن حنبل تھے پھر صدقہ کو تاج پہنایا۔

۱۳۷۸۴- اپنے والد سے، احمد، نصر بن مخلد، محمد بن حسین بن ابی عبدالرحمٰن بن قاسم انماطی، احمد بن عمر بن یونس سے مروی ہے کہ ہمارے ایک شیخ ابوعبداللہ سجستانی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے اپنی امت میں ہمارے لئے کسی کو چھوڑا ہے جسکی ہم اقتداء کریں؟ ارشاد فرمایا: تم لوگ احمد بن حنبل کے دامن کو ہاتھ سے مت چھوڑو۔

۱۳۷۸۵- محمد بن احمد بن حمویہ عسکری، احمد بن علی بن سعید، ابوبکر بن ابی خیثمہ، یحیٰ بن ایوب مقدسی کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں نبی ﷺ کی زیارت کی گویا کہ نبی ﷺ سو رہے ہیں اور آپ ﷺ نے اپنے اوپر ایک کپڑا ڈال رکھا ہے اور امام احمد و یحیٰ دونوں آپ ﷺ سے مکھیاں دور کر رہے ہیں۔

۱۳۷۸۶- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد کہتے ہیں ابونصر فتح بن شخرف نے مجھے خط لکھا کہ ابوحطیط (جو کہ اہل خراسان کے اہل فضل میں

سے ہیں) کہتے ہیں: احمد بن حنبل اور ان کے ساتھیوں کو آزمائش میں قید کر لیا گیا، کوڑے لگنے سے پہلے پہلے کا واقعہ ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کہتے ہیں: جب رات ہوئی تو میرے دیگر ساتھی سو گئے اور میں اپنے معاملے کے بارے میں متفکر تھا، یکا یک دیکھتا ہوں کہ ایک طویل القامت آدمی لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے میرے قریب ہوا اور کہنے لگا: کیا آپ ہی احمد بن حنبل ہیں؟ میں خاموش رہا کچھ جواب نہ دیا، اس نے دوسری بار پوچھا کیا آپ ہی احمد بن حنبل ہیں؟ میں پھر خاموش رہا اس نے تیسری بار پوچھا: کیا آپ ہی احمد بن حنبل ہیں؟ میں نے جواب دیا جی ہاں میں ہی احمد بن حنبل ہوں کہنے لگا: صبر کیجئے جنت آپ کے نام ہے، امام احمد رحمہ اللہ کا کہنا ہے، جب کوڑوں کی حرارت نے مجھے بے چین کر دیا مجھے اس آدمی کی بات یاد آ گئی۔

۱۳۷۸۷- سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابار، یعقوب ابو یوسف (معروف کرخی رحمہ اللہ کے بھتیجے) کا بیان ہے کہ میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی آزمائش کے دنوں میں ایک مرتبہ سویا ہوا تھا خواب دیکھا کہ ایک آدمی بغیر آستینوں کے صوف کا جبہ پہنے ہوئے اندر داخل ہوا میں نے اس سے پوچھا آپ کون ہیں؟ جواب دیا: میں موسیٰ بن عمران ہوں میں نے کہا: کیا آپ وہی موسیٰ ہیں جن سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے کلام کیا تھا؟ میں ایسی حالت میں تھا کہ یکا یک گھنگھریالے بالوں والا ایک آدمی چھت سے ہمارے پاس اترا اس نے دو کپڑے پہن رکھے تھے میں نے کہا یہ کون ہیں؟ جواب دیا: یہ عیسیٰ بن مریم ہیں۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں وہی موسیٰ بن عمران ہوں جس سے اللہ تعالیٰ نے بدون ترجمان کے کلام کیا تھا، یہ عیسیٰ بن مریم اور تمہارے نبی ﷺ، احمد بن حنبل، عرش کو اٹھانے والے فرشتے اور دیگر تمام فرشتے گواہی دیتے ہیں قرآن کلام اللہ غیر مخلوق ہے۔

۱۳۷۸۸- سلیمان بن احمد، محمد بن عبدوس بن کامل، محمد بن فرج ابو جعفر (جو کہ امام احمد رحمہ اللہ کے پڑوسی تھے) کا بیان ہے کہ جب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ پر حوادث یعنی حبس بے جا ظلم وزیادتی اور مار کٹائی کا ایک طومار سا آن پڑا میں کچھ دل برداشتہ سا ہو گیا اور نیند کرنے لگا: مجھے خواب میں دکھائی دیا اور کہا گیا کیا تم راضی نہیں ہو کہ احمد بن حنبل ابوسواد عدوی کے مرتبہ پر فائز ہوں کیا تم نے ابوسواد کا واقعہ روایت نہیں کیا ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا: کہا: پس بلاشبہ احمد بن حنبل اسی مرتبہ پر ہیں۔

ابو جعفر محمد بن فرج کہتے ہیں اس امت کے کسی خوشحال امیر نے ابوسواد عدوی کو بلایا اور ان سے کوئی سوال پوچھا: ابوسواد نے اپنے علم کے مطابق اسے جواب دے دیا۔ مگر جواب اسکی مراد وچاہت کے موافق نہ ہوا کہنے لگا: مرادی جواب دو ورنہ تم اسلام سے بری الذمہ ہو، ابوسواد نے کہا: پھر میں کس دین کا اقرار کروں؟ بولا: ورنہ تیری بیوی طلاق کہا پھر میں رات کس کے ہاں گزاروں گا، چنانچہ امیر نے ابوسواد کو چالیس کوڑے لگوائے، سو اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے کوڑے ضائع نہیں جائیں گے، ابو جعفر محمد بن فرج کہتے ہیں میں ابوعبداللہ کے پاس آیا اور انھیں خبر دی سن کر بہت خوش ہوئے۔

۱۳۷۸۹- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو [illegible] کہتے ہیں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی آزمائش کے دنوں میں ہم لوگ سلطان کے دار میں حاضر ہوئے، امام احمد رحمہ اللہ کو حاضر کر لیا گیا تھا، چنانچہ سلطان نے جب لوگوں کو ادھر آتے ہوئے دیکھا غصے سے اس کی رگیں پھول گئیں اور آنکھیں سرخ ہو گئیں اس میں جسقدر نرمی تھی بھی وہ بھی ختم ہو گئی میں نے کہا: یہ اللہ تعالیٰ پر غصے ہو رہا ہے، ابو معمر کہتے ہیں: جب میں نے سلطان میں غیض وغضب کی لہر دیکھی میں نے امام احمد رحمہ اللہ سے کہا: اے ابوعبداللہ! خوش ہو جائیے چونکہ ہمیں محمد بن فضیل بن غزوان، ولید بن عبداللہ بن جمیع، ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف کے سلسلہ سند سے حدیث پہنچی ہے کوئی کسی مومن کے دین کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ جاتا ہے تم دیکھ سکتے ہو کہ اس کے پپوٹوں کے اندر آنکھیں گھوم رہی ہوتی ہیں یوں لگتا ہے جیسے وہ کوئی دیوانہ ہو۔

۱۳۷۹۰- حسین بن محمد، محمد بن اسماعیل بن احمد بن صالح بن احمد بن حنبل، ابو عبداللہ سلال، ابو عبداللہ محمد بن نوح کہتے ہیں میں نے

ابوعبداللہ احمد بن حنبل سے کہا اگر آپ مجھے کمزور سمجھتے ہیں آپ کمزور نہ ہو جائیں آپ ہم جیسے نہیں ہیں۔ ابوعبداللہ نے فرمایا: خوش ہو جاؤ! تم تین میں سے ایک بات پر ضرور ہو یا تو تم اسے نہیں دیکھو گے اور وہ تمہیں نہیں دیکھے گا یا تم اسے دیکھ تو لو گے لیکن اس کی تکذیب کرو گے، اگر قتل کر دیئے گئے تو افضل شہید ہو گے، اگر تم نے اسے دیکھ لیا اور اس کی تصدیق کر لی تو اللہ تعالیٰ تیرے اور اس کے درمیان حائل ہو جائیں گے۔

۱۳۷۹۱-عبداللہ بن جعفر، احمد بن عبداللہ، احمد بن غسان کہتے ہیں: مجھے اور احمد بن حنبل کو کجاوے میں بٹھا کر اونٹ پر سوار کر کے مامون کے پاس لایا گیا، جب ہم عانہ کے قریب پہنچے احمد بن حنبل مجھ سے کہنے لگے: میرا دل محسوس کرتا ہے کہ آج رات رجاء حصار پس اگر آ پہنچے میں سویا ہوا ہوں تو مجھے جگا دینا اور اگر آپ سوئے ہوئے ہوں تو میں آپ کو جگا دوں گا۔ اسی دوران ہم آگے بڑھ رہے تھے اچانک کسی نے کجاوے پر دستک دی احمد بن حنبل کجاوے سے باہر جھانکے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک آدمی جبہ پہنے باہر کھڑا ہے اور کہنے لگا: اے ابوعبداللہ! یقیناً اللہ تعالیٰ تمہیں یہاں لانے میں راضی ہے لہذا سوچ لیجئے آپ کا یہاں آنا کہیں مسلمانوں کے لئے باعث نحوست ثابت نہ ہو؟ خوب سمجھ لیجئے کہ لوگ آپ کے انتظار میں ہیں اگر آپ نے قول کر دیا تو لوگ بھی آپ کی اتباع میں (قرآن مخلوق ہے) قول کر دیں گے جان لو تمہارے سامنے یا موت ہے یا جنت، چنانچہ جب ہم بزیزون پہنچے احمد بن حنبل کہنے لگے: اے احمد بن غسان میں آپ کو ایک وصیت کرتا ہوں اسے ضرور یاد رکھئے، خوشی غمی غرض ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور سختی وفراخی میں اللہ کا شکر ادا کرتے رہو، اگر اس آدمی (یعنی مامون) نے ہمیں مجبور کیا کہ ہم قرآن کے مخلوق ہونے کا قول کریں آپ ہرگز مت اقرار کریں بالفرض اگر میں کہہ بھی دوں آپ ہرگز میری طرف میلان نہ کریں اور ارشاد باری تعالیٰ مستحضر رکھیں" ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار "(ھود-۱۱۳) ظالموں کی طرف جھکاؤ مت کرو کہیں تمہیں آگ نہ چھو لے" چنانچہ میں نے احمد بن حنبل کی نوجوانی اور ثابت قدمی پر تعجب کیا، چنانچہ تھوڑی دیر گزری تھی کہ ایک خادم آستین کے پلو سے آنکھیں صاف کرتے ہوئے باہر آیا اور وہ کہہ رہا تھا: اے ابوعبداللہ! میرے اوپر بہت گراں گزر رہا ہے کہ امیر المؤمنین نے ننگی تلوار سونت لی ہے اس طرح اس سے پہلے کبھی تلوار نہیں سونتی نیز ہر شکوہ اہتمام کے ساتھ چمڑے کا دسترخوان بھی لگا دیا گیا ہے (یعنی آپ کے قتل کی ہر طرح کی تیاری مکمل کر لی گئی ہے) پھر امیر المؤمنین نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میری قرابتداری کی قسم میں احمد بن حنبل اور اس کے ساتھی کے سر سے تلوار نہیں اٹھاؤں گا حتی کہ وہ دونوں اقرار نہ کرلیں کہ قرآن مخلوق ہے میں نے احمد بن حنبل کی طرف دیکھا وہ بل بیٹھے آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے پھر کہا: اے میرے آقا: تیری بردباری نے اس فاجر کو دھوکے میں ڈال دیا ہے یہاں تک کہ تیرے اولیاء پر بھی جراتمندی کرنے لگ گیا ہے۔ یااللہ! اگر قرآن مجید تیرا کلام غیر مخلوق ہے ہماری بھرپور کفایت فرما، احمد بن غسان کہتے ہیں بخدا! تہائی رات بھی نہیں گزری تھی کہ ہم نے چیخ پکار اور شور وغل سنا پس اچانک دیکھتے ہیں کہ رجاء حصار سامنے سے آتا ہوا دکھائی دیا اور آتے ہی کہنے لگا: اے ابوعبداللہ! تم نے سچ کہا قرآن کلام اللہ غیر مخلوق ہے بخدا! امیر المؤمنین مر چکا ہے۔

۱۳۷۹۲-حسین بن محمد بن ابراہیم قاضی ایذجی، ابوعبداللہ جوہری، یوسف بن یعقوب بن فرج سے مروی ہے کہ علی بن محمد قرشی کہتے ہیں: جب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو آگے بڑھا دیا گیا تاکہ انھیں کوڑے لگائے جائیں چنانچہ ان کے کپڑے اتار لئے گئے اور صرف شلوار باقی رہنے دی، اسی دوران ان پر کوڑوں کی بارش ہو رہی تھی ادھر شلوار کھسکے جا رہی تھی قریب تھا کہ ستر کھل جاتا۔ امام احمد رحمہ اللہ نے اپنے ہونٹوں کو حرکت دی اور کچھ پڑھنے لگے یکا یک نیچے کی جانب سے دو ہاتھ نمودار ہوئے امام احمد پر مسلسل کوڑے برسائے جا رہے تھے چنانچہ ہاتھوں نے شلوار مضبوط کر کے باندھ دی، جلاد جب کوڑے مار کر فارغ ہوئے ہم نے امام احمد رحمہ اللہ سے پوچھا: جس وقت شلوار کھلے جا رہی تھی آپ کیا کہہ رہے تھے، فرمایا: میں نے کہا تھا: اے وہ ذات جس کے عرش کی کنہ معلوم نہیں کہ وہ کہاں ہے اگر میں حق

پر ہوں تو میرا ستر کھلنے نہ پائے۔ پس میں نے یہی کہا تھا۔

۹۳۷ ۱۳-محمد بن جعفر وعلی بن احمد، محمد بن اسماعیل بن احمد، ابوالفضل صالح بن احمد بن حنبل کہتے ہیں میں نے اپنے والد صاحب کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب ہم اسحٰق بن ابراہیم کے پاس داخل ہوئے تو ان کا خط جو طرسوس سے آیا تھا ہمیں پڑھ کر کے سنایا گیا اس میں لکھا تھا: اللہ تعالیٰ کی مثل کوئی چیز نہیں اور وہ ہر چیز کا خالق ہے، میں نے کہا'' وھو السمیع البصیر '' (الشوریٰ:۱۱) حاضرین میں سے کسی نے کہا: احمد سے پوچھو وہ فرمان باری تعالیٰ'' وھو السمیع البصیر '' سے کیا مراد لیتے ہیں چنانچہ میرے والد ماجد نے فرمایا: میری وہی مراد ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (یعنی میری مراد وہی ہے جو مطلب الفاظ سے منکشف ہو رہا ہے) صالح کہتے ہیں پھر ان لوگوں کو آزمائش وامتحان میں مبتلا کر دیا گیا چنانچہ بہت سارے لوگوں نے سرکاری مطالبہ قبول کر لیا (یعنی قرآن کو مخلوق کہہ دیا) مگر صرف چار آدمی میرے والد ماجد و محمد بن نوح وعبید بن عمر قواریری اور حسن بن حماد سجادہ اپنے موقف پر ڈٹے رہے پھر عبیداللہ بن عمر وحسن بن حماد بھی ناکام سیل رواں میں بہہ گئے صرف میرے والد ماجد اور محمد بن نوح حبس بے جا میں پڑے اپنے موقف پر ڈٹے رہے چنانچہ کئی دن تک یہ دونوں حضرات حبس بے جا میں پڑے رہے پھر طرسوس سے خط وارد ہوا پھر میرے والد ماجد اور محمد بن نوح کو ہتھکڑیاں ڈال کر اکھٹے ہی لے جایا گیا اور بغداد سے نکال دیئے گئے ہم بھی ان کے ساتھ ساتھ انبار تک گئے، وہاں ابوبکر احول نے میرے والد ماجد سے پوچھا: اے ابوعبداللہ اگر تمہیں تلوار پر پیش کیا جاتا کیا آپ اہل اقتدار کا موقف مان لیں گے؟ والد صاحب نے جواب دیا کبھی نہیں، والد ماجد کہتے ہیں: سرکاری کارندے وہاں سے لے کر ہمیں آگے چلے گئے اور ایک فرودگاہ میں اتارا پھر جب ہم وہاں سے آدھی رات کے وقت چلے راستے میں ہمیں ایک آدمی پیش آیا کہنے لگا: آپ لوگوں میں سے احمد بن حنبل کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ ہیں۔ وہ آدمی میرے قریب ہوا مجھے سلام کیا اور پھر کہا: اے آدمی آپ پر کوئی تنگی نہیں اگر آپ کو دنیا میں ظلماً قتل کیا جائے اور آپ دنیا ہی میں جنت میں داخل ہو جائیں، پھر اس نے الوداعی سلام کیا اور چل پڑا، میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کون آدمی تھا: جواب ملا: یہ آدمی عرب کے قبیلہ ربیعہ سے تعلق رکھتا ہے اور بیابانوں میں شعر گوئی کے شغل سے منسلک ہے اور اسے جابر بن عامر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ جب ہم اذنہ مقام کی طرف آدھی رات کے وقت روانہ ہوئے ہمارے لئے دروازہ کھولا گیا اور دروازے کے باہر ہی ہمیں ایک آدمی ملا اور کہنے لگا: تمہیں بشارت ہو، آدمی (یعنی حکومت کا کارندہ) میرے والد ماجد اور محمد بن نوح طرسوس کی طرف چل پڑے اور مامون بزیزون سے واپس آ گیا، سرکاری کارندے ان دونوں حضرات کو بیڑیوں میں قید کر کے رقہ لے آئے، جب دونوں حضرات عانہ پہنچے وہاں محمد بن نوح وفات پا گئے رحمہ اللہ تعالیٰ۔ والد صاحب کو آگے بڑھایا گیا اور انہوں نے محمد بن نوح کی نماز جنازہ پڑھائی، پھر والد صاحب بغداد بیڑوں میں جکڑے ہوئے لائے گئے، یاسریہ میں کئی دن تک قیام کیا پھر انہیں دار عمارہ کے قریب ہی ایک کرائے کے گھر میں قید کر دیا گیا پھر وہاں سے انہیں موصلیہ کے پھاٹک میں حبس عام میں منتقل کر دیا گیا چنانچہ بوقت گرفتاری تا کوڑے لگنے تک والد صاحب جیل میں قید رہے اس کارروائی میں تقریباً اٹھائیس (۲۸) ماہ کا عرصہ گزر گیا میرے والد فرماتے ہیں میں قیدیوں کو نماز پڑھاتا تھا در آنحالیکہ میں بیڑیوں میں جکڑا ہوا ہوتا تھا۔ میں بوران کو دیکھا کرتا تھا کہ جیل ہی میں اس کے لئے مشکیزے میں ٹھنڈا پانی لایا جاتا تھا۔

۹۴ ۱۳۷-محمد بن جعفر وعلی بن احمد وحسین بن محمد، محمد بن اسماعیل، ابوالفضل صالح بن احمد بن حنبل سے مروی ہے کہ میرے والد ماجد رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ رمضان المبارک کی سترہ (۱۷) تاریخ کو مجھے جیل سے اسحٰق بن ابراہیم کے گھر کی طرف منتقل کیا گیا میں بدستور ایک بیڑی میں جکڑا ہوا تھا میری چوکیداری میں دو آدمیوں کو لگا دیا گیا تھا، والد صاحب نے ان کا نام ذکر کیا تھا، ابوالفضل کہتے ہیں ان دو آدمیوں کے نام احمد بن رباح اور ابوشعیب حجاج ہیں وہ دن بھر میرے ساتھ باتیں اور مناظرہ کرتے رہتے جب وہ واپس جانے کا ارادہ

کرتے تو بیڑی منگواتے مجھے بیڑی میں جکڑ دیا جاتا چنانچہ میں تین دن تک اسی حالت میں برقرار رہا اس کے بعد میرے پاؤں میں چار بیڑیاں ڈال دی گئیں ان دو میں سے ایک مجھے کہنے لگا ایک کلام کے بارے میں جو کہ ہمارے درمیان چل پڑا تھا اور میں نے اس سے علم اللہ کے بارے میں سوال کیا تھا کہا: اللہ تعالیٰ کا علم مخلوق ہے میں نے اس سے کہا: اے کافر تو نے کفر کرلیا، اسحٰق کا بھیجا قاصد جو کہ ان کے ساتھ وہاں موجود تھا کہنے لگا، یہ امیر المؤمنین کا قاصد ہے، میں نے اس سے کہا: اسکا دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم مخلوق ہے، چنانچہ اس نے میری طرف اجنبی کی طرح دیکھا، پھر وہ دونوں واپس چلے گئے۔

میرے والد ماجد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء قرآن میں موجود ہیں اور قرآن اللہ تعالیٰ کا علم ہے، پس جس نے بھی دعویٰ کیا کہ قرآن مخلوق ہے وہ کافر ہے، جس نے دعویٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء مخلوق ہیں تحقیق اس نے بھی کفر کیا۔ چوتھی رات عشاء کے بعد معتصم نے ہمیں اسحٰق بن ابراہیم موصلی کے پاس بھیجا، چنانچہ مجھے اسحٰق کے پاس داخل کیا گیا، اسحٰق مجھ سے کہنے لگا: اے احمد! بخدا امیر المؤمنین تجھے قتل نہیں کرے گا لیکن تجھ پر کوڑوں کی پیہم برسات ہوگی اور تجھے اسی جگہ میں ڈال دے گا جہاں سے تم سورج کی کرن تک نہیں دیکھو گے، کیا اللہ عزوجل کا فرمان نہیں: ''انا جعلناہ قرآنا عربیا'' (زخرف:۳) لامحالہ جو شے مجعول ہے وہ مخلوق ہے، میں نے اس سے کہا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ''فجعلھم کعصف ماکول'' (فیل:۵) کہنے لگا اسے لے جاؤ، مجھے دریائے دجلہ کے ایک کنارے پر اتارا گیا مجھے معروف جگہ باب بستان میں داخل کیا گیا میرے ساتھ بغا کبیر اور اسحٰق کا قاصد بھی تھا، چنانچہ بغا، محمد محاربی سے فارسی میں کہنے لگا: تم اس آدمی سے کیا چاہتے ہو؟ کہا: چاہتے ہیں کہ یہ اقرار کرے کہ قرآن مخلوق ہے کہا: میں ان اقوال میں سے کچھ نہیں جانتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ اور میں امیر المؤمنین کی رسول اللہ کے ساتھ قرابت کے ہونے کی گواہی دیتا ہوں۔

امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں جب ہم دریا کے کنارے کی طرف کشتی سے نکل کر چلے میں منہ کے بل گرنے لگا حتی کہ مجھے دار تک لایا گیا مجھے اس دار (گھر) میں داخل کیا گیا پھر مجھے بالائی منزل میں ایک حجرے میں لے گئے، چنانچہ مجھے اس میں داخل کردیا گیا اور آگے سے تالا لگا دیا گیا اور دروازے پر ایک آدمی بٹھا دیا گیا یہ ساری کاروائی آدھی رات کے وقت عمل میں لائی گئی جس کمرے میں مجھے رکھا گیا اس میں چراغ بھی نہیں تھا، مجھے وضو کرنے کے لئے پانی کی ضرورت پیش آئی میں ہاتھ بڑھا کر کچھ چیز طلب کرنے لگا اچانک میرا ہاتھ ایک برتن پر پڑا جس میں پانی رکھا گیا تھا اور ساتھ ہی ایک طشت بھی پڑا تھا میں نے نماز کی تیاری کی اور پھر نماز کے لئے کھڑا ہو گیا، صبح کو جب میں اٹھا میرے پاس قاصد آیا اس نے میرا ہاتھ پکڑ کر دار میں داخل کردیا کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں معتصم بیٹھا ہے اور ابن ابی داؤد بھی وہاں موجود ہے اس کے ساتھی اور دیگر بیچے وہاں مجتمع تھے اور سارے کا سارا دار لوگوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا، جب میں اس کے قریب ہوا سلام کیا، اس نے مجھے کہا: قریب ہو جایئے وہ مجھے مسلسل اپنے قریب کرتا رہا حتی کہ میں اس کے قریب تر ہو گیا پھر مجھے بیٹھنے کا کہا میں بیٹھ گیا اور مجھے بیڑیوں نے بہت زیادہ بوجھل کر دیا تھا جب تھوڑی دیر گزری میں نے کہا: مجھے کلام کی اجازت ہے؟ کہنے لگا، ہاں کلام کرو، میں نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے کس چیز کی طرف دعوت دی ہے؟ کہنے لگا: لا الہ الا اللہ کی شہادت کی طرف، میں نے کہا: میں '' لا الہ الا اللہ'' کی شہادت دیتا ہوں، پھر میں نے اس سے کہا: بلاشبہ تمہارے دادا حضرت ابن عباسؓ حکایت کرتے ہیں کہ جب وفد عبدالقیس رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ ﷺ نے انھیں ایمان باللہ کا حکم دیا آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: کیا تم جانتے ہو ایمان باللہ کیا ہے؟ کہنے لگے: اللہ اور اسکا رسول ہی بہتر جانتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ایمان باللہ یہ ہے کہ یہ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور رمضان کے روزے رکھنا اور یہ کہ تم لوگ مال غنیمت کا پانچواں حصہ دو۔

ابوالفضل کہتے ہیں ہمیں والد صاحب نے یہ حدیث یحییٰ بن سعید، شعبہ، ابوحمزہ، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے بیان کی کہ جب

وفد عبد القیس رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ ﷺ نے انھیں ایمان باللہ کا حکم دیا۔ پھر مذکورہ بالا جیسی روایت ذکر کی، پھر معتصم نے مجھے کہا: اگر میں تم کو اپنے پہلے والوں کے ہاتھ میں نہ پاتا میں تمہارے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہ کرتا، پھر عبدالرحمن بن اسحق کی طرف متوجہ ہو کر کہا: اے ابوعبدالرحمن میں نے تمہیں حکم نہیں دیا تھا کہ مشقت آزمائش کو ختم کر دو۔ میں نے دل ہی دل میں کہا: اللہ اکبر، یہ تو پھر مسلمانوں کے لئے ایک طرح کی کشادگی ہے پھر کہا: اس سے بات کرو اور مناظرہ کرو پھر کہا اے ابوعبدالرحمن اس سے بات کرو، چنانچہ عبدالرحمن نے مجھے کہا: تم قرآن کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ میں نے جواب دیا: تم اللہ تعالیٰ کے علم کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ پس وہ خاموش ہو گیا پھر مجھ سے کبھی ایک بات کرتا کبھی دوسرا کبھی تیسرا میں ہر ایک کو برابر برابر جواب دیتا رہا۔ پھر میں نے کہا: اے امیر المؤمنین قرآن وسنت سے میرے سامنے دلیل لائیے میں مان لوں گا ابن ابی داؤد تم وہی قول کرتے ہو جو کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ میں ہو، میں نے کہا: میں جو تاویل کرتا ہوں وہ تم باخوبی جانتے ہو میں ایسی تاویل نہیں کرتا ہوں جو تمہارے اوپر زبردستی ٹھونس دوں اور اس کی پاداش میں تمہیں قید کر دوں اور بیڑیوں میں جکڑ کر پھینک دوں، ابن ابی داؤد مسکت جواب سنکر چیں بجبیں ہو گیا اور کہنے لگا: اے امیر المؤمنین! یہ آدمی خود بھی گمراہ ہے اور لوگوں کو بھی گمراہ کر رہا ہے، بدعتی ہے آپ کے قضاۃ اور فقہاء یہاں بیٹھے ہیں ان سے پوچھ لیجئے، معتصم نے حاضرین سے پوچھا تم لوگ کیا کہتے ہو؟ وہ بھی یک زبان ہو کر بولے اے امیر المؤمنین! یہ آدمی ضال مضل اور مبتلا ہے، امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں: لگاتار مجھ سے بات کرتے رہے میری آواز ان کی آوازوں سے بلند ہو جاتی ان میں سے ایک آدمی کہنے لگا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ما یأتیهم من ذکر من ربهم محدث (انبیاء:۲) ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے جو بھی نئی نصیحت آتی ہے لہذا جو محدث ہے لامحالہ وہ مخلوق ہے میں نے اسے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"ص والقرآن ذی الذکر" (ص:۱) ص قسم ہے قرآن نصیحت والے کی پس معلوم ہوا قرآن وہ نصیحت ہی تو ہے اور جو نصیحت ہے وہ قرآن ہے، تیری ہلاکت کیا اس میں الف لام نہیں ہے؟ پس ابن سماعہ کے چہرے پر ایسے اثرات ظاہر ہوئے گویا وہ میرے مسکت جواب کو سمجھنے ہی نہیں پا رہا، حاضرین سے کہنے لگا: احمد کیا کہہ رہا ہے؟ حاضرین نے کہا: یہ کیا ہے، حاضرین میں سے ایک آدمی نے خباب کی حدیث استدلال میں پیش کی وہ یہ کہ "تقرب الی اللہ ما استطعت فانک لن تتقرب الیه بشیء هو احب الیه من کلامه" یعنی جہاں تک ممکن ہو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو تم جس عمل کے ذریعے بھی اللہ کا قرب حاصل کرو گے وہ اسے اپنے کلام سے زیادہ محبوب ہے، والد صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا: جی ہاں یہ حدیث اسی طرح ہے ابن ابی داؤد رحمہ اللہ غصہ بھرے انداز میں میری طرف دیکھنے لگا: حاضرین میں سے کسی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "خالق کل شیء" (انعام:۱۰۲) میں نے جواب دیا اللہ کا یہ بھی تو فرمان ہے "تدمر کل شیء" (احقاف:۲۵) پس میں نے ہر چیز کو تیست و نابود کر دیا مگر جو اللہ نے چاہا، حاضرین میں سے کسی نے کہا کہ تم کیا کہتے ہو اور عمران بن حصین کی حدیث ذکر کی جو یہ ہے "ان اللہ کتب الذکر" یعنی "ان اللہ خلق الذکر" یعنی اس نے کتب کا معنیٰ خلق لے کر استدلال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ذکر یعنی قرآن کو پیدا کیا، پتہ چلا قرآن مخلوق ہے، میں نے جواب دیا: یہ فاحش غلطی ہے ہمیں بہت ساری اسناد سے یہ حدیث پہنچی ہے کہ "ان اللہ کتب الذکر" والد صاحب فرماتے ہیں کہ عجیب بات یہ ہے کہ جب کوئی آدمی میرے سامنے گھٹنے ٹیک دیتا ابن ابی داؤد فوراً علم کلام کی طرف بات کا رخ موڑ دیتا، جب مجلس برخاست کرنے کا وقت ہوا معتصم نے حاضرین سے کہا: اٹھو اور جاؤ پھر عبدالرحمن بن اسحق اور مجھے تنہائی میں لے گیا معتصم مجھے کہنے لگا کیا تم صالح رشیدی کو جانتے ہو وہ میرا مؤدب تھا وہ یہاں اسی کونے میں بیٹھا ہوا تھا جب اس نے میرے موقف کی مخالفت کی تو میں نے اس کی بھی رعایت نہیں کی سر عام اسے گھسٹوایا اور پاؤں تلے روندا گیا۔ کہا میں آپ کو جانتا نہیں ہوں کہ آپ ہمارے پاس آتے نہیں تھے عبدالرحمن بولا اے امیر المؤمنین! میں اسے تیس سالوں سے پہچانتا ہوں کہ اس نے آپ کی اطاعت کی آپ کے ساتھ جہاد

میں رہا اور آپ کے گھر میں ہمہ وقت موجود رہتا تھا، پھر کہنے لگا: بخدا! وہ تو فقیہ ہے عالم ہے مجھے اچھا نہیں لگتا کہ میرے ساتھ وہ ہو اور اسے بادشاہ کے اہل پر لوٹا دیا جائے، بخدا! اگر اس نے میری بات مان لی میں اپنے ہاتھ سے اس کی بیڑیاں کھولوں گا اور اس کے پیچھے پیچھے چلوں گا اور اس کے پاس اپنے لاؤلشکر بھیجوں گا پھر معتصم نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا: بڑا افسوس ہے! اے احمد! آپ کیا کہتے ہیں میں نے جواب دیا: میں کہتا ہوں: اے امیر المؤمنین! میرے سامنے کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ ﷺ سے کوئی دلیل تو پیش کرو چنانچہ جب ہماری مجلس زیادہ طول پکڑ گئی معتصم بے چین ہو گیا مجھے واپس اسی جگہ لوٹا دیا گیا جہاں میں پہلے موجود تھا، پھر میرے پاس دو آدمی جو کہ امام شافعی رحمہ اللہ کے تلامذہ میں سے تھے بھیج دیئے گئے اور آج کل یہ دونوں ابن ابی داؤد خاص الخواص بنے ہوئے تھے وہ دونوں میرے ساتھ مناظرہ کرتے رہے اور میرے پاس ہی مقیم رہے حتی کہ جب افطاری کا وقت قریب ہوا ہمارے پاس کھانوں سے سجا ہوا دستر خوان بھیجا گیا وہ دونوں کھانے لگے میں بھی ان کے ساتھ جی بہلانے کے لئے بیٹھ گیا، وہ دونوں صبح تک یہیں رہے اس دوران ابن ابی داؤد میرے پاس آیا اور مجھ سے کہنے لگا: اے احمد! امیر المؤمنین کہتے ہیں کہ تم اب کیا کہتے ہو میں نے جواب دیا: میرے پاس قرآن وسنت سے دلائل لاؤ تا کہ میں بھی تمہارے موقف کا اقرار کرلوں، ابن ابی داؤد بولا: بخدا! امیر المؤمنین نے سات آدمیوں میں تمہارا نام بھی لکھا ہوا تھا میں نے تمہارا نام مٹایا محض تمہاری وجہ سے مجھے ان کی داداگیری اچھی نہ لگی، بخدا! تلوار سے تمہارا سر قلم نہیں کیا جائے گا (جو تلوار چلے اور تم قتل ہو کر ٹھنڈے ہو جاؤ) بلکہ تمہارے اوپر پیہم کوڑوں کی برسات ہوگی، پھر بولا: کیا رائے ہے؟ میں نے حسب سابق وہی جواب دے دیا جو پہلے دیتا رہا، پھر میرے پاس معتصم کا قاصد آیا اور پوچھا کہاں ہے احمد بن عمار پس جس آدمی کے گھر میں رہ رہے ہو اسی کے سامنے اقرار کرلو، قاصد گیا اور پھر واپس لوٹ آیا اور کہنے لگا امیر المؤمنین آپ سے پوچھتے ہیں کہ آپ کی کیا رائے ہے؟ میں نے اس کو بھی وہی جواب دیا جو ابن ابی داؤد کو دیا تھا، یوں اس طرح معتصم کے قاصدوں کا احمد بن عمار کے ہاں تانتا سا بندھ گیا اور احمد بن عمار بار بار میرے پاس آتا اور کہتا: امیر المؤمنین کہتے ہیں کہ میرے موقف کو مان لو تا کہ میں خود آکر تمہیں بیڑیوں سے رہا کروں۔

دوسرے دن پھر مجھے معتصم کے پاس داخل کر دیا گیا، معتصم کہنے لگا: اس کے ساتھ مناظرہ اور کلام کرو، چنانچہ درباریوں میں سے کوئی کہاں سے میرے ساتھ کلام کر رہا ہے اور کوئی کہاں سے میں سب کو ایک ہی جواب دیتا کہ میرے سامنے کتاب وسنت سے استدلال پیش کرو چنانچہ وہ لوگ جب کلامی ڈھکوسلا چھوڑتے جسکا کتاب وسنت سے دور کا بھی تعلق نہ ہوتا اور نہ ہی کسی قسم کی خبر واثر سے اسکا کوئی واسطہ ہوتا تو میں کہہ دیتا" میں نہیں جانتا کہ یہ کیا ہے؟ درباری پکار اٹھتے: اے امیر المؤمنین! جب ہم اس آدمی کے ساتھ کسی حجت کو لے کر متوجہ ہوتے ہیں وہ فوراً کود پڑتا ہے (یعنی ہمیں مغلوب کر دیتا ہے) اور جب ہم اس سے علم کلام میں بات کرتے ہیں کہتا ہے" میں نہیں جانتا کہ یہ کیا ہے؟" معتصم پھر کہتا: اس سے مناظرہ کرو، پھر کہنے لگا: اے احمد میں تمہارے اوپر مہربان ہوں، اتنے میں ایک درباری نے سر اٹھا کر کہا: اے احمد میں نے آپ کو حدیث کا تذکرہ کرتے سنا ہے اور آپ حدیث کا مذہب بھی رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے بارے میں تمہارا کیا قول ہے کہ "یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین" "اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں حکم دیتا ہے کہ ہر مذکر کے لئے مؤنث کا دگنا حصہ ہے" (نساء: ۱۱) کہا: اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کو خاص کیا ہے میں نے کہا: تم کیا کہتے ہو اگر وارث قاتل ہو یا یہودی ہو یا غلام ہو یا نصرانی ہو، پس سن کر وہ خاموش ہو گیا اور کوئی جواب نہ دے سکا، میرے والد ماجد (یعنی امام احمد) کہتے ہیں: میں نے اسی طرح کی حجت اس لئے پیش کی چونکہ وہ لوگ ظاہر قرآن کو لیکر حجت بازی کرتے ہیں چنانچہ جب ان میں سے کوئی آدمی میرے سامنے گھٹنے ٹیک دیتا ابن ابی داؤد فوراً درمیان میں آڑے آجاتا اور کہتا: اے امیر المؤمنین اگر یہ مان لے تو وہ مجھے ایک لاکھ دیناروں سے بھی زیادہ محبوب ہے، (معلوم

ہوا ابن ابی داؤد معتصم کا کرائے کا ٹٹو تھا)

پھر معتصم نے درباریوں کو یہیں ٹھہرنے کا حکم دیا اور مجھے اور عبدالرحمٰن کو لیکر تنہائی میں بیٹھ گیا اور یوں تنہائی میں ہمارے درمیان طویل گفت وشنید ہوئی، اسی دوران معتصم کہتا: ہم احمد بن ابی داؤد کو بلالیں؟ میں جواب دیتا: تم خود جو چاہو کرو، چنانچہ ابن ابی داؤد کو پیغام بھیج کر منگوالیتا وہ آتا اور کلامی انداز میں ہمارے ساتھ بات کرتا، جب ہماری مجلس طول پکڑ گئی مجھے دوبارہ سابقہ جگہ لوٹا دیا گیا، اور وہی پہلے والے دو آدمی اب بھی میرے پاس آگئے اور میرے ساتھ کلام کرنے لگے اب کی بار بھی ان کے ساتھ میری طویل گفتگو ہوئی جب افطاری کا وقت ہوا گزشتہ کی طرح آج بھی کھانا لایا گیا، ان دونوں نے افطار کیا اور میں بھی ان کے ساتھ جی بہلانے کے لئے بیٹھ گیا، اس رات بھی معتصم کے قاصدین لگا تار احمد بن عمار کے پاس آنے لگے اور احمد بن عمار بھی بار بار میرے پاس آتا اور معتصم کا پیغام میرے گوش گزار کر جاتا، کچھ دیر کے بعد ابن ابی داؤد آیا اور کہنے لگا: معتصم نے قسم اٹھائی ہے کہ تمہیں شدید تر کوڑے برسائے گا اور تمہیں ایسی جگہ حبس کریگا جہاں تم سورج کی شعاع بھی نہیں دیکھ سکو گے۔ میں نے اس سے کہا: کیا کرے گا؟

صبح ہوئے کوٹھی میں نے خلیق سے کہا مجھے لگتا ہے کہ آج میرے متعلق کچھ فیصلہ ہونے والا ہے، میں نے حفظ ماتقدم کے طور پر شلوار سے ازار بند نکال کر بیڑیوں کے ساتھ مضبوط باندھ لیا، چنانچہ جن لوگوں کو میری حفاظت سپرد کی گئی تھی ان میں سے ایک سے میں نے کہا: مجھے ایک مضبوط دھاگہ لادو، چنانچہ وہ میرے پاس ایک دھاگہ ڈھونڈ لایا اس سے میں نے بیڑیاں کس کر باندھ لیں اور ازار بند شلوار میں واپس لوٹا دیا۔ شلوار مضبوط کر کے باندھ لی تاکہ دوران ابتلاء میرا ستر نہ کھل جائے۔

تیسرے دن مجھے معتصم کے پاس داخل کیا گیا بہت سارے لوگ دربار میں حاضر تھے مجھے ایک جگہ میں داخل کر کے دوسری جگہ لے جاتے کچھ لوگوں کے پاس تلواریں اٹھائی ہوئی تھیں اور کچھ کے پاس کوڑے اور دیگر انواع اسلحہ گویا پورا دربار فوجیوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا اتنا بڑا ہجوم میں نے پہلے نہیں دیکھا تھا جب میں معتصم کے پاس پہنچ گیا درباریوں سے کہنے لگا: اس سے مناظرہ کرو اور کلام میں بات کرو چنانچہ گزشتہ کی طرح اب بھی طویل مناظرہ ہوا پھر سارے درباری جمع ہو گئے اور سب نے مل کر مشورہ کیا پھر معتصم مجھے اور عبدالرحمٰن کو لے کو خلوت میں چلا گیا، مجھے کہنے لگا: اے احمد! افسوس ہے، میں تمہارے اوپر کتنا مہربان ہوں بخدا! جتنی شفقت میں اپنے بیٹے ہارون پر کرتا ہوں اس سے زیادہ شفقت مجھے تم پر ہے میری بات مان لو، میں نے کہا: اے امیر المؤمنین میرے پاس کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ﷺ سے دلائل لاؤ مان جاؤں گا، جب وہ میری طرف سے کلی طور پر مایوس ہو گیا اور مجلس بھی طویل ہو گئی کہنے لگا: تجھ پر اللہ کی لعنت ہو میں تیرے پاس کچھ امید لیکر آیا تھا، اسے پکڑو اور کپڑے اتار کر اسے گھسیٹو، امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں: درباریوں نے مجھے پکڑ کر گھسیٹا اور پھر میرے کپڑے اتارے پھر معتصم نے جلاد اور بہت سارے کوڑے منگوائے چنانچہ جلادوں کی ایک جماعت اور بہت سارے کوڑے حاضر کئے گئے

ابوالفضل کہتے ہیں میرے والد صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میرے پاس نبی ﷺ کے دو بال مبارک تھے: جنہیں میں نے اپنی قمیص کی آستین میں حفاظت کے ساتھ سی رکھا تھا چنانچہ اس دوران اسحٰق بن ابراہیم نے اس سلی کی طرف دیکھا جس میں بال مبارک تھے اور میری قمیص میں تھی، کہنے لگا: تمہاری قمیص میں یہ کیسی سلی ہے؟ میں نے جواب دیا: اس میں نبی ﷺ کے دو بال مبارک ہیں، بعض لوگوں نے کوشش کی کہ قمیص کو جلادیں جس وقت کہ میں جلادوں کے درمیان کھڑا تھا، معتصم کہنے لگا: جلاؤ نہیں بلکہ قمیص سے الگ کرلو، پھر مجھے جلادوں کے درمیان کر دیا گیا میرے دونوں ہاتھ باندھ دیئے گئے اور معتصم کے لئے کرسی لائی گئی جس پر وہ بیٹھ کر مکروہ نظارہ کرتا ابن ابی داؤد اس کے سر پر کھڑا رہا میری چاروں طرف لوگ جمع تھے، ایک کارندہ مجھے کہنے لگا ایک لکڑا اٹھاؤ اور ہاتھوں میں باندھ لو میں اس کی بات نہ سمجھ سکا، چنانچہ ایک لکڑی کے ساتھ میرے ہاتھ مضبوط کر کے باندھ لئے گئے ابوالفضل کہتے ہیں والد صاحب رحمہ اللہ کو تادم

حیات برابر پہونچے میں دور رہا۔ پھر معتصم نے جلادوں کو آگے بڑھنے کا حکم دیا اور کوڑوں کی طرف دیکھا اور پھر کہا: ان کے علاوہ مزید اور کوڑے بھی لاؤ پھر جلادوں سے آگے بڑھنے کو کہا ان میں سے ایک کو میرے قریب تر ہونے کا حکم دیا اور کہا اللہ تمہارے ہاتھ کاٹے اسے مارو، چنانچہ اس نے آگے بڑھ کر مجھے دو کوڑے مارے اور پھر پیچھے ہٹ گیا الغرض برابر اس طرح ایک ایک سے مجھے کوڑے لگواتا رہا اور جو کوڑے لگاتا وہ پیچھے ہٹ جاتا، پھر معتصم اٹھ کر میرے پاس آیا دربار میں حاضرین اسے کنکھیوں سے دیکھنے لگے قریب آ کر مجھے کہا: افسوس! تو نے اپنے آپ کو قتل کر دیا! میری بات مان لو میں تمہیں اپنے ہاتھ سے رہا کر دوں گا، بعض لوگوں نے بھی آوازیں کسیں کہ افسوس ہے امیر المؤمنین تمہارے سر پر کھڑے ہیں ان کا مطالبہ مان لو، معتصم تعجب کرنے لگا اور تلوار کے دستے سے کھجلی کی پھر کہا: تم چاہتے ہو کہ ان سارے لوگوں پر غالب آ جاؤ، اسحق بن ابراہیم کہنے لگا: افسوس ہے! امیر المؤمنین تمہارے سر پر کھڑے ہیں ان کی بات تسلیم کرلو، بعض منچلے یوں بھی کہنے لگے: اے امیر المؤمنین: اسے قتل کر دیں اس کے خون کا تاوان میرے ذمہ ہے، معتصم پھر کرسی پر واپس جا بیٹھا، پھر جلاد سے کہا: قریب ہو جاؤ اور اس پر زور زور کے کوڑے برساؤ، پھر لگاتار ایک ایک جلاد کو بلاتا اور مجھے دو دو کوڑے مرواتا جو جلاد کوڑے مار لیتا وہ پیچھے ہٹ جاتا معتصم زبان سے کہے جارہا تھا کہ زور زور سے مارو اللہ تمہارے ہاتھ توڑے، معتصم دوسری بار پھر اٹھ کر میرے پاس آیا اور کہنے لگا دیکھو میری بات مان لو، اتنے میں عبدالرحمن بن اسحٰق کہنے لگا: مسئلہ خلق قرآن کے متعلق جو کچھ تم کر رہے ہو ایسا تمہارے دیگر ساتھیوں نے نہیں کیا؟ یہ ہیں یحیٰی بن معین، یہ ہیں ابوخیثمہ اور یہ ہیں ابن ابی (۔۔۔) الغرض بہت سارے ایسے لوگوں کو گننے لگا جو ان کے موقف کی تائید کر چکے تھے۔ مجھے بار بار کہتا: دیکھو ہماری بات مان لو ہماری بات مان لو، مگر میں ہر بار انہیں وہی جواب دیتا جو ہمیشہ دیتا رہا۔

معتصم واپس جا کر کرسی پر بیٹھ گیا اور جلاد سے کہنے لگا اللہ تمہارے ہاتھ توڑے زور زور سے اسے کوڑے لگاؤ، میرے والد ماجد رحمہ اللہ کہتے ہیں: مجھ پر بیہوشی طاری ہوگئی مجھے کچھ پتہ نہیں کہ کیا ہوا الا یہ کہ کچھ وقت کے بعد محسوس کیا کہ میں کسی حجرہ میں پڑا ہوا ہوں اور بیڑیاں میرے جسم سے اتار لی گئی ہیں، ایک آدمی کہنے لگا ہم نے تمہیں اوندھے منہ لٹالیا اور تمہاری پیٹھ پر ایک ستون رکھا دیا تھا، والد رحمہ اللہ کہنے لگے: مجھے اسکا شعور تک بھی نہیں ہوا پھر میرے پاس ستو لائے گئے لانے والوں نے پینے کا کہا: انہوں نے جواب دیا: میں روزہ نہیں افطار کروں گا پھر نماز ظہر کے لئے اذان دی گئی ہم نے ظہر کی نماز پڑھی۔ ابن سماعہ کہنے لگا: کیا آپ نے جب نماز پڑھی زخموں سے خون ابل رہا تھا؟ میں نے جواب دیا: عمرؓ نے بھی تو زخمی حالت میں نماز پڑھی تھی اور ان کے زخم سے بھی خون چشمے کی طرح ابل رہا تھا۔ پھر میرے پاس ایک آدمی بھیجا گیا جو میرے زخموں کا علاج کرتا، معالج نے زخموں کی طرف دیکھ کر کہا، بخدا! میں نے ہزار کوڑوں کے زخم دیکھے لیکن اتنے شدید زخم آج تک نہیں دیکھے چنانچہ زخم والد کو جسم کے سامنے اور پیچھے دونوں طرف بھرپور لگے ہوئے تھے حتیٰ کہ بعض زخموں میں سرچو بھی داخل کر دیتا (یعنی اتنے گہرے زخم تھے کہ سرچو بھی ان میں داخل ہو جاتا) والد صاحب کے چہرے پر بھی کئی ضربیں آئی تھیں چنانچہ معالج والد صاحب کے پاس کئی دن تک آتا رہا اور علاج کرتا رہا، پھر ایک دن معالج جسم کے ایک حصے کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگا یہاں کچھ ہے میں چاہتا ہوں کہ اسے کاٹ دوں۔ چنانچہ معالج نے چھری لائی اور لٹکے ہوئے گوشت کو کاٹ دیا والد صاحب بدستور صبر کئے رہے، اسی طرح کی ثابت قدمی پر والد صاحب الحمدللہ کہتے، والد صاحب تندرست تو ہوتے رہے لیکن جسم میں جابجا زخموں کا درد محسوس کرتے حتیٰ کہ پشت پر تو وفات تک زخموں کے اثرات رہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ۔

ابوالفضل کہتے ہیں میں نے والد صاحب کو فرماتے سنا ہے کہ بخدا! میں نے اپنی جان پر مشقتوں کا بار گراں برداشت کیا ہے میں چاہتا ہوں کہ برابر سرابر کا معاملہ ہو جائے اور میری مغفرت ہو جائے نہ میرے اوپر کچھ بن پڑے اور نہ ہی میرے حق میں کسی چیز کا فیصلہ ہو۔ (یعنی ایک طرف میری مشقتیں اور دوسری طرف آخرت میں میری نجات کا مسئلہ پس ان دونوں کو برابر سرابر کر کے میری

نجات ہو جائے مجھے کسی لمبے چوڑے زادو دہش کی ضرورت نہیں۔ سبحان اللہ ما اعظم شانہ)

ابو الفضل کہتے ہیں: والد صاحب کے ساتھ جو آدمی رہا کرتے تھے ان میں سے ایک جو کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا شاگرد تھا ان سے سماع حدیث کیا اس نے مجھے بتایا: اے بھتیجے! اللہ تعالیٰ ابو عبداللہ کو غریق رحمت کرے بخدا! ان جیسا میں نے کوئی نہیں دیکھا، جس وقت دوران قید و بند ہمارے پاس کھانا لایا جاتا میں ابو عبداللہ سے کہنے لگ جاتا: اے ابو عبداللہ! آپ دن کو روزے میں رہے ہیں اور آپ بھوک کے عالم میں ہیں۔ بخدا! انہیں شدت کی پیاس لگتی پانی پلانے والے سے پانی مانگتے وہ انھیں ایک برتن تھما دیتا جس میں برف اور پانی ہوتا، ابو عبداللہ، برتن ہاتھ میں لیتے اور اس میں ایک نظر دیکھ کر واپس کر دیتے۔ میں ان کی بھوک و پیاس پر صبر کرنے پر تعجب کرتا میں نے بہت کوشش کی اور مختلف حیلے بھی کیے کہ کسی طرح والد صاحب تک کھانا، ایک روٹی یا دو روٹیاں ان تک پہنچا دوں لیکن جہد بسیار کے باوجود میں ایسا کرنے میں ناکام رہا، البتہ مجھے ایک آدمی نے بتایا جو ان دنوں میں ان کے پاس موجود تھا کہ میں نے ان دنوں میں امام احمد رحمہ اللہ کو تلاش کیا چنانچہ مل گئے تو دیکھا کہ سرکاری کارندے ان کے ساتھ مناظرہ میں مشغول ہیں اور ان کے ساتھ کلام کر رہے ہیں لیکن امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کسی ایک کلمے میں بھی خطا نہیں کرتے میرا گمان نہیں کہ کوئی ایک آدمی بھی شجاعت و شدت قلب میں ان جیسا ہو۔

ابو الفضل کہتے ہیں ایک دن میں والد صاحب کے پاس داخل ہوا میں نے ان سے کہا، مجھے خبر پہنچی ہے کہ ایک آدمی فضل انماطی کے پاس آیا اور ان سے کہنے لگا مجھے ادائیگی حق سے دستبردار کر دیجئے خود میں آپ کی مدد نہ کر سکا، فضل کہنے لگے: میں اپنے حق سے کسی کو دستبردار نہیں کروں گا'' والد صاحب مسکرا کر خاموش ہو گئے، چنانچہ کچھ دنوں کے بعد میری نظروں سے یہ آیت گزری'' فمن عفا واصلح فاجره على الله'' (شوریٰ:۴۰) جس نے معاف کر دیا اور اصلاح کرنی چاہی اسکا اجر وثواب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے'' میں نے اس کی تفسیر میں غور کی تو اچانک ایک حدیث میرے سامنے آئی جو کہ ہاشم بن قاسم، عبداللہ بن مبارک، حسن بصری کی سند سے مروی تھی کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ جب مختلف امتیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضری دیں گی اس وقت آواز لگائی جائے گی کہ وہ لوگ کھڑے ہو جائیں جنکا اجر وثواب اللہ تعالے کے ذمے ہے اس وقت وہی کھڑا ہوگا جس نے دنیا میں معاف کیا ہوگا۔ میرے والد صاحب نے فرمایا: میں نے مرنے والے کو دستبردار کر دیا جو اس نے مجھے ضرب لگائی تھی پھر کہنے لگے میرے ذمے کوئی بندہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے کسی کو عذاب دے۔

شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ہم نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے امتحان کے بارے میں صحیح ترین روایات ذکر کیں ہیں اور یہ وہ روایات ہیں جو امام احمد رحمہ اللہ کے بیٹے ابو الفضل صالح بن احمد سے مروی ہے۔ اس بارے میں کچھ اور مرویات بھی ہیں جو درج ذیل ہیں۔

۱۳۷۹۵- عبداللہ بن جعفر بن احمد و حسین بن محمد، محمد، احمد بن عبیداللہ (یہ وراق نہیں ہیں) سے مروی ہے کہ احمد بن فرج کہتے ہیں مجھے سلطان کے بعض امور کا ذمہ دار بنایا گیا تھا، میں ایک دن مجلس میں بیٹھا تھا، اچانک دیکھتا ہوں کہ لوگ اپنی دکانوں کے دروازے بند کر رہے ہیں اور ہاتھوں میں اسلحہ اٹھائے ہوئے ہیں، میں نے کہا لوگوں کو کیا ہوا جو فتنہ بپا کرنے کے لئے مستعد ہو گئے ہیں؟ لوگوں نے کہا: امام احمد بن حنبل کے مسئلہ خلق قرآن کے سلسلہ میں آزمائش اور امتحان کے لئے لایا جا رہا ہے، میں نے جلدی سے اچھا لباس زیب تن کیا اور اسی وقت خلیفہ کے دربان کے پاس آ گیا، دربان میرا اچھا خاصا دوست تھا، میں نے دربان سے کہا: میں چاہتا ہوں تم مجھے اندر بھیج دو تا کہ اندر جا کر میں دیکھوں کہ احمد بن حنبل خلیفہ کے ساتھ کیسے مناظرہ کریں گے، دربان نے کہا کیا تم اس سے اپنے دل کو خوش کرو گے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا، چنانچہ دربان نے چند لوگوں کی ایک جماعت جمع کی اور انھیں میرا گواہ بنایا اور میرے ہر قسم کے

قصور سے تبری کی، پھر مجھے کہا، واپس چلے جاؤ، جب احمد بن حنبل کو خلیفہ کے پاس داخل کر دیا جائے گا میں آپ کو پیغام بھیجوں گا، چنانچہ جس دن احمد بن حنبل کو خلیفہ کے سامنے لایا گیا میرے پاس دربان کا قاصد آیا اور کہنے لگا: جلدی جلدی کپڑے پہن کر تیار ہو جایئے آج احمد بن حنبل کو خلیفہ کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے، میں نے تیاری کی جبہ پہنا اور اس پر قفطان (ایک کپڑا جسے قمیص وغیرہ پر پہن لیا جاتا تھا) پہنا، کمر پر پٹکا باندھا اور تلوار لٹکا کر دربان کے پاس گیا، دربان نے ہاتھ پکڑا اور اندر داخل کر دیا اندر مجھے ابن زیات ملا، اچانک دیکھتا ہوں کہ ایک طرف سنہری کرسی جسے جواہر سے مرصع کیا گیا تھا اس پر دیباج کہ جھالریں تھیں رکھی گئی ہے، اتنے میں خلیفہ نکلا اور کرسی پر آن بیٹھا پھر کہا: کہاں ہے وہ آدمی جو دعویٰ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ زبان سے کلام کرتا ہے؟ اسے میرے پاس لاؤ، چنانچہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو اندر داخل کیا گیا انہوں نے ہروی قمیص پہنی ہوئی تھی اور آسمانی رنگ کی چادر اوڑھ رکھی تھی اور ہاتھ پر ہاتھ رکھے زبان سے کہہ رہے تھے: ''لاحول ولا قوۃ الا باللہ'' حتیٰ کہ خلیفہ کے روبرو آ کر کھڑے ہو گئے خلیفہ نے کہا: کیا تم ہو احمد بن حنبل؟ فرمایا: جی ہاں میں ہی احمد بن حنبل ہوں، کیا تم ہی کہتے ہو کہ قرآن کلام اللہ ہے اور غیر مخلوق ہے؟ تم نے یہ قول کہاں سے کر دیا؟ احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ہر قول کتاب اللہ وسنت رسول اللہ سے کیا ہے خلیفہ نے کہا: نبی ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟ احمد رحمہ اللہ بالاسناد حدیث بیان کرنے لگے کہ عبدالرزاق عن معمر عن زہری عن سالم عن ابیہ کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ایک لاکھ کلمات وبیس ہزار کلمات وتین سو کلمات اور تیرہ کلمات میں کلام کیا پس کلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھا اور استماع (سننا) موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! کیا تو ہی مجھ سے ہم کلام ہے یا تیرے علاوہ کوئی اور ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! میں ہی تجھ سے ہم کلام ہوں ہمارے درمیان کوئی قاصد نہیں ہے خلیفہ معتصم باللہ کہنے لگا: تو نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھا: احمد بن حنبل کہنے لگے: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولا ہو تو اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ولکن حق القول منی لاملان جہنم من الجنۃ والناس اجمعین (السجدہ: ۱۳) لیکن میری بات پختہ ثابت ہوگئی کہ میں نے ضرور بضرور جہنم کو (گناہ گار) جنوں اور انسانوں سے بھرنا ہے۔

سواگر یہ غیر اللہ کا قول ہوتا تو پھر مخلوق ہوتا، اور اگر یہی قول مخلوق ہے تو ایسی حرکت کا دعویٰ کیا گیا ہے جسکے صدور کی وہ طاقت نہیں رکھتا، پھر خلیفہ نے احمد بن حنبل اور ابن زیات کی طرف التفات کیا اور کہا: اس سے مناظرہ کرو کارندے کہنے لگے: اے امیر المؤمنین! اسے قتل کر دیں اسکے خون کا تاوان ہمارے ذمے ہے، احمد بن فرج کہتا ہے کہ خلیفہ نے ہاتھ اٹھا کر احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو زور کا طمانچہ مارا جس سے امام احمد رحمہ اللہ غشی کھا کر گر پڑے، یہ کیفیت دیکھ کر خراسان کے بڑے بڑے قائدین متفرق ہو گئے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے والد بھی خراسان کے ایک قائد کے بیٹے تھے۔

چنانچہ خلیفہ کو قائدین سے سخت خوف لاحق ہو گیا اس نے فوراً سر اوپر اٹھایا اور اپنے چچا کو دیکھنے لگے درآنحالیکہ وہ خلیفہ کے سامنے کھڑے تھے، کہنے لگے: اے میرے چچا! یہ جو پانی مجھ پر چھڑکا گیا ہے ممکن ہے اس میں چھڑکنے والے کا غصہ شامل ہو گیا ہو، خلیفہ کہنے لگا: تمہاری ہلاکت! اس نے یہ بات کر کے میرے اوپر کینہ [illegible] کیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی قرابتداری کی قسم میں اس پر سے کوڑا نہیں ہٹاؤں گا تاوقتیکہ اقرار کرلے کہ قرآن مخلوق ہے۔ پھر خلیفہ نے جلاد بلایا۔ جسے ابوالدن کے لقب سے پکارا جاتا تھا، اس سے پوچھنے لگا: تو کتنے کوڑے مار کر آدمی کو قتل کر دیتا ہے؟ کہنے لگا پانچ، دس پندرہ یا زیادہ سے زیادہ بیس کوڑوں میں، حکم دیا کہ اسے کوڑے مار مار کر قتل کر دو چنانچہ جب بھی جلاد کوڑے مارتا معاملے میں دوری پیدا ہوتی جاتی، پھر خلیفہ نے امام احمد رحمہ اللہ کے کپڑے اتارنے کا حکم دیا چنانچہ احمد رحمہ اللہ کے کپڑے اتار لئے گئے اور جلادوں کے درمیان کھڑے کر دیئے گئے ابوالدن اللہ اسے ہلاک کرے آگے بڑھا اور امام احمد رحمہ اللہ کے ننگے بدن پر کوڑے برسانے لگا بیس سے کچھ زیادہ کوڑے برسائے

تھے کہ امام رحمہ اللہ کے کندھوں سے خون کے چشمے ابل کر زمین پر گرنے لگے: امام احمد رحمہ اللہ ضعیف جسم والے تھے، اسحق بن ابراہیم کہنے لگا: اے امیر المؤمنین! یہ کمزور جسم انسان ہے، خلیفہ بولا: کیا تم نے میری بات سنی ہے؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کی قرابت کی قسم کھائی ہے کہ اس سے کوڑا نہیں اٹھاؤں گا تاوقتیکہ یہ وہ بات کہے جو میں کہہ رہا ہوں۔ اسحق بن ابراہیم کہنے لگا: اے ابوعبداللہ! خوشخبری ہے امیر المؤمنین نے اپنے قول سے رجوع کرلیا ہے اور وہ" لاالــــــہ الا اللہ" کہتا ہے احمد نے کہا: میں بھی کلمہ حق اخلاص" لاالــــــہ الا اللہ" کہتا ہوں، اسحق بن ابراہیم کہنے لگا: اے امیر المؤمنین بلاشبہ احمد بن حنبل وہ بات کہہ رہا ہے جو آپ کہتے ہیں خلیفہ نے کہا: اسکا راستہ آزاد کردو، دروازہ کھولا گیا اور باہر شوروغل برپا تھا، خلیفہ نے کہا باہر نکل کر دیکھو یہ کیسا شوروغل ہے؟ چنانچہ اسحق بن ابراہیم باہر نکلا اور پھر واپس آکر کہنے لگا: اے امیر المؤمنین باہر لوگوں کا ایک بپھرا ہوا ہجوم ہے اور وہ سب آپ کو قتل کرنے پر اتفاق کر چکے ہیں لہذا جتنا جلدی ممکن ہو سکے احمد بن حنبل کو باہر نکالئے یقیناً میں آپکا خیر خواہ ہوں۔ چنانچہ خلیفہ نے امام احمد رحمہ اللہ کو باہر نکالا انہوں نے اپنی قمیص اور چادر ہاتھوں پر رکھی تھی میں سب سے پہلے دروازے کی طرف بڑھا، جب باہر نکلے لوگوں نے ایک زبان ہوکر پوچھا: اے ابوعبداللہ آپ نے کیا قول کیا ہے تاکہ ہم بھی وہی قول کریں، فرمایا: ممکن نہیں تھا کہ میں کہہ دیتا، اے جماعت محدثین لکھو، اے عوام الناس گواہ ہو کہ قرآن کلام اللہ ہے اور غیر مخلوق ہے اللہ کی طرف سے اسکی ابتداء ہوئی اور اللہ ہی کی طرف اس نے لوٹنا ہے۔

احمد بن فرج کہتے ہیں میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی طرف دیکھ رہا تھا اور کوڑا ان کے کاندھوں پر برسے جا رہا تھا کہ اتنے میں احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی شلوار کا ازار بند منقطع ہوگیا شلوار بس نیچے آیا ہی چاہتی تھی کہ احمد رحمہ اللہ نے اپنے ہونٹوں کو حرکت دی اور کچھ پڑھنا شروع کیا شلوار خود بخود اپنی اصلی حالت پر آ گئی، بعد میں میں نے اس بارے میں ان سے پوچھا: فرمایا: جی ہاں جب ازار بند ٹوٹ گیا میں نے فوراً کہا: یا اللہ، اے میرے معبود اے میرے آقا اگر تو میرے موقف کی موافقت کرتا ہے مجھے مخلوق کے سامنے سرعام رسوا نہیں کرنا پس شلوار واپس اپنی جگہ پر آ گئی۔

شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں! اس روایت میں جو حدیث ذکر کی ہے اس کی اسناد میں احمد بن فرج کو وہم ہوا ہے چونکہ بعض محدثین نے یہ حدیث ضحاک عن ابن عباس کی سند سے بیان کی ہے۔

۱۳۷۹۶- متوکل کے خط کے بیان میں ........ محمد بن جعفر وحسین بن محمد وعلی بن احمد، محمد بن اسماعیل بن احمد، ابوالفضل صالح بن احمد بن حنبل کہتے ہیں جب اسحق بن ابراہیم اور اسکے بیٹا محمد کی وفات ہوگئی تو عبداللہ بن اسحق کو والی بنادیا گیا متوکل نے اسکی (طرف خط لکھا کہ احمد بن حنبل کے پاس کسی آدمی کو بھیجو) جو وہاں تلاشی لے وہاں ہمارے کچھ مطلوبین چھپے ہوئے ہیں، چنانچہ عبداللہ بن اسحق نے اپنے حاجب (دربان) مظفر اور اس کے ساتھ نائب قاصد ابن کلبی کو بھیجا، اس نے بھی امام احمد رحمہ اللہ کی طرف وہی پیغام بھیجا کہ: امیر المؤمنین آپ سے کہہ رہے ہیں انہوں نے میری طرف خط لکھا ہے کہ آپ کے پاس امیر کے کچھ مطلوبین چھپے ہوئے ہیں، ابن کلبی نے ان سے یہی بات کہی، چنانچہ گھر کے لوگ سورہے تھے کہ اچانک دروازے پر دستک ہوئی والد صاحب نے صرف تہبند پہن رکھی تھی، تاہم اٹھے اور دروازہ کھولا اور والد صاحب دروازے ہی پر بیٹھ گئے گھر کی خواتین بھی ان کے پاس موجود تھیں، ابن کلبی نے جب خلیفہ کا خط پڑھ کر سنایا والد صاحب بولے! مجھے اسکا کچھ علم نہیں میں تو امیر المؤمنین کی اطاعت تنگی وفراخی، خوشی وغمی الغرض ہر حال میں ضروری سمجھتا ہوں اور میں نماز یا نماز جمعہ اور دعوت مسلمین میں تاخیر کرنے پر افسوس کرتا ہوں" اس سے قبل اسحق بن ابراہیم نے والد صاحب پر پابندی لگادی تھی کہ اپنے گھر میں رہیں اور جمعہ ودیگر نمازوں کے لئے باہر نہ آئیں ورنہ آپ کو پھر دوبارہ ان حالات کا سامنا کرنا پڑے گا جو ابواسحق کے زمانے میں آپ کو پیش آئے تھے۔

پھر ابن کلبی رحمہ اللہ کہنے لگا: مجھے امیر المؤمنین نے حکم دیا ہے کہ میں آپ سے حلف لوں کہ واقعۃً آپ کے پاس امیر کے مطلوبین نہیں ہیں، لہٰذا آپ حلف اٹھائیں، امام رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تم مجھ سے خلف لیتے ہی ہو تو میں حلف اٹھانے کو تیار ہوں، چنانچہ ابن کلبی نے آپ رحمہ اللہ سے اللہ تعالیٰ کے اسم گرامی اور طلاق وغیرہ کا حلف لیا کہ واقعۃً آپ کے پاس امیر المؤمنین کے مطلوب نہیں ہیں گویا ان لوگوں کا اشارہ اس بات کی طرف تھا کہ آپ رحمہ اللہ کے گھر میں کوئی علوی ہے پھر کہنے لگا: میں آپ کے گھر کی تلاشی لینا چاہتا ہوں ابوالفضل کہتے ہیں میں بھی ادھر موجود تھا: کہا: میں آپ کے بیٹے کے گھر کی تلاشی لوں گا۔ چنانچہ مظفر ابن کلبی اور ان کے ہمراہ دو عورتیں بھی تھیں والد صاحب کے گھر میں داخل ہوئے پورے گھر کی تلاشی لی پھر ان دو عورتوں نے ہماری خواتین اور بچوں کی تلاشی لی، ابوالفضل کہتے ہیں پھر یہ لوگ میرے گھر میں داخل ہوئے تلاشی لی حتی کہ کنویں میں بھی چراغ لٹکا کر دیکھا پھر انہوں نے عورتیں بھیجیں، عورتوں نے ہماری محرمات کی تلاشی لی لیکن خائب و رسوا ہو کر نامراد واپس لوٹے۔

دو دن کے بعد علی بن جہم کا خط آیا کہ امیر المؤمنین کی برأت بالکل درست تھی، چونکہ ﷺ بدعت لن ترانیاں کر رہے تھے کہ اللہ کا شکر ہے کہ وہ آپ کی وجہ سے خوش نہیں ہوئے تاہم امیر المؤمنین یعقوب المعروف قوسرہ کو آپ کی طرف بھیج رہے ہیں اور اس کے پاس آپ کے لئے کچھ انعام و اکرام بھی ہے۔

اور امیر المؤمنین، آپکو وہاں سے چل پڑنے کا حکم دیتے ہیں۔ ابوالفضل کہتے ہیں اگلے ہی دن یعقوب پہنچ گیا والد صاحب کے پاس اور کہنے لگا اے ابو عبداللہ امیر المؤمنین آپکو سلام کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپکی صفائی بالکل درست تھی۔ میں چاہتا ہوں کہ آپکے قرب سے مانوس ہوتا رہوں اور آپکی دعاؤں سے برکت حاصل کروں میں دس ہزار درہم آپکی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں جو آپکو دوران سفر کام آئیں گے۔ چنانچہ یعقوب نے ایک تھیلی نکالی جس میں دو سو دینار باقی صحیح درہم تھے یعقوب نے دیکھا کہ اسے پھر باندھ رہا ہے کہا کل میں واپس لوٹوں گا آپ پختہ عزم کرلیں پھر کہنے لگا اے ابو عبداللہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اہل بدعت کو آپ کی وجہ سے خوش نہیں کیا۔ پھر وہ چلا گیا: میں ایک سبز رنگ کا کپڑا لے آیا جس سے تھیلی کو ڈھانپ دیا مغرب کے وقت والد صاحب کہنے لگے اے صالح یہ لو اور اسے اپنے پاس رکھو چنانچہ میں نے تھیلی گھر کی بالائی منزل پر اپنے تکیے کے نیچے رکھ لی۔

سحری کے وقت والد صاحب نے آواز دی میں اٹھ کر ان کے پاس گیا فرمایا اے صالح میں رات بھر سویا نہیں ہوں میں نے وجہ پوچھی والد صاحب زور زور سے رونے لگے اور فرمایا میں ان لوگوں سے سلامتی میں رہا یہاں تک کہ اب میری آخری عمر ہے اور مجھے ان لوگوں کی آزمائشوں میں مبتلا کیا جا رہا ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ صبح ہوتے ہی اس مال کو تقسیم کر دوں میں نے کہا جیسے آپکی مرضی چنانچہ صبح کے وقت والد صاحب کے پاس حسین بن بزار اور دیگر مشائخ آئے والد صاحب نے فرمایا اے صالح میرے پاس ترازو لاؤ چنانچہ والد صاحب اس مال کا وزن کر کے دیتے جاتے اور ساتھ کہتے یہ مہاجرین وانصار کے بیٹوں کے پاس لے جاؤ پھر کہا یہ فلاں فلاں کے پاس لے جاؤ حتی کہ والد صاحب نے صحن میں بیٹھے بیٹھے سارا مال تقسیم کروا دیا حتی کہ والد صاحب نے وہ تھیلی بھی دے دی۔ حالانکہ ہم اس وقت جس تنگ دستی کی حالت میں تھے اسے اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے میرا چھوٹا بھائی آیا اور کہنے لگا اے ابا جان مجھے بھی ایک درہم دے دیجئے والد صاحب نے میری طرف دیکھا میں نے ایک درہم نکال کر اسے دے دیا۔ قاصد نے یہ سارے حالات دیکھ کر لکھ دیا۔ کہ احمد بن حنبل نے سارے دراہم اسی دن صدقہ کر دیئے حتی کہ صندوق بھی صدقے میں دیدیا، علی بن جہم کہنے لگا اے امیر المؤمنین احمد بن حنبل نے سارا مال صدقے میں دیدیا اور جانتے ہیں کہ انہوں نے مال آپ سے قبول کر لیا ہے، احمد مال کو کیا کریں گے ان کا گزارہ صرف ایک روٹی ہے امیر المؤمنین نے میری بات کی تصدیق کی۔

ابوالفضل کہتے ہیں پھر والد صاحب رحمہ اللہ رات کے وقت نکل پڑے ہمارے ساتھ چوکیدار تھے انہوں نے اپنے ہاتھوں میں مشعلیں

اٹھالیں ،اسطرح ہم چل دیئے جب فجر کا وقت ہوا والد صاحب نے کہا اے صالح! کیا تمہارے پاس کچھ دراہم ہیں؟ میں نے اثبات میں جواب دیا فرمایا چوکیداروں کو دے دو چنانچہ میں نے انہیں ایک درھم دے دیا جب صبح ہوئی یعقوب نے والد صاحب کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے کہا: اے ابوعبداللہ میں چاہتا ہوں کہ آپکا پیغام امیر المؤمنین تک پہنچا دوں والد صاحب خاموش رہے یعقوب بولا عبداللہ بن اسحٰق نے مجھے خبر دی ہے کہ فرایتمی کہتا ہے۔ کہ احمد بن حنبل مال واپس کردے گا والد صاحب نے کہا: اے ابو یوسف! مجھے اللہ کافی ہے چنانچہ یعقوب غصہ ہوگیا اور میری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا تعجب ہے اس آدمی نے کوئی ایسی بات نہیں چھوڑی جسے میں امیر المؤمنین کو خبر کروں الفضل کہتے ہیں والد صاحب نے نکلتے وقت نماز کی قصر کی اور فرمایا سولہ فرسخ کے سفر میں نماز کی قصر کی جائے گی چنانچہ میں نے ایک دن عصر کی نماز اسی طرح پڑھی مجھے فرمایا عصر کی نماز لپیٹ لی گئی ہے چنانچہ انہوں نے مختصر سی نماز پڑھی پھر جب ہم باغات میں پہنچے یعقوب نے ہم سے کہا: تم یہیں ٹھہرو، پھر علی بن جہم نے متوکل نے پاس آمدن کا پیغام بھیج دیا، ہم لوگوں کے ہجوم میں داخل ہوئے والد صاحب سر جھکائے رہے اور سر پر ایک کپڑا ڈال رکھا تھا: یعقوب نے والد سے کہا: اے ابوعبداللہ! سر سے کپڑا ہٹادیجئے چنانچہ والد صاحب نے کپڑا ہٹادیا، اتنے میں ایک خادم آیا جو غالباً دار خلافت کی تلاش میں تھا جب اس نے لوگوں کے ہجوم کو دیکھا کہا یہ لوگ کیوں جمع ہیں؟ لوگوں نے اسے جواب دیا: احمد بن حنبل تشریف لا رہے ہیں اور لوگ ان کے استقبال کے لئے کھڑے ہیں، کچھ دیر کے بعد ابن ھرثمہ آیا اور کہنے لگا امیر آپ کو سلام کہتا ہے بعد از سلام یہ کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے آپ کی وجہ سے دشمنوں کو رسوا کیا، آپ کو ابن ابی داؤد کا حال معلوم ہے پس مناسب ہے کہ آپ اس قول کا اقرار کریں جسکا اظہار اللہ کے لئے واجب ہے پھر یحیی بن ہرثمہ چلا گیا ابوالفضل کہتے ہیں میرے والد صاحب دارایتاح میں اترے اتنے میں علی بن جہم آ گیا اور کہا: امیر المؤمنین نے آپ کے لئے دس ہزار درہم کا حکم دیا ہے یہ دس ہزار دراہم ان دراہم کے بدلے میں ہیں جو آپ نے تقسیم کردیئے تھے، امیر نے حکم دیا کہ انہیں اسکا پتہ نہ چلے وہ پریشان ہوجائیں گے، پھر محمد بن معاویہ آیا اور کہنے لگا یقیناً امیر المؤمنین کثرت سے آپ کو یاد کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ یہیں مقیم رہیں اور درس حدیث دیتے رہیں، والد رحمہ اللہ بولے: میں ضعیف ہوچکا ہوں پھر والد صاحب نے انگلی دانت پر رکھی اور کہا میرا یہ دانت ہل رہا ہے حالانکہ میں اسکی خبر اپنے بیٹوں کو بھی نہیں کی ہے پھر محمد بن معاویہ والد کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا: آپ کیا کہتے ہیں دو چوپایوں کے بارے میں جن میں باہمی مڈبھیڑ ہوگئی ہو، ایک چوپایا دوسرے کو ٹکر مار کر مغلوب کردے جس سے وہ زمین پر گر جائے پھر اسے ذبح بھی کرلیا جائے کیا اسکا کھانا حلال ہے؟ فرمایا: اگر وہ اپنی آنکھیں ہلا رہا ہو اور دم بھی ہلا رہا ہو نیز ذبح کرتے وقت خون بہہ جائے تو اسکا کھانا حلال ہے۔

ابوالفضل کہتے ہیں پھر والد صاحب کے پاس یحیی بن خاقان آئے اور کہنے لگے: اے ابوعبداللہ! مجھے امیر المؤمنین نے حکم دیا ہے کہ میں آپ کے پاس آؤں پھر مجھے امیر المؤمنین نے حکم دیا کہ میں آپ کے لئے عمدہ ترین جوڑا تیار کروں عمدہ سے عمدہ چادر آپ کے لئے لاؤں اور ٹوپی بھی لاؤں کہا: وہ کونسی ٹوپی لیتے ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ میں نے انھیں کبھی ٹوپی پہنے ہوئے نہیں دیکھا۔ پھر مجھے امیر المؤمنین نے حکم دیا کہ وہ آپ پر اور آپ کے اقرباء پر چار ہزار دراہم جاری کردیں۔ پھر یحیی دوسرے دن صبح صبح واپس لوٹ آئے اور کہا اور ابوعبداللہ سوار ہو کر ہمارے ساتھ چلے والد صاحب نے جواب دیا: جیسے آپ کی مرضی۔ لوگوں نے کہا، استخارہ کرلیجئے چنانچہ والد صاحب نے تہبند باندھا اور موزے پہنے والد صاحب کے ایک موزے کو پندرہ سال گزر چکے تھے جسکی وجہ سے اس میں قدرے بوسیدگی آ گئی تھی اور جگہ جگہ سے اس پر پیوند لگائے ہوئے تھے، یحیی نے میری طرف ٹوپی پہننے کا اشارہ کیا: میں نے کہا: والد صاحب کے پاس کوئی ٹوپی نہیں ہے کہا: پھر امیر المؤمنین پر ننگے سر کیسے داخل ہوں گے، ہم نے والد صاحب کے لئے ایک سواری لائی یحیی نماز میں مشغول ہوگئے اور والد صاحب اس پر بیٹھ گئے اور یہ آیت پڑھی "منہا خلقناکم وفیہا نعیدکم" اس مٹی

سے ہم نے تمہیں پیدا کیا اور اسی مٹی میں ہم تمہیں واپس لوٹائیں گے (طٰہٰ:۵۵) پھر والد صاحب ایک تاجر کے خچر پر سوار ہو گئے ہم بھی ان کے ساتھ چل دیئے حتیٰ کہ والد صاحب معتز کے گھر میں داخل کیے گئے، اس وقت معتز اپنے گھر میں ہی دوکان میں بیٹھا ہوا تھا یحییٰ آگے بڑھ کر معتز سے ملے اور یحییٰ نے کہا: اے ابوعبداللہ! امیر المؤمنین آپ کے پاس آئے ہیں تا کہ آپ کے قرب سے انھیں حقیقی خوشی حاصل ہو، مجھے بعض خدام نے خبر دی کہ متوکل اس وقت پردے کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور اس نے اپنی والدہ سے کہا: اے اماں جان! ہمارا گھر روشن ہو گیا ہے پھر خادم رومال لے آیا یحییٰ نے رومال لے کر اس سے قمیص نکالی پھر یحییٰ نے قمیص درست کی اور والد صاحب کو آرام سے پہنادی پھر ٹوپی لی والد صاحب کے سر پر سجادی اور عالیشان چادر اوڑھادی۔ البتہ نئے جوتے وہ لوگ نہیں لائے وہی جوتے والد صاحب کے پاؤں میں رہے چنانچہ لوگ جب دار کی طرف چلے گئے والد صاحب نے کپڑے اتار لئے، اور پھر رونے لگے اور پھر فرمایا: میں ان لوگوں سے ساٹھ سال سلامتی میں رہا اب آخری عمر میں آزمائش میں ڈال دیا گیا ہوں، (یعنی مجھے دنیا کی رنگرلیوں میں گھسیٹا جارہا ہے کیا ہی بات تھی کہ وہ لوگ دنیاوی عیش وعشرت ابتلاء وآزمائش سے تعبیر کرتے تھے) میرا گمان نہیں کہ میں اس نوجوان یعنی متوکل کے پاس آکر دنیاوی عیش وعشرت سے محفوظ رہوں۔ یہ کیونکر ممکن ہے اس آدمی سے جس پر خیر خواہی واجب ہو اسی وقت سے کہ جس وقت اس کی نظر پڑے یہاں تک کہ میں اس کے پاس چل پڑوں، پھر فرمایا: اے صالح یہ کپڑے بغداد بھیج دو تا کہ وہاں بیچ دیئے جائیں اور پھر اس سے حاصل ہونے والی رقم صدقہ کر دی جائے لیکن یادرکھو ان اشیاء کو تم میں سے کوئی آدمی نہ خریدے، چنانچہ میں نے یہ کپڑے یعقوب بن تحتکان کے پاس بھیج دیئے یعقوب نے کپڑے بیچ کر انکی مالیت لوگوں میں تقسیم کردی۔ میرے پاس صرف ایک ٹوپی رہ گئی تھی پھر والد صاحب کو خبر دی گئی کہ جس گھر میں انہوں نے قیام کیا ہوا ہے وہ چند یتیموں کی ملکیت ہے فرمایا: محمد بن جراح کی طرف ایک رقعہ لکھو جو اس گھر کے بارے میں میرا استعفیٰ قبول کرے چنانچہ ہم نے ایک رقعہ لکھ ڈالا متوکل نے اس گھر سے منتقل ہونے کی اجازت دے دی۔ پھر والد صاحب کے لئے متبادل گھر کرائے پر لیا گیا جسکا کرایہ دوسو درہم چکایا گیا، چنانچہ والد صاحب اس گھر میں منتقل ہو گئے ہمارے پاس رنگ برنگ انواع کے کھانے لائے گئے عمدہ سے عمدہ لباس اور خوبصورت بچھونے ہمیں پیش کئے گئے لیکن والد صاحب نے جب اس کروفر کو دیکھا تو اپنے آپ کو اس سے دور رکھنے کا سوچنے لگے: اور اپنے آپ کو ایک عام سی جگہ پر ڈال دیا۔ اسی دوران والد صاحب کی آنکھ میں درد ہوا لیکن جلد ہی شفا ہو گئی اس دوران بھی والد صاحب اکثر روزے میں رہے ورنہ تیسرے دن کا روزہ تو ضرور ہی ہوتا اور صرف کھجور اور ستو سے روزہ افطار کرتے بسا اوقات رات کو صرف ایک روٹی تناول فرماتے۔ چنانچہ جب انواع واقسام کے کھانوں سے سجا ہوا دستر خوان لایا جاتا تو والد صاحب سے پوشیدہ رکھ کر دروازے کے پاس لگایا جاتا تا کہ والد دیکھ نہ لیں وہیں لوگ کھا کر اٹھ جاتے، والد صاحب جب گرمی محسوس کرتے ان کے پاس پانی میں ایک کپڑا بھگو کر لایا جاتا جسے وہ سینے پر رکھ لیتے والد صاحب کے پاس ابن ماسویہ آتا اور بیٹھتا ایک دن کہنے لگا: ہم تو اپنے عیال کو تیل اور سرکہ وغیرہ کھانے کا حکم دیتے ہیں آپ کیوں کمزور ہو رہے ہیں؟

والد صاحب کے لئے یحییٰ نے قمیص سلوائی اور ایک سیاہ رنگ کی چادر بنوائی نیز یعقوب اور عتاب اکثر والد صاحب کے پاس آتے اور بسا اوقات پوچھتے کہ امیر المؤمنین نے سوال کیا ہے کہ آپ ابن ابی داؤد اور اس کے مال وغیرہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں نیز دونوں والد صاحب کو ابن ابی داؤد کے بارے میں بتاتے کہ اسکا کیا حشر ہوا، پھر ابن ابی داؤد بغداد لایا گیا جب اسکی جائدادوں کو بیچ کے متعلق گواہی قائم کر لی گئی بسا اوقات یحییٰ والد صاحب کے پاس آتے اور والد صاحب اگر دروازے میں نماز پڑھ رہے ہوتے تو یحییٰ باہر تھوڑی دیر بیٹھ جاتے جب نماز سے فارغ ہو جاتے یحییٰ اور علی بن جہم والد صاحب کی شلوار اور ٹوپی لیکر والد صاحب کو پہناتے متوکل نے حکم صادر کیا کہ ہمارے لئے ایک گھر خرید لیا جائے والد صاحب کو جب پتہ چلا تو مجھے آواز دی میں نے لبیک کہا فرمایا: اگر تم نے گھر

خرید نے میں اقرار کیا تو میں تمہارے ساتھ تعلق منقطع کر دوں گا، کیا وہ چاہتے ہیں کہ یہ شہر میرا ماوی ومسکن بنا دیں؟ چنانچہ والد صاحب مسلسل گھر خرید نے کی مخالفت کرتے رہے بالآخر گھر ہمارے لئے نہ ہی خریدا گیا، پھر مالک مکان کے پاس آئے اور فرمایا: میں تمہیں ہر مہینہ تین ہزار درہم دوں گا، مجھے بھی والد صاحب کی تائید کرنی پڑی، اس دوران متوکل کے قاصدین والد صاحب کے پاس آتے اور والد صاحب کی خیریت دریافت کر کے واپس چلے جاتے اور جا کر متوکل کو خبر دیتے، قاصدین والد صاحب سے کہتے امیر المؤمنین آپ کو ضرور دیکھنا چاہتے ہیں والد صاحب خاموش رہتے جب قاصدین نکل کر چلے جاتے فرماتے: کیا تم متوکل کے قول پر تعجب نہیں کرتے ہو کہ مجھے دیکھا اس کے لئے ضروری ہے ان پر کچھ حرج نہیں کہ مجھے دیکھیں، اس گھر میں ایک حجرہ بھی تھا جس میں دو کمرے تھے والد صاحب فرماتے تھے مجھے اس میں داخل کر دو اور اس میں چراغ نہ جلاؤ، ہم نے والد صاحب کو اس حجرے میں داخل کر دیا، اسی دوران یعقوب آئے اور کہنے لگے اے ابوعبداللہ! امیر المؤمنین آپ سے ملنے کے بہت مشتاق ہیں، اور کہتے ہیں: مجھے پتہ تو چل جائے کہ وہ کونسا دن ہے جس دن آپ ان کے ہاں تشریف لے جائیں گے؟ فرمایا: اس میں آپ کی اپنی مرضی ہے جیسے بہتر سمجھو، یعقوب کہنے لگے: بدھ کا دن ملاقات کے لئے موزوں ہے اس میں دوسری مصروفیات بھی موقوف ہوتی ہیں پھر یعقوب نکل کر چل پڑے، دوسرے دن پھر آئے اور کہنے لگے بشارت ہے اے ابوعبداللہ! امیر المؤمنین آپکو سلام کہتے ہیں، بعد از سلام یہ کہ میں نے آپ کو سیاہ کپڑے پہننے اور رکوب کر کے میرے اور والدہ کے پاس آنے کی قید ہٹا دی ہے آپ چاہئیں تو قطن پہنیں یا صوف پہنیں، والد صاحب اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے لگے یعقوب والد صاحب کو کہنے لگے: میرا ایک بیٹا ہے جس سے میں بہت پیار کرتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ آپ اسے احادیث پڑھائیں، والد صاحب خاموش رہے اور کچھ جواب نہ دیا، جب وہ نکل کر چل پڑے فرمایا کیا تم نہیں دیکھتے کہ وہ مجھے کسی حال یعنی ضعف میں دیکھ رہا ہے والد صاحب ہفتے میں ایک قرآن ختم کرتے اور جب ختم کرتے ہمیں بلاتے اور دعا کرتے ہم ساتھ ساتھ آمین کہتے رہتے، جمعہ کی صبح مجھے اور میرے بھائی عبداللہ کو پیغام بھیجتے ہم خدمت میں حاضر ہوتے ہمارے لئے خوب دعائیں مانگتے ہم دعا پر آمین کہتے رہے جب دعا سے فارغ ہوتے فرماتے: میں نے اللہ تعالیٰ سے بارہا استخارہ کیا ہے: میں پوچھنے لگا: آپ کیا چاہتے ہیں پھر فرماتے: اللہ تعالیٰ نے عہد لے رکھا ہے بلاشبہ عہد کے متعلق سوال ہوگا چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ''یا ایھا الذین آمنوا أوفوا بالعقود'' اے ایمان والو! اپنے وعدوں کو پورا کرو (مائدہ:۱) بے شک میں نے پوری حدیث کبھی نہیں سنائی یہاں تک کہ میں اللہ سے مل لوں، اور میں کسی کو تم میں سے مستثنیٰ نہیں کرتا ہوں، ہم باہر نکل گئے اور علی بن جہم آ گیا، ہم نے اس سے بات کی کہنے لگا: انا للہ وانا الیہ راجعون ''اسکی خبر متوکل کو بھی کی گئی، والد صاحب نے فرمایا: یہ لوگ چاہتے ہیں کہ میں یہی درس حدیث دیا کروں تاکہ اس شہر میں محبوب ہو کر رہ جاؤں، پھر کہنے لگتے: بخدا اس معاملے میں موت کی تمنیٰ کی گئی ہے، اور میں بھی اس میں اور اس میں بھی موت کی تمنا کرتا ہوں چونکہ یہ (یعنی موجودہ عیش وعشرت) دنیا کا فتنہ ہے اور وہ (یعنی ابتلاء وآزمائش) دین کا فتنہ ہے، پھر اپنی مٹھی بند کر کے فرماتے! اگر میری روح میرے قبضے میں ہوتی میں اسے آزاد کر چکا ہوتا اور پھر مٹھی کھول دی، اس دوران متوکل اپنے ایلچی والد صاحب کے پاس بھیجتا جو حال احوال پوچھتے اور متوکل ہم تک خفیہ مال وغیرہ پہنچانے کی تدبیر کرتا تاکہ والد صاحب کو پتہ نہ چلے کہیں وہ پریشان نہ ہو جائیں، لیکن ہم بھی ایسے نہیں تھے کہ والد صاحب کی چاہت کے خلاف کرتے۔ کارندوں نے متوکل سے کہا کہ احمد بن حنبل نہ تو آپ کا کھانا کھاتے ہیں نہ آپ کے بچھونے پر بیٹھتے ہیں اور نہ ہی آپ کا پانی پیتے ہیں والد صاحب نے ان سے کہا: بالفرض اگر معتصم بھی میرے لئے کھانوں کو پھیلا دیتا میں اس سے بھی قبول نہ کرتا۔

ابوالفضل کہتے ہیں پھر میں بغداد چلا گیا اور والد صاحب رحمہ اللہ کے پاس عبداللہ کو چھوڑ آیا، اچانک دیکھتا ہوں کہ عبداللہ بھی میرے کپڑے لئے ہوئے آ گیا میں نے کہا تم کیوں آ گئے؟ کہا: والد صاحب نے مجھے ادھر آنے کا حکم دیا کہ جا کر صالح سے کہو باہر مت

نکلو چونکہ تم نوجوان ہو فتنے کا خطرہ ہے، بخدا! اگر میں اپنے معاملہ میں آگے بڑھ گیا جو تم میں سے نکل گیا وہ پیچھے نہیں آ سکتا۔ الفضل کہتے ہیں میں نے والد صاحب کی طرف خط لکھا کہ میں بدست عبداللہ آپ کے بھیجے ہوئے پیغام کو جانتا ہوں والد صاحب نے جواب میں لکھا :بسم اللہ الرحمن الرحیم:

اللہ تعالیٰ تمہاری عاقبت کو عمدہ تر بنائے اور تم سے ہر طرح کی مکروہ چیز کو دور رکھے، مجھے جس امر نے تمہاری طرف خط لکھنے پر اکسایا وہی ہے جو تم نے عبداللہ سے کہا تھا: تمہارے پاس ایسے لوگ جمع ہیں جو ہماری خبریں آئے دن تم کو پہنچاتے رہتے ہیں، بس ہمارے ہاں بالکل خیریت ہے، خوب سمجھ لو کہ اگر تم وہیں امامت اختیار کر لو پھر نہ تم ادھر آؤ اور نہ تمہارا بھائی عبداللہ پس یہی میری بھی رضا ہے، اپنے لیئے صرف اور صرف خیر و بھلائی کو منتخب کر لو والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ابوالفضل کہتے ہیں مجھے اس کے بعد ایک دوسرا خط بھی والد صاحب کا اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا ملا۔ اس میں لکھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم:

اللہ تعالیٰ تمہاری عاقبت کو اچھا کرے اور تم سے برائی کو دور کرے میں اللہ کے فضل وکرم میں ہوں اللہ سے اتمام نعمت کا سوال ہے، ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اپنی پناہ میں رکھے، اور ہمیں خلاصی بخشے تمہارے لئے مناسب تھا کہ اگر تم میرے قریب کرتے رہتے اموال اور اہل اولاد کو، یہ امر تمہارے لئے بہت آسان ہے جو کچھ میں نے لکھا ہے وہ تمہارے اوپر گراں گزرے پس اپنے گھروں کو لازم پکڑ لو ممکن ہے اللہ تعالیٰ خلاصی کی کوئی سبیل نکالے، والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

پھر والد صاحب کے اور بھی کئی سارے خطوط وقتاً فوقتاً میرے پاس پہنچتے رہتے جب ہم گھر سے چلے تو ہم نے دستر خوان بچھونے وغیرہ سب اٹھوا دیئے۔

## امام احمد بن حنبلؒ کی وصیت

ابوالفضل کہتے ہیں والد صاحب نے یہ وصیت کر رکھی تھی:

بسم اللہ الرحمن الرحیم:

یہ احمد بن محمد بن حنبل کی وصیت ہے کہ وہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں، اور یہ کہ محمد اسکے بندے اور رسول ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دے کر بھیجا اور دین حق دے کر بھیجا تا کہ اسے تمام ادیان باطلہ پر غالب کر دیں اگر چہ مشرکین اسے ناپسند ہی کیوں نہ کرتے ہوں، میں وصیت کرتا ہوں اپنے اہل خانہ اور اپنے قرابت دارٖں کو کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور حمد کرنے والوں میں اللہ کی حمد کریں اور جماعت مسلمین کے لئے خیر خواہ رہیں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے سے راضی ہوں، میں وصیت کرتا ہوں کہ عبداللہ بن محمد المعروف بوران کے پچاس دینار مجھ پر قرضہ ہیں وہ اپنے قول کے مطابق تو صدقہ کر چکا ہے لیکن اسکا مال ادا کیا جائے اور اسکی ادائیگی گھر کی آمدن سے کی جائے انشاء اللہ جب اسکا قرض ادا کر دیا جائے مال میں کچھ باقی بچ جائے تو وہ میرے دو بیٹوں صالح اور عبداللہ میں بحسب میراث تقسیم کر دیا جائے۔ اس پر یہ گواہی ابو یوسف وصالح وعبداللہ نے دی۔

ابوالفضل کہتے ہیں پھر کچھ دنوں کے بعد والد صاحب نے اس گھر سے منتقل ہونے کا مطالبہ کیا چنانچہ ایک متبادل گھر کرائے پر لیا اور اس میں منتقل ہو گئے۔ متوکل کو اس کی خبر دی گئی متوکل نے کہا میری یہ خواہش تھی کہ امام احمد میرے قریب رہیں پھر متوکل نے عبداللہ کو حکم دیا کہ احمد بن حنبل کے پاس ایک ہزار دینار لے جاؤ اور سعید سے کہا کہ امام کیلئے ایک صراقہ بناؤ تا کہ اس میں آیا جایا کریں،

رات کیوقت علی بن جہم بھی آئے اور کہا کہ امیر نے آپ کے لئے ایک ہزار درہم کا حکم دیا ہے، والد صاحب نے عافیت طلب کی اور وہ مالیت واپس کردی، پھر محمد بن عبداللہ کی طرف خط لکھا چنانچہ محمد بن عبداللہ ظہر اور عصر کے درمیانی وقت میں آئے تھوڑی دیر ٹھہرے اور پھر واپس چلے گئے۔ والد صاحب نے مجھے فرمایا: اے صالح مجھے پسند نہیں کہ تم یہ رزق لو اس رزق پر مت بھروسہ رکھو میں خاموش رہا، فرمایا: خاموش کیوں ہو گئے ہو؟ میں نے کہا میں نہیں چاہتا ہوں کہ زبان سے کچھ کہوں اور دل میں منافقت بٹھائے رکھوں نیز مجھ سے کثیر اہل وعیال والا کوئی نہیں، میں معذرت بھی نہیں کرسکتا ہوں، پھر میں نے عرض کیا: آپ نے میرے لئے دعا کی نہیں اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ قبول فرمائے گا۔

فرمایا ایسا مت کرو، میں نے انکار کیا، فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اللہ تمہارے ساتھ ایسا کرے، والد صاحب نے دروازہ بند کرنے کا حکم دیا، اور میں دروازے سے باہر رہا، اتنے میں عبداللہ سے میری ملاقات ہوئی اس نے مجھ سے وجہ پوچھی میں نے اسے بتائی کہا: میں کیا کہوں؟ میں نے جواب دیا: جو آپ کی مرضی ہو، یوں اس طرح سلسلہ چلتا رہا، پھر ان کے چچا آئے انہوں نے کہا میں اس میں سے کچھ نہیں لوں گا ، پھر والد صاحب نے اس پر اللہ کا شکر ادا کیا اور کچھ بات بن گئی، مجھے بالا سناد حدیث پہنچی کہ ابو بکر عیاش کہتے ہیں کہ یحییٰ بن ابی وائل کو کناسہ کا عہدہ قضاء سپرد کیا گیا، ابو وائل اپنی ایک لونڈی سے کہنے لگے: اے برکہ مجھے کچھ بھی کھانے کو نہ دو مگر وہ چیز کھانے کو دو جو یحییٰ نے کناسہ سے لائی ہے، یوں ہمیں الگ الگ دو ماہ گزر گئے ہمیں والد صاحب نے خط لکھا جو ہمارے پاس لایا گیا، پس سب سے پہلے والد صاحب کے پاس ان کے چچا آئے، پھر والد صاحب دروازے کے پاس آئے جسے انہوں نے میرے اور اپنے درمیان بند کر دیا تھا، اور بچوں نے اپنے طور پر ایک طاقچہ سا درمیان میں بنا لیا تھا: فرمایا: صالح کو میرے ہاں بلا وجہ قاصد نے مجھے پیغام دیا میں نے کہلا بھیجا میں نہیں آؤں گا پیغام بھیجا کہ تم کیوں نہیں آتے ہو؟ میں نے کہا: ان سے کہو یہ جو رزق (وظیفہ وتنخواہ وغیرہ) جماعت کثیرہ کو مل رہا ہے آپ اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ میں بھی ان لینے والوں میں سے ایک ہوں۔ ان میں مجھ سے کوئی زیادہ معذور بھی نہیں ہے، الغرض اس طرح کی توبیخ وڈانٹ ڈپٹ ہوتی رہی جب آپ رحمہ اللہ کے چچا نے آذان دی والد صاحب بھی مسجد میں نماز پڑھنے چلے گئے اور میں بذات خود ایسی جگہ کھڑا ہو گیا جہاں آپ رحمہ اللہ کے کلام کو سن سکوں اور انھیں چنداں خبر نہ ہو سکے چنانچہ والد صاحب جب نماز سے فارغ ہوئے چچا کی طرف التفات کیا اور فرمایا آپ نے تو یہ مال نہ لینے کا عندیہ دیا تھا اور آپ پھر دوسو درہم دھوکہ دہی سے لے رہے ہیں یہ جماعت مسلمین کا مال ہے آپ کے لئے کسی طرح حلال نہیں یاد رکھو میں تمہارے لئے شفیق ہوں مجھے ڈر ہے کہ قیامت کے دن زمین تمہارے گلے کا ہار بنے۔ چچا نے کہا: میں نے تو وہ صدقہ کر دیئے، والد صاحب بولے: ہاں نصف درہم صدقہ کر دیا ہوگا، پھر والد صاحب نے انھیں بھی چھوڑ دیا اور نماز بھی باہر کی ایک مسجد میں جا کر پڑھتے۔

ابو الفضل کہتے ہیں مجھے واقعہ پہنچا ہے کہ عبداللہ بن محمد کہتے ہیں کہ بصرہ کے کسی امیر نے عبداللہ بن محمد بن واسع کو پولیس کا نگران اعلیٰ بنا دیا۔ امیر کے پاس محمد بن واسع آئے چنانچہ امیر کو ان کے آنے کی اطلاع کی گئی امیر نے درباریوں سے کہا اندازہ لگاؤ یہ آدمی یہاں کیوں آیا ہوگا، چنانچہ کسی نے کہا: چونکہ اسکا بیٹا نگران اعلیٰ کے عہدے پر فائز ہوا ہے اسکا شکریہ ادا کرنے آیا ہے اور کسی نے کچھ اور بھی کہا، امیر کہنے لگا: نہیں بلکہ وہ اس لئے آیا ہے تاکہ اپنے بیٹے کا استعفیٰ پیش کرے اور بیٹے کی دستبرداری کا اظہار کرے چنانچہ امیر نے محمد بن واسع کو اندر آنے کی اجازت دی محمد جب اندر آئے کہنے لگے: اے امیر مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ نے میرے بیٹے کو کوئی سرکاری عہدہ دیا ہے حالانکہ میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمیں پردے میں رہنے دیں! اس سے اللہ تعالیٰ آپ کا بھی پردہ فرمائیں گے۔ امیر کہنے لگا: اے ابو عبداللہ! ہم نے تمہارے بیٹے کو عہدہ سے دستبردار کر دیا۔ یہ واقعہ مجھے والد صاحب نے سنایا تھا۔

پھر والد صاحب نے ہماری طرف ایک خط لکھا اور طاقچے کے پاس آئے اور فرمایا: اے صالح! ذرہ دیکھو میرے ذمے حسن کا

کیا کچھ ہے، اور یہ بوران کے پاس لے جاؤ حتی کہ وہ یہ مال جس جگہ سے اس نے لیا ہے وہیں صدقہ کر دے میں نے کہا! بوران کو کیا پتہ یہ مال کہاں سے لایا ہے کہ وہ صدقہ کرے؟ فرمایا: جو میں کہتا ہوں وہ کرو چنانچہ میں بوران کی طرف چل پڑا، والد صاحب کو جب پتہ چلا کہ ہم نے کوئی چیز لی ہے پھر پوری رات والد صاحب نے بیداری میں گزاری اور پریشان ہو جاتے غرض اسی دوری میں کچھ مہینے گزر گئے میرے گھر سے کوئی بھی والد رحمہ اللہ کے پاس نہ جاتا پھر میں نے دل برداشتہ ہو کر والد صاحب کے پاس پیغام بھیجا کہ اے اباجان طویل مدت گزر چکی ہے میں آپ کا شدید مشتاق ہو چکا ہوں لہذا حاضری کی اجازت مرحمت فرمائیں: والد صاحب خاموش رہے، جب میں نے موقع غنیمت سمجھا اور بلا تامل اندر داخل ہو گیا اور جا کر والد صاحب پر گر پڑا عرض کیا: اے اباجان! آپ اتنا غم کیوں اپنی جان پر لادتے ہیں؟ فرمایا! اے بیٹے! لوگ میرے پاس مال لاتے ہیں پھر ہم اسی طرح ٹھہرے رہتے ہیں اور اس سے کچھ نہیں لیتے، پھر والد صاحب نے ایک دستاویز لکھی چنانچہ ہم نے مال پر قبضہ کر لیا پھر جب انھیں خبر پہنچی انہوں نے کئی مہینوں تک ہمیں پھر چھوڑ دیا، چنانچہ بوران نے اس کے متعلق بات کی والد صاحب نے بوران کو ہمارے پاس بھیجا، میں والد صاحب کے پاس داخل ہوا بوران نے ان سے کہا: اے ابو عبداللہ! یہ ہے صالح! اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے، فرمایا: اے ابو محمد مخلوق میں سب سے زیادہ عزیز مجھے یہی ہے میں اس کے لئے کیا چاہتا ہوں، میں اس کے لئے وہی چیز پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں، میں نے عرض کیا: اے اباجان! آپ نے کس کو دیکھا ہے یا آپ نے کس سے ملاقات کی جو مجھ پر زیادہ قوت رکھتا ہو یا آپ اس پر زیادہ قوت رکھتے ہوں؟ فرمایا: کیا تم میرے ساتھ حجت بازی کر رہے ہو، پھر والد رحمہ اللہ نے یحییٰ بن خاقان کی طرف خط لکھا اور اس سے مطالبہ کیا کہ وہ ہماری مدد نہ کیا کرے اور روزینہ جاری کرے، جب مجھے خبر پہنچی میں نے ناظم الامور کو پیغام بھیجا اور وہ غالب بن بنت معاویہ بن عمرو تھا، میں نے والد صاحب سے عرض کیا تھا: کہ اے اباجان آپ بڑھاپے کو پہنچ گئے ہیں اور آپ نے عزم کر رکھا ہے کہ جب کوئی امر پیش آجائے تو میں آپکو اسکی خبر دوں گا، چنانچہ جب ان کا قاصد خط لیکر یحییٰ کے پاس پہنچا خبر لانے والے سے لے لیا کہا کہ میں نے اسکا نسخہ لے لیا ہے اور متوکل تک پہنچا دیا ہے، متوکل نے عبداللہ سے کہا: کتنے مہینے احمد بن حنبل کے بیٹوں کو گزر گئے؟ عبداللہ نے کہا دس مہینے کہا: ابھی ان کے پاس چالیس ہزار درہم اٹھا کر لے جاؤ اور یہ مال بیت المال سے لے کر جاؤ اور اس کا کسی کو پتہ نہ چلے، یحییٰ نے ناظم الامور سے کہا: میں صالح کو خط لکھ کر اسے آگاہ کیے دیتا ہوں، چنانچہ میرے پاس اسکا خط آیا میں نے والد صاحب کے پاس پیغام بھیجا تا کہ انھیں بھی علم ہو جائے، پس انکو خبر دینے والے کا کہنا ہے کہ والد صاحب خاموش ہو گئے اور اپنی ٹھوڑی میں کھجلی سی کرتے رہے پھر سر اوپر اٹھا کر فرمایا: میرا حیلہ کارگر ثابت نہ ہوا، جب میں ایک چیز چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ دوسری چیز کا قصد کرتے ہیں۔

ابوالفضل کہتے ہیں: متوکل کا قاصد والد صاحب کے پاس آیا اور کہنے لگا: اگر لوگوں سے کوئی آدمی سلامت رہتا آپ سلامت رہے، قاصد نے کہا: ایک آدمی کا قضیہ پیش ہوا کہ اس نے کسی علوی کو اپنے پاس پناہ دے رکھی ہے میں نے اسے قید کر لیا اور اسکے قتل کا درپے ہوا لیکن پھر میں نے اسے غمزدہ کرنا اچھا نہ سمجھا، والد صاحب نے فرمایا: یہ طریقہ باطل ہے اسکا راستہ آزاد کر دو، اس طرح متوکل کا قاصد تقریبا ہر روز والد صاحب کے پاس آتا اور والد صاحب کا حال پوچھتا ہمیں اس طرح کی غمگساری سے دلی خوشی ہوتی، والد صاحب اکثر فرمایا کرتے: کاش کہ میری روح میرے ہاتھ میں ہوتی میں اسے آزاد چھوڑ دیتا والد صاحب یہ بات فرماتے وقت مٹھی بند کر لیتے اور پھر کھول لیتے۔

۱۳۷۹۷- سلیمان بن احمد عبداللہ بن احمد بن حنبل (ح)، محمد بن علی ابوالحسین محمد بن اسماعیل، صالح بن احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ عبیداللہ بن یحییٰ نے والد ماجد رحمہ اللہ کی طرف خط لکھا کہ امیر المؤمنین نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ سے بذریعہ خط مسئلہ قرآن (کہ قرآن کلام اللہ ہے) کے بارے میں دریافت کروں (واضح رہے یہ مسئلہ امتحان نہیں بلکہ بصیرت و معرفت کے لئے پوچھا جا رہا ہے)

چنانچہ والد نے تفصیلاً مسئلہ مجھے املاء کرایا اس وقت میرے ساتھ اور کوئی بھی نہیں تھا، فرمایا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم:

اے ابوالحسن! اللہ تعالیٰ آپ کی عاقبت کو اچھا بنائے اور دنیاوی مشقتوں سے آپ کو عافیت میں رکھے اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے آپ نے امیر المؤمنین کی طرف سے خط لکھ کر مجھ سے قرآن کے کلام اللہ ہونے کے متعلق دریافت کیا ہے، میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ امیر المؤمنین کی توفیق کو دائمی کرے، حالانکہ اس سے قبل لوگ بدعات میں ڈوبے ہوئے تھے اور آپس میں غیر مفید اختلافات میں سرکھپارہے تھے تاہم اللہ تعالیٰ نے امیر المؤمنین کو خلافت سے سرفراز کیا اور انہوں نے ہر قسم کی بدعات کا خاتمہ کیا اور معاملے کو نکھار کر پیش کیا، اس تمام کا سہرا امیر المؤمنین کے سر جاتا ہے، حتی کہ امیر المؤمنین کی عوام الناس کے ہاں ایک اعلیٰ شان ہوگئی میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ امیر المؤمنین کے بارے میں ہر نیک دعا کو قبول فرمائے اور اس امر کو امیر المؤمنین کے دست اقدس سے تمام فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ان کے گھر میں اضافہ کرے، اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرے اور جس امر پر وہ قائم ہیں اس پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے ذکر کیا گیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کتاب اللہ کو کتاب اللہ کے ذریعے رد نہ کرو چونکہ یہ طریقہ انداز دلوں میں شک پیدا کردیتا ہے۔ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ کچھ فقراء رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے کچھ کہنے لگے: کیا اللہ تعالیٰ نے یوں نہیں فرمایا؟ اور بعض کہنے لگے: کیا اللہ تعالیٰ نے یوں نہیں فرمایا؟ چنانچہ نبی ﷺ نے انکی باتوں کو سن لیا اور غصہ بھرے انداز میں باہر تشریف لائے یوں لگتے تھے جیسے ان کے چہرہ اقدس پر انار کے دانوں کا رس ٹپکا دیا گیا ہو، ارشاد فرمایا: کیا تمہیں اسی چیز کا حکم دیا گیا ہے کہ تم کتاب اللہ کے بعض حصے کو بعض دوسرے حصے سے رد کرتے رہو؟ بلاشبہ تم سے پہلی والی امتیں یہی کچھ کرنے کی وجہ سے گمراہ ہوئیں، تم یہاں کسی درجے میں نہیں ہو، پس جسکا تمہیں حکم دیا گیا ہے اس میں نظر کرکے عمل کرلیا کرو اور جس چیز سے تمہیں روک دیا گیا ہے اس سے باز رہا کرو۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن مجید میں رائے قائم کرنا کفر ہے۔

اسی طرح نبی ﷺ کے ایک صحابی ابوجہمؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن مجید میں رائے مت قائم کرو چونکہ قرآن مجید میں رائے قائم کرنا کفر ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن الخطابؓ کے پاس ایک آدمی آیا عمرؓ نے اس سے لوگوں کے بارے میں مختلف سوالات کرنے شروع کئے اور وہ کہنے لگا: اے امیر المؤمنین لوگ قرآن مجید کو یوں اور یوں پڑھ رہے ہیں (یعنی لوگوں کا اختلاف ذکر کیا) میں نے کہا: بخدا! مجھے پسند نہیں کہ لوگ اس طرح کی جلد بازی کریں، چنانچہ عمرؓ نے مجھے ڈانٹ دیا، اور فرمایا: بس کرو، میں وہاں سے اٹھ کر اپنے گھر چلا آیا اور میں بہت غمزدہ و پریشان حال تھا، میں اسی حالت پر برقرار تھا کہ اچانک ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: امیر المؤمنین کے پاس جاؤ، میں گھر سے نکل پڑا جب پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت عمرؓ دروازے پر کھڑے میری انتظار کررہے ہیں حضرت عمرؓ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا ابھی ابھی اس آدمی نے جو بات کہی اسے تم نے کیوں ناپسند کیا؟ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین، لوگ جب آپس میں قرآن مجید میں مسابقت کریں گے تو اختلاف میں پڑجائیں گے اور جب اختلاف میں پڑیں گے ایک دوسرے سے جھگڑیں گے جب جھگڑیں گے تو ایک دوسرے کو قتل کریں گے، فرمایا: اللہ ہی کے لئے ہے تمہارے باپ کی بھلائی، بخدا! اس چیز کو میں

لوگوں سے چھپاتا تھا حتی کہ تم نے اسے ظاہر کر دیا۔[۱]

حضرت جابرؓ کہتے ہیں: موقف میں نبی کریم ﷺ نے اپنے آپ کو لوگوں پر پیش کیا اور فرمایا: کیا کوئی آدمی ہے جو مجھے اپنی قوم کے پاس لے جائے بلاشبہ قریش نے مجھے اپنے رب کے کلام کی تبلیغ سے روک دیا ہے۔[۲]

جبیر بن نفیرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک تم ایسی چیز کو لیکر واپس نہیں لوٹ سکتے جو قرآن سے افضل ہو جسکا صدور اللہ تعالیٰ سے ہوتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: قرآن مجید کو زائد سے خالی کر دو اور اس میں صرف اور صرف کلام اللہ ہی رکھو۔

حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: یہ قرآن مجید کلام اللہ ہے تو اس کو اسکے مواضع میں رکھو، ایک آدمی نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے کہا، اے ابوسعید! جب میں کتاب اللہ کی قرأت کرتا ہوں اور پھر اس میں غور وفکر کرتا ہوں قریب ہوتا ہے کہ میں مایوس ہو جاؤں اور میری امیدوں پر پانی پھر جائے، حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بلاشبہ قرآن کلام اللہ ہے اور ابن آدم کے اعمال ضعف وکوتاہی سے خالی نہیں ہو سکتے پس عمل کرتے رہو اور خوش رہو۔ فروہ بن نوفل کہتے ہیں: میں نبی ﷺ کے ایک صحابی حضرت خباب کا پڑوسی تھا، ایک دن میں ان کے ساتھ مسجد سے نکلا درآنحالیکہ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا فرمانے لگے: اے آدمی جہاں تک ممکن ہو اللہ کا قرب حاصل کرو اور تم کلام اللہ سے بڑھ کر کسی اور چیز سے قرب الی اللہ حاصل نہیں کر سکتے ہو ایک آدمی نے حکم بن عتبہ سے کہا: اس امر پر اہل بدعت کو کس چیز نے اکسایا ہے؟ جواب دیا: خصومات نے، معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ان فضول جھگڑوں سے دور رہو چونکہ یہ جھگڑے اعمال کو ضائع کر دیتے ہیں، بلاشبہ مجھے خوف ہے کہ اہل بدعت کو گمراہیوں میں گھستے چلے جاؤ گے ایک مرتبہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے پاس دو بدعتی آئے اور کہنے لگے: اے ابوبکر! ہم آپ کو ایک حدیث سنانا چاہتے ہیں؟ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے جواب دیا: نہیں، وہ پھر بولے: اچھا ہم آپ کو ایک آیت سنانا چاہتے ہیں، ابن سیرین رحمہ اللہ نے پھر سننے سے انکار کر دیا اور فرمایا یا تو تم خود یہاں سے اٹھ جاؤ یا میں ہی اٹھ کر چلا جاتا ہوں چنانچہ بدعتی اٹھ کر چلے گئے، حاضرین میں سے کسی نے کہا: اے ابوبکر: اس میں کیا حرج تھی اگر آپ ان سے کتاب اللہ کی ایک آیت سن لیتے؟ ابن سیرین رحمہ اللہ نے جواب دیا: میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے آیت سنا کر تحریف کے درپے ہو اس طرح وہ تحریف میرے دل میں جاگزیں ہو جائے۔

محمد رحمہ اللہ نے فرمایا: کاش اگر مجھے علم ہو جائے کہ میں اسی گھڑی میں ابتلاء کا شکار بن جاؤں گا تو میں اسکو چھوڑ دوں، ایک بدعتی نے ایوب سختیانی سے کہا: اے ابوبکر! میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں؟ ایوب رحمہ اللہ پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے اور ہاتھ سے اشارہ کرنے لگے ایک تو ایک میں آدھی بھی نہیں سننا چاہتا، ابن طاؤس کے بیٹے کے ساتھ ایک مرتبہ ایک بدعتی کچھ باتیں کر رہا تھا، ابن طاؤس نے اپنے بیٹے سے کہا: اے بیٹے اپنی انگلیاں کانوں میں ڈال لو اور اسکی باتوں کو مت سنو، عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے خصومات کے لئے اپنے دین کو نشانہ بنایا وہ نوافل کی کثرت کرے، ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کہتے ہیں لوگوں سے تمہیں کوئی بہتری حاصل نہیں ہوگی، حسن بصری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ بدعت بدترین بیماری ہے جو دل میں جاگزیں ہو جاتی ہے

صحابیٔ رسول ﷺ حذیفہ بن یمانؓ کا قول ہے اے قراء کی جماعت اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے پہلے والوں کا طریقہ اختیار کرو بخدا! اگر تم نے استقامت دکھائی تم آگے بڑھتے جاؤ گے لیکن اگر تم نے استقامت چھوڑ دی اور ادھر ادھر مائل ہو گئے یقیناً تم گمراہ

---

۱۔ المستدرک ۲/۶۱۳، ومسند الامام احمد ۳/۳۹۰، ومجمع الزوائد ۶/۳۵. وفتح الباری ۷/۲۲۰.

۲۔ المستدرک ۲/۴۴۱. والزھد لاحمد ۳۵. والدر المنثور ۵/۳۲۶. وسنن الترمذی ۲۹۱۲.

ہو جاؤ گے۔

ابوالفضل کہتے ہیں والد صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے مذکورہ بالا احادیث کی اسناد کو ترک کیا ہے چونکہ امیرالمؤمنین کو علم ہے کہ میں نے اس سے پہلے قسم اٹھا رکھی تھی، اگر مجھے یہ لحاظ نہ ہوتا میں ضرور اسانید کا تذکرہ کرتا، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وان احد من المشركين استجارك فاجره حتى يسمع كلام الله "(توبہ:۲) اور اگر کوئی شخص مشرکین میں سے آپ سے پناہ کا طالب ہو تو اسے پناہ دے دیجئے تا کہ وہ کلام الٰہی سن لے ایک جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

الا له الخلق والامر (اعراف:۵۴) یاد رکھو اللہ ہی کے لئے خلق ہے خالق ہونا اور حاکم ہونا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے پہلے خالق ہونے کی خبر دی اور پھر امر کا ذکر کیا معلوم ہوا امر غیر خلق ہے چونکہ واؤ عطف مغایرت کا تقاضا کرتا ہے۔

ایک دوسری جگہ ارشاد ہے۔

الرحمن علم القرآن، خلق الانسان علمه البيان.

رحمن نے قرآن کی تعلیم دی اس نے انسان کو پیدا کیا اور پھر اسے بیان سکھایا

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی نے انسان کو قرآن کی تعلیم دی ہے۔

"لن ترضىٰ عنك اليهود ولا النصارىٰ حتىٰ تتبع ملتهم قل ان هدى الله هو الهدىٰ ولئن اتبعت اهوائهم بعد الذى جاءك من العلم مالك من الله من ولي ولا نصير"

اور کبھی خوش نہیں ہوں گے آپ سے یہودی اور نہ ہی نصرانی جب تک کہ آپ ان کے مذہب کے بالکل پیرو نہ ہو جائیں آپ صاف کہہ دیجئے کہ حقیقت میں ہدایت کا وہی راستہ ہے جو کہ خدا نے بتلایا ہے۔ اور اگر آپ انکی اتباع کرنے لگیں ان کے غلط خیالات کا علم آ چکنے کے بعد تو آپ کا کوئی خدا سے بچانے والا نہ یار نکلے نہ مددگار۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ولئن اتيت الذين اوتوا الكتاب بكل آية ماتبعوا قبلتك وما انت بتابع قبلتهم وما بعضهم بتابع قبلة بعض ولئن اتبعت اهوائهم من بعد ماجاءك من العلم انك اذاً لمن الظالمين "(بقرة .۱۴۵)

اور اگر آپ ان اہل کتاب کے سامنے تمام دنیا بھر کی دلیلیں پیش کر دیں جب بھی یہ کبھی آپ کے قبلہ کو قبول نہ کریں اور آپ بھی ان کے قبلہ کو قبول نہیں کر سکتے (پھر موافقت کی کیا صورت) اور ان کا کوئی فریق بھی دوسرے فریق کے قبلہ کو قبول نہیں کرتا اور اگر آپ ان کے (ان) نفسیاتی خیالات کو اختیار کر لیں اور وہ بھی آپ کے پاس علم (وحی) آئے پیچھے تو یقیناً آپ (نعوذ باللہ) ظالموں میں شمار ہونے لگیں۔

ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

"وكذالك انزلناه حكماً عربياً ولئن اتبعت اهوائهم بعدالذى جاءك من العلم مالك من الله من ولي ولا واق" (رعد:۳۷)

اور اسی طرح ہم نے اسکو اس طور پر نازل کیا کہ وہ خاص حکم ہے عربی زبان میں اور اگر آپ (بفرض محال) ان کے نفسانی خیالات کے اتباع کرنے لگیں بعد اسکے کہ آپ کے پاس علم صحیح پہنچ چکے تو اللہ کے مقابلے میں نہ کوئی آپ کا مددگار رہو گا اور نہ کوئی بچانے والا۔

پس مذکورہ بالا آیت کریمہ میں قرآن علم اللہ ہے، ان آیات میں اس بات پر دلیل ہے کہ جو چیز نبی ﷺ کے پاس آئی ہے وہ

قرآن ہے، چونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ولئن اتبعت اهوانهم بعد الذی جاء ك من العلم ۔

اگر آپ ان نفسانی خیالات کے اتباع کرنے لگیں بعد اس کے کہ آپ کے پاس علم صحیح پہنچ چکے۔

نیز اسلاف امت سے مختلف اسناد کے ساتھ روایت کیا گیا ہے کہ قرآن علم اللہ ہے اور غیر مخلوق ہے، جو دلائل میں نے تحریر کئے وہ یا تو کتاب اللہ سے ہیں یا حدیث نبی ﷺ سے یا صحابۂ کرام وتابعین کے اقوال ہیں، میں علم کلام کو ان دلائل کے مقابلے میں لاشئی سمجھتا ہوں اسی وجہ سے کلام میں بحث کرنا میرے نزدیک غیر محمود ہے۔

ابو الفضل کہتے ہیں ایک مرتبہ متوکل آیا اور شامیہ میں اترا اور مدائن جانا چاہتا تھا والد صاحب نے حکم دیا: اے صالح! میں چاہتا ہوں کہ تم آج باہر نہ جاؤ اور نہ ہی میرے بارے میں کسی کو آگاہ کرو چنانچہ اگلے ہی دن میں گھر سے باہر بیٹھا ہوا تھا اور اس دن شدید بارش برس رہی تھی اچانک یحیٰی بن خاقان آئے ان کے ساتھ لوگوں کی ایک بڑی جماعت بھی تھی گویا بارش کی پرواہ کئے بغیر آئے اور کہنے لگے: سبحان اللہ! آپ ہمارے پاس تو نہ پہنچ سکے حتی کہ ہم نے چاہا کہ شیخ کو امیر المؤمنین کا سلام پہنچا دیں اس لئے مجھے امیر المؤمنین نے آپ کے پاس بھیجا ہے، پھر یحیٰی گلی کے باہر ہی سواری سے اتر گئے اور بارش میں کھڑے ہو گئے میں نے بڑی کوشش کی کہ سواری گھر میں داخل ہو جائے مگر نہ مانے، جب دروازے پر پہنچے تو اپنے جرموق اتارنے لگے جو کہ انہوں نے موزوں پر پہن رکھے تھے چنانچہ اندر داخل ہوئے والد صاحب گھر کے ایک کونے میں تشریف فرما تھے اور اپنے اوپر چکور چادر اوڑھ رکھی تھی سر پر عمامہ باندھ رکھا تھا، یحیٰی نے والد صاحب کو سلام کیا اور آگے بڑھ کر والد صاحب کی پیشانی چومی اور حال احوال دریافت کئے اور کہا: امیر المؤمنین آپ کو سلام کہتے ہیں اور حال دریافت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میں آپ کے قرب سے مانوس ہوا ہوں نیز انہوں نے دعا کا مطالبہ کیا ہے، والد صاحب نے جواب دیا: میں ہر روز امیر المؤمنین کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں۔

یحیٰی کہنے لگے: امیر المؤمنین نے مجھے ایک ہزار دینار دے کر بھیجا ہے اور کہا ہے کہ اسے آپ اہل حاجت میں تقسیم کر دیں، والد صاحب نے فرمایا: میں نے اپنے آپ کو گھر میں پابند کر رکھا ہے، امیر المؤمنین نے میرے لئے عفو کا دروازہ کھولا ہے جسے میں ناپسند کروں، یحیٰی بولے: اے ابو عبد اللہ! خلفاء اس چیز کو برداشت نہیں کرتے پھر جب یحیٰی واپس لوٹنے لگے پھر اصرار کیا کہ امیر نے یہ مال جب بھیج دیا ہے تو آپ اسے قبول فرما کر حاجتمندوں میں تقسیم کر دیں لیکن والد صاحب نے ایک نہ مانی۔

محمد بن عبد اللہ بن طاہر جب مسکرائے تو والد صاحب کے پاس پیغام بھیجا کہ آپ میرے ہاں تشریف لائیں اور آپ جو مجھے تنہائی میں کہنا چاہتے ہیں وہ کہیں، والد صاحب نے پیغام بھیجا کہ امیر المؤمنین نے مجھے ناپسندیدہ باتوں کے بجالانے سے دستبردار کر دیا ہے اور یہ کام میرے ناپسندہ امور میں سے ہے یعنی میں سلطان کے پاس حاضر ہونے کو ناپسند سمجھتا ہوں، والد صاحب اس دوران روزے رکھتے اور چکنائی والی غذا بھی استعمال نہیں کرتے تھے حالانکہ اس سے پہلے ان کے لئے چربی وغیرہ خرید کر لائی جاتی تھی چنانچہ ایک مہینے تک استعمال کرتے رہے پھر وہ بھی ترک کر دی ۲۳۷ھ میں والد صاحب متوکل کے پاس لائے گئے اس کے بعد پھر متوکل کا قاصد والد صاحب کے پاس خیریت دریافت کرنے آتا، پھر ربیع الاول ۲۴۱ھ میں بدھ کے روز والد صاحب رحمہ اللہ کو شدید بخار ہو گیا، والد صاحب کے پاس تھیلی میں چند دراہم پڑے ہوئے تھے حکم دیتے بازار سے کوئی چیز خرید کر لائی جاتی، فرمایا: کسی کو بھیجو اور بازار سے میرے لئے کچھ کھجوریں خرید کر لاؤ اور میری طرف سے قسم کا کفارہ ادا کرو، چنانچہ میں خود بازار سے کھجوریں خرید لایا اور والد صاحب کی طرف سے کفارہ قسم ادا کیا میرے پاس کھجوروں کی قیمت میں سے تین دراہم باقی بچ گئے میں نے ان کے متعلق والد صاحب کو خبر دی فرمایا: الحمد للہ، چنانچہ میں رات کو والد صاحب کے پاس سوتا جب انھیں کسی چیز کی ضرورت پڑتی مجھے ہلاتے اور میں اٹھ کر انھیں دے دیتا، اس

طرح رات کو جب اٹھتے تو زبان کو حرکت دیتے اس دوران رات کو روتے نہیں تھے مگر جس رات وفات پائی اس دن روتے رہے پوری رات نماز میں مشغول رہے اوپر اٹھنا دشوار ہو جاتا میں ہی پکڑ کر اوپر اٹھاتا۔ ۱۲ ربیع الاول ۲۴۱ھ کو دن کی ابھی دو ساعتیں باقی تھیں کہ اس دنیا سے رخصت ہوئے رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃً واسعۃً۔

۱۳۷۹۸- ابو علی عیسیٰ بن محمد جریجی، احمد بن یحییٰ ثعلب نحوی کہتے ہیں میں احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی زیارت کا مشتاق تھا جب میں ان کے پاس گیا فرمایا: تم کون کونسے علوم کو دیکھتے رہتے ہو؟ میں نے جواب دیا نحو و عربیت اور شعر چنانچہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے مندرجہ ذیل اشعار پڑھے۔

اذا ما خلوت الدهر يوما فلا تقل . خلوت ولكن قل على رقيب

ولا تحسبن الله يخلف ما مضى . وان الذى يخفى عليه يغيب .

لهونا عن الايام حتى تتابعت . ذنوب على آثار هن ذنوب

فياليت ان يغفر الله ما مضىٰ . ويأذن لى فى توبة فاتوب

یعنی: جب تم زمانے میں کسی دن تنہا ہو جاؤ مت کہو کہ میں تنہا ہو گیا لیکن کہو کہ میرے اوپر ایک نگہبان بھی ہے۔

ایسا گمان ہرگز مت کرو کہ اللہ تعالیٰ گذشتہ امور کی خلاف ورزی کرے گا اور جو امور پوشیدہ ہوں وہ غائب ہیں۔ زمانے سے صرف نظر کیا حتیٰ کہ گناہوں کے بعد گناہوں کے انبار لگ گئے۔ کاش اللہ تعالیٰ گزشتہ گناہ معاف فرمادے اور مجھے توبہ کی توفیق دے کہ میں توبہ کرلوں۔

۱۳۷۹۹- ابراہیم بن عبداللہ اصفہانی، محمد بن اسحٰق سراج، محمد بن مسلم بن وارہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے ابوزرعہ کو خواب میں دیکھا، میں نے کہا: اے ابوزرعہ! آپ کا کیا حال ہے؟ فرمایا: میں تمام احوال پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں، بلاشبہ مجھے رب تعالیٰ کے سامنے حاضر کیا گیا پھر مجھے فرمایا: اے عبیداللہ! تو میرے بندوں کے بارے میں قول کرنے سے کیوں پرہیز کرتا رہا؟ میں نے عرض کیا: اے میرے رب! لوگ تیرے دین میں لب کشائی کردیتے تھے: فرمایا: تو سچ کہتا ہے پھر طاہر حلقانی کو لایا گیا، میں نے اس پر تعدی کا دعویٰ کیا: چنانچہ اسے سو کوڑے بطور حد کے لگائے گئے اور پھر اسے حبس وقید کا حکم دے دیا گیا۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: عبیداللہ کو اس کے ساتھیوں کے ساتھ لاحق کردو یعنی ابو عبداللہ، سفیان ثوری، مالک بن انس اور احمد بن حنبل کے ساتھ۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی مسانید......... شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ درجہ امامت میں ایک عالیشان ستون کی حیثیت رکھتے ہیں آثار کے پیشوا ہونے اور اخبار کے لازم ہونے کی وجہ سے آثار و حدیث سے انہوں نے اعراض نہیں کیا، عقل میں رائے ان کے ہاں نہیں دیکھی گئی، حفظ آثار میں جبل عظیم تھے، علل وتعلیل میں بحر عمیق تھے ہم نے بطور نمونہ کے ان کی چند ایک روایت ذکر کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے بے شمار تابعین کرام کو پایا ہے ان کی چند مرویات درج ذیل ہیں۔

۱۳۸۰۰- محمد بن الحسن واحمد بن جعفر بن حمدان وسلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن زیاد کے سلسلہ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً جمعہ میں ایک ایسی (بابرکت) گھڑی ہے کہ جس بندے کو بھی اسکی موافقت ہو جائے اور وہ اس گھڑی میں جس چیز کا بھی سوال کرے گا مگر یہ کہ وہ چیز اسے ضرور عطاء ہوگی۔

۱۳۸۰۱-محمد واحمد ابن سلیمان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، حجاج، شعبہ، عبداللہ بن عون کی سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت نبی ﷺ سے مروی ہے جیسا کہ اوپر گزر گئی۔

شعبہ کی محمد بن عون سے مروی حدیث ثابت و مشہور ہے جبکہ سعید کی حدیث بواسطہ ابن عون اس میں حجاج متفرد ہیں ہمیں صرف احمد کی سند سے پہنچی ہے۔

۱۳۸۰۲-محمد واحمد بن سلیمان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، حماد بن خالد، مالک بن انس، زیاد بن سعید، زہری کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے بال مبارک پیشانی پر سے نیچے لٹکالئے جتنے لٹکائے جاسکتے تھے اور پھر بالوں میں مانگ نکال لی۔[1]

امام مالک رحمہ اللہ کی یہ غریب حدیث ہے اور حماد متفرد ہیں اور پھر ان سے متفرد ہیں۔

۱۳۸۰۳-محمد واحمد سلیمان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبداللہ بن حارث، عبداللہ بن عامر اسلمی، ایوب بن موسیٰ، ایوب سختیانی، ثابت بنانی کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ جس وقت نبی ﷺ نے تلبیہ کہا ہم آپ ﷺ کی سواری کے پاس تھے چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: لبیک بحجۃ وعمرۃ معاً یعنی میں حج وعمرہ دونوں کا اکٹھا تلبیہ کہتا ہوں۔[2]

حدیث بالا میں ایوب بن موسیٰ ایوب سختیانی سے روایت کرنے میں متفرد ہیں اور ہم نے صرف امام احمد کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۳۸۰۴-محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیار بن حاتم، جعفر بن سلمان ضبعی، ثابت، انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جتنی کثیر تعداد میں آدمیوں کو معاف فرمائیں گے اتنی تعداد میں علماء کو معاف نہیں فرمائیں گے۔[3]

ثابت کی یہ حدیث غریب ہے نیز سیار متفرد ہیں، عبداللہ کہتے ہیں، میرے والد صاحب کا بیان ہے کہ یہ حدیث منکر ہے، اور انہوں نے مجھے صرف ایک ہی مرتبہ سنائی۔

۱۳۸۰۵-ابوبکر بن خلاد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب سختیانی، ابن نافع، نافع کے سلسلۂ سند سے ابن عمرؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں کے درمیان دوڑ کا مقابلہ کرایا چنانچہ جن گھوڑوں کو چھریرا بنانا مقصود تھا ان کی دوڑ مقام حفیا سے ثنیۃ الوداع تک لگوائی، عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں میں بھی دوڑ لگانے والے لوگوں میں سے تھا۔

ابن نافع کی یہ حدیث غریب ہے اور اسماعیل بن علیہ متفرد ہیں۔

۱۳۸۰۶-ابوبکر احمد بن جعفر بن سالم، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ ورقاء، عمرو بن دینار، عطاء کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب نماز کھڑی کردی جائے پھر فرض نماز کے سوا کوئی نماز جائز

---

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الجمعۃ ۱۴، ۱۵، وسنن النسائی ۳/۱۵، ۱۱۶، ۱۱، وسنن ابن ماجۃ ۱۳۷ ۱، ومسند الامام احمد ۲/۱۶۴، ۱۸۵، ۲۳۰، ۲۳۴، ۲۵۵، ۲۷۲، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۴، ۴۰۱، ۴۸۹، ۴۹۸، ۳/۶۵، ۵/۴۵۳. وصحیح ابن خزیمۃ ۱۷۳۷.

۲۔ مسند الامام احمد ۳/۱۸۳، ۲۲۵، ۲۶۶، ۲۸۰، والمستدرک ۱/۴۷۲، والمعجم الکبیر للطبرانی ۵/۱۰۰، وسنن الدارقطنی ۲/۲۸۸، ومجمع الزوائد ۳/۲۳۵.

۳۔ الجامع الکبیر للسیوطی ۵۲۶۸. والعلل المتناھیۃ ۱/۱۳۳، واللآلی المصنوعۃ ۱/۱۱۷، ومیزان الاعتدال ۱۵۰۵. وکنز العمال ۲۸۹۸۴، ۲۹۰۹۸.

نہیں ہے۔[1]

شعبہ کی یہ حدیث غریب ہے اور ورقاء متفرد ہیں۔

۱۳۸۰۷- قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن احمد بن حنبل احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ، حبیب بن شہید، ثابت کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے میت کو دفن کر دیتے کے بعد قبر پر نماز جنازہ پڑھی۔

(اس حدیث میں) غندر یعنی محمد بن جعفر عن شعبہ متفرد ہیں۔

۱۳۸۰۸- احمد بن یوسف بن خلاد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابوقرہ موسیٰ بن طارق، موسیٰ بن عقبہ، ابوصالح سمانی و عطاء بن یسار کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم دعا میں خوب کوشش کرنا چاہتے ہو؟ تو پھر یوں) کہو: اللھم اعنا علی ذکرك وشکرك وحسن عبادتك ''یا اللہ اپنے ذکر و شکر اور حسن عبادت پر ہماری معاونت فرما۔[2]

موسیٰ بن عقبہ کی یہ حدیث غریب ہے چونکہ ابوقرہ متفرد ہیں۔

۱۳۸۰۹- احمد بن یوسف، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ہشیم، زہری، سالم کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ جب تکبیر (تحریمہ) کہتے تو ہاتھ اوپر اٹھاتے (بایں طور کہ) ہاتھوں کو کانوں (کی لو) سے اوپر نہ لے جاتے۔

عبداللہ کہتے ہیں: میرے والد صاحب کا بیان ہے کہ ہشیم نے زہری سے سماع نہیں کیا ہے، عبداللہ کہتے ہیں یہ حدیث ہمیں اسی سند سے بھی پہنچی ہے۔ عثمان بن ابی شیبہ، ہشیم، سفیان، حسین، زہری (حاصل یہ کہ متن والی سند منقطع ہے جبکہ دوسری سند متصل ہے)

۱۳۸۱۰- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسود بن عامر، حسن بن صالح ابن ابی لیلیٰ، عمرو بن دینار، سعید بن جبیر کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مرجانے والے محرم کے بارے میں ارشاد فرمایا: اسے اسکے کپڑوں میں کفن دے دیا جائے اور اسکا سر نہ ڈھانپا جائے نہ اسے خوشبو لگائی جائے لیکن اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل دے دیا جائے بلاشبہ قیامت کے دن اسے جب دوبارہ اٹھایا جائے گا وہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔[3]

یہ حدیث حسن بن صالح سے صرف اسود بن عامر نے روایت کی ہے۔

۱۳۸۱۱- محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، مثنیٰ، قتادہ عبداللہ بن احمد بن بریدہ اپنے والد احمد بن بریدہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے ایک بھائی کی عیادت کرنے گئے اور اس کی پیشانی پر پسینے کے اثرات دیکھے: کہنے لگے: اللہ اکبر میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مؤمن جب مرجاتا ہے تو اس کی پیشانی پسینے میں شرابور ہو جاتی ہے۔

اس حدیث کو قتادہ سے صرف مثنیٰ نے روایت کیا ہے۔

---

[1] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین ۶۳، ۶۴، وسنن أبی داؤد ۷۴۲، وسنن الترمذی ۲۰۸. وسنن النسائی ۲/ ۱۱۷، وسنن ابن ماجة ۸۵۱. ومسند الامام أحمد ۲/ ۳۵۵، وصحیح ابن خزیمة ۱۲۴۳، وفتح الباری ۲/ ۱۹۶، ۲۱۰.

[2] مسند الامام أحمد ۲/ ۲۹۹، ومجمع الزوائد ۱۰/ ۱۷۲. والاحادیث الصحیحة ۸۴۴.

[3] سنن الترمذی ۹۸۲، وسنن النسائی ۴/ ۶، وسنن ابن ماجة ۱۴۵۲، ومسند الامام أحمد ۵/ ۳۵۷، ۳۶۰. والمستدرک ۱/ ۳۶۱. وکشف الخفا ۲/ ۲۰۸، واتحاف السادة المتقین ۱۰/ ۲۹۷.

۱۳۸۱۲- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، وکیع، اپنے والد سے، محمد بن ابی مجالد، مجاہد، ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے کسی بیٹے کے نسب کی نفی محض اس لئے کی تا کہ دنیا میں اسے رسوا کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے (یعنی باپ کو) ذلیل ورسوا کریں گے اس طرح ادلے کا بدلہ ہو جائے گا۔[1]

اسی حدیث میں وکیع متفرد ہیں۔

۱۳۸۱۳- محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، بشر بن مفضل، عمارہ بن غزیہ، یحییٰ بن عمرہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو سعید خدریؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کو (مرتے وقت کلمہ طیبہ) لاالہ الااللہ کی تلقین کیا کرو۔[2]

یہ حدیث صحیح ثابت ہے۔

۱۳۸۱۴- ابوبکر بن خلاد، ابراہیم بن اسحٰق حربی، احمد بن حنبل، یحییٰ، جعفر بن محمد، محمد، کے سلسلۂ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صفا پر چڑھ کر ارشاد فرمایا: لاالٰہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر لاالٰہ الااللہ انجز وعدہ وصدق عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اسکا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اسی کی ہے سب تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے (محمد ﷺ) کی مدد فرمائی اور اس اکیلے ہی نے تمام جماعتوں کو شکست دے دی۔[3]

جعفر کی یہ حدیث صحیح ثابت ہے۔

۱۳۸۱۵- حسن بن محمد بن کیسان، موسیٰ بن ہارون، احمد بن حنبل، عبدالقدوس ابوبکر بن حبیش، حجاج، عامر بن عبداللہ بن زبیر، عبداللہ بن زبیرؓ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب کہ وہ نماز شروع کر رہے تھے ہاتھوں کو اوپر اٹھایا اور ہاتھوں کو کانوں سے اوپر تک لے گئے۔

۱۳۸۱۶- حسن بن محمد، موسیٰ بن ہارون، احمد بن حنبل، عباد بن عوام، ھلال بن حباب، عکرمہ، ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی، یا رسول اللہ میں حج کا ارادہ رکھتی ہوں کیا میں شرط لگالوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں کہنے لگی: میں کیسے کہوں؟ فرمایا: کہو: لبیک اللھم لبیک میرے حلال ہونے کی جگہ وہی ہوگی جہاں تو مجھے روک دے گا۔[4]

۱۳۸۱۷- محمد بن علی بن حبیش، موسیٰ بن ہارون، احمد بن حنبل، روح بن عبادہ، ہشام بن حسان، ہشام بن عروہ، عروہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مایضر امرأ نزلت بین بیتین من الانصار او نزلت بین

---

[1] مسند الامام أحمد ۲/۲۶. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۴۰۱. ومجمع الزوائد ۵/۱۵. واتحاف السادۃ المتقین ۹/۲۳۲، وفتح الباری ۱۲/۵۴.

[2] صحیح مسلم، کتاب الجنائز باب ۱، وسنن ابن ماجۃ ۱۴۴۶، وسنن النسائی ۴/۵، والسنن الکبریٰ للبیھقی ۳/۳۸۳، وصحیح ابن حبان ۷۱۹، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۲۳۳. وامالی الشجری ۱/۱۳.

[3] صحیح البخاری ۱/۲۱۴، ۲/۲۸، ۳/۸، ۴/۶۹، ۵/۱۵۳، ۸/۹۰، ۱۰۲، ۱۰۶، ۸/۱۲۴، ۹/۱۱، ۹/۱۱۸، وصحیح مسلم، کتاب المساجد باب ۲۶، وکتاب الحج، باب ۱۹، والذکر والدعاء باب ۱۰، وفتح الباری ۷/۴۰۶، ۱۱/۱۳۳، ۱۸۸، ۲۰۶.

[4] سنن أبی داؤد، کتاب المناسک باب ۲۱، وسنن الترمذی ۹۴۱، وسنن النسائی ۵/۱۶۸، ومسند الامام احمد ۲/۳۶۰، وسنن الدارمی ۲/۳۵، والسنن الکبریٰ للبیھقی ۵/۲۲۲.

ابویھا"۔ [1]

یعنی کوئی ضرر نہیں اس عورت کا جو اترے انصار کے دو گھروں کے درمیان یا اپنے والدین کے درمیان (فلیتأمل للمفہوم)

۱۳۸۱۸- محمد بن علی بن حبیش، موسیٰ بن ہارون، احمد بن حنبل، ہیثم، عبداللہ بن ابی صالح، ابو صالح کے سلسلۂ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری قسم اس وقت صحیح ہوتی ہے جب تمہارا ساتھی (یعنی قسم دینے والا) تمہیں سچا سمجھے۔ [2]

۱۳۸۱۹- محمد بن علی، موسیٰ بن ہارون، احمد بن حنبل، اسماعیل بن ابراہیم، ولید بن ابی ہشام، ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، عمرہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ قرأت کرتے درآنحالیکہ وہ بیٹھے ہوتے اور جب رکوع کرنے کا ارادہ کرتے تو اتنی دیر کھڑے رہتے جس کے بقدر انسان چالیس آیتیں پڑھ لے۔

موسیٰ کہتے ہیں ابوعبداللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یونس بن عبید ولید بن ابو ہشام سے روایت کرتا ہے اور وہ ثقہ راوی ہے۔

۱۳۸۲۰- ابوبکر محمد بن اسحق بن ایوب، حلوانی، احمد بن حنبل، اسماعیل بن ابراہیم بن علیہ، سعید جریری، ابو عابد سیف سعدی، یزید بن براء بن عازب جو کہ عمان کے امیر تھے اور بہت اچھے امیر تھے کا بیان ہے کہ میرے والد ماجد رحمہ اللہ نے فرمایا: اے لوگو جمع ہو جاؤ تا کہ میں تمہیں دکھاؤں کے رسول اللہ ﷺ کیسے وضو کرتے تھے اور نماز کیسے پڑھتے تھے چونکہ مجھے معلوم نہیں کہ میں تمہارے ساتھ کتنا عرصہ اور زندہ رہوں چنانچہ انہوں نے اپنے اہل وعیال کو جمع کیا اور وضو کے لئے پانی منگوایا تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، اور تین بار چہرہ دھویا، تین بار دائیاں ہاتھ دھویا، اور تین بار بائیاں ہاتھ، پھر سر کا مسح کیا، اور ساتھ ساتھ کانوں کے ظاہری حصے اور باطنی حصے کا بھی مسح کیا، پھر تین بار دائیاں پاؤں دھویا اور تین بار بائیاں پاؤں، پھر فرمایا اس طرح میں نے کوتاہی نہیں کی کہ میں تمہیں دکھاؤں کہ تشریف لائے اور نماز کا حکم دیا اقامت کہی گئی اور ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی، مجھے لگتا ہے کہ میں نے اس سے سورت یٰسین کی آیات سنی ہیں پھر عصر کی نماز پڑھی اور پھر مغرب کی نماز ہمیں پڑھائی اور پھر عشاء کی نماز پڑھی، پھر فرمایا نماز اس طرح میں نے تمہیں دکھانے میں کوتاہی نہیں کی کہ رسول اللہ ﷺ کیسے وضو کرتے تھے، اور پھر کیسے نماز پڑھتے تھے۔ (یعنی میں نے تمہیں بالکل صحیح درست طریقے سے آپ ﷺ کے طریقے پر وضو و نماز بتادی)

۱۳۸۲۱- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسحق بن یوسف ازرق، زکریا بن ابی زائدہ، سعید بن ابی بردہ کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ بن مالکؓ کی روایت ہے کہ میں نے نو (۹) سال نبی ﷺ کی خدمت کی ہے میں نہیں جانتا ہوں کہ آپ ﷺ نے کبھی مجھے کہا ہو کہ "ایسا کیوں نہیں کیا، اور آپ ﷺ نے کبھی کسی چیز میں عیب نہیں نکالا۔

۱۳۸۲۲- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، زیاد بن ربیع خداش یحمدی، ابو عمران جونی کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ بن مالک کی روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ہم جس حالت پر ہوتے تھے آج وہ حالت معروف نہیں ہے، ہم نے کہا پس نماز کہاں گئی؟ فرمایا: نماز کہاں؟ کیا تم لوگ نماز میں ان امور کا ارتکاب نہیں کرتے ہو جنھیں تم اچھی طرح جانتے ہو۔

۱۳۸۲۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، صفوان بن عیسیٰ و زید بن حبان، اسامہ بن زید، زہری کے سلسلۂ سند سے حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ (احد کے دن) رسول اللہ ﷺ حضرت حمزہؓ کے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے انھیں مثلہ حالت میں پایا، پھر ارشاد فرمایا: اگر ہمیں مشقت و دشواری کا سامنا نہ ہوتا تو میں انھیں اسی حالت پر یوں ہی چھوڑ جاتا حتی کہ انھیں جنگلی

---

[1] مسند الامام أحمد ۲۵۷/۶، ومجمع الزوائد ۴۰/۱۰.

[2] صحيح مسلم، كتاب الايمان باب ۲۰، وسنن أبي داؤد ۳۲۵۵، ومسند الامام أحمد ۲۲۸/۲، والمستدرك ۳۰۳/۴، والسنن الكبرى للبيهقي ۶۵/۱۰. وفتح الباري ۳۲۸/۱۲.

درندے آکر کھا جاتے ہم کسی آفت کا ارادہ نہیں رکھتے، بلکہ (ہمارا مقصود اس سے یہ ہے کہ) قیامت کے دن حمزہؓ کو درندوں کے پیٹوں سے جمع کر کے زندہ کیا جاتا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک چادر منگوائی اور اسمیں حمزہؓ کو کفنایا چنانچہ جب چادر سر کی طرف کھینچ لی جاتی تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور جب پاؤں کی طرف کھینچ لی جاتی تو سر ننگا ہو جاتا چونکہ (احد کے دن) شہداء کی کثرت تھی اور کفن کے لئے کپڑے قلیل تھے، چنانچہ ایک یا دو دو یا تین تین آدمیوں کو ایک ہی کپڑے میں کفن دے دیا جاتا، آپ ﷺ پوچھتے جسے زیادہ قرآن مجید یاد ہوتا اسے پہلے نمبر پر قبلہ رو رکھتے۔ رسول اللہ ﷺ نے شہداء احد کو دفنا دیا اور ان پر نماز جنازہ پڑھی۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں: ،دو دو اور تین تین آدمیوں کو ایک ہی کپڑے میں کفنا دیا جاتا۔

۱۳۸۲۴- ابوبکر بن خلاد واحمد ابن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، مروان بن معاویہ، ابوعبداللہ مکی، عبداللہ بن ابی ملیکہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''العسیلۃ الجماع'' شہد چکھنے سے مراد بیوی سے جماع کرنا ہے۔ اغالباً اس حدیث کی شرح ہے جس میں آپ نے ایک صحابیہ کو فرمایا تھا تم اس وقت تک پہلے شوہر کے لئے حلال نہیں ہو سکتی جب تک دوسرے شوہر کے ساتھ شہد نہ چکھ لو۔

۱۳۸۲۵- ابوبکر واحمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبداللہ بن عباس بن حبیب بن مہلب بن ابی صفرہ، ابومعاویہ، ہشام بن عروہ، عروہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے گھروں میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے بجز ابتر (چھوٹا زہریلا سانپ) اور ذوطفیتین (دھاری دار سانپ) کے چونکہ یہ دونوں قسم کے سانپ آنکھوں کی بینائی مٹا دیتے ہیں اور عورتوں کے حملوں کو ساقط کر دیتے ہیں جس نے ان کو چھوڑ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔۲

۱۳۸۲۶- ابوبکر واحمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، عباد بن عباد، ہشام بن عروہ، عروہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں فرمایا: جب تم غصہ ہوتی ہو میں تمہارے غصے کو پہچان لیتا ہوں اور جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تمہاری رضامندی کو بھی جان لیتا ہوں حضرت عائشہؓ نے کہا: یارسول اللہ! آپ کیسے پہچان لیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: جب تم غصہ ہوتی ہو کہتی ہو: یا محمد اور جب تم رضامند ہوتی ہو کہتی ہو یارسول اللہ۔۳

۱۳۸۲۷- ابوبکر محمد بن علی بن حبیش، موسیٰ بن ہارون، احمد بن حنبل، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحٰق، یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر، عباد بن عبداللہ بن زبیر کہتے ہیں ایک بار میں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا کہنے لگیں:

رسول اللہ ﷺ نے صرف ذی قعدہ میں عمرے کئے ہیں نیز ہم نے تین عمرے کئے ہیں۔

۱۳۸۲۸- ابوجعفر محمد بن محمد بن احمد مقری، محمد بن عبداللہ حضرمی، احمد بن حنبل، عبدالرزاق، جعفر بن سلیمان، ثابت کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نماز سے پہلے چند تر کھجوروں کے ساتھ افطار کرتے اگر تر کھجوریں میسر نہ ہوتیں تو چھوہارے لے لیتے ورنہ پانی کے چند گھونٹ پی لیتے تھے۔

۱۳۸۲۹- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، ابوسعید مولیٰ بنی ہاشم، عثمان بن عبدالملک ابوقدامہ عمری، عائشہ بنت سعد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ام ذرہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور پھر کہنے لگیں میں نے

---

۱۔ مسند الامام أحمد ۶/۶۲، ومجمع الزوائد ۴/۳۴۱. ونصب الرایة ۳/۲۳۸. وسنن الدارقطنی ۳/۲۵۲. والمطالب العالیة ۱۶۶۲.

۲۔ مسند الامام أحمد ۳/۴۳۰، ۵/۴۳۵، ومجمع الزوائد ۵/۲۰۷.

۳۔ اتحاف السادة المتقین ۵/۳۵۳. وفتح الباری ۱۰/۴۹۷.

رسول اللہ ﷺ کو (اس وقت میں) صرف چار رکعت نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

۱۳۸۳۰-سلیمان، عبداللہ، احمد بن حنبل، حسن بن الحسن اشقر، جعفر، احمر، مخول، منذر ثوری کے سلسلۂ سند سے حضرت ام سلمہؓ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ غصہ ہوتے تو بجز حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے کوئی بھی آپ ﷺ کے سامنے جرأت نہ کرسکتا۔

۱۳۸۳۱-محمد بن احمد بن حسن، ادریس بن عبدالکریم، احمد بن حنبل، عبدالرزاق، معمر، قتادہ کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ معراج والی رات نبی ﷺ کے سامنے زین اور لگام ڈال کر براق لایا گیا تا کہ اس پر سوار ہو جائیں لیکن اس پر سوار ہونا آپ ﷺ پر دشوار ہوگیا، جبرئیل علیہ السلام نے آپ ﷺ سے فرمایا: اس پر آپ کو کون سوار کرے گا؟ بخدا! آپ کو کبھی بھی کوئی سوار نہیں کرے گا جو اللہ سے زیادہ کریم ہو جائے چنانچہ آپ ﷺ پسینے میں شرابور ہوگئے۔

۱۳۸۳۲-محمد بن احمد، ادریس بن عبدالکریم، احمد بن حنبل، اسحٰق ازرق، شریک، بیان بن بشر، قیس بن ابی حازم، مغیرہ بن شعبہؓ کی روایت ہے کہ ہم اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ دوپہر کے وقت ظہر کی نماز پڑھ رہے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (ظہر) کی نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو چونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش سے ہوتی ہے۔

۱۳۸۳۳-محمد بن احمد، عبداللہ، احمد بن حنبل، ابراہیم بن خالد صنعانی، رباح، عمر بن حبیب، ابن ابی نجیح، مجاہد کے سلسلۂ سند سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی بھی اپنے گھر والوں کو مسجد آنے سے ہرگز نہ روکے۔ عبداللہ بن عمر کا ایک بیٹا ان سے کہنے لگا: ہم تو ضرور اپنے گھر والوں (یعنی عورتوں) کو روکیں گے، ابن عمرؓ نے اس سے فرمایا: میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث سناتا ہوں اور تم یہ بات کہہ رہے ہو؟ چنانچہ ابن عمرؓ نے تاوفات اس سے بات نہ کی۔

۱۳۸۳۴-محمد عبداللہ، ابراہیم بن خالد رباح، عمرو بن دینار، طاؤس کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر پیدا ہونے والے بچے کو فطرت اسلام پر پیدا کیا جاتا ہے پھر اسکے والدین اسے یا تو یہودی بنا دیتے ہیں یا نصرانی۔[1]

۱۳۸۳۵-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسماعیل بن علیہ محمد بن سائب، اپنی والدہ حضرت عائشہؓ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں کو جب بخار ہو جاتا تو حساء (ایک پینے کی چیز شیرہ کی مانند) پینے کا حکم دیتے چنانچہ حساء بنالیا جاتا اور گھر والے اس میں سے کچھ پیتے اور آپ ﷺ ارشاد فرماتے: بلاشبہ یہ غمگین دل کی مانند ہے اور یہ (حساء) بیمار دل سے بیماری کو اس طرح دور کرتا ہے جس طرح کہ تم میں سے کوئی ایک اپنے چہرے سے میل دور کرتی ہے۔

۱۳۸۳۶-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، مرحوم بن عبدالعزیز، ابوعمران جونی، یزید بن بانبوش کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ کی وفات کے بعد ابوبکرؓ حجرے میں داخل ہوئے اور اپنا منہ نبی ﷺ کی آنکھوں کے درمیان رکھ دیا (یعنی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا) اور اپنا ہاتھ نبی ﷺ کے رخسار مبارک پر رکھا اور کہا: وانبیـاہ واخـلیلاہ واصفیاہ: یعنی ہائے نبی ہائے خلیل ہائے مصطفیٰ، یہ الفاظ غم وافسوس کے اظہار کے لئے استعمال کیے جاتے ہیں

۱۳۸۳۷-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن منصور ابونصر زعفرانی، جعفر بن محمد، محمد کہتے ہیں میں نے حضرت جابرؓ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کس وقت جمعہ کی نماز پڑھتے تھے؟ جابرؓ نے جواب دیا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز جمعہ پڑھتے تھے پھر ہم واپس لوٹتے اور قیلولہ کرتے جعفر کہتے ہیں: دوپہر کا قیلولہ سورج ڈھلتے وقت کیا جاتا ہے۔

۱۳۸۳۸-ابوبکر، عبداللہ، احمد بن حنبل، محمد بن میمون، جعفر اپنے والد محمد سے حضرت جابرؓ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ جن اونٹوں کو نبی

---

[1] صحیح البخاری ۲/۱۲۵. وسنن ابی داؤد ۴۷۱۴، ۴۷۱۶، ومسند الامام أحمد ۲/۲۳۳، ۲۷۵، ۲۸۲، ۳۹۳، ۴۱۰، ۴۸۱، ۳/۳۵۳.

ﷺ نے (حجۃ الوداع کے موقع پر) قربانی دی ان کی تعداد ایک سوتھی چنانچہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے تریسٹھ (۶۳) اونٹوں کو نحر کیا اور جو باقی بچے انکے نحر کرنے کا عمل حضرت علیؓ نے سرانجام دیا، نبی ﷺ ہر اونٹ سے ایک بوٹی کا حکم دیتے جو ہنڈیا میں ڈال دی جاتی (جسے پکا کر) نبی ﷺ نے اسکا شوربہ نوش فرمایا۔

۱۳۸۳۹-ابوبکر، عبداللہ، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر ابوجعفر مدائنی، ورقاء، محمد بن منکدر کے سلسلۂ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں تھا چنانچہ جب ہم پانی کے ایک گھاٹ پر پہنچے آپ ﷺ نے فرمایا: اے جابر کیا تم پانی نہیں پیتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں ضرور پیوؤں گا، رسول اللہ ﷺ سواری سے نیچے اترے اور پانی پیا پھر قضائے حاجت کے لئے چلے گئے میں نے اتنے میں آپ ﷺ کے وضو کے لئے پانی رکھا، واپس تشریف لائے اور وضو کیا پھر ایک کپڑے میں نماز پڑھی اور کپڑے کو مخالف اطراف میں لپیٹ لیا تھا میں بھی نماز پڑھنے آپ ﷺ کے پیچھے کھڑا ہو گیا آپ ﷺ نے مجھے کان سے پکڑ کر اپنی دائیں طرف کر لیا۔[۱]

۱۳۸۴۰-ابوبکر، عبداللہ، احمد بن حنبل، حماد بن خالد خیاط، عاصم بن عمر، عاصم بن عبیداللہ، عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کے سلسلۂ سند سے جابر بن عبداللہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے کسی دن تلبیہ کہتے ہوئے احرام باندھا حتی کہ سورج غروب ہو گیا وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوگا جیسا کہ اسکی ماں نے اسے (گناہوں سے پاک) جنم دیا تھا۔[۲]

۱۳۸۴۱-ابوبکر احمد بن جعفر بن سالم ختلی، محمد بن یحیی مروزی، احمد بن حنبل، ابوقاسم بن ابوزناد، اسحق بن حازم، عبداللہ بن مقسم کے سلسلۂ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے سمندر کے (پانی کے) متعلق پوچھا گیا: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سمندر کا پانی پاک ہے اور اسکا میتۃ (مرا ہوا جانور) حلال ہے۔[۳]

۱۳۸۴۲-ابوبکر بن اسحق بن ایوب، ابراہیم بن ہاشم بغوی، احمد بن حنبل، عبدالرزاق، ابن جریج، عثمان بن ابی سلیمان، ابوسلمہ بن عبدالرحمن کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات اس وقت تک نہیں ہوئی جب تک کہ آپ ﷺ نے اکثر نماز بیٹھ کر نہ پڑھ لی۔

۱۳۸۴۳-ابوبکر بن سندی بن بحر، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، احمد بن حنبل، معاذ بن ہاشم، ہاشم، قتادہ، عکرمہ کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! میں بہت بوڑھا ہو چکا ہوں اور بیمار بھی ہوں قیام اللیل میرے اوپر بہت دشوار ہے لہذا مجھے ایک رات کے بارے میں بتلا دیجئے تاکہ اللہ تعالیٰ مجھے اسی رات میں لیلۃ القدر کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم (تیسرے عشرے کی) ساتویں رات کو اپنے اوپر لازم کرلو (یعنی ستائیسویں رات)۔[۴]

۱۳۸۴۴-ابوبکر بن خلاد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ام عمرو بن حسان بن زید ابوفیض، عبداللہ کہتے ہیں والد صاحب سعید بن

---

۱۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین ۱۹۲، ومسند الامام احمد ۳/۳۵۱، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۳/۹۵.

۲۔ مسند الامام احمد ۳/۳۷۳. والسنن الکبریٰ للبیہقی ۵/۴۳. وکنز العمال ۱۱۸۰۳.

۳۔ سنن الترمذی ۶۹. وسنن النسائی ۱/۵۰، ۱۷۶. وسنن ابن ماجۃ ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ومسند الامام احمد ۲/۲۳۷، ۳۶۱، ۳/۳۷۳، ۵/۳۶۵، وسنن الدارمی ۱/۱۸۶، ۲/۹۱. والمستدرک ۱/۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳.

۴۔ مسند الامام احمد ۱/۲۴۰، والسنن الکبریٰ ۴/۳۱۳، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۳۱۱. ومجمع الزوائد ۳/۱۷۶.

یحیی بن قیس بن عیسیٰ سے مروی ہے کہ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ حفصہؓ سے کہنے لگیں: جب آپ بیمار ہو جاتے ہیں ابوبکرؓ کو باقی صحابہ اور عمرؓ مقدم کر دیتے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں انھیں مقدم نہیں کرتا ہوں بلکہ اللہ عزوجل انھیں مقدم کرتے ہیں۔[۱]

۱۳۸۴۵- ابوبکر طلحی، محمد بن عبدالعزیز احمد بن حنبل، معمر بن سلیمان، حصیف، مجاہد، کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ریشم اور سونا پہننے سے منع فرمایا ہے (جیسا کہ دوسری حدیثوں سے واضح ہے کہ یہ دونوں چیزیں اس امت کے مردوں کے لئے حرام اور عورتوں کے لئے حلال ہیں)

۱۳۸۴۶- ابوالقاسم ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر وروح، سعید، قتادہ کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج وعمرہ دونوں کا تلبیہ پڑھا۔

۱۳۸۴۷- محمد بن احمد بن حسن واحد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ہشیم، یحیی بن سعید، نافع کے سلسلۂ سند سے ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ سے سوال کیا گیا کہ محرم کن کن چیزوں کو قتل کر سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا۔ محرم بچھو، چوہے، چیل، کوے اور گزند پہنچانے والے کتے کو قتل کر سکتا ہے۔[۲]

۱۳۸۴۸- محمد بن احمد واحمد، عبداللہ، احمد بن حنبل، معمر بن سلیمان، سالم کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی تین راتیں نہ گزارنے پائے مگر یہ کہ اس کے پاس اسکی وصیت لکھی ہوئی موجود ہونی چاہیے ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ میری ایک رات بھی گزرنے نہیں پائی مگر میری وصیت میرے پاس لکھی ہوئی موجود ہوتی تھی۔[۳]

۱۳۸۴۹- محمد بن احمد واحمد، عبداللہ، احمد بن حنبل، عثمان بن عمر قطان، عمر بن نافع، نافع کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قزع سے منع فرمایا ہے: اور قزع یہ ہے کہ کوئی آدمی بچے کے سر کے آدھے بالوں کو مونڈ دے اور آدھے بالوں کو چھوڑ دے۔ (قزع کو جدید اصطلاح میں کٹورہ کٹ کہا جاتا ہے اس ممنوع فعل میں بچے نوجوان سب مبتلا ہیں اللہ تعالیٰ بچنے کی توفیق عطا فرمائے)۔[۴]

۱۳۸۵۰- محمد واحمد، عبداللہ، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، معمر، زہری، سالم کے سلسلۂ سند سے ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ رات کو سوتے وقت اپنے گھروں میں جلتی ہوئی آگ نہ چھوڑو (چونکہ ہو سکتا ہے چوہا آئے اور آگ کی بتیا اٹھا کر گھر کو آگ لگا دے۔)[۵]

۱۳۸۵۱- محمد واحمد، عبداللہ، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، معمر، زہری، سالم کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ ان سواونٹوں کی طرح ہیں جن میں ایک بھی سواری کے لائق نہ پایا جاتا ہو (یا تو اس حدیث میں آنے والے زمانے کے متعلق پیشن گوئی ہے کہ ایک زمانہ آئے گا کہ عوام الناس میں ایک بھی قابل آدمی نہیں ملے گا یا عمومی طور پر عوام الناس کی بات کی جارہی ہے واللہ اعلم)[۶]

---

۱۔ تاریخ جرجان ۲۱۱ ...... ۲۔ سنن النسائی ۵/ ۱۹۰. ومسند الامام احمد ۲/ ۳...... ۳۔ مسند الامام أحمد ۲/ ۴.

۴۔ سنن أبی داؤد ۴۱۹۳. وسنن النسائی ۸/ ۱۳۰. ۱۸۲، ۱۸۳، وسنن ابن ماجة ۳۶۳۷. ۳۶۳۸. ومسند الامام أحمد ۲/ ۴، ۳۹، ۵۵، ۸۲، ۱۰۱، ۱۱۸، ۱۳۷، ۱۴۳، ۱۵۴. والسنن الکبری للبیهقی ۹/ ۳۰۵.

۵۔ صحیح البخاری ۸/ ۸۱، وصحیح مسلم، کتاب الاشربة باب ۲. وسنن أبی داؤد ۵۲۴۶. وسنن الترمذی ۱۸۱۳. وسنن ابن ماجة ۳۷۶۹. ومسند الامام احمد ۲/ ۷، ۸، ۴۴.

۶۔ سنن ابن ماجة ۳۹۹۰ والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۴۴۷. والکنی للدولابی ۲/ ۴۶. والسنن الکبری للبیهقی ۱۰/ ۱۳۵.

۱۳۸۵۲-محمد واحمد، عبداللہ، احمد بن حنبل، یحییٰ ابن سعید، حسین، عمرو بن شعیب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ میمونہؓ کے آزاد کردہ غلام سلیمان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں عبداللہ بن عمرؓ کے پاس آیا وہ بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ نماز میں مشغول تھے میں نے کہا: آپ لوگوں کے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھ رہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک دن میں (یعنی ایک وقت میں) ایک ہی نماز کو دو مرتبہ مت پڑھو (یعنی پہلے ظہر کی چار رکعت پڑھ لو اور پھر دوسری بار دوبارہ پڑھنے لگ جاؤ)۔[۱]

۱۳۸۵۳-محمد واحمد، احمد بن حنبل، عبداللہ بن یحییٰ صنعانی قاضی، عبدالرحمٰن بن یزید صنعانی کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی کو پسند ہو کہ وہ اپنی آنکھ سے قیامت کا نظارہ کرلے اسے چاہیے کہ وہ سورت تکویر "اذ الشمس كورت" سورت انفطار "اذالسماء انفطرت" اور سورت انشقاق "اذالسماء انشقت" پڑھا کرے، ابن عمرؓ کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ آپ ﷺ نے سورت ھود کا بھی فرمایا ہے۔[۲]

۱۳۸۵۴-محمد واحمد، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، معاذ بن معاذ، محمد بن عمرو، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور چیز شراب کے حکم میں ہے اور ہر شراب حرام ہے۔[۳]

۱۳۸۵۵-محمد واحمد، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ، عبیداللہ بن عمر، نافع، ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: صبح کے آثار نمایاں ہونے پر وتر پڑھنے میں جلدی کرو (کہیں ایسا نہ ہو کہ وتر میں تاخیر کردو کہ صبح ہو جائے)۔[۴]

۱۳۸۵۶-محمد واحمد، عبداللہ، احمد بن حنبل، یحییٰ بن زکریا، عاصم احول، عبداللہ بن شقیق، ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: صبح کے آثار نمایاں ہونے پر وتر پڑھنے میں جلدی کرو۔[۵]

۱۳۸۵۷-محمد بن حسن، عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، محمد بن مسلم، محمد بن اسحٰق، عمرو بن ابی عمرو، عکرمہ کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے باپ کو گالی دی وہ ملعون ہے جس نے اپنی ماں کو گالی دی وہ بھی ملعون ہے جس نے غیر اللہ کے لئے ذبح کیا وہ بھی ملعون ہے، جس نے زمین کی حدود کو متغیر کیا وہ بھی ملعون ہے، جس نے اندھے کو غلط راستہ بتایا وہ بھی ملعون ہے، جس نے چوپائے کو اپنی شہوت کا نشانہ بنایا وہ بھی ملعون ہے، اور جس نے قوم لوط جیسا عمل کیا وہ بھی ملعون ہے۔[۶]

۱۳۸۵۸-محمد بن احمد، عبداللہ، احمد بن حنبل، شجاع بن ولید، ابوجناب کلبی، عمرہ کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں تو میرے اوپر فرض ہیں جبکہ تمہارے لئے نفل کا درجہ رکھتی ہیں (۱) وتر، (۲) قربانی، (۳) اور چاشت کی نماز۔[۷]

۱۳۸۵۹-محمد بن احمد، عبداللہ، احمد بن حنبل، جریر، قابوس بن ابی ظبیان، ابوظبیان کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے

---

۱ـ سنن أبي داؤد ۵۷۹. ومسند الامام أحمد ۲/ ۱۹، ۴۱. والسنن الكبرى ۲/ ۳۰۳. وسنن الدارقطني ۱/ ۴۱۵، ۴۱۶. وصحيح ابن خزيمة ۱۶۴۱. ومشكاة المصابيح ۱۱۵۷.

۲ـ سنن الترمذى ۳۳۳۳. ومسند الامام أحمد ۲/ ۲۷، ۳۶، ۱۰۰. والمستدرك ۴/ ۵۶۳، وفتح الباري ۸/ ۶۹۵. مشكاة المصابيح ۵۵۴۷. ومجمع الزوائد ۷/ ۱۳۴.

۳ـ صحيح مسلم، كتاب الاشربة باب ۷، وصحيح البخارى ۵/ ۲۰۵، ۸/ ۳۶، وفتح البارى ۸/ ۶۲. ۱۰/ ۶۸، ۱۱/ ۳۵.

۴ـ ۵ـ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين ۱۴۹. وسنن الترمذى ۴۶۷. وسنن ابى داؤد ۱۴۳۶. ومسند الامام أحمد ۲/ ۳۷، ۳۸، والسنن الكبرى للبيهقي ۲/ ۴۷۸، وصحيح ابن خزيمة ۱۰۸۷. وصحيح ابن حبان ۶۷۲.

۶ـ: مسند الامام أحمد ۱/ ۲۱۷، ۳۱۷، والتحاف السادة المتقين ۷/ ۴۸۳، وكشف الخفا ۲/ ۳۰.

۷ـ كنز العمال ۱۹۵۴۰. والعلل المتناهية ۱/ ۴۵۳.

کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک ہی زمین میں دو قبلوں کا ہونا درست نہیں ہے اور مسلمان پر جزیہ بھی نہیں ہے۔[1]

۱۳۸۶۰-محمد بن احمد، عبداللہ، احمد بن حنبل، جریر، قابوس، ابوظبیان کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی کے پیٹ میں قرآن کا کچھ حصہ بھی نہ ہو وہ ویران گھر کی طرح ہے۔ (یعنی جسے تھوڑا سا قرآن بھی یاد نہ ہو وہ کھنڈر گھر کی طرح ہے)

۱۳۸۶۱-ابوبکر محمد بن اسحٰق بن ایوب، ابراہیم بن ہاشم بغوی، احمد بن حنبل، سفیان بن عیینہ، ابوزناد، اعرج کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے برا نام اس آدمی کا ہوگا جسکا نام ملک الاملاک (شہنشاہ) ہو۔[2]

۱۳۸۶۲-ابوبکر محمد بن اسحٰق، ابراہیم بن ہاشم، احمد بن حنبل، سفیان، علاء، اپنے والد سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جھوٹی قسم سودے کو تو رائج کر دیتی ہے لیکن رزق کو باطل مٹا دیتی ہے۔ (یعنی وقتی طور پر سامان تجارت تو بک جاتا ہے لیکن رزق کی برکت بالکل ختم ہو جاتی ہے)[3]

۱۳۸۶۳-عبداللہ بن احمد، احمد بن حنبل، عبدالقدوس، مسعر، ابوبلاد، شعبی سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت عائشہؓ کے پاس گیا ان کے پاس اس وقت ابن ام مکتوم بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت عائشہؓ ابن ام مکتوم کو اترنج کاٹ کر کھلا رہی تھیں، اس بارے میں حضرت عائشہ سے کچھ کہا گیا، وہ کہنے لگیں: جس وقت سے اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں اپنے نبی پر عتاب (سورت عبس وتولی) نازل کیا ہے اس وقت سے مسلسل یہ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل میں شمار ہونے لگے ہیں۔

۱۳۸۶۴-ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ہیثم، عمر بن ابی سلمہ، ابوسلمہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ جب (واقعہ افک کے بارے میں) آسمان سے میرا عذر نازل کیا گیا نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور مجھے خبر دی میں نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کا بھی شکر کرتی ہوں اور آپ کا بھی شکر کرتی ہوں۔

۱۳۸۶۵-ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق سراج، محمد بن طریق ابوبکر اعین، احمد بن حنبل، محمد بن سلمہ ابوعبدالرحیم (خالد بن یزید) ابوزبیر کے سلسلۂ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اللہ کرے) تم لوگ اسے نہ پاؤ۔[4]

۱۳۸۶۶-ابوعیسیٰ بن محمد جریجی، عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں میں نے اپنے والد صاحب کو مسجد میں اکثر کہتے ہوئے سنا ہے کہ: یا اللہ جس طرح تو نے میرے چہرے کو تیرے غیر کے آگے سجدہ ریز ہونے سے محفوظ رکھا ہے اسی طرح مجھے دوسرے کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے بھی محفوظ رکھنا، میں نے والد صاحب سے عرض کیا: میں نے سجدے میں آپ کو اکثر یہ کلمات کہتے ہوئے سنا ہے کہ کیا آپ کے پاس اس کے متعلق کوئی اثر (حدیث وغیرہ) منقول ہے؟ والد صاحب نے اثبات میں جواب دیا اور کہا: میں نے اکثر وکیع بن جراح کو یہ کلمات سجدے میں کہتے ہوئے سنا ہے میں نے بھی ان سے تمہاری طرح سوال کیا تھا انہوں نے کہا تھا کہ میں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ کو اکثر مسجد میں یہ کلمات کہتے ہوئے سنا ہے اور میں نے بھی ان سے تمہاری طرح سوال کیا: انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں میں نے منصور بن معتمر کو اکثر کہتے ہوئے سنا ہے۔

---

[1] سنن الترمذی ۶۳۳، ۶۳۴، ومسند الامام أحمد ۱/۲۲۳، ۲۸۵، والمصنف لابی ابن شیبة ۳/۱۹۷. ومشکاة المصابیح ۴۰۳۷.

[2] مسند الامام أحمد ۲/۲۴۴. وسنن الترمذی ۲۸۳۷. والسنن الکبری ۹/۳۰۷.

[3] مسند الامام أحمد ۲/۲۳۵، ۲۴۲، ۴۱۳، والسنن الکبری للبیهقی ۵/۲۶۵. واتحاف السادة المتقین ۵/۴۸۴. وکنز العمال ۴۶۳۸۱. ۴۶۳۸۴. ۴۶۳۸۵.

[4] سنن النسائی ۲/۴۸. ومسند الامام أحمد ۵/۳۶۱. والسنن الکبری للبیهقی ۲/۱۰۱، ۴۴۷، ۱۰/۱۰۳.

## (۴۴۴) اسحٰق بن ابراہیم حنظلی رحمہ اللہ[۱]

شیخ ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:۔ حضرات تبع تابعین کرام میں سے ایک مشہور امام ہمام حافظ فقیہ اسحٰق بن ابراہیم حنظلی رحمہ اللہ تعالیٰ بھی ہیں، جو کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے خاص ساتھی اور امام شافعی کے جلیل القدر شاگرد ہیں۔ چنانچہ اسحٰق بن ابراہیم کو آثار وسنن پر عبور حاصل تھا اور اہل بدعت کے لئے ننگی تلوار تھے تاہم ہم نے ان کے مختصر مناقب اور چند احادیث پر اکتفا کیا ہے۔

۱۳۸۶۷- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق ثقفی کہتے ہیں کہ مجھے احمد بن سعید رباطی نے اسحٰق بن ابراہیم حنظلی کی مدح میں چند اشعار سنائے جو یہ ہیں۔

قربی الی اللّٰہ دعانی = الیٰ حب ابی یعقوب اسحٰق
لم یجعل القرآن خلقا کما= قد قالہ زندیق فساق
جماعۃ السنۃ أدابہ=یقیم من شد علی ساق
یاحجۃ اللّٰہ علی خلقہ=فی سنۃ الماضین للباقی
ابوك ابراہیم محض التقی-سباق مجد وابن سباق

یعنی میرے تقرب الی اللہ نے مجھے ابو یعقوب اسحٰق کی محبت پر مجبور کر دیا اور انہوں نے قرآن کو مخلوق نہیں کہا جیسا کہ ایک زندیق فاسق آدمی نے قرآن کو مخلوق کہا ہے، جو آدمی مستقل مزاج ہوتا ہے وہ اہل سنت والجماعت کے آداب پر قائم رہتا ہے۔ اے مخلوق پر قائم ودائم اللہ کی حجت! وہ اسلاف کے دستور میں باقی رہنے والے کے لئے ایک نمونہ ہے، آپ کے والد ابراہیم بڑے متقی انسان ہیں اور بزرگی میں سب سے آگے بڑھ جانے والے اور سبقت لے جانے والے کے بیٹے ہیں۔

۱۳۸۶۸- ابراہیم، محمد بن اسحٰق کہتے ہیں جب اسحٰق بن ابراہیم رحمہ اللہ نے وفات پائی تو ان کی قبر پر ایک آدمی نے کھڑے ہو کر یہ اشعار پڑھا۔

وکیف احتمالی للسحاب صنیعہ باسقانہ قبراوفی لحدہ بحر.

یعنی میرے وہم گمان میں یہ بات کیسے آسکتی ہے کہ موسلا دھار بارش برسے اور اسحٰق بن ابراہیم کی قبر کو سیراب کرے چونکہ اس قبر مین بحر بیکراں پڑا ہوا ہے جسکے سامنے اس بارش کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

۱۳۸۶۹- ابراہیم، محمد، عبداللہ بن محمد، ابو عبداللہ بخاری کہتے ہیں مجھے علی بن حجر نے اسحٰق رحمہ اللہ کی مدح مین اشعار سنائے جو یہ ہیں۔

لم یخلف اسحٰق علما وفقہا. بخراسان یوم فارق مثلہ
بیض اللّٰہ وجہہ ووقاہ .فزعاً یوم قمطریر وھولہ
واناب الفردوس من قال آ. مین واعطاہ یوم یلقاہ سولہ.

یعنی اسحٰق رحمہ اللہ نے اپنے بعد خراساں میں علم وفقہ باقی نہیں چھوڑا، اللہ تعالیٰ ان کے چہرے کو منور کرے اور قیامت کے دن کی ہولناکیوں سے بچائے، اور جو آدمی ہماری اس دعا پر آمین کہے اللہ تعالیٰ اسے بھی جنت الفردوس عطا فرمائے۔

---

۱۔ تہذیب الکمال ۲/۳۷۳، ت ۳۳۲. وتاریخ بغداد ۶/۳۴۷.

مسانید اسحٰق بن ابراہیم ...... شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں اسحٰق بن ابراہیم کی سند سے مروی چند احادیث درج ذیل ہیں۔

۱۳۸۷۰- ابوالحسن علی بن احمد بن علی مقدمی، ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی، اسحٰق بن ابراہیم، معاذ بن ھشام، ابوقتادہ کے سلسلۂ سند سے حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ نگہبان سے اسکی رعایا کے بارے میں سوال کریں گے آیا کہ اس نے اس منصب کو حفاظت سے سرانجام دیا پھر اسے ضائع کر دیا حتی کہ آدمی سے اس کے گھر والوں کے بارے میں بھی سوال کیا جائے گا۔[1]

قتادہ کی یہ حدیث غریب ہے ان سے صرف معاذ نے روایت کی ہے۔

۱۳۸۷۱- علی بن احمد، احمد بن عبدالرحمٰن، اسحٰق بن ابراہیم، ولید، ثور بن یزید، زہری، سالم کے سلسلۂ سند سے ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ کے صحابۂ کرامؓ میں سے ایک سے ملاقات کی اسکی زبان میں قدرے لکنت تھی جسکی وجہ سے وہ صحیح طرح سے اظہار ومافی الضمیر نہیں کر سکتا تھا بہرحال وہ عثمانؓ کا تذکرہ کر رہا تھا۔ میں نے کہا: بخدا! مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا کہ تو کیا کہنا چاہتا ہے۔ مگر صرف اتنا کہ ''اے محمد عربی ﷺ کے صحابہ کی جماعت! بلاشبہ تم جانتے ہو کہ یقیناً ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کہا کرتے تھے: ابوبکر، عمر اور عثمان پھر اچانک یہ حال آڑے آ گیا۔ اور مال نے راضی کر دیا۔

ثور اور زہری کی یہ حدیث بالا غریب ہے چونکہ اسے صرف ولید نے ہی روایت کیا ہے اور وہ ولید بن مسلم ہیں۔

۱۳۸۷۲- حبیب بن حسن، موسیٰ بن ہارون حافظ، اسحٰق بن راہویہ، سوید بن عبدالعزیز، قرہ بن عبدالرحمٰن بن حیویل مصری، یزید بن ابی حبیب، ابوالخیر، عمرو بن عاصؓ کے سلسلۂ سند سے عقبہ بن عامر جہنیؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہاری (نمازوں میں) ایک نماز کا اضافہ کیا ہے جو کہ تمہارے لئے سرخ رنگ کے اونٹوں سے بھی بدرجہا افضل ہے، اور وہ نماز وتر ہے، تمہارے لئے اسکا وقت صلوٰۃ عشاء سے لیکر طلوع فجر تک ہے۔[2]

قرہ کی یہ حدیث غریب ہے ان سے صرف سوید نے روایت کی ہے۔

۱۳۸۷۳- محمد بن علی بن حبیش، موسیٰ بن ہارون حافظ، اسحٰق بن راہویہ، بقیہ بن ولید، بحیر بن سعید، خالد بن معدان، عمرو بن اسود، ابن ابی امیہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عبادہ بن صامتؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ میں تمہیں ''مسیح الضلالہ'' (یعنی دجال) کے متعلق ایک حدیث سناتا ہوں حتی کہ مجھے خوف ہے کہ کہیں تم لوگ اس سے غافل نہ ہو جاؤ، چنانچہ وہ کوتاہ قد ہوگا ٹانگوں کو پھیلا کر چلے گا اور گھنگریالے بالوں والا ہوگا اور اسکی بائیں آنکھ مٹی ہوئی ہوگی جو کہ نہ ابھری ہوئی ہوگی اور نہ ہی اندر دھنسی ہوگی سو اگر تمہیں اس سے واسطہ پڑ جائے خوب سمجھ لو کہ یقیناً تمہارا رب کانا نہیں ہے اور تم مرنے سے پہلے اپنے رب کو نہیں دیکھ سکتے ہو۔[3]

ان الفاظ میں یہ حدیث خالد کے سوا کسی نے روایت نہیں کی اور بحیر متفرد ہیں۔

۱۳۸۷۴- ابوبکر بن خلاد، موسیٰ بن ہارون، اسحٰق بن راہویہ، ابوعامر عقدی، زمعہ بن صالح، عمرو بن دینار کے سلسلۂ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ہر بار اوپر نیچے ہوتے وقت تکبیر کہتے تھے۔

---

۱۔ سنن الترمذی ۱۷۰۵. وصحیح ابن حبان ۱۵۶۲. وفتح الباری ۱۳/۱۱۳. والترغیب والترهیب ۲/۶۵، ۱۵۵. والاحادیث الصحیحة ۱۶۳۶.

۲۔ مسند الامام أحمد ۶/۷، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۲۵۳، والاحادیث الصحیحة ۱۰۸، واتحاف السادة المتقین ۳/۳۰۶، والترغیب والترهیب ۱/۴۰۷، وکنز العمال ۱۹۳۴۱، ۱۹۵۴۸، ۱۹۵۵۱.

۳۔ مشکاة المصابیح ۵۴۸۵.

عمرو کی یہ حدیث غریب ہے اور زمعہ متفرد ہیں۔

۱۳۸۷۵-ابو احمد، عبداللہ، اسحٰق، یحیٰی بن واضح انصاری، موسیٰ بن عبیدہ ربذی، عبداللہ بن عبیدہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عمار بن یاسرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی اور ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں سو جو آدمی ان سے بچ گیا اس نے اپنے دین کو بچالیا اور جو ان میں پڑ گیا کیا بعید کہ وہ کبیرہ گناہوں میں پڑ جائے جیسا کہ ایک چرواہا سرحد کے اردگرد بکریاں چرا رہا ہو کیا بعید کہ بکریاں سرحد میں پڑ جائیں اور ہر بادشاہ کی ایک سرحد ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی سرحد اسکی قائم کردہ حدود ہیں۔

عمارؓ کی حدیث بالا غریب ہے چونکہ ان سے صرف موسیٰ نے روایت کی ہے۔[1]

۱۳۸۷۶-ابراہیم بن عبداللہ، عبداللہ بن محمد بن شیرویہ، اسحٰق بن ابراہیم، غیاث بن بشیر، عبداللہ بن ابی زیاد قداح مکی، ابوزبیر کے سلسلۂ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنین کی ذکات اس کی ماں کی ذکات ہے (یعنی مادہ جانور جسے ذبح کرلیا گیا ہو اور اس کے پیٹ سے بچہ وغیرہ نکلا اس کو مزید ذبح کرنے کی ضرورت نہیں بس اس کی ماں کو جو ذبح کرلیا وہ اس کے لئے بھی کافی ہے یہ اسوقت جب پیٹ سے مردہ بچہ نکلے اگر زندہ نکلے پھر اسے بھی ذبح کرنا ضروری ہے مسئلہ مختلف فیہ ہے (تفصیل کتب فقہ میں دیکھ لی جائے)[2]

ابوزبیر کی یہ حدیث غریب ہے چونکہ غیاث متفرد ہیں۔

۱۳۸۷۷-ابراہیم، عبداللہ، اسحٰق، بقیہ، محمد قشیری، ابوزبیر کے سلسلۂ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کے ساتھ مصافحہ کرنے، انھیں کنیت کے ساتھ پکارنے اور انھیں مرحبا کہنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۳۸۷۸-ابراہیم بن عبداللہ، اسحٰق، عبداللہ بن رجاء، عبداللہ بن عثمان بن خثیم، ابوزبیر کے سلسلۂ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی بیع مخابرہ (کھیت کو غلہ کی معین مقدار پر بٹائی میں دینا) کو نہ چھوڑے پس اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ اعلان جنگ کردے۔[3]

ابوزبیر کی یہ حدیث غریب ہے چونکہ ابن خثیم ان الفاظ حدیث میں متفرد ہیں۔

۱۳۸۷۹-ابو احمد بن احمد، عبداللہ، اسحٰق، یزید بن ہارون، ابوغسان مدینی، اسحٰق (محمد بن مطرف) زید بن اسلم کے سلسلۂ سند سے حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جس آدمی کی دو پسندیدہ چیزوں (یعنی آنکھوں) کو لے جاتا ہوں پھر میں اس کے لئے جنت سے کم ثواب سے راضی نہیں ہوتا ہوں (یعنی اسے میں جنت عطا کرتا ہوں چونکہ میری رضاء اسی میں ہے)[4]

ابوغسان کی یہ حدیث غریب ہے چونکہ زید متفرد ہیں۔

۱۳۸۸۰-سلیمان بن احمد، موسیٰ بن ہارون، اسحٰق بن راہویہ، روح بن عباد، ابن جریج جعفر بن محمد، محمد کے سلسلۂ سند سے حضرت جابرؓ کی

---

۱- صحیح البخاری ۱/۲۰. وصحیح مسلم، کتاب المساقاۃ ۱۰۸، وفتح الباری ۱/۱۲۶.

۲- سنن أبی داؤد ۲۸۲۸، وسنن الترمذی ۱۴۷۶. ومسند الامام أحمد ۳/۳۹. وسنن الدارمی ۲/۸۴. والمستدرک ۴/۱۱۴، والسنن الکبری للبیهقی ۹/۳۳۵. والمعجم الکبیر للطبرانی ۴/۱۹۲. ۸/۱۲۲. ومجمع الزوائد ۴/۳۵. وصحیح ابن حبان ۱۰۷۷.

۳- سنن أبی داؤد، کتاب البیوع باب ۳۴. والمستدرک ۲/۲۸۶، والسنن الکبری للبیهقی ۶/۱۲۸. وکنز العمال ۴۲۰۵۰. والاحادیث الضعیفة ۹۹۰.

۴- اتحاف السادة المتقین ۹/۲۸. وکنز العمال ۲۵۵۱.

روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے دور چل کر جانے کی شکایت کی (یعنی کہا: کہ ہم آپ کی مجلس میں وعظ و نصیحت بیٹھ کر سنتے رہتے ہیں ہمارے گھر وغیرہ دور ہیں ہمیں زیادہ چلنا پڑتا ہے اور مجلس برخاست ہونے سے پہلے اٹھ جائیں تو آداب مجلس کے خلاف ہے اور اگر مجلس کے اختتام ہونے پر اٹھیں تو گھر پہنچنے تک اندھیرا چھا جاتا ہے ) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ (مجلس سے ) کھسک جایا کرو، چنانچہ اس کے بعد ہم مجلس سے کھسک جاتے اور ہم نے اسے خفیف سمجھا۔

۱۳۸۸۱-سلیمان، موسیٰ، اسحٰق، عبدالرزاق مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اہل عراق کے لئے مقام قران کو بطور میقات کے مقرر کیا ہے عبدالرزاق کہتے ہیں میں نے عرض کیا! اے ابوعبداللہ! آپ کو یہ حدیث کس نے سنائی ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے یہ حدیث نافع نے ابن عمر کے واسطے سے سنائی ہے۔

عبدالرزاق کہتے ہیں: مجھے بعض اہل مدینہ نے کہا ہے کہ امام مالک نے یہ حدیث اپنی کتاب (مؤطا) سے مٹا دی تھی۔ سلیمان کے قول کے مطابق عبدالرزاق عن مالک اس حدیث میں متفرد ہیں۔

۱۳۸۸۲-محمد بن حمدان، حسن بن سفیان، اسحٰق بن ابراہیم، معاذ بن ہشام، ہشام، قتادہ، عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، اسید بن حضیرؓ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں رات کو نماز پڑھ رہا تھا یک میں نے فانوسوں جیسا نور دیکھا جو آسمان سے نازل ہو رہا تھا، جب میں نے یہ اچنبا دیکھا فوراً سجدے میں گر گیا، میں نے (بعد) میں رسول اللہ ﷺ سے اس واقعہ کا تذکرہ کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس نور کو دیکھتے کیوں نہ رہے؟ میں نے عرض کیا: مجھ میں سکت نہ رہی کہ میں اسے زیادہ دیر دیکھ سکوں میں فوراً سجدے میں گر گیا: آپ ﷺ نے فرمایا: کاش! اگر تم اسے دیکھتے رہتے بڑے بڑے عجائب دیکھتے۔

یہ حدیث غریب ہے چونکہ معاذ متفرد ہیں۔

۱۳۸۸۳-ابواحمد محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد اسحٰق بن ابراہیم، نضر بن شمویل، یونس بن ابی اسحٰق، ابواسحٰق، زید بن شمیل کے سلسلۂ سند سے حضرت حذیفہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! مجھے بتاؤ اگر تم (اپنی بیوی) ام رومان کے ساتھ کسی آدمی کو پاؤ تو تم کیا کرو گے؟ حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا: بخدا میں تو اسے قتل کر دوں گا: آپ ﷺ نے فرمایا: اے سہیل بن بیضاء تمہارا اس بارے میں کیا خیال ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جو آدمی اللہ کی رحمت سے دور ہو اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے اور جو عورت اللہ کی رحمت سے دور ہو اس پر بھی اللہ کی لعنت ہو، ارشاد فرمایا: اے ابن بیضاء تم نے قرآن مجید کی اس آیت کی تاویل کر دی، والذین یرمون ازواجھم ولم یکن لھم شھداء الا انفسھم الآیۃ (سورۃ نور:۶) اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگائیں اور ان کے پاس ان کے سواء اور گواہ موجود نہ ہوں۔ الخ۔[۱]

یہ حدیث غریب ہے چونکہ یونس متفرد ہیں۔

۱۳۸۸۴-مخلد بن جعفر، جعفر بن محمد فریابی، اسحٰق بن ابراہیم، جریر، محمد بن اسحٰق، محمد بن عمرو بن عطاء، محمد بن عبدالرحمٰن ثوبان کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ میں نے جب بھی رسول اللہ ﷺ کو نماز کا ارادہ کرتے ہوئے دیکھا مگر یہ کہ آپ ﷺ تکبیر کہنے سے پہلے ضرور اپنے ہاتھ آسمان کی طرف لہراتے تھے۔

محمد بن عمرو کی یہ حدیث غریب ہے چونکہ ان سے صرف محمد بن اسحٰق نے روایت کی ہے۔

۱۳۸۸۵-مخلد بن جعفر، جعفر، اسحٰق، مبشر، جریر بن عثمان، اسد بن سعد، عاصم بن حمید کے سلسلۂ سند سے حضرت معاذ بن جبلؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے وقت (گھر میں) نماز پڑھی حتیٰ کہ بعض لوگ گمان کرنے لگے کہ آپ ﷺ نماز عشاء پڑھ

---

۱۔ کنز العمال ۴۵۴۲. ومجمع الزوائد ۵/۲۱.

چکے ہیں چونکہ آپ ﷺ باہر تشریف نہیں لا رہے تھے پھر کچھ دیر کے بعد باہر تشریف لائے ایک آدمی بولا یا رسول اللہ! ہمارا گمان تھا کہ آپ نماز پڑھ چکے ہیں کیونکہ آپ باہر تشریف نہیں لا رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رات کو یہ نماز پڑھا کرو چونکہ اسی نماز سے تمہیں بقیہ امتوں پر فضیلت مل سکتی ہے تم سے پہلے یہ نماز کسی نے نہیں پڑھی۔[1]

## (۴۴۵) محمد بن اسلم رحمہ اللہ

حضرات تبع تابعین میں سے ایک ابوالحسن محمد بن اسلم طوسی رحمہ اللہ بھی ہیں جنھیں سواد اعظم کا لقب ملا اور وہ سلیم القلب اور اللہ کے مامون بندے تھے، ان کے حالات بہت مشہور ہیں ان کی عادت وشمائل بے شمار ہیں آثار وسنن کی اقتداء کرتے تھے اور اراء سے یکسر قطع تعلق تھے، اللہ تعالیٰ نے انھیں بیان وبلاغت سے نواز رکھا تھا زہد وقناعت انکی طبیعت ثانیہ بنی ہوئی تھی، اپنی فصاحت وبلاغت سے مخالفین پر ٹوک مارتے تھے۔

۱۳۸۸۶- اپنے والد عبداللہ، احمد بن محمد یوسف، محمد بن یوسف ابوعبداللہ بن قاسم طوسی (خادم محمد بن اسلم) کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ اسحٰق بن راھویہ رحمہ اللہ نے نبی ﷺ کی ایک مرفوع حدیث بیان کی ''اللہ تعالیٰ امت محمد کو گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا پس جب تم اختلاف دیکھو تو سواد اعظم کو لازم پکڑلو۔ ایک آدمی بولا۔ اے ابو یعقوب! سواد اعظم سے مراد کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا سواد اعظم سے مراد محمد بن اسلم ان کے اصحاب اور ان کے تابعین ہیں۔ پھر امام اسحٰق کہنے لگے کہ ایک آدمی نے عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے پوچھا: سواد اعظم سے مراد کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ابوحمزہ سکونی۔ پھر اسحٰق رحمہ اللہ نے فرمایا اس زمانے میں سواد اعظم ابوحمزہ تھے اور ہمارے زمانے میں سواد اعظم محمد بن اسلم اور ان کے تابعین ہیں، پھر اسحٰق کہنے لگے: اگر تم لوگوں سے سواد اعظم کے بارے میں پوچھو تو جواب دیں گے کہ جماعت الناس سواد اعظم ہے، وہ نہیں جانتے کہ جماعت سے مراد وہ عالم ہے جو تبع سنت ہو اور آپ ﷺ کے طریقے پر چلتا ہو اور جو لوگ اس کے ساتھ ہوں اور اس کے متبعین ہوں وہ جماعت ہیں سو جو اس کی مخالفت کرے گویا اس نے جماعت کو ترک کردیا، میں نے پچاس سال سے نہیں سنا کہ محمد بن اسلم سے کوئی بڑا عالم ہو، ابوعبداللہ کہتے ہیں بغداد میں میری ابو یعقوب مروزی سے ملاقات ہوگئی میں نے ان سے پوچھا کہ آپ محمد بن اسلم رحمہ اللہ اور احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی صحبت میں رہے ہیں ان دونوں میں سے کون افضل ہے اور کون دین میں گہری بصیرت رکھتا ہے اور ان میں سے کون بڑا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اے ابوعبداللہ! تم نے یہ سوال کیوں کیا؟ جب تم محمد بن اسلم سے چار اشیاء کے بارے میں سوال کرو تو ان کے ساتھ کسی کو مت ملاؤ وہ چیزیں یہ ہیں۔

دین میں گہری بصیرت، دنیا میں نبی ﷺ کے آثار کی اتباع اور قرآن ونحو میں زبان کی فصاحت وبلاغت پھر اسحٰق رحمہ اللہ نے مجھے کہا: ایک بار امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے محمد بن اسلم کی ایک کتاب جو کہ جہمیہ پر رد کے سلسلے میں لکھی گئی تھی دیکھی امام احمد نے اس پر بڑا تعجب کیا اور کہا: اے ابو یعقوب! کیا تم نے محمد جیسا کوئی آدمی دیکھا ہے؟ میں نے کہا: اساتذہ اور رجال علم کو سامنے رکھ کر یہ بات تھوڑی مشکل ضرور لگتی ہے، وہ تھوڑی دیر سوچتے رہے پھر کہا: نہیں ان جیسا کوئی نہیں بلاشبہ میں اساتذہ ومشائخ اور رجال علم کے ساتھ رہا ہوں اور انھیں دیکھا بھی ہے لیکن محمد جیسا میں نے کوئی نہیں دیکھا، ابوعبداللہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے یحییٰ بن یحییٰ سے چھ (۶) مسائل دریافت کئے انہوں نے مجھے فتوے دے دیئے میں نے کہا: آپ کے بیان کردہ فتوے محمد بن اسلم کے بیان کردہ فتاویٰ کے خلاف ہیں اور محمد بن اسلم نے ان مسائل کے جوابات پر حدیث نبی کریم ﷺ سے دلائل بھی بیان کیے ہیں، یحییٰ بن یحییٰ کہنے لگے: اے بیٹے! پھر تم محمد بن

---

[1]: سنن أبي داؤد ۴۲۱. ومسند الامام أحمد ۲۳۷/۵، والسنن الكبرى للبيهقي ۴۵۱/۱. والمصنف لعبد الرزاق ۴۳۹/۲، ۳۳۱/۱.

اسلم کی اطاعت کرو اور ان کے قول کو اختیار کرو وہ ہم سے زیادہ بصیرت والے ہیں کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ انہوں نے مسائل کو حدیث نبوی سے مدلل کیا ہے۔

ابوعبداللہ بن قاسم کہتے ہیں! میں نے اہل مرو کے ایک شیخ جنکا نام ابوعبداللہ تھا کو کہتے ہوئے سنا کہ میں ابن عیینہ رحمہ اللہ کی صحبت میں رہا ہوں۔ اور وہ شیخ، یحیٰی بن یحیٰی اور اسحٰق بن راہویہ کے دوست بھی تھے اور صاحب علم انسان تھے انہوں نے مجھے بتایا کہ میں یحیٰی بن یحیٰی کے پاس تھا، مجھے کہنے لگے: اے ابوعبداللہ! تم محمد بن اسلم اور اسحٰق بن راہویہ کے ساتھ رہے ہو ان دونوں میں سے تمہارے نزدیک کون زیادہ صاحب بصیرت اور افضل ہے؟ میں نے کہا: اے ابوزکریا: آپ کو کیا ہو گیا کہ جب آپ محمد بن اسلم کا تذکرہ کریں اور ان کے ساتھ اسحٰق بن راہویہ کو یا کسی اور کو ملالیں؟ میں دو سال چند ماہ وکیع رحمہ اللہ کی صحبت میں رہا ہوں اور سفیان بن عیینہ کی صحبت میں بھی رہا ہوں لیکن ان میں میں نے وہ خصائل وشمائل نہیں دیکھے جو محمد بن اسلم میں ہیں۔ پھر میں نے کہا محمد بن اسلم علمی بصیرت میں معروف ہیں اسی طرح ایک حدیث ہو جس پر مخلوق عمل کر رہی ہو حالانکہ اس کے منکر ہونے میں کسی کو علم نہ ہو تو کون ہے ایسا جسے اسکا علم ہو؟ یحیٰی بن یحیٰی کہنے لگے ٹھیک ہے لیکن محمد بن اسلم جیسا کون ہو سکتا ہے؟'

ابوعبداللہ کہتے ہیں ایک دن میں نے اسحٰق بن راہویہ کو ترجیع اذان کے بارے میں کثیر احادیث روایت کرتے ہوئے سنا پھر انہوں نے عبداللہ بن زید انصاری کی حدیث بیان کی اور کہا محمد بن اسلم نے لوگوں کو اذان میں ترجیع کرنے کا حکم دے رکھا ہے اور تم کہتے ہو کہ یہ بدعتی ہے، تم لوگ اس غوغا سے بچو اسی غوغا نے انبیاء کو قتل کر دیا: رہی بات محمد بن اسلم کے حکم کی سو وہ تو اصرار کرتے ہیں جس چیز کو لیتے ہیں اُسے پوری کر کے چھوڑتے ہیں ہم تو بس پیٹ بھرتے ہیں محمد بن اسلم کے پاس ہماری مثال چوروں جیسی ہے۔

ابوعبداللہ کہتے ہیں: احمد بن نصر نے مجھے خط لکھا کہ مجھے محمد بن اسلم رحمہ اللہ کے حالات لکھ بھیجو وہ ارکان اسلام میں سے ایک رکن تھے، ابوعبداللہ کہتے ہیں مجھے محمد بن مطرف نے خبر دی ہے کہ وہ اس وقت صدقہ ماوردی کی طرف کوچ کرنا چاہتے تھے میں نے کہا: قرآن کے مخلوق ہونے کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ کہا: مجھے پتہ نہیں (بتانے سے انکار کر دیا) میں نے کہا: مسئلہ خلق قرآن کے بارے میں محمد بن اسلم نے ایک کتاب تصنیف کی ہے کہا وہ تمہارے ساتھ ہے میں نے کہا جی ہاں پھر انہوں نے مجھ سے وہ کتاب مانگی، جب میں نے کتاب حاضر کی اس میں نظر کرنے لگے اور پھر کہا: بخدا! اگر اس سے قبل مجھے دو کوڑے بھی مارے جاتے میں کہہ دیتا کہ قرآن مخلوق ہے اب تو اگر میری گردن بھی اڑا دی جائے تب بھی میں "قرآن مخلوق ہے" کا قول نہیں کروں گا، میں تو تمہارے اس ساتھی (محمد بن اسلم) کو بچہ تصور کرتا تھا اب پتہ چلا کہ وہ تو بڑے بڑے مشائخ اور ہمارے اصحاب پر فوقیت رکھتے ہیں۔

ابوعبداللہ کہتے ہیں: میں محمد بن اسلم کی وفات کے بعد نیشاپور میں احمد بن نصر کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اچانک ان کے پاس اصحاب حدیث کی ایک بڑی جماعت داخل ہوئی اس جماعت میں مشائخ ونوجوان سبھی شریک تھے، کہنے لگے ہم ابونصر کے پاس سے آرہے ہیں وہ آپ کو سلام کہہ رہے تھے، بعد سلام یہ کہ ہمیں چاہیے کہ ہم سب لوگ جمع ہو کر ایک دوسرے سے اس عظیم آدمی کی تعزیت کریں اسی جیسا عظیم آدمی ہم نے عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے بعد نہیں دیکھا، ایک بار احمد بن نصر سے کسی نے کہا اے ابوعبداللہ! محمد بن اسلم رحمہ اللہ کی میت پر ایک لاکھ لوگوں نے نماز پڑھی ہے اور بعض کہنے لگے بلکہ دس (۱۰) لاکھ لوگوں نے نماز پڑھی ہے نیک و بد بھی کے سب کہہ رہے تھے کہ ان جیسا آدمی ہم نے کبھی نہیں دیکھا۔

ابوعبداللہ کہتے ہیں! میں نیشاپور میں محمد بن اسلم رحمہ اللہ کی وفات سے چار دن قبل ان کے پاس گیا مجھے کہنے لگے: اے ابوعبداللہ! میں تمہیں ایک بشارت سنانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے بھائی کے ساتھ کیا بھلائی کی ہے؟ بلاشبہ موت مجھے آنا چاہتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھ پر احسان کیا ہے کہ میرے پاس ایک درہم بھی نہیں ہے جس پر میرا محاسبہ کیا جائے، اللہ تعالیٰ کو میری کمزوری کا

خوب علم ہے کہ میں حساب و کتاب کی طاقت ہی نہیں رکھتا ہوں اس لئے اللہ تعالیٰ نے میرے پاس حساب کے لئے کچھ چھوڑا ہی نہیں ہے پھر کہنے لگے: دروازہ بند کرواور اندر آنے کی کسی کو اجازت نہ دو تاوقتیکہ میں مر نہ جاؤں، اور تم لوگ میری کتابوں کو دفن کر دو، خوب سمجھ لو! میں دنیا سے جا رہا ہوں میرے پاس بجز کتابوں، ایک چادر ایک صوف کے نمدے اور میرے وضو کے برتن کے میرث کے لئے کچھ نہیں ہے، میری ان کتابوں کے بارے میں لوگوں کو مشقت میں مت ڈالو، ان کے پاس ایک تھیلی تھی جس میں لگ بھگ تیس درہم پڑے ہوئے تھے کہنے لگے یہ میرے بیٹے کی ہے جو اسے ایک قریبی رشتہ دار نے بطور ہدیہ کے دی تھی میں اس سے بڑھ کر اپنے لئے زیادہ حلال کسی چیز کو نہیں سمجھتا ہوں چونکہ نبی ﷺ کا فرمان 'تو بھی اور تیرا مال بھی تیرے باپ کی ملکیت ہے' ایک دوسرا ارشاد ہے: سب سے زیادہ پاکیزہ مال وہ ہے جو آدمی اپنی کمائی سے کھائے یا اپنی اولاد کی کمائی سے کھائے" پس انہی دراہم سے مجھے کفن دینے کا کام چلاؤ اگر تمہیں دس درہم کا کفن مل جائے، تو پندرہ کا مت خریدو، میرے جنازے پر میرا نمیدہ پھیلا دو اور پھر چادر سے جنازے کو ڈھانپ دو میرے جنازے میں حاضر ہونے کی مشقت کوئی نہ کرے میرا یہ برتن کسی مسکین کو بطور صدقہ کے دے دو تا کہ وہ اس میں وضو کیا کرے پھر چوتھے دن اللہ کو پیارے ہو گئے۔

میں نے تعجب کیا کہ انہوں نے مجھے یہ وصیت کی جبکہ ہمارے درمیان کوئی تیسرا آدمی نہیں تھا چنانچہ جب ان کا جنازہ گھر سے نکالا گیا عورتیں گھروں کی چھتوں پر چڑھ کر کہہ رہی تھیں، یہ عالم ہیں جو دنیا سے رخصت ہوئے اور یہ رہی ان کی میراث ہمارے ان علماء میں ان جیسا کوئی نہیں یہ تو سب اپنے پیٹوں کے غلام ہیں ایک عالم بیٹھ جاتا ہے اور دو تین سال تک درس دیتا رہتا ہے اور پھر جائداد خریدنے میں لگ جاتا ہے اور یوں مال و دولت کا بندہ بن کر رہ جاتا ہے۔

محمد بن اسلم مجھ سے کہنے لگے: اے ابوعبداللہ میں تمہارے ساتھ ہوں اور تم جانتے ہو کہ میری قمیص میں ایک ایسی چیز چھپی ہے جو میرے خلاف گواہی دے گی تو میرے لئے کیسے مناسب ہوگا کہ میں گناہوں کا ارتکاب کروں کہ مجھے کوئی دیکھ نہ رہا ہو کہ میں گناہ کر لوں پھر کہنے لگے: مجھے اس مخلوق سے کیا واسطہ میں تو اپنے والد کی صلب میں اکیلا رہا پھر ماں کے بطن میں اکیلا رہا پھر دنیا میں اکیلا آیا پھر میری روح قبض ہوئی اس وقت میں اکیلا تھا پھر مجھے قبر میں اکیلے ہی داخل کیا گیا قبر میں میرے پاس منکر نکیر آئیں گے اس وقت بھی میں اکیلا ہی ہوں گا اگر میں خیر و بھلائی کی طرف چلا تو اکیلا ہی چلوں گا اگر شر و برائی کی طرف گیا تو اکیلا ہی جاؤں گا اگر مجھے جنت میں بھیج دیا گیا تو اکیلا ہی جاؤں گا اور اگر جہنم میں بھیج دیا گیا تو بھی اکیلا ہی جاؤں گا پھر مجھے لوگوں سے کیا تعلق پھر وہ تھوڑی دیر سوچنے لگے حتیٰ کہ ان پر کپکپی طاری ہو گئی یہاں تک کہ مجھے ان کے گرنے کا خوف ہو گیا، پھر مجھے فرمایا: اے ابوعبداللہ! یہ لوگ ابوحنیفہ کی رائے لکھتے ہیں جبکہ میں آثار (حدیثیں) لکھتا ہوں پس میں ان کے نزدیک درست راستے پر نہیں ہوں اور وہ میرے نزدیک درست راستے پر نہیں ہیں اے ابوعبداللہ! اصل اسلام تو ان فرائض میں ہے اور یہ فرائض صرف دو حرفوں میں بند ہیں اگر اللہ اور اس کے رسول نے کرنے کا حکم دیا تو وہ فرض ہے ضروری ہے کہ پھر اسے کیا جائے اور جس چیز سے اللہ اور اس کے رسول نے باز رہنے کی تاکید کی اس کا نہ کرنا فرض ہے، یہ چیز قرآن میں اور نبی ﷺ کے فریضہ میں موجود ہے، وہ لوگ قرآن تو پڑھتے ہیں لیکن اس میں غور و فکر نہیں کرتے۔ چونکہ ان پر جب دنیا نے غلبہ پالیا ہے حالانکہ عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث واضح ہے کہ" رسول اللہ ﷺ نے ایک خط کھینچا پھر فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے پھر آپ ﷺ نے بہت سارے خط کھینچے جو پہلے خط کے دائیں اور بائیں جانب تھے پھر فرمایا: یہ مختلف راستے ہیں اور اس راستے پر ایک شیطان موجود رہتا ہے جو اس راستے کی دعوت دیتا رہتا ہے۔ پھر آیت تلاوت کی۔

"وان ھٰذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ ذالکم وصاکم بہ لعلکم تتقون"

یہ دین میرا راستہ ہے جو کہ سیدھا ہے سو اس راہ پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی اس کا تم کو اللہ تعالیٰ نے تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم احتیاط کرو۔ (انعام: ۱۵۳)

اور عبداللہ بن عمروؓ کی حدیث بھی واضح ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ بنی اسرائیل بہتر (۷۲) فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت تہتر (۷۳) فرقوں میں بٹ جائے گی ایک کے سواء سب جہنم میں جائیں گے صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ (فرقہ ناجیہ) کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: یہ وہ فرقہ ہوگا جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں" (یعنی اہل السنت والجماعت) اب ان مذکورہ بالا دونوں حدیثوں کو دیکھتا ہوں اور ان پر اپنے اعمال پیش کرتا ہوں جو عمل ان کے مطابق ہوا سے کر لیتا ہوں اور جو ان کے خلاف ہوا سے ترک کر دیتا ہوں اگر بات یوں ہوتی کہ "ایک فرقے کے علاوہ سب جنت میں جائیں گے" تو کچھ بات بنتی لیکن یہاں معاملہ برعکس ہے لوگوں نے حب دنیا کو اپنے اوپر غلبہ دے دیا ہے اور مال و دولت ان کے سامنے ہے۔

ابوعبداللہ کہتے ہیں: میں محمد بن اسلم کی صحبت میں بیس سال سے زیادہ عرصہ رہا ہوں میں نے انھیں کبھی نفلی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا بجز جمعۃ المبارک کی دو رکعتوں کے اور نہ ہی انھیں کبھی قرأت وتسبیح کرتے دیکھا: ایک مرتبہ مؤکد قسمیں اٹھا کر فرمایا: بخدا اگر میری طاقت ہوتی کہ میں فرشتوں سے بھی پوشیدہ ہو کر عبادت کرتا لامحالہ ایسا میں ضرور کرتا لیکن یہ امر میری طاقت سے باہر ہے؟ چونکہ نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ "تھوڑی ریاکاری بھی شرک ہے" پھر ایک چھوٹی سی کنکری اٹھا کر پوچھا یہ کیا ہے؟ میں نے جواب دیا: یہ پتھر ہے پھر ایک بڑے پہاڑ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ کیا ہے میں نے کہا: یہ بھی پتھر ہے فرمایا: چھوٹے پر بھی پتھر کا اطلاق ہوتا ہے اور بڑے پتھر پر بھی بعینہ اسی طرح تھوڑی سی ریا پر شرک کا اطلاق ہوتا ہے اور زیادہ پر بھی، محمد بن اسلم رحمہ اللہ گھر کے ایک کمرے میں داخل ہو جاتے اور آگے تالہ لگوا لیتے اور اپنے ساتھ ایک لوٹا پانی کا بھی لیے جاتے ہمیں پتہ نہ رہتا کہ اندر کیا کرتے، اتنے میں بچے کے رونے کی آواز سنتے اسے ماں رونے سے چپ کراتی، ہم وجہ پوچھتے کہ یہ کیوں رو رہا ہے؟ وہ جواب دیتیں، کہ ابوالحسن قرآن مجید کی تلاوت کر رہے ہیں اور ساتھ ساتھ رو بھی رہے ہیں ان کی آواز سن کر بچہ بھی رو رہا ہے پھر جب باہر نکلنے کا ارادہ کرتے چہرہ دھوتے اور سرمہ لگا لیتے یوں اس طرح کرنے سے ان کے چہرے پر رونے کے اثرات باقی نہ رہتے، محمد بن اسلم لوگوں کے پاس تحائف بھیجتے، نقدی اور کپڑے بھی بھیجتے، قاصد کو کہہ دیتے کہ فلاں کو دے آؤ اور میرا ہرگز نہ بتانا، ہمیشہ اپنے آپ کو پوشیدہ رکھتے جس کو نقدی مال دیتے اسے سو درہم سے کم نہ دیتے الا یہ کہ مجبوری ہو۔

ابوعبداللہ کہتے ہیں: ایک دن میں نے محمد بن اسلم رحمہ اللہ کے پاس کھانا کھایا اور کھانے میں مجھے ٹھنڈی ثرید دی، میں نے کہا: اے ابوالحسن کیا آپ اسی طرح ٹھنڈا کھانا تناول فرماتے ہیں؟ فرمایا: میں نے علم اس لئے طلب کیا ہے تاکہ میں اس پر عمل کروں چنانچہ نبی ﷺ کی ایک حدیث مروی ہے کہ "گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی" میں ان کے لئے روٹی پکاتا تھا چنانچہ میں نے کبھی ان کے لئے آٹا نہیں چھانا، مجھے اجرت دیتے اور فرماتے بازار سے کالے جو خرید لاؤ جو لوگوں نے بالکل رد کر دیئے ہوں اور صرف اتنے جو لانا جو میرے لئے صرف ایک دن کے لئے کافی ہوں، ایک مرتبہ میں نے دوسرے شہروں کی طرف نکل جانے کا ارادہ کیا اور بازار سے سفید جو صاف شفاف کر کے پیس کر لے آیا تاکہ جو چند مہینے میں غائب رہوں اس عرصہ میں تناول فرماتے رہیں گے۔ لا کر ان کی خدمت میں پیش کئے اور وجہ بھی بتلائی۔ فرمایا: کیا صاف کر کے لائے ہو؟ میں نے اثبات میں جواب دیا: دیکھتے ہی دیکھتے ان کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور فرمایا: اگر واقعۃً تم انھیں صاف کر کے لائے ہو تو پھر خود کھاؤ جب میں نے پوری دنیا میں چکر لگائے ہیں اور اہل قبلہ میں سے بخدا اپنے سے کم تر کسی کو نہیں پایا، پھر میں یہ صاف شفاف جو کیسے کھا سکتا ہوں؟ یہ درہم لو اور بازار سے سیاہ رنگت کے جو خرید لاؤ جو رد کی ہو گئے ہوں چونکہ انہوں نے بالآخر پاخانہ ہی بن جانا ہے، تم لوگ کثر کو نہیں جاتے ہو میں تم میں کسی آدمی کو نہیں پاتا ہوں جو دل کی بصیرت

سے دیکھتا ہو، اگر ایک انسان کوئی بیج کر رہا ہو اور وہ کسی آدمی کے پاس آجائے اور کہے: میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے اپنی عمدہ بیج دو میں تو اسے گٹر کے لئے چاہتا ہوں۔ تم اس پر ہنسنے لگتے ہو اور کہنے لگتے ہو یہ دیوانہ ہے، بس تم اپنے آپ پر کیوں نہیں ہنستے؟ پس تم ایک گڑھا کھود دو اور اس میں کھانا اور پانی ڈال دو اور ایک مہینے تک رہنے دو دیکھنا اس میں بدبو نہیں آئے گی اس کے برخلاف تم کھانے کو اپنے پیٹ میں ڈالتے ہو اور ایک دن و ایک رات میں اسمیں بدبو پیدا ہو جاتی ہے لہذا گٹر تو پیٹ ہوا۔ جاؤ اور میرے لئے جو اور چکی خرید لاؤ تا کہ میں خود اپنے ہاتھوں سے چکی پیسوں ممکن ہے علیؓ اور فاطمہؓ جیسا ثواب مجھے بھی مل جائے، ایک دفعہ محمد بن اسلم رحمہ اللہ کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا انہوں نے مجھے رقم دی اور دو بڑی قسم کے مینڈھے خرید لانے کو کہا، جب خرید لایا مجھے دس درہم آٹا خریدنے کے لئے دیئے چنانچہ میں بازار سے آٹا خرید لایا اور گھر لا کر چھان بھی دیا، پوچھا کیا آٹا چھان دیا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں، مجھے دس درہم اور دیئے کہ ان کا بھی آٹا خرید لاؤ اور چھاننا نہیں ہے چنانچہ میں دس درہم کا اور آٹا خرید لایا اور لا کر اسکی روٹیاں پکائیں فرمایا: اے ابو عبداللہ! میں نہیں چاہتا ہوں کہ میرے گھر میں سنت کے ساتھ ساتھ بدعت کا بھی ارتکاب ہو جائے چونکہ عقیقہ کرنا سنت ہے اور آٹا چھاننا بدعت ہے۔

شیخ ابو نعیم اصبہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: محمد بن اسلم رحمہ اللہ نے جہمیہ اور مرجیہ پر بہت رد کیا ہے اور خود محمد بن اسلم رحمہ اللہ کی صفات کے ازلی ہونے کے قائل تھے، انہوں نے ''الرد علی الجہمیۃ'' کے نام سے ایک کتاب بھی تصنیف کی ہے جس سے مختصر سا اقتباس ہم نے ذیل میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۸۸۷- محمد بن جعفر مودب، احمد بن بطہ بن اسحٰق، اسماعیل بن احمد مدینی، ابو عبداللہ بن موسیٰ محمد بن قاسم (خادم محمد بن اسلم) کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ میں نے محمد بن اسلم رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: جہمیہ کا گمان ہے کہ قرآن مخلوق ہے انہوں نے یہ قول کر کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا ہے حالانکہ انھیں اسکا علم تک نہیں ہوتا چونکہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے کہ اس کی ایک صفت کلام بھی ہے، چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے ''انی اصطفیتک علی الناس برسالتی وبکلامی'' بلاشبہ میں نے تم کو تمام لوگوں میں سے اپنی رسالت (پیغمبری) اور اپنے کلام کے لئے چنا ہے۔

ایک دوسری آیت میں فرمایا:

وکلم اللہ موسیٰ تکلیما (نساء: ۱۶۴) اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کیا۔

اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ صفت کلام اسی کے لئے ثابت ہے چونکہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کیا ہے، اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کرنے میں فرمایا ہے ''یا موسیٰ انی انا ربک'' لہذا جو اسے مخلوق سمجھے اس نے اللہ کے ساتھ شرک ٹھہرایا چونکہ اس نے کلام کو مخلوق سمجھا چونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ''انی انا ربک'' تو اس نے کلام کو موسیٰ کا رب بنا دیا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا:

فاستمع لما یوحیٰ اننی انا اللہ لا الٰہ الا انا فاعبدنی (طٰہٰ: ۱۳۔ ۱۴)

وحی کردہ تعلیمات کو غور سے سنو بلاشبہ میں ہی اللہ ہوں اور میرے سوا کوئی معبود نہیں پس میری عبادت کرو۔

پس کلام اللہ کو مخلوق کہنے والے نے غیر اللہ کو موسیٰ علیہ السلام کا معبود بنا دیا۔

ایک دوسری آیت میں فرمایا

یاموسیٰ انی انا اللہ رب العالمین۔ اے موسیٰ میں ہی اللہ ہوں تمام جہانوں کا رب (قصص: ۳۰)

سو جو آدمی یہ گواہی نہ دیتا ہو کہ یہ کلام اللہ ہے اور اسے مخلوق سمجھتا ہو اس نے شرک کیا اور اللہ پر جھوٹ بولا چونکہ اس نے تمام جہانوں کے لئے غیر اللہ کو رب بنا دیا لہذا اس سے بڑا شرک اور کون سا ہو سکتا ہے، یوں جہمیہ اس طرح دو کفروں کے مرتکب بن جاتے

ہیں چونکہ یا تو ان کا دعویٰ ہے کہ اللہ نے موسیٰ سے کلام نہیں کیا تو یوں انہوں نے کتاب اللہ کو رد کر دیا اور مرتکب کفر ہوئے نیز انہوں نے کلام اللہ کو مخلوق کہہ دیا انہوں نے اللہ کے ساتھ تو شرک ٹھہرا دیا، پس ان مذکورہ بالا آیات میں یہ بات واضح کر دی گئی ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور جو کلام اللہ کو مخلوق کہے اس نے شرک کیا، اس نے اللہ کے قول کو بھی مخلوق کہا اور اس نے اللہ تعالیٰ کے انبیاء کی طرف وحی کردہ تعلیمات کو بھی مخلوق کہہ دیا۔

محمد بن اسلم رحمہ اللہ نے مرجیہ، کرامیہ پر بھی نقص وارد کیا ہے جنکا موقف یہ تھا کہ ایمان قول باللسان کا نام ہے بدون تصدیق قلب کے، محمد بن اسلم نے ایمان و اعمال کے متعلق ایک بڑی کتاب تصنیف کی۔

۱۳۸۸۸- ابوالحسین محمد بن محمد بن عبید اللہ جرجانی مقری، محمد بن زہیر طوسی، عبد اللہ بن یزید مقری، کہمس، عبد اللہ بن بریدہ، یحییٰ بن یعمر، عبد اللہ بن عمر کے سلسلۂ سند سے عمرؓ کی روایت ہے کہ جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ایمان کے بارے میں سوال کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم ایمان رکھو اللہ پر اس کے فرشتوں پر اس کے رسولوں پر آخرت کے دن پر اور ساری کی ساری تقدیر پر خواہ خیر ہو یا شر ہو' الحدیث۔ یہ پہلی حدیث ہے جسکو محمد بن اسلم نے اپنی کتاب کے شروع میں ذکر کیا اور کلام کی بنیاد اسی پر رکھی، چنانچہ فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایمان کی ابتدا اللہ کا فضل و رحمت ہے ایمان کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فضل و کرم کیا بایں طور کہ اپنے بندوں کے دلوں میں ایمان کا نور ڈالا جس سے دل منور ہو گئے، اللہ تعالیٰ مومن کے دل میں ایمان کو بڑھاتا ہے، پس جب اللہ تعالیٰ دل کو منور کر دیتے ہیں اور اس میں ایمان کو مزین کر دیتے ہیں بندے کو اپنا محبوب بنا لیتے ہیں پھر بندے کا دل اللہ پر ایمان لے آتا ہے اس کے فرشتوں، کتابوں، رسولوں آخرت کے دن اور تقدیر خواہ خیر ہو یا شر پر ایمان رکھتا ہے اور وہ بعث بعد الموت حساب، جنت اور دوزخ پر بھی ایمان رکھتا ہے گویا کہ وہ اسکی طرف دیکھ رہا ہوتا ہے یہ وہی نور ہے جو اللہ نے اس کے دل میں ڈال دیا ہے جب اسکا دل ایمان لے آتا ہے تو اسی ایمان کو لیکر اس کی زبان گویا ہوتی ہے اور وہ اسکا اقرار کرتا ہے اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیتا ہے پس یہ اشیاء جن پر اسکا دل ایمان لے آتا ہے وہی حق ہے، پس جب دل ایمان لاتا ہے اور زبان اس کی گواہی بھی دیتی ہے تو اس کے جوارح سے اعمال ہونے لگتا ہے، اللہ کی اطاعت کرتا ہے اور اسکا حق ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے محارم سے پرہیز کرتا ہے جب وہ ایسا کرتا ہے پکا مومن بن جاتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

**لکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم.** (حجرات:۷) لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہارے ایمان کو پسند فرمایا ہے اور ایمان ہی کو تمہارے دلوں میں مزین کیا ہے۔

**"افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فھو علی نور من ربہ"**

کیا وہ آدمی جسکے سینے کو اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا ہو اور وہ اپنے رب تعالیٰ کے نور پر قائم و دائم ہو۔

کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ یہ تزین وہ اللہ تعالیٰ کا عطیۂ نور ہے کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ قیامت کے دن لوگ اپنے بقدر نور لیکر پل صراط سے گزریں گے پس ایک آدمی کا نور پہاڑ کے برابر ہو گا اور ایک آدمی کا نور گھر کے برابر ہو گا دیکھو گھر اور پہاڑ میں کمی و زیادتی کے اعتبار سے کتنا فرق ہے؟ اسی طرح ایمان بھی دل میں ہوتا ہے، پس مرجیہ اور جہمیہ دونوں کا قیاس ایک ہی طرز کا قیاس ہے، جہمیہ کا دعویٰ ہے کہ ایمان صرف معرفت قلب ہے بدون اقرار و عمل کے اور مرجیہ کا دعویٰ ہے کہ ایمان صرف قول کا نام ہے بدون تصدیق قلب اور عمل کے پس یہ دونوں فرقے شیطانی ٹولے ہیں چونکہ پھر تو ان کے دعویٰ کے مطابق ابلیس بھی مومن ہے چونکہ اس کے پاس بھی اپنے رب کی معرفت ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے' **فبعزتک لاغوینھم اجمعین** "(ص:۸۲)

پس تیری عزت کی قسم میں انسانوں کو ضرور بضرور گمراہ کرتا رہوں گا۔ جس وقت کہا کہ' **انی اخاف اللہ رب**

العالمین' میں تمام جہانوں کے رب اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں (حشر:۱۶) جس وقت کہ ارشاد ہوا "قال رب بما اغویتنی" (حجر:۳۹) کہنے لگا اے میرے رب جس چیز کے بسبب تو نے مجھے (بحکم تکوین) گمراہ کیا ہے۔

پس کون لوگ ہو سکتے ہیں جو گمراہی میں زیادہ واضح ہوں جہالت میں بالکل ظاہر ہوں اور بدعت میں بڑھے ہوئے ہوں ان لوگوں سے بڑھ کر جو ابلیس کو مؤمن سمجھتے ہوں۔ پس وہ نرے گمراہ ہیں اور اپنے قیاس غلط سے اللہ تعالیٰ کے دین کو قیاس کر رہے ہیں اے امت محمد غلط قیاس سے پرہیز کرو اور سنت کو اختیار کرو۔

شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: میں نے تفصیلی مضامین کو اختصار سے پیش کیا ہے حالانکہ ان کی کتاب آثار وسنن سے اور اقوال صحابہ وتابعین سے اٹی پڑی ہے۔

محمد بن اسلم رحمہ اللہ نے تابعین کی ایک بڑی جماعت کو پایا ہے اعمش اور اسماعیل بن ابی خالد سے فیض یاب ہوئے اور وہ دونوں تابعی ہیں، ان کے علاوہ محمد بن اسلم رحمہ اللہ نے محمد ویعلیٰ بن عبید ومحاضر وعبیداللہ بن موسیٰ عبسی وابونعیم وجعفر بن عوف سے سماع کیا ہے اور اصحاب ثوری میں سے قبیصہ وحسین بن جعفر ویزید بن ہارون وعبدالعزیز بن ابان ومحمد بن کثیر ووہب بن جریر وخلاد بن یحییٰ ومومل وحمیدی وعلاء بن عبدالجبار سے سماع حدیث کیا ہے اور اہل مشرق میں سے نضر بن شمویل ویحییٰ بن یحییٰ وحسین بن ولید وجعفر بن یحییٰ اور دیگر حضرات محدثین سے اکتساب حدیث کیا ہے۔ تاہم ان کی سند سے چند مرویات درج ذیل ہیں۔

۱۳۸۸۹- ابوحسین محمد بن محمد بن عبیداللہ، محمد بن احمد بن زہیر طوسی، محمد بن اسلم، یعلیٰ، محمد بن عمرو، ابوسلمہ کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان کے اعتبار سے کامل ترین مومن وہ ہے جو اخلاق کے اعتبار سے سب سے اچھا ہو۔[۱]

۱۳۸۹۰- ابوحسین محمد بن احمد، محمد بن اسلم، عبیداللہ بن موسیٰ، شیبان، عاصم، ابوصالح کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی زنا کرتے وقت مؤمن نہیں ہوتا اور شراب پیتے وقت بھی مؤمن نہیں ہوتا ایمان اس (کے دل) سے نکال لیا جاتا ہے اور جب تک وہ توبہ نہیں کرتا واپس نہیں لوٹتا اور جس وقت توبہ کرتا ہے ایمان بھی واپس لوٹ آتا ہے۔

۱۳۸۹۱- محمد بن احمد، محمد بن اسلم، عبداللہ بن موسیٰ، موسیٰ بن عبیدہ، عبداللہ بن دینار کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے عقل ودین میں ناقص اور عقلمندوں کی عقل کو خراب کر دینے والا تم عورتوں سے بڑھ کر کوئی نہیں دیکھا۔[۲]

عبیداللہ کی یہ حدیث غریب ہے اور موسیٰ متفرد ہیں۔

۱۳۸۹۲- محمد بن احمد، محمد بن احمد، محمد بن اسلم، یعلیٰ بن عبید، اسماعیل بن ابی خالد، شعبی، ثابت بن قطبہ، کے سلسلۂ سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ تم لوگ اطاعت وجماعت کو لازم پکڑلو چونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی ہے اسکے قائم کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم

---

۱۔ سنن ابی داؤد ۴۶۸۲. ومسند الامام احمد ۲/ ۲۵۰، ۴۷۲، ۵۲۷. وسنن الدارمی ۲/ ۳۲۳. والمستدرک ۱/ ۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱/ ۲۱۸، وصحیح ابن حبان ۱۳۱۱، ۱۹۲۶، ومجمع الزوائد ۴/ ۳۰۳، ۸/ ۲۱، ۲۲، والمطالب العالیۃ ۲۵۴۱. والترغیب والترھیب ۳/ ۴۱۱، وفتح الباری ۱۰/ ۲۵۸، مشکاۃ المصابیح ۳۲۶۴، ۵۱۰۱، وکشف الخفا ۱/ ۲۰۰، وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۲۴، وتاریخ اصبھان ۲/ ۶۷.

۲۔ صحیح البخاری ۱/ ۸۳، ۲/ ۱۴۹. وفتح الباری ۱/ ۴۰۵، وصحیح مسلم کتاب الایمان باب ۳۴. وسنن ابی داؤد، کتاب السنۃ باب ۱۵، وسنن ابن ماجۃ ۴۰۰۳.

دیا ہے بلاشبہ جماعت کی جو چیز تمہیں ناپسند لگتی ہے وہ فرقت وعلیحدگی کی مرغوب چیز سے افضل ہے، اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں جو چیز بھی پیدا کی ہے اس کی ایک انتہا بھی اس کے ساتھ پیدا کی ہے، پس اسلام آجکل اپنے پائے ثبات کے ساتھ اقبال کیے ہوئے ہے کیا بعید کہ اپنی انتہاء کو پہنچ جائے، اسکی نشانی یہ ہے کہ سواری ڈھانپ لی جائے تعلقات ورشتہ داری قطع کردی جائے حتیٰ کہ مالدار کو صرف تنگدستی کا خوف ہوحتی کہ فقیر کسی ایسے آدمی کو نہیں پائے گا جو اس پر مہربان ہوحتی کہ ایک آدمی بھوکا مررہا ہوگا اور اسکا چچا زاد مالدار ہوگا لیکن اس بھوکے پر ذرہ برابر مہربان نہیں ہوگا۔

۱۳۸۹۳-محمد بن احمد، محمد بن احمد، محمد بن اسلم، قبیصہ حسین بن حفص ومحمد بن کثیر، سفیان، اعمش، زید بن وہب کے سلسلۂ سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جو صادق ومصدوق ہیں نے ہمیں حدیث سنائی۔ الحدیث۔

۱۳۸۹۴-محمد بن احمد، محمد، جعفر بن عون، معلی بن عرفان، ابووائل کے سلسلۂ سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ ایمان ورع وتقویٰ تک پہنچاتا ہے افضل دین یہ ہے کہ آدمی کا دل اللہ عزوجل کے ذکر سے غافل نہ ہو اور جو آدمی اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ تعلیمات سے راضی رہا وہ ان شاء اللہ جنت میں داخل ہوگا اور جو بدون شک کے جنت کا ارادہ کرے وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ رکھے۔

۱۳۸۹۵-محمد بن احمد بن یزید، محمد بن احمد بن زہیر، محمد بن اسلم، ابراہیم بن سلیمان، عبدالحکم کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازیں درمیانی اوقات (جو وقت کہ ایک نماز سے دوسری نماز تک کا ہو) کے لئے ایک طرح سے کفارہ کی حیثیت رکھتی ہیں جب تک کہ کبائر سے اجتناب کرلیا جائے اسی طرح ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک (درمیانی وقفہ) کے لئے کفارہ ہے اور تین دن سے زیادہ کے لئے (یعنی پانچ نمازیں درمیانی اوقات میں ہونے والے صغائر کو مٹادیتی ہیں اسی طرح صلوٰۃ جمعہ بھی صغائر کو مٹادیتی ہے اور کبائر صرف توبہ سے ہی معاف ہوتے ہیں)۔[1]

۱۳۸۹۶-محمد بن احمد، محمد بن احمد، محمد بن اسلم، ابراہیم بن سلیمان، عبدالحکم کے سلسلۂ سند سے حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آدمی کی نماز قبول نہیں فرماتے جو زکوٰۃ نہ دیتا ہو حتی کہ دونوں فریضوں کو جمع نہ کرے (یعنی نماز اور زکوٰۃ ادا نہ کرے) بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں فریضوں کو جمع کیا ہے ان کے درمیان تفرقہ نہ ڈالو۔[2]

۱۳۸۹۷-ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، محمد بن اسحٰق بن خزیمہ، محمد بن اسلم طوسی، عبدالحکم بن میسرہ، ابن جریج، ابوزبیر کے سلسلۂ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کبھی بھی صحابہ کے درمیان پاؤں پھیلائے ہوئے (بیٹھے) نہیں دیکھے گئے۔

ابن جریج کی یہ حدیث غریب ہے ہمیں صرف محمد بن اسلم کی سند سے پہنچی ہے۔

۱۳۸۹۸-ابوطاہر محمد بن فضل بن محمد بن اسحٰق بن خزیمہ، زنجویہ بن محمد بن حسن، محمد بن اسلم، قبیصہ بن عقبہ، سفیان، اعمش، ابووائل کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: پانچ نمازیں مسجد میں جاکر پڑھتے رہو چونکہ وہ سراپا ہدایت ہیں اور محمد ﷺ عین سنت ہیں۔

ابووائل سے مروی اعمش کی یہ حدیث غریب ہے۔

۱۳۸۹۹-ابوطاہر محمد بن فضل، زنجویہ بن محمد، محمد بن اسلم، قبیصہ بن عقبہ، لیث بن سعد، عقیل، ابن شہاب کے سلسلۂ سند سے حضرت انس

---

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الطهارة ۱۴، ۱۵، ۱۶، وسنن ابن ماجة ۵۹۸، وسنن الترمذی ۲۱۴، ومسند الامام أحمد ۳۵۹/۲، ۴۰۰، ۴۱۴، وصحیح ابن خزیمة ۳۱۴، ۱۸۱۴.

۲۔ کنز العمال ۱۵۷۸۸.

بن مالکؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ رات کے وقت سفر کیا کرو چونکہ رات کو زمین لپیٹ لی جاتی ہے۔[۱]

۱۳۹۰۰-ابونصر احمد بن حسین بن احمد بن عبید مروزی، زنجویہ بن محمد لباد، محمد بن اسلم طوسی، عبید اللہ بن موسیٰ، ابوالوفاء جعفر، اپنے والد سے ابن عمرؓ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے (آذان کے کلمہ) الفلاح (یعنی "حی علی الفلاح" (کو سنا اور اسکا جواب نہ دیا پس وہ نہ ہمارے ساتھ ہے اور نہ ہی اکیلا ہے)۔[۲]

ابن عمر کی یہ حدیث غریب ہے ہمیں صرف ابوالوفاء کی سند سے پہنچی ہے۔

۱۳۹۰۱-ابونصر، زنجویہ، محمد بن اسلم، یعلیٰ بن عبید، یحییٰ بن عبید اللہ، عبید اللہ کے سلسلۂ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بغیر طہارت کے نماز قابل قبول نہیں اور نہ ہی خیانت سے حاصل کیئے ہوئے مال کا صدقہ قابل قبول ہے۔[۳]

۱۳۹۰۲-ابونصر، زنجویہ، محمد بن اسلم زاہد، عبید اللہ بن موسیٰ، ھشام بن عون، عون، کے سلسلۂ سند سے عمرو بن ابی اسلمؓ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک کپڑے میں دیکھا جو کہ انہوں نے اپنے کاندھوں پر مخالف اطراف میں ڈال رکھا تھا۔

۱۳۹۰۳-ابونصر، زنجویہ بن محمد، محمد بن اسلم، عبداللہ بن زبیر، سفیان، ابوزناد، کے سلسلۂ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین آدمی اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں داخل ہیں (۱) وہ آدمی جو اللہ عزوجل کی مساجد میں سے کسی مسجد کی طرف (نماز وغیرہ) کے لئے نکل جائے۔[۴]

(۲) وہ آدمی جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کی نیت سے نکل جائے، (۳) اور وہ آدمی جو حج کے ارادے سے نکل پڑے۔

۱۳۹۰۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن علی بن نصر طوسی، محمد بن اسلم، حسین بن ولید، سلیمان بن ارقم، زہری، سعید بن میسب کے سلسلۂ سند سے حضرت عثمان بن عفانؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صبح کی نیند حصول رزق میں رکاوٹ ہے۔[۵]

۱۳۹۰۵-محمد بن احمد، احمد بن یزید، محمد بن احمد، محمد بن اسلم، عبداللہ بن موسیٰ، داؤد، شعبی، جریرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ الحدیث۔[۶]

۱۳۹۰۶-محمد بن احمد، محمد بن احمد، محمد بن اسلم، یزید بن ہارون، شریک، لیث، عبدالرحمٰن بن سابط، ابوامامہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی کو حج سے کسی ظاہری حاجت یا بندش لگادینے والے مرض یا ظالم سلطان نے نہ روکا اور وہ بغیر حج کیے مرگیا اسے چاہیے کہ وہ یہودی مرے یا نصرانی۔[۷]

۱۳۹۰۷-محمد بن احمد، محمد بن احمد، محمد بن اسلم، قبیصہ، سفیان، اوزاعی، اسماعیل بن عبداللہ، عبدالرحمٰن بن غنم کے سلسلۂ سند

---

۱۔ سنن أبی داؤد ۲۵۷۱. ومسند الامام أحمد ۳۸۲/۳، والمستدرک ۴۴۵/۱. ۱۱۴/۲. والسنن الکبرٰی ۲۵۶/۵، وصحیح ابن خزیمة ۲۵۴۸، ۲۵۴۹، وفتح الباری ۲/۷..... ۲۔ الکامل لابن عدی ۵۶۶/۲، وکنز العمال ۲۰۳۶۱.

۳۔ سنن الترمذی ۱، وصحیح مسلم ، ۲۰۴، ومسند ابی عوانة ۲۳۵/۱.

۴۔ مسند الحمیدی ۱۰۹۰، وکنز العمال ۴۳۲۴۴. والاحادیث الصحیحة ۵۹۸.

۵۔ اللآلی المصنوعة ۸۶/۲، وتنزیه الشریعة ۲۸۰/۱، والکامل لابن عدی ۳۲۱/۱. وکنز العمال ۱۶۶۱۴. والجامع الکبیر ۵۶۴۵.

۶۔ صحیح البخاری ۹/۱. وصحیح مسلم ، کتاب الایمان ، ۲۰، ۲۱. وسنن الترمذی ۲۶۰۹. ومسند الامام أحمد ۲۶/۲، ۹۳، ۱۲۰، ۳۶۳/۴، ۳۶۴، والسنن الکبری للبیهقی ۳۵۸/۱، ۸۱/۴، ۱۹۹، والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۷۱/۲، ۱۷۴/۱۲، ۳۰۹، ۳۱۲، وصحیح ابن خزیمة ۳۰۸، ۳۰۹، وفتح الباری ۴۹/۱.

۷۔ سنن الدارمی ۲۹/۲، واتحاف السادة المتقین ۲۶۷/۴، ۵۷۶/۸، ونصب الرایة ۴۱۱/۴. ومشکاة المصابیح ۲۵۳۵. والکامل لابن عدی ۲۵۰۲/۷. والموضوعات لابن الجوزی ۲۰۹/۲، واللآلی المصنوعة ۶۶/۲.

سے حضرت عمر بن الخطابؓ کی روایت ہے کہ جس آدمی نے (فریضہ) حج چھوڑ دیا اور بغیر حج کیے مرا تو اس پر قسمیں اٹھا اٹھا کر کہو کہ وہ یہودی یا نصرانی ہو کر مرا۔

۱۳۹۰۸- ابواحمد بن احمد غطریفی، محمد بن اسحٰق بن خزیمہ، محمد بن اسلم، مؤمل بن اسماعیل، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی، انس بن مالکؓ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے اور وہ لوگ آپس میں ہنس رہے تھے یا مزاح کر رہے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، لذات کو شکست فاش دینے والی چیز (یعنی موت) کا کثرت سے ذکر کیا کرو۔[1]

۱۳۹۰۹- ابواحمد، محمد بن اسحٰق، محمد بن اسلم، مؤمل بن اسماعیل، حماد بن سلمہ، ثابت کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان بھی مرتا ہے اور اسکے قریبی اڑوس پڑوس کے چار آدمی گواہی دیں کہ اس کے متعلق صرف خیرو بھلائی کا علم رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے میں نے تمہاری بات اور گواہی قبول کر لی اور اس کے ایسے پوشیدہ گناہوں کو معاف کیا جنکا تمہیں علم تک نہیں ہے۔[2]

۱۳۹۱۰- ابونصر احمد بن حسن بن عبید، حسن بن عبید مروزی، زنجویہ بن محمد، محمد بن اسلم، یعلی بن عبید، اعمش، ابوصالح کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تسبیح کرنا مردوں کے لیے ہے اور تالی بجانا عورتوں کے لئے (یعنی نمازی کے آگے سے کوئی گزر رہا ہو نمازی اگر مرد ہے تو سبحان اللہ کہہ کر گزرنے والے کو آگاہ کرے اور نمازی اگر عورت ہے تو ہاتھ پر ہاتھ مار کر آگاہ کرے)[3]

۱۳۹۱۱- زنجویہ بن محمد، محمد بن اسلم، عبیداللہ بن موسیٰ، اسماعیل، سعید بن ابی عروبہ، یزید عقیلی، ابوجوزاء کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ تکبیر سے نماز کی ابتداء کرتے تھے اور سلام سے ختم کرتے تھے۔

۱۳۹۱۲- ابونصر، زنجویہ، محمد بن اسلم، قبیصہ، سفیان، عمرو بن قیس، قاسم، مخیمرہ، شریح بن ہانی کے سلسلۂ سند سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مقیم کے لئے مسح کی مدت ایک دن اور ایک رات ہے اور مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں ہے۔[4]

۱۳۹۱۳- ابونصر، زنجویہ، محمد بن اسلم، قبیصہ، سفیان ثوری، کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں جب ہم ابوسعید خدریؓ کے پاس آتے تو وہ کہتے: رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے مطابق تمہیں خوش آمدید چونکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ لوگ تمہارے تابع ہیں عنقریب تمہارے پاس زمین کی مختلف اطراف سے بہت سارے لوگ دین میں سمجھ پیدا کرنے کے لئے آئیں گے، پس جب تمہارے پاس آئیں ان سے بھلائی کے ساتھ پیش آؤ۔[5]

۱۳۹۱۴- محمد بن احمد، محمد بن احمد بن زہیر، محمد بن اسلم، عبیداللہ بن موسیٰ، عبدالاعلیٰ، اعین، یحییٰ بن کثیر، عروہ کے سلسلۂ سند سے حضرت

---

۱۔ سنن الترمذی ۲۳۰۷. وسنن النسائی ۴/۴، وسنن ابن ماجة ۴۲۵۸، ومسند الامام أحمد ۲/۲۹۳. والمستدرک ۴/۳۲۱، وصحیح ابن حبان ۲۵۵۹، ۲۵۶۲. ومجمع الزوائد ۱۰/۳۰۹، والترغیب والترهیب ۴/۲۳۶.

۲۔ المستدرک ۱/۳۷۸، ومسند الامام احمد ۲/۴۰۸، ۳/۲۴۲، والمطالب العالیة ۷۷۵۰. والترغیب والترهیب ۴/۳۴۶، ومجمع الزوائد ۳/۴، ۳/۴.

۳۔ صحیح البخاری ۲/۸۰، وصحیح مسلم، کتاب الصلاة ۱۰۶، ۱۰۷.

۴۔ سنن أبی داؤد ۱۵۷، ونصب الرایة ۱/۱۷۵، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۴۳. مجمع الزوائد ۱/۲۵۹.

۵۔ سنن الترمذی ۲۶۵۰. وسنن ابن ماجة ۲۴۹، وکنز العمال ۲۹۳۱۴، والجامع الکبیر ۵۹۷۰. ومشکاة المصابیح ۲۱۵.

عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شرک چیونٹی کے اندھیری رات میں پتھر پر رینگنے کی آواز سے بھی زیادہ پوشیدہ ہوتا ہے شرک کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ تم ظلم و جور کے معمولی سے حصہ کو محبوب سمجھو اور عدل و انصاف کے معمولی سے درجے کو مبغوض سمجھو، حالانکہ دین حب فی اللہ اور بغض فی اللہ کے سواء ہے ہی نہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔[1]

قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله( آل عمران: ۳۱)

کہہ دیجئے اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو پھر میری فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ تم سے بھی محبت کریگا۔

۱۳۹۱۵- محمد، محمد، محمد بن اسلم، حسین بن حفص، سفیان ثوری، سعید جریری، ابونضرہ، ابوفراس کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا: اے لوگو! ہم تمہیں اس وقت جانتے تھے جب رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان موجود تھے اور وحی نازل ہوتی رہتی تھی اللہ تعالیٰ تمہارے حالات سے ہمیں آگاہ کردیتے تھے (اور اب وحی کا سلسلہ ختم ہوچکا لہذا) جو آدمی خیر و بھلائی کا پرچار کرے گا ہم اس سے محبت کریں گے اور اسے مناسب مقام دیں گے اور جو آدمی ہمارے لئے شر و برائی کا پرچار کرے گا ہم اس سے بغض و عداوت رکھیں گے اور عداوت ہی کے مقام پر اسے اتاریں گے تمہارے پوشیدہ راز تمہارے اور اللہ کے درمیان ہیں (ہمیں انکا کوئی علم نہیں)

۱۳۹۱۶- محمد، محمد، محمد بن اسلم، عبداللہ بن موسیٰ، شیبان، منصور، سعد بن عبیدہ، محمد کندی، ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے باپ کی قسم اٹھاؤ اور نہ ہی غیر اللہ کی ہو جس نے غیر اللہ کی قسم اٹھائی اس نے شرک کیا۔[2]

۱۳۹۱۷- محمد، محمد، محمد بن اسلم، عبیداللہ بن موسیٰ، اسماعیل، حکیم بن جبیر، سعید بن جبیر کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شراب کا عادی (بدون توبہ کرکے) مرگیا تو وہ اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملاقات کرے گا جیسا کہ بتوں کا پجاری۔[3]

۱۳۹۱۸- محمد، محمد، محمد بن اسلم مؤمل بن اسماعیل، سفیان، عبدالکریم، مجاہد کے سلسلۂ سند سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شراب کا عادی جنت میں داخل نہیں ہوگا۔[4]

۱۳۹۱۹- محمد، محمد، محمد بن اسلم، عبدالحکم بن میسرہ، سعید بن بشر، قتادہ کے سلسلۂ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے دو قسم کے لوگوں کو قیامت کے دن میری شفاعت نصیب نہیں ہوگی (۱) مرجئہ (۲) اور قدریہ کو۔[5]

۱۳۹۲۰- محمد، محمد، محمد بن اسلم، عمار بن عبدالجبار، ہیثم بن حجاز، ابوداؤد، زید بن ارقمؓ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے خلوص دل سے: ''لا الـه الا الله'' کہا وہ جنت میں داخل ہوجائے گا، ارشاد فرمایا'' لا الـه الا الله '' کے اقرار میں

---

۱۔ مجمع الزوائد ۱۰/ ۲۲۳. والمستدرک ۲/ ۱۹۱.

۲۔ مسند الامام احمد ۲/ ۸۶، ۱۲۵. المصنف لعبد الرزاق ۱۵۹۲۴. والسنن الكبرى للبيهقى ۱۰/ ۲۹، والاحاديث الصحيحة ۱۱۲۶. ۱۵۹۲۵.

۳۔ الكنى للدولابى ۱/ ۱۲۹. وكنز العمال ۱۳۱۸۷. ۱۳۳۴۰. واللآلى المصنوعة ۲/ ۱۱۲.

۴۔ سنن ابن ماجة ۳۳۷۶. والترغيب والترهيب ۳/ ۲۵۴، ۲۵۵، ۴/ ۳۷. وفتح البارى ۱۰/ ۴۱۵، وكشف الخفا ۲/ ۵۲۹، والاحاديث الصحيحة ۶۷۸.

۵۔ المعجم الكبير للطبرانى ۸/ ۳۳۷. والسنة لابن ابى عاصم، ۱/ ۲۰، ۱۸۵، ۲/ ۴۶۱. والمطالب العالية ۲۱۰۴، والترغيب والترهيب ۳/ ۱۸۵، واللآلى المصنوعة ۱/ ۲۲، والاحاديث الضعيفة ۶۶۲.

تمہارا اخلاص یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء سے رک جاؤ۔

۱۳۹۲۱-محمد، محمد بن اسلم، عبدالرحیم بن واقد، مالک بن سعید، اسماعیل بن عبدالملک، ابوزبیر کے سلسلۂ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ خندق کے دن میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے بھوک کی وجہ سے پیٹ پر ایک پتھر باندھ رکھا تھا تا کہ اس سے کمر سیدھی رکھ سکیں۔[۱]

زہد و عبادت میں مشہور تابعین کے بیان میں ........ شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں ہم نے ان حضرات آئمہ و اساطین کا ذکر کیا ہے جو عبادت و ریاضت زہد و ورع میں مشہور ہیں اگر ہم ان کے راستے پر چلنے والوں کا بالاستیعاب ذکر کرتے تو کتاب طویل ہو جاتی لہٰذا ہم نے چند ایک مشہور حضرات کے ذکر پر اکتفا کیا۔

## (۴۴۶) ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ

ان حضرات تبع تابعین کرام میں سے ایک ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ بھی ہیں پورا نام یوں ہے ابوسلیمان عبدالرحمٰن بن احمد بن عطیہ عبسی دارانی، داریا دمشق کا ایک گاؤں ہے، احوال کو پرکھا تا کہ قیامت کی ہولناکیوں سے بچ سکیں تو بہ الی اللہ کی وجہ سے باطنی علتوں سے پاک رہے۔

۱۳۹۲۲-سلیمان بن احمد، ہارون بن ملوک مصری کہتے ہیں میں نے ذوالنون مصری رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: کیا تم نے کسی رات ابوسلیمان دارانی کو نہیں سنا؟ وہ کہا کرتے ہیں ''اے میرے رب! اگر تو میرے بھید کو طلب کرتا ہے تو میں تیری توحید کا طلبگار ہوں اور اگر تو میرے گناہوں کی تلاش میں ہے میں تیرے رحم و کرم کی تلاش میں ہوں اور اگر تو مجھے جہنم میں پھینکنا چاہتا ہے تو میں اہل جہنم میں اعلان کر دینا چاہتا ہوں کہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔

۱۳۹۲۳-اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان دارانی نے فرمایا: میں نے صالح بن یعقوب رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان بردار بندے دنیا و آخرت کی لذات بھری زندگی کو لیتے گئے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے کہے گا: تم مجھ سے راضی رہے اور میری محبت کو تم نے دنیا میں شہوات پر ترجیح دی آج تم میرے پاس ہر طرح کی خواہشات کی تکمیل کر سکتے ہو میرے قرب سے خوش رہو اور عیش و عشرت میں زندگی بسر کرو میری عزت کی قسم میرے جلال کی قسم میں نے بہشتوں کو صرف تمہاری خاطر پیدا کیا ہے۔

۱۳۹۲۴-محمد بن احمد بن محمد، عبدالرحمٰن بن داؤد، محمد بن احمد بن مطر، قاسم بن عثمان جرعی، سے مروی ہے کہ ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے بعض کتابوں میں لکھا ہوا پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

میری ذات کی قسم: جو لوگ میری خاطر مشقتیں اور تکلیفیں برداشت کرتے ہیں وہ میری پناہ میں آچکے ہیں اور میرے دائمی باغات میں مزے لے رہے ہیں پس اعمال کی طرف ہمہ تن متوجہ رہنے والے خوش ہو جائیں کیا تم سمجھتے ہو کہ ان کے اعمال کو ضائع کر دوں گا میں تو اعراض کرنے والوں پر بھی سخاوت کرتا ہوں پھر ان بندوں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جو ہمہ تن میری طرف متوجہ رہتے ہیں۔ ان پر میں کچھ غصہ نہیں ہوا میرے غصے کا مورد وہ لوگ ہیں جو گناہ کرتے ہیں اور پھر گناہ کو بڑا سمجھتے ہیں اگر میں جلد بازی سے کام لوں حالانکہ جلد بازی میری شان نہیں ہے تو میں اپنی رحمت سے مایوس ہونے والوں کو اپنے آغوش غضب میں لیتا۔ میں دیان ہوں

---

[۱] المعجم الكبير للطبراني ٥/ ٢٢٣. ومجمع الزوائد ١/ ٧، ١٨١، وامالي الشجرى ١/ ٢٠، والكنى للدولابي ١/ ٣٨، وكشف الخفا ٢/ ٣٧٢، والكامل لابن عدى ٧/ ٢٥٤٥. واتحاف السادة المتقين ٥/ ٢٥، ٢٨٨، ٩/ ٥٨٢، ١٠/ ٢٨٥.

میری معصیت کسی حال میں حلال نہیں۔

۱۳۹۲۵- اسحٰق بن احمد بن علی، ابو ہارون یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جو اپنے دین میں اچھائی کرتا ہے اس کی رات کی طرف سے بھی کافی ہوجاتی ہے اور جو رات میں اچھائی کرتا ہے دن کی طرف سے کافی ہوجاتی ہے، جو آدمی ترک خواہشات میں سچا ہو اس کی مشقت پر اس کی کفایت کرلی جاتی ہے اللہ تعالیٰ خواہشات متروکہ پر عذاب دینے سے بالاتر ہیں۔

۱۳۹۲۶- ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا: کوئی آدمی اپنے مرتبے کو صفتیائے نہیں تاوقتیکہ اسے چھوڑ دے یا اس سے آگے تجاوز کرجائے۔

۱۳۹۲۷- ابوسلیمان دارانی نے فرمایا: آدمی جب زہد وتقوی کی انتہا تک پہنچ جاتا ہے پھر توکل کی طرف آجاتا ہے۔

۱۳۹۲۸- عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، حسین بن عبداللہ بن شاکر، احمد بن ابی حواری، سے مروی ہے کہ ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل معرفت کی دعائیں دیگر لوگوں کی دعاؤں سے جدا ہوتی ہے اور ان کا مقصد بھی الگ تھلگ ہوتا ہے۔

۱۳۹۲۹- عبداللہ بن محمد، اسحٰق بن ابی حسان، احمد بن ابوحواری، ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل معرفت کا ارادہ لوگوں کے ارادے سے الگ ہے اور ان کی دعائیں بھی جدا ہیں۔

۱۳۹۳۰- محمد بن جعفر مؤدب، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر حق میں سارے لوگ شک کرنے لگ جائیں میں اکیلا اس میں شک نہیں کروں گا۔ احمد کہتے ہیں ثابت قدمی میں ابوسلیمان رحمہ اللہ کا دل اتنا پختہ تھا جتنا ابوبکر صدیقؓ کا ردت کے دن تھا۔

۱۳۹۳۱- محمد بن جعفر، عبداللہ، ابوحاتم، ابن ابی حوری نے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: ہر وہ دل جس میں شک ہو وہ ساقط ہے۔

۱۳۹۳۲- اپنے والد عبداللہ سے، ابوالحسن بن ابان، ابوعلی، حسین بن عبداللہ سمرقندی، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابراہیم بن حواری کا بیان ہے کہ ابوسلیمان ان سے محبت کرتے تھے اور رات بھی ان کے ہاں گزارتے تھے ایک دن مجھے کہنے لگے: عبادت گزار ہر مشکل امر کو برداشت کرلیتے ہیں اور معرفت بھی رکھتے ہیں مگر یہ مبارک توکل میں اسے ختم ہوجانے والی ہو سمجھتا ہوں۔

۱۳۹۳۳- احمد بن اسحٰق، ابن یحیٰی اسدی، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر ہم اللہ پر توکل کریں گھر کی دیوار نہ بنائیں اور نہ ہی چور کے ڈر سے دروازے کے آگے تالا لگائیں۔

۱۳۹۳۴- احمد بن اسحٰق ابن یحیٰی اسدی، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے تقرب الی اللہ کے بارے میں ابوسلیمان سے سوال کیا، ابوسلیمان رونے لگے اور پھر فرمایا: تم جیسا آدمی یہ سوال کرتا ہے؟ تقرب الی اللہ کا افضل درجہ یہ ہے کہ تم دنیا وآخرت میں صرف اللہ کی ذات کے متلاشی ہو۔

۱۳۹۳۵- احمد بن اسحٰق، عمر بن یحیٰی، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی اپنے رزق کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ پر توکل کرلیتا ہے اس کے حسن اخلاق میں اضافہ ہوتا ہے اس میں بردباری آجاتی ہے اور نماز میں اس کے وسوسے کم ہوجاتے ہیں۔

۱۳۹۳۶- عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحٰق بن ابی حسان، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جب بھی دل کا مرتبہ بلند ہوتا ہے مقبولیت اسکی طرف دوڑ کر آتی ہے۔

۱۳۹۳۷- عبداللہ، اسحٰق، احمد، ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب آدمی اپنی خواہش نفس کو پورا کرتا ہے اور پھر اس پر اسے ندامت ہوتی ہے اس سے عقوبت اٹھالی جاتی ہے اور اگر اس خواہش نفس پر رشک کرے اور خوش ہوتا ہو اس پر عقوبت برقرار رہتی ہے۔

۱۳۹۳۸- عبداللہ، اسحٰق، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: بندہ جب اپنے رب سے حیاء کرنے لگ جائے گویا وہ خیر و بھلائی کو مکمل کرنے میں لگ جاتا ہے۔

۱۳۹۳۹- اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: وسوسے ہمیشہ آباد دل میں آتے ہیں، کیا تم نے چور کو ویرانے میں آتے ہوئے دیکھا ہے وہ تو جس دروازے سے چاہے ویرانے میں داخل ہو سکتا ہے چور تو اس گھر میں آتا ہے جس میں مال و متاع ہوتا کہ نقب لگا کر اسے لیتا اڑے۔

۱۳۹۴۰- ابونعیم اصفہانی، اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن حواری کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمۃ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے فرمانبردار بندوں کو بالا خانوں میں جگہ عطا فرمائی ہے اور بعضوں کو معصیت کرنے سے پہلے آگ میں بھی داخل کر دیتا ہے دیکھتے نہیں ہو کہ عمر بن الخطاب بتوں کی طرف کھانا اٹھا کر لے جاتے تھے حالانکہ اللہ تعالیٰ کو ان سے محبت تھی اور ان کا یہ فعل انھیں عند اللہ کچھ ضرر نہ پہنچا سکا۔

۱۳۹۴۱- اسحٰق، ابراہیم، احمد بن ابی حواری، ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: تمہیں روٹی کی شدید خواہش ہوا سے ہمیشہ کے لئے چھوڑ دو وہ اس لائق ہے کہ تم پھر اسکی طرح رجوع کرو، ایک موقع پر فرمایا: کم بھوک کم بیداری اور کم ٹھنڈک بھی تجھ سے دنیا کی محبت کو منقطع کر سکتی ہے۔

۱۳۹۴۲- احمد بن اسحٰق، عمر بن یحیی، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: قناعت اول رضا ہے اور ورع اول زہد ہے۔

۱۳۹۴۳- احمد، عمر، ابن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: تم ہمارے زمانے میں کسی کو بھی عتاب کا نشانہ نہ بناؤ چونکہ اگر تم نے کسی کو عتاب کا نشانہ بنایا وہ شدید ترین عتاب سے تمہارا پیچھا کرے گا لہذا عتاب کو چھوڑ دو وہی تمہارے لئے بہتر ہے۔

۱۳۹۴۴- احمد، عمر، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: عراق میں ہمارے درمیان زہد میں اختلاف ہو گیا بعض نے کہا لوگوں کے ساتھ میل جول کو ترک کرنے کا نام زہد ہے بعض نے کہا خواہشات نفس کو ترک کرنے کا نام زہد ہے اور بعض نے کہا شکم سیری ترک کرنا زہد ہے۔ ان سب کا کلام ایک دوسرے کے قریب قریب ہے اور میرا مذہب یہ ہے کہ جو چیز تمہیں اللہ تعالیٰ سے غافل کرے اسکو ترک کرنا زہد ہے۔

۱۳۹۴۵- ابومحمد بن حیان، اسحٰق بن ابراہیم، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: رضا کی کوئی حد نہیں، ورع کی کوئی حد نہیں زہد کی کوئی حد نہیں، میں ان میں سے ہر ایک کی صرف ایک ایک طرف کو جانتا ہوں، جو ہر چیز سے راضی ہوا وہ حد رضا کو پہنچ گیا جس نے ہر چیز سے پرہیز کی وہ حد ورع کو پہنچ گیا اور جس نے ہر چیز میں زہد اختیار کیا وہ حد زہد کو پہنچ گیا۔

۱۳۹۴۶- ابومحمد، اسحٰق، احمد سے مروی ہے کہ میں نے ابوسلیمان سے عرض کیا کہ ابن داؤد کہتا ہے: کاش کہ رات لمبی ہوتی، ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اس نے اچھا بھی کہا اور برا بھی، سو اگر اطاعت خداوندی کے لئے اس نے طول رات کی تمنا کی ہے تو اچھا کہا اور اگر اللہ تعالیٰ کی کم کردہ چیز کے طول کا متمنی ہو رہے تو اس نے برا کیا۔

۱۳۹۴۷- ابومحمد، اسحٰق کہتے ہیں۔ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے مجھے کہا: کس وجہ سے عقلمند آدمی آئمہ سے علیحدہ ہوتا ہے؟ میں نے کہا: مجھے معلوم نہیں: فرمایا: چونکہ وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہی اسکو مبتلا کیا ہے۔

۱۳۹۴۸- سلیمان بن احمد، احمد بن ابی معلیٰ، احمد بن ابی حواری کہتے ہیں میں نے ابوسلیمان رحمہ اللہ سے کہا: گزشتہ رات وتر پڑھے ہیں اور نہ ہی فجر کی دو رکعتیں اور نہ ہی فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی ہے، فرمایا: تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی کی وجہ سے یہ نقصان ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ تو اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا ہے تم خواہش نفس کو پہنچے ہو۔

۱۳۹۵۹- احمد، احمد بن ابان، ابوبکر بن عبید، موسیٰ بن عمران سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: دنیا اپنے سے بھاگنے والے کی تلاش میں لگی رہتی ہے اگر اسے پالے تو اسے زخمی کر دیتی ہے اور اگر اس کا طالب اسے پالے تو وہ اسے قتل کر دیتی ہے۔

۱۳۹۵۰- محمد بن علی بن عاصم، احمد بن بجیر واسطی، احمد بن محمد بن سلمہ، احمد بن حواری سے مروی ہے ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: بڑا افسوس ہے بڑا افسوس ہے دنیا کے ٹھکانے پر۔

۱۳۹۵۱- عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی، محمد بن احمد بن سعد، قاسم بن عثمان جرعی سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اے قاسم! اللہ تعالیٰ نے تیرا نام رکھا ہے لہذا اس نام جیسا ہو جا ورنہ تو ہلاک ہو جائے گا۔

۱۳۹۵۲- ابوبکر محمد بن حسین آجری، عبداللہ بن محمد عطشی، ابراہیم بن جنید، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا: آخرت کی کنجی بھوک ہے اور دنیا کی کنجی شکم سیری ہے اور دنیا و آخرت ہر بھلائی کی جڑ خوف خدا ہے۔

۱۳۹۵۳- عبدالرحمن بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیشاپوری، عبداللہ بن محمد بن جعفر بن شاذان، حسن بن علی معمری، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ شدید ٹھنڈی رات میں میں مسجد میں تھا مجھے سردی نے مجبور کر دیا میں نے ایک ہاتھ قمیص میں چھپالیا اور دوسرا ہاتھ باہر ہی رہنے دیا اتنے میں میری آنکھ لگ گئی اچانک مجھے غیبی آواز سنائی دی کہ: اے ابوسلیمان: اس ہاتھ پر ہم نے خیر و بھلائی رکھ دی ہے اور اگر دوسرا بھی باہر نکلا ہوتا اس پر بھی ہم خیر رکھ دیتے، اس کے بعد میں نے قسم اٹھالی کہ جب بھی میں دعا کروں گا خواہ گرمی ہو یا سردی اپنے ہاتھوں کو باہر نکال کر رکھوں گا۔

۱۳۹۵۴- عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی، محمد بن عثمان واسطی، محمد بن احمد بن سعید واسطی، احمد بن ایوب حواری سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے مجھے کہا: اے احمد میں تمہیں ایک بات سناتا ہوں میرے مرنے تک کسی کو نہیں سنانی، ایک رات میں وظیفہ پڑھے بغیر ہی سو گیا اچانک دیکھتا ہوں کہ ایک حور آئی اور مجھے بیدار کرنے لگی اور کہہ رہی تھی اے ابوسلیمان آپ سور ہے ہیں اور میں عرصہ پانچسو سال سے تیری انتظار میں پردہ کیئے بیٹھی ہوں۔

۱۳۹۵۵- عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم، احمد بن ابی حواری کہتے ہیں میں نے ابوسلیمان کو وسوسے کی شکایت کی، کہنے لگے: اے ابوالحسن! میں تمہیں غمزدہ دیکھتا ہوں اگر تم چاہتے ہو کہ وسوسے تم سے منقطع ہو جائیں اور اگر تم اسے محسوس کرو تو خوش ہو جاؤ اس لئے کہ جب تم خوش ہو جاؤ گے تو تم سے منقطع ہو جائیں گے اور اگر تم اس سے غمزدہ ہو جاؤ تو اس میں تمہیں مزید اضافہ ہو۔

۱۳۹۵۶- اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابو حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: وسوسے اور خوابوں کی کثرت (ایمانی اعتبار سے) کمزور آدمی کو آتے ہیں جب آدمی خالص ہوتا ہے اس کے وسوسے اور کثرت خواب ختم ہو جاتی ہے مجھے کئی سال تک خواب نہیں آتا۔

۱۳۹۵۷- اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: عیال آدمی کے یقین کو کمزور کر دیتا ہے چونکہ اگر وہ تنہا ہوتا اور اسے بھوک لگتی تو قناعت کرتا اور جب اسکا عیال ہوگا انکے لئے رزق طلب کریگا، اور جب طالب بھوکا ہو جاتا ہے تو اس کا یقین کمزور پڑ جاتا ہے۔

۱۳۹۵۸- اسحٰق، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جب دل میں دنیا کی محبت آجاتی

ہے تو آخرت کی فکر رخصت ہوجاتی ہے اور جب دنیا دل میں آ جاتی ہے آخرت نہیں آتی چونکہ دنیا کمینی چیز ہے جبکہ آخرت عزت مند چیز ہے۔

۱۳۹۵۹-اسحٰق بن ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی عباء پہنتا ہے جسکی قیمت ۱۔۲۔۳ ساڑھے تین درہم ہوتی ہے اور اسکے دل میں عباء کی خواہش پانچ دراہم کی ہوتی ہے کیا وہ اس خواہش کو دل سے نکال نہیں سکتا ہے۔ جب آدمی کے دل میں خواہشات نہیں رہتی ہیں پھر وہ عباء پہنے اور درست راستے پر چلتا رہے چونکہ عباء بھی زہد کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے۔

۱۳۹۶۰-ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: میں ایک جنازے میں ان کے ساتھ تھا وہ کہنے لگے: اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے داؤد! اپنے متبعین کو خواہشات کے اپنانے سے ڈراؤ چونکہ دل دنیاوی خواہشات کے ساتھ معلق ہوتے ہیں اور ان کی عقلیں مجھ سے غافل ہوتی ہیں۔

۱۳۹۶۱-اسحٰق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے صالح بن عبدالجلیل کو کہتے ہوئے سنا کہ: اہل بصیرت دنیا کے بادشاہوں کی طرف تعظیم اور رشک سے نہیں دیکھتے۔

۱۳۹۶۲-ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم اصفہانی، احمد بن محمد بن حمدان، ابن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان نے مجھے کہا: اے احمد ستارہ بن جاؤ، اگر ستارہ نہ بنو تو چاند بن جاؤ اگر چاند نہیں بنتے ہو تو سورج بن جاؤ میں نے عرض کیا: اے ابوسلیمان چاند ستارے سے زیادہ روشن ہوتا ہے اور سورج چاند سے زیادہ روشن ہوتا ہے۔ فرمایا: اے احمد ستارے جیسے ہو جاؤ جو کہ اول رات سے طلوع فجر تک روشن رہتا ہے تم بھی اول رات سے آخر رات تک اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہو بالفرض اگر تم پوری رات عبادت پر قوت نہیں رکھ سکتے تو سورج کی طرح ہو جاؤ جو پورا دن طلوع رہتا ہے لہذا اگر تم رات کو قیام اللیل کی قدرت نہ رکھو تو کم از کم دن کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی تو نہ کرو۔

۱۳۹۶۳-عبداللہ بن محمد، اسحٰق بن ابی حسان، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان نے فرمایا: جب تمہاری کوئی عبادت فوت ہو جائے تو اس کی قضا کرو چونکہ وہ اس کے زیادہ لائق ہے کہ تم اس کو ترک نہ کرو۔

۱۳۹۶۴-عبداللہ، اسحٰق، احمد، ابوسلیمان رحمہ اللہ کہتے ہیں میں اپنے سر کو آگ کے دو پہاڑوں کے درمیان دیکھتا ہوں اور بسا اوقات میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں کہ اس کے درمیان تک پہنچ جاتا ہوں پس جس آدمی کی یہ حالت ہو اس کے لئے دنیا کیسے مبارک ہو سکتی ہے؟

۱۳۹۶۵- عبداللہ، اسحٰق، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: انما هانوا علیه فعصوه ولو کرموا علیه لمنعهم منها۔

۱۳۹۶۶-احمد بن اسحٰق، ابراہیم بن نائلہ، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: بندہ جب معرفت تک پہنچ جاتا ہے پھر اس سے واپس نہیں لوٹتا واپس تو وہ ہوتا ہے جو طریقت کو چھوڑ بیٹھے۔

۱۳۹۶۷-احمد عبداللہ، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے محمود بن خالد سے کہا: دنیا کی چھوٹی برائی سے بچو چونکہ وہ بڑی برائی کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے۔

۱۳۹۶۸-احمد و عبداللہ، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جب کوئی آدمی اپنے بھائی سے کہتا ہے کہ میرے اور تیرے درمیان ایک راستہ ہے، وہ راستے کو نہیں پہچانتا اور اگر وہ پہچانتا ہوتا تو پسند کرتا کہ وہ خود کسی سے تعلق پیدا کرے اور نہ ہی کوئی اور اس سے تعلق پیدا کرے۔

۱۳۹۶۹-اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جب اویس رحمہ اللہ حج کے

لئے تشریف لے گئے اور مدینہ منورہ میں داخل ہوئے اور جا کر مسجد نبوی کے دروازے پر کھڑے ہوئے ان سے کسی نے کہا یہ نبی ﷺ کی قبر مبارک ہے۔ان پر غشی طاری ہوگئی اور جب افاقہ ہوا کہنے لگے: مجھے باہر نکالو وہ شہر میرا شہر نہیں ہے جس میں محمد ﷺ مدفون ہوں (غایت تواضع کی وجہ سے یہ قول کیا)

۱۳۹۷۰-اسحٰق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ میں نے ابوسلیمان رحمہ اللہ سے کہا کہ عثمان بن عفان اور عبدالرحمٰن بن عوف بھی تو مالدار تھے؟ فرمایا: خاموش رہو عثمان اور عبدالرحمٰن زمین پر اللہ کے خازنوں میں سے دو خازن تھے اور بھلائی کے راستوں پر خرچ کرتے تھے۔

۱۳۹۷۱-اسحٰق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: بسا اوقات میں ایک ہی آیت کو دہراتے پانچ دن گزار دیتا ہوں اگر مجھے اس کے مابعد کے فوت ہونے کا خوف نہ ہوتا میں اس سے آگے تجاوز نہ کرتا۔ بسا اوقات قرآن مجید کی کوئی ایسی آیت ہے جو عقل کو لے اڑتی ہے پس پاک ہے وہ ذات جو عقل کو واپس کر دیتی ہے۔

۱۳۹۷۲-ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ عزوجل سے راضی رہنا اور مخلوق پر رحم کرنا پیغمبروں کا درجہ ہے۔

۱۳۹۷۳-اپنے والد عبداللہ سے، احمد، حسین، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اس آدمی پر کوئی تعجب نہیں جو طاعت کی لذت نہ پائے، تعجب تو اس آدمی پر ہے جو اطاعت خداوندی کی لذت پائے اور اطاعت کو ترک کردے پتہ نہیں وہ صبر کیسے کرتا ہوگا۔

۱۳۹۷۴-اپنے والد عبداللہ سے، احمد، حسن، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے دنیا کو پہچان لیا اس نے آخرت کو بھی پہچان لیا جس نے دنیا کو نہ پہچانا وہ آخرت کو بھی نہ پہچان سکا۔

۱۳۹۷۵-اسحٰق، ابراہیم، احمد بن ابی حواری کہتے ہیں میں نے ابوسلیمان رحمہ اللہ سے کہا: کیا حدیث میں نہیں آیا کہ ''مؤمن اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے''؟ فرمایا: تم نے سچ کہا لیکن یہ تو بتاؤ کہ اللہ کے نور سے دیکھنے والا کہاں ہے؟

۱۳۹۷۶-عبداللہ، اسحٰق، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: یحییٰ بن زکریا کے پاس ایک پیالہ تھا جس میں وہ پانی بھی پی لیتے اور اسی سے وضو بھی کر لیتے تھے، ایک بار ایک آدمی کے پاس سے ان کا گزر ہوا وہ ہاتھ سے پانی پی رہا تھا، یحییٰ کہنے لگے ہاتھ پیالے کی ضرورت کو پورا کر رہا ہے اس لئے انہوں نے پیالہ بھی پھینک دیا اور پھر کہا: یہ ان چیزوں کے ساتھ ہے جو میں نے دنیا میں سے ترک کردی ہیں۔ایک مرتبہ میں نے ابوسلیمان رحمہ اللہ سے کہا: آپ آج رات ہمارے ہاں گزاریے، کہنے لگے: مجھے پسند نہیں کہ تم لوگ مجھے دن کو بھی مشغول رکھو اور اب تم میری رات کو بھی مشغول کرنا چاہو۔

۱۳۹۷۷-اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن نائلہ، احمد بن ابی حواری کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل اللہ جب مشغول ہو جاتے پھر وہ ملاقات کے خواہشمند رہتے اور جب جدا ہو جاتے ہیں آپس میں ملتے ہیں تو تواضع سے پیش آتے ہیں، ایک مرتبہ فرمایا: مجھے اس کے بارے میں کچھ شک نہیں ہوا اور تم لوگ ہرگز شک مت کرو کہ رات کے وقت تمہارا اکٹھا ہو جانا بدعت ہے۔

۱۳۹۷۸-احمد، ابراہیم، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: حضرت داؤد علیہ السلام کی ایک خطا سے بڑھ کر ان کا کوئی عمل بھی ان کے لئے زیادہ نفع بخش ثابت نہیں ہوسکا تادم حیات اس سے خائف ہو کر بھاگتے رہے حتیٰ کہ اپنے رب عزوجل سے جا ملے۔

۱۳۹۷۹-احمد و عبداللہ بن محمد، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: عقلمند آدمی اپنے عمل پر کیسے اترا سکتا ہے؟ بلاشبہ وہ تو اپنے عمل کو اللہ کی نعمت شمار کرتا ہے، بلکہ اس کے لئے مناسب ہے کہ وہ اپنے عمل پر شکر کرے اور عاجزی سے کام لے، البتہ قدری اپنے عمل پر اتراتے ہیں چونکہ وہ عمل کا دعویٰ کرتے ہیں۔رہی بات اس کی جو عمل کرنا چاہتا ہو وہ کس چیز پر اترائے گا۔

۱۳۹۸۰-احمد بن عبداللہ، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ رضا کی وجہ سے مجھے طریقت مل سکتی ہے سو اگر میرا رب مجھے جہنم میں بھی داخل کر دے میں اس سے بھی راضی رہوں گا، ایک مرتبہ ابوسلیمان رحمہ اللہ حج کے لئے تشریف لے گئے اور جب تلبیہ کہنا چاہا ان پر غشی طاری ہوگئی اور جب افاقہ ہوا کہنے لگے:

اے احمد! مجھے خبر پہنچی ہے کہ جب کوئی آدمی بغیر حل کے "اللھم لبیک اللھم لبیک" کہتا ہے رب تعالیٰ فرماتا ہے "لالبیک ولاسعدیک" حتیٰ کہ جو تیرے ہاتھوں میں ہے وہ رد کر دیا جائے پھر انہوں نے تلبیہ کہا۔

۱۳۹۸۱-عبدالرحمٰن بن محمد واعظ، احمد بن عیسیٰ بن ماہان احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا:

بسا اوقات میں کسی آدمی کو کہتے ہوئے سنتا ہوں کہ میرا دل بھوک سے مجھے چپٹ کیے جارہا ہے اور اگر مجھے ادائے فرض کا خوف نہ ہوتا میں کچھ نہ کھاتا۔

۱۳۹۸۲-اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری کہتے ہیں ایک مرتبہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے مجھے کہا: وہ آدمی کیسے دنیا کو ترک کر سکتا ہے جسے تم دینار و درہم کے ترک کا حکم دیتے ہو جب وہ پھینک ہی دے گا تم خود اٹھا لو گے۔

۱۳۹۸۳-اسحٰق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر اہل معرفت کے لئے صرف یہی ایک آیت آسمان سے نازل ہوتی یہی ان کی کفایت کر دیتی" وجوہ یومئذ ناضرة الیٰ ربها ناظرة "جس دن کچھ چہرے کھلے ہوئے ہوں گے اور اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے (القیامہ: ۲۲-۲۳)

۱۳۹۸۴-اسحٰق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل معرفت کس چیز کا ارادہ رکھتے ہیں؟ بخدا! وہ اسی چیز کا ارادہ رکھتے ہیں جس کا سوال موسیٰ علیہ السلام نے کیا تھا۔

۱۳۹۸۵-اسحٰق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جب بھی تیرے اہل یا تیری اولاد یا تیرا مال تجھے اللہ تعالیٰ سے غافل کرے وہ تیرے لئے منحوس ہے میں نے یہ بات مروان بن محمد سے بیان کی انہوں نے کہا: بخدا! ابوسلیمان نے سچ کہا، ایک بار ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی چاہے ولد احمق نہ دنیا کے لئے اور نہ ہی آخرت کے لئے، اگر وہ چاہے کھانا، سونا اور بیوی سے جماع کرنا ہم اس کو اچھا لگائیں گے اور اگر عبادتگزاری کا ارادہ رکھتا ہو اسمیں مشغول ہو جائے گا۔

۱۳۹۸۶-عبداللہ، ابومحمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اے بیٹے دنیا میں اسقدر نہ گھس جاؤ کہ تمہاری آخرت برباد ہو جائے اور نہ ہی دنیا کو بالکلیہ چھوڑ دو کہ تم لوگوں پر ایک بوجھ بن کر رہ جاؤ۔ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: عبادت یہ نہیں کہ تم بیچارے بن جاؤ اور لوگ تمہیں بیکار سمجھنے لگیں لیکن پہلے اپنے لئے دو روٹیوں کا بندوبست کرو اور پھر عبادت میں مشغول ہو جاؤ، ایک مرتبہ فرمایا: اس دل میں کچھ بھلائی نہیں جو دروازے پر دستک کی توقع رکھتا ہو کہ ممکن ہے کوئی آئے اور اسے کچھ عطا کر جائے، ایک مرتبہ کہنے لگے: جب مجھے کوئی خطا یاد آ جاتی ہے مجھے مرنے کی خواہش نہیں رہتی میں کہتا ہوں کہ زندہ رہوں تاکہ توبہ کرلوں۔

۱۳۹۸۷-محمد بن جعفر، عبداللہ، ابوحاتم، احمد کہتے ہیں میں نے ابوسلیمان رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا آدمی کے لئے جائز ہے یوں کہے: یا اللہ! مجھے صدیق بنا دے؟ انہوں نے جواب دیا، اگر اپنے اندر صدیق والی خصلتیں پاتا ہو تو جائز ہے ورنہ تعدی کا مظاہرہ نہ کرے چونکہ دعا بھی تعدی بن جائے گی، ابوسلیمان رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے کسی صوفی میں خیر نہیں دیکھی بجز عبداللہ بن مرزوق کے حالانکہ مجھ میں ان کے لئے نرم گوشہ موجود ہے۔

ایک مرتبہ صبیح نے ابوسلیمان سے کہا: خوشخبری ہے زاہدین کے لئے، ابوسلیمان رحمہ اللہ نے کہا: خوشخبری ہے عارفین کے لئے،

ایک مرتبہ ابوسلیمان نے اس آدمی کے بارے میں کہا جو عبادت میں مشغول ہو کر پھر عبادت کو چھوڑ دے اور پھر عبادت کی طرف لوٹ آئے فرمایا: عبادت میں پائے جانے والے لطف کو کبھی نہیں پا سکتا چونکہ پہلے وہ عبادت میں داخل ہوا اور پھر اس کے پاس آلہ بھی موجود تھا جو کہ خوف کا تھا رخصت ہو چکا تھا لیکن پھر اس کے پاس عود کر آیا، ایک مرتبہ میں نے ابوسلیمان سے پوچھا: جو آدمی خواہشات میں پڑ جاتا ہو کیا وہ عبادت کی حلاوت پا سکتا ہے؟ فرمایا: میں نہیں جانتا ہوں کہ وہ کسی طرح عبادت کی حلاوت پاتا ہو۔ ہاں اللہ تعالیٰ مخلوق کے بارے میں جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

ایک مرتبہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی بھی اس لئے کھاتا ہے تاکہ اس کے کھانے سے اسکا بھائی مسرور ہو اس کا کھانا باعث ضرر نہیں ہوگا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کے لئے جو عمل کرتا ہے وہ رسوا نہیں ہوتا، ہاں باعث ضرر اس وقت ہو سکتا ہے جب خواہش نفس کے لئے کھائے، فرمایا: اگر تمہارے لیے ممکن ہو سکے کہ تم کسی چیز کو نہ پہچانو بدون سہولت کے تو ایسا کرلو ایک مرتبہ ابوسلیمان نے آیت کریمہ ''ینظرون من طرف خفی'' (الشوریٰ:۴۵) کے بارے میں فرمایا: یعنی دل کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ ایک دفعہ میں نے ابو سلیمان رحمہ اللہ سے کہا: ایک بار میں پوری رات صبح تک عورتوں (کے محاسن) کا تذکرہ کرتا رہا، سن کر ابوسلیمان کا چہرہ متغیر ہو گیا اور کہنے لگا: تمہاری ہلاکت تمہیں شرم نہیں آتی کہ حق تعالیٰ نے تمہیں عورتوں کے تذکرے میں رات بھر بیدار دیکھا؟ لیکن تمہیں اس ذات سے کیسے شرم آتی جسے تم جانتے ہی نہیں ہو؟

ایک بار ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جب تمہیں قرأت میں لذت آ رہی ہو تو رکوع وسجدہ مت کرو۔ اور جب تمہیں سجدے میں لذت آئے رکوع قرأت مت کرو۔ سو جس امر سے تمہیں لذت آئے اسی کو اپنے اوپر لازم کرلو۔ ایک بار فرمایا جسکا آج گزشتہ کل جیسا رہا پس اپنے اپنا نقصان کیا، اس کی تفسیر کرتے ہوئے کہا: جس نے گزشتہ کل کسی کام کی نیت کی ہو اور صبح کرتے ہی اس نے مزید اضافے کی نیت کی اور اس کی نیت میں ناغہ ہو گیا وہ اپنی گزشتہ حالت پر برقرار نہیں رہا۔ اگر کوئی آدمی دل کی بات کہنا چاہتا ہو جس سے وہ متصف ہو وہ اس بات کو نہ کہے اسکی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: انسان جس درجے پر فائز ہو اسے بیان نہ کرے حتی کہ یا تو اسے تجاوز کر جائے یا چھوڑ دے۔

۱۳۹۸۸- محمد بن عبداللہ بن معروف صفار، ابوعلی بن علی بن سہل دوری، ابوعمر، مولیٰ بن عیسیٰ حصاص سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: حد سے تجاوز کرنے والے بندے کے لئے مناسب ہے کہ جلدی آنے والی زائل ہونے والی اور اپنے پیچھے آفات کو پے در پے لانے والی دنیا کو مردہ کر دے چونکہ حقیقی موت کے پیچھے اہوال وحساب آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے روبرو کھڑا ہونا پڑتا ہے۔ ایک مرتبہ فرمایا: سچا زاہد دنیا کی مذمت نہیں کرتا اور نہ ہی اس کی مدح کرتا ہے، نہ اس کی طرف بنظر غائر دیکھتا ہے جب اسکی طرف متوجہ ہو جاتی ہے اس پر اتراتا نہیں، اور جب اس سے منہ پھیر کر بھاگ نکلتی ہے اس پر غمگین نہیں ہوتا۔ فرمایا: جب دل بھوکا اور پیاسا ہوتا ہے اس وقت شفاف اور نرم ہو جاتا ہے اور جب سیر اور سیراب ہو جاتا ہے اس وقت اندھا اور ہلاک ہو جاتا ہے، ایک بار فرمایا: زہد بطول امل کو تاہ کر دیتا ہے اسباب طمع کو ختم کرتا ہے اور قناعت کو لاتا ہے۔

۱۳۹۸۹- موسیٰ بن عیسیٰ سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: قیامت کے دن رب رحمٰن کے ہم نشین وہ لوگ ہوں گے جن میں یہ خصلتیں باقی ہوں، کرم وشرافت، حلم وعلم، حکمت، رحمت ورأفت، فضل وصلح، احسان ومہربانی، بر ولطف، فرمایا: عجب کارے معرفت نفس سے ہوتا ہے، خطا کی قلت سے نفس کو خالص رکھو اور اہل خوف کے ساتھ مجالست سے رقت قلب سے تعرض کرو اور نور قلب کو دائمی غم وحزن سے پیدا کرو، اور دائمی فکرمندی سے حزن کے دروازے کو تلاش کرو اور تنہائیوں میں فکرمندی مختلف وجوہات کو تلاش کرو۔

۱۳۹۹۰- احمد بن اسحٰق وعبداللہ بن محمد، ابراہیم بن حارث، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: عطاء سلمی پر

خوف کی شدت اس قدر غالب تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال ہی نہیں کرتے تھے اور جب ان کے سامنے جنت کا ذکر کیا جاتا کہتے ہم اللہ تعالیٰ سے عفو و درگزر کا سوال کرتے ہیں۔

۱۳۹۹۱- احمد و عبداللہ، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے بیس سال تک احتلام نہ ہوا پھر میں مکہ گیا وہاں مجھے ایک نئی بات پیش آئی حتی کہ صبح کرنے سے پہلے مجھے احتلام ہوا میں نے ان سے پوچھا: یہ نئی بات کون سی تھی؟ فرمایا: مسجد حرم میں عشاء کی نماز باجماعت نہ پڑھ سکا جس کی وجہ سے مجھے رات کو احتلام ہوگیا۔ ابو سلیمان رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ احتلام ایک طرح کی عقوبت و سزا ہے، فرمایا: ایک مرتبہ میرے درمیان اور قیام اللیل کے درمیان ایک رکاوٹ حائل ہوگئی، احمد کہتے ہیں: ابو سلیمان پر ذکر کا غلبہ رہتا تھا جب اٹھتے تو ان پر غشی طاری ہو جاتی تھی۔

۱۳۹۹۲- ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: میں جب مریض ہو جاتا ہوں سمجھ جاتا ہوں کہ کس گناہ کی وجہ سے مجھے مرض لاحق ہوا، چنانچہ ایک مرتبہ مجھے مرض لاحق ہوا لیکن اسکا سبب مجھے سمجھ نہ آسکا اتنے میں میری بہن میرے پاس آئی اس نے پوچھا: کیا تو نے اللہ سے دعا کی ہے کہ مجھ پر مرض مسلط کرے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا: کہنے لگے اگر مجھے گدھے کے سواء کوئی سواری نہ ملے میں حج کو نہیں چھوڑوں گا؛ احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں: پھر ابو سلیمان حج کے لئے تشریف لے گئے۔

۱۳۹۹۳- احمد ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگ نہ حج کرتے ہیں اور نہ سرحدوں پر حفاظت و چوکیداری کے لئے جاتے ہیں اور نہ ہی جہاد کرتے ہیں مگر بیت اللہ سے بھاگنے کے لئے اور وہ یہ نہیں دیکھتے کہ ان آنکھوں کو ٹھنڈک صرف بیت اللہ سے ہی ہو سکتی ہے۔

۱۳۹۹۴- ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: عارف کی ہنسی صرف مسکرانا ہے۔

۱۳۹۹۵- عبداللہ بن محمد، اسحق بن ابی حسان، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ میں نے ابو سلیمان رحمہ اللہ سے کہا کہ عباد اور احمد بن سباع سرحدوں کی طرف چلے گئے ہیں ابو سلیمان نے کہا: بھاگنے والے برے بندے ہیں بخدا وہ تو صرف اللہ سے بھاگتے ہیں اللہ کو سرحدوں میں طلب کریں گے۔

۱۳۹۹۶- عبداللہ، اسحق، احمد سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے دنیا کو مخلوق کے لئے مبغوض قرار دیا ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے دنیا کو پیدا کیا اس دن سے اسے دیکھا نہیں۔ اور نہ ہی تا قیامت اسکی طرف دیکھے گا اور جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ حکم دے گا جو میرے لئے تھا وہ اس سے لیتے جاؤ اور جو اس کے علاوہ ہو وہ جہنم میں ڈال دو میں نے ابو سلیمان سے کہا: کیا اللہ تعالیٰ دنیا کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا؟ تھوڑی دیر خاموش رہے اور پھر فرمایا: پاک ہے وہ ذات جو اس کی طرف دیکھ رہا ہے اور اس پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے۔

۱۳۹۹۷- اسحق، احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ابو سلیمان رحمہ اللہ سے عرض کیا: آپ کا بیٹا سلیمان کسب معاش کی طرف لوٹ آیا ہے اور حلال و سنت کی طلب میں لگ گیا ہے انہوں نے کہا: جو دل قیراطوں (دیناروں) کے جمع کرنے کی فکر میں لگ جائیں وہ فلاح نہیں پاتے۔ ایک مرتبہ ابو سلیمان کے سامنے ایک آدمی کا ذکر کیا گیا: کہنے لگے: میرے دل میں اس کی عداوت پڑ چکی ہے لیکن پھر بھی تم اس کی حالت بیان کرو۔ میں نے کہا: وہ آدمی صوف اور قرآن میں پلا ہے اور رنگ برنگ کھانے کھاتا رہا ہے۔ میں پسند کرتا تھا کہ ان لوگوں میں سے ہوں جنھوں نے دنیا کا ذائقہ چکھ لیا تھا اور پھر دنیا کو انہوں نے ترک کر دیا۔ چونکہ جب اس نے دنیا کا ذائقہ چکھ لیا اور پھر دنیا کو ترک کر دیا گویا اس نے دھوکہ نہیں کھایا۔ اور آدمی جب ان لوگوں میں سے ہو جنھوں نے دنیا کا ذائقہ چکھا ہی نہ ہو جب وہ دنیا میں پڑ جائے گا پھر اس کے لئے دنیا سے نکلنا مشکل ہو جائیگا، فرمایا: بسا اوقات میرے سامنے دو آدمیوں کا حال بیان کیا جاتا ہے ایک تو

میرے دل میں واقع ہو جاتا ہے جبکہ دوسرا واقع نہیں ہوتا۔

۱۳۹۹۸-عبداللہ، اسحٰق، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر بندہ عمل کرے جب وہ معرفت رکھے جیسا کہ معرفت سے پہلے وہ عمل کرتا تھا تو وہ معرفت وخواہش نفس دونوں کی طرف چلے گا۔ اور جب دو رکعت نماز پڑھے گا انھیں ختم کرنے سے پہلے پہلے ان کا ذائقہ چکھ لے گا میرا گمان نہیں ہے کہ کوئی عمل ایسا پایا جاتا ہو جسکی دنیا میں لذت اور آخرت میں ثواب نہ ہو۔

۱۳۹۹۹-عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن نائلہ، احمد بن ابوحواری سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں ابوسلیمان کے ساتھ باہر نکلا ہم ایک کھیتی کے پاس سے گزرے کیا دیکھتے ہیں کہ دو پرندے دانے چگ رہے ہیں جب دونوں کا پیٹ بھر گیا تو مذکر نے مونث کا ارادہ کیا۔ ابوسلیمان رحمہ اللہ کہنے لگے: اے احمد! دیکھو شکم سیری کس ھوس کی طرف بلاتی ہے۔

۱۴۰۰۰-اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ہر چیز کا کوئی نہ کوئی حیلہ پایا ہے مگر سونے چاندی کو دل سے نکالنے کا کوئی حیلہ میں نہیں پاسکا۔

۱۴۰۰۱-اسحٰق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: ترک شہوت کے لئے ثواب ہے اور اس کے ترک پر مشقت بھی ہے، اور عدم ترک پر عقوبت ہے لیکن جب نادم ہو جاتا ہے عقوبت اٹھالی جاتی ہے، لیکن اگر نادم نہ ہو عقوبت حسب سابق برقرار رہتی ہے، عمر بن خطاب ؓ نے آیت کریمہ "اولٰئک الذین امتحن اللہ قلوبھم للتقویٰ" (حجرات: ۳) یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لئے جانچ لیا ہے" کے بارے میں فرمایا: یعنی اللہ تعالیٰ نے دلوں کی خواہشات کو ختم کردیا ہے۔

ابوسلیمان رحمہ اللہ نے آیت کریمہ "وجزاھم بما صبروا" (الانسان: ۱۲) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: یعنی اللہ تعالیٰ نے ان کو بدلہ دیا بسبب اس کے جو انہوں نے خواہشات نفس سے پرہیز کی (فرمایا! دل سے دنیا کو باہر نکال پھینکو تو دل میں حکمت ہی حکمت پاؤ گے۔

۱۴۰۰۲-احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے مجھے کہا: (اگر تم سے ممکن ہو سکے کہ تم کسی چیز کو نہ پہچانو تو ایسا کرو ایک مرتبہ فرمایا: عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریا علیہ السلام گھر سے باہر نکلے اور چہل قدمی کرنے لگے یکایک یحییٰ علیہ السلام ایک عورت کے ساتھ ٹکر گئے، عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا:

اے خالہ زاد! آج آپ سے ایک خطا سرزد ہوئی ہے میرا گمان نہیں ہے کہ وہ آپ کو معاف کی جائے، یحییٰ علیہ السلام نے پوچھا: بھلا کونسی خطا مجھ سے سرزد ہوئی ہے؟ عیسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: آپ نے ایک عورت سے ٹکر لگائی ہے۔

یحییٰ علیہ السلام بولے: بخدا! مجھے تو اسکا پتہ ہی نہیں عیسیٰ علیہ السلام نے کہا: سبحان اللہ! آپ کا بدن تو میرے ساتھ ہے لیکن آپکی روح کہاں ہے؟ جواب دیا: میری روح عرش کے ساتھ معلق ہے اگر میرا دل جبریل سے اطمینان حاصل کرے میرا گمان ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی معرفت آنکھ جھپکنے کے بقدر بھی حاصل نہیں کرسکوں گا۔

۱۴۰۰۳-عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، حسن بن عبداللہ بن شاکر، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندے گلی میں پھینکے ہوئے گناہوں کے پاس سے گزریں ان کی طرف مطلق التفات نہیں کریں گے۔

۱۴۰۰۴-عبداللہ، احمد بن حسین، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: میرے سر کو کوڑے مارے جائیں مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ایک پیالہ سرکہ اور زیتون کا تیل کھاؤں اور اگر میں ایک پیالہ سرکہ اور زیتون کا تیل کھاؤں زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میرے ہاں بچہ پیدا ہو۔ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: ہر وہ آدمی جو نفلی عبادت میں لذت حاصل کررہا ہو کہ اتنے میں فرض کا وقت ہو جائے لیکن نفلی عبادت کی لذت اسے فرض سے غافل رکھے تو وہ یقیناً نفلی عبادت سے دھوکہ کھا رہا ہے۔ ایک دفعہ فرمایا: کسی آدمی کے

لئے جائز نہیں کہ بدوں کسی اثر وحدیث کے مروی ہونے کے الہام پر عمل پیرا ہو۔ چنانچہ جب مسئلہ ملھمہ میں کوئی حدیث سن لے تو بلا تردد اس پر عمل کر سکتا ہے، ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ابن آدم پر اسکی عمر پیش کریں گے اور شروع سے لیکر آخر تک ایک ایک گھڑی کر کے پیش کریں گے اور فرمائیں گے: تیرے اوپر ایک گھڑی آئی تو نے اس میں میری اطاعت کی اور ایک گھڑی میں تو نے میرا ذکر کیا اور ایک گھڑی میں تو مجھ سے غافل رہا۔ میں نے ابوسلمان سے کہا: کیا کوئی ایسا دل بھی ہے جسے اطاعت سے پہلے ثواب ملے؟ فرمایا: بڑا افسوس ہے! کہاں ہے وہ دل جسے اطاعت سے پہلے ثواب مل جائے اور اسے معصیت سے پہلے سزا ملے۔ فرمایا: اگر مومن اپنی بھوک کی خواہش کو بھر پور کرے تو یقیناً اس کے اعضاء پھول جائیں گے، زمین پر مجھے اس سے زیادہ اور کوئی محبوب نہیں کہ میں مؤنث کو پاؤں چنانچہ ایک آدمی حدیثیں بیان کرتا ہے اور میں سنتا رہتا ہوں اور بسا اوقات ایک آدمی مجھے کوئی حدیث سناتا ہے حالانکہ میں اس حدیث سے باخبر ہوتا ہوں لیکن پھر بھی اس کی دل جوئی کے لئے خاموش رہتا ہوں گویا کہ میں نے وہ حدیث سنی تک نہیں بسا اوقات میں کسی آدمی کے پاس چل کر جاتا ہوں حالانکہ وہ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ میری طرف چل کر آئے بعض اوقات میں اپنے بھائیوں میں سے کسی بھائی کے ساتھ مصافحہ کرتا ہوں ہاتھ جدا ہونے سے پہلے پہلے میں اسکے ہاتھ کا ذائقہ پالیتا ہوں۔

۱۴۰۰۵- ابوعمر محمد بن عبداللہ بن عبداللہ بن معروف، ابوعلی سہل بن علی دوری، ابوعمران موسیٰ بن عیسیٰ سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: خواہش نفس کی مخالفت کر کے ابلیس سے ڈرتے رہو، اخلاص نیت سے اس کے لئے مزین ہو کر رہا کرو، عفو و درگزر کے لئے حیاء اور مراقبہ سے، شکر کے ذریعے زیادت نعمت کو کھینچ کر لاؤ، نعمت کا دوام چاہو اس کے زائل ہونے کے خوف سے طلب سلامت جیسا کوئی عمل نہیں، سلامتی قلب جیسی کوئی سلامتی نہیں، خواہش نفس کی مخالفت جیسی کوئی عقل نہیں، دل کی فقیری جیسی کوئی فقیری نہیں، نفس کے مالدار ہونے کی طرح کوئی مالداری نہیں، غصے کو قابو میں رکھنے جیسی کوئی قوت نہیں، نور یقین جیسا کوئی نور نہیں ہے، دنیا کو حقیر سمجھنے جیسا کوئی یقین نہیں، معرفت نفس جیسی کوئی معرفت نہیں ہے، گناہوں سے عافیت جیسی کوئی نعمت نہیں، توفیق کے ہمراہ ہونے جیسی کوئی عافیت نہیں ہے، کوتاہ امل جیسا کوئی زہد نہیں، درجات میں سبقت لے جانے جیسی کوئی حرص نہیں ہے، انصاف جیسا کوئی عدل نہیں ہے، جور (ظلم) جیسی کوئی تعدی نہیں، ادائیگی فرائض جیسی کوئی طاعت نہیں ہے، محارم سے پرہیز کرنے جیسا کوئی تقویٰ نہیں، عدم عقل جیسا کوئی عدم نہیں قلت یقین جیسا کوئی عدم عقل نہیں، جہاد جیسی کوئی فضیلت نہیں، مجاہدہ نفس جیسا کوئی جہاد نہیں طمع جیسی کوئی ذلت نہیں، عفو و درگزر جیسا کوئی ثواب نہیں اور جنت جیسا کوئی بدلہ وجزا نہیں۔

۱۴۰۰۶- اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ میں نے ابوسلیمان سے کہا: آدمی امر آخرت میں متفکر رہتا ہے اور اس پر غلبہ حور کا ہوتا ہے، فرمایا: آخرت کے امر میں ایک ایسی چیز پنہاں ہے جو حوروں کے خیال کو دل سے نکال دیتی ہے، میں نے کہا: جب وہ امر دنیا کی طرف لوٹتا ہے تو بھی اس کا مطمع نظر عورتیں ہوتی ہیں، فرمایا: چونکہ دنیا میں عورتوں سے بڑھ کر کوئی چیز بھی زیادہ لذت بخش نہیں ہے۔

۱۴۰۰۷- محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھ پر حوروں کا دروازہ بند کر دیا گیا حالانکہ میں انھیں کئی سال تک دیکھتا رہا (یہ دیکھنا بطور کشف کے ہوسکتا ہے) میں نے کہا: ایک آدمی قیامت کا ذکر کرتا ہے اس کے سامنے تمثیل لائی جاتی ہے کہ لوگ محشر میں جمع کئے گئے ہیں اور انھوں نے کپڑے پہن رکھے ہیں؟ فرمایا: اس طرح کا وہم یوں ہی ہوسکتا ہے، اگر ان کا وہم یوں ہو کہ لوگ قبروں سے اٹھائے جارہے ہیں لامحالہ وہ انھیں ننگے دیکھتا، دل کی تمثیل ان کے بقدر سماع حدیث یا اس کے تو ہم کے بقدر ہوتی ہے۔

۱۴۰۰۸- محمد، عبداللہ، ابوحاتم، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک نوجوان اپنے ایک معلم کے پاس آتا

جاتا تھا اور اس سے کسی چیز کے بارے میں سوال کرتا لیکن معلم اسے جواب نہ دیتا چنانچہ ایک دن نوجوان معلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں چھت پر بیٹھا تھا میں گہری فکر میں ڈوب گیا اچانک میں محسوس کرتا ہوں کہ میں سمندر میں ہوں اور میں یاقوت کے ایک عمود پر اوپر اٹھا لیا گیا ہوں، اس کے بعد معلم کہنے لگا: اپنی حاجت کے متعلق سوال کرو، ایک مرتبہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے راہبوں کے بارے میں فرمایا: جنگلوں اور بیابانوں میں رہنے سے راہبوں کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا بجز اس کے کہ جو چیز وہ اپنے دل میں پاتے ہیں چونکہ ان کا ثواب انھیں دنیا میں پیشگی مل چکا ہے اور آخرت میں انکے لئے کچھ ثواب نہیں ہوگا۔

۱۴۰۰۹- محمد، عبداللہ، ابوحاتم، احمد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا کسی آدمی نے بدون نیت کوئی بھلائی والا عمل کیا اس کے لئے وہی پہلی نیت کافی ہے جو اس نے اسلام کو اختیار کرتے وقت کر لی تھی، چونکہ یہ عمل سنن اسلام میں سے ہے،، فرمایا: جو لوگ بھی ابلیس، قارون اور بلعام کے پاس آئے مگر ان کی نیتوں میں ملاوٹ ہوتی تھی پس وہ اپنے دلوں میں رہنے والی ملاوٹ کی طرف رجوع کرتے تھے، اللہ تعالیٰ اس سے بالاتر ہیں کہ وہ اپنے کسی بندے پر احسان کریں اور پھر احسان کو چھین لیں۔ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے قدریہ کے بارے میں فرمایا: افسوس ہے! بخدا کیا وہ اس پر راضی نہیں ہیں کہ اپنے نفسوں کو شیطان کے شریک بنالیں اور وہ گویا گمان کرتے ہیں کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتے ہیں، وہ ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے وہ نہیں ہوتی، پھر فرمایا: پاک ہے وہ ذات جو زمین وآسمان میں جس چیز کو چاہے وہ ہوتی ہے ایک مرتبہ فرمایا: دوام پر ثواب کا وعدہ ہے۔

۱۴۰۱۰- اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، ابن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان نے فرمایا ترک خواہشات پر ثواب ملتا ہے اور مداومت عمل پر بھی ثواب ملتا ہے میں اور تو ان لوگوں میں سے ہیں جو ایک رات قیام کرتے ہیں اور دو راتیں سو جاتے ہیں۔ ایک دن روزہ رکھتے ہیں دو دن افطار کرتے ہیں اس طریقہ عمل سے دلوں کو نور میسر نہیں ہوتا۔

۱۴۰۱۱- اسحٰق، ابراہیم احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: کتنے ہی ایسے نمازی ہیں جنھیں اپنی نماز کا احساس تک نہیں ہوتا۔

۱۴۰۱۲- اسحٰق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ صالح نے ابوسلیمان رحمہ اللہ سے کہا: اے ابوسلیمان کتاب اللہ میں کونسی ایسی چیز ہے جس سے اسکی معرفت حاصل ہو جائے؟ فرمایا: کتاب کی اطاعت سے کہا: اطاعت کس چیز سے حاصل ہو سکتی ہے؟ فرمایا: اسی سے۔

۱۴۰۱۳- اسحٰق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے عراق میں عمل کیا اور شام میں معرفت حاصل کی، احمد کہتے ہیں میں نے یہ بات ان کے بیٹے سلیمان سے ذکر کی تو وہ کہنے لگے شام میں والد صاحب کی معرفت اس وجہ سے حاصل ہوئی چونکہ عراق میں انھوں نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی تھی، اگر عراق میں اطاعت زیادہ سے زیادہ کرتے شام میں ان کی معرفت بھی اسی قدر دو چند ہوتی۔

۱۴۰۱۴- ابراہیم، احمد سے مروی ہے ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی کسی ایسے آدمی کے بارے میں حسن ظن رکھتا ہو جو اللہ سے نہیں ڈرتا وہ دھوکے میں ہے۔ میں نے کہا: اے ابوسلیمان حدیث میں آیا ہے کہ جو آدمی مرتبے کا خواہشمند ہو وہ طاعت میں تواضع کرے" فرمایا: تواضع کی کونسی چیز طاعت میں ہوگی؟ وہ یہ کہ تم اپنے عمل پر اتراؤ نہیں، فرمایا: عارف جب دو رکعت نماز پڑھتا ہے ختم کرنے سے پہلے وہ انکا ذائقہ چکھ لیتا ہے۔ جبکہ ایک دوسرا آدمی جسے معرفت حاصل نہیں ہوتی وہ پچاس رکعتیں پڑھ لیتا ہے لیکن وہ ان کا ذائقہ نہیں چکھ پاتا۔

۱۴۰۱۵- ابراہیم سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نے ابوجعفر کو خطبے میں روتے ہوئے دیکھا مجھے سخت غصہ آگیا لیکن میں نے سوچا کہ جب یہ منبر سے اترے میں اس سے بات کروں لیکن میں نے پھر سوچا کہ میں اٹھ کر خلیفہ کے پاس جاؤں اور اسے وعظ و نصیحت کروں دراں حالیکہ لوگ بیٹھے مجھے کنکھیوں سے دیکھ رہے ہوں یوں مجھ میں نمائش کا جزبہ پیدا ہو جائے گا کیا بعید وہ حکم

دے کر مجھے قتل کروادے یوں میں بلا وجہ قتل کر دیا جاؤں، میں بیٹھا رہا اور میرا غصہ بھی رفو ہو گیا۔

احمد کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے ابو سلیمان اور ابو صفوان کو عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ اور ادریس رحمہ اللہ کے بارے میں مناظرہ کرتے ہوئے سنا: ابو سلیمان رحمہ اللہ کا دعویٰ تھا کہ عمر بن عبد العزیز اویس قرنی سے زیادہ زاہد تھے، ابو صفوان نے پوچھا وہ کیوں؟ فرمایا: چونکہ عمر بن عبد العزیز دنیا کے بادشاہ ہوتے ہوئے بھی دنیا میں زاہد (کنارہ کش) رہے ابو صفوان بولے: اگر اویس بھی بادشاہ ہوتے وہ بھی عمر کی طرح زاہد ہوتے، ابو سلیمان کہنے لگے: کیا تم اس آدمی کو جس نے دنیا کا تجربہ کر رکھا ہو اس جیسا بناتے ہو جس نے دنیا کا تجربہ نہ کیا ہو؟ بے شک جو آدمی دنیا کا تجربہ کر لیتا ہے......... اپنے ہاتھوں پر اگر چہ اس کے دل میں اسکا کچھ مرتبہ نہ ہو۔

۱۴۰۱۶- اسحٰق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ہمیں ابو سلیمان رحمہ اللہ نے حدیث سنائی کہ ایک عبادتگزار قضائے حاجت کے لئے بیٹھا تھا اچانک تیز ہوا چلی اور درخت کے پتے گرنے لگے اتنے میں ابلیس نے اس کے دل میں وسوسہ ڈالدیا کہ ان کو کون شمار کرے گا؟ اسی وقت اس کو اپنے پیچھے سے آواز سنائی دی "الایعلم من خلق وھو اللطیف الخبیر" (الملک:۱۴) خبردار اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو جانتا ہے اور وہ باریک بین اور خبر رکھنے والا ہے۔

۱۴۰۱۷- اسحٰق، ابراہیم، احمد کہتے ہیں میں جب کبھی ابو سلیمان کو اپنی سنگدلی یا اپنے روزمرہ کے وظیفے سو جانے کی وجہ سے فوت ہونے یا کسی اور بات کی شکایت کرتا ان کا ایک ہی جواب ہوتا یہ سب کچھ تمہارے عمل کی وجہ سے ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ ایک مرتبہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے آیت کریمہ "کل یوم ھو فی شأن" ہر دن اللہ تعالیٰ ایک شان میں ہوتا ہے (رحمٰن:۲۹) کے بارے میں فرمایا: اللہ کی طرف سے کوئی نئی بات صادر نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ تو تقدیر میں لکھی ہوئی بات کو نافذ کرتے ہیں کہ وہ آج کے دن ہو جائے۔

۱۴۰۱۸- اسحٰق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ کی مخلوقات میں ایسی مخلوق بھی ہے کہ اگر ان کے سامنے بہشتوں کی بھی مذمت کر دی جائے وہ اس کی بھی خواہش نہیں کریں گے، وہ دنیا سے کیسے محبت کر سکتے ہیں حالانکہ وہ دنیا سے بالکلیہ کنارہ کش ہوتے ہیں، میں نے یہ بات ان کے بیٹے سلیمان سے ذکر کی وہ کہنے لگے: کیا بہشتوں کی ان کے سامنے مذمت کی گئی ہے؟ میں نے کہا: آپ کے والد نے تو یوں ہی کہا ہے۔ فرمایا: بخدا! ان اللہ والوں کو اگر بہشتوں کا شوق بھی دلاؤ تب بھی وہ انکی خواہش نہیں کریں گے چہ جائے کہ بہشتوں کی ان کے سامنے مذمت کی جائے۔

۱۴۰۱۹- اسحٰق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: زاہد وہ نہیں جو دنیا کے غم کو پس پشت ڈال دے اور دنیا میں راحت سے رہے بلکہ زاہد تو وہ ہے جو دنیا کے غم کو پس پشت ڈالدے اور پھر اپنی آخرت کے لئے آپ کو تھکائے۔

۱۴۰۲۰- اسحٰق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا! جب میں عراق میں تھا تو اہل عراق کے محلات اور عالیشان سواریوں کی طرف دیکھتا تھا اس جمیع سامان تعیش نے مجھے ذرہ برابر بھی برانگیختہ نہیں کیا، میں اس عیش عشرت کے پاس سے گزرتا تو گدھے سے بھی اعراض کرتا تھا۔

میں نے یہ حدیث مضاء بن عیسیٰ کو سنائی وہ کہنے لگے: اس سے ناامید آدمی کو وہ نہیں لوٹ سکتی اور وہ اسکو چکھتا ہے اور دنیا اس پر مہربان ہو جاتی ہے، ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل اللہ کی اطاعت سے معرفت آتی ہے میں نے تمہیں حکم کیا ہے کہ ثرید سے اپنی بند انگلیوں کو مت کھولو، فرمایا: میں اس وقت زیادہ بھلائی میں ہوتا ہوں جب میرا پیٹ بھوک کی وجہ سے سکڑ کر کمر سے جا لگتا ہے، فرمایا: اہل اللہ صوم وصلوٰۃ سے درجہ ابدال کو پہنچتے ہیں: فرمایا: اگر سارے لوگ جمع ہو جائیں کہ میرے نفس کو کمتر مقام میں رکھیں جیسا کہ میں خود کو رکھتا ہوں وہ ایسا نہیں کر سکیں گے فرمایا: جس نے دنیا کے ساتھ مقابلہ کیا دنیا اسے پچھاڑ دے گی۔

۱۴۰۲۱- اسحٰق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ میں نے ابو سلیمان سے کہا: میں نے رکن اور باب کے درمیان اللہ تعالیٰ سے سوال کیا ہے کہ

مجھ سے کھانے پینے لباس، خوشبو اور عورتوں کی خواہش کو ختم کر دے۔ فرمایا: تیری ہلاکت: تو نے اللہ کے سامنے کن کن چیزوں کو گن دیا ہے، بلکہ یوں کہو، یا اللہ جو چیز مجھے تیرے نزدیک حقیر بنادے اسے مجھ سے دور کر دے، ایک بار محمود بن خالد نے ابوسلیمان سے سوال کیا اور میں وہیں موجود تھا: کہ کس چیز کے ذریعے میں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتا ہوں؟ یہ سن کر ابوسلیمان رو پڑے اور فرمایا: مجھ جیسے آدمی سے یہ سوال کیا جائے؟ اللہ تعالیٰ کے قریب تر کرنے والی چیز یہ ہے کہ تمہارے دل میں دنیا اور آخرت کے دنوں میں تمہارا اصل مقصد حق تعالیٰ ہو۔

میں نے ابوسلیمان رحمہ اللہ سے کہا: ایک آدمی افریقہ میں ہوتا ہے اور دوسرا سمرقند میں اور وہ دونوں آپس میں گہرے دوست و بھائی ہوتے ہیں وہ کیسے؟ فرمایا: آدمی کی نیت پر ہوتی ہے کہ وہ جب کسی سے ملے گا اسکی غمگساری کرے گا جب اسکی نیت یہ ہوتی ہے تو وہ اسکا گہرا بھائی بن جاتا ہے، فرمایا: اپنے دلوں کو فکرمندی کا اور آنکھوں کو رونے کا عادی بناؤ، ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: ورع کا زہد سے ایسا ہی تعلق ہے جیسا قناعت کا رضا سے، ورع زہد کا پہلا دروازہ ہے اور قناعت رضا کا۔

۱۴۰۲۲- اسحٰق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل زہد دو طبقوں میں منقسم ہیں، ایک یہ کہ کچھ لوگ دنیا میں زہد اختیار کرتے ہیں لیکن ان کے لئے آخرت میں راحت کا دروازہ نہیں کھلتا اور دوسرا یہ کہ دنیا میں زہد اختیار کرتے ہیں اور آخرت میں بھی ان کے لئے راحت کا دروازہ کھلتا ہے۔ اس طبقے کے لئے دنیا میں زندہ رہنے سے زیادہ محبوب چیز کوئی نہیں ہوتی تاکہ دنیا میں زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے، ابوسلیمان رحمہ اللہ نے مجھے کہا: اگر میں رات کے کھانے سے ایک لقمہ ترک کروں مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ وہ کھا کر رات بھر قیام کروں، فرمایا: زمین پر کوئی ایسی چیز نہیں جسکی مجھے خواہش ہو، ایک بار فرمایا: کپڑوں کی تین قسمیں ہیں: ایک وہ کپڑا جو اللہ کے لئے ہو، ایک وہ جو اپنے نفس کے لئے ہو ایک وہ جو لوگوں کے لئے ہو، یہ آخری کپڑا سب سے برا ہے۔ جو اللہ کے لئے ہو وہ تم تیس دراہم کا یا پچیس کا خرید و اور دس کا تیار کرو۔ جو کپڑا تمہارے نفس کے لئے ہو وہ یہ کہ تمہارے جسم پر نرم و ملائم ہو اور جو لوگوں کے لئے ہو اس کے حسن وخوبی کا تم ارادہ رکھتے ہو، ہاں ایک کپڑا تمہارے نفس کے لئے بھی ہو سکتا ہے اور اللہ کے لئے بھی۔

۱۴۰۲۳- عبداللہ، اسحٰق، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل طاعت کو ملنے والی لذت اہل لہو کو ملنے والی لذت سے بدرجہا زیادہ ہوتی ہے۔ اگر رات نہ ہوتی میں دنیا میں زندہ رہنا پسند نہ کرتا۔ مطیع عقلمند آدمی دنیا پر اس لئے روتا ہے کہ اس کی اطاعت ختم ہو رہی ہوتی ہے چونکہ مر کر اطاعت کا دروازہ بند ہو جاتا ہے میں نے کہا: وہ گذشتہ کی لذت پر نہیں روتا وہ تو آئندہ کی لذت پر روتا ہے؟ اس آدمی پر تعجب نہیں جو طاعت کی لذت پاتا ہو۔

تعجب تو اس پر ہے جو طاعت کی لذت پائے اور پھر اسے ترک کر دے پتہ نہیں وہ ترک طاعت پر صبر کیسے کرتا ہوگا، فرمایا: جو آدمی اپنی بقاء چاہتا ہو اس کے لئے صوف پہننا جائز ہے اور سفر میں بھی پہن سکتا ہے اور جو دنیا میں اس کو پہنے گا وہ نہیں پہنے گا۔ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: صاحب عیال کا اجر وثواب بڑھ جاتا ہے چونکہ اس کی دو رکعتیں غیر شادی شدہ کی ستر رکعتوں پر فضیلت رکھتی ہیں لیکن جسکا عیال نہ ہو جو لذت عبادت کی اسے حاصل ہوتی ہے وہ صاحب عیال کو حاصل نہیں ہوتی۔

۱۴۰۲۴- محمد بن عبداللہ ابوعمر، محمد بن عبداللہ بن معروف، ابوعلی بن سہل دوری، ابوعمران موسیٰ بن عیسیٰ سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: شر سے نجات دہندہ چیز یہ ہے کہ آدمی جس شہر میں معروف ہو اس سے عزلت اختیار کرے۔ اور ذکر اللہ کے لئے علیحدگی، طویل خاموشی، قلت اختلاط، اعتصام بالرب، قناعت، غیر مشہور لباس، صبر کی لگاموں کو ہاتھ سے نہ چھوڑنا، فراخی کے لئے انتظار، موت کی تیاری اور حسن نظر کے لئے تیاری بمعہ شدت خوف کے یہ سب امور نجات دہندہ ہیں۔ اور موت کے اسباب میں سے علانیہ دنیا کی مذمت کرنا اور خفیۃً دنیا کو گلے سے لگالینا، جب تک کہ اپنے نفس کو اچھی طرح سے رعایت نہ کر سکتا ہو۔ اسکی خواہش اسے بہت جلد

ہلاکت کی طرف لے جاتی ہے، ہلاک ہونے والے کو معصوم کی نجات نفع نہیں پہنچائے گی اور نجات پانے والے کو ہلاک ہونے والے کی تباہی کچھ ضرر نہیں پہنچائے گی، لوگ تو قیامت کے دن ایک ہی جگہ جمع ہوں گے لیکن فکر وسوچ کے اعتبار سے جدا جدا ہوں گے۔ الگ الگ ہر ایک سے سوال کیا جائے گا نیک عمل والا مسرور ہوگا۔ برے عمل والا وحشت زدہ اور غمگین ہوگا، ہاں تقویٰ کی کڑواہٹ آج کے دن شیریں محسوس ہوگی اندھا وہ ہے جو بصر کے بعد اندھاپن اختیار کرے، ہلاک ہونے والا وہ ہے جو اپنے سفر آخرت میں ہلاک ہوجائے اور گھاٹا پانے والا وہ ہے جو لوگوں کے سامنے تو نیک اعمال ظاہر کرے لیکن حق تعالیٰ سے برے اعمال کو ظاہر کرتا ہے۔

۱۴۰۲۵-اپنے والد سے احمد بن محمد بن عمر، حسین بن عبداللہ بن شاکر، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تم سے ہوسکے کہ تم ایسا لباس پہنو کہ تمہاری اصل مراد صرف اللہ ہے تو ایسا ضرور کرو۔

۱۴۰۲۶-اپنے والد سے، احمد، حسین، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جس آدمی کی آنکھوں سے نماز جمعہ کے لئے نکلنے سے پہلے ایک قطرہ بھی آنسوؤں کا گرے اللہ تعالیٰ بائیں طرف والے فرشتے کو حکم دیتے ہیں کہ میرے اس بندے کا صحیفہ لپیٹ لو اور آئندہ جمعہ تک اسکی کوئی خطا نہ لکھو۔ ابوسلیمان کہتے ہیں: بصرہ میں ابوسہل صفار سے ملا انھیں یہ بات سنائی مجھے کہنے لگے: اے ابوسلیمان! اگر اس آدمی کے رونے میں صحیفہ لپیٹنے کے سواء کچھ نہ ہوتو اس کے رونے میں کونسا عمل ہوگا، ایک مرتبہ میں نے ابوسلیمان رحمہ اللہ سے کہا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ کو ایک چھاگل ہدیہ میں پیش کی گئی وہ مسجد میں بیٹھے تھے کہ ان کے دل میں چھاگل کے چوری ہوجانے کا خدشہ پیدا ہوا، گھر میں آئے اور چھاگل باہر نکال کر کسی کو دے دی، فرمایا: یہ صوفیوں کے ضعف کی بات ہے انہوں نے دنیا میں زہد اختیار کیا اگر چھاگل چوری بھی ہوجاتی تب ان کا کیا بگڑتا؟ ایک بار ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جنت کی زمین بنجر بیابان ہے چنانچہ جب آدمی ذکر اللہ میں مشغول ہوجاتا ہے فرشتے جنت کی زمین میں باغات لگانا شروع کردیتے ہیں تاہم بعض فرشتے پودے کاشت کرتے رہتے ہیں لیکن بعض فرشتے شجر کاری موقوف کردیتے ہیں کاشتکار فرشتے ناغہ کرنے والوں سے پوچھتے ہیں: کیا وجہ ہے تم نے شجر کاری کیوں موقوف کردی؟ وہ جواب دیتے ہیں چونکہ ہمارے ساتھی نے ذکر میں ناغہ کردیا ہے اس لئے ہم بھی موقوف ہوگئے ہیں۔ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ جمعہ کے دن میں نے کلبیوں کے خلیفہ کو دیکھا کلبیوں نے زرد رنگ کے عمامے اور لمبی لمبی ٹوپیاں پہن رکھی تھیں، فرمانے لگے: ان لوگوں نے تمہیں اور تمہاری آخرت کو ترک کردیا ہے لہذا تم بھی انھیں اور ان کی دنیا کو ترک کردو فرمایا: اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ انھیں بہشتیں اور ان کی نعمتیں انھیں مشغول نہیں کرتی ہیں وہ دنیا میں کیسے مشغول ہوسکتے ہیں؟

۱۴۰۲۷-عبداللہ بن محمد، اسحق بن حسان، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے کمتر کوئی مخلوق پیدا نہیں کی، اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے ابلیس سے پناہ مانگنے کا حکم نہ دیا ہوتا میں اس سے کبھی بھی پناہ نہ مانگتا، ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جنوں کا شیطان انسانوں کے شیطان سے بدتر ہے چونکہ شیطان انس جب مجھ سے متعلق ہوگا مجھ میں معصیت کو داخل کردیگا اور شیطان جن سے جب میں پناہ مانگوں گا تو وہ پینترا بدل کر مجھ پر حملہ آور ہوگا۔ فرمایا: مجھے بتاؤ اگر کوئی آدمی خواہش نفس کو ترک کرے اور اس پر ترک خواہش گراں نہ ہو وہ دوسری خواہش کو ترک کیسے نہیں کریگا؟ میں نے چپ سادھ لی اور کچھ جواب نہ دیا، کہنے لگے: اب میں اسے سالک کے دل میں گراں سمجھتا ہوں اگر اسے ترک کردے اسکے لئے خفیف ہوگی جیسا کہ دوسری، ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ خواہش ضرررساں ہے جسکا آدمی تکلف کرے اور اگر تکلف کے بغیر ہی اس خواہش تک اسے رسائی حاصل ہوجائے وہ ضرررساں نہیں ہوتی۔ میں نے پوچھا: کیا بندے کو خواہش نفس کے پالینے میں عتاب ہوتا ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ اس سے بالاتر ہیں کہ پہلے کسی چیز کو مباح قرار دیں اور پھر اس پر گرفت کریں، لیکن اس میں تنقیص ضرور ہے۔

۱۴۰۲۸-عبداللہ بن محمد، اسحٰق سے مروی ہے کہ سلمہ غویطی رحمہ اللہ کہتے ہیں: جب سے میں حسن بن یحییٰ سے جدا ہوا ہوں تقریباً عرصہ چالیس سال سے میں موت کی تمنا کررہا ہوں۔ میں نے ان سے پوچھا: وہ کیوں؟ فرمایا: عاقل اگر اللہ عزوجل کی ملاقات کا مشتاق نہ ہو اس کے لئے مناسب ہے کہ موت کا مشتاق تو ہو۔ میں نے یہ بات ابوسلیمان کو سنائی کہنے لگے: تیری ہلاکت! اگر معاملہ یوں ہی ہوتا تو میں تمنا کرتا کہ ابھی ابھی میری روح قبض کرلی جائے۔ لیکن یہ کیوں کر ہوسکتا ہے چونکہ طاعت کا سلسلہ منقطع ہوجاتا ہے اور آدمی برزخ میں حبس ہوکر رہ جاتا ہے۔

۱۴۰۲۹-عبداللہ، اسحٰق، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: شیطان تم پر عمل کو مشتبہ نہ کرے کہ اسے متقاضی کہا جائے چونکہ شیطان ابن آدم سے بیس سال کے بعد بھی تقاضا کرتا ہے تاکہ اس کے خفیہ عمل کی خبر لے اور بندہ سے اچھا سمجھے یوں اس کا پوشیدہ اور اعلانیہ اجروثواب جاتا رہے۔

۱۴۰۳۰-محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابوحاتم، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ ہم سفیان ثوری رحمہ اللہ کے پاس گئے اور وہ مکہ میں ایک گھر میں کونے میں بیٹھے ہوئے تھے، ان کے نیچے چمڑے کا بچھونا بچھا ہوا تھا، کہنے لگے: تم یہاں کیوں آئے ہو؟ بخدا: میرا تمہیں نہ دیکھنا دیکھنے سے بہتر ہے، ہم وہیں بیٹھے رہے حتیٰ کہ تھوڑی دیر کے بعد مسکرائے، احمد کہتے ہیں: سفیان رحمہ اللہ اپنے پاس لوگوں کی آمدن کو باعث غفلت سمجھتے تھے۔

ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا، جسے یہ بات خوش کرتی ہو کہ وہ قیامت کے دن حاضر باش رہے وہ سورت زمر کی آخری آیات پڑھا کرے، ایک مرتبہ فرمایا: دل شیشے کی مانند ہے چنانچہ جب صاف و شفاف کرلیا جاتا ہے تو اس کے سامنے مکھی سے لیکر ہاتھی تک جو چیز بھی گزرتی ہے اسکا عکس شیشے میں آجاتا ہے، فرمایا: اللہ تعالیٰ دنیا اپنے محبوب وغیر محبوب بندوں سب کو دیتا ہے لیکن بھوک اللہ کا ایک خاص خزانہ ہے اور صرف اپنے خاص بندوں کو دیتا ہے، میں نے ابوسلیمان رحمہ اللہ سے کہا مجھے نماز میں لذت آتی ہے فرمایا: نماز کی کونسی چیز تجھے لذت دیتی ہے؟ میں نے کہا: نماز پڑھتے ہوئے مجھے کوئی دیکھے نہیں، فرمایا: تم ضعیف ہو، بیت الخلاء میں بھی تمہیں کوئی نہیں دیکھنے پاتا، میں نے ابوسلیمان سے کہا: میں چاہتا ہوں کہ دنیا میں سے مجھے اکثر عطا کیا جائے۔ فرمایا: لیکن مجھے میری چاہت سے زیادہ عطا ہوا۔

۱۴۰۳۱-ابوعمر محمد بن عبداللہ، ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ صفار، سہل بن علی بن سہل، ابوعمران موسیٰ بن علی بصاص سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: خوشخبری ہے خواہش کی سکرات سے ڈرنے والے کے لئے اور بے جا غصے سے ڈرنے والے کے لئے کہ تقویٰ کی کڑواہٹ پر صبر کرلیتا ہے، خوشخبری ہے اس آدمی کے لئے جو دنیا سے کنارہ کشی کرے اور دنیا میں ثواب کو خالص رکھے اور دنیا سے ایسے بھاگے جیسا کہ ضرر رساں کتے سے بھاگا جاتا ہے۔ خوشخبری ہے اس آدمی کے لئے جو اپنے امور کو میانہ روی کے ساتھ مستحکم کرے؟ اور آخرت کے لئے بہتری کا اعتقاد کرے اور دنیا کو کھیتی بنائے اور بیج بوئے تاکہ کل کے دن کٹائی میں اسے خوشی نصیب ہو، خوشخبری ہے اس آدمی کے لئے جو دار غرور سے اپنے دل کو منتقل کرلے اور اسلئے بے تحاشا سعی نہ کرے کہ دنیا کے مراتب کو ظاہر کرتا ہو۔ جو آدمی دنیا کو آخرت کے لئے ترک کردیتا ہے وہ دونوں میں کامیاب ہوتا ہے اور جو آدمی آخرت کے مراتب کو ظاہر کرتا ہو، جو آدمی دنیا کو آخرت کے لئے ترک کردیتا ہے وہ دونوں میں کامیاب ہوجاتا ہے اور جو آدمی آخرت کو دنیا کے لئے ترک کرتا ہے وہ دونوں میں خسارہ پاتا ہے، ہر ماں کے بچے اس کے پیچھے ہوتے ہیں، دنیا اپنے بیٹوں کو شدید بھوک لوہے کے آنکڑوں اور پیپ کے پانی کی طرف پہنچادیتی ہے جبکہ آخرت اپنے متوالوں کو دائمی عیش وعشرت، دائمی نعمتوں، پھلے ہوئے سایوں، بہتے پانیوں اور جاری نہروں کے پاس پہنچادیتی ہے بھلا وہ آدمی کیسے حکیم ہوسکتا ہے جو خواہش نفس کی طرف مائل ہوجاتا ہو، آدمی راہب کیسے بن سکتا ہے جب وہ گناہ کرتا رہے اور توبہ نہ کرے، دنیا کی فکرمندی آخرت کو جواب ہے اور اہل ولایت کے لئے عقوبت ہے جبکہ آخرت کی فکر حکمت کا باعث بنتی ہے اور دلوں کو جلاء بخشتی

ہے، جو آدمی اعراض کرتے ہوئے دنیا کی طرف دیکھتا ہے دنیا کا دھوکہ اس کے نزدیک صحیح ہو جاتا ہے، اور جو ہمہ تن متوجہ ہو کر فکر کرتا ہے دنیا اس کے دل میں موجزن ہو جاتی ہے اور جس کی معرفت تمام ہو جاتی ہے اسکا مقصد مجتمع ہو جاتا ہے اور اسکا شغل اللہ کی بندگی ہوتا ہے۔

مسانید ابو سلیمان رحمہ اللہ تعالیٰ........ابو سلیمان کی سند سے بہت کم احادیث مروی ہیں۔

۱۴۰۳۲- حسین بن عبداللہ بن سعد، قاضی حمزہ بن اسد، اشنانی، احمد بن علی خزاز، احمد بن ابی حواری، ابو سلیمان، علقمہ بن یزید بن سوید ازدی، یزید بن سوید، سوید بن حارث سے مروی ہے کہ میں سات آدمیوں کے ایک وفد میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس داخل ہوئے اور ہم نے ان سے بات کی تو آپ ﷺ نے ہمارے طریقہ گفتگو اور ہماری ہیئت کو عجیب سمجھا، ارشاد فرمایا: تم کون لوگ ہو؟ ہم نے کہا: ہم مومنین ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا اور کہا: بلاشبہ ہر قول کی ایک حقیقت ہوتی ہے پس تمہارے قول اور تمہارے ایمان کی کیا حقیقت ہے؟ سوید کہتے ہیں ہم نے جواب دیا: ہم نے پندرہ خصلتیں اپنائی ہیں، منجملہ پانچ خصلتوں کا ہمیں آپ کے قاصدوں نے حکم دیا کہ ہم ان پر ایمان لائیں اور ان میں سے پانچ خصلتوں کا آپ کے قاصدوں نے ہمیں حکم دیا کہ ان پر عمل کریں اور پانچ خصلتوں کو ہم نے جاہلیت سے اپنائے رکھا ہے الا یہ کہ آپ ان میں سے کسی کو ناپسند فرمائیں (تو ہم اسے چھوڑ دیں گے) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بھلا کونسی پانچ خصلتوں کا میرے قاصدوں نے تمہیں ان پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے؟ ہم نے کہا: آپ کے قاصدوں نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اللہ پر اس کے فرشتوں پر، اسکی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر ایمان لائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: میرے قاصدوں نے تمہیں کونسی پانچ خصلتوں پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے؟[ا]

ہم نے جواب دیا: آپ کے قاصدوں نے ہمیں حکم دیا کہ ہم لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کریں، ہم نماز قائم کریں، زکوٰۃ دیں رمضان کے روزے رکھیں اور بیت اللہ کا حج کریں اگر راستے کی ہمارے پاس طاقت ہو، آپ ﷺ نے فرمایا: کونسی پانچ خصلتیں ہیں جو تم نے جاہلیت سے اپنا رکھی ہیں؟ ہم نے کہا: فراخی کے وقت اللہ کا شکر ادا کرنا، آزمائش کے وقت صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنا، ملاقات کی جگہوں میں سچائی، قضاء وقدر پر راضی رہنا اور دشمن کی خوشی پر صبر کرنا آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لوگ تو حکیم علماء ہیں قریب ہے کہ یہ اپنے صدق کی وجہ سے درجہ انبیاء تک پہنچ جائیں۔

۱۴۰۳۳- شیخ ابوالفضل احمد بن احمد بن حسن حداد، ابونعیم احمد بن عبداللہ حافظ، کے سلسلہ اسناد سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے اس حدیث بالا کے آخر میں ارشاد فرمایا: میں تمہیں مزید پانچ خصلتوں کا حکم دیتا ہوں تاکہ تمہارے لئے بیس خصلتیں پوری ہو جائیں اگر تم ایسے ہی ہو جیسا تم کہتے ہو تو پھر مال جمع نہ کرنا جو تم کھا نہ سکو، ایسی عمارتیں نہ بنانا جن میں تم سکونت نہ اختیار کر سکو، ایسی چیز میں ایک دوسرے پر سبقت نہ لے جانا جو تم سے کل کے دن زائل ہو جانے والی ہو، اس اللہ سے ڈرتے رہو جسکی طرف تم نے لوٹ کر جانا ہے اور تمہیں اس کے سامنے پیش کیا جائے گا اور جس چیز (یعنی جنت) کی طرف تم نے آگے بڑھنا ہے اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہے اس میں رغبت کرو، ابو سلیمان کہتے ہیں علقمہ بن یزید نے مجھے کہا: پھر یہ وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس سے رخصت ہو گئے اور آپ ﷺ کی وصیت یاد رکھ لی اور اس پر عمل کرتے رہے۔ بخدا! اس وفد میں سے میرے سوا کوئی آدمی باقی نہیں رہا نہ ہی ان کی اولاد باقی رہی چنانچہ علقمہ بھی تھوڑے ہی دن زندہ رہے اور پھر وفات پا گئے۔ ہم نے یہ حدیث مجموعی طور پر صرف ابو سلیمان کی سند سے روایت کی ہے اور احمد بن ابی حواری اس کی روایت میں متفرد ہیں۔

---

ا۔ المصنف لابن أبي شيبة ۱۱/ ۴۲، ۴۳، واتحاف السادة المتقين ۹/ ۳۲۷. والبداية والنهاية ۵/ ۹۴، وميزان الاعتدال ۹۸۷۷، وكنز العمال ۳۶۹۸۹

## (۴۴۷) احمد بن عاصم انطا کی رحمہ اللہ[1]

حضرات تبع تابعین میں سے ایک نفس کی خواہش کو ختم کرنے والے، سخی وفیاض اور متواضع احمد بن عاصم انطا کی رحمہ اللہ بھی ہیں۔

۱۴۰۳۴-اپنے والد عبداللہ سے، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن عبدالعزیز بن محمد دمشقی سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم انطا کی رحمہ اللہ نے فرمایا: ہر نفس سے سوال کیا جائے گا یا تو مرہون ہوگا یا خلاصی پائے گا اور راہن قرض چکا دینے کے بعد خلاصی پاتا ہے، جب رہن حوالے کر دیا گیا قرض مؤکد ہو جاتا ہے اور جب قرض مؤکد ہو جاتا ہے تو جیل کو واجب کر دیتے ہیں۔

۱۴۰۳۵-اپنے والد عبداللہ سے ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالعزیز بن محمد سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم رحمہ اللہ نے فرمایا: ان نفسوں کی شروں اور خواہشات نفس کی مخالفت اور اس دشمنی کے مجاہدہ پر اللہ تعالیٰ کی مدد کی طرف رجوع کرو، اللہ تعالیٰ کے عتاب سے ڈرتے ہوئے اور اسکے ثواب کی امید رکھتے ہوئے بے چینی سے ان کاموں میں مشغول رہو۔

خوب سمجھ لو تمہارے اور درجہ صدق کے درمیان کذب کی ایک گھاٹی ہے درجہ صدق کو پانے کے لئے تمہیں وہ گھاٹی قطع کرنی پڑے گی، اس گھاٹی کو اللہ کی مدد سے قطع کر و روک دینے والے خوف سے اور مقبول صدق سے اور درد دل کے ساتھ یوں دل میں بھی صفائی پیدا ہوگی اور اس میں بیداری آئے گی، لگا تار غم وحزن کے راستے کھلیں گے، غفلت میں کمی آئے گی، آنکھ سے خوف ٹپکے گا۔

۱۴۰۳۶-اپنے والد عبداللہ سے، عبداللہ بن محمد و محمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالعزیز بن محمد دمشقی سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم انطا کی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کے ذکر سے جوارح کو لذت ملتی ہے، اسکے تذکرے کو سن کر بدنوں میں نشاط پیدا ہوتا ہے، عقلوں میں اسکی حقیقت نمایاں ہوتی جاتی ہے۔

کان اس کے ذکر کو سننے کے عادی ہو جاتے ہیں۔ اہل یقین کی ارواح اس سے مانوس ہو جاتی ہیں، متقین کے نفسوں کو اس سے اطمینان ملتا ہے۔ متفکرین کی نظریں اس پر فریفتہ ہونے لگتی ہیں، اہل بصیرت کے قلوب اس سے قناعت حاصل کرتے ہیں، وہم پرستوں کے اوہام کی اس تک انتہا ہو جاتی ہے، اہل نظر کی فکر کو اس سے سکون ملتا ہے، اس کے ذریعے صدیقین کو اخلاص کی بشارت ملتی ہے وہ ایک حکم ہے جسکا بوجھ دلوں پر بہت خفیف ہے زبان پر اسکا تلفظ انتہائی سہل ہے، زبانیں اسکو دہرانے کی عادی ہیں، اسکی گویائی دانتوں کو میٹھی محسوس ہوتی ہے اور اسکی لذت دلوں کے لئے ٹھنڈک کا باعث ہے۔

(لامحالہ وہ کلمہ لاالٰہ الا اللہ ہے)

۱۴۰۳۷-اپنے والد عبداللہ سے وابومحمد بن حیان وابوبکر، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالعزیز بن محمد بن مختار دمشقی سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم رحمہ اللہ نے فرمایا: اس وعید سے ڈرو اور محاسبہ میں مشغول رہو، اپنے درجے کو سمجھو، کثرت پرہیز سے مخلوق سے غافل مت رہو، تیرا جوہر رسوائیوں کا جوہر ہے خصوصاً نیکو کاروں کی علامت، اپنے کو ضائع کرنے سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ سے حیاء کرو ورنہ تجھے مبالغہ خیز عذاب دیتے وقت جہنم کے داروغوں کو بھی تجھ سے حیا نہیں آئے گی۔ بلاشبہ جہنم کے داروغے تجھ پر اللہ تعالیٰ کو غضبناک کر دیں گے ایسا غصہ تجھے بھی کبھی اپنے نفس پر معصیت کے مقام میں نہ آیا ہوگا، نفس سے تیری عداوت سچی ہو، تا کہ حق میں تیرا کامل حصہ ہو، نفس کے جھوٹ پر اللہ کے حضور تیرا اقرار ہو، نفس کی شرارت پر غصہ تیری آنکھوں سے چھلکتا ہو، نفس کو پگل جانے والوں کے ساتھ سمجھو چنانچہ عزیز سے حکایت کیا گیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: اے مخلوق کے معبود حق! میں تو اپنے نفس کو جھوٹے ظالموں کے نفسوں کے ساتھ سمجھتا ہوں اور

[1] الجرح ۱/۱/۲۲، وتاریخ الاسلام للذهبی ق ۱۷۶، (ایا صوفیا ۳۰۰۷).

اپنی روح کو ہلاکت زدہ ارواح کے ساتھ سمجھتا ہوں اور اپنے بدن کو معذبین کے ابدان کے ساتھ سمجھتا ہوں۔

۱۴۰۳۸-اسحٰق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم انطا کی رحمہ اللہ نے فرمایا: معاملہ جب دل تک پہنچ جاتا ہے تو جوارح کو راحت نصیب ہوتی ہے۔

۱۴۰۳۹-اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم رحمہ اللہ نے فرمایا: اطاعت حق غنیمت باردہ ہے آئندہ اپنی اصلاح کرتے رہو گزشتہ گناہوں کو اللہ تعالیٰ معاف کردیں گے۔

۱۴۰۴۰-اسحٰق، ابراہیم، احمد بن عاصم رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: ممکن ہے تم اپنے آپ کو مطیع سمجھتے ہو؟ بخدا! تم سے تورات کو چیخنے والا زیادہ مطیع ہے۔

۱۴۰۴۱-اسحٰق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ انطا کی رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے کبھی کسی پر رشک نہیں آیا بجز اس آدمی کے جس نے اپنے مالک کو پہچان لیا اور خواہشمند ہو کر مروں نہیں حتی کہ میں ان عارفین جیسی معرفت حاصل کرلوں جو حق تعالیٰ سے حیاء محسوس کرتے ہوں۔

۱۴۰۴۲-عبداللہ وابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسین، موسیٰ بن عمران بن موسیٰ رسوسی، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے پسند ہے کہ میں نہ مروں حتی کہ میں اپنے مولیٰ کو پہچان لوں۔ مجھے کہا: اے احمد! معرفت یہ نہیں کہ تم زبان سے اقرار کرلو لیکن معرفت یہ ہے کہ جب تمہیں حاصل ہو جائے حیاء کرنے لگو۔

۱۴۰۴۳-عبداللہ وابومحمد، ابراہیم، عمران بن موسیٰ، احمد بن ابی حواری، احمد بن عاصم رحمہ اللہ کہتے ہیں ساری کی ساری بھلائی صرف دو حرفوں میں موجود ہے، میں نے کہا: وہ دو حرف کونسے ہیں؟ فرمایا: تم دنیا کو اپنے سے الگ رکھو، اللہ تعالیٰ تجھ پر قناعت کا احسان کریگا اور لوگوں کو تیری طرف سے غافل کردیگا نیز تجھ پر رضا کا احسان کریگا۔

۱۴۰۴۴-اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ انطا کی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس چیز میں کچھ بھلائی نہیں کہ تمہیں دنیا کے ذریعے آزمایا نہ جائے۔

۱۴۰۴۵-اپنے والد سے عثمان بن محمد بن یوسف، محمد بن یوسف سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم انطا کی رحمہ اللہ نے فرمایا: سب سے زیادہ نفع بخش یقین وہ ہے جو تیری آنکھوں میں باعث عظمت ہو اور اسکا تو نے یقین کرلیا ہو، اس کے علاوہ ہر چیز تیری آنکھوں میں حقیر ہو، ایسے خوف پر ثابت قدم رہو جو تمہیں گناہوں سے روکے رکھے اور صافات پر تمہارے غم وحزن کو طویل تر کردے اور بقیہ عمر میں تجھے فکر مند لازم کردے۔ سب سے زیادہ نفع بخش وہ امید ہے جو تیرے لئے عمل کو آسان تر بنادے۔ اور لوگوں کے ساتھ تیری انصاف پسندی کے حق کو لازم کردے اور تو حق کو قبول کرتے، سب سے زیادہ نفع بخش صدق یہ ہے کہ تو محض اللہ کے لئے اپنے عیوب کا اقرار کرے اور نفع بخش اخلاص وہ ہے جو تجھ سے ریاکاری اور نمائش کو دور کردے اور نفع بخش حیاء یہ ہے کہ تم مرغوب کے سوال سے حیاء محسوس کرو اور نفع بخش شکر یہ ہے کہ تم اس پردے کو پہچان لو جو تمہارے گناہوں پر ستر کردے اور مخلوق میں کسی کو مطلع نہ کرے۔

۱۴۰۴۶-اپنے والد عبداللہ سے، عثمان بن محمد بن یوسف، محمد بن یوسف سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم رحمہ اللہ نے فرمایا: نفع بخش صدق وہ ہے جو تجھ سے مقام صدق میں کذب کو دور رکھے اور نفع بخش توکل وہ ہے جسکے ضمان کا تجھے بھروسہ ہو اور اچھی طرح سے تو اس کو طلب بھی کرے، نفع بخش مالداری وہ ہے جو تجھ سے فقر وخوف فقر کو جدا کردے، نفع بخش فقر وہ ہے جسے تو اچھا سمجھے اور اس سے راضی رہے، نفع بخش عقلمندی وہ ہے جو فرصت کے وقت عمل کی ٹال مٹول کو دور پھینک دے، نفع بخش صبر وہ ہے جو تجھے مخالفِ خواہش پر قوی کردے اور بے صبری کو تجھ سے ذرہ برابر موقع نہ ملے نفع بخش عمل وہ ہے جسکے ذریعے تو آفات سے سلامت رہے اور تیری طرف سے وہ مقبول بھی ہو، نفع

بخش بردباری حسن تدبیر اور عمل کے لئے فکر ونظر ہے بلاشبہ وہ دونوں چیزیں عمل کے ثواب کی معرفت کا فائدہ دیتی ہیں۔ نفع بخش عمل وہ ہے جو تیری جہالت کو دور کرے اور اسکی معرفت سے تیراغم دوچند ہوتا جائے اور تو اس پر عمل بھی کر رہا ہو، نفع بخش تواضع وہ ہے جو تجھ سے تکبر کو نکال باہر پھینکے اور تیرے غصے کو ختم کردے''، نفع بخش کلام وہ ہے جو حق کے، موافق ہو نفع بخش خاموشی وہ ہے کہ تو اگر خاموشی اختیار نہ کرے تیرے لئے باعث ضرر ہو، نقصان دہ کلام وہ ہے کہ اس کی بجائے خاموشی تیرے لئے بدرجہا بہتر تھی، لازم ترین حق یہ ہے کہ تو اللہ عزوجل کے لازم کردہ حقوق کو ادا کرے اگرچہ اس میں تجھے خواہش نفس کی مخالفت ہی کیوں نہ کرنی پڑے اور تو اپنے والدین اپنی اولاد اور قریبی رشتہ داروں کے حقوق کو درجہ بدرجہ ادا کرے، نفع بخش علم وہ ہے جو تجھ سے جہالت اور بے وقوفی کو باہر نکال دے، نفع بخش ناامیدی وہ ہے جو لوگوں سے تیری طمع کو ختم کردے چونکہ طمع ذلت کی کنجی اور عقل کے لئے زہر قاتل مروت کا خاتمہ نری بے عزتی اور علم کو لے ڈوبنے والی ہے افضل جہاد یہ ہے کہ تو اپنے نفس سے قبول حق کے لئے مجاہدہ کرے اور تو حق کے قریب تر ہوتا رہے۔ شیطان تیرے تمام دشمنوں کو تیرے خلاف اکساتا ہے وہ تیرے دل کے وسوسوں کا ٹھیکدار بنا ہوا ہے پس اس کی عداوت بھی تجھ پر شدید ہو، معاصی میں تیرے لئے سب سے زیادہ نقصان دہ جہالت کا ساتھ طاعات پر تیرا عمل کرنا ہے چونکہ معاصی پر عمل کرنے پر ثواب کی توقع نہیں بلکہ تجھے تو اس پر عتاب کا خوف ہے پس کتنے ہی ایسے گناہ ہیں جن پر عقوبت کا خوف ہوتا ہے اور خوف سراسر طاعت ہے اور کیا عقوبت سے تو بے خوف ہے؟ حالانکہ بے خوفی سراسر معصیت ہے۔

محمد بن یوسف کہتے ہیں میں نے احمد بن عاصم رحمہ اللہ سے پوچھا: آپ مشاورت کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ فرمایا: مشاورت میں امانتدار آدمی کے سوا کسی پر بھروسہ مت کرو۔ میں نے مشورہ کے بارے میں ان سے پوچھا؟ فرمایا: تم نظر کرو کہ کلام میں تمہارا نفس کیسے سلامت رہ سکتا ہے، جب تم ایسا کر لو گے تمہارے دل میں رشد وہدایت القاء کردی جائے گی یوں تم اعتماد حاصل کرلو گے، میں نے کہا: لوگوں کے ساتھ مانوس ہونے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ فرمایا: اگر کسی عقلمند باعتماد آدمی کو پاؤ تو اس سے مانوس ہو جاؤ ورنہ بقیہ لوگوں سے اس طرح بھاگو جس طرح تم درندے سے بھاگتے ہو، بتایئے افضل عمل کون سا ہے جسے میں کر کے اللہ کا قرب حاصل کروں؟ فرمایا باطنی گناہوں کو ترک کرنا ظاہری گناہوں کے ترک سے اولیٰ وافضل ہے میں نے عرض کیا اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: بلاشبہ جب تم باطنی گناہوں سے بچو گے تو ظاہری دونوں سے بچ جاؤ گے میں نے عرض کیا سب سے زیادہ نقصان دہ گناہ کون سا ہے فرمایا: جسے تم معصیت نہ جانو اور ان سے زیادہ نقصان دہ ہے جسے تم اطاعت سمجھو لیکن وہ اللہ کی معصیت ہو، میں نے کہا: کونسی معصیت میرے لئے زیادہ نفع بخش ہے؟ فرمایا: جس پر تو بے تحاشا روئے کہ تیری آنکھ خشک نہ ہونے پائے اور یہ توبہ نصوح ہے۔

میں نے کہا: کونسی طاعت میرے لئے ضرر رساں ہے؟ فرمایا: جسکی پاداش میں صادر ہونے والی برائیوں کو تو بھول جائے اور تو اس کے مضر اثرات سے بے خوف رہے، میں نے کہا: کونسی جگہ میرے لئے زیادہ مخفی ہے؟ فرمایا: تیری عبادت گاہ اور تیرے گھر کا داخلی حصہ، میں نے پوچھا اگر میں اپنے گھر میں سلامت نہ رہوں تو؟ فرمایا: پھر وہ جگہ ہے جہاں تجھے خواہش سے واسطہ نہ پڑے اور فتنہ تجھے گھیرے میں نہ لے، میں نے پوچھا: اللہ تعالیٰ کی کونسی مہربانی میرے لئے زیادہ نفع بخش ہے؟ فرمایا جب تجھے معاصی سے بال بال بچالے اور تجھے طاعت کی توفیق دے۔ میں نے کہا: یہ مجمل بات ہے اس کی تفسیر کیجئے: فرمایا: جب تیرے پاس تین چیزیں ہوں (۱) ایسی عقل جو تیرے نفس کی مشقت کی کفایت کردے، (۲) ایسا علم جو تیری جہالت کی کفایت کردے، (۳) ایسی بے نیازی جو فقر کے خوف کو زائل کردے۔

۱۴۰۴۷-عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن حسن، عبدالعزیز بن محمد سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم انطاکی رحمۃ اللہ نے فرمایا: امابعد: بلاشبہ اہل طاعت کے پیش نظر اعمال اور لطف معرفت ہے اور معرفت کے ایسے اسباب کو اختیار کرتے ہیں جن

کے ذریعے نیک اعمال ہو جائیں نیت از سرنو کر لیتے ہیں۔ اور حسن محبت کو تلاش کرتے ہیں، جب بھی دن رات گزرتے ہیں وہ اپنے نفسوں کا اچھی طاعت پر مراقبہ کرتے ہیں، گزرے دن کو یاد کر کے خوش ہوتے ہیں، اپنے نفسوں کو آئندہ عمل کے لئے تیار رکھتے ہیں ان کے ابدان و جوارح سب عمل میں مشغول ہوتے ہیں، دلوں کو فارغ رکھتے ہیں، ان کی امیدیں کوتاہ ہوتی ہیں، آجال ان کے قریب تر ہوتی ہیں، دنیا کے وسوسوں کے اسباب ان کے دلوں سے دور ہوتے جاتے ہیں، ان کے سینوں میں شغل آخرت جاگزیں ہوتا ہے، بصیرت کی آنکھ سے آخرت کو دیکھتے ہیں، صاف ستھرے اعمال سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہیں، ان کا طریقہ زندگی مستقیم ہوتا ہے حتی کہ وہ دنیا میں طاعت کی حلاوت پالیتے ہیں جب تقویٰ ان کے مساعد ہو، خوف سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہے، اہل طاعت اپنی عباوتوں میں غم و حزن سے مزے لیتے ہیں، حتی کہ ان کے اجسام سوکھ جاتے ہیں اور ان کے جسد بوسیدہ ہو جاتے ہیں ان کی ہڈیوں پر کھال خشک ہو جاتی ہے، مخلوق کے ساتھ ان کا کلام قلیل ہوتا ہے، اپنے خالق کے ساتھ (راتوں کو سرگوشی) کر کے لذت حاصل کرتے ہیں، ان کے دل آسمانوں کے بادشاہ کے ساتھ ہمہ وقت معلق ہوتے ہیں وہ قیامت کی ہولناکیوں کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں، مخلوق کے درمیان ان کے بدن ننگے ہوتے ہیں پس وہ دنیا سے پوشیدہ وروپوش ہوتے ہیں اور دنیا سے گویا بہرے و گونگے ہوتے ہیں آخرت کا معاملہ ان کے سامنے درخشاں ہوتا ہے گویا کہ وہ اسکی طرف دیکھ رہے ہوتے ہیں؟ حتی کہ ایک قوم (اہل طاعت) نے جہد مسلسل کا طریقہ اپنایا نفس ان کے تابع فرمان بن گئے جوارح ان کے آگے جھک گئے ایک قوم نے نماز میں خوب کوشش کی تا کہ خشوع دائمی ہو جائے ایک قوم نے روزہ داری میں خوب اجتہاد سے کام لیا تا کہ جوارح کی درست سمت ہدایت کر سکیں اور ایک قوم نے ترک خواہشات اور طلب فوز میں خوب مجاہدہ کیا اور یہ سب کچھ نفسوں کی ریاضت و مجاہدہ سے ہے حتی کہ بھوک اور جسم کی لاغری و کمزوری تک پہنچ گئے۔

۱۴۰۴۸- اپنے والد عبداللہ سے، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالعزیز بن محمد سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم انطا کی رحمہ اللہ نے فرمایا: حکماء دنیا کی طرف بغض و عداوت کی آنکھ سے دیکھتے ہیں، جب ان کے ہاں درست ہو کہ خواہشات نفس ان کی حکمت کو برباد کر دیں گی، جبکہ آخرت کی طرف دل کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں پس دنیا ان کے سامنے ایک پل کی حیثیت رکھتی ہے جسے وہ عبور کر جاتے ہیں انھیں اس میں اقامت کرنے کی چنداں حاجت نہیں ہوتی ان کی اصل منزل آخرت ہوتی ہے وہ اسکا بدل نہیں چاہتے ہوتے ہیں اور نہ ہی اس سے اعراض کرنا چاہتے ہیں، ان کے احوال آسمانوں کی بادشاہت میں چھوڑ دیئے جاتے ہیں، مکروہات کے لئے اللہ کے ہاں طاعت کو ڈھال بنا لیتے ہیں، ان کا غم ان کے دلوں میں ہوتا ہے اور ان کے دل اللہ تعالیٰ کے ہاں ہوتے ہیں، وہ دل کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں، ہدایت پر عقول کی راہنمائی سے نفع اٹھاتے ہیں، دلوں کی آنکھوں سے آخرت کی طرف دیکھتے ہیں اور آخرت کا یقین ان کے دلوں میں جاگزیں ہوتا ہے اور وہ بصیرت کو طلب کرتے ہیں جبکہ دنیا کی طرف چہرے کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں دنیا سے عبرت حاصل کرتے ہیں اور بازرہتے ہیں، دنیا کی مادیات و مظاہر کو حقیر تر سمجھتے ہیں جبکہ آخرت کو عظیم الشان سمجھتے ہیں۔

۱۴۰۴۹- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالعزیز بن محمد دمشقی سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم رحمہ اللہ انطا کی نے فرمایا: بلاشبہ ہم نے ایک ایسا زمانہ بھی پایا ہے جس میں اسلام غریب تھا جیسا کہ ابتدا میں تھا، اس زمانے میں حق بھی غریب تھا جیسا کہ ابتدا میں تھا، اس زمانے میں اگر میں کسی عالم سے اپنی آنکھیں لڑاتا اسے دنیا میں مبتلا پاتا اور وہ جاہ و مرتبہ اور ریاست پر فریفتہ ہوتا اور اگر کسی عبادتگزار کے پاس جاتا اسے عبادت میں جاہل پاتا در آنحالیکہ وہ پچھاڑا ہوا بے صبر ہوتا اس کے دشمن ابلیس کا اس پر بھرپور غلبہ ہوتا حالانکہ وہ اپنے زعم میں عبادت کے اعلیٰ درجے پر فائز ہوتا حالانکہ حقیقت میں وہ عبادت کے ادنیٰ درجے سے بھی جاہل ہوتا اعلیٰ درجے کو کیسے پا سکتا تھا، اس زمانے کے ایسے کمینے لوگ قبیح اور کجرو تھے، ضرررساں بھیڑیئے تھے، نقصان دہ درندے تھے، چالاک لومڑیاں تھے، یہی حالت

تمہارے زمانے کے حاملین قرآن وعلم اور داعیین حکمت کی ہے، چونکہ میں نے جس عالم کو بھی دیکھا اسے مغلوب العقل پایا، اس
فطانت معدوم دیکھی چونکہ وہ خواہش نفسوں کی اندھا دھند پیروی کر رہا ہے۔ اپنی رائے پر اتراتا ہے دنیا پر بخیل اور دین پر سخی ہے، بد
قضاء کا عزم کیے ہوئے ہے خواہش نفس کو گلے سے لگایا ہوا ہے، اللہ تعالیٰ کی مکروہ کردہ چیزوں سے منتقل ہونے کا نام تک نہیں لیتا
آئے دن ان میں ترقی کرتا ہے، خواہش نفس کی وجہ سے دنیا کی بدبختی کو اٹھائے رکھتا ہے اسکا دل پتھر ہوتا ہے، اسکی غفلت بڑھ چکی
معاملہ آخرت میں سست رفتار ہے، اللہ پر اس کا بھروسہ نہیں ہوتا جہنم میں دھکیل دینے والے امور کا خوف اس کے دماغ سے مفقود ہوتا
دنیا پر فریفتہ ہوتا ہے اور آخرت سے غافل ہوتا ہے، سونے چاندی کا عاشق ہے، جیسا کہ اسکا یقین کمزور ہوتا ہے ایسا ہی وہ وعید سے
خوف ہوتا ہے، ایسے گناہوں کو بھولے ہوئے ہے جبکہ محاسن اسکی زبان پر ہیں، اس کے گناہ اسکے قدموں تلے ہیں، لایعنی امور میں
ہوا ہوتا ہے، اسکا مطمح نظر دنیا ہے قلیل دنیا پر بھی قناعت نہیں کرتا، اور کثیر دنیا اسکا پیٹ بھی نہیں بھرتی، اسکی کوشش وسعی صرف دنیا کے
ہے، اسکی خوشی اس کی نمائش مخفی دنیا کے لئے ہے، اسکی رضامندی اور ناراضی بھی دنیا کے لئے ہے، وہ اس پر راضی ہے کہ قلیل دنیا اس
ہاتھ سے نہ جائے خواہ آخرت ساری ہی کیوں نہ تباہ ہو جائے وہ چاہتا ہے کہ مخلوق راضی رہے بھلے خالق ناراض ہی کیوں نہ ہو، فقر و
سے خائف رہتا ہے کیے ہوئے گناہوں سے بے خوف ہے، اس پر پیش آورده عقوبات سے بھی بے خوف ہے، مخلوق کے لئے نمائش
اصل مقصد ہے، خالق سے ناامید ہے اور نہ ہی اس پر بھروسہ ہے، مجالس میں نمائشی کلام سے سہارا لیتا ہے اور یہ لوگ غصہ کے مواقع
تکبر کرتے ہیں، انھیں جھوٹی طمع اپنی طرف مائل کر دیتی ہے، ردی خواہش اس کی مروت کو بوسیدہ کر دیتی ہے اور اس کے نور اسلام کو
کر لیتی ہے، حقیقت خوف سے خالی ہوتا ہے۔ واللہ المستعان۔

پس اب سمجھو یہ اوصاف کس کے ہو سکتے ہیں؟ اس زمانے میں تیری ملت کے عیون کے یہ اوصاف ہیں فاعتبروا یا او
الابصار! اور اللہ سے ڈرو اے عقل والو، وہ آدمی معذور نہیں قرار دیا گیا جس نے خواہش نفس کی آڑ میں اللہ کے حقوق کو ضائع
بایں طور کہ اللہ تعالیٰ نے خواہش نفس کو پیدا کیا اور اسے عقل کی ضد بنایا اور عقل کی ایک شکل بنائی اور وہ علم ہے، خواہش نفس اور با
دو شکلیں ہیں جو باہم گتھی ملی ہوئی ہیں اور ذلت آمیز دنیا و آخرت کے عواقب کی طرف دعوت دیتی ہیں، ھیھات اے اہل عقل! کون
جو اللہ تعالیٰ کو مواہب سے روکے؟ کون ہے جس کو اللہ عطا کرے اور وہ اسے روک دے اور کون ہے وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نہ دے اور
اس کے ہاں کوئی چیز پالی جائے؟ کیا بندوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی حاجت ہے ترکیب جوارح کے بعد؟ بھلائی ثواب کی ہے
برائی عقاب کی پس خیر و شر کی حرکات طاعات اور معاصی میں سے ہیں، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان اسباب کو پیدا کیا اور اپنی قدرت سے
کی اضداد کو بھی پیدا کیا، کسی مغلق چیز کو نہیں چھوڑا مگر اس کی کنجی ضرور بنائی اور کوئی شکل نہیں چھوڑی مگر اسکا واضح بیان ضرور بتایا۔ پس
معبود نہیں مگر وہی جس نے خیر کے اسباب پیدا کیے اور بندوں میں طاقت نہیں کہ بدون ان اسباب کے اعمال خیر تک رسائی حاصل کر سکی
اور وہ اسباب معاصی کے آگے ایک بندش کا کام دیتے ہیں جب اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے اور عمل کرنے والے کے دل کو اللہ تع
ان اسباب کے ساتھ جوڑ دیں۔

۱۴۰۵۰- اپنے والد عبداللہ سے، عثمان بن محمد، ابو محمد بن یوسف سے مروی ہے کہ ابو عبداللہ احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ نے فرمایا: ا
تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ رزق قلیل کو بھی کثیر سمجھو تا کہ تمہیں ادائے شکر کی توفیق ملے اور اپنی طرف سے کثیر طاعت کو بھی قلیل اور ک
سمجھو تا کہ تمہارے لئے عفو و درگزر کا دروازہ کھل جائے خلوص عمل سے دنیا سے کنارہ کش رہو، کمال بیداری کے ساتھ خالص عمل
غفلت سے پرہیز کرو، کمال بیداری کو شدت خوف سے کھینچ کر لاؤ حیاء کے ذریعے نمائش سے ڈرتے رہو، عقل کی راہنمائی حاصل کر
قیامت کے دن کے لئے خالص عمل میں سبقت سے کام لو، حرص و طمع سے بچ کر قناعت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بناؤ، عظیم قناعت سے حر

فع کرو، کوتاہ امل سے حلاوت زہد کو چکھو، صحت ایاس سے اسباب طمع کو منقطع کرو، صحت تفویض سے راحت قلب تک رسائی حاصل ، امید کی ٹھنڈک سے طمع کی آگ کو بجھادو، معرفت نفس سے عجب کے راستوں کو بند کردو، بھرپور دل کے ساتھ راحت قلب کو تلاش ، قلتِ خطا اور ترک طلب سے دل کی بھرپوری تک رسائی حاصل کرو، عقلمند اہل ذکر کی مجالست کے دوام سے دل میں رقت پیدا کرو ائی حزن سے قلب میں نور پیدا کرو، طویل فکر مندی سے غم وحزن کے دروازے کھول دو، فکر مندی کی مختلف وجوہات کو تنہائیوں کی ں میں تلاش کرو، مخالفتِ خواہش نفس اور خوف صادق سے ابلیس کے منہ میں مٹی ڈالو، رجاء کاذب سے بچو چونکہ وہ تمہیں خوف ـب میں ڈال دیگی، رجاء صادق کی خوف صادق کے ساتھ ملونی کرو، صدق دل سے اعمال کی نمائش صرف اللہ کے لئے کرو، ٹال مٹول بچو چونکہ اس سمندر میں بہت سارے ہلاکت زدگان ڈوب گئے، غفلت سے بچو غفلت سے ہی دل سیاہ پڑ جاتے ہیں، سستی سے بچو ـنادمین کا وہی ٹھکانا ہے، بشدت ندامت اور کثرت استغفار سے گذشتہ گناہوں سے توبہ کرو، حسن مراجعت سے اللہ تعالیٰ کی عفو کے ـوار ہو، خلوص دعا و خلوص مناجات سے حسن مراجعت پر مدد طلب کرو، رزق قلیل کو کثیر سمجھ کر اور کثیر طاعت کو قلیل سمجھ کر شکر عظیم تک ئی حاصل کرو شکر عظیم سے نعمتوں میں اضافہ کرو، شکر عظیم کو زوال نعمت کے خوف سے دائمی بناؤ، زوال نعمت کے خوف سے طمع کو ختم کے عزت طلب کرو، ناامیدی کی عزت سے طمع کی ذلت کو دفع کرو، دائمی غم سے ناامیدی کی عزت کو تلاش کرو، کوتاہ امل سے دائمی غم پر اصل کرو، امکان فرصت کے وقت مقصود کے حصول کے لئے سبقت لے جاؤ چونکہ ممکن ہے کہ فرصت ختم ہو جائے۔ صحت ابدان کے ایام خالیہ کی طرح کوئی امکان نہیں۔ میں تمہیں ٹال مٹول سے ڈراتا ہوں چونکہ وہ تیرے مقصود کو ختم کردیگا، ناقابل اعتماد آدمی پر ـہ کرنے سے بچو، بلاشبہ شر کی چکناہٹ ہوتی ہے جیسی کہ غذاء کی چکناہٹ ہوتی ہے، طلب سلامتی جیسا کوئی عمل نہیں، رکاوٹ والے ـ جیسا کوئی خوف نہیں، مددگار امید جیسی کوئی امید نہیں، دل کے فقر جیسا کوئی فقر نہیں، غناءِ نفس جیسا کوئی غنی نہیں، غلبہ خواہش جیسی کوئی ـت نہیں، نور یقین جیسا کوئی نور نہیں دنیا کو حقیر سمجھنے جیسا کوئی یقین نہیں، معرفت نفس جیسی کوئی معرفت نہیں، عافیت جیسی کوئی نعمت نہیں ـبت توفیق جیسی کوئی عافیت نہیں، بعد ہمت جیسا کوئی شرف نہیں، کوتاہ امل جیسا کوئی زہد نہیں، درجات میں سبقت لے جانے جیسی ی حرص نہیں، انصاف جیسا کوئی عدل نہیں، جور جیسی کوئی تعدی نہیں، موافقت خواہش جیسا کوئی ظلم نہیں، اداء فرائض جیسی کوئی اطاعت ں، عدم عقل جیسی کوئی مصیبت نہیں قلت یقین جیسا کوئی عدم عقل نہیں، بے خوفی جیسی کوئی بے یقینی نہیں، بے خوفی پر بے غمی جیسی کوئی خوفی نہیں، گناہ کو ہلکا سمجھنے جیسی کوئی مصیبت نہیں، یقین جیسا کوئی مشاہدہ نہیں، جہاد جیسی کوئی فضیلت نہیں مجاہدہ نفس جیسا کوئی جہاد ، غلبہ ھویٰ جیسا کوئی غلبہ نہیں، غصے کو رد کرنے جیسی کوئی قوت نہیں، درازیء عمر کی محبت جیسی کوئی معصیت نہیں چونکہ جو درازیء عمر ـبت کرتا ہے وہ دنیا سے محبت کرتا ہے، طمع جیسی کوئی ذلت نہیں تفریط سے بچو امکان فرصت کے موقع پر چونکہ تفریط ایک ایسا میدان ـے جو اپنے اندر چلنے والوں کو حسرت میں دھکیل دیتا ہے حالانکہ عقول رائے کے ٹھکانے ہیں اور علم امور کے انجام پر دلالت ہے، تزیین ـن چیزیں ہیں ایک وہ جو علم سے مزین ہو دوسرا وہ جو جہالت سے مزین ہو تیسرا وہ جو تزیین کو چھوڑ کر ویسے ہی مزین بن جائے یہ ـری قسم زیادہ غلو والی ہے اور وہ ابلیس تک پہنچا دیتی ہے۔

۱۴۰- عبداللہ و ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن سے مروی ہے کہ احمد بن عبدالعزیز بن محمد انطا کی کہتے ہیں میں نے ابو عبداللہ ـطا کی رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے بہت سارے علوم حاصل کئے ہیں اور اصل کو چھانٹا ہے، دائمی فکر اپنائی ہے مجھے قیاس ـام کیا گیا، اذکار میں مشغول رہا، حکمت کا مطالعہ کیا، وعظ و نصیحت کے درس دیئے، عقل کے ذریعے قول کو پرکھا، معانی کو ذہن میں گھومایا ـنے علم میں علم حقیقی نہیں پایا، دل کے لئے شفا بخش چیز نہیں پائی، یقین آخرت کے علم سے بڑھ کر اولیٰ بالعلم کوئی چیز نہیں پائی، تا کہ خدا ـالی کے عقاب کا خوف درست رہے، اور ثواب کی امید رہے، اسکے احسان پر شکر ہو، فکر کی کوئی انتہا نہیں، جبکہ الہام کی انتہاء موجود ہے،

میں نے عقل کی دلالات سے عزم کو معلوم کیا، قوت عزم سے خواہش نفس کو مغلوب کیا جا سکتا ہے، اخبار کے حقائق تک عنایت فہم اور تدبر سے رسائی حاصل ہوتی ہے، اس سے یقین و اعمال کی صحت پیدا ہوتی ہے، ورنہ اعمال مشکوک ہو جاتے ہیں، وہ بادشاہ نہیں جو خواہش نفس کی اتباع کرے اور دنیا بھر کی بادشاہت حاصل کر لے بلکہ بادشاہ وہ ہے جو خواہش نفس کو مغلوب کر دے اور دنیا کی بادشاہت کو حقیر سمجھے۔

۱۴۰۵۲- اپنے والد عبداللہ سے، عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسین، عبدالعزیز بن محمد سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ انطا کی رحمہ اللہ نے فرمایا: مخلوق پر خواہش نفس کی ایسی طومار پڑی کہ اس نے مرید کو اپاہج بنا دیا اور عقلمند کو غافل کر دیا۔ عقلمند اپنی بیماری کو سمجھا ہے اور نہ ہی مرید اسکی دوائی طلب کرتا ہے، جس نے اللہ تعالیٰ سے حفاظت طلب کی وہ بچ گیا اور جو بچ گیا وہ معاصی سے محفوظ رہا جس نے پرہیز کی وہ بھی بچ گیا جس نے عافیت طلب کی اسے عافیت مل گئی اور جس نے نفس کے آگے سر تسلیم خم کر دیا وہ طاعت سے محروم رہا اور خواہش نفس نے اسے دبوچ لیا اور غلط راستے پر چل پڑا شیطان نے اسے اپنے جھانسے میں لے لیا اور گمراہ ہوا، محروم وہ ہے جو سوال سے محروم رہے اور سوال جواب کی کنجی ہے کہ کریم کو سوال سے پہلے ہی عطا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر سوال سے پہلے ہی پیشگی احسانات کر دیتا ہے جو تم سے اعراض کرے اس سے بے نیاز رہو اچھی نصیحتوں کو طالب سے مت روکو، اپنے دل کے لئے سیدھے راستے کا قصد کرو، اپنی زبان کو لگام دو، دوست سے ہنس مکھ ملا کرو، قلب سلیم سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاملہ کرو، باریک بینی سے نفس کا محاسبہ کرو، کیا وجہ ہے کہ اعمال آخرت ہمارے اندر ظاہر نہیں ہوتے، اعمال کے بارے میں ہمارے اوپر سہو غفلت اور تقصیر نے غلبہ پالیا ہے، اور یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ ہماری دنیا طلبی سراسر ہماری کوتاہی ہے، اور آخرت کے لئے امیدوار ہونا ہمارا نقص ہے، علم کا پہلا درجہ خوف ہے، جسے عمل اچھا لگے وہ اسے تمام کرنا چاہتا ہے اور جو عمل کا ثواب چاہتا ہے وہ اس کی پختگی کو اچھا سمجھتا ہے، جو حکمت کو اپناتا ہے وہ غیر حکمت سے اعراض کرتا ہے، جو آدمی کسی چیز سے اپنی آنکھ کو ٹھنڈا کرتا ہے اس کے تذکرے میں جت جاتا ہے، تمام ترچہ مگوئیاں قیامت تک محفوظ ہیں، ہر نفس اپنے کئے ہوئے اعمال میں مبغوض ہے، حالانکہ لوگ دم بریدہ ہیں، معمولی غصہ بھی کل احسان کو زائل کر دیتا ہے پس غور سے سننے والا غائب ہے، سائل پوشیدگی کا خواہاں ہے، مجیب تکلف کئے ہوئے ہے، ادنی رضا اعمال کو زائل کر دیتی ہے، عجب عبادت کو مٹا دیتا ہے، میں نے جہالت سے زیادہ نقصان دہ فقر نہیں پایا، عقل سے زیادہ معدوم چیز کوئی نہیں دیکھی، خوف کی کمائی ورع ہے، اور خوف یقین کی کمائی ہے عقلمندوں کی صحیح ترکیب یقین سے پیدا کرتی ہے، مشاورت مظاہرہ کو لاتی ہے کرم حسب کو لاتا ہے، بدخلقی برے لوگوں کے شیان شان ہے جو عقلمندی کرتا ہے یقین سے سہارہ لیتا ہے، جو یقین کرتا ہے وہ خوفزدہ رہتا ہے جو خوفزدہ رہتا ہے صبر کرتا ہے جو صبر کرتا ہے تقویٰ اختیار کرتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتا ہے شبہات سے رکتا ہے اور حرص کی نفی کرتا ہے، اب یہاں بندے کی چکی گھومتی ہے اللہ تعالیٰ کی اطاعت والے اعمال کو لیکر جسکی عقل الٹی ہوا سکا یقین کمزور ہوتا ہے جسکا یقین کمزور ہوتا ہے اسکا خوف ختم ہو جاتا ہے اور اس میں بے خوفی عود کر آتی ہے جس میں بے خوفی آجاتی ہے اسکی غفلت میں کثرت آجاتی ہے جسکی غفلت میں کثرت آجائے اسکا دل پتھر کی طرح سخت ہو جاتا ہے جسکا دل سخت ہو گیا اسے وعظ و نصیحت کچھ نفع نہیں پہنچاتی، اس پر جب دنیا کا غصہ ہو جاتا ہے اور حقیقت خوف کے بغیر ہی اسمیں اعمال آخرت کی کثرت ہو جاتی ہے۔ واللہ المستعان۔

۱۴۰۵۳- اپنے والد سے، عثمان بن محمد بن یوسف ابومحمد بن یوسف سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی نے اپنے بھائی کو خط لکھا: امابعد!

میں لایعنی کو ترک کر کے مقصود کو طلب کرنا چاہتا ہوں چونکہ لایعنی کا ترک ہی مقصود تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔ ایک اور آدمی نے اپنے بھائی کو لکھا:

امابعد! بخدا! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی ایک بات سناتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تواضع کرنے والوں کو ان کی تواضع کے بقدر درجات بلند نہیں کرے گا بلکہ اپنے جود وکرم کے بقدر ان کے درجات بلند فرمائے گا، غمگین رہنے والے اپنے غم کے بقدر خوش نہیں ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رأفت ورحمت کے بقدر خوش ہوں گے تو اب رحیم ذات کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہوسکتا ہے وہ تو عام پر بھی رحمت کی برسات کرتا ہے جو اس کے لئے غمگین رہے گا اس پر رحمت کیوں نہیں کریگا۔ وہ رحیم ذات تو حد سے تجاوز کرنے والے پر بھی رجوع کرتی ہے جو اس کی اتباع کرے اس پر رجوع کیوں نہیں کریگی۔

۱۴۰۵۶-سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن موسیٰ انطاکی سے مروی ہے کہ ابو عبداللہ احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ نے فرمایا: آدمی کی سب سے بری حرکت بیہودہ گوئی ہے اور وہ غیبت ہے، اس لئے کہ بیہودہ گوئی سے وہ دنیا کی خیر و بھلائی کو پاسکتا ہے اور نہ ہی آخرت کی، متقین اس سے عداوت رکھتے ہیں، اور کہا جاتا ہے کہ بیہودہ گوئی (غیبت) روزے کو افطار کردیتی ہے، وضو توڑ دیتی ہے، اعمال کو ضائع کردیتی ہے، عداوت پیدا کرتی ہے غیبت اور چغلخوری دونوں اکھٹی چیزیں ہیں دونوں کا مخرج سرکشی ہے، چغلخور قاتل ہے اور غیبت کرنے والا مردار گوشت کھاتا ہے اور سرکش تکبر کرتا ہے، غیبت چغلی اور سرکشی، تینوں ایک ہی چیزیں اور ان میں ایک تین کے برابر ہے، جب کوئی آدمی اپنے نفس کو چغلی کا عادی بنا دیتا ہے، بہتان کے درجے تک پہنچ جاتا ہے اور غیبت بہتان اور جھوٹ سب بکواسات بکتا ہے۔ چنانچہ جب اس میں غیبت اور بہتان ثابت ہوجاتے ہیں وہ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

احمد بن عاصم رحمہ اللہ نے فرمایا: غیبت سے حمد وثناء نہیں کی جاسکتی اور نہ ہی جاہ وریاست تک پہنچا جاسکتا ہے نہ ہی غیبت کے ذریعے کھانے پینے مال ودولت اور لباس میں ترقی کرسکتا ہے، حالانکہ وہ عقلاء کے نزدیک منقوص ہے، عامۃ الناس کے نزدیک بے وقوف ہے، امانتداروں کے نزدیک وہ خائن ہے غیبت کرنے والا جاہلوں کے نزدیک مذموم ہے۔ میں نے غیبت جیسی ضرر رساں شیء کوئی نہیں دیکھی نہ ہی اس سے کم نفع والی کوئی چیز دیکھی غیبت دل میں غیر کے عیب کو پیدا کرتی ہے تم اسکا کلام کرنا ناپسند سمجھتے ہو غیب کے ایک معنی یہ ہوئے دوسرا معنی یہ ہے کہ تم زبان سے کسی کا تذکرہ تو کرو لیکن اسکا نام لینا ناپسند سمجھو، تیسرا معنی دل اور عفو میں ہے، غیبت کا زبان سے ذکر یا تو تیرا کسی آدمی کے نام کا اظہار کرنا ہے، پس غیبت مصرحہ وہ ہے کہ اسکا کرنے والا اپنے نفس پر باقی نہ رہے، اور نہ ہی اپنے ہم نشینوں کا رہے، جب بندے میں یہ دو چیزیں صحیح ہوجاتی ہے تو وہ درجہ بہتان تک پہنچ جاتا ہے، اس وقت وہ آدمی کے بارے میں ان لغویات کا تذکرہ کرتا ہے جو اس میں سرے سے ہوں ہی نہ، اس وقت وہ بالکلیہ بہتان باندھنے والا چغلخور کذاب بن جاتا ہے، جو خصلتیں میں نے ذکر کی ہیں ان میں سے کسی خصلت سے نہیں رکتا، یقین سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے، شک کا اثبات کرتا ہے، یاد رکھو غیبت کا ترک کرنا تزکیہ نفس میں سے ہے، تو کسی کی غیبت اس لئے کرتا ہے کہ تو اسکو اپنے جیسا دیکھنا پسند نہیں کرتا، اور تو اپنے عیوب سے جاہل ہوتا ہے، اگر تجھے پتہ چل جائے کہ تجھ میں نقص ہے بلاشبہ تو غیبت سے رک جاتا، اور تجھے لامحالہ حیاء آتی کہ غیر میری غیبت کریگا اور تو عیوب پر مصر بھی ہو، معلوم ہوا تیرا جرم غیر کے جرم سے زیادہ ہے، تیرا ساتھ وہی دیتا ہے جو اپنے عیوب سے غافل ہوا اگر تیری نظر تیرے عیوب پر ہوتی تو کبھی بھی غیر کے عیوب کو بیان کرنے کی جرأت نہ کرتا، پس غیبت سے ایسے بچو جیسا تو کسی عظیم بلاء سے بچتا ہے، جب غیبت دل میں ثابت ہوجاتی ہے تو دیگر متعلقات غیبت بھی دل میں عود کر آتے ہیں جیسے چغلی، سرکشی، سوء ظن بہتان اور کذب لہٰذا تمام امراض باطنیہ کی جڑ یعنی غیبت سے بچو بلاشبہ وہ دنیا میں رسوا کرتی ہے اور آخرت میں ندامت کی دہلیز پر جھکنے پر مجبور کرتی ہے، چونکہ قرآن مجید میں غیبت کو حرام قرار دیا گیا ہے، جو غیبت کرتا ہے وہ بہتان بھی نکالتا ہے اور یہ دونوں بیماریاں بندے کو ایمان سے دور کردیتی ہیں چونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی زبانی مؤمن کی عزت ومال جان حرام کردی ہے اور مؤمن کے متعلق سوء ظن بھی حرام ہے، ظن دل میں ہوتا ہے اظہار کا نام ظن نہیں، اسکا کیا حال ہوگا جو زبان سے ظاہر کردے، پس اگر نفس دوسرے کے عیوب کا ارادہ کرے فوراً ان

عیوب کو اپنے نفس کی طرف لوٹا دو پس جب کسی ناصح عالم سے ملو اس سے مشورہ لو، میں نے ان سے مشورہ لیا کہ کہاں اتروں اور کہاں سکونت اختیار کروں؟ فرمایا: چلے جاؤ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جہاں کہیں بھی ہو میں نے مزید کچھ کہلوانا چاہا مگر کچھ نہ کہا۔

۱۴۰۵۵-اسحٰق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف، احمد بن حواری سے مروی ہے کہ ابو عبداللہ انطا کی رحمہ اللہ نے فرمایا: عبیداللہ کے ایک بھائی نے یونس بن عبید کی طرف خط لکھا: امابعد:

اے میرے بھائی آپ کیسے ہیں اور آپ کا کیا حال ہے؟ یونس نے ان کی طرف جواب لکھا: آپ نے میرا حال دریافت کیا: میں آپکو خبر دیتا ہوں کہ میرے نفس نے ایک ایسے دن کے روزہ رکھنے پر دلالت کی ہے جسکی دونوں طرفیں (صبح وشام) بہت دور ہیں اور وہ دن شدید گرمی والا ہے اور نفس نے مجھے بیہودہ گوئی ترک کرنے کا حکم دیا ہے۔

۱۴۰۵۶-احمد بن اسحٰق، ابراہیم بن نائلہ، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابو عبداللہ انطا کی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب دل عمل کا خوگر بن جاتا ہے اعضاء وجوارح کو راحت ملتی ہے۔

۱۴۰۵۷-محمد بن جعفر مکتب، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابو حاتم، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابو عبداللہ انطا کی رحمہ اللہ نے فرمایا: ہر عافیت سے پہلے عفو درگزر ضرور ہوتی ہے، اگر عفو نہ ہو بلاء وآزمائش ضرور پیش آئے۔

۱۴۰۵۸-عبداللہ وابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالعزیز ابن محمد سے مروی ہے کہ انطا کی رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی معبود کو خالص توحید، عظیم قدرت وسلطنت، ملک وجبروت، عدل وغلبۂ جمیل عفو واحسان وکرم، من وعطاء اور جمیل افعال سے پہچان لیتا ہے وہ مخلوق کے الگ ہٹ کر اسکی عبادت میں مشغول ہو جاتا ہے، اسکی کفایت پر قناعت کرتا ہے، اسکے عظیم عقاب اور دردناک عذاب سے راضی رہتا ہے، یا تو عظیم ثواب وافر جزاء کی امید کے لئے یا بسبیل شکر کے طور پر، یا محبت وشوق جمیل احسان ومتواتر احسانات اور عظیم عطا کے طور پر یا اس کے جمیل ستر، کریم درگزر اور اصل ذات کی معرفت جو ضرر، نفع، موت، حیات نشور کا مالک ہے بایں طور کہ تم نکالو اللہ کی معرفت اور اخلاص توحید کو حجت ترکیب اور حجت معقود سے اس پر فرمان باری تعالیٰ شاہد ہے۔

اولم ینظروا فی ملکوت السموات والأرض وماخلق اللہ من شیء (اعراف:۱۸۵)

کیا وہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت کی طرف نہیں دیکھتے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے پیدا کر رکھا ہے۔

سو جو ہم نے ذکر کیا اس میں یقین رکھنے والے عقلاء کے لئے نشانیاں ہیں پس اللہ تعالیٰ نے عقل والوں کے لئے تدبیر واعتبار فرض کیا ہے تا کہ اس کے ذریعے اللہ کی ربوبیت خالص توحید، لطف کاریگری پر استدلال قائم کریں کہ وہ تمام مخلوق کا خالق ہے رہا یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ذیل کے فرمان کے بعد فکر کرنا ضروری ٹھہرا۔

وفی الارض آیات للموقنین (ذاریات:۲۰) اور زمین میں یقین کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

وفی انفسکم افلا تبصرون (ذاریات:۲۱) اور تمہارے اپنے نفسوں میں بھی (نشانیاں ہیں) کیا تم دیکھتے نہیں ہو؟

پس احوال تین قسم کے ہیں، ایک حالت محمود ہے اور دو حالتیں مذموم ہیں۔ حالت محمود وہ ہے جس میں لطف داخل ہو اور عقل وعلم اس پر دلالت کرے۔ دو مذموم حالتیں غفلت اور بے خوفی ہیں حواس پانچ ہیں اور چھٹا یعنی دل ان کا بادشاہ ہے، حواس خبریں وصول کرتے ہیں پس جس قدر کے مطابق حواس اخبار کو لائیں ان پر بادشاہ کی تدبیر ہوتی ہے، اور جو خوفزدہ ہوا احوال غفلت کے ضرر سے دل کا تفقد اس میں اکثر ہوتا جاتا ہے اور جیسے احوال پیش آئیں عقل بر صحت نظر اسکی تکذیب نہیں کرتی، جس نے بصر پر نظر کو مقدم کیا نظر اسے بصر کا فائدہ دے گی، میں نے پوچھا نظر کا کیا معنی ہے فرمایا: نظر سے بصیر ہو جاتا ہے پھر بصر اس کو یقین فراہم کرتی ہے، پھر اس کے لئے عمل مؤنث کو برداشت کرتا ہے تا کہ عنداللہ ثواب حاصل کر سکے: عاقل پر ضروری ہے کہ وہ اپنی امید پر واقفیت حاصل کرے، پس بردبار

دھوکہ نہیں کھاتا اور عقلمند اپنے نفس کو کھوٹ کا شریک نہیں بناتا، اسے فکر کا الہام ہوتا ہے اور جسے فکر عطا ہو جاتی ہے اسکے امور اور عقل مستحکم ہو جاتی ہے، فرصت میں اعمال کی تحصیل اور ابرار سرور ہے۔ ہر شر کے لئے کچھ جگہیں ہیں جن کے بعد باسرور ہوتا ہے یا غم وحزن، معرفت کی فہم تک اسکی اجناس پہنچتی ہیں جس طرح تاجر نفع بخش کپڑے کے پاس پہنچ جاتا ہے قوت عزم سے خواہش نفس مغلوب ہو جاتی ہے شی تک اسکی ضد کے واسطے سے پہنچنا ممکن ہے کسی چیز کا ترک کرنا اسکے لیئے جیسا نہیں ہو سکتا، بقدر یقین شک رفع ہوتا ہے، ادنیٰ شک سے بھی یقین لڑکھڑا جاتا ہے ھدایت کا نور انبیاء کے ساتھ استقرار پکڑے ہوئے ہے اللہ تعالیٰ کی حجت اہل عقل کے ساتھ قائم ہوتی ہے، پس کوئی اپنا حصہ لے لیتا ہے اور کوئی اپنا حصہ ضائع کر دیتا ہے پس پینے والے کیلئے کوئی حمد نہیں، تارک کے لئے کوئی عذر نہیں اللہ کی کتاب مخلوق وانبیاء علیہم السلام پر حجت ہے۔

۱۴۰۵۹- اپنے والد عبداللہ سے ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالعزیز بن محمد سے مروی ہے کہ انطا کی رحمہ اللہ نے فرمایا: جان لو جاہل وہ ہے دشمن کے علاج پر جسکا صبر قلیل ہو پر دشمن کے مساعد رہے اس کے مجاہدے کے لئے، پس یہ اس کے لائق ہے کہ ہنسنے والے اس پر ہنسیں، کلام کثیر ہے اور موجود ہے، اسکا جو ہر گراں ہے اور مفقود ہے، بلاشبہ علم کثیر وہ ہے کہ قلیل اسکا محتاج ہو اعمال کثیر ہیں جبکہ اعمال میں صدق قلیل ہے اشجار تو کثیر میں لیکن ان کا عمدہ پھل قلیل ہے، انسان کثیر ہیں لیکن عقل والے کم ہیں مافات کا ماقبی سے استدراک کرو، جو فاسد ہو چکا اسکی اصلاح طلب کرو، اپنی مہلت میں جلدی کرو غصہ آنے سے قبل ہی سوال سے پہلے جواب کی تیاری کرلو تاکہ حکام دنیا کے لئے ان کے سوال سے پہلے جواب پالے، آسمان کے حکم کے لیے تو نے کیا حجابات تلاش کر رکھے ہیں، عین ممکن ہے کہ تجھ سے معذرت نہ قبول کی جائے علم کی شہادتیں تیرے خلاف ہوں گی، پس ڈرو اس سے قبل کہ معاملہ تمہیں پیش آ جائے کہ تم غفلت میں ہو اور اصلاح تمہیں فوت کر جائے حالانکہ ہموم دنیا کے ساتھ تجھے آنے والی چیز نے فوت کر دیا ہے، تیری ناامیدی سے پہلے اجل کے منقطع ہونے کے وقت اور زوال نعمت کے باوجود صرف ندامت تک رسائی ہوتی ہے، ہائے افسوس کاش کہ تم حسرت کو پہچان لیتے ہائے افسوس وعظ ونصیحت کو تمہارا دل قبول کرتا، میں تمہیں وصیت کرتا ہوں اگر تم نے وصیت قبول کی دنیا میں موؤب وحکیم اور سلامتی میں رہو گے اور دنیا سے فقیر محتاج اور قابل رشک بن کر نکلو گے اور آخرت میں تم بادشاہ رہو گے۔

۱۴۰۶۰- اپنے والد، عباس بن حمزہ، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابو عبداللہ انطا کی رحمہ اللہ نے فرمایا: بندے کو اتنی عار بھی کافی ہے کہ وہ کوئی دعویٰ کرے اور پھر اس کو اپنے فعل سے ثابت نہ کر سکے یا غیر رب کے لئے دل کی توجہ کا کچھ حصہ مقرر کرے، یا اپنے رب کے ذکر کے باوجود وحشت محسوس کرے حتیٰ کہ اس سے کسی بدل کا خواہاں ہو، بندے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے ضمیر کی تصحیح کرے اور اپنے معاملہ کے ساتھ اور اپنے مطلوب کے ساتھ اپنے علم کے متعلق کرے پس جب اپنے نفس کے ان حقائق کو جان لے گا اپنے رب سے بھاگے ہوئے غلام کی طرح ملے گا۔

۱۴۰۶۱- عثمان بن محمد عثمانی، ابوبکر محمد بن احمد بغدادی، محمد بن احمد بغدادی، عبداللہ بن قاسم قرشی سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم رحمہ اللہ انطا کی نے اپنے بارے میں مجھے ذیل کے اشعار سنائے۔

الم تران النفس یردیک شرھا. وانک ماخوذ بما کنت ساعیا

فمن ذایریدالیوم للنفس حکمة. وعلماً یزیدالعقل للصدر شافیاً

ھلم الی الآن ان کنت طالباً. سبیل ھدی او کنت للحق باغیاً

(یہ ایک لمبا قصیدہ ہے جسکے تین اشعار ہدیہ قارئین ہیں ان اشعار کا اور بقیہ اشعار کا ترجمہ ذیل میں ہے)

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ نفس کی برائی تمہیں ہلاک کر دے گی اور تمہاری کمائی کی بدولت تمہاری دار و گیری کی جائے گی پس نفس

کے لئے حکمت کا متلاشی کون ہے اور علم کو کون ڈھونڈتا ہے جو اس کے سینے میں سفاء کو بڑھادے، اگر تم واقعی طالب ہدایت ہو تو پھر آجاؤ یا تم حق کے متلاشی ہو، میرے پاس خبروں کا علم مجرب ہے اس میں سے کچھ الہام سے ہے اور کچھ سماع سے ہے، میں تجھے ایسی خبریں دیتا ہوں جنکا عہد گزر چکا ہے اور اسلام کی ابتدا کیسے ہوئی جس وقت کہ اسلام ابتداء ایام میں تھا، اور اسلام نے کیسے پرورش پائی حتی کہ وہ حد کمال تک جا پہنچا اور پھر بوسیدہ کپڑے کی طرح کیسے ہوگیا، اس کے بعد میرے پاس علم کا عظیم جوہر ہے، علماء تجھے فائدہ پہنچائیں گے اگر تو کلام کو سن کر یاد کرلے، ایسا عظیم الشان علم جو دل کی کھوٹ کو صفائی میں تبدیل کردے، پس صبح صبح ہے اور قول محکم واضح ہے جو کہ یاقوت سے زیادہ گراں اور موتیوں سے زیادہ مہنگا، پس میں اللہ کی توفیق سے واضح ہوچکا ہوں اور یہ چیز الہام سے ہوچکی ہے چونکہ میں ایسے زمانے میں ہوں کہ اسکا وصف غروب ہوچکا ہے پس اجنبی ہوگیا ہے اہل کو وحشت میں مبتلا کئے ہوئے ہے، ہم اپنے دین کے وصف کی طرف سب سے زیادہ محتاج تھے اور عقل کی دلالتوں کا وصف ایک طرح سے آنی زمانی ہے، خیر وشر دونوں کے بڑے بڑے عجائب ہیں اگر تم یاد رکھو اور دل محفوظ رکھے، پس سب سے پہلے میں اس ذات کی حمد کرتا ہوں جس نے مجھے اسلام کا راستہ دکھایا جبکہ وہی خالق ہے، جب چاہا مجھے آدم کی نسل سے پیدا کیا اور میں سرکش جنوں میں سے شیطان نہیں ہوا، اگر اللہ تعالیٰ چاہتا مجھے شیطانوں سے پیدا کرتا اور میں گمراہ اور حق کا منکر ہوتا۔ لیکن شان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لطف وکرم کی مجھ پر برسات کی جب کہ میں زمین پر چلنے والا نہیں تھا، اس کے بعد مجھے دین احمد ﷺ کی طرف ہدایت دی اور جو پوشیدہ سوال تھا وہ مجھے سکھلایا، اللہ تعالیٰ نے مجھے نور، علم اور حکمت کی فہم عطا کی پس میں صرف اس ذات کا شکر ادا کرتا ہوں، اس وجہ سے میں اس ذات کی امید کرتا ہوں تب تو میری امید بھی صحیح ہے، اس وجہ سے میں اس ذات کی امید کرتا ہوں چونکہ اس نے مجھے تکلیف کی صعوبت نہیں دی لیکن اس کے لطف وکرم سے سب کچھ ہے جو کہ ابتداء ہی سے تھا، اگر میں عقل والا ہوتا میں اس سے امید نہ رکھتا میں خوف والا ہوتا اور میرا شکر میرے شانہ بشانہ رہتا، اگر میں اسکی امید کروں اس کی عمدہ کاریگری کی بدولت میں شکر کرتا ہوں اس وقت میری حیاء بھی درست ہوتی پس میرا شکر ہے جب کہ میں حق کا عالم ہوا شر کا منکر اور خیر کا وصیت کرنے والا۔ اس کے بعد میرا بیان اپنی ذات کے لئے ہے اور میرا بیان غیر کے لئے ہوگا میں ابتداء سے اسے پہچان لوں، پس یہ خبریں عجیب عجیب ہیں پس جو وصف ہوگا وہ بحالہ ہوگا، بات کیسے ہوسکتی ہے جبکہ وہ حق کا عالم ہو پس دوری ہے اس سے ناامیدی نجات نہ دے گی، اور یہ اس لئے کہ لوگوں نے خواہش نفس حق پر سراً وجہراً وعلانیۃً ترجیح دی ہے پس یہ برائی کا زمانہ ہے اس کے راستے سے بچو چونکہ برائی کا راستہ مہلک ہے، عنقریب تیرے پاس کچھ ایسی خبریں آئیں گی جو تجھے برانگیختہ کردیں گی کہیں گے خواہش نفس کو چھوڑ دو حالانکہ میں تو سعی وکوشش کرتا ہوں تاکہ خواہش کو دیس نکالا دوں، اپنے نفس سے مجاہدہ کرو بلاشبہ میں اسکی طرف مائل ہوجاتا ہوں، آج میں خواہش نفس کو چھوڑنے کی طاقت کیسے رکھتا ہوں حالانکہ نفس میری لگام کا مالک ہوچکا ہے، بہرمشقت نفس مجھے کھینچ کرلے جاتا ہے اور جو ذاتی رونق ہو وہ طبع کے پاس ظاہر ہوجاتی ہے، پس میں نفس وخواہش کے پاس پابند سلاسل ہوگیا ہوں وہ دونوں اپنی طاقت کے بقدر مجھے پکڑ کر کھینچ رہے ہیں۔

۱۴۰۶۲-احمد بن سلیمان بن ایوب بن خذلم دمشقی، ابوزرعہ دمشقی، احمد بن عاصم حبینی، مالک بن انس، سے مروی ہے کہ نافع زیاد بن ابی زیاد کے پاس بیٹھے ہوئے تھے چنانچہ جب زیاد کی وفات ہوئی تو نافع ہمارے پاس سے گزرتے اور ہم کہتے کیا ہم آپ کے لئے وسعت پیدا کریں اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت کرے؟ نافع رحمہ اللہ ہمارے پاس بیٹھنے سے انکار کردیتے اور فرماتے ان مجلسوں سے بچو۔

## (۴۴۸) محمد بن المبارک رحمہ اللہ تعالیٰ[1]

حضرات تبع تابعین کرام میں سے ایک ابوعبداللہ محمد بن مبارک صوری رحمہ اللہ بھی ہیں، عقل تام کے مالک، متقی پرہیز گار اور فصاحت و بیان کے مالک تھے۔

۱۴۰۶۳- اپنے والد عبداللہ سے، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبداللہ بن محمد دمشقی سے مروی ہے کہ محمد بن مالک رحمہ اللہ صوری نے فرمایا: صادقین کے اعمال دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتے ہیں اور ریا کاروں کے اعمال جوارح (اعضاء) کی حد تک ہوتے ہیں اور وہ بھی لوگوں کے لئے، پس جو سچا ہو وہ اپنے عمل اللہ تعالیٰ کے لئے کرے نہ کہ لوگوں کو بتانے کے لئے۔

۱۴۰۶۴- عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبداللہ بن محمد بن دمشقی، محمد بن مبارک صوری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو کہ تم اپنے نفس کو بھی اللہ کے تقویٰ پر مطلع نہ کرو کہیں تمہارے دل پر آفت نہ پڑ آئے۔

۱۴۰۶۵- عبداللہ و ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد، عبداللہ بن محمد سے مروی ہے کہ محمد بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: تم خوفزدہ ہوتے ہو قطعہ کے وقت کہ تم اسکی طرح جلدی کرتے ہو (یعنی دنیا کے حصول کے لئے جلد بازی کرتے ہو) جبکہ تم اللہ تعالیٰ کے حقوق کے فوت ہونے سے خوفزدہ نہیں ہوتے ہو، رک جاؤ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے بلاشبہ تمہارے دل اسے اللہ کی محبت کے سوا کوئی چیز ظاہر نہیں کرے گی، تیرے دل میں ایک بھوک ہے اسکی سیری صرف اللہ کے ذکر سے ہوسکتی ہے اور تیرے دل میں ایک پیاس ہے جسے ذکر کی لذت مناجات ہی مٹا سکتی ہے، ایک مرتبہ فرمایا: تمہیں صرف خواہش نفس میں متغیر دیکھا جارہا ہے، اس مؤمن نے جھوٹ بولا جس نے معرفت حق کا دعویٰ کیا اور ہاتھ اسکا طلب کثرت دنیا میں مشغول ہو، جس نے اپنا ہاتھ دوسرے کے پیالے میں ڈالا اسے ذلت کی دہلیز پر جھکنا پڑتا ہے، میں کسی ایسے آدمی کے لئے اثبات کا اقرار نہیں کرتا ہوں جو اللہ کی محبت کا دعویدار ہو اور اپنے تینں انگلیوں سے ثرید لاپے جارہا ہو۔

۱۴۰۶۶- عبداللہ و ابوحیان، ابراہیم بن محمد، عبداللہ بن محمد، محمد بن مبارک سے مروی ہے کہ معرفت باللہ یہ ہے کہ تم اپنے نفس کو غیر کے خواہش کا مطیع بنادو اور طلب دنیا کا ایک آسان طریقہ بنالو۔

۱۴۰۶۷- ابومحمد بن حیان، ابراہیم، عبداللہ سے مروی ہے کہ محمد بن مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: اس آدمی نے اللہ پر ایمان نہیں رکھا جس نے ان امور میں مخلوق سے امیدیں وابستہ کرلیں جنکی ضمانت اللہ تعالیٰ نے اٹھا رکھی ہے۔

۱۴۰۶۸- عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد سے مروی ہے کہ محمد بن مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگ اپنے نفسوں کی خاطر تجارت میں زہد اختیار کرتے ہیں اور اپنے نفسوں کو غیروں سے منسلک کرتے ہیں۔

۱۴۰۶۹- ابوالفتح بن حسین بن محمد بن سہل حمصی واعظ، ابوحسن محمد بن ایوب صموق عابد، محمد بن اصبغ بن فرج سے مروی ہے کہ محمد بن مبارک صوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں بیت المقدس کے ایک پہاڑ میں چکر کاٹ رہا تھا، یکایک میں نے ایک انسانی سایہ دیکھا جو پہاڑ سے نیچے اتر رہا تھا جب میں اس سائے کی قریب پہنچا کیا دیکھتا ہوں کہ وہ ایک عورت ہے اس نے صوف کا کرتا پہن رکھا ہے اور صوف کی چادر اوڑھی ہوئی ہے، جب میرے قریب آئی مجھے سلام کیا میں نے اسے سلام کا جواب دیا پھر کہنے لگی: اے آدمی تم کہاں سے ہو؟ میں نے جواب دیا: میں اجنبی مسافر آدمی ہوں، کہنے لگی: سبحان اللہ! کیا تم اپنے مالک کے ساتھ بھی غریب الوطن کی

---

[1] التاریخ الکبیر ۱/ت ۲۶۰، والجرح ۸/ت ۴۴۵، والجمع ۲/ ۴۴۲، وسیر النبلاء ۱۰/ ۳۹۰، والکاشف ۳/ت ۵۲۱۳، وتهذيب التهذيب ۹/ ۴۲۳، وتهذيب الكمال ۵۵۷۷.

وحشت محسوس کرتے ہو حالانکہ تمہارا آقا اجنبیوں کو بھرپور انس فراہم کرتا ہے اور فقراء کی خبر گیری کرتا ہے؟ میں سن کر رو پڑا، عورت بولی کیا علیل روتا ہے جب وہ عافیت کا مزہ چکھ لے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں؟ چونکہ کسی خادم نے دل کی خدمت نہیں کی جو کہ ایسے رونے سے زیادہ محبوب ہے، اور رونے میں بھی ہچکیوں سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہیں، میں نے کہا: مجھے حکمت کی تعلیم دو بلاشبہ میں تمہیں حکیم سمجھتا ہوں، اس نے یہ اشعار پڑھے۔

دنیا غرارۃ فدعها. فانها مرکب جموح
دون بلوغ الجهول منها. منیته نفسه تطیح
لاترکب الشر واجتنبه. فانه فاحش قبیح
والخیرفاقدم علیه ترشد. فانه واسع فسیح

دنیا سراپا دھوکہ ہے پس اسے چھوڑ دے، چونکہ دنیا نافرمان سواری کی مانند ہے، ناواقف کو مقصود تک پہنچانے سے پہلے ہی ہلاک کردیتی ہے، شر و برائی کا ارتکاب مت کرو اور اس سے اجتناب برتو چونکہ شر سراسر فاحش و قبیح ہے، خیر کی طرف پیش قدمی کرو رشد وہدایت پاؤ گے چونکہ بھلائی میں فراخی اور وسعت ہے۔

میں نے عورت سے کہا: مجھے مزید وعظ نصیحت کرو کہنے لگی: سبحان اللہ! کیا ہمارے اس موقف میں ایسی چیز نہیں جو تمہیں فوائد سے مستغنی کردے؟ میں نے کہا: مجھ میں بے نیازی نہیں (یعنی میں نصیحت مزید کا طلبگار ہوں) کہنے لگی: تیرے رب کی محبت اسکی ملاقات کا شوق ہے چونکہ ایک دن اس کی محبت وشوق میں اللہ کے اولیاء رنگے ہوں گے۔

۱۴۰۷-عبداللہ، محمد بن یوسف (محمد بن مبارک کے مریدوں سے ملاقات کررکھی ہے) کہتے ہیں میں ایک مسجد میں داخل ہوا اس میں ایک نوجوان کو دیکھا اس کے ارد گرد لوگ جمع تھے کچھ کھڑے تھے اور کچھ بیٹھے، ان میں نوجوان کے سب سے زیادہ قریب ایک کھڑی جماعت تھی جو اس نوجوان سے لگاتار سوال کیے جارہی تھی، اور اکثر لوگ علم آخرت کے بارے میں سوال کررہے تھے، وہ نوجوان لوگوں کو بڑی فراخ لسانی سے جواب دے رہا تھا، اسکا ہر جواب حکمت ومعرفت سے لبریز تھا، ایسی زبان استعمال کرتا کہ مسائل پر ذرا برابر بھی غصے کا اظہار نہ ہونے پاتا اس کی زبان بڑی روانی سے چل رہی تھی جو بات بھی زبان سے نکلتا برمحل ہوتی گویا اس کی زبان فصاحت وبلاغت کا عین مرقع تھی، لوگ متفرق ہوئے تو میں آگے بڑھ کر اس کے قریب جا پہنچا اور اسکے غم میں برابر کا شریک ہوگیا، میں اس کے قریب بیٹھ گیا اور اپنے پراگندہ خیالات کو مجتمع کرنے لگا چنانچہ ہلکے غصیلے انداز میں میری طرف دیکھا اور خود ہی بولا السلام علیکم! غم وحزن سے بچو، کہہ کر مہر سکوت کو توڑا اور میرے لئے آگے کلام کرنا آسان کردیا، چنانچہ جب میری زبان کی گرہ کھل گئی اور شرم کے پردے چاک ہوگئے میں نے سوال کے راستے ہموار سمجھے اور کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے! یہ کونسا راستہ ہے جسکو قطع کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے محمد عربی ﷺ کو دیا ہے؟ کیا اس راستے کا منار (نور) واضح ہونا چاہتا ہے؟ نوجوان نے کہا: جی ہاں، رہا راستہ سو وہ ایمان باللہ ہے اور محمد ﷺ کا طریق ہے جو کہ دنیا سے آخرت تک اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والوں کے لئے کھینچ دیا گیا ہے، جو آدمی اس راستے کو قطع کرنے کا ارادہ کرتا ہے وہ عزت پاتا ہے اور دوسرے کو عزت بخشتا ہے۔ (اگر چہ وہ اپنے اختیار سے خواہشات سے مغلوب ہو کر راستے سے عدول کرجائے۔ اسکو اللہ تعالیٰ کا قول لازم آتا ہے: "ولاتتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ" اور تم مختلف راستوں کی اتباع مت کرو کہیں تم اللہ کے راستے سے تفرقے کا شکار نہ ہوجاؤ" (انعام: ۱۵۳) میں نے کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے وہ کونسا ایمان ہے جو بندے کو آخرت کے عمدہ انجام تک پہنچادے؟ نوجوان بولا! بلاشبہ تم نے جو ایمان باللہ کے متعلق پوچھا ہے یہ ایمان ظاہر بھی ہے اور ایمان باطن بھی ایمان ظاہر سے ستر ظاہر واقع ہوتا ہے اور ایمان باطن سے حشیت باطن پیدا ہوتی ہے، میں نے پوچھا: ایمان ظاہر کیا ہے؟ کہا: زبان

ہے اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار اور بدن سے اللہ کے فرائض پر عمل کرنا ایمان ظاہر ہے اس سے ستر ظاہر واقع ہوتا ہے، اس سے بندہ اپنے مال و جان کو محفوظ کر لیتا ہے، رہی بات ایمان باطن کی جس سے خشیت باطنہ واقع ہوتی ہے پس وہ ایمان قلب ہے، اور وہ تین قسموں پر ہے، پہلی قسم اللہ کی وعید و وعدے کی تصدیق کرنا ہے، دوسری قسم یہ کہ بغیر معرفت کے اللہ سے حسن ظن رکھنا اور تیسری یہ کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسے کے متعلق تہمتوں کو دور کرنا، میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے: ان تین چیزوں کی تفسیر کیجئے، کہا جی ہاں، تصدیق وہ عین معرفت باللہ ہے چونکہ جب معرفت صحیح ہو جاتی ہے دل سے شک شبہ زائل ہو جاتا ہے اور پھر دل تصدیق پر دلالت کرتا ہے، جب دلوں میں یہ چیز پختہ ہو جاتی ہے اور عقائد مستحکم ہو جاتے ہیں اس سے پھر نور کی شعاعیں اٹھتی ہیں، اب یہاں تصدیق رب کی طرف دل کو پورا سکون میسر ہوتا ہے انہی امور پر وعدے کا وقوع ہوا ہے، اب مقصد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے امر کردہ احکام ہوتے ہیں، میں نے کہا: حسن ظن کی کیا تفسیر ہے؟ کہا: جس نے معرفت باللہ کو پہچان لیا اپنی عادات کو قابل تحسین بنایا اللہ تعالیٰ پر استحقاق نہ سمجھتے ہوئے تو ہو کی کی طرف ابتداء خلقت کی نعمت سے کہ بلا شبہ وہ تفضل ہے من اللہ اس پر تو عقل باطن کی نظر کو قائم کرتا ہے اشیاء میں پس ہر اس چیز کو دیکھتا ہے جس سے جہل ختم ہو جائے علم کی معرفت سے جو کہ محتاج ہے اسکے تقوی کا اور طلب اضافہ رب کی تصدیق میں پس جو بھی اس کی تدبیر ہوتی ہے اسکا حسن ظن پیدا ہوتا ہے، وہ سمجھ جاتا ہے کہ اسکی تصدیق کمزور ہو چکی اور اپنے رب سے جاہل ہونے کی وجہ سے اسکا حسن ظن ضعیف ہو چکا، میں اس مقام پر پہنچ کر جہل کے پردے چھٹ جاتے ہیں اور نظر کی بصیرت واقع ہوتی ہے ضرر جہل سے انکشاف ہوتی ہے، جب یہ چیز بطور معرفت کے اسکے دل میں پختہ ہو جاتی ہے اس وقت اللہ تعالیٰ اسے مٹی سے حسن خلقت کی طرف منتقل کر دیتے ہیں اور استواء عافیت سے اس کی خلقت کو مزین کر دیتے ہیں۔ میں نے کہا: تہمتوں کا مخرج کہاں سے ہو سکتا ہے؟ کہا معرفت کی کمزوری سے اور دل کی قلیل تصدیق سے اور معرفت میں دل جمعی کے نہ ہونے سے، میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے میرے لئے ایک مثال بیان کر دیجئے تا کہ بات سمجھنا میرے لئے آسان ہو جائے، کہا: مجھے بتاؤ ایک آدمی کو تم وعدہ خلافی سے پہچانتے ہو پھر وہ تمہارے لئے کسی چیز کی ضمانت دے دے کہ اگر وہ وفا کرے گا تب تمہاری نجات ہوگی اور اگر تم سے دھوکہ کر جائے تو اس میں تمہاری ہلاکت ہوگی کیا تم اس وعدے سے راضی ہو گے؟ میں نے نفی میں جواب دیا، کہا: سو جس آدمی کو تم وعدہ خلاف نہ سمجھو وہ تمہارے نزدیک کیا ہوگا؟ میں نے کہا وہ وعدہ وفا غیر متہم ہوگا، کہا: اسی طرح معرفت باللہ کا تمہارا وعدہ بھی وعدہ وفا ہے عقد تہمت نہیں ہے وعدہ خلافی میں عقد وفا نہیں ہوتی پس جسکی معرفت کمزور ہوگی اس کی تصدیق بھی کمزور ہوگی اور اسکا حسن ظن بھی کمزور ہوگا اور ان تہمتوں کا وقوع ہوگا جو کہ نفوس معرکہ خیز کی طرف نظر کو واجب کرتی ہیں اسباب حیلہ کے ثبوت کے لئے واقع ہونے والے وعدہ کی طلب میں، میں نے کہا حسن ظن اصل ہے اس کی فروع کیا کیا ہیں؟ کہا حسن ظن کی فروع سکوت، بھروسہ، طمانیت اور رضاء ہیں میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے ان اشیاء کے بارے میں مجھے خبر دیجئے آیا کہ وہ ایک ہی معنیٰ کی طرف لے جاتی ہیں یا مختلف معانی کی طرف، کہا: اے نوجوان: سکون کا وجود معرفت کے یقین سے ہے نہ کہ ایمان کی معرفت سے پس اسے ایمان کے یقین کا ایک شعبہ چھوٹا ہے، میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! آپ نے میری عقل کو مجروح کر دیا ہے اب اسکا علاج بھی کیجئے اور مجھے اپنی رفاقت سے شفا بخشئے، کہا: اے نوجوان: مجھے پستی میں بہتے ہوئے پانی کے بارے میں خبر دو جبکہ اسے سیلاب اپنے ریلے میں چھپا کر رکھ دے کیا وہ پانی سیلاب کے ریلے میں ساکن ہوگا یا متحرک؟ اسی طرح معرفت بھی دل کی طرف اپنے بہتے ہوئے ریلے میں ہوتی ہے وہ بھی تحصیل قلب میں متحرک غیر ساکن ہوگی، اور جب دل کے بہاؤ میں اسکی موافقت ہو جاتی ہے تو اس وقت پانی کے مخصوص ٹھکانے کی طرح سکون میں آ جاتی ہے، کہا: اے نوجوان مجھے نشیب میں گرنے والے پانی کے بارے میں خبر دو کہ سیلاب میں پہنچنے کے بعد تمہیں دکھائی دیتا ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا: اسکی وجہ پوچھی؟ میں نے کہا: چونکہ جب پانی سیلاب کے متاپے پانی میں پہنچا تو اسکی طبع میں ڈھل گیا اور اسکی گہرائی میں پہنچ کر اپنا نور بھی ضائع کر دیا! کہا:

اسی طرح جب معرفت قلب میں جاگزیں ہوجاتی ہے اور تصدیق وبھروسہ بھرپور اس کے شامل حال ہوجاتا ہے تو دل سے موکد علوم کا خروج ہوتا ہے اور دل کی گندگیاں ختم ہوجاتی ہیں جو کہ آفات وسوسوں کی شکل میں ہوسکتی تھیں، کہا: اے نوجوان مجھے بتاؤ: کیا پانی جب سیلاب میں آپڑا کیا اس میں پینے کی صلاحیت موجود رہتی ہے؟ میں نے کہا: نہیں: کہا اسی طرح معرفت جب غیر یعنی غیر صاف ہو عقول اس سے پینے کی صلاحیت نہیں رکھتے، کہا: اے نوجوان میری مثال سمجھے ہو؟ میں نے نفی میں جواب دیا: کہا: تم بہت سارے علماء کو دیکھو گے ان کا علم جب دنیا سے ردی ہوگیا ہوتا ہے ان کا علم عقلاء کی پیاس بجھانے کی صلاحیت نہیں رکھتا ہوتا۔ کہا: مجھے بتاؤ جو پانی مستقل بنفسہ ہو کیا دوسرے پانی سے امتیاز نہیں رکھتا؟ میں نے کہا وہ پانی مستقل بنفسہ ہے، کہا: اسی طرح عالم کا علم جب اسی کی رہنمائی نہ کرے غیر کی راہنمائی کیسے کرے گا۔ واللہ اعلم۔

**مسانید محمد بن مالک رحمہ اللہ**...... محمد بن مبارک رحمہ اللہ نے اعلام وثبات سے احادیث روایت کی ہیں تاہم ان کی سند سے مروی چند احادیث درج ذیل ہیں۔

۱۴۰۷۱- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن حسین مصیصی، محمد بن مبارک صوری، مغیرہ بن عبدالرحمن ابوزناد، اعرج، ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے قسم اور ایک گواہ کے ساتھ فیصلہ حاصل کیا ہے۔

حدیث کا مطلب ومفہوم گزر چکا ہے۔

۱۴۰۷۲- سلیمان بن احمد، موسیٰ بن عیسیٰ بن منذر، محمد بن مبارک، عمرو بن واقد، یونس بن میسرہ، ابوادریس حولانی کے سلسلہ سند سے حضرت ابودرداءؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خبردار! بلاشبہ دنیا میں زہد حلال کو حرام قرار دینے اور مال ضائع کرنے سے نہیں اختیار کیا جاسکتا، لیکن دنیا میں زہد یوں اختیار کیا جاسکتا ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اس پر تمہارا اعتماد زیادہ ہو بنسبت اس کے کہ جو کچھ تمہارے پاس ہو اور جو مصیبت تمہیں پہنچ جائے اسکے ثواب کے لئے تمہیں زیادہ رغبت ہو بنسبت اس کے کہ وہ مصیبت تمہارے لئے باقی ہوتی۔[۱]

۱۴۰۷۳- سلیمان بن احمد، موسیٰ بن عیسیٰ، محمد بن مبارک صوری، عمرو بن واقد، اسماعیل بن عبیداللہ، ام درداء، یونس بن حبیش، ابوادریس خولانی کے سلسلۂ سند سے حضرت معاذ بن جبلؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بتوں کی پوجا کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے سب سے پہلے شراب نوشی اور مردوں کے ساتھ جھگڑنے سے منع کیا ہے۔[۲]

۱۴۰۷۴- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن عمرو بن عبدالخالق، ابراہیم بن ھانی، محمد بن مبارک صوری، صدقہ بن خالد، یزید بن واقد، بشر بن عبیداللہ، ابوادریس خولانی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابودرداءؓ کہتے ہیں: میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اچانک سامنے سے ابوبکرؓ تشریف لائے اور تہبند اوپر اٹھا رکھی تھی حتی کہ گھٹنے بھی دکھائی دے رہے تھے، جب رسول اللہ ﷺ نے انھیں دیکھا اور فرمایا: تمہارا ساتھی کچھ پریشان سا لگ رہا ہے، پس سامنے سے آئے اور رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا اور کہا: یا رسول اللہ! میرے اور عمرؓ کے درمیان کچھ تکرار سا ہوگیا تھا مجھ سے کچھ زیادتی سرزد ہوگئی تھی پھر مجھے اس پر ندامت ہوئی تاہم میں نے عمر سے معافی کا مطالبہ کیا مگر وہ انکار کرگئے حتی کہ میں ان کے پیچھے پیچھے بقیع تک گیا وہ اپنے گھر میں چلے گئے اور میں آپ کی طرف لوٹ آیا: رسول اللہ ﷺ نے تین بار فرمایا: اے ابوبکر اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے: بعد میں عمرؓ کو بھی اس پر ندامت ہوئی کہ ابوبکرؓ نے ان سے معافی کا مطالبہ کیا تھا مگر

---

۱۔ مجمع الزوائد ۱۰/۲۸۶، وکنز العمال ۶۱۹۲.

۲۔ السنن الکبری للبیھقی ۱۰/۱۹۴، وکنز العمال ۱۳۱۶۱.

انہوں نے معاف کرنے سے انکار کردیا، وہ بھی اپنے گھر سے نکل کر حضرت ابوبکرؓ کے گھر پر تشریف لائے گھر والوں سے ابوبکرؓ کے بارے میں پوچھا: گھر والوں نے نفی میں جواب دیا اور کہا: شاید وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلے گئے ہوں، پس عمرؓ فوراً رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور ان کے چہرے کا رنگ بدلا ہوا تھا حتی کہ ابوبکرؓ ڈر گئے کہ کہیں عمرؓ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کے دل میں کوئی بات نہ آ جائے، جب ابوبکرؓ نے یہ کیفیت دیکھی فوراً گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! مجھ ہی سے زیادتی ہوئی ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف مبعوث کیا ہے تو تم لوگوں نے میری (اول واہلہ میں) تکذیب کی جبکہ ابوبکرؓ نے (ڈنکے کی چوٹ پر) میری تصدیق کی اپنی جان اور اپنے مال کو مجھ پر نچھاور کردیا اور میری غم خواری کی کیا تم مجھ سے میرے ساتھی کو چھڑا دو گے؟ تین بار یہ بات ارشاد فرمائی۔[1]

۱۴۰۷۵- سلیمان بن احمد، حبوش بن رزق اللہ، عبداللہ بن یوسف، صدقہ بن خالد سے بمثلہ روایت ہے۔

۱۴۰۷۶- عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن جعفر بن سعید، ہیثم بن خالد محمد بن مبارک صوری، یحییٰ، حکم بن عبداللہ، قاسم بن محمد، اسماء بنت ابی بکر کے سلسلۂ سند سے ام رومان کی حدیث مروی ہے کہ: میں نماز کے دوران ادھر ادھر جھک رہی تھی مجھے ابوبکرؓ نے دیکھ لیا: مجھے سختی سے ڈانٹا قریب تھا کہ میں نماز توڑ دیتی، پھر کہنے لگے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "جب تم میں سے کوئی آدمی نماز میں مشغول ہو اسے چاہیے کہ اپنے اعضاء کو سکون میں رکھے اور یہودیوں کی طرح ادھر ادھر نہ جھکے، بلاشبہ اعضاء کو سکون میں رکھنا تمام صلوٰۃ میں سے ہے۔[2]

۱۴۰۷۷- ابوبکر بن صدر، ابوربیع حسین بن ہیثم مھری، ہشام بن عمار، معاویہ بن یحییٰ طراطیسی، حکم بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے بمثل مذکور کے حدیث مروی ہے۔

۱۴۰۷۸- سلیمان بن احمد سمید ع، محمد بن مبارک صوری، بقیہ، ابومریم غسانی، عطیہ بن قیس کے سلسلۂ سند سے حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ آنکھ سرین کا سر بند ہے پس جب آنکھ سو جاتی ہے سر بند کھل جاتا ہے پس جو آدمی سو جائے اسے چاہیے کہ وہ وضو (دوبارہ) کرے۔[3]

۱۴۰۷۹- ابواحمد محمد بن احمد غطریفی، یحییٰ بن محمد بن صاعد، یوسف بن سعید بن مسلم، محمد بن مبارک، عبدالرزاق بن عمر، زہری، سالم کے سلسلۂ سند سے ابن عمرؓ کی حدیث ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ تین آدمیوں کی ایک جماعت سفر پر نکلی" پھر طویل غار والا قصہ ذکر کیا۔

۱۴۰۸۰- محمد بن عبدالرحمٰن بن فضل، عبداللہ بن ابی داؤد، عبدالسلام بن عتیق سلمی، محمد بن مبارک، عبدالحمید بن سلیمان، علاء بن عبدالرحمٰن عبدالرحمٰن سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے لوگوں کو کسی ہدایت بھرے کام کی طرف دعوت دی اس کو اپنا اجر بھی ملے گا اور اس کی اتباع کرنے والوں کا بھی اجر ملے گا لیکن متبعین کے اجر میں سے کچھ بھی کم نہیں کیا جائے گا۔

۱۴۰۸۱- محمد بن عبدالرحمٰن بن الفضل، عبداللہ بن ابی داؤد، عبدالسلام بن عتیق السلمی، محمد بن المبارک، عبداحمید بن سلیمان، علاء بن عبدالرحمٰن، عبدالرحمٰن، ابوہریرہؓ سے مروی ہے فرمایا حضور ﷺ نے فرمایا: جو بھی ہدایت کی طرف بلائے اس کے لئے اس کا اجر ہے اور ان کا اجر و ثواب بھی جو اس کی پیروی کریں بغیر ان کے ثواب سے کمی کے۔

---

[1] صحیح البخاری ۵/۶، ۷۵، وفتح الباری ۷/۱۸. والسنن الکبری للبیہقی ۱۰/۲۳۶، ونصب الرایۃ ۱/۲۹۸.

[2] کنز العمال ۲۰۰۹۶، والکامل لابن عدی ۲/۶۲۰.

[3] المعجم الکبیر للطبرانی ۱۹/۳۷۳، وسنن الدارمی ۱/۱۸۴. والسنن الکبری للبیہقی ۱/۱۱۸، ومشکاۃ المصابیح ۳۱۵.

۱۴۰۸۲-سلیمان بن احمد، موسیٰ بن عیسیٰ بن منذر، محمد بن مبارک صوری، عمرو بن واقد، یونس بن میسرہ بن حلبس، ابوادریس خولانی، معاذ بن جبلؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ایک پاگل اور ایک زمانہ فترت میں ہلاک ہونے والے کو لایا جائے گا پاگل کہے گا اے میرے رب! کاش تیرا عہد اگر مجھے پہنچا ہوتا تو لامحالہ اس آدمی سے زیادہ سعادت مند ہوتا جسے تیرا عہد پہنچ چکا تھا: فترت میں ہلاک ہونے والا کہے گا: اے میرے رب! کاش اگر تو نے مجھے لمبی عمر دی ہوتی تو وہ آدمی جسکو فی الواقع تو نے عمر دراز عطا فرمائی تھی وہ مجھ سے زیادہ سعادت مند نہ ہوتا۔ حکم ہوگا: میں تمہیں ایک چیز کے بارے میں حکم دوں کیا تم میری فرماں برداری کرو گے؟ کہیں گے۔ تیری عزت کی قسم ہم ضرور فرماں برداری کریں گے۔ حکم ہوگا: جاؤ اور آگ میں داخل ہو جاؤ (بالفرض) اگر وہ جہنم میں داخل ہو جائیں آگ انھیں کچھ نقصان نہیں پہنچائے گی، فرمایا: ان پر آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلے چھوٹ جائیں گے وہ گمان کریں گے کہ یہ شعلے اللہ کی مخلوق کو ہلاک کر دیں گے پس وہ جلدی سے الٹے پاؤں واپس پلٹ آئیں گے اور کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نکلے تیری عزت کی قسم! ہم آگ میں داخل ہونا چاہتے ہیں لیکن ہمارے اوپر آگ کے شعلے آپڑتے ہیں ہمیں گمان ہوتا ہے کہ وہ اللہ کی مخلوق کو ہڑپ کر جائیں گے، اللہ تعالیٰ انھیں دوسری مرتبہ حکم کریں گے لیکن وہ پہلے کی طرح واپس لوٹ آئیں گے اور وہی بات کہیں گے جو پہلے کریں گے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرمائیں گے: میں تمہیں پیدا کرنے سے پہلے ہی جانتا تھا کہ تم نے عمل نہیں کرنا ہے اور میں نے تمہیں اپنے علم کے مطابق پیدا کیا ہے اور تم نے میرے علم ہی کی طرف پہنچنا ہے پس انھیں آگ ہڑپ کر جائے گی۔[1]

۱۴۰۸۳-سلیمان بن احمد، موسیٰ بن عیسیٰ، محمد بن مبارک، ہارون بن واقد، یونس بن میسرہ، ابوادریس خولانی کے سلسلۂ سند سے حضرت معاذ بن جبلؓ کی روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! مجھے ایک ایسا عمل بتائیں جسے میں کر کے جنت میں داخل ہو جاؤں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ اگر چہ تمہیں سخت عذاب دیا جائے یا آگ میں جلا دیا جائے، اپنے والدین کی فرمانبرداری کرو اگر چہ وہ تمہیں اپنے اہل و مال کو چھوڑ دینے کا حکم دیں۔ نماز جان بوجھ کر مت چھوڑو چونکہ جو آدمی جان بوجھ کر نماز چھوڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے بری الذمہ ہو جاتے ہیں، شراب نہیں پینا چونکہ وہ ہر برائی کی جڑ ہے، اہل امر سے جھگڑو نہیں اگر چہ تمہیں معاملہ اپنے حق میں ہی کیوں نہ معلوم ہو، اپنی وسعت کے بقدر اپنے اہل وعیال پر خرچ کرو، تادیباً اپنا ڈنڈا ان سے نہ ہٹاؤ اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں انھیں ڈراتے رہو۔[2]

۱۴۰۸۴-سلیمان بن احمد، موسیٰ بن عیسیٰ، محمد بن مبارک، عمرو بن واقد، یونس بن میسرہ کہتے ہیں ہم عیادت کرنے یزید بن اسود کے پاس گئے (ہم ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں) واثلہ بن اسقعؓ تشریف لائے یزید بن اسود نے اپنا ہاتھ بڑھا کر ان کا ہاتھ پکڑا اور اپنے چہرے اور سینے پر ملا چونکہ واثلہؓ نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی، واثلہؓ نے ان سے کہا: اے یزید! اپنے رب تعالیٰ سے کیسا ظن رکھتے ہو؟ جواب دیا: حسن ظن رکھتا ہوں۔ واثلہؓ بولے: خوش ہو جاؤ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اپنے بندے کے ظن (جو کہ میرے بارے میں ہوتا ہے) کے پاس ہوتا ہوں اگر اسکا ظن اچھا ہے تو اسکے ساتھ میرا معاملہ بھی اچھا ہوتا ہے اور اگر اسکا ظن برا ہوتا ہے تو میرا معاملہ بھی برا ہوتا ہے۔[3]

---

۱۔ العلل المتناهية ۲/۴۴۱. والكامل لابن عدى ۵/۱۷۷۰.

۲۔ السنن الكبرى للبيهقى ۷/۳۰۴، وسنن ابن ماجة ۴۰۳۴. والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۱۲۲. والترغيب والترهيب ۱/۳۸۲، والدر المنثور ۱/۲۹۸، ۲/۳۲۲، ۴/۱۷۳. ومشكاة المصابيح ۶۱، ومجمع الزوائد ۴/۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷.

۳۔ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء ۱۹، ومسند الامام احمد ۲/۳۹۱، ۴۵، ۲۲۲، وصحيح ابن حبان ۲۳۹۳. وكشف الخفا ۱/۲۸۵، والاحاديث الصحيحة ۱۶۶۳.

۱۴۰۸۵-سلیمان ، موسیٰ ، محمد ، عمرو ، یونس بن میسرہ ، معاویہ بن ابی سفیانؓ کی روایت ہے کہ انہوں نے منبر پر بیٹھ کر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے: ایک دن ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ کہتے ہو کہ میں تم سے آخر میں مروں گا؟ میں نے اثبات میں جواب دیا: ارشاد فرمایا: نہیں (بلکہ) مجھے تم سے پہلے موت آئے گی پھر تم ایک دوسرے کے پیچھے فرداً فرداً آتے (مرتے) رہو گے" میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میری امت کی ایک جماعت مسلسل حق پر قائم رہے گی جو آدمی ان کی مخالفت کریگا یا ان کی مدد چھوڑے گا اس کی وہ کچھ پرواہ نہیں کریں گے حتی کہ اللہ تعالیٰ کا امر آجائے اور وہ لوگوں پر غالب ہوں گے۔[1]

۱۴۰۸۶-ابونعیم اصفہانی ، سلیمان ، موسیٰ ، محمد بن مبارک ، یحییٰ بن حمزہ ، نصر بن علقمہ ، عمیر بن اسود و کثیر بن مرہ ، کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کی ایک جماعت مسلسل اللہ تعالیٰ کے امر پر قائم رہے گی ، ان کا مخالف انھیں کچھ ضرر نہیں پہنچائے گا اور وہ اپنے دشمنوں کو قتل کردیں گے۔ جب بھی ایک جنگ ختم ہوگی دوسرے لوگوں میں ایک اور گھمسان کی جنگ بھڑک اٹھے گی۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: وہ اہل شام ہوں گے۔[2]

۱۴۰۸۷-سلیمان ، موسیٰ ، محمد بن مبارک ، محمد بن حمزہ ، وضین بن عطاء ، قاسم بن عبدالرحمٰن کے سلسلۂ سند سے حضرت عقبہ بن عامرؓ کی روایت ہے کہ میں بارہ سواروں کی ایک جماعت میں نکلا حتی کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس جا اترے ، میرے ساتھی بولے: ہمارے اونٹوں کو کون چرائے گا تا کہ ہم جا کر رسول اللہ ﷺ سے علم حاصل کرسکیں ، میں نے کہا: یہ کام میں کروں گا ، پھر میں نے اپنے دل میں کہا: شاید میں نے دھوکہ کھالیا چونکہ میرے ساتھی وہ باتیں سنیں گے جو میں نے اس سے پہلے رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنیں پس ایک دن میں حاضر ہوا اور ایک آدمی کو کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کامل طور پر (اچھی طرح سے) وضو کیا پھر نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوگیا وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوگا جیسا کہ اسکی ماں نے اسے ابھی جنم دیا تھا" میں نے اس حدیث پر تعجب کیا ، عمر بن خطابؓ کہنے لگے! اگر تم ایک دوسرا کلام سن لو تمہارے تعجب کی تو کوئی انتہاء نہ ہوگی؟ میں نے کہا: میں آپ کے قربان جاؤں مجھے ضرور سنائیے ، عمر بن خطابؓ بولے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا" جو مرا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو اور جنت کے آٹھ دروازے ہیں اتنے میں رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے میں اٹھ کر آپ ﷺ کے سامنے جا بیٹھا مگر آپ ﷺ نے چہرۂ اقدس دوسری طرف پھیر لیا میں دوسری طرف سے سامنے جا بیٹھا آپ ﷺ نے پھر ایسا ہی کیا: اور تین مرتبہ یوں ہی کیا اور پھر چوتھی مرتبہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں! آپ مجھ سے چہرۂ اقدس کیوں دوسری طرف پھیر لیتے ہیں؟ پھر میری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: کیا تمہیں ایک آدمی زیادہ محبوب ہے یا بارہ آدمی؟ یہ بات دو مرتبہ ارشاد فرمائی یا تین مرتبہ چنانچہ جب میں نے یہ کیفیت دیکھی فوراً اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا۔[3]

۱۴۰۸۸-سلیمان ، موسیٰ ، محمد بن مبارک ، عبدالعزیز بن محمد دراوردی ، داؤد بن صالح اپنی والدہ سے حضرت عائشہؓ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پانی سے بھرا ہوا برتن بلی کے سامنے جھکا دیتے بلی برتن سے پانی پی لیتی اور پھر باقی ماندہ پانی سے آپ ﷺ وضو کرلیتے۔[4]

---

۱، ۲، :صحیح مسلم ، کتاب الایمان ۷۱ ، والامارۃ ۵۳ ، وفتح الباری ۱۳ / ۷۷ ، ۲۹۵ ،

۳، صحیح مسلم ، کتاب الایمان ، ۱۵۱ ، وفتح الباری ۱ / ۲۲۸ ، ۱۱ / ۲۶۳ ،

۴، :کنز العمال ۲۷۸۴۸ .

۱۴۰۸۹-سلیمان، موسیٰ، محمد بن مبارک، عمرو بن واقد، یونس بن میسرہ بن حلبس، ابوادریس خولانی کے سلسلۂ سند سے حضرت معاذ بن جبلؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آدمی کو تروتازہ رکھے جو میری بات کو سنے اور اس میں (اپنی طرف سے) اضافہ نہ کرے، پس بہت سارے ایسے حاملین حدیث ہوتے ہیں کہ جنکو وہ حدیثیں پہنچاتے ہیں وہ ان سے زیادہ یاد کرنے والے ہوتے ہیں، تین چیزوں پر مؤمن دھوکہ نہیں کھاتا (۱) اللہ تعالیٰ کے لئے خالص عمل، (۲) اولوالامر کی خیر خواہی، (۳) اور جماعت مسلمین کے ساتھ جڑا رہنا، بلا شبہ ان کی دعوت ان کے پیچھے احاطہ کیے ہوئے ہوتی ہے۔[1]

۱۴۰۹۰-سلیمان، موسیٰ، محمد بن مبارک، بقیہ بن ولید، بحیٰ بن سعید، خالد بن معدان، جبیر بن نفیر حضرمی سے حضرت عائشہؓ کی حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جو آخری کھانا تناول فرمایا اس میں پیاز ڈالا ہوا تھا۔

۱۴۰۹۱-سلیمان، موسیٰ، محمد بن مبارک، معاویہ بن یحیٰ، سعید بن ابی ایوب، شرحبیل بن شریک، ابوعبدالرحمٰن حبلی، عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جو کام بجالاؤں یا جس کام کا ارتکاب کروں مجھے کوئی پرواہ نہیں ہوتی جب کہ میں دریاق پیوں، یا تعویذ لٹکالوں یا اپنی طرف سے کوئی شعر کہوں۔[2]

۱۴۰۹۲-سلیمان، موسیٰ، محمد بن مبارک، اسماعیل بن عیاض، زید بن زرعہ، شریح بن عبید، مقدام بن معدیکرب وابوامامہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رختِ سفر تین مسجدوں کی طرف باندھا جائے مسجد حرام کی طرف، مسجد اقصیٰ کی طرف اور میری اس مسجد (یعنی مسجد نبوی) کی طرف اور کوئی عورت دودن کا سفر نہ کرے مگر اس کے ساتھ اسکا شوہر یا کوئی ذی رحم محرم ضرور ہو۔[3]

(حدیث کے پہلے حصے کا مطلب یہ ہے کہ صرف اس نیت سے سفر کرنا کہ فلاں مسجد میں نماز وعبادت کا ثواب زیادہ ہے اس نیت سے سفر جائز نہیں، علی وجہ الاطلاق سفر کی نفی نہیں کی جارہی ورنہ تجارت وعلم کے لئے سفر کرنا صحابۂ کرامؓ سے ثابت ہے)

۱۴۰۹۳-سلیمان، ابوزرعہ، محمد بن مبارک، عیسیٰ، یونس، ابوبکر بن ابی مریم، راشد بن سعد، سے حضرت ثوبانؓ کی روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک جنازے کے ساتھ تھے آپ ﷺ نے کچھ لوگوں کو سوار دیکھا ارشاد فرمایا: کیا تمہیں حیاء نہیں آتی کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے پیادہ پا چل رہے ہیں اور تم جانوروں کی پشتوں پر سوار چلے آرہے ہو۔[4]

۱۴۰۹۴-سلیمان بن احمد، حسن بن سمیدع انطا کی محمد بن مبارک، اسماعیل بن عیاش ابوبکر بن ابی مریم غسانی، معاویہ بن طویع کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزے کی حالت میں تمہارے لئے بیوی سے ہر طرح کی حرکت کرنا حلال ہے بجز دو ٹانگوں کے درمیانی مقام کے (یعنی بحالت روزہ بیوی سے بوس وکنار کرسکتے ہو البتہ ہمبستری نہیں کرسکتے ہو)

۱۴۰۹۵-سلیمان بن احمد، حسین بن سمیدع، محمد بن مبارک، بقیہ، یحیٰ بن سعید، خالد بن معدان، سیف کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ عوف بن مالکؓ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کیا اور جس آدمی کے خلاف فیصلہ ہوا تھا جب وہ جانے لگا کہا: "حسبنا اللہ ونعم الوکیل."[5]

---

۱۔ مجمع الزوائد ۱/۱۳۸، واتحاف السادۃ المتقین ۸/۴۶۴.

۲۔ سنن ابی داود ۳۸۶۹، مسند الامام أحمد ۲/۱۶۷، ۲۲۳، والسنن الکبری للبیھقی ۹/۳۵۵، والمصنف لابن أبی شیبۃ ۷/۴۳۶، ومجمع الزوائد ۵/۱۰۳. ومشکاۃ المصابیح ۴۵۵۴.

۳۔ صحیح البخاری ۲/۷۶، ۷۷، ۳/۲۵، ۲۶. وصحیح مسلم، کتاب الحج ۹۵، ۷۴، وفتح الباری ۴/۷۳.

۴۔ سنن ابن ماجۃ ۱۴۸۰. والسنن الکبری للبیھقی ۴/۲۳، ومشکاۃ المصابیح ۱۶۷۲. وسنن الترمذی ۱۰۱۲.

۵۔ کنز العمال ۲۳۸۰۸.

۱۴۰۹۶-سلیمان، حسین، محمد بن مبارک، بقیہ، بحیر بن سعد، خالد بن معدان، مقدام بن معدیکربؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کچھ تم اپنی بیوی کو کھلاتے ہو وہ بھی صدقہ ہے، جو کچھ تم اپنی اولاد کو کھلاتے ہو وہ بھی صدقہ ہے اور جو کچھ تم خود کھاؤ وہ بھی تمہارے لئے صدقہ ہے۔[1]

۱۴۰۹۷-سلیمان بن احمد، حسین، محمد بن مبارک، اسماعیل بن عیاش، عبدالعزیز بن عبید، محمد بن عمرو بن عطاء، عبداللہ بن کعب بن مالک کے سلسلۂ سند سے حضرت کعب بن مالکؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعہ کی آذان سن کر لوگ ضرور بضرور (دیگر امور سے) رک جائیں پھر بھی اگر وہ نماز جمعہ کو نہ آئیں اللہ تعالیٰ انکے دلوں پر مہر لگادیں گے پھر وہ غافلین میں سے ہو جائیں گے۔[2]

۱۴۰۹۸-سلیمان، موسیٰ بن عیسیٰ، محمد بن مبارک، اسماعیل بن عیاش، راشد بن داؤد، ابواشعث صنعانی کہتے ہیں میں دمشق کی جامع مسجد کی طرف گیا وہاں شداد بن اوس اور صنابحیؓ سے میری ملاقات ہوگئی میں نے کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے آپ نے کہاں کا ارادہ کیا ہے؟ کہنے لگے: ہمارا ایک بھائی یہاں بیمار ہے ہم اسکی تیمارداری کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ میں بھی ان کے ساتھ چل پڑا حتی کہ ہم اس مریض کے پاس داخل ہوئے ان دونوں حضرات نے پوچھا: تم نے صبح کس حال میں کی؟ کہا: میں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت وفضل کے ساتھ صبح کی ہے، شدادؓ کہنے لگے خوش ہو جاؤ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں! کہ جب میں اپنے کسی بندہ مؤمن کو آزمائش میں مبتلاء کرتا ہوں پس اگر وہ میری حمد وثناء کرتا ہو اور آزمائش پر صبر کرتا ہو وہ اپنے بستر سے ایسا پاک ہو کر اٹھے گا جیسا کہ اسکی ماں نے اسے ابھی جنم دیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتے ہیں: بلاشبہ میں نے اپنے اس بندے کو آزمائش میں ڈالا اس صبر وشکر سے کام لیا لہذا: اس کے کھاتے میں وہ اجر وثواب جاری کردو جو اس کے لئے حالت صحت میں ہوتا تھا۔ (یعنی جو اجر وثواب اس کو حالت صحت میں اعمال پر ملتا تھا اب حالت مرض میں اعمال تو اس سے چھوٹ گئے لیکن اس کے لئے ان چھوٹے ہوئے اعمال کا بھرپور اجر وثواب جاری کردو)[3]

## (۴۴۹) سعید بن یزید رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرات تبع تابعین کرام میں سے ایک اللہ تعالیٰ کے حضور میں گڑگڑانے والے اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر رونے والے ابوعبیداللہ ساجی سعید بن یزید رحمۃ اللہ تعالیٰ بھی ہیں۔

کہا گیا ہے کہ: تصوف عرفان حدود وحقوق اور وجدان سکون ووثوق کا نام ہے۔

۱۴۰۹۹-عبداللہ وابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن محمد بن بکر قرشی سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: پانچ خصلتیں ایسی ہیں کہ مؤمن کے لئے ان کا پہنچنا ضروری ہے، (۱) اللہ تعالیٰ کی معرفت، (۲) معرفت حق، (۳) اللہ تعالیٰ کے لئے خالص عمل، (۴) عمل قرآن وسنت کے مطابق ہو، (۵) اکل حلال پس اگر کسی نے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرلی لیکن حق کو نہ پہچان سکا معرفت اسے کچھ فائدہ نہیں پہنچائے گی اور اگر حق کی معرفت حاصل کرلی لیکن عمل میں خلوص نہ پیدا کیا تب بھی اللہ کی معرفت اسے نفع نہیں پہنچائے گی۔

اور اگر معرفت اسے حاصل ہو لیکن عمل سنت کے مطابق نہ ہو تب بھی اسے نفع نہیں پہنچے گا۔ اگر تمام سلوک طے کرلے لیکن رزق حلال نہ کھایا تو پانچوں خصلتوں سے اسے کچھ نفع نہیں ہوگا، بہرحال جب رزق حلال کھائے گا اسکا دل صاف وشفاف ہو جائے گا

[1] الأدب المفرد للبخاري ۸۲، ۱۹۶، والدر المنثور ۳۳۲/۱، وكنز العمال ۱۶۳۲۱.

[2] مجمع الزوائد ۱۹۳/۲. والكامل لابن عدى ۱۹۲۳/۵. والترغيب والترهيب ۵۰۹/۱، وكنز العمال ۲۱۱۴۲.

[3] مسند الامام أحمد ۱۲۳/۴. ومجمع الزوائد ۳۰۳/۲. والمعجم الكبير للطبراني ۳۳۲/۷. ومشكاة المصابيح ۱۵۷۹.

اور دنیا و آخرت کے امور کو بصیرت سے دیکھے گا اور اگر اکل حلال میں شبہ ہو اس کے بقدر امور بھی اس پر مشتبہ ہو جائیں گے، اگر اسکا رزق سراسر حرام ہو تو دنیا و آخرت کے امور اس پر تاریک پڑ جائیں گے اگر چہ لوگ اسے بصیر کہتے ہوں لیکن پھر بھی وہ اندھا ہے حتی کہ توبہ کر لے۔

۱۴۱۰۰-اپنے والد عبداللہ سے، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا، ایک مرتبہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ سے کہا گیا: اے ابو علی! بندہ کب اللہ تعالیٰ کی محبت میں انتہاء تک پہنچتا ہے؟ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: جب منع وعطاء اس کے نزدیک برابر ہو جائیں۔ (منع یعنی عدم عطاء)

۱۴۱۰۱-ابراہیم بن محمد، احمد بن محمد بن بکر سے مروی ہے کہ ابو عبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ پر اعتماد کیا اس نے اپنی قوت کو محفوظ کر لیا اور جس نے اپنے دل کو زندہ رکھا اس نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کر لی۔

۱۴۱۰۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحٰق بن ابی حسان، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابو عبداللہ ساجی نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ آج رات اور گزشتہ رات میں نے کیا بات کہی تھی؟ تم جانتے ہو کہ! اگر مجھے اختیار دیا جائے اس کے درمیان کہ میں دنیا میں عیش عشرت سے رہوں اور رزق حلال کھاؤں اور قیامت کے دن اس کے متعلق مجھ سے سوال بھی نہ کیا جائے اور اس کے درمیان کہ ابھی ابھی میری روح قبض کر لی جائے، لامحالہ میں پسند کروں گا کہ ابھی ابھی میری روح قبض کر لی جائے پھر فرمایا: کیا تم پسند نہیں کرتے ہو کہ جس کی تم اطاعت کرتے ہو اس سے ہم ملاقات کر لیں۔

۱۴۱۰۳-اپنے والد سے، ابو حسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، سے مروی ہے کہ ابو عبداللہ ساجی سعید بن یزید رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ابو خزیمہ رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: دلوں میں سے اللہ تعالیٰ کا قصد کرتا اعمال یعنی نماز روزہ وغیرہ کی حرکات سے زیادہ ابلغ (پہنچا ہوا) ہے۔

۱۴۱۰۴-اپنے والد سے ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن محمد بن بکر سے مروی ہے کہ ابو عبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: بعض اہل علم سے بچو کہیں اللہ تعالیٰ تم پر غصے ہو کر تمہیں دنیا کے چکر میں نہ پھنسا دے چونکہ اللہ تعالیٰ ابلیس پر غصے ہوا تو اسے دنیا دی۔

۱۴۱۰۵-احمد بن اسحٰق، ابراہیم بن نائلہ، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابو عبداللہ ساجی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے رب! میں تجھے کہاں پا سکتا ہوں، حکم ہوا: اے موسیٰ! جب تو مخلوق سے کٹ کر ہمہ تن میری طرف متوجہ ہو گا مجھے پالے گا۔ واللہ اعلم۔

۱۴۱۰۶-احمد بن اسحٰق، ابراہیم بن نائلہ، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ اسحٰق بن خالد رحمہ اللہ نے کہا: ابلیس کی کمر سب سے زیادہ ابن آدم کے اس قول سے ٹوٹتی ہے" اے کاش مجھے پتہ ہوتا کہ میرا خاتمہ کس چیز پر ہو گا؟ پس یہ قول سنکر ابلیس مایوس ہو جاتا ہے اور کہتا ہے: یہ آدمی کب اپنے عمل پر اتر آئے گا؟ میں نے یہ بات مضاء بن عیسیٰ کو سنائی، وہ کہنے لگے: اے احمد لوگ خاتمہ ہی کے وقت رسوائی کا شکار ہو جاتے ہیں، پھر میں نے یہ بات ابو عبداللہ ساجی کے سامنے رکھی وہ پکار اٹھے: " واخطراہ " ہائے افسوس خطرہ ہی خطرہ ہے۔

۱۴۱۰۷-احمد بن اسحٰق، ابراہیم بن نائلہ، احمد بن ابی حواری، محمد بن بکر سے مروی ہے کہ ابو عبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تم ابدال بننا پسند کرو تو اللہ تعالیٰ کی مشیت سے بھرپور کرو چونکہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت سے محبت کرے گا تو اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور اس کے احکام خواہ جس شکل میں بھی اسکو لاگو ہوں وہ ان سے محبت کرے گا۔

۱۴۱۰۸-ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن بکر سے مروی ہے کہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تم ابدال بننا چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ کی مشیت

سے محبت کرو، چونکہ جو آدمی اللہ تعالیٰ کی مشیت سے محبت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور اس کے احکام سے بھرپور محبت کرتا ہے، موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی گئی کہ اے موسیٰ! "ماالستحشنی علی قضاء حاجته بمثل قوله " ماشاء الله وحبی بانک تعلم فهو ماشئت"

۱۴۱۰۹-اپنے والد عبداللہ سے، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے اعمال کی بنسبت اپنے بھائیوں کی دعاؤں پر زیادہ سے زیادہ بھروسہ کریں، ہم ڈرتے ہیں کہ ہم اپنے اعمال میں کوتاہی کر بیٹھے ہوں لیکن بھائیوں کی دعائیں ہمارے لئے اخلاص بھری ہیں۔

۱۴۱۱۰-اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری، محمد بن معاویہ، ابوعبداللہ صوری سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ ساجی نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو صبر کرنے سے حیا محسوس کرتے ہیں کاش اگر انہیں معلوم ہوجائے کہ صبر میں کیا مراتب ہیں تو وہ صبر کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔

۱۴۱۱۱-عبداللہ بن احمد محمد بن جعفر، اسحق بن ابی حسان، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ساجی رحمۃ اللہ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ دنیا کے غلام اپنے آقاؤں سے کیا چاہتے ہیں؟ غلام چاہتے ہیں کہ ان کے آقا ان سے راضی رہیں، کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے کیا چاہتا ہے؟ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کے بندے اس سے راضی رہیں چنانچہ ان کی رضا اسی وقت معتبر ہوگی جب اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگا۔

۱۴۱۱۲-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک دیہاتی اپنے ایک شہری دوست کے پاس ٹھہرا شہری نے کہا: اے ابوکثیر تم اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو؟ کہا: میں اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں: اے میرے بھائی! بقیہ عمر کو گھڑیاں ختم کئے جارہی ہیں اور بدن کی سلامتی آفات ومشکلات کی آماجگاہ بن چکی ہے، لیکن میں مؤمن پر تعجب کرتا ہوں کہ وہ موت کو کیسے ناپسند کرتا ہے حالانکہ فی الواقع موت ہی ثواب پانے کا وسیلہ ہے، میں یہی سمجھتا ہوں کہ موت ہمیں چھوڑے گی نہیں لیکن ہم موت سے بھاگے جارہے ہیں۔

۱۴۱۱۳-اپنے والد عبداللہ سے، ابراہیم بن محمد، احمد بن محمد سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب یعقوب علیہ السلام پر یوسف علیہ السلام کی جدائی کا غم وحزن دوچند ہوگیا تو انہوں نے جبرئیل علیہ السلام کو پیغام دے کر اللہ تعالیٰ کے حضور بھیجا کہ اے دائمی معرفت والے جسکا وجود کبھی منقطع نہیں ہوگا اور اسکا احصاء اس کے سواء کوئی نہیں کرسکتا: میرے بیٹے کو مجھے واپس کردیجئے: اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی: میری عزت کی قسم میرے جلال کی قسم اور عرش پر میرے مرتفع ہونے کی قسم! اگر وہ مرچکے ہوتے میں انھیں تمہارے لئے دوبارہ زندہ کرتا۔

۱۴۱۱۴-عبدالسلام صوفی بغدادی، ابوالعباس بن عبید بغدادی، محمد بن ابی ورد سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: جسکے دل میں دنیا کھٹکی بغیر اللہ تعالیٰ کے امر کے قائم کرنے کے وہ اللہ تعالیٰ کے دیدار سے محروم رہے گا۔

۱۴۱۱۵-اپنے والد عبداللہ سے، احمد بن محمد بن عمر، حسین بن عبداللہ بن شاکر، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: میرے نزدیک عبادت کی اصل تین چیزوں میں ہے (۱) اللہ تعالیٰ کا کوئی حکم رد نہ کیا جائے، (۲) اور تم کسی چیز کو ذخیرہ نہ کرو، (۳) اور تم اللہ تعالیٰ کے سواء کسی سے اپنی حاجت طلب نہ کرو۔

۱۴۱۱۶-اپنے والد سے، حسین، احمد سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب میں اللہ تعالیٰ کے قول "الوھاب" کو یاد کرتا ہوں مجھے اس سے بہت فرحت حاصل ہوتی ہے۔

۱۴۱۱۷-اسحٰق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: قیامت کے دن ایک آدمی لایا جائے گا اور وہ نور میں گم ہو جائے گا اسے نامہ اعمال دیا جائے گا اس میں وہ اپنے صرف صغیرہ گناہ دیکھے گا اور کبیرہ گناہ اسے دکھائی نہیں دیں گے حالانکہ وہ ان سے واقف بھی ہوگا، اتنے میں ایک فرشتے کو بلا کر مہر زدہ صحیفہ دیا جائے گا اور حکم ہوگا کہ میرے اس بندے کو جنت کی طرف لے جاؤ اور جب جہنم کے پل کے آخری کنارے پر پہنچ جاؤ تو اس کو یہ صحیفہ دے دو اور اس وقت اس سے کہو کہ تیرا رب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اے میرے بندے میں نے تجھے اس صحیفے پر واقف تجھ سے حیاء آنے کی وجہ سے نہیں کیا، پس جب وہ بندہ پل کے آخری کنارے پر پہنچے گا فرشتہ وہ صحیفہ اسے تھمادے گا وہ مہر توڑ کر صحیفہ پڑھے گا اچانک اس میں کبیرہ گناہوں کی ایک لمبی فہرست درج ہوگی، فرشتے سے کہے گا: کیا تو نے اس صحیفے کو پہچان لیا ہے کہ اس میں کیا لکھا ہے؟ فرشتہ جواب دے گا مجھے کچھ پتہ نہیں کہ اس میں کیا ہے، یہ صحیفہ تو مجھے سربمہر ملا، تیرے رب کا فرمان ہے کہ اے میرے بندے اس صحیفے پر میں نے تجھے تیری حیاء اور تیری برتری کی وجہ سے آگاہ نہیں کیا۔

۱۴۱۱۸-ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن محمد بکر قرشی سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: کچھ خصلتیں ایسی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حضور بے مثال عبادت کا درجہ رکھتی ہیں۔ (۱) اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ مانگو، (۲) اللہ تعالیٰ پر کسی چیز کو رد نہ کرو، (۳) اللہ تعالیٰ پر بخل نہ کرو (یعنی دو تو اللہ کے لئے رو کو تو اللہ تعالیٰ ہی کے لئے) پس جس نے اللہ تعالیٰ کو پہچان لیا وہ اللہ تعالیٰ تک پہنچ گیا: سفیان ثوری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ملاقات کی محبت سے بڑھ کر ہدایت کی کوئی علامت زیادہ واضح نہیں پس جب بندہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے محبت کرتا ہے وہ نیکوکاری میں انتہاء تک پہنچ جاتا ہے۔

۱۴۱۱۹-عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد، احمد بن محمد سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے راضی رہنے کے بارے میں طویل نظر رکھو اور اس کے متعلق ایک دوسرے سے سوال کیا کرو چونکہ اگر تم اس میں تھوڑے سے بھی کامیاب ہو جاؤ گے تمہارے اعمال کو چار چاند لگ جائیں گے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے" وتعیھا اذن واعیة" (حاقہ:۱۲)

اور تاکہ یاد رکھنے والے کان اسے یاد رکھیں" دوسری جگہ ارشاد ہے" تعرف فی وجوھھم نضرة النعیم" (مطففین:۲۴) تم انکے چہروں میں نعمتوں کی تروتازگی پہچان لو گے۔ معرفت باللہ سے اور اس میں نعمتیں ہیں ارشاد ہے یسقون من رحیق" (مطففین ۲۵) ان لوگوں کو سربمہر خالص شراب پلائی جائے گی اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو پیشتر دنیا میں ہی عبادت کی حلاوت عطا فرمادی پھر یہ لگاتار متصل رہے گی قیامت کے دن تک، پھر جنت میں سدھار جائیں گے چونکہ عطیہ کی ابتداء دنیا میں ہونگی۔

۱۴۱۲۰-اپنے والد سے، ابراہیم بن محمد، احمد بن محمد، ابوعبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ نے معرفت عطا کی ہو وہ ہر حال میں اپنے آپ کو اللہ کی نعمتوں کے عشرکدے میں سمجھتا ہے، فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ سے اجر وثواب کی امید نہ ہوتی اور اس کے عتاب کا خوف نہ ہوتا تب بھی اللہ تعالیٰ مستحق تھا کہ اس کی اطاعت کی جائے اور نافرمانی نہ کی جائے، اسکا ذکر کیا جائے اور اسے بھلایا نہ جائے، ثواب میں رغبت اور عتاب سے ڈرے بغیر ہی، لیکن اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے اطاعت بجالانا اعلیٰ درجہ ہے، کیا تم نے موسیٰ علیہ السلام کا قول نہیں سنا" وعجلت الیک رب لترضیٰ" "میں نے تیری طرف جلد بازی کی تاکہ تو راضی ہو جائے۔ (طہ:۸۴) سیاق کلام میں ثواب وعقاب دونوں کا نظم قائم کیا گیا ہے چونکہ جو آدمی اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے عمل کرتا ہے وہ عنداللہ اشرف واعلیٰ ہے۔

۱۴۱۲۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد، احمد بن محمد بن بکر سے مروی ہے کہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: ذکر اللہ درجہ خائفین ہے اور تم درجہ محبین سے رک جاؤ چونکہ دل اس درجہ کا تحمل نہیں کر سکتے جس طرح کے درجہ محبین سے روک لیا جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "شاکرا لانعمه اجتباه وهداه (النحل: ۱۲۱) اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے شکرگزار تھے اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنا برگزیدہ کرلیا تھا اور

انھیں راہ راست سمجھا دی تھی۔

دوسری جگہ فرمایا: اخلصناهم بخالصة ذكرى الدار وانهم عند نالمن المصطفين الاخيار ( ص: ۴۷) ہم نے انھیں ایک خاص بات یعنی آخرت کی یاد کے ساتھ خاص کردیا تھا یہ سب ہمارے نزدیک برگزیدہ اور بہترین لوگ تھے۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا "هذا ذكر وان للمتقين لحسن مآب جنت عدن" (ص:۴۹-۵۰) الایہ نصیحت ہے بلاشبہ پرہیزگاروں کے لئے بڑی اچھی جگہ ہے یعنی ہمیشہ رہنے کی بہشتیں، یعنی میرا ذکر میں میری ثناء متقین کے ثواب سے اشرف ہے۔ چھوٹے چھوٹے امور کو ذکر کیا ہے اور ثواب عظیم کو ذکر نہیں کیا چونکہ دل ثواب عظیم کو برداشت نہیں کر سکتے۔ کیا ز کا ۃ وصوم میں کسی اور چیز کا ذکر کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

فلاتعلم نفس ما اخفي لهم من قرة اعين" ( السجدہ:۱۷) کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے پوشیدہ کر رکھی ہے" چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس آنکھوں کی ٹھنڈک کو واضح نہیں کیا پھر فرمایا: ولدينا مزيد (ق:۵۰) ہمارے پاس اس سے زیادہ بھی ہے۔

ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی مجھے کہنے لگا: اگر میری دعا قبول ہو تو میں اللہ تعالیٰ سے جنت الفردوس مانگوں گا۔ لیکن میں خود اللہ تعالیٰ سے اسکی رضا مانگوں گا چونکہ اللہ تعالیٰ کی رضاء پیشتر ملنے والی جنت الفردوس ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ" وہ جنت تو اللہ تعالیٰ نے آخرت میں ) مؤمنین کے لئے تیار کر رکھی ہے رضاء بادشاہ ہے اور بادشاہ تک پہنچا دیتی ہے۔

۱۴۱۲۲- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد، احمد بن محمد بن بکر سے مروی ہے کہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نے خواب میں چار آدمیوں کو دیکھا وہ میرے پاس آئے ان کے ساتھ ایک آدمی تھا، وہ لوگ کہنے لگے: ہم آپ کو تھوڑی تکلیف دینا چاہتے ہیں کہ آپ اس آدمی کے لئے ایک دعا لکھ دیں: میں نے کہا: لکھ! بسم اللہ! یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے میرے رب! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے ذوالجلال والاکرام میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جس چیز میں تیری مخالفت ہو اس میں مجھے پیشتر ہی ہدایت دیدے۔ یا اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے اس حالت میں نہ دیکھے کہ میں دنیا طلبی کے لئے ایک ایک قدم بھی اٹھا جو میرے لئے تیرے نزدیک باعث ضرر ہو میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے مخلوق کے آگے ہاتھ پھیلانے سے بالاتر کردے، جب تک میں زندہ ہوں۔ وہ چار آدمی کہنے لگے: اس نے تمہارے لئے دنیا وآخرت کی خیر وبھلائی لکھ دی ہے۔

۱۴۱۲۳- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد، احمد سے مروی ہے کہ ابو عبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی کہہ رہا ہے: جان لو کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی علامتوں میں سے ہے کہ تم اصفروی ترقی کرنے پر زیادہ مسرور ہو بنسبت دنیاوی ترقی کرنے کے۔ فرمایا: ایک بار میں نے خواب میں موسیٰ علیہ السلام کو رب تعالیٰ کے ساتھ ہمکلام ہوتے ہوئے دیکھا رب تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! کیا تم انتہاء معرفت تک پہنچ گئے ہو؟ جواب دیا: اے میرے رب جب میں تیرا قصد کرتا ہوں تو انتہاء معرفت تک پہنچ جاتا ہوں ارشاد ہوا! اے موسیٰ! تو نے سچ کہا: ساجی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے خواب میں مہدی علیہ السلام کو دیکھا اور کہہ رہے تھے: ایک زمانہ آئے گا کہ دینار و درہم کی عبادت کی جائے گی میں نے کہا: وہ کیسے؟ فرمایا: چونکہ دینار و درہم ایک چیز ( دنیار ) کی دعوت دیتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ کی دعوت ایک دوسری چیز (یعنی آخرت ) کی طرف ہے پس دینار و درہم کی اتباع کی جائے گی فرمایا: ایک مرتبہ ابن عیینہ رحمہ اللہ سے زہد کے بارے میں پوچھا گیا فرمایا: رزق حلال تمہارے شکر پر غلبہ نہ پائے اور حرام تمہارے صبر پر غلبہ نہ پائے۔

۱۴۱۲۴- محمد بن ابراہیم، احمد بن عبید اللہ دارمی انطاکی، عبداللہ بن خبیق سے مروی ہے کہ

ابو عبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ بکر بن حبیش رحمہ اللہ کہتے ہیں: وہ آدمی کیسے متقی بنے گا جسے یہ بھی معلوم نہ ہو کہ کس سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔

۱۴۱۲۵-ابو یعلیٰ حسین بن محمد زہری، محمد بن میتب ارغیانی، عبداللہ بن خبیق سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ حضرت یونس علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! تیری مخلوق جو تجھے سب سے زیادہ محبوب ہو وہ مجھے دکھادے: چنانچہ یونس علیہ السلام ایک ایسے آدمی کے پاس گئے جس کے چہرے کی دو آنکھوں کی بجائے سارے محاسن مٹ چکے تھے۔ کہا: جی ہاں: اے یونس! تحقیق میرے رب نے حکم کیا ہے کہ تو میری آنکھوں کو بھی سلب کر دے، آدمی بولا: اس اللہ کے لئے شکر ہے جس نے مجھے آنکھوں سے فائدہ پہنچایا اور پھر انھیں قبض کر دیا پھر بھی میں اللہ تعالیٰ کے پاس اچھائی و بہتری کی امید پر ہوں تو مجھ سے کچھ نہیں چھین سکتا۔

۱۴۱۲۵-ابو محمد بن حیان، اسحٰق بن ابی حسان، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: فضیل رحمہ اللہ کا قول ہے کہ جب عطاء اور عدم عطاء تیرے نزدیک برابر ہوں اس وقت تم اللہ تعالیٰ کی محبت کی انتہاء کو پہنچ جاؤ گے۔

۱۴۱۲۶-اپنے والد سے، احمد بن محمد بن یوسف سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ ساجی رحمہ اللہ مستجاب الدعوات تھے اور ان کی بہت ساری نشانیاں اور کرامتیں ہیں، چنانچہ ایک مرتبہ وہ سفر پر تھے یا حج کرنے جارہے تھے جہاد میں شرکت کے لئے تشریف لے جارہے تھے اور اپنی اونٹنی پر سوار تھے، رفقاء سفر میں ایک آدمی تھا وہ جس چیز کو بھی دیکھتا اسے نظر بد لگا دیتا اور وہ چیز وں میں بوجھل ہو کر ساقط ہو جاتی، ابو عبداللہ رحمہ اللہ کی اونٹنی بلا کی تیز رفتار اور عمدہ تھی، ابوعبداللہ سے کسی نے کہا: فلاں آدمی سے اپنی اونٹنی کو محفوظ رکھو کہیں نظر بد کا شکار نہ ہو جائے، ابوعبداللہ بولے! اس آدمی کو میری اونٹنی پر اختیار حاصل نہیں ہے، چنانچہ: اس آدمی کو ابوعبداللہ رحمہ اللہ کی بات کی اطلاع ہوگئی وہ بھاگا بھاگا ابوعبداللہ رحمہ اللہ کی اونٹنی کے پاس آیا اور اسے نظر بد لگادی دیکھتے ہی دیکھتے اونٹنی سخت بے چینی کا شکار ہوگئی ابوعبداللہ رحمہ اللہ کو اس کی خبر کی گئی کہا مجھے وہ آدمی دکھاؤ چنانچہ جب وہ آدمی دکھادیا گیا اس کے پاس کھڑے ہو کر پڑھنے لگے: ''بسم اللہ حبس حابس وحجر يابس وشهاب قابس رددت عين العائن وعلى احب الناس اليه في كلوتيه رشيق وفي ماله يليق "فارجع البصر هل ترىٰ من فطور ثم ارجع البصر كرتين ينقلب اليك البصر خاسئاً وهو حسير" (الملک:۳-۴) یہ کلمات پڑھتے ہی تھے کہ وہ آدمی اضطراب کا شکار ہوگیا اور اونٹنی صحیح سلامت اٹھ کھڑی ہوئی۔

۱۴۱۲۷-عبدالسلام بن محمد بغدادی، ابوعباس بن عبید، ابوحسن بن ابی ورد سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابوعبداللہ ساجی رحمہ اللہ نے اہل طرسوس کو نماز پڑھائی دوران نماز ہی نفیر عام کی آواز لگائی لیکن ابوعبداللہ نے نماز میں تخفیف نہ کی جب لوگ نماز سے فارغ ہوئے کہنے لگے: کیا تم بھینس ہو؟ پوچھا وہ کیوں؟ بولے: چونکہ لوگوں میں نفیر عام کی آواز لگائی گی مگر آپ نے نماز میں تخفیف نہیں کی، ابوعبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا: صلوٰۃ کو صلوٰۃ اسلئے کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ متصل ہونے کا ایک ذریعہ ہے میرا گمان نہیں کہ کوئی آدمی نماز میں مشغول ہو اور اسکے کانوں میں اللہ تعالیٰ کے خطاب کے علاوہ کچھ اور بھی سنائی دے۔

۱۴۱۲۸-عثمان بن محمد عثمانی، محمد بن احمد بغدادی، علی بن حسن بن علی بغدادی، ابوحسن بن ابی ورد سے مروی ہے کہ ابوعبداللہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی طرف سے وارد ہونے والی تعلیمات سے نابلد ہو اور یہ بھی نہ جانتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس سے کیا چاہتے ہیں اسکا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے کہ جنکے درمیان اور اللہ تعالیٰ کے درمیان جواب حائل رہتا ہے اور جس آدمی کو خواہشات نفس درپیش رہیں وہ مقام مشاہدہ کی توفیق سے محروم رہتا ہے، جو آدمی خواہشات نفس کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیتا ہے وہ بلاؤں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے غافل رہنا دخول فی النار سے بھی زیادہ سخت ہے، غیر اللہ کا تذکرہ دلوں کو سخت بنادیتا ہے، فرمایا: ابلیس کہتا ہے کہ جس آدمی نے گمان کیا کہ اس نے کوئی حیلہ کر کے مجھ سے نجات حاصل کرلی ہے بلاشبہ وہ عجب میں مبتلا ہو کر میرے جال میں گرفتار ہو چکا، فرمایا: جب عقل میں غصہ داخل ہو جاتا ہے ورع وتقویٰ رخصت ہو جاتا ہے، اس آدمی کا کیا حال ہوگا جس میں عقل نام کی چیز ہو اور نہ ہی اس میں ورع ہو اس میں تو غصہ ہی غصہ ہوگا۔

## (۴۵۰) علی بن بکار رحمہ اللہ تعالیٰ [1]

ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں حضرات تبع تابعین میں سے ایک اپنے نفس کی چوکیداری کرنے والے، صابر، مجاہد، پلٹ پلٹ کر حملہ کرنے والے علی بکار رحمہ اللہ بھی ہیں، مصیصہ میں ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی صحبت میں بطور مرابط کے رہے ہیں ابواسحق فزاری اور مخلد بن حسین رحمہ اللہ کی صحبت میں بھی رہے۔

۱۴۱۲۹- محمد بن محمد بن عبید جرجانی، محمد بن مسیب، ارغیانی، عبداللہ بن ضبیق کہتے ہیں کہ ۲۰۶ھ میں علی بکار رحمہ اللہ نے مجھ سے پوچھا: تم کہاں رہتے ہو؟ میں نے کہا: انطاکیہ میں، فرمایا: تم اپنے گھر اپنے بازار کی حد تک رہو ایسا نہ ہو کہ تمہیں کوئی ایسا آدمی مل جائے جو تمہاری آنکھوں کو جھاڑ پلادے، جب ایسا کرلو گے تو تمہاری حالت کو کوئی گزند نہیں پہنچے گا۔

۱۴۱۳۰- ابومحمد بن حیان، احمد بن روح، عبداللہ بن حبیق، موسیٰ بن طرفہ کہتے ہیں: ایک لونڈی علی بن بکار رحمہ اللہ کے لئے بستر بچھایا کرتی تھی علی بن بکار رحمہ اللہ ہاتھ سے بستر کو مس کرتے اور پھر کہتے :! بخدا! تو بہت پاکیزہ ہے بخدا! تو ٹھنڈا بستر ہے: بخدا! میں تیرے اوپر آج رات نہیں سوؤں گا چنانچہ عشاء کے وضو سے صبح تک نماز پڑھتے رہے۔

۱۴۱۳۱- عبداللہ بن محمد بن جعفر، یحیٰ بن خلف تستری، عباس بن محمد بن حاتم، خالد بن تمیم سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ علی بن بکار رحمہ اللہ سے نبی ﷺ کی ایک حدیث ''تم میں سے کوئی بھی ہرگز نہ مرے مگر وہ اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھتا ہو'' کے بارے میں پوچھا گیا: کہنے لگے: اللہ تعالیٰ تمہیں اور فاجروں کو ایک ہی دار میں نہ ٹھہرائے [2]۔

۱۴۱۳۲- عثمان بن محمد عثمانی، عبداللہ بن سلیمان، زکریا بن یحیٰ، ابوبکر مقابری کہتے ہیں: ایک بار میں علی بن بکار رحمہ اللہ کے پاس گیا دیکھا کہ وہ خود اپنے ہاتھ سے اپنے گھوڑے کے لئے جو صاف کررہے تھے، میں نے کہا: اے ابوالحسن! کیا کوئی اور آدمی نہیں جو آپکا یہ کام کردے؟ مجھے کہنے لگے: میں ایک جہاد میں شریک تھا اور دشمن سے شدید معرکہ جاری تھا مسلمانوں کو شکست ہو رہی تھی میں بھی شکست خوردہ ہوا، میری وجہ یہ ہوئی کہ میرا گھوڑا سست پڑ گیا میں نے افسوس میں آکر کہا: ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' گھوڑے نے آگے سے مجھے جواب دیا: ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' اور کہا کہ تو بھی تو میرا چارہ صاف نہیں کرتا ہے، پس اس وقت سے میں نے طے کرلیا کہ یہ کام میں کسی اور کو ہرگز نہیں سونپوں گا۔

۱۴۱۳۳- عثمان، ابوبکر محمد بن احمد بغدادی، علی بن سہل، ابوالحسن بن ابی ورد سے مروی ہے کہ ایک آدمی کا کہنا ہے کہ ہم کچھ لوگ علی بن بکار رحمہ اللہ کے پاس آئے ہم نے ان سے کہا کہ حذیفہ مرعشی آپ کو سلام کہہ رہے ہیں، انھوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا: میں انھیں جانتا ہوں کہ وہ تیس سال سے حلال محض کھا رہے ہیں اور میں کھلی آنکھوں شیطان کو دیکھوں اس سے مجھے زیادہ پسند ہے کہ میں حذیفہ مرعشی سے ملاقات کروں اور وہ مجھ سے ملاقات کریں، میں نے اس بات پر کچھ اعتراض کیا: علی بن بکار رحمہ اللہ کہنے لگے: میں خوف زدہ ہوں کہ انکے لئے تصنع کروں اور غیر اللہ کے لئے اظہار نمائش کروں اور اللہ تعالیٰ کی آنکھوں میں گر جاؤں۔

۱۴۱۳۴- مسانید علی بن بکار رحمہ اللہ تعالیٰ ...... محمد بن معمر، ابوبکر بن ابی عاصم، مسیب بن واضح علی بن بکار، ہشام بن حسان،

---

[1] طبقات ابن سعد ۷/۴۹۰، والتاریخ الکبیر ۲/ت ۲۳۵۰. والجرح ۲/ت ۹۶۳ وسیر النبلاء ۹/۵۸۴. والکاشف ۲/ت ۳۹۳۸، وتهذیب الکمال ۴۰۲۹.

[2] صحیح مسلم ۲۲۰۵، ۲۲۰۶، ۲۲۰۷، وسنن ابن ماجة ۴۱۶۷. ومسند الامام أحمد ۲۹۳/۳، ۳۱۵، ۳۲۵، ۳۹۰، والسنن الکبری للبیهقی ۳/۳۷۸، والترغیب والترهیب ۴/۲۷۹، وفتح الباری ۱۳/۱۱، ۳۸۳، ۳۸۵.

محمد بن سیرین کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ دنیا میں اہل معروف ہیں وہ آخرت میں بھی اہل معرف ہیں اور جو دنیا میں اہل منکر ہیں وہ آخرت میں بھی اہل منکر ہیں۔[1]

۱۴۱۳۵- ابراہیم بن احمد ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، علی بن بکار ابوالحسن مصیصی، ابواسحٰق فزاری، اعمش، شمر بن عطیہ، شھر بن حوشب ابوعطیہ کے سلسلۂ سند سے عمرو بن عتبہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان بھی بحالت طہارت اللہ کے ذکر پر رات گزارے اور پھر رات کو اٹھ کر اللہ تعالیٰ سے دنیا یا آخرت کی بھلائی طلب کرے اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا فرماتے ہیں۔[2]

۱۴۱۳۶- محمد بن عاصم، احمد بن عبیداللہ دارمی، انطاکی علی بن بکار، ابواسحٰق فزاری، اعمش، ابوصالح، کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک ہر دن اور ہر رات اللہ تعالیٰ کے کچھ آزاد کردہ بندے اور بندیاں ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ (ہر دن رات) جہنم کی آگ سے آزاد کرتے ہیں۔ بلاشبہ ہر مسلمان کی ایک مستجاب دعا ہوتی ہے جب بھی وہ یہ دعا کرتا ہے قبول کر لی جاتی ہے۔[3]

۱۴۱۳۷- احمد بن عبیداللہ بن محمد، یوسف بن سعید بن مسلم، علی بن بکار، ابوخالد، ابوعالیہ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا: قرآن مجید کی پانچ پانچ آیتیں سیکھو۔

۱۴۱۳۸- ابونعیم اصفہانی، اپنے والد سے، احمد بن ہارون بن روح بردعی، علی بن بکار مصیصی، ابواسحٰق فزاری، لیث، ابواسوع، ابولیلی مولی انصاری کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بخدا میں چاہتا ہوں کہ میں نماز کا حکم دوں پس نماز قائم کی جائے اور پھر میں انصار کے نوجوانوں کو حکم دوں (وہ لکڑیاں جمع کریں اور پھر) وہ نماز میں حاضر نہ ہونے والوں کے گھروں کو جلا ڈالیں۔ (یعنی جو لوگ باجماعت نماز مسجد میں آ کر نہیں پڑھتے ان کے گھروں کو جلا ڈالیں)[4]

۱۴۱۳۹- محمد بن علی، محمد بن برکہ، علی بن بکار، ابواسحٰق فزاری، اوزاعی، زہری، سعید بن مسیب، کے سلسلۂ سند سے حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ جہری نماز میں لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قرأت کر دی جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا ابھی ابھی تم میں سے کسی نے میرے ساتھ (نماز میں) قرأت کی ہے؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تب ہی میں کہہ رہا ہوں کہ کیا وجہ ہے کہ قرآن میں میرے ساتھ جھگڑا کیا جا رہا ہے۔[5]

۱۴۱۴۰- ابونعیم اصفہانی، محمد بن علی، محمد بن برکہ، علی بن بکار، ابواسحٰق فزاری، سفیان، منصور، ابووائل کے سلسلۂ سند سے حضرت عبداللہؓ کی روایت ہے کہ ایک آدمی کا نبی ﷺ کے سامنے ذکر کیا گیا کہ وہ صبح کی نماز تک نیند سے بیدار نہیں ہوا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس آدمی

۱- المستدرک ۱/۱۲۴، والمعجم الصغیر للطبرانی ۱/۷۴، ۲۶۲، والمصنف لابن ابی شیبة ۸/۳۶۱، ومسند الشهاب للقضاعی ۳۰۱، ومجمع الزوائد ۷/۲۶۲، ۲۶۳، وتاریخ أصبهان ۲/۱۵، ۴۶، وکشف الخفا ۱/۳۰۷.

۲- مسند الامام احمد ۵/۲۳۵، ۲۴۴، وسنن ابی داؤد، کتاب الادب باب ۱۰۴، وفتح الباری ۱۱/۱۰۹، والترغیب والترهیب ۱/۴۰۸.

۳- مسند الامام احمد ۱/۲۵۴، والمعجم الکبیر للطبرانی ۸/۳۴۰، والمعجم الصغیر للطبرانی ۱/۱۵۵، ومجمع الزوائد ۳/۱۴۳، ۱۵۶، ۱۰/۱۶۲، والدر المنثور ۱/۱۸۷، والترغیب والترهیب ۲/۱۰۳.

۴- صحیح البخاری ۳/۱۲۱، وصحیح مسلم، کتاب المساجد باب ۴۴، وفتح الباری ۵/۷۴.

۵- سنن ابی داؤد ۸۲۶، وسنن النسائی ۲/۱۴۰، وسنن الترمذی ۳۱۲، المستدرک ۱/۲۳۹، ومسند الامام احمد ۱/۲۴۰، ۲۸۵، ۳۰۱، والسنن الکبری للبیهقی ۲/۱۵۷، ۱۵۸، وسنن الدارقطنی ۱/۳۲۰، وشرح السنة ۳/۸۳..

کے کانوں میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے۔[1]

۱۴۱۴۱- محمد بن ابراہیم، محمد بن برکہ حلبی، علی بن بکار، ابواسحق فزاری، سفیان ثوری، عثمان، زاذان کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین آدمی فزع (نفخہ صور) اور حساب سے خوفزدہ نہیں ہوں گے حتی کہ انھیں جنت میں سیاہ مشک کے بلند ٹیلوں پر جمع کر لیا جائے گا۔ (۱) وہ آدمی جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر قرآن مجید پڑھا پھر لوگوں کو امامت کرائی درآنحالیکہ وہ لوگ اس سے راضی رہے، (۲) وہ آدمی جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے خاطر دن رات میں پانچ نمازوں کی کڑی نگرانی کرے، (۳) وہ غلام جو بے دھڑک اللہ تعالیٰ کے حقوق کو ادا کرتا ہوا اور غلامی کو اس میں رکاوٹ نہ بنائے۔[2]

۱۴۱۴۲- محمد بن ابراہیم، محمد بن برکہ، علی بن بکار، یزید بن سمط، حکم بن عبداللہ بن سعد ایلی محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی رجاء، ان کی والدہ عمرہ کی سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین گھڑیاں ایسی ہیں کہ جو بھی مسلمان ان میں کوئی دعا کرے ضرور قبول ہوتی ہے بشرطیکہ قطع رحمی یا کسی گناہ کے بارے میں دعا نہ کرے، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! وہ کون کونسی گھڑیاں ہیں؟ ارشاد فرمایا: (۱) جس وقت نماز کے لئے مؤذن آذان دے رہا ہوتا وقتیکہ خاموش ہو جائے۔ (۲) جب دو صفوں کا آپس میں ٹکراؤ ہو (یعنی مسلمانوں اور کافروں کی صفیں آپس میں معرکہ آرا ہوں) تا وقتیکہ اللہ تعالیٰ ان کے درمیان کوئی فیصلہ کر دے۔ (۳) اور جس وقت بارش برس رہی ہو تا وقتیکہ بند ہو جائے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں جس وقت مؤذن کو سنوں کیسے دعا کروں؟ اللہ تعالیٰ نے جو دعا آپ کو تعلیم کی ہے مجھے بھی بتلا دیجئے فرمایا تم کہو جیسا کہ مؤذن اللہ کی تکبیر کرتا ہے۔

اللہ اکبر، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان محمد ارسول اللہ" پھر تم مجھ پر درود سلام بھیجو پھر اپنی حاجت کا ذکر کرو، حضرت عائشہؓ کہنے لگیں: اے عمرہ! مؤمن کی دعا تین نشانوں میں سے کسی ایک نشان پر ضرور لگتی ہے جب تک کہ وہ قطع رحمی یا گناہ کے متعلق دعا نہ کرے یا تو بعینہ اسکی وہ دعا قبول کر لی جاتی ہے یا وہ دعا اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے یا اس کے لئے آخرت میں کام آنے کے واسطے ذخیرہ کر لی جاتی ہے۔[3]

۱۴۱۴۳- محمد بن ابراہیم، محمد بن برکہ، ابواسحق فزاری، جریر، ابونضرہ کہتے ہیں میں مدینہ منورہ آیا اور جابر بن عبداللہؓ کے گھر کے قریب ہی اترا چنانچہ حضرت جابرؓ نے ہمیں حدیث سنائی کہ ہمارا گھر رسول اللہ ﷺ کے گھر سے دور تھا اور مسجد (نبوی) کے قریب کچھ خالی جگہ تھی ہم نے چاہا کہ منتقل ہو کر ہم اس جگہ میں آ جائیں اور یہیں اپنے لئے گھر بنالیں چونکہ ہمارے گھر مسجد سے کافی دور تھے، چنانچہ جب نبی ﷺ کو (ہماری نقل مکانی کی) خبر ہوئی ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے گھروں ہی میں رہو چونکہ مسجد میں آتے وقت تمہارے قدموں کے نشانات بھی نامہ اعمال میں لکھے جاتے ہیں۔ (یعنی جتنے قدم چل کر آتے ہو تمہارے لئے نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں)۔[4]

۱۴۱۴۴- محمد بن ابراہیم، محمد بن برکہ، ابواسحق فزاری، علی بن بکار، ابراہیم، بن فزاری، سفیان، ابواسحق، یزید بن ابی لھم، ابوجوزاء کے سلسلۂ سند سے حضرت حسن بن علیؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وتر پڑھنے کے لئے مجھے یہ کلمات سکھائے۔

**اللھم اھدنی فیمن ھدیت وعافنی فیمن عافیت وتولنی فیمن تولیت وبارک لی فیما اعطیت وقنی**

---

۱۔ صحیح البخاری ۴/۱۴۸، وصحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین باب ۲۸.

۲۔ المعجم الصغیر للطبرانی ۲/۱۴۴، ومجمع الزوائد ۱/۳۲۷، والترغیب والترھیب ۱/۱۸۰، ۳/۲۶، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۹۵. وتاریخ اصبھان ۲/۳۳۵.

۳۔ کنز العمال ۳۳۳۵.

۴۔ مسند الامام احمد ۳/۳۷۱، ومسند ابی عوانۃ ۱/۳۸۸.

شر ما قضیت فانک تقضی لا یقضی علیک و لایذل من والیت تبارکت ربنا و تعالیت

یا اللہ مجھے ہدایت عطا فرما ان لوگوں کے ساتھ جنکو تو نے ہدایت سے نواز رکھا ہے مجھے دنیا و آخرت کی مصیبتوں سے بچا۔
ان لوگوں کے ساتھ جن کو تو نے بچایا ہے مجھ سے محبت کر ان لوگوں کے ساتھ جن سے تجھے محبت ہے اور جو کچھ تو نے مجھے عطا کیا اس میں برکت عطا فرما۔

اور مجھے ان برائیوں سے بچا جو مقدر ہوں بے شک تو جو چاہتا ہے وہ حکم کرتا ہے اور تجھے کوئی حکم نہیں کرتا اور جسے تو دوست بنالیتا ہے وہ ذلیل و رسوا نہیں ہوتا اے ہمارے رب تو بابرکت ہے اور تیری ذات بلند و برتر ہے۔

۱۴۱۴۵-محمد، محمد، علی بن بکار، ابراہیم بن محمد فزاری، سفیان، ابی اسحٰق، عیزار بن حریث، ابو نصیر کی سند سے حضرت ابی ابن کعبؓ کی روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی جب آپ ﷺ پڑھ چکے تو ایک شخص کا نام لیکر اس کے بارے میں فرمایا کہ فلاں شخص حاضر ہے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ جی ہاں حاضر ہے: حالانکہ وہ حاضر نہیں تھا: آپ ﷺ نے فرمایا: تمام نمازوں میں یہ دونوں نمازیں یعنی عشاء اور فجر منافقین پر بہت گراں گزرتی ہیں، اگر تم جان لیتے کہ ان دونوں نمازوں کا کتنا ثواب ہے تو تم گھٹنوں کے بل (یعنی افتان وخیزاں) آتے اور پہلی صف فرشتوں کی صف کی طرح ہے اگر تم پہلی صف کی فضیلت جان لیتے تو اس میں شامل ہونے کے لئے جلدی چلنے کی کوشش کرنے لگتے اور آدمی کا اکیلے نماز پڑھنے سے دوسرے آدمی کے ساتھ مل کر پڑھنا زیادہ ثواب کا باعث ہے اور دو آدمیوں کے ساتھ مل کر نماز پڑھنا ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنے سے زیادہ ثواب کا باعث ہے اور جس قدر زیادہ ہوں اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ سب سے زیادہ محبوب ہے۔[1]

۱۴۰۴۶-محمد، علی بن بکار، ابو اسحٰق فزاری، ابو عروبہ، ابو محمد، عطاء کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ ہم ہر نماز میں اسی طرح پڑھتے ہیں جس طرح کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو پڑھتے سنا ہے اور جو امور ہمارے اوپر پوشیدہ رہے انکو ہم تمہارے اوپر بھی پوشیدہ رکھتے ہیں۔

۱۴۱۴۷-ابو نعیم اصفہانی، محمد، محمد، علی بن بکار، ابو اسحٰق فزاری، اوزاعی، عمرو بن سعید، رجاء بن حیوہ کے سلسلہ سند سے حضرت عبادہ بن صامتؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم لوگ میرے ساتھ نماز میں ہوتے ہو کیا تم بھی قرآن پڑھتے ہو؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جی ہاں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بجز ام القرآن (سورت فاتحہ) کے ایسا مت کرو (یعنی صرف سورت فاتحہ پڑھو اور کچھ بھی نہ پڑھو۔ (واضح رہے کہ مسئلہ قرأت خلف الامام مختلف فیہ ہے تفصیل کے لئے کتب کو دیکھئے)[2]

۱۴۱۴۸-محمد، علی بن بکار، ابو اسحٰق، اعمش، سفیان بن سلمہ کے سلسلہ سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تو (قعدہ میں التحیات کی بجائے) یہ پڑھتے تھے السلام علی اللہ قبل عبادہ السلام علی جبریل وعلی میکائیل السلام علی فلان

یعنی اللہ پر سلام ہے اسکے بندوں پر سلام بھیجنے سے پہلے جبریل پر سلام ہے میکائیل پر سلام ہے اور فلاں پر سلام ہے چنانچہ ایک دن جب آنحضرت ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اللہ پر سلام نہ کہو چونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے۔ لہذا

---

۱۔ صحیح مسلم، ۴۵۱، ومسند الامام احمد ۲/۴۶۶، ۴۷۲، ۵۳۱، ۵/۱۴۰، والسنن الکبری للبیھقی ۳/۵۵، وصحیح ابن خزیمۃ ۱۴۷۶، ۱۴۸۴، والترغیب والترھیب ۱/۲۶۷، والمصنف لابن ابی شیبۃ ۱/۳۳۲.

۲۔ مسند الامام احمد ۵/۸۱، والسنن الکبری احمد ۲/۱۶۶، وسنن الدارقطنی ۱/۳۴۰، ومجمع الزوائد ۲/۱۱۰، ونصب الرایۃ ۲/۱۸، والمصنف لعبد الرزاق ۲۷۶۵.

جب تم میں سے کوئی نماز (کے قعدہ) میں بیٹھے تو یہ کہے: التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباداللہ الصالحین''

یعنی سب تعریفیں اور بدنی عبادتیں اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں اے نبی تم پر سلام اور اللہ کی برکتیں ہوں ہم پر بھی سلام اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلام'' آپ ﷺ نے فرمایا جو آدمی ان کلمات کو کہتا ہے تو اس کی برکت زمین وآسمان کے ہر نیک بندے کو پہنچتی ہے۔''اشھد ان لاالٰہ الااللہ واشھد وان محمدا عبدہ ورسولہ'' اس کے بعد نمازی کو جو دعا پسند ہو اللہ تعالیٰ کے حضور کرے۔[1]

۱۴۱۴۹- ابوبکر محمد بن عبداللہ بن محمد مفتولی، حاجب بن ارکین، یوسف بن مسلم، علی بن بکار، ابوامیہ بن یعلیٰ، سعید مقبری کے سلسلۂ سند سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عاشوراء (محرم کا) نواں دن ہے۔[2]

## (۴۵۱)- قاسم بن عثمان رحمہ اللہ

شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں، حضرات تبع تابعین میں سے ایک قاسم بن عثمان بن جوعی رحمہ اللہ تعالیٰ بھی ہیں، اللہ تعالیٰ نے انھیں رعایت وحفاظت وافیہ اور قوت کافیہ سے سرفراز کیا ہوا تھا۔

۱۴۱۵۰- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمٰن بن احمد، یوسف بن احمد بغدادی، احمد بن ابی حواری، کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ قاسم جوعی کہتے ہیں: اولیاء کرام محبت حق تعالیٰ سے اپنے شکموں کو سیر رکھتے ہیں اور وہ دیگر لذت، کھانا، پینا، خواہشات نفس اور دنیاوی لذات سے ناواقف ہوتے ہیں چونکہ وہ ایسی لذت سے لطف اٹھا رہے ہوتے ہیں کہ اس کے اوپر کوئی اور لذت ہوئی ہی نہیں کیا تم جانتے ہو کہ مجھے قاسم جوعی کے نام سے کیوں موسوم کیا گیا؟ چونکہ اگر میں ایک مہینے تک کھانا چھوڑ دوں میرا نفس کھانے پینے کا مطالبہ نہیں کریگا میں اس حالت میں اس سے راضی ہوں، میں اسے ہانک لاتا ہوں جہاں سے چاہتا ہوں اور جیسے چاہتا ہوں نفس کو دبالیتا ہوں، یااللہ! تو نے میرے ساتھ یہ معاملہ کیا ہے اسکے اتمام کی بھی مجھے توفیق عطا فرما: قاسم رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: محبت کی اصل معرفت ہے، اور طاعت کی اصل تصدیق ہے، خوف کی اصل مراقبہ ہے گناہوں کی اصل طول اول ہے اور حب جاہ ہر گناہ میں واقع ہونے کی اصل ہے، قاسم رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: عمل قلیل معرفت کے ساتھ بدرجہا بہتر ہے عمل کثیر سے جو بدون معرفت کے ہو، اعمال کی اصل وجڑ رضاء ہے ورع دین کا ستون ہے، بھوک عبادت کا مغز ہے، پاکدامنی زبان کو قابو میں رکھنے میں ہے، جو آدمی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے وہ ترقی کی راہوں پر گامزن ہوتا ہے، جو اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہے وہ مصائب کو بھی نعمتوں میں شمار کرتا ہے اور اس پر اللہ کا شکر بھی کرتا ہے اگرچہ دنیا اس سے منہ ہی کیوں نہ موڑ لے۔ قاسم رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں مسلم خواص کے پاس گیا انہوں نے مجھے کھانے کو ایک خربوزہ اور آدھی روٹی پیش کی اور مجھے کہا: اے قاسم! کھاؤ، میں اپنے ایک دوست کے پاس گیا اس نے مجھے ایک کھیرہ اور آدھی روٹی پیش کی اور مجھے کہا: اے قاسم! کھاؤ، میں اپنے ایک دوست کے پاس گیا اس نے مجھے ایک کھیرہ اور آدھی روٹی کھانے کو دی تھی کہا کھاؤ بلاشبہ حلال میں اسراف کی گنجائش نہیں ہوتی جو آدمی جانتا ہو کہ اسکی کمائی کہاں سے آتی ہے وہ اسے بحسن وخوبی خرچ کرنا بھی جانتا ہے۔

۱۴۱۵۱- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن حجاج، محمد بن علی بن خلف، قاسم بن عثمان، ابن ابی سائب کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ

---

[1] صحیح البخاری ۱/۲۱۱، ۸/۶۳، ۸۹، ۹/۱۳۲، وصحیح مسلم، کتاب الصلاۃ ۵۵، وفتح الباری ۲/۳۱۱، ۳۱۱، ۳۳۰، ۱۱/۱۳۱.

[2] کنز العمال ۲۴۳۳۴.

میرے والد ماجد رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی طرف وحی کی میں نے اہل زمین میں سے ایک آدمی کو اپنا خلیل منتخب کیا ہے، ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے پروردگار! بھلا وہ کون خوش بخت ہے مجھے بتادے تاکہ میں اسکا غلام بن جاؤں؟ والد صاحب کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں اس شرط پر آپ کے دست اقدس پر بیعت کرتا ہوں کہ میں جنت میں داخل ہو جاؤں، چنانچہ آپ ﷺ نے دست اقدس پھیلا دیا۔ میں نے آپ ﷺ کی انگلیوں کے پوروں سے خوبصورت کسی پورے کو نہیں دیکھا۔

۱۴۱۵۲- ابوبکر محمد بن احمد مفید، عبداللہ بن فرج، قاسم بن عثمان، عبدالعزیز بن ابی سائب سے مروی ہے کہ ابوسائب رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! مجھے عابد پر ستر دوشیزاؤں سے بھی زیادہ ایک چھوکرے کا خوف ہے۔

۱۴۱۵۳- مسانید قاسم بن عثمان رحمہ اللہ تعالیٰ...... محمد بن احمد بن حسن، اسحق بن ابوحسان، قاسم بن عثمان جوعی، عبداللہ بن نافع مدنی، مالک، نافع، ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری قبر اور میرے منبر کے درمیان زمین کا حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے بلاشبہ میرا منبر حوض کوثر پر ہوگا۔[1]

۱۴۱۵۴- ابوبکر محمد بن احمد مفید، عبداللہ بن فرج بن عبداللہ بن قرشی، قاسم بن عثمان جوعی، سفیان بن عیینہ، احوص بن حکیم، خالد بن معدان، عبادہ بن صامتؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (ایک مرتبہ) ایک شملہ (چادر) میں نماز پڑھی شملے کو پیچھے سے باندھ لیا تھا۔

۱۴۱۵۵- سلیمان بن احمد، سعید بن اوس دمشقی، قاسم بن عثمان جوعی، محمد بن یوسف فریابی، سفیان، عبداللہ بن حبیب بن ابی ثابت، حبیب بن ابی ثابت، ابوبکر بن عبداللہ کے سلسلۂ سند سے حضرت عائشہؓ کی حدیث ہے کہ بسا اوقات رسول اللہ ﷺ گھر سے باہر تشریف لے جاتے اور آپ ﷺ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوتے، ابوبکر بن عبداللہ کہتے ہیں: میں نے پوچھا: کیا جنابت کی وجہ سے آپ ﷺ غسل کرتے تب پانی کے قطرے سر مبارک سے ٹپک رہے ہوتے؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: نہیں! تو پھر اور کس وجہ سے؟

## (۴۵۲) مضاء بن عیسیٰ رحمہ اللہ

تبع تابعین کرام میں سے ایک مضاء بن عیسیٰ شامی رحمہ اللہ بھی ہیں، محبت باری تعالیٰ نے انھیں مجذوب بنا دیا تھا اور خوف خدا کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔

۱۴۱۵۶- عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسن بن عبدالملک، زیاد بن ایوب، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ مضاء بن عیسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: خوف خدا کو ہاتھ سے مت چھوڑو اللہ تعالیٰ تمہیں خیر و بھلائی کی توفیق عطا فرمائے گا، خالص اللہ تعالیٰ کے لئے عمل کرتے رہو ذلت و رسوائی سے دو چار نہیں ہوگے۔

۱۴۱۵۷- اسحق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ مضاء بن عیسیٰ رحمہ اللہ نے فرمایا: دن کے عمل کو رات نکال لیتی ہے اور رات کے عمل کو دن نکال لیتا ہے۔

۱۴۱۵۸- اسحق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری، سے مروی ہے کہ مضاء بن عیسیٰ اور ابوصفوان بن عوانہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لئے کسی آدمی سے محبت کرے اور پھر وہ اس (محبوب) کے حقوق میں کوتاہی کرے لامحالہ وہ (محب- دعویٰ محبت میں جھوٹا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی نوجوان کو خیر و بھلائی سے نوازنا چاہتے ہیں اسے کسی صالح آدمی کی صحبت اختیار کرنے کی توفیق عطا

---

[1] صحیح البخاری ۳/ ۲۹، وفتح الباری ۴/ ۱۰۰.

فرماتے ہیں:۔

۱۴۱۵۹-اسحٰق،ابراہیم،احمد سے مروی ہے کہ مضاء رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ حذیفہ مرعشی رحمہ اللہ نے فرمایا: دل دو طرح کے ہوتے ہیں (۱) خوبصورت اور اچھا دل جس کا وہ خواہاں ہوتا ہے۔ (۲) وہ دل جس سے کسی چیز کی توقع رکھتا ہو۔

۱۴۱۶۰-عثمان بن علی عثمانی، ابوبکر احمد بن عبداللہ دمشقی، ابوبکر بن حمدویہ، قاسم بن عثمان رحمہ اللہ کہتے ہیں: سلیمان و مضاء بن عیسیٰ و عبدالجبار اور مسلم بن زیاد واسطی نے بند کر دیا۔

۱۴۱۶۱-اسحٰق،ابراہیم،احمد کا بیان ہے کہ ایک بار میں اور ابوسلیمان، مضاء بن عیسیٰ کی زیارت کرنے ان کے پاس آئے، چنانچہ مضاء رحمہ اللہ نے انڈے پیش کئے حالانکہ وہ خود اور ابوسلیمان دونوں روزے میں تھے، گویا کہ میرا بھی روزے کا ارادہ تھا، مضاء رحمہ اللہ نے مجھے کہا: کھاؤ: میں نے کھانا شروع کر دیا۔

۱۴۱۶۲-حسین بن احمد بن بکر، ابوبحر محمد بن احمد بن حمدان قشیری، حسین بن ربیع، عبید بن عاصم خراسانی، مضاء بن عیسیٰ، شعبہ، مغیرہ، ابراہیم وعلقمہ واسود کے سلسلۂ سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اس کو (زبان کی طرف اشارہ کیا) اور اسکو (آپ ﷺ نے پیٹ کی طرف اشارہ کیا) قابو میں رکھا میں اسکو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

## (۴۵۳) منصور بن عمار رحمہ اللہ

شیخ کہتے ہیں تبع تابعین کرام میں سے ایک منصور بن عمار رحمہ اللہ بھی ہیں، صفات باری تعالیٰ کو بیان کر کے آنسو بہایا کرتے تھے۔ حق تعالیٰ کی چوکٹ کے پکے مجاور تھے۔ مخلوق کو خدا کی طرف راغب کیا۔

۱۴۱۶۳-اسحٰق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف بن خالد، احمد بن ابی حواری، عبدالرحمٰن بن مطرف کہتے ہیں منصور بن عمار رحمہ اللہ کو بعد از وفات خواب میں دیکھا گیا اور ان سے پوچھا گیا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا جواب دیا اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت کر دی ہے اور مجھے خطاب کیا: اے منصور! میں نے تیری طرف سے خلط ملط کے باوجود تیری مغفرت کر دی ہے الا یہ کہ تو لوگوں کو میری یاد کی طرف متوجہ کرتا تھا۔

۱۴۱۶۴-عبداللہ بن محمد بن جعفر، مسلم بن عصام، عبدالرحمٰن بن عمر رستہ، یوسف بن عبداللہ حرانی منصور بن عمار کہتے ہیں: ایک بار بشر مریسی نے مجھے خط لکھا اور مجھ سے پوچھا: تمہارا کیا قول ہے قرآن مخلوق ہے یا غیر مخلوق؟ میں نے اسے جواباً خط لکھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!

امابعد!

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اور آپ کو بھی عافیت بخشے، اگر اللہ تعالیٰ ہمیں عافیت عطا فرمادے۔ تو یہ اس کی نعمت عظیمہ ہوگی ورنہ ہلاکت ہی ہلاکت ہے، آپ نے خط لکھ کر قرآن کے مخلوق یا غیر مخلوق ہونے کے بارے میں میری رائے دریافت کی ہے! خوب سمجھ لو (قرآن مجید کے بارے میں کلام کرنا (یعنی علم کلام کو سہارا بنا کر کچھ کہنا) بدعت ہے اس میں سائل اور مجیب دونوں برابر کے شریک ہیں، اس مسئلہ میں سائل اور مجیب دونوں بے جا تکلف کا ارتکاب کرتے ہیں اللہ تعالیٰ خالق ہے اور اس کے سواء ہر چیز مخلوق ہے، قرآن اللہ کا کلام غیر مخلوق ہے پس تم اس قول پر اپنے نفس کو باز رہنے کی تاکید کرو۔ اللہ تعالیٰ کے مختلف اسماء حسنیٰ سے ہدایت پانے والے بن جاؤ اور قرآن میں اپنی طرح سے اللہ تعالیٰ کا نام ایجاد نہ کرو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء کے متعلق الحاد کرنے والوں کو چھوڑ دو عنقریب انہیں اپنے اعمال کا بدلہ مل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں سے بنائے جو غائبانہ اس سے ڈرتے ہیں درآں حالیکہ وہ قیامت سے

بھی ڈرتے ہیں۔

۱۴۱۶۵-عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن حجاج، محمد بن علی بن خلف، زہیر بن عباد، سے مروی ہے منصور بن عمار کا بیان ہے کہ سلیمان بن داؤد رحمہ اللہ نے فرمایا: خواہش نفس پر غلبہ پانا تن تنہا کسی شہر کو فتح کرنے سے بھی زیادہ سخت ہے۔

۱۴۰۶۶-عثمان بن محمد، ابوالحسن بغدادی، ایک بھائی کے واسطہ سے مروی ہے کہ سلیمان بن منصور کا بیان ہے کہ میں اپنے والد صاحب منصور کی مجلس میں بیٹھا تھا کہ یکا یک ایک رقعہ مجلس میں آپڑا اس میں لکھا تھا، بسم اللہ الرحمن الرحیم اے ابوسری! میں آپ کے مریدین میں سے ہوں میں آپ کے ہاتھ پر توبہ تائب ہوا ہوں میں نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے (۳۰) قرآن مجید ختم کرنے کے مہر پر ایک حور خریدی ہے چنانچہ میں نے انتیس (۲۹) قرآن مجید ختم کرنے کے مہر پر ایک حور خریدی ہے۔ چنانچہ میں نے انتیس (۲۹) قرآن ختم کر لیے اور تیسواں قرآن ختم کرنے میں لگا ہوا تھا کہ اچانک میری آنکھ لگ گئی میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ ایک حور محراب سے داخل ہو کر میرے پاس آئی، میں اس کی طرف برابر دیکھے جا رہا تھا جب اس نے مجھے دیکھا تو اس نے نرم ودلکش آواز میں یہ اشعار پڑھے۔

اتخطب مثلی وغنی تنام . ونوم المحبین عنی حرام

لانا خلقنا لکل امریء . کثیر الصلوۃ براہ الصیام .

ترجمہ: کیا تم مجھ جیسی حسین وجمیل حور کو پیغام نکاح دینا چاہتے ہو اور پھر مجھ سے غافل ہو کر سو رہے حالانکہ مجھ سے غافل ہو کر محبت کرنے والوں کی نیند حرام ہے۔ چونکہ ہمیں اس آدمی کے لئے پیدا کیا گیا ہے جو کثرت سے نماز روزے کا اہتمام کرے۔

پس میں فوراً بیدار ہو گیا اور میں بہت زیادہ خوفزدہ تھا۔

۱۴۱۶۷-عثمان بن محمد عثمان، ابوقاسم بن اسود، ابوعلی بن دیسم زقاق سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ منصور بن عمار رحمہ اللہ سے کہا گیا آپ اس طرح کی (صوفیانہ وواعظانہ) باتیں کرتے ہیں حالانکہ ہم آپ میں بہت ساری چیزیں دیکھتے ہیں؟ منصور رحمہ اللہ نے فرمایا: تم لوگ مجھے کوڑے کے ڈھیر پر رینگنے والی چیونٹی سمجھو۔

۱۴۱۶۸-عبداللہ بن محمد، محمد بن عبدالرحیم بن شبیب، سلیم بن منصور بن عمار سے مروی ہے کہ میرے والد صاحب کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں سفیان بن عیینہ کے پاس گیا میں نے انھیں وعظ ونصیحت کی انہوں نے مجھے حدیثیں سنائیں۔ جب غم وحزن سے ان کی آنکھوں میں آنسو امڈ آئے تو انہوں نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور بہتے ہوئے آنسوؤں کو اپنی آنکھوں میں واپس لوٹا دیا۔ میں نے کہا: اے ابومحمد اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائیں آپ نے آنکھوں سے آنسوؤں کو بہایا کیوں نہیں؟ اور آپ نے رخساروں پر آنسوؤں کی لڑی کو بہنے کیوں نہیں دیا؟ انہوں نے مجھے کہا: اے منصور بلاشبہ آنسو جب تک آنکھوں میں باقی رہتے ہیں دل میں غم وحزن کو باقی رکھتے ہیں اور غم ختم نہیں ہونے پاتا۔ میں نے سفیان رحمہ اللہ کو دیکھا ہے کہ وہ غم وحزن سے دلوں کی تعمیر کرتے تھے اور ایام زندگی میں غم وحزن کی لہر پھونک دیتے تھے، اگر یہ بات نہ ہوتی وہ آنسو بہا کر راحت پاتے۔

۱۴۱۶۹-حسین بن محمد عبداللہ نیشاپوری، محمد بن حسین بن موسیٰ سے مروی ہے کہ منصور بن عمار رحمہ اللہ نے فرمایا: بندوں کے دل روحانیت سے لبریز ہوتے ہیں لیکن جب دلوں میں شک وخباثت گھس جاتی ہے تو روحانیت کا جنازہ اٹھ جاتا ہے، فرمایا: عارفین کے دلوں میں بڑی حکمت کو تصدیق کی زبان بیان کرتی ہے، زاہدین کے دلوں میں بڑی حکمت کو تفصیل کی زبان بیان کرتی ہے، بندوں کے دلوں میں بڑی حکمت کو توفیق کی زبان بیان کرتی ہے، مریدین کے دلوں میں بڑی حکمت کو فکر وتدبر کی زبان بیان کرتی ہے اور علماء کے دلوں میں بڑی حکمت کو تذکیر (دوسری کو نصیحت) کی زبان بیان کرتی ہے، جو آدمی دنیا کے مصائب پر بے صبری وآہ وزاری کرتا ہے اسکی مصیبتیں اس

کے دین میں پڑجاتی ہیں، پاک ہے وہ ذات جس نے عارفین کے دلوں کو ذکر کے مٹکے بنادیا اور اہل دنیا کے دلوں کو طمع ولالچ کے مٹکے بنادیا۔ پاک ہے وہ ذات جس نے زاہدین کے دلوں کو توکل کے برتن، فقراء کے دلوں کو قناعت کے برتن اور متوکلین کے دلوں کو رضاء کے مٹکے بنادیا، بندے کا عمدہ لباس عاجزی وانکساری ہے اور عارفین کا عمدہ لباس تقویٰ ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے"ولباس التقوىٰ ذلک خیر "(اعراف:۲۶) تقویٰ کا لباس بہت بہتر ہے۔ منصور رحمہ اللہ نے فرمایا: نفس کی سلامتی اسکی مخالفت میں ہے اور نفس کی مصیبت اس کی متابعت میں ہے۔

۱۴۱۷۰- ابراہیم بن عبداللہ بن اسحٰق محمد بن اسحٰق سراج، احمد بن موسیٰ انصاری سے مروی ہے کہ منصور بن عمار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں ایک مرتبہ حج پر چلا گیا راستے میں کوفہ کی ایک گلی میں اترا، میں انتہائی تاریک رات "ظلمیا سحنلکۃ۔ میں گلی سے باہر نکلا اچانک رات کی تاریکی میں غائبانہ آواز سنائی دی کہنے والا کہہ رہا تھا: اے میرے معبود! تیری عزت کی قسم تیرے جلال کی قسم میں نے اپنی معصیت سے تیری مخالفت کا ارادہ نہیں کیا دراں حالیکہ میں تیری معصیت کر چکا جب کہ تیری معصیت کی، میں تیرے عذاب سے جاہل بھی نہیں ہوں لیکن ایک خطا جو پیش آئی اس پر بھی میری بدبختی نے جلتی پر تیل کا سا کام کیا، تیری پردہ پوشی نے مجھے دھوکے میں رکھا میں نے بھرپور تیری نافرمانی کی جہالت میں تیری مخالفت کی پس اب کون مجھے تیرے عذاب سے پناہ دے گا؟ اور جب تیرے متعلق کی رسی ٹوٹ جائے پھر اسکو کون جوڑے گا؟ ہائے افسوس جوانی! جب وہ آدمی اپنی بات سے فارغ ہوا میں نے آیت کریمہ "نارا وقودھا الناس والحجارہ "ایسی آگ جسکا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے" (البقرہ:۲۴) تلاوت کی، اچانک میں نے دھڑام سے گرنے کی آواز سنی اس کے بعد مجھے کچھ محسوس نہ ہوا، میں آگے بڑھ گیا صبح کو جب میں اپنے ٹھکانے میں واپس آیا کیا دیکھتا ہوں کہ لوگ ایک جنازہ نکال کر لے جارہے ہیں، اچانک میرے سامنے سے ایک بوڑھی کمزور عورت آئی، اس سے میں نے اس جنازے کے متعلق دریافت کیا، وہ بڑھیا مجھے نہیں جانتی تھی، کہنے لگی: اس آدمی کا بدلہ صرف وہی بدلہ ہو، میرا بیٹا گذشتہ رات کھڑا نماز پڑھ رہا تھا، اس آدمی نے قرآن مجید کی ایک آیت پڑھی جسے سن کر میرے بیٹے کا کلیجہ پھٹ گیا اور اسی لمحے اس کی روح پرواز کرگئی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۱۴۱۷۱- ابراہیم بن ابی طالب نیشاپوری، ابن ابی دنیا، محمد بن اسحٰق سراج، (دوسری سند) ابونعیم اصفہانی، اپنے والد سے احمد بن محمد بن یوسف، محمد بن یوسف کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ منصور بن عمار رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک تاریک رات میں گھر سے باہر نکلا میرا گمان تھا کہ صبح ہو چکی ہے جب مجھے صبح کے اثرات محسوس نہ ہوتے میں ایک دروازے کی چوکٹ پر بیٹھ گیا اور صبح کی انتظار کرنے لگا یکایک مجھے کسی نوجوان کی دل ہلادینے والی آواز سنائی دی وہ نوجوان دعاء کررہا تھا اور ساتھ ساتھ رو بھی رہا تھا وہ دعا میں کہہ رہا تھا: یا اللہ! تیرے جلال کی قسم میں نے تیری معصیت کر کے تیری مخالفت کا ارادہ نہیں کیا، لیکن جب میں نے تیری معصیت کی تو جہالت کی وجہ سے کی، میں تیرے عذاب سے ناواقف نہیں ہوں، نہ ہی تیری عقوبت اپنے اوپر ڈالنا چاہتا ہوں، تیری نگاہ دوررس سے پوشیدہ بھی نہیں ہوں، لیکن میں نفس کے چکر میں پھنس گیا اس پر میری بدبختی نے بھی جلتی پر تیل کا سا کام کیا تیری بے حساب پردہ پوشی نے مجھے دھوکے میں رکھا، میں تیری نافرمانی کا ارتکاب کر چکا اور جہالت میں آکر تیری مخالفت کرچکا، تیرے عذاب سے مجھے کوئی چھٹکارہ دے گا، تیرے عذاب دہندہ فرشتگان کے آہنی ہاتھوں سے مجھے کون نجات دے گا، تیرے تعلق کی ٹوٹی ہوئی رسی کو کون جوڑے گا، ہائے افسوس ہائے افسوس! جس وقت کہ نیکوکاروں سے کہا جائے گا: پل صراط کو عبور کر جاؤ اور بوجھلوں سے کہا جائیگا: نیچے گرجاؤ، کاش مجھے پتہ ہوتا آیا کہ میں بوجھلوں کے ساتھ نیچے گرجاؤں گا یا پل صراط کو نیکوکاروں کے ساتھ عبور کرجاؤں گا، ہائے میری ہلاکت، میری عمر طویل ہوئی اور گناہ بھی دوچند ہوگئے، میں سن رسیدہ ہوگیا اور میری خطائیں بھی بڑھ گئیں اے میری ہلاکت! میں کب توبہ کروں گا، کب واپس لوٹوں گا اور مجھے اپنے رب سے حیاء بھی نہیں آتی، منصور کہتے ہیں: جب نوجوان کی باتیں میں نے سن لی دروازے پر میں نے اپنا منہ رکھا اور زور سے کہا: "اعوذباللہ من

الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم. بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی خوب سننے والا اور جاننے والا ہے ''نارا وقودھا الناس والحجارۃ'' (تحریم:۶) ایسی آگ کہ جسکا ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے'' منصور رحمہ اللہ کہتے ہیں: پھر میں نے آواز میں شدید بے چینی اور اضطراب سنا لیکن تھوڑی دیر بعد خاموشی طاری ہوگئی میں نے کہا: یہاں ضرور کوئی نہ کوئی مسئلہ پیش آگیا ہے۔ سب نے دروازے پر بطور علامت کے ایک نشانی لگادی اور خود آگے چل پڑا، جب صبح کو واپس لوٹا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جنازہ رکھا ہوا ہے اور ایک بوڑھیا روتے ہوئے اندر اور باہر آجا رہی ہے۔ میں نے اس سے کہا: اے اللہ کی بندی اس میت کا تم سے کیا رشتہ ہے؟ کہنے لگی: اپنا کام کرو اور میرے غموں کو دوبالا نہ کرو، میں نے کہا: میں مسافر آدمی ہوں مجھے خبر دے دو، کہنے لگی: بخدا! اگر تو پردیسی نہ ہوتا میں تجھے کبھی حقیقت حال سے آگاہ نہ کرتی، یہ میرا بیٹا ہے اور رسول اللہ ﷺ کے رشتہ داروں میں سے ہے۔ جب رات چھا جاتی یہ اپنی جائے نماز پر کھڑا ہو جاتا اور اپنے گناہوں پر روتا رہتا۔ دن کو کھجور کے پتوں کا کاروبار کرتا تھا اور اس نے اپنی آمدنی کو تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا، ایک تہائی مجھے کھلاتا ایک تہائی مسکین کو دے دیتا اور ایک تہائی سے شام کو خود روزہ افطار کرتا، چنانچہ آج رات اس کے پاس سے ایک آدمی گزرا اللہ تعالیٰ اسے اچھا بدلہ نہ دے، اس نے میرے بیٹے کے پاس کچھ آیات تلاوت کیں ان میں جہنم کا ذکر تھا، میرا بیٹا آیات سن کر سخت بے چینی کا شکار ہوگیا اور مسلسل روتا رہا حتی کہ اسکی روح پرواز کرگئی رحمہ اللہ تعالیٰ، منصور رحمہ اللہ کہنے لگے: جب اللہ تعالیٰ کے خوفزدہ بندے سطوت سے خائف ہوتے ہیں ان کی یہی کیفیت ہوتی ہے۔

## مسانید منصور بن عمار رحمہ اللہ تعالیٰ

۱۴۱۷۲- ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق ثقفی، محمد بن جعفر، منصور بن عمار، بشیر بن طلحہ، خالد بن دریک، یعلی بن منبہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہنم مؤمن کو (مخاطب کر کے) کہتی ہے: اے مؤمن! گزر جا تیرے نور نے میرے شعلوں کو بجھا دیا ہے۔[۱]

۱۴۱۷۳- سلیمان بن احمد، علی بن سعید رازی، سلیمان بن منصور بن عمار، اپنے والد سے مثل مذکور بالا کے روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۴۱۷۴- سلیمان بن احمد، محمد بن ادریس بن مطیب مصیصی، سلیمان بن منصور بن عمار، منصور بن عمار، معروف ابوخطاب سے حضرت واثلہ بن اسقعؓ کی روایت ہے کہ جب میں اسلام لایا اور نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جاؤ پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل کرو اور کفر کے بالوں کو اپنے سے دور کر دو (یعنی مونڈ ڈالو)[۲]

۱۴۱۷۵- ابوبکر محمد بن احمد بغدادی بن مفید، موسیٰ بن ہارون و محمد بن لیث جوہری، سلیمان بن منصور بن عمار، منصور بن عمار، محمد بن منکدر، منکدر کے سلسلۂ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ انصار کا ایک نوجوان جسے ثعلبہ بن عبدالرحمٰن کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا اسلام لایا اور نبی ﷺ کی خدمت میں رہتا تھا، ایک دن آپ ﷺ نے اسے کسی کام سے بھیجا (راستے میں) کسی انصاری کے دروازے کے پاس سے گزرا اتفاقاً اسکی نظر انصاری کی بیوی پر جا پڑی اور وہ غسل کر رہی تھی وہ کھڑا ہو کر بار بار عورت کو تکتا رہا (اسی لمحے) اسکو خوف لاحق ہوا، کہ کہیں رسول اللہ ﷺ پر میرے متعلق وحی نہ نازل ہو جائے، چنانچہ جدھر جا رہا تھا اسی سمت بھاگ گیا اور مکہ و مدینہ کے درمیان واقع پہاڑوں میں آگیا، پیچھے رسول اللہ ﷺ نے اسے چالیس (۴۰) روز تک گم پایا یہ وہی دن ہیں کہ جن کے متعلق کفار کہتے تھے کہ محمد ﷺ کے رب نے اسے چھوڑ دیا ہے اور اس سے بیزار آگیا ہے، پھر جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہنے لگے: اے محمد! اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو سلام کہہ رہے ہیں اور بعد سلام کہ تیری امت کا بھاگنے والا نوجوان ان پہاڑوں میں سے ہے اور جہنم کی آگ سے میری پناہ مانگ رہا ہے۔

---

۱۔ تاریخ بغداد ۵/ ۱۹۴.

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۹/ ۱۴. والصغیر للطبرانی ۲/ ۴۲. ومجمع الزوائد ۱/ ۲۸۳. وکنز العمال ۱۳۵۳.

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر اور اے سلمان دونوں جاؤ اور میرے پاس ثعلبہ بن عبدالرحمن کو لے آؤ چنانچہ وہ دونوں مدینہ منورہ کے سراغ رساؤں کی ایک جماعت میں نکل گئے راستے میں انھیں مدینہ منورہ کا ایک چرواہا ملا جسے رفاقہ کہا جاتا تھا، حضرت عمرؓ نے اس سے پوچھا: اے رفاقہ کیا تجھے ان پہاڑوں کے درمیان کسی نوجوان کے ٹھہرنے کا علم ہے؟ رفاقہ بولا: شاید آپ کی مراد جہنم سے بھاگنے والا ایک نوجوان ہے، عمرؓ نے فرمایا: تمہیں کیا علم ہے کہ وہ جہنم کی آگ سے بھاگنے والا ہے؟ رفاقہ نے کہا: چونکہ آدھی رات کے وقت وہ سر پر ہاتھ رکھ کر ان پہاڑوں سے نکل کر ہمارے پاس آتا ہے اور کہتا ہے: اے کاش! تو میری روح کو قبض کر کے قبض شدہ ارواح میں شامل کرے اور میرے جسم کو مردہ جسموں میں شامل کر لے، درآنحالیکہ مجھے رسوا نہیں کرنا۔ حضرت عمرؓ بولے: ہم اسی کی تلاش میں ہیں۔ چنانچہ رفاقہ ان کے ساتھ ہولیا آدھی رات کے وقت جب وہ نوجوان نکل کر بستی والوں کے پاس آیا سر پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگا: اے کاش! میری روح قبض کر لی جاتی، اور میرا جسم مردہ جسموں کے ساتھ شامل کر لیا جاتا، اور مجھے عدالت کے کٹھرے میں ننگا نہ کیا جاتا؟ حضرت عمرؓ فوراً جھپٹے اور اسے پکڑ لیا، نوجوان بولا مجھے امان اور جہنم کی آگ سے خلاصی چاہیے، حضرت عمرؓ نے اس سے کہا: میں عمر بن الخطاب ہوں، بولا! اے عمر! کیا رسول اللہ ﷺ کو میرے گناہ کا علم ہے فرمایا: مجھے بجز اس کے کچھ علم نہیں کہ آپ ﷺ کل تمہارا ذکر کیا اور مجھے اور سلمان کو تیری تلاش میں بھیج دیا۔ نوجوان بولا: اے عمر! مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس اس وقت داخل کرنا جب آپ ﷺ نماز میں ہوں۔ اور بلالؓ "قد قامت الصلوٰۃ" کہہ رہے ہوں فرمایا: چلو میں ایسا ہی کروں گا، چنانچہ دونوں حضرات نوجوان کو لیکر مدینہ کی طرف چل پڑے اور خاص فجر کی نماز میں جا پہنچے عمرؓ اور سلمانؓ جلدی سے صف میں جا کھڑے ہوئے نوجوان نے جب رسول اللہ ﷺ کی قرأت سنی بیہوش ہو کر گر پڑا جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا ارشاد فرمایا: اے عمر! اور اے سلمان! ثعلبہ بن عبدالرحمن کا کیا ہوا؟ بولے: یا رسول اللہ ثعلبہ وہ سامنے ہے، رسول اللہ ﷺ اسکی طرف کھڑے ہوئے، نوجوان بولا: لبیک یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے اسکی طرف دیکھا اور پوچھا: تم میرے پاس سے کیوں غائب ہو گئے تھے، عرض کیا یا رسول اللہ! میرے گناہ نے مجھے کہیں غائب ہو جانے پر مجبور کر دیا تھا، ارشاد فرمایا! کیا میں تمہیں ایک ایسی آیت نہ بتاؤں جو تمہارے گناہوں اور خطاؤں کا کفارہ بن جائے؟ کہا! ضرور بتایئے یا رسول اللہ! ارشاد فرمایا: کہو اللھم آتنا فی الدنیا حسنة وفی الأخرة حسنة وقنا عذاب النار "(بقرہ:۲۰۱)

یا اللہ ہمیں دنیا و آخرت کی اچھائیاں عطا فرما اور ہمیں جہنم کی آگ سے بچا لے۔ عرض کیا: یا رسول اللہ میرا گناہ بہت بڑا ہے، ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ کلام اللہ بہت بڑا ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنے گھر واپس جانے کا حکم دیا، گھر جا کر وہ مسلسل آٹھ دن تک مقرر رہا حضرت سلمانؓ آپ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ ثعلبہ کے پاس جائیں گے چونکہ وہ کئی دنوں سے بیمار ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اور ہمارے ساتھ اس کے پاس چلو، چنانچہ جب اس کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ نے اسکا سر پکڑ کر اپنی گود مبارک میں رکھا اس نے اپنا سر آپ ﷺ کی گود سے کھسکا لیا آپ ﷺ نے فرمایا: سر گود سے کیوں کھسکا رہے ہو؟ عرض کیا: چونکہ میرا سر گناہوں سے بھرا پڑا ہے، ارشاد فرمایا: تمہیں کیسے پتہ چلتا ہے؟ عرض کیا میں اپنی جلد اور ہڈیوں کے درمیان چیونٹی کے رینگنے کی سی حرکت محسوس کرتا ہوں، فرمایا: تمہیں اس وقت کس چیز کی خواہش ہے؟ کہا: مجھے اپنے رب کی مغفرت کی خواہش ہے، چنانچہ اسی وقت جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتے ہیں اور بعد از سلام کہ "اگر میرا یہ بندہ بھری زمین کے بقدر گناہ لے کر مجھ سے ملتا، میں بھی اسے بھری زمین کے بقدر مغفرت عطاء کرتا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس بارے میں نہ بتاؤں عرض کیا: ضرور بتائیں، رسول اللہ ﷺ نے اسے بتایا نوجوان نے سن کر ایک چیخ ماردی اور مر گیا، رسول اللہ ﷺ نے اسکو غسل دینے اور کفنانے کا حکم دیا اور خود آپ ﷺ نے اسکی نماز جنازہ پڑھائی، جب صحابہؓ نے جنازہ اٹھایا آپ ﷺ نے نوجوان کی انگلیوں کے اطراف پر چلنا شروع کیا (یعنی ایک طرف چلنے لگے) صحابہ نے یوں چلنے کی وجہ دریافت کی؟ ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی

جس نے مجھے نبی برحق بنا کر بھیجا ہے! میں زمین پر پاؤں رکھنے کی قدرت نہیں رکھتا ہوں چونکہ کثیر تعداد میں آسمان سے اس کے ساتھ مشایعت کے لئے فرشتے اترے ہیں۔

## (۴۵۴) حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک روشن علامت، پسندیدہ دوراندیش، حقائق کا پرچار کرنے والے، راستوں کو عبور کرنے والے ابوفیض ذوالنون مصری رحمہ اللہ بھی ہیں ان کے ملفوظات عبارات وثیقہ اور اشارات دقیقہ سے لبریز ہیں انہوں نے فکر ونظر کی تو عبرت حاصل کی اور اگر انہیں نصیحت کی گئی باز آ گئے۔

۱۴۱۷۶- سلیمان بن احمد، علی بن ہیثم مصری سے مروی ہے کہ ابوفیض ذوالنون مصری رحمہ اللہ یوں دعا کرتے تھے: یا اللہ ہمیں ان لوگوں میں سے بنادے جو ظالموں کے ٹھکانوں کو تجاوز کر گئے، انھیں جاہلوں کی موانست سے وحشت تھی۔ انہوں نے اخلاص کے نور سے عمل کا ثمرہ حاصل کیا، جو حکمت کے چشموں سے پی گئے، سمجھداری کی کشتی پر سوار ہوئے، جنھوں نے یقین کی آندھی سے شکوک کو اکھاڑ پھینکا نجات کے بحر عمیق میں موجزن ہوئے اور اخلاص کے کنارے کے مشتاق رہے یا اللہ ہمیں ان لوگوں میں سے بنادے جن کی ارواح بلندیوں میں پرواز کر گئیں، ان کے دلوں کے مقاصد تقوٰی کی اتھاہ گہرائیوں تک جا پہنچے حتی کہ نعمتوں کے باغات میں جا بیٹھے، جنھوں نے جنت میں تسنیم کے پھلوں کو توڑا، جو سرور کی موجوں میں گھس گئے، جنہوں نے عیش وعشرت کے جام چڑھا لئے اور عرش بریں کے نیچے عزت وشرافت کے سائے تلے جا بیٹھے، یا اللہ ہمیں ان لوگوں میں سے بنادے جنہوں نے صبر کے دروازے کھول دیئے، جنھوں نے بے صبری کی خندقیں پر کر دیں، جنھوں نے عقاب کی شدت کو عبور کیا اور خواہش نفس کے پل کو پاؤں تلے روند کر آگے بڑھ گئے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

واما من خاف مقام ربہ ونھی النفس عن الھوی فان الجنۃ ھی المأوٰی

اور جو آدمی اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے باز رکھا پس جنت اسکا ٹھکانا ہے۔

یا اللہ ہمیں ان لوگوں میں سے بنادے جن کی طرف ہدایت کے پہاڑوں نے اشارہ کر دیا ہے، جن کے لئے نجات کے راستے واضح ہو گئے اور وہ اخلاص یقین کے راستے پر چل پڑے۔

۱۴۱۷۷- ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم، احمد بن محمد بن حمدان، نیشاپوری ابوحامد، عبدالقدوس بن عبدالرحمٰن شامی سے مروی ہے کہ ابوفیض ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے اکثر دعائیہ کلمات یہ ہوتے تھے: یا اللہ! میں تجھ ہی تک تقرب حاصل کرتا ہوں چونکہ مجھ پر تیرے ہی احسانات ہیں، میں سفارش کی درخواست تجھ ہی سے کرتا ہوں چونکہ مجھ پر تیرے ہی انعامات ہیں۔ اے میرے معبود! میں بھری محفلوں میں تجھے اسی طرح پکارتا ہوں جس طرح کہ ارباب کو پکارا جاتا ہے اور خلوت میں تجھے اس طرح پکارتا ہوں جس طرح کہ احباب کو پکارا جاتا ہے، بھری محفل میں کہتا ہوں" اے میرے معبود" خلوت میں کہتا ہوں اے میرے حبیب میں تیری ہی طرف رغبت کرتا ہوں اور میں تیرے لئے ربوبیت کی گواہی دیتا ہوں اقرار کرتے ہوئے کہ تو ہی میرا رب ہے، تیری طرف میں نے لوٹنا ہے، تیری رحمت سے میری ابتداء ہوئی ورنہ میں تو قابل ذکر شئے ہی نہیں تھا، تو نے مجھے مٹی سے پیدا کیا اور باپ کی صلب میں لا ٹھہرایا پھر وہاں سے ماں کے رحم میں منتقل کیا، تو نے مجھے اپنی رحمت سے بانجھ پن سے نہیں باہر نکالا پھر میری خلقت کی ابتداء ٹپکائی ہوئی منی سے ہوئی پھر تو نے مجھے تین تاریکوں میں لا ٹھہرایا خون اور ملوث گوشت کے درمیان، تو نے مجھے عورتوں کی شکل میں نہیں ڈھالا پھر تو نے مجھے دنیا میں بھیجا در آں حالیکہ میں باعتبار خلقت کے ٹھیک ٹھاک تھا، جب میں چھوٹا بچہ تھا تو نے پنگھوڑے میں میری حفاظت کی، تو نے مجھے مزید ار دودھ کی غذا عطا فرمائی

تو نے مجھے ماؤں کی گودوں میں دیدیا، تو نے ان کے دلوں میں میری شفقت ڈال دی تو نے اچھی طرح سے میری تربیت کی، تو نے میرا نظام کار اچھی طرح سے چلایا، جنات کی شرارتوں سے مجھے محفوظ رکھا، شیاطین الانس سے میری حفاظت فرمائی تو نے میرے بدن کی بھی حفاظت کی، مجھے ہر ایسے عیب سے پاک رکھا جو مجھ میں نقص پیدا کر دیتا، اے میرے رب تو بڑی برکت والا ہے اور تو بلند شان والا ہے، یا رحیم جب میں نے کلام شروع کیا تو نے مجھ پر انعامات کی بارش برسادی، تو نے ہر سال مجھے جسمانی ترقی عطا فرمائی، اے جلال و اکرام والے تو بہت بلند ہے، حتی کہ تو میرے شئوں کا مالک ہے، میرے اعضاء کو تو نے مضبوط بنایا مجھے عقل کامل عطا فرمائی، تو نے میرے دل سے غفلت کے پردوں کو پاک کیا، تو نے اپنی کاریگروں کے عجائب میرے دل میں ڈالے، تو نے اپنی حجت کو واضح کیا تو نے اپنی ذات پر میری راہنمائی کی، اپنے رسولوں کی لائی ہوئی تعلیمات کی مجھے معرفت عطا فرمائی، مجھے انواع و اقسام کے معائش عطا فرمائے، تو نے اپنے فضل عظیم سے مجھے طرح طرح کے عمدہ لباس عطا کئے، تو نے مجھے ٹھیک ٹھاک کر دیا پھر تو مجھے ایک نعمت دے کر راضی نہیں ہوا بلکہ مجھ پر ان گنت نعمتوں کی بارشیں برسادیں، تو نے مجھ سے ہر طرح کی تکلیف و آزمائش کو دور کیا، تو نے مجھے فسق و فجور کی راہیں سمجھائیں تاکہ ان سے میں اجتناب کرسکوں، تو نے مجھے تقویٰ کی دولت عطا فرمائی تاکہ میں اسے اختیار کروں، تو نے مجھے اس چیز کی ہدایت دی جو مرتبے میں مجھے تیرے قریب تر کر دیتی، اگر میں نے تجھے کبھی پکارا تو نے میری پکار کا جواب دیا اگر میں نے تجھ سے کچھ سوال کیا تو نے مجھے وہ عطا کیا، اگر میں نے تیرا شکر ادا کیا تو نے میری پاسداری کی، اگر میں نے تیرا شکر کیا تو نے مجھے توشۂ عطا فرمایا، اے میرے معبود! میں تیری کون کونسی نعمتوں کو شمار کروں، کیا تو نے مجھے بھرپور نعمتوں سے نوازہ نہیں یا مجھ سے مصائب کو دور نہیں کیا، میں تیرے لئے گواہی دیتا ہوں جو میرا باطن و ظاہر مشاہدہ کرے، اور میرے اعضاء محسوس کریں، یا اللہ! میں تیری نعمتوں کے احصاء کی طاقت نہیں رکھتا ہوں، تو کیونکر تیرے شکر کی طاقت رکھوں؟ میں تیرے برحق قول کو کہتا ہوں" وان تعدوا نعمة الله لا تحصوها " (ابراھیم:۳۴) اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو گننا شروع کرو تم نہیں گن سکتے ہو، یا پھر میرا شکر تیری نعمتوں کو کیسے محیط ہوسکتا ہے، تیرا شکر میرے نزدیک بہت عظیم ہے، تو نے مجھ پر بھرپور انعامات کیئے، جیسا کہ تیرا فرمان ہے:

"وما بکم من نعمة فمن الله" (نحل:۵۳) تمہارے اوپر جو بھی نعمتیں ہیں وہ من جانب اللہ ہیں" بلاشبہ تیرا قول سچا ہے اے میرے معبود! تیرے پیغمبروں نے تیری وحی کردہ تعلیمات بغیر کم وکاست کے پوری پوری پہنچادی ہیں، پس میں اپنی قوت طاقت جدوجہد اور اپنی بساط کے بقدر کہتا ہوں الحمدلله علی جمیع احسانه حمدا یعدل حمد الملائکة المقربین والانبیاء والمرسلین"

۱۴۱۸۷- عثمان بن محمد عثمانی، ابوبکر محمد بن احمد بن محمد، محمد بن عبدالملک بن ہاشم سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ" دعا کرتے ہوئے کہتے! یا اللہ! میری رغبت کا تمام تر مقصد تو ہی ہے اور تجھی سے میں اپنی حاجت طلب کرتا ہوں اور میں اپنے مطلوب کی کامیابی کی امید تجھی سے وابستہ کرتا ہوں، میرے مسائل کی کنجیاں تیرے ہی قبضہ میں ہیں، میں خیر و بھلائی کا سوال تجھی سے کرتا ہوں تیرے علاوہ اس کی امید کسی سے نہیں رکھتا ہوں، مجھے تیری معرفت حاصل ہو جانے کے بعد تیری رحمت سے کوئی مایوسی نہیں۔ اے وہ ذات جس نے ہر چیز کی حکمتوں کو جمع کر رکھا ہے، اے وہ ذات جس کا حکم ہر چیز میں چلتا ہے۔ اے کریم ذات! تیرے سوا کوئی نہیں جسکو میں اپنے مسئلہ سے آگاہ کروں، میں تیرے سوا کسی پر بھروسہ نہیں کرتا ہوں، میں تیرے سوا کسی کی مشیت پر اعتماد بھی نہیں کرتا ہوں، پس اگر میں تجھے بھول جاؤں پھر کس سے سوال کرسکتا ہوں، یا اللہ! میرا بھروسہ تجھی پر ہے اگر چہ غفلات و عثرات مجھے تجھ سے دور کر دیں یا دھوکے میں ڈال کر غافل کر دیں اے لغزشوں کو معاف کرنے والے! اگر تو نے میری لغزشوں کو درگزر نہ کیا تو مجھے قابل اعتماد کوئی ٹھکانا نظر نہیں آتا جس پر میں اعتماد کروں، میری نعمت و قدرت تجھی سے ہے میں تیری نعمتوں میں چلتا ہوں تیری قدرت ہی میں پچھاتا ہوں میں تیرے علم میں

اضافہ ہی سمجھتا ہوں اور تیرے امر کی عزیمت میں نقص نہیں سمجھتا ہوں، اے وہ ذات جس تک سوالات کی انتہا ہوتی ہے میں تجھی سے سوال کرتا ہوں اور میں تیری طرف رغبت کرتا ہوں اے مرجع حاجات کہ مجھے ایمان کی دولت سے مالا مال کردے تا کہ اس دولت کو لے کر میں تیرے حضور حاضری دوں، تا کہ میں تیرے عظیم تر وسیلے کے ذریعے تجھ تک رسائی حاصل کرسکوں، اور یہ کہ مجھے ایسا یقین محکم عطافرما جسے کوئی شبہ کمزور نہ کرسکے اور نہ ہی اسے کسی قسم کے شکوک کا خطرہ بودہ کرسکے، اس کے ذریعے میرا سینہ کھول دے اور میرا معاملہ آسان تر کردے، میرا دل تیری محبت ہی کا دم بھرتا ہے، حتی کہ میں لحہ بھر کے لئے بھی تیری یاد سے غافل نہیں ہوتا ہوں، اے وہ ذات جس کے ذکر کی حلاوت سے خائفین کی زبانیں اکتاتی نہیں ہیں اور اسکی طرف رغبات سے خاشعین کے آنسو تھمتے نہیں، میرے دل کے پوشیدہ رازوں کی انتہا تو ہی ہے، تاریکیوں میں میری تمامتر امیدوں کا مرجع تو ہی ہے، کون ہے وہ جس نے تیری مناجات کا ذائقہ چکھا ہو اور پھر وہ تیری طاعت ورضاء سے منہ موڑ لے؟ اے میرے رب میں نے اپنی عمر تجھ سے غفلت میں گزاردی، میں نے اپنی جوانی تجھ سے دوری میں بوسیدہ کردی، اے میرے رب دھوکے نے مجھے تیرے غضب کے قریب تر کردیا ہے، میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں میں تیرے سامنے کھڑا ہوں اور تیرے کرم کو وسیلہ بنائے ہوئے ہوں مجھے اس مقام سے نہ ہٹانا جس پر تو نے مجھے کھڑا کیا ہے کہ میری جگہ کسی اور کو لا کھڑا کرے، سلامتی کے مقام سے مجھے منتقل نہیں کرنا، اے میرے رب! میں تجھ سے عفوودرگزر کا طالب ہوں چونکہ عفوودرگزر تیری شاندار نعمت ہے، اے وہ ذات جس کی نافرمانی کی جاتی ہے اور پھر اسی کی طرف رجوع بھی کرلیا جاتا ہے اور راضی ہوجاتا ہے۔

اے مہربان! اے درگزر کرنے والے، مجھ میں طاقت نہیں ہے کہ میں تیری معصیت سے انتقال کرجاؤں مگر اس وقت میں جس وقت کہ تو مجھے بیدار کردے، جس بات سے تو راضی ہونا چاہتا ہے اسے میں کہہ لیتا ہوں، میرا خشوع وخضوع تیرے ہی لئے ہے، اے میرے معبود! مجھے اپنی طاعت میں داخل کرکے عزت عطافرما! مجھے اس نظر سے دیکھ جو نظر تو اپنے مطیع وفرمانبردار بندوں کی طرف کرتا ہے اے قریب ذات! عزت کے طلبگاروں سے دور نہ ہونا، اے ودود! گناہگاروں کو سزا دینے میں جلد بازی سے کام نہ لینا، میری مغفرت کر اور مجھ پر رحم کر اے ارحم الراحمین۔

۱۴۱۷۹- محمد بن عبداللہ بن زید، ابوعباس احمد بن عیسیٰ وشاء، سعید بن عبدالحکم، سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں طلب مناجات میں نکل گیا اچانک مجھے ایک آواز سنائی دی میں نے مڑ کر اسکی طرف دیکھا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی دریا میں غوطہ زن ہے وہ دریا سے نکل کر ساحل پر آیا اور دعا کرنے لگا: یا اللہ! تو جانتا ہے میں کچھ بھی نہیں جانتا ہوں کہ گناہوں پر اصرار کرتے ہوئے استغفار کرنا سراسر ملامت ہے، اور تیری وسیع رحمت کے باوجود اگر میں استغفار ترک کروں تو یہ عاجزی ہے، اے میرے معبود تو نے اپنی خصائص کو خالص اخلاص کے ساتھ جوڑ دیا ہے، تو وہ ذات ہے جس نے عارفین کے دلوں کو وسوسوں سے سلامت رکھا ہے، تو اپنے اولیاء کو مانوس رکھتا ہے، تو انھیں متوکلین کی رعایت کی کفایت عطافرماتا ہے، تو انکی بستروں پر بھی حفاظت کرتا ہے، تو انکے پوشیدہ رازوں پر مطلع ہوتا ہے، میرا راز تیرے نزدیک ظاہر ہے، میں تیری ہی طرف لوٹتا ہوں، ذوالنون رحمہ اللہ کہتے ہیں پھر اس آدمی کی آواز ساکت ہوگئی میں اسکی آواز نہ سن سکا۔

۱۴۱۸۰- احمد بن محمد بن مصقلہ، ابوعثمان سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ ابوفیض ذوالنون رحمہ اللہ مصری دعا کرتے وقت یوں کہتے: یا اللہ! ہمیں ان لوگوں میں سے بنادے جو فکر مند رہ کر عبرتیں حاصل کرتے ہیں، دیکھتے ہیں اور بصیرت حاصل کرتے ہیں اور جب سنتے ہیں تو ان کے دل طلب آخرت کے لئے للچا اٹھتے ہیں حتی کہ ان کے دل دنیا سے بیزار ہوجاتے ہیں جو کچھ بھی دنیا میں ہے وہ ان کی نظروں میں ہیچ ہے انہوں نے اندھیر نگری کے دروازے چوپٹ کھول دیئے اور انہوں نے ذاکرین کی مجالس کو حسن مواظبت سے آباد رکھا، یا اللہ! ہمیں ان لوگوں میں سے بنادے جن پر تو نے اولیاء کی عصمت کے پردوں کو تان رکھا ہے، اور جن کے دلوں کو تو نے طہارت قلبیہ کے

ساتھ محفوظ رکھا ہے اور ان کے دلوں کو فہم یاد سے زینت بخشی ہے، ان کے ہموم تیرے آسمانوں میں پرواز کرتے ہوئے تک جا پہنچے تو نے ان کو عجیب عجیب فوائد سے متصف کر کے واپس کیا، یا اللہ ہمیں ان لوگوں میں سے بنا دے جن پر طاعت کا راستہ آسان تر ہے اور وہ تقویٰ کی لگاموں پر متمکن ہو چکے، جنھیں توفیق کی نعمت عطا کی گئی اور ابرار کی منازل تک جا پہنچے اور وہ تیری خدمت کر کے مزین مقرب اور مکرم ہوئے۔

۱۴۱۸۱- ابوعثمان بن سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ ابوفیض ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ دعا کرتے ہوئے فرمایا: یا اللہ! تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں اے احسان، قوت، نعمتوں اور وسعت والے، ہم تیری ہی طرف متوجہ ہوتے ہیں تیرے در پر جبین نیاز رکھے ہوئے ہیں، تیری بھلائی کے خواستگار ہیں، تیرے قریب اترتے ہیں، اے توبہ کرنے والوں کے محبوب، اے عابدین کے سرور، اے بھگوڑوں کے مانوس کرنے والے، اے بے ٹھکانوں کو ٹھکانہ دینے والے، اے منقطع ہونے والوں کو ظاہر کرنے والے، اے وہ ذات جس کے عارفین کے دل مشتاق ہیں اور اسی کے ساتھ صدیقین نے اپنے دلوں کو متعلق کر رکھا ہے، اے وہ ذات! جو عارفین کو حمد و شکر کی لذت چکھاتا ہے اور ساری دنیا سے کٹ کر اس کے ہو جانے کی حلاوت چکھاتا ہے، اے وہ ذات جو توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہے اور رجوع کرنے والے کو معاف کرتا ہے اور جو متوجہ ہونے والوں کو بلند درجات عطا فرماتا ہے، اے وہ ذات جو خطا کاروں پر بھی مہربان ہے اور جاہلین کے ساتھ بردباری سے پیش آتا ہے، اے وہ ذات جو اپنے اولیاء کے دلوں میں رغبت کی گرہیں کھول دیتی ہیں اور اپنے خواص کے دلوں سے دنیا کی خواہش کو مٹا دیتی ہے، اور انھیں قرب و ولایت کی منازل عطا فرماتی ہے، اے اس ذات کے مالک! جو فرمانبردار کو ضائع نہیں ہونے دیتا اور بچے کو بھی نہیں بھولتا، جو عطایات سے نوازتا ہے، اے اس ذات کے مالک جو توبہ سے ہمارے گناہوں کا استدراک کر دیتا ہے اور اپنی رحمت سے ہمارے غموں کو دور کر دیتا ہے اور ہماری جہالت کے بعد ہمارے جرم کو در گزر کر دیتا ہے اور ہماری برائیوں کے باوجود ہمارے ساتھ اچھائی کرتا ہے، اے ہماری وحشت سے انس رکھنے والے اے ہماری بیماری کے طبیب، اے اپنے ہاتھوں سے پٹ جانے والے کی فریادرسی کرنے والے! اپنے سامنے ہمارے چہروں کو خاک آلود کر دے اے خیر کے مالک! ہم تجھ سے رحمت اور عفو و درگزر کے خواستگار ہیں۔

۱۴۱۸۲- احمد بن محمد بن مصقلہ، ابوعثمان بن عثمان سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ عموماً دعا کرتے وقت کہتے: یا اللہ! میں تیرے اس بابرکت نام کے واسطے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں جس کے ذریعے تو اپنے علم کی گہرائیوں میں مخلوق کے عجائب کو وجود بخشتا ہے، جو کہ تیری ذات کے جلال جمال کو دوبالا کرتا ہے اور اسے سن کر فرشتے سجدہ ریز ہو جاتے ہیں کم تو ہمیں ان لوگوں میں سے کر دے جنکی ارواح بلندیوں میں پرواز کر گئیں اور جن کے تمام تر مقاصد خواہش نفس کو زیر کرنے میں تکمیل پاتے ہیں، حتی کہ وہ نعمتوں کے باغات میں جا پہنچے اور تسنیم کے پھلوں کو توڑنے لگے: عشق کے جام کے جام پینے لگے، جو سرور کی موجوں میں غوطہ زن ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کی بخشش کے سائے تلے فرو کش ہو گئے، ہمیں ان لوگوں میں سے کر دے جو تیرے عشق کے جام پی گئے اور انھیں طویل آزمائشوں پر صبر کی توفیق دی حتی کہ ان کے قلوب تیری بے حساب بادشاہت میں مستغرق ہو گئے اور ان کے پوشیدہ رازوں کے درمیان جبروت کے حجاب آ گئے اور ان کی روحیں نسیم کے ٹھنڈے سائیوں کی طرف مائل ہوئیں وہ شوق کے پتلے جنھوں نے راحت کے باغات میں اپنے ڈیرے ڈالے اور دائمی عزت اور ہمیشہ ہمیشہ کے ٹھکانوں میں سدھار گئے۔

۱۴۱۸۳- اپنے والد سے، سعید بن احمد، عثمان سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: میرے بھائیوں (مریدوں) میں سے ایک آدمی غم میں مبتلا ہو گیا اس نے مجھے خط لکھا کہ میں اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کروں تا کہ تیرا غم زائل ہو جائے اے میرے بھائی! خوب سمجھ لو غم و رنج ایک طرح کی بڑی نعمت ہے، اہل صفا و اہل ہمت اور اہل فکر رنج سے مانوس ہوتے ہیں، جو آدمی رنج و بلاء کو اللہ تعالیٰ

کی نعمت نہ گنتا ہو وہ حکیم نہیں ہو سکتا اور جو آدمی اپنے نفس پر مہربانی سے بے خوف ہو وہ اہل تہمت سے بے خوف ہوتا ہے، اے میرے بھائی! تمہارے پاس حیاء ہونی چاہیے جو تمہیں شکوہ کرنے سے روکے رکھے والسلام۔

۱۴۱۸۴-اپنے والد سے، احمد، سعید بن عثمان، ابراہیم بن یحییٰ زبیدی کہتے ہیں: جب ذوالنون بن ابراہیم مصری رحمہ اللہ جعفر متوکل کے پاس لائے گئے اور انھیں متوکل نے کسی گھر میں ٹھہرایا اور ان کی دیکھ بھال کے لئے زرافہ کو وصیت کردی اور کہا: کل جب میں درباریوں کے ہمراہ آؤں تو اس آدمی کو میری طرف باہر نکالنا، ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے زرافہ نے کہا: امیر المؤمنین نے مجھے آپ کا وصی مقرر کیا ہے لہذا کل جب امیر المؤمنین واپس آئیں تو آپ سلام میں ابتداء کرکے ان کا استقبال کریں چنانچہ جب دوسرے دن متوکل واپس لوٹا تو زرافہ نے ذوالنون مصری رحمہ اللہ کو باہر نکالا اور سلام میں پہل کرنے کو کہا؟ ذوالنون مصری رحمہ اللہ بولے: حدیث میں تو یوں نہیں وارد ہوا بلکہ حدیث میں تو یوں آیا ہے کہ سوار پاپیادہ کو سلام کرے، سن کر امیر المؤمنین مسکرادیا اور سلام میں خود ہی پہل کردی اور اتر کر ذوالنون رحمہ اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کیا آپ اہل مصر کے زاہد ہیں؟ ذوالنون رحمہ اللہ نے جواب دیا: اہل مصر تو یوں ہی کہتے ہیں زرافہ بولا: بلاشبہ امیر المؤمنین زہد کے متعلق باتیں سننا چاہتے ہیں (لہذا آپ انھیں کچھ وعظ کریں) ذوالنون رحمہ اللہ نے تھوڑی دیر کے لئے سر جھکا لیا پھر بولے: اے امیر المؤمنین! جہالت نے اہل فہم میں اپنے اثرات چھوڑ دیئے ہیں، اے امیر المؤمنین! بلاشبہ عبادتگزار بندے انتہائی خلوص کے ساتھ اللہ کی عبادت کرتے ہیں تب ہی اللہ تعالیٰ نے انھیں شرافت عطا فرمائی ہے، وہی لوگ ہیں جنکے صحیفے فرشتوں کے ساتھ آگے بڑھ جاتے ہیں، ان کے بدن دنیوی ہوتے ہیں جبکہ ان کے دل ساوی ہوتے ہیں، ان کے دلوں میں معرفت حق تعالیٰ رچ بس گئی ہوتی ہیں گویا کہ وہ فرشتوں کے دوش بدوش اللہ کی عبادت کرتے ہیں، وہ باطل کی بھینٹ کبھی نہیں چڑھتے اور نہ ہی گناہوں کی چراگاہوں میں کبھی چرتے ہیں، وہ پسند کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انھیں اپنی تدبیر کی جانوں سے آوارہ دیکھے، وہ اسکو عظیم سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انھیں دنیا کے بدلے میں عمدہ اخلاق بیچتے ہوئے دیکھے ہوئے اور عارض زندگی کی گہما گہمی کی لذت میں دیکھے، پس ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے عزت کی کرسیوں پر بٹھایا: ان کے تلامذہ کو اہل تقویٰ اور اہل بصیرت بنایا اور انھیں خطاب کیا: اگر تمہارے پاس میری تلاش میں کوئی علیل آجائے اسکا بھرپور علاج کردو میری یاد کا کوئی مریض آجائے اسے میرے قریب کردو یا گناہوں کی آواز لگا کر کوئی میرا اور مقابل ہوا سے دور پھینک دو یا کوئی میرا محب بن کر آئے اسے میرے پاس پہنچادو، اے میرے اولیاء تمہارے ہی لئے عتاب کی دھمکی ہے تمہارے لئے ہی میرا خطاب ہے، مجھے تم سے وفاداری کا مطالبہ ہے، میں متکبرین سے خدمت لینا پسند نہیں کرتا ہوں، میں متکبرین سے دوستی نہیں رکھتا ہوں اور نہ ہی اترانے والوں اپنا بناتا ہوں، اے میرے اولیاء! تمہارے لیئے میرا بہت اچھا بدلہ ہے، اور تمہارے لئے میری عطا بہت اچھی عطا ہے، میری تمہارے لئے افضل ترین عطاء ہے، تمہارے اوپر میرا عظیم فضل ہے، تمہارے ساتھ میرا بھرپور معاملہ ہے اور تم سے میرا مطالبہ بھی بہت شدید ہے، میں تمہارے دلوں کو پاک کرتا ہوں، غیبوں کا جاننے والا ہوں، میں فکر کی جولان گاہوں سے باخوبی واقف ہوں، دلوں کے وسوسوں سے باخبر ہوں جس نے تمہارے ساتھ برائی کا ارادہ کیا میں اسے تباہ کردوں اور جس نے تم سے دشمنی رکھی اسے ہلاک کردوں گا۔

پھر ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا:

تیری محبت کے بحر عمیق میں مشتاق دل سیرابی کے لئے چلو بھر بھر کر لیتے ہیں، اب ان دلوں کے لئے ہر طرح کا رنج ودکھ برداشت کرنا آسان ہو چکا ہے، اعضاء بھی میدان محبت میں پیشقدمی کرنا چاہتے ہیں اور وہ اعمال کے شعلوں میں مقبوں ہیں، آرام طلبی ان دلوں سے رفوہ ہو چکی ہے، نفوس بھی ان کی سرگرمیوں پر خاموش ہو چکے ہیں اور فقر وتنگی پر راضی ہیں، ان کے اعضاء اللہ عزوجل کی اطاعت میں اعمال کی حرکات سے علی وجہ اتم مطمئن ہیں، انکے نفوس رنگارنگ کے کھانوں اور خواہشات سے بیزار ہو چکے ہیں، وہ فکر

مندی کے متوالے بن چکے ہیں، صبر کے معتقد ہیں، ان کا مطمع نظر رضا ہے، اور وہ ہمہ تن دنیا سے کنارہ کش ہیں، وہ رب تعالیٰ کی عبودیت کے مقر ہیں، وہ بدون کسی دوست ودشمن کے اللہ سے راضی ہیں، اس کی ہیبت کے آگے سرخم کیے ہوئے ہیں، اس کے حضور کوتاہی کا اقرار کرتے ہیں، اور اس کے لئے طاعت کا دم بھرتے ہیں، تنگدستی کی انھیں کوئی فکر نہیں ہے تھوڑا رولینا ان کے دلوں کو تسلی نہیں دیتا اور جب ان سے معاملہ کیا جاتا ہے تو وہ سراپا حیاء ہوتے ہیں جب بات کرتے ہیں تو حکمت ان کی زبانوں سے ٹپکتی ہے جب ان سے مسائل دریافت کئے جاتے ہیں تو جید علماء دکھائی دیتے ہیں، جب ان کے سامنے جہالت کا مظاہرہ کیا جاتا ہے تو بردباری کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتے، اگر تم انھیں دیکھ لو بخدا! انھیں پردہ نشین دوشیزائیں سمجھو، ان کی منور صورتیں دیکھ کر سینے جوش محبت سے دیوانے ہوجاتے ہیں، جب دلوں سے جذبات مدھم پڑجاتے ہیں تو تم نرم ومنکسر مزاج دلوں کا مشاہدہ کرسکتے ہو، وہ ذکر باری تعالیٰ سے منور ہوتے ہیں، ان کے دل محبوب کی یادوں سے لبریز ہوتے ہیں، محبوب کے سینوں میں اللہ کی محبت رچ بس گئی ہوتی ہے، لوگوں کی باتوں میں انھیں کوئی دلچسپی نہیں ہوتی، اللہ تعالیٰ کے سواء کسی کے ساتھ گفتگو میں انھیں لذت حاصل ہی نہیں ہوتی، وہ سچ کے بندے اور حیاء ووفا کے پتلے ہوتے ہیں ان اللہ کے بندوں نے تقویٰ، ورع، معرفت، ایمان اور دین کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا رکھا ہوتا ہے، وہ محبت کی وادیوں کو بدون بیابانوں کے قطع کرجاتے ہیں، انہوں نے لزوم حق پر صبر کرلیا ہے، باطل کے خلاف حق سے مدد حاصل کرتے ہیں، اسی لئے وہ واضح حجت پر قائم ہیں، انہوں نے ہلاکتوں کے راستے کو سرے ہی سے چھوڑ دیا ہے، خیر وبھلائی کے راستوں پر چلنا ان کا شیوہ ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو ایسے ستون ہیں کہ انہی کی وجہ سے عطایات دوسروں کو ملتے ہیں، انہی کی وجہ سے خیر وبھلائی کے دروازے چوپٹ کھولے جاتے ہیں، انہی کی وجہ سے بادلوں کا برسنا ہوتا ہے، انہی کے وسیلے سے بندوں اور علاقوں کو سیراب کیا جاتا ہے پس ہمارے اوپر بھی اور ان پر بھی اللہ کی رحمت ہو۔

۱۴۱۸۵- ابوبکر محمد بن عبداللہ رازی، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا معرفت تین چیزوں سے حاصل ہوتی ہے، (۱) امور میں نظر کرنے سے کہ اللہ تعالیٰ ان کا نظام کس حسن تدبیر سے چلارہا ہے، (۲) اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ تقدیر میں نظر کرنے سے، (۳) اور خلائق میں نظر کرنے سے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کیسے پیدا کیا۔

۱۴۱۸۶- محمد بن ابراہیم، عبدالحکم بن احمد بن سلام صدفی سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے باب مصر پر لکھا ہوا پڑھا، میں نے غور کیا لکھا تھا: **بقدر المقدرون والقضاء یضحک** "یعنی لوگوں کے معاملات تقدیر کے عین مطابق طے پاتے ہیں درآنحالیکہ قضاء مسکرا رہی ہوتی ہے۔

۱۴۱۸۷- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر دینوری مفسر، محمد بن احمد شمشاطی سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے کچھ نیک بندے ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ کی خالص محبت بھرے رکھتی ہے، اسکے دیدار کے شوق میں انکی روحیں بے چین ہوتی ہیں، پس پاک ہے وہ ذات جس نے ان کے دلوں کو اپنی محبت سے لبریز کیا، ان کی ہمتوں کو اپنے قریب تر کردیا ہے، ان کے سینوں کو اپنے لئے صاف کرلیا، پاک ہے ان کو توفیق دینے والا، انھیں وحشت میں مانوس کرنیوالا اور ان کی بیماریوں کا طبیب، اے میرے معبود تیرے ہی لئے ان کے بدن تواضع کے ہوتے ہیں اور تیرے ہاں ترقی کے خواہشمند ہیں، انہوں نے تیرے سامنے ہاتھ پھیلائے تو نے ان کی زندگانی کو پاکیزہ بنادیا، انکی نعمتوں کو دائمی رکھا، انھیں فہم وفراست کی حلاوت چکھائی، کہ ان کے لئے تیرے آسمانوں کے دروازے کھل گئے، ان کی محبتوں کا تو ہی اصل ومرجع ہے، اہل شوق کے اشتیاق کا محور تو ہی ہے، عارفین کے دل تیری ہی طرف جھکتے ہیں، صادقین کے دل تجھی سے مانوس ہوتے ہیں، خائفین کا ڈر تجھ ہی سے ہے، کوتاہی کرنے والوں کے دل تیری ہی پناہ پکڑتے ہیں، غفلت کی طمع ان میں ناپید ہے، وہ لغو گفتگو میں وقت ضائع نہیں کرتے اور تھکاوٹ وبیداری سے کبھی انھیں ناغہ نہیں ہوتا، وہ اپنی زبانوں سے

مناجات کرتے ہیں اور وہ اپنے رب کے حضور گڑگڑاتے ہیں اور اپنے لئے عفوو درگزر کے خواستگار ہیں، جن امور سے ان کے اعمال پر قدغن آئے ان سے اعراض کرتے ہیں، یہ وہی لوگ ہیں کہ دائمی فکر مندی اور غمگینی سے ان کے قلوب پگل چکے ہیں، ان کے دل نیکوکاری سے اٹے پڑے ہیں، وہ خلوص نیت سے اعمال کرتے ہیں حتیٰ کہ ان کے اعمال محافظ فرشتوں سے بھی پوشیدہ ہوتے ہیں۔ وہ اس خلوص نیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے ہاں اعلیٰ درجے تک پہنچ گئے ہیں، بخدا! زہد و سعادت ان کے جسموں سے ٹپکتی ہے، وہ زمانے کے بار برداروں سے کنارہ کش ہیں، وہ امتحان کی جگہوں میں تیار کھڑے رہتے ہیں، ان کے پائے اثبات میں ذرہ برابر لغزش نہیں آتی حتیٰ کہ خود ہی زمانہ ہچکولے کھانے لگتا ہے، مصائب ان کے سامنے ذرے کی حیثیت رکھتے ہیں وہ دنیا سے صدق واخلاص کو لوٹ کر لے گئے،، اے میرے معبود! انہوں نے اپنی تمامتر امیدیں تجھی سے وابستہ رکھیں، تو نے انکی تائید کی ان کی عقلوں کو جلا بخشا حتیٰ کہ تو نے انھیں مقام صادقین تک پہنچا دیا، اور معرفت میں مخلصین کا نظارہ کررہے ہیں ان کے بدنوں کو رنج سے کچھ سروکار نہیں ہوتا چونکہ تم نے انھیں اپنی مناجات کی حلاوت چکھادی ہے، عمدہ تر فوائد سے بہرہ مند ہو چکے ہیں،، جب رات آجاتی ہے اور دبیز اندھیرے آتے ہیں اور شوروغل میں خاموشی آجاتی ہے وہ اپنے آقا کی طرف بڑھ جاتے ہیں، اور اس سے لو لگا لیتے ہیں، اے باہمت آدمی اگر ان میں سے کسی کو تو دیکھ لے در آں حالیکہ وہ نماز میں کھڑا ہو قرأت میں مستغرق ہو اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو پڑھے جارہا ہو تو اس کے دل پر ایک کھٹکا ہوتا ہے اس کی عقل شدت استغراق کی وجہ سے گم ہوتی ہے ان کے دل آسمانوں کی ملکوت میں معلق ہوتے ہیں جبکہ ان کے بدن خلائق کے سامنے ہوتے ہیں ان کے ہموم دائمی فکرمندی سے پر ہوتے ہیں، لہذا نیکوکار، اخیار وابرار کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے، وہ غفلت کے پردوں کو چاک کر کے نکل چکے ہوتے ہیں وہ فترت کے وثائق سے راحت حاصل کرتے ہیں، یقین معرفت سے انس حاصل کرتے ہیں، جہاد کی روح سے منسلک ہو کر سکون حاصل کرتے ہیں مراقبہ تو ان کی ارواح کی اصل غذا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس درجے تک پہنچادے۔:

۱۴۱۸۸- عبداللہ بن محمد، ابوبکر دینوری، محمد بن اسحق شمشاطی، سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں انطاکیہ کے پہاڑوں میں چلا جارہا تھا یکایک مجھے ایک لونڈی دکھائی دی یوں لگتا تھا جیسا کہ وہ مجنون ہے اس نے صوف کا جبہ پہن رکھا تھا، میں نے اسے سلام کیا، اس نے سلام کا جواب دیا اور پھر بولی: کیا آپ ذوالنون مصری نہیں ہیں؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں عافیت میں رکھے بھلا تم نے مجھے کیسے پہچان لیا؟ بولی: حبیب باری تعالیٰ نے میرے اور آپکے دل کے درمیان سے تمامتر پردے چاک کر دیئے تب میں نے آپ کو پہچان لیا، پھر بولی میں آپ سے ایک مسئلہ دریافت کرنا چاہتی ہوں، میں نے کہا: دریافت کرلو، کہنے لگی: سخاوت کسے کہتے ہیں؟ میں نے جواب دیا: بذل (مال کو خرچ کرنا) وعطاء کا نام سخاوت ہے، بولی یہ تو دنیا میں سخاوت ہے دین میں سخاوت کیا ہے؟ میں نے کہا: رب تعالیٰ کی طاعت کی طرف جلد بازی کرنا، کہنے لگی: جب تم اپنے مالک کی طاعت کی طرف پیش رفت کرو گے کیا تم اسکی طرف سے خیر و بھلائی کو پسند کرو گے؟ میں نے کہا: جی ہاں ایک کے لئے دس ہیں۔ (یعنی ایک بھلائی دس گنا ملے گی) کہنے لگی: لوگوں میں اعلان کردو کہ یہ چیز دین میں قبیح ہے، لیکن مولیٰ کی طاعت کی طرف جلد بازی کرنا یہ ہے کہ جب اللہ تیرے دل میں بس جائے اس وقت تم اس سے کسی چیز کے بدلے میں کسی چیز کو نہ چاہو، اے ذوالنون! افسوس ہے بلاشبہ میں بیس سال سے چاہتی ہوں کہ اپنی کوئی خواہش پوری کردوں لیکن مجھے اس سے حیاء آجاتی ہے کہ کہیں میں اس مزدور جیسی نہ ہو جاؤں جو مزدوری لے کر کام کرتا ہے لیکن میں رب تعالیٰ کی تعظیم واسکے جلال کی وجہ سے عمل کرتی ہوں پھر وہ لونڈی مجھے وہیں چھوڑ کر آگے بڑھ گئی۔

۱۴۱۸۹- اپنے والد سے، احمد بن محمد بن مصقلہ واحمد بن محمد بن ابان، سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اپنے ایک سفر پر تھا کہ اچانک مجھے ایک عورت ملی اور کہنے لگی: تم کہاں سے آرہے ہو؟ میں نے کہا: میں غریب الوطن (مسافر)

آدمی ہوں، بولی! بڑا افسوس ہے کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوتے ہوئے بھی مسافرت وغربت کے احزان غم وغموم پائے جاسکتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ تو غریب الوطنوں کو مانوس کرتا ہے اور کمزوروں کو سہارا دیتا ہے، میں اسکی بات سن کر رو دیا: کہنے لگی تم روتے کیوں ہو؟ میں نے کہا: بیماری پر بیماری آ گئی اور ناسور بن گیا ہے اب میرے لئے جتنا جلدی ہو سکے اس سے چھٹکارا حاصل کرنا ہے، بولی: اگر تم سچے ہو پھر روتے کیوں ہو؟ میں نے کہا: کیا صادق نہیں روتا؟ کہنے لگی: نہیں میں نے اس سے وجہ پوچھی؟ کہنے لگی: چونکہ رونے سے دل کو راحت مل جاتی ہے اور دل کو ٹھکانا مل جاتا ہے اور جس غم وحزن کو دل چھپالے وہ سسکیوں اور ہچکیوں سے بدرجہا بہتر ہے، پس جب تم آنسو بہالو گے تمہارے دل کو سکون مل جائے گا یہی چیز اطباء کی کمزوری ہے کہ وہ بیماری کو رفع کرنے میں سست ہوتے ہیں‘‘ میں اسکی باتیں سن کر حیران ہو گیا: مجھے کہنے لگی: تمہیں کیا ہوا؟ میں نے کہا: مجھے یہ باتیں سن کر تعجب ہوا ہے، کہنے لگے: جس ناسور کے متعلق تم نے سوال کیا تھا اسے بھول گئے ہو؟ میں نے کہا: میں مزید مواعظ ونصائح کی طلب سے بے نیاز نہیں ہوں، کہنے لگی: رب تعالیٰ کی محبت میں سچے رہو اور دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اسکے مشتاق رہو بلاشبہ ایک دن وہ اپنی عزت وشرافت کی کرسی پر جلوہ افروز ہوگا اور اس کے سامنے اسکے اولیاء اور احباء بیٹھے ہوں گے پھر اپنی محبت کے جام انھیں پلائے گا اس کے بعد ان کو کبھی پیاس نہیں لگے گی، ذوالنون رحمہ اللہ کہتے ہیں: پھر وہ عورت زور زور سے رونے لگی: اور کہے جارہی تھی، اے میرے آقا: تو مجھے اس دارفانی میں کب تک باقی رکھے گا میں اس دنیا میں کسی کو نہیں پاتی ہوں جو رونے میں میری مدد کرے اسی میں میری عمر گزر گئی، پھر وہ عورت مجھے وہیں چھوڑ کر آگے بڑھ گئی۔

۱۴۱۹۰-محمد بن مصفٰی، سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: کتنے فرمان بردار ہیں جو انس سے خواستگار ہیں، اور کتنے نافرمان ہیں جو وحشت زدہ ہیں، کتنے ہی محبت والے رسوا ہو چکے ہیں، ہر امید رکھنے والا طالب ہے، ذوالنون رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ فرمایا: جان لو! عقلمند اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہے اور دوسروں کے گناہوں کو بھی محسوس کرتا ہے جو مال ودولت پہلے پاس ہو اس پر سخاوت کرتا ہے اور لوگوں کے اموال سے کنارہ کش ہوتا ہے، دوسروں کو اذیت نہیں پہنچاتا بلکہ دوسروں کی اذیتیں برداشت کرلیتا ہے، کریم سوال سے پہلے ہی عطا کر دیتا ہے۔ بھلا سوال کے بعد کیسے بخل کریگا، وہ اعتذار سے پہلے ہی معذور سمجھ لیا جاتا ہے بھلا اعتذار کے بعد کیسے دل میں کینہ رکھا جاسکتا ہے؟ وہ انکار سے قبل ہی سوال سے بچ جاتا ہے بھلا انکار کے بعد کیسے زیادہ مال کا طلبگار رہوگا، فرمایا: تین چیزیں محبت کی علامتوں میں سے ہیں۔ (۱) دکھ وتکلیف میں بھی اللہ سے راضی رہنا، (۲) ناواقف کے بارے میں بھی حسن ظن رکھنا، (۳) اور اختیار فی المحذور میں تحسین کا ہونا، تین چیزیں درستی وصواب کی علامتوں میں سے ہیں۔ (۱) جمیع احوال میں حق تعالیٰ سے مانوس رہنا، (۲) جمیع اعمال میں اللہ تعالیٰ کی طرف سکون پکڑنا، (۳) اور موت کی محبت کا غلبہ، تین چیزیں یقین کے اعمال میں سے ہیں۔ (۱) ہر چیز میں اللہ کی طرف نظر کرنا، (۲) ہر معاملے میں اللہ کی طرف رجوع کرنا، (۳) اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنا، تین چیزیں اللہ پر اعتماد کرنے کے اعمال میں سے ہیں۔ (۱) موجودہ احوال پر سخاوت، (۲) جو چیز ہاتھ سے نکل جائے اسکی چاہت دل سے نکال دینا، (۳) اور فعل موجود کی طرف استقامت تین چیزیں شکر کے اعمال میں سے ہیں۔ (۱) نعمت میں بھائیوں (مریدوں) کی مقاربت، (۲) عطیہ سے پہلے حوائج کا پورا ہو جانا غنیمت سمجھنا، (۳) احسان باری تعالیٰ کو ملاحظہ رکھنے کے لئے مستقلاً شکر کرنا، تین چیزیں رضاء کی علامتوں میں سے ہیں۔ (۱) قضاء سے پہلے اپنی چاہت ختم کردینا، (۲) قضاء وقدر کے بعد بے چینی کو ختم کر دینا، (۳) آزمائشوں میں بھی محبت کا جوش وجزبہ، تین چیزیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ مانوس کرنے والے اعمال کی علامتوں میں سے ہیں۔ (۱) خلوت سے لطف اٹھانا، (۲) جلوت وصحبت سے وحشت محسوس کرنا، (۳) اور تنہائی کو نعمت سمجھنا، تین چیزیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن میں سے ہیں۔ (۱) قوت قلب، (۲) پھسل جانے کی صورت میں امید میں کشادگی وفراخی، (۳) حسن انابت کے ساتھ ناامیدی کی نفی اور تین چیزیں شوق کی علامتوں میں سے ہیں۔ (۱) راحت وآرام کے ساتھ موت کی محبت، (۲) دھمکی کے ساتھ بغض حیات، (۳) اور کفایت

کے ساتھ دائمی حزن۔

۱۴۱۹۱- ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم اصفہانی، احمد بن محمد بن حمدان نیشا پوری، عبدالقدوس بن عبدالرحمٰن شاشی سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے دعا کی اور فرمایا: اے میرے معبود! میں کسی حیوان کی آواز کی طرف کان نہیں لگاتا ہوں اور کسی درخت کی آواز نہیں سنتا ہوں، پانی کا شور نہیں سنتا ہوں، کسی پرندے کے چہچہانے کی آوازیں نہیں سنتا، کسی سائے تلے مزے لے کر نہیں بیٹھتا ہوں ہوا کی آواز میں نہیں سنتا، گرج چمک کی آواز میرے کانوں میں نہیں پڑتی مگر ہر چیز کو میں نے تیری وحدانیت کا گواہ پایا ہر چیز دلالت کرتی ہے کہ تجھ جیسی کوئی چیز نہیں تو غالب ہے مغلوب نہیں، عالم ہے جاہل نہیں، حلیم و بردبار ہے جلد باز نہیں عادل ہے ظالم نہیں تو صادق ہے کاذب نہیں، اے میرے معبود! میں تیری صفات کا اعتراف کرتا ہوں یا اللہ! جو چیز تیری کاریگری پر دلالت کرے اور تیرے افعال پر گواہی دے میں اسکا بھی اعتراف کرتا ہوں یا اللہ! مجھے اپنی رضا کی طلب عطا فرما: بیٹے پر باپ کے خوش ہونے کی مسرت عطا فرما جو میری محبت کو تیرے لئے ذکر کرتا ہے....... میں تجھ سے اطمنیان کا وقار طلب کرتا ہوں، عزیمت تجھی سے طلب کی جاتی ہے چونکہ جو آدمی تیرا نام لے کر آہ و زاری سے بھرے نہیں اور اپنی پیاس کو مٹائے نہیں وہ تیری رضاء کے لئے غم و حزن کو بھول جاتا ہے، اور جو آدمی اس کے برعکس ہوا سے تیری نعمتیں غافل نہیں کرسکتیں، اور جو آدمی تیرے غیر سے کٹ کر تیرا نہ ہو جائے اسکی زندگی موت ہے، اسکی موت حسرت ہے، اسکا سرور غصہ ہے اسکا انس وحشت ہے، الٰہی! مجھے اپنے نفس کے عیوب پر آگاہی عطا فرمایا: ان عیوب کو میرے نزدیک لاشئ کرے تاکہ میں تیرے حضور خشوع و خضوع کرسکوں اور ان عیوب سے اپنے آپ کو پاک رکھ سکوں، میں تیرے سامنے گڑگڑاتا ہوں عاجزی وانکساری کرتا ہوں تاکہ تو مجھے ان عیوب سے پاک کردے، ان لوگوں میں سے کردے جنکے بدن حاضر اور دل غائب (یعنی دل تیری یاد میں مصروف) ان کے دل تیری ملکوت میں گھوم رہے ہوتے ہیں اور تیری عجیب و غریب کاریگری کے بارے میں سوچ رہے ہوتے ہیں، تیری معرفت کے فوائد کو حاصل کرکے واپس لوٹتے ہیں، انہوں نے تیری محبت کی خلعت پہن رکھی ہوتی ہے، اور تو نے ان پر سے تردید کا لباس دور کردیا ہوتا ہے، میرے اور تیری مراد کے درمیان جو بھی پردہ حائل ہوا سے چاک کردے، جو بھی رکاوٹ ہوا سے دور کردے، جو بھی ٹیلہ ہوا سے ہموار کردے، اور جو بھی دروازہ ہوا سے کھول دے حتی کہ تو میرے دل کو اپنی معرفت کی حیاء پاشیوں کے درمیان لاکھڑا کردے، مجھے اپنی محبت کا جام چکھادے، اپنی رضا سے میرے دل کو ٹھنڈا کردے اور میرے جمیع احوال کو درست کردے حتی کہ میری پسند تیری پسند کے علاوہ نہ ہو، مجھے وہ مقام عطا فرما جو تیری ولایت کے اہل کو حاصل ہے جو کہ وسیع و کشادہ ہو، اے میرے معبود! جو مجھے رزق عطا نہیں کرسکتا اس سے میں کیسے رزق طلب کرسکتا ہوں الا یہ کہ تیرے فضل و کرم سے، جو مجھے ضرر پہنچانے پر قدرت نہیں رکھتا میں مانوس ہو کر تجھے کیسے ناراض کرسکتا ہوں الا یہ کہ تیرے فضل و کرم سے، جو مجھے ضرر پہنچانے پہ قدرت نہیں رکھتا بس اسے راضی کرکے تجھے کیسے ناراض کرسکتا ہوں الا یہ کہ تو کسی کو مجھ پر قدرت بخش دے، اے وہ ذات! (جس سے میں مانوس ہو کر مانگتا ہوں اور اس کی مخلوق سے وحشت محسوس کرتا ہوں، اے وہ ذات! سختیوں میں میں جسکی پناہ پکڑتا ہوں اور امیدوں کو اسی سے واسطہ کرتا ہوں میرے اجنبی پن پر رحم فرما مجھے ایسی معرفت عطا فرما جو میرے یقین کو ترقی نصیب فرمائے اور مجھے نفس امارہ یا لسوئ کے لمحہ بھر کے لئے بھی سپرد نہ کرنا۔

۱۴۱۹۲- اپنے والد سے احمد بن محمد بن مصقلہ، سعید بن عثمان خلیط سے مروی ہے کہ ابوفیض ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بلاشبہ خلائق میں اللہ تعالیٰ کے کچھ چنید چیدہ بندے ہیں، کسی نے ذوالنون رحمہ اللہ سے پوچھا: اے ابوفیض انکی علامت کیا ہے؟ فرمایا: جب بندہ راحت و آرام کو ترک کردے اور طاعت میں بھرپور کوشش کرتا ہو اور اپنے مرتبے کو پسند کرتا ہو، کسی نے پھر پوچھا: اے ابوفیض اللہ تعالیٰ کی اپنے بندے پر توجہ کرنے کی کیا علامت ہے؟ فرمایا: جب تم بندے کو صابر شاکر اور ذاکر دیکھو بلاشبہ یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندے پر

متوجہ ہونے کی علامتیں ہیں۔ کسی نے پوچھا: اللہ تعالیٰ کے بندے سے اعراض کرنے کی کیا علامت ہے؟ فرمایا: جب تم کسی بندے کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل اور اعراض کیے ہوئے دیکھو تو یہ اللہ تعالیٰ کے اعراض کی علامت ہے۔ پھر فرمایا: تیری ہلاکت! اللہ تعالیٰ سے اعراض کرنے والے کو اتنی بات بھی کافی ہے کہ وہ جانتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس پر متوجہ ہیں اور وہ خود بندہ نے اللہ کے ذکر سے اعراض کیا ہو گا کہا گیا اے ابوفیض اللہ تعالیٰ کے ساتھ مانوس ہونے کی علامت کیا ہے؟ فرمایا: جب تم اللہ تعالیٰ کو دیکھو کہ اپنی مخلوق کو تم سے مانوس وقریب کر رہا ہے بلاشبہ وہ تمہیں اپنے آپ وحشت دلا رہا ہے اور جب تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی مخلوق سے وحشت زدہ کر رہا ہے بلاشبہ تمہیں اپنے نفس سے مانوس کر رہا ہے۔ ذوالنون رحمہ اللہ مصری نے فرمایا: دنیا اور مخلوق اللہ کی غلام ہے اللہ تعالیٰ نے ان سب کو اپنی اطاعت کے لئے پیدا کیا ہے اور ان کو باہم رزق پہنچانے کا بیڑا اٹھایا ہے اللہ نے خلائق کو منع بھی کیا اور ڈرایا دھمکایا بھی ہے۔ لیکن مخلوق نے اللہ تعالیٰ کی منع کی ہوئی حدود کو تجاوز کرنا شروع کر دیا اور رزق کی طلب میں لگ گئی حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسکی ضمانت اٹھا رکھی ہے، پھر فرمایا: تعجب ہے تمہارے دلوں پر وہ پھٹے کیوں نہیں، تمہارے اجسام پر تعجب ہے وہ عاجزی کیوں نہیں کرتے جب تم میری بات سن بھی رہے ہو اور سمجھ بھی رہے ہو۔

۱۴۱۹۳-عبداللہ بن محمد، ابوبکر دینوری، محمد بن احمد شمشاطی، سے مروی ہے کہ ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں مصر کے دریائے نیل کے کنارے چل رہا تھا اچانک مجھے ایک لونڈی دکھائی دی وہ دعا کر رہی تھی اور دعا میں کہے جا رہی تھی: اے وہ ذات جو کہ بولنے والوں کی زبان کے پاس موجود ہے، اے وہ ذات جو ذکر کرنے والوں کے دلوں کے پاس موجود ہے، اے وہ ذات جو کہ حمد کرنے والوں کی فکر کے پاس موجود ہے، اے وہ ذات جو کہ جبارین اور متکبرین کے نفوس کے پاس موجود ہے، میں جانتا ہوں جو کچھ مجھ سے ہے اے مؤمنین کی امید! پھر اس نے زوردار چیخ ماری اور بیہوش ہو کر گر گئی۔

ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: میں ایک مرتبہ رات کے وقت مصر کے کھیتوں میں داخل ہو گیا اور فصلوں کے بیچوں بیچ کھڑا ہو گیا، اچانک میری نظر ایک سیاہ فام عورت پر پڑی وہ خوشے کی طرف بڑھ رہی تھی پھر اس نے خوشے کو ہاتھ پر رگڑا پھر اسے وہیں چھوڑ کر رونے اور ساتھ کہہ رہی تھی: اے وہ ذات جس نے خشک بیج زمین میں بویا جو کہ قابل قدر شی نہیں تھا اور پھر تو نے ہی اسکو بھوسہ بنایا، تاہم تو نے اسے زمین سے ٹہنی کی شکل میں اگایا، پھر تو نے اس پر ترتیب وار دانے لگائے پھر تو نے اس کو مختلف مرحلوں سے گزارا بلاشبہ تو ہر چیز پر قادر ہے کہنے لگی: مجھے حق تعالیٰ کی مشیت پر تعجب ہے پھر اسکی اطاعت کیوں نہ کی جائے، میں اس عجیب وغریب کاریگری پر تعجب کرتی ہوں پھر اسکا شکوہ کیوں کیا جائے،، میں اس عورت کے قریب گیا اور کہا: مؤمنین کی امل (امید) سے کسی کو شکایت ہے؟ مجھے کہنے لگی: تم اے ذوالنون جب تمہیں کوئی رنج پیش آجائے تو اسکو اپنے جیسی مخلوق کے سامنے ظاہر مت کرو اور اس ذات سے دوائی طلب کرو جس نے تمہیں بیماری میں مبتلا کیا ہے، والسلام علیک:

مجھے باطل پرستوں کے مناظرہ میں کوئی حاجت نہیں ہے پھر اس نے شعر پڑھا:

وكيف تنام العين وهي قريرة.ولم تدر في اى المحلين تنزل.

آنکھ کیسے سوسکتی ہے درآنحالیکہ اسے ٹھنڈک باہم پہنچ رہی ہو اور تجھے پتہ نہ ہو کہ کونسے ٹھکانے میں جا ٹھہرے گی۔

۱۴۱۹۴-محمد بن احمد بن صباح، ابوبکر محمد بن خلف مؤدب کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کو سمندر کے ساحل پر موسیٰ علیہ السلام کی چٹان کے پاس دیکھا، جب رات کی تاریکی چھا گئی آگے بڑھے آسمان اور پانی کی طرف دیکھ کر کہنے لگے: پاک ہے وہ ذات جس نے تم دونوں (آسمان وسمندر) کی شان کو عظمت بخشی نہیں بلکہ تمہارے خالق کی شان تو تم دونوں اور تمہاری شان سے بھی عظیم تر ہے پھر رات سے لیکر صبح کی پو پھوٹنے تک مسلسل یہ اشعار پڑھتے رہے۔

اطلبوا لانفسم مثل ما وجدت انا. قدوجدت لی مکنا لیس ھوفی ھواہ عنا. ان بعدت قربنی اوقربت منہ دنا

جو کچھ میں نے اپنے لئے پالیا ہے وہ تم بھی اپنے لئے طلب کرو میں نے تو اپنے لئے ایسا مرتبہ پالیا ہے کہ اس کی چاہت میں کوئی عیب نہیں اگر میں دور ہوا تو مجھے قریب کیا اور اگر میں قریب ہوا تو مجھے قریب تر کیا۔

۱۴۱۹۴-عثمان بن محمد عثمانی کہتے ہیں کہ مجھے عباد بن احمد نے ذوالنون رحمہ اللہ کے درج ذیل اشعار سنائے۔

اذاارتحل الکرام الیک یوما. لیلتمسوک خالا بعد حال

فان رحالنا حطت لترضی. بحلمک عن حلول وارتحال

انخنا فی فنائک یاالٰھی. الیک معرضین بلا اعتدلال

فمسنا کیف شئت ولاتکلنا. الیٰ تدبیرنا یاذاالمعالی.

جب اہل شرف کوچ کرتے ہیں تا کہ ایک حال کے بعد دوسری حال کے لئے تجھے تلاش کریں، ہمارے کجاوے پست ہیں تا کہ کسی دن تو اپنی بردباری کے ذریعے کہیں اترنے اور کوچ کرنے سے راضی رہے، اے میرے معبود، ہم تیرے صحن میں اترے ہیں ہم بدون رنج وفکر کے تیری طرف مائل ہوتے ہیں تو ہمارے ساتھ جیسے چاہے معاملہ کرے ہمیں اپنی تدبیر ونظام کار کے سپرد نہ کرنا اے بلند شان والے۔

۱۴۱۹۵-ابوبکر محمد بن محمد بن عبیداللہ، ابوعباس بن عیسیٰ وشاء، ابوعثمان بن حکم (جو کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں) سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ذوالنون مصری سے سوال کیا گیا کہ: گناہ کا سبب کیا ہے؟ فرمایا: تیری ہلاکت جو کہتے ہوا سے سمجھو، بلاشبہ تو صدیقین کے مسائل میں سے ہے گناہ کا سبب مہلت ہے اور مہلت سے خطرہ وجود پاتا ہے اور اگر تم نے رجوع الی اللہ کے ذریعے خطرے کا تدارک کردیا تو تم نکل گئے اور اگر تم نے اسکا تدارک نہ کیا اور خطرہ وساوس کے ساتھ گڈمڈ ہو گیا تو ان دونوں کے امتزاج سے شہوت جنم لیتی ہے یہ سب کچھ باطن میں ہوتا رہتا ہے جوارح پر یہ ظاہر نہیں ہوتا اگر تم نے شہوت کا تدارک کرلیا ورنہ اس سے طلب وتلاش جنم لے گی اور اگر تم نے طلب کا تدارک کرلیا ورنہ اس سے عقل جنم لے گی۔

۱۴۱۹۶-ابوالحسن محمد بن محمد، احمد بن عیسیٰ وشاء، ابوعثمان سعید بن حکم سے مروی ہے کہ ابوفیض ذوالنون بن ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں گہری تاریک رات میں بیت المقدس کے پہاڑوں میں چل رہا تھا اچانک میں نے ایک غمگین آواز سنی اور بآواز بلند رونے کی آواز بھی سنی، کوئی کہہ رہا تھا: ہائے افسوس اے ہمارے مانوس ہونے کے بعد کی وحشت، اے غریب الوطنی، اے مالداری کے بعد وارد ہونے والی تنگدستی، اے عزت کے بعد کی رسوائی۔ یوں پیہم آوازیں بلند ہوتی رہیں حتی کہ میں اس کے قریب پہنچ گیا، میں بھی اس کے رونے کی وجہ سے مسلسل رونے لگا حتی کہ جب ہم نے صبح کی میں نے اسکی طرف دیکھا، کیا دیکھتا ہوں کہ وہ جلے ہوئے مشکیزے کی طرح ایک کمزور سا آدمی ہے میں نے کہا اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے کیا تم ہی یہ کلام کرر ہے تھے؟ کہا: مجھے چھوڑ دو کبھی میرا دل تھا مگر میں نے اسے گم پایا پھر یہ شعر پڑھا:

قد کان لی قلب اعیش بہ. بین الھویٰ فرماہ الحب فاحرقا.

کبھی میرا دل تھا جس کے ذریعے میں خواہشات کے درمیان زندہ رہتا تھا لیکن محبت نے اسے ایسا پھینکا کہ جل کر خاک ہو گیا میں نے یہ اشعار پڑھے۔

لم تشتکی الم البلا. وانت تنتحل المحبۃ

ان المحب ھوالصبو. رعلی البلاء لمن احب

حب الالہ ھو السرور ومع الشفاء لکل کربہ

یعنی تم آزمائش کے دکھ رنج کی کیوں شکایت کرتے ہو درآنحالیکہ تم محبت کا دم بھرتے ہو، بلاشبہ محبت تو محبوب کی آزمائشوں پر صبر کرنے کا نام ہے، معبود کی محبت سرور ہے اور معبود کی محبت ہر طرح کی بے چینی و تکلیف کے لئے شفا ہے۔

۱۴۱۹۷- ابوالحسن احمد محمد بن مقسم، ابومحمد حسن بن علی بن خلف، اسرافیل سے مروی ہے کہ ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تم نے سکوت اختیار کیا تو تمہیں جو چاہتے ہو اسکا علم حاصل ہو جائے گا اور اگر تم نطق کرو تو تم اپنے نطق سے وہ چیز نہیں پاسکتے جسے تم چاہتے نہیں ہو، اللہ تعالیٰ کو جو تمہاری مراد کا علم ہے مناسب ہے کہ وہ تمہیں اس کے سوال سے بے نیاز کر دے یا تمہیں اس کے مطالبے سے نجات دیدے۔

۱۴۱۹۸- احمد بن محمد، ابومحمد، اسرافیل سے مروی ہے کہ ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے شام کے سمندر کے ساحل پر ایک عبادتگزار کو کہتے ہوئے سنا کہ: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں جو اسے یقین معرفت کے ساتھ پہنچاتے ہیں قصداً ہمہ وقت اس کے دربار میں حاضر باش رہتے ہیں، اس راستے میں مصائب کو برداشت کرتے ہیں چونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے پاس موجود نعمتوں میں رغبت رکھتے ہیں، دنیا کو نفرت کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں، دنیا میں طویل غم کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں، دنیا کی طرف رغبت بھری نظروں سے نہیں دیکھتے۔ دنیا سے صرف اتنا توشہ حاصل کرتے ہیں جتنا کہ ایک مسافر، نجات کے امیدر کھتے ہیں اور اسکی جہد میں لگے رہتے ہیں۔ اللہ کے ذکر میں ان کی زبانیں مشغول رہتی ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ راضی رہے، ان کا نصب العین آخرت ہے ان کے کان آخرت کی طرف لگے رہتے ہیں، اگر تم انھیں دیکھ لو تو ان کے ہونٹوں کو سکڑے ہوئے دیکھو گے، ان کے پیٹ کمر کے ساتھ لگ رہے ہوں گے، ان کے دل غمگین ہوں گے، وہ کمزور اور دبلے جسموں کے مالک ہوں گے، ان کی آنکھیں مسلسل آنسو بہار ہی ہوں گی، وہ ٹال مٹول سے کام نہیں لیتے، وہ دنیا میں معمولی گزارے پر صبر کر لیتے ہیں اور بوسیدہ چادر ان کے لباس کی کمی پوری کر دیتی ہے، وہ جن علاقوں میں سکونت پذیر ہوتے ہیں وہ علاقے ان کے لئے بیاباں ہوتے ہیں، وہ وطنوں سے کوسوں دور بھاگتے ہیں: اور تنہائی انھیں ہر دل عزیز ہوتی ہے، اگر تم انھیں دیکھ لو سمجھو گے کہ انھیں بیداری کی چھریوں کے ساتھ رات نے انھیں ذبح کر دیا ہے اور ان کے اعضاء کو تھکاوٹ کے خنجروں نے کاٹ کر الگ کر دیا ہے راتوں کو طویل سفر کر کے ان کے پیٹ کمروں سے لگے ہوئے ہیں، نیند کے گم ہو جانے کی وجہ سے وہ پراگندہ حال ہیں تم انھیں کوچ کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار پاؤ گے۔

۱۴۱۹۹- ابومحمد، اسرافیل کہتے ہیں میں قید و بند کے دوران حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے پاس حاضر ہوا اتنے میں ایک سپاہی ان کا کھانا لے کر آیا: ذوالنون رحمہ اللہ ہاتھ جھاڑ کر کھڑے ہو گئے، ان سے کہا گیا: یہ کھانا تو آپکا بھتیجا لے کر آیا ہے (جیل کی طرف سے نہیں پھر آپ کھاتے کیوں نہیں) فرمایا: بلاشبہ یہ کھانا ظالم کے واسطے مجھ تک پہنچا ہے (چونکہ انہوں نے مجھے ظلماً حبس بے جا میں رکھا ہے ظلم کھانے میں سرایت کر گیا ہے اگر میں کھالوں گا تو مجھ میں بھی سرایت کر جائے گا)

اسرافیل کہتے ہیں ایک آدمی نے ذوالنون رحمہ اللہ سے سوال کیا: کونسی چیز نیکوکار بندوں کو تھکا دیتی ہے اور ان کے جسموں کو کمزور اور ناکارہ کر دیتی ہے؟ فرمایا: ذکر مقام: قلت زاد اور خوف حساب، اس کے بعد فرمایا: مزدوروں کے بدن کیوں نہیں ختم ہو جاتے اور ان کی عقلیں کیوں بگڑ جاتی ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیشی ان کے سامنے ہے، ان کی کتابوں کا پڑھنا ان کے سامنے ہے اور فرشتے رب تعالیٰ کے سامنے کھڑے منتظر ہیں کہ نیکوکاروں اور بدکاروں میں کیا حکم صادر فرماتا ہے۔

ذوالنون رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے تمہارے اوپر اجابت دعا کا خوف نہیں بلکہ مجھے تمہارے اوپر منع دعا کا خوف ہے۔

۱۴۲۰۰- احمد بن محمد بن مقسم، احمد بن محمد بن سہل صیرفی، ابوعثمان سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: صاف

ستھری طبیعت کی عظمت کو بو بھی کافی ہوتی ہے اور حکمت کا اشارہ بھی کافی ہوتا ہے۔

۱۴۲۰۱-احمد بن محمد، حسن بن علی بن حلف، اسرافیل سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون بن ابراہیم رحمہ اللہ نے ہمیں یہ اشعار سنائے، ان کا ترجمہ ہدیہ قارئین ہے۔

تمہیں مختلف قسم کے مرضوں مطالب کے خوف، محزون کے سہم جانے اور غمگین کے حزن کی وجہ سے دکھ ورنج میں مبتلا کیا گیا، مشتاق کی محبت کی سوزش دکھ درد کی چیخ وپکار اور بے علاج مریض نے تمہیں تکلیف پہنچائی، چکر لگانے والے کی سمجھ اور غوطہ زن کی سستی نے بھی تمہیں درد دیا تاکہ پاکیزہ شئے سے اپنا حصہ لے لے، تمہیں اس دل سے درد پہنچا جسے شوق کے طوارق نے حیران کردیا ہے، میرے وجد غم کو چھپادیا اور حمیت کو مخفی کیا حتی کہ سب کچھ بسبب کے قرار میں پوشیدہ ہوکر رہ گیا، اس کی فہم اوروں کی فہم سے جدا ہے اس کے حاضر باش ہونے کی وجہ سے سوا اس آدمی کی فہم حقیقت میں فہم ہے جس پر کوئی نگران مقرر ہو، جب اسے شوق برانگیختہ کردیتا ہے تو کہتا ہے کہ تجھی سے زندگی وابستہ ہے اے محب کے پاکیزہ انس، میری عمر کی قسم! وہ سچا اور مہذب بندہ ہے جو صاف ہو اور اپنی صفائی چاہتا ہو رب تعالیٰ اس کے قریب تر ہوتا ہے۔

۱۴۲۰۲-احمد، ابومحمد، اسرافیل سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی نے کسی عالم کو خط لکھا اور پوچھا: رب تعالیٰ کی طرف سے آپ کو کس چیز نے علم عطا کیا اور آپ کے نفس کے بارے میں آپ کو کس چیز نے فائدہ پہنچایا: ذوالنون رحمہ اللہ نے جواباً خط لکھا: علم نے حجت کا اثبات کردیا اور شکوک وشبہات کے ستونوں کو توڑ دیا۔ میری عمر کے عمدہ دن علم کی طلب ہی میں صرف ہوئے، سوان دنوں میں جو چیز ہاتھ سے نکل گئی پھر میں اسکا ادراک نہیں کرسکا ہوں، اس آدمی نے ان کو پھر خط لکھا اور کہا: علم اپنے صاحب کے لئے نور ہے اور اس کے حظ وافر پر دلیل ہے اور سعادتمندوں کے درجات تک رسائی حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے اس آدمی کو جواباً لکھا: عالم کو طلب علم میں جدت شباب کی آزمائش میں ڈالدیا گیا ہے، جس وقت میں علم حاصل کرتا تھا مجھ میں عمل کی وجہ سے بہت ضعف تھا اور اگر میں قلیل پر اکتفا کرلیتا تو اس میں سیدھے راستے کی طرف ہدایت ہوتی۔

۱۴۲۰۳-احمد، ابواحمد، اسرافیل سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ذوالنون مصری سے کوئی سوال پوچھا: ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: تیرے لئے میرے دل کو تالے لگادیئے گئے ہیں اگر وہ کھول دیئے گئے میں تمہیں جواب دوں گا بصورت دیگر اگر تالے نہ کھلے تو پھر مجھے معذور سمجھو اور اپنے نفس ہی کو تہمت دو۔

۱۴۲۰۴-عثمان بن محمد ابن عثمان، محمد بن احمد واعظ، عباس بن یوسف شکلی، سعید بن عثمان کہتے ہیں میں ایک مرتبہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ کے ساتھ بنی اسرائیل کے میدان تیہ میں تھا، اسی دوران ہمیں ایک انسان کی شبیہ دکھائی دی میں نے کہا: اے استاذ! کوئی شخص ہے، ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: دیکھو، اس جگہ میں صدیق کے علاوہ کوئی پاؤں نہیں رکھتا، جب میں نے غور سے دیکھا، کیا دیکھتا ہوں کہ وہ ایک عورت ہے، میں نے ذوالنون رحمہ اللہ سے عرض کیا، وہ تو ایک عورت ہے فرمایا: رب کعبہ کی قسم وہ کوئی صدیقہ ہی ہوسکتی ہے، ذوالنون رحمہ اللہ جلدی سے آگے بڑھے اور اسے سلام کیا، وہ عورت بولی: مردوں کو عورتوں کے ساتھ مخاطب ہونے کی کیا مجال؟ ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: میں تیرا بھائی ذوالنون ہوں اور میں اہل تہمت میں سے نہیں ہوں، عورت بولی: مرحبا السلام علیکم، ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: تم یہاں کیسے آئی؟ بولی: کتاب اللہ کی ایک آیت مجھے یہاں لے آئی جو کہ یہ ہے۔

"الم تکن ارض اللہ واسعة فتھا جروا فیھا" (النساء: ۹۷)

کیا اللہ تعالیٰ کی زمین کشادہ نہیں ہے کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے۔

چنانچہ میں جس جگہ میں بھی داخل ہوئی وہاں میں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہوئی دیکھی تو میرے دل نے وہاں ٹھہرنا گوارہ

نہیں کیا، حالانکہ میرا دل حق تعالیٰ کی محبت میں دیوانہ ہو گیا ہے اور اسکے دیدار کے لئے ہمہ تن بے چین ہے، ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے عورت سے کہا: مجھے کچھ وعظ و نصیحت کرو، کہنے لگی: یا سبحان اللہ! آپ عارف ہیں اور معرفت کی زبان سے کلام کر رہے ہیں پھر آپ مجھ سے سوال بھی کرتے ہیں؟ فرمایا: سائل جواب کا زیادہ حق دار ہے۔ عورت بولی: جی ہاں میرے نزدیک محبت (باری تعالیٰ) کا ایک اول ہے اور ایک آخر ہے، محبت کا اول دل کا محبوب کے ذکر سے جوش میں آنا ہے: اسی سے دائمی حزن اور لازم ہونے والا شوق پیدا ہوتا ہے، جب وہ اس کے اعلیٰ درجے تک پہنچ جاتا ہے، تو اسے تنہائیوں کا وجدان کثیر اعمال طاعت سے پھیر دیتا ہے، پھر وہ عورت سسکیاں لے لے کر رونے لگی اور یہ اشعار پڑھنے لگی۔

احبک حبین حب الهوی. وحبا لانک اهل لذاکا.

فاما الذي هو حب الهوی. فذکر شغلت به عن سواکا

واما الذی انت اهل لـه. فكشفک للحجب حتی اراکا

فما الحمد فی ذا ولا ذاك لی. ولكن لك الحمد فی ذا وذاکا

یا اللہ! ایک دیوانہ تجھ سے بے پناہ محبت کر رہا ہے بلاشبہ تو اسکا اہل بھی ہے، جو آدمی محبت کرتا ہے خواہش نفس کی خاطر سو وہ ایک فضول ترین حرکت ہے جو تجھ سے غافل کر دیتی ہے، رہی وہ محبت جسکا تو اہل ہے پس اس کے تحت تو تمام حجابات کو چاک کر دے تاکہ میں تیرے دیدار سے بہرہ مند ہو سکوں، یہ چیز میرے لئے قابل ستائش نہیں ہاں تیرے لئے قابل ستائش ہے۔ پھر اس عورت نے زوردار چیخ ماری اور خالق حقیقی سے جا ملی۔

۱۴۲۰۵- ابو نعیم اصفہانی، عثمان بن محمد بن احمد، عباس بن یوسف، سعید بن عثمان کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: شاہرت کے ایک آدمی کے بارے میں مجھے بتایا گیا (کہ وہ بڑا اللہ والا ہے) میں اس کے ارادے سے چل پڑا وہاں پہنچ کر میں نے چالیس روز تک اس کے دروازے پر قیام کیا، اس کے بعد میں نے اسے دیکھا جب اس نے مجھے دیکھا تو مجھ سے دور بھاگ گیا، میں نے اسے کہا: میں تجھے تیرے معبود کا واسطہ دیتا ہوں کہ لحہ بھر کے لئے میرے پاس رک جا، میں تجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ تو نے اللہ تعالیٰ کی معرفت کیسے حاصل کی، تاکہ مجھے بھی اسکا پتہ چل جائے؟ بولا: جی ہاں، میں نے اپنا ایک حبیب دیکھا جب میں اس کے قریب ہوا اس نے مجھے اپنے قریب تر کر دیا۔ جب میری آواز دور ہوئی اس نے مجھے پکار لیا: جب ناغہ ہوا اس نے مجھے رغبت دلائی، جب میں نے اس کی طاعت پر عمل کیا مجھے ترقی دی اور عطا کیا، جب مجھ سے معصیت سرزد ہوئی تو مجھے مہلت دی اور عارضی طور پر مجھے اپنے سے تھوڑا دور کر دیا، کیا اس جیسا تو نے کوئی حبیب دیکھا ہے، واپس لوٹ جا اور مجھے مشغول نہ کر، پھر وہ خود یہ اشعار پڑھتے ہوئے چل پڑا۔

حسب المحبین فی الدنیا بان لهم. من ربهم سبب یدنی الیٰ سبب

قوم جسومهم فی الارض ساریة. نعم وارواحهم تختال فی الحجب

لهفی علی خلوة منه تسددنی. اذا تضرعت بالا شفاق والرغب

یا رب یا رب انت الله معتمدی. متی اراک جهاراً غیر محتجب.

یعنی دنیا میں اہل محبت کے لئے کافی ہے کہ ان کیلئے رب تعالیٰ کی جانب سے کوئی سبب ہو جو کسی دوسرے سبب کے قریب تر کر دے۔

ایسے لوگ جن کے اجسام زمین میں ستون کی حیثیت رکھتے ہیں جی ہاں ان کی روحیں پردوں میں چلے کر رہی ہوتی ہیں میرا

افسوس اس خلوت پر ہے جو مجھے سیدھا رکھے جب میں خوف اور رغبت کے مارے عاجزی کروں اے میرے رب! اے میرے رب! تو اللہ ہے اور میرا اعتماد ہے میں تجھے پردوں کے بغیر ظاہراً کب دیکھوں گا۔

۱۴۲۰۶- اپنے والد سے احمد بن محمد بن مصقلہ، ابوعثمان، سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ شوق کی مدح کرتا ہے تب ہی اس نے آسمانوں کو منور کیا، اور اسی کی ذات کی وجہ سے تاریکیوں کا وجود ہے، اس کا جاہ وجلال آنکھوں کے سامنے ایک طرح کا حجاب ہے، اسی سے عقول کے معارف تک رسائی ہوتی ہے، اس کی طرف دل کی آنکھیں نافذ ہو جاتی ہیں، سینوں کی زبانیں اس سے عرش پر سرگوشی کر لیتی ہیں۔

اے میرے معبود ہر درخت تیری تسبیح کرتا ہے، ہر ڈھیلا ھوت، خفیہ سے تیری تقدیس بیان کرتا ہے۔

اے میرے معبود میرے قدم تیرے سامنے رک گئے ہیں، تیری طرف میری نظر اٹھ گئی ہے، تیری محبت کی طرف میرا ہاتھ بڑھ چکا ہے، تیرے لئے میری آواز بلند ہو چکی ہے، حالانکہ تو وہ ذات ہے جسے پکار بے چین نہیں کرتی اور تو مانگنے والے کو رسوا نہیں کرتا، اے میرے معبود مجھے بصیرت عطا فرما: جو تیری معرفت رکھتا ہو وہ مجہول نہیں ہوتا، جو تیری پناہ پکڑے وہ بے یار و مددگار نہیں ہوتا۔ جو تجھ سے خوش رہے وہ مسرور ہے اور جو تیرا سہارا حاصل کرے وہ منصور ہے۔

۱۴۲۰۷- اپنے والد سے، احمد، سعید سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے کچھ خالص بندے ہیں، جو اس کی مخلوق کے بخیاء سمجھے جاتے ہیں، اسکی مخلوق کے صاف ستھرے لوگ ہیں، دنیا میں محض جسموں کی حد تک رہتے ہیں، ان کی روحیں ملکوت میں معلق ہوتی ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کے مختار بندے ہیں، اللہ تعالیٰ کی زمین پر امین کی حیثیت رکھتے ہیں، اسکی معرفت کے داعی ہیں، اسکے دین تک پہنچنے کے وسیلے ہیں، ہائے افسوس، بہت دوری ہے، زمین کے مختلف حصوں نے انھیں چھپا رکھا ہوتا ہے، بایں طور کہ زمین نگران سے خالی نہیں ہوتی جو اس کی مخلوق پر حجت قائم کرتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی حجتیں باطل نہ ہو جائیں۔

پھر فرمایا: کہاں ہیں: (۱) یہ وہ لوگ ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی آنکھوں سے پوشیدہ رکھا ہوا ہے، اور انھیں دنیا کی آفات وفتن سے مخفی رکھا ہوا ہے، خبردار! یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے شکوک کی وادیوں کو یقین سے قطع کر دیا ہے۔ انہوں نے فرائض کے اعمال پر اللہ سے مدد مانگ رکھی ہے۔ وہ اپنے اعمال کے فساد پر معرفت سے استدلال کرتے ہیں، وہ غفلت کی وحشت سے دور بھاگتے ہیں ان کا اوڑھنا اور بچھونا علم ہوتا ہے تاکہ جہالت سے بچ سکیں، غفلت سے کماحقہ بچتے ہیں، کذب کی طمع اور خواہش نفس سے خالی ہوتے ہیں، یقین کی روح سے شک کو قطع کرتے ہیں، گھٹاٹوپ تاریکیاں وہ عبور کر چکے ہیں، انہوں نے اہل بدعت کی حجتوں کو اتباع سنت سے باطل کر دیا ہے، وہ مکروہ سے پہلوتہی کرنے کی طرف جلد بازی کرتے ہیں، احسان کی طرف فوراً بڑھ جاتے ہیں تاکہ برائی سے محفوظ رہ سکیں، وہ نعمتوں کو شکر کے بل بوتے پر قبول کرتے ہیں، انہوں نے شکر کو اپنا نصب العین بنالیا ہے، مادیت و مظاہر سے ان کے دل کپکپا اٹھتے ہیں دنیا میں زہد اختیار کرتے ہیں، دنیا سے قصداً کھاتے ہیں اور آخرت کے لئے ذخیرہ بھی کرتے ہیں، دنیا میں ان کا خصوصی توشہ تقویٰ ہوتا ہے، وہ نعمتوں کی طلب میں سیر حیثیت اور اعمال زکیہ کے ذریعے تیار رہتے ہیں، انھیں گمان تک بھی نہیں ہوتا بلکہ وہ شکوہ تک نہیں کرتے کہ ان سے کوتاہی ہوگئی، یہ اس لئے کہ انہوں نے عقل سے کام لیا معرفت حاصل کی، تقویٰ اختیار کیا فکر مندر ہے عبرت حاصل کی حتی کہ صاحب بصیرت ہو گئے، جب ان میں بصیرت آ گئی تو وہ آخرت کے احزان پر گامزن ہو گئے، حزن نے ان کی زبانوں کی حرکتیں کلام سے منقطع کر دی ہیں نمائش کے خوف کی وجہ سے کہ کہیں اللہ تعالیٰ کی آنکھ سے گر نہ جائیں، وہ دنیا میں غمزدہ ہو کر رہتے ہیں، دنیا میں صاحب شرف ٹھہرے ہیں عقول صحیحہ کے ساتھ یقین ثابت کے ساتھ قلوب شاکرہ کے ساتھ، ذکر کرنے والی زبانوں اور صبر کرنے والے ابدان اور فرماں بردار جوارح کے ساتھ، خیر خواہ ہیں، سلامتی، صبر، توکل رضا اور ایمان ان کا شعار ہے، اللہ تعالیٰ کے امر کو انہوں

نے سمجھا ہے، جوارح کو مامور بہ کا عادی بنایا ہے، وہ حیاء کے پتلے ہیں، صبر کر کے دنیا سے کنارہ کش رہے حق کو اپنے اوپر لازم کیا، خواہش نفس کو ترک کیا عقل کی دلالتوں کے ساتھ، قرآن کے حکم کا انھوں نے تمسک کیا اور شرائع سنن کو گلے سے لگایا وہ ترقی کی راہوں پر گامزن ہو چکے ہیں پس ہمارے اوپر ان پر جمیع مؤمنین صالحین پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔

١٤٢٠٨- ذوالنوں رحمہ اللہ نے فرمایا: تم معرفت کے متعلق دعویٰ کرنے سے بچو اور زہد کا اعتراف نہ کرو اور ہر وقت عبادت کے ساتھ معلق رہو، ذوالنوں رحمہ اللہ سے کہا گیا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، اس کی تفسیر کیجئے: کیا تم نہیں جانتے ہو کہ جب تم معرفت میں اپنے نفس کی طرح مختلف اشیاء کو منسوب کرو حالانکہ تم ان کے حقائق سے بالکلیہ خالی ہو تو تم معرفت کے دعویدار ہوگے، اور جب تم زہد میں کسی حالت کے ساتھ موصوف ہو حالانکہ تمہارے احوال اس کے برعکس ہوں تو تم اعتراف کرنے والے ہو، اور جب تم نے عبادت کے ذریعے اپنے دل کو سمجھ لیا، اور تجھے گمان ہوا کہ تو عبادت کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی نجات حاصل کر سکتا ہے، بخدا! ایسا نہیں ہوگا تم عبادت کے ساتھ متعلق ہو وہ عبادت کو نہیں پھیرے گا، پس تجھ پر اللہ تعالیٰ کے احسانات ہوں۔

١٤٢٠٩- ایک مرتبہ حضرت ذوالنوں رحمہ اللہ نے فرمایا: عارف کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ایسا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ہے، چونکہ عارف تمہیں اللہ کے اخلاق جمیلہ سے نوازتا ہے۔

١٤٢١٠- حضرت ذوالنون رحمہ اللہ مصری نے فرمایا: اہل ذمہ حالت محمودہ اور مباح فعل پر عمل کرتے ہیں، پس ذمی اور حنفی میں کیا فرق ہوا، حنفی، بردباری، صفح واحتمال کے زیادہ لائق ہے۔

١٤٢١١- ابو عبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم، ابو حامد احمد بن محمد نیشاپوری، عبدالقدوس بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ذوالنوں رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: آپ نے صبح کس حال میں کی ہے: انہوں نے فرمایا: میں نے صبح تھکاوٹ میں کی ہے اگر تھکاوٹ مجھے نفع پہنچادے اور موت میری تلاش میں لگی ہوئی ہے۔

ان سے پوچھا گیا آپ نے صبح کس حال میں کی ہے؟ فرمایا: میں گناہ ونعمت پر مقیم ہوں پس میں نہیں جانتا ہوں کہ گناہ سے استغفار کروں یا نعمت پر شکر کروں، ایک اور مرتبہ ان سے پوچھا گیا: آپ نے صبح کس حال میں کی ہے؟ فرمایا: میں نے صبح عبادت سے اعراض کرتے ہوئے اور معاصی میں ملوث ہوتے ہوئے کی ہے، میں ابرار کے درجات کی تمنا کرتا ہوں، اور عمل بروں جیسا کرتا ہوں، الٰہی میں شدائد میں تیری ہی پناہ لیتا ہوں، اور تیرے سوا کسی کو ملجا نہیں سمجھتا ہوں، میں تیرے غیر کو تجھ پر ترجیح نہیں دیتا ہوں، تیرے احسانات قدیم مجھ پر برس رہے ہیں، اگر آزمائش میں تیرے احسانات کٹ جائیں اس میں بھی میری اصلاح ہے، اور اگر مجھ پر شدائد کی مسلسل بارش برسے تب بھی میں تیرے سوا کسی کو شکایت کے قابل نہیں پاتا ہوں، تیرے سوا سختیوں سے مجھے کوئی فراخی بخشنے والا نہیں ہے، اے زمین اور اس پر پائی جانے والی مخلوق کے وارث! اے خلائق کو دوبارہ زندہ کرنے والے؟ میری امیدیں پوری کردے اور میرے مقصد کو انتہا تک پہنچادے۔

١٤٢١٢- عثمان بن محمد عثمانی، ابوالحسن احمد بن محمد بن عیسیٰ رازی، محمد بن احمد بن سلمہ نیشاپوری، سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ مصری نے فرمایا: اے خراسانی اللہ تعالیٰ سے ڈرو کہیں اس کے کٹ کر دھوکہ نہ کھاؤ، میں نے عرض کیا: یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ فرمایا: چونکہ دھوکہ کھا جانے والا وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے عطایا میں نظر تو کرے لیکن اللہ کی طرف نظر کرے، پھر فرمایا: لوگوں کا تعلق اسباب سے ہے جبکہ صدیقین کا تعلق اسباب کے خالق سے ہے، پھر فرمایا: دلوں کے عطایا کے ساتھ تعلق کی علامت یہ ہے کہ دل عطایا کو طلب کرتے ہوں اور صدیقین کے دل کے مال عطایا کے ساتھ متعلق ہونے کی علامت یہ ہے کہ صدیقین پر عطا کی مسلسل بارش ہوتی ہے لیکن عطایا صدیقین کو اللہ کی یاد سے غافل نہیں کر پاتے، پھر فرمایا: ہر حال میں اللہ تعالیٰ پر تمہارا اعتماد ہے، خوب سمجھو! یہ توحید کی صفائی کی باتیں ہیں۔

۱۴۲۱۳-عثمان بن محمد، حسن بن ابی حسن، محمد بن یحیٰ بن آدم، ابو یعقوب اسحق بن ابراہیم خواص کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ مصری نے فرمایا: جو آدمی آخرت کے طریق کا ادراک کرنا چاہے اسے چاہیے کہ حکماء سے کثرت سے پوچھ گچھ کرے اور کثرت سے ان کے ساتھ مشورہ کرے، سب سے پہلے عقل کے بارے میں پوچھے چونکہ جمیع اشیاء کا ادراک صرف عقل سے ہوتا ہے جب تم اللہ کے لئے خدمت کرنا چاہو اور تم نے پہلے خدمت نہ کی ہے تو عقل سے کام لیکر خدمت میں لگ جاؤ۔

۱۴۲۱۴-عثمان بن احمد، احمد بن محمد بن عیسیٰ، یوسف بن حسن سے مروی ہے کہ اہل بصرہ کا ایک آدمی ذوالنون رحمہ اللہ مصری کے پاس آیا اور ان سے پوچھا: میرے لئے مخلوق سے علیحدگی کب صحیح ہوگی؟ فرمایا: جب تم اپنے نفس سے علیحدگی اختیار کرنے پر قادر ہو جاؤ، آدمی نے پوچھا: میرا زہد کو طلب کرنا کب درست ہوگا؟ فرمایا: جب تم اپنے نفس سے کنارہ کشی اختیار کرلو اور ہر اس چیز سے دور بھاگنا جو تمہیں اللہ تعالیٰ سے غافل کرتی ہو اور وہ دنیا ہی ہوسکتی ہے، یوسف کہتے ہیں میں نے یہ بات طاہر قدسی سے ذکر کی وہ کہنے لگے: یہ تو پیغمبروں کی بات ہوا کرتی تھی۔

۱۴۲۱۵-اپنے والد سے، احمد بن محمد بن مصقلہ، ابو عثمان سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کون سا حجاب سب سے زیادہ مخفی ہے کہ جسے مرید اللہ تعالیٰ سے کرتا ہو؟ فرمایا: تیری ہلاکت! وہ حجاب ملاحظہ نفس اور تدبر نفس ہے۔

۱۴۲۱۶-ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگ اتنی بات کا علم رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انھیں ہر حال میں دیکھتے ہیں لہذا اس کے سوا سے احتراز برتتے ہیں۔ ذوالنون مصری رحمہ اللہ کی مجلس میں ایک زاہد بیٹھا تھا کہنے لگا: اے ابوفیض! اللہ آپ پر رحم فرمائے! بلکہ عین الیقین سے قلوب کے محبوب کو دیکھتے ہیں اسے ہر حال میں موجود سمجھتے ہیں، ہر لحہ وہر لحظہ قریب سمجھتے ہیں، ہر رطب و یابس سے باخبر، ہر ظاہر وباطن پر شہید (حاضر وناظر) ہر پسندیدہ وناپسندیدہ کا نگہبان، بعید کو قریب کرنے اور قریب کو بعید کرنے پر قادر سمجھتے ہیں۔ ان کے احوال واعمال میں کوئی سائس (نظام چلانے والا) موجود ہے، وہ اپنے ارادوں کو پائے تکمیل تک پہنچانے والے کو موافق سمجھتے ہیں پس وہ باری حق تعالیٰ کی سیاست ونظام کار اور تدبیر سے مدد حاصل کرتے ہیں، وہ محبت کے بحر عمیق میں غوطہ زن ہو جاتے ہیں، وہ اپنی روح کی نظر کے ساتھ بیابانوں کو قطع کر لیتے ہیں، نور مشاہدہ سے تاریکیوں کے ریزہ پردوں کو پھاڑ دیتے ہیں، وہ حق تعالیٰ کے وجود کی حلاوت سے بہت کڑوے گھونٹ پی جاتے ہیں، شدائد کو برداشت کر لیتے ہیں اور اذیت ان کے سامنے ہیچ ہے، حق تعالیٰ انھیں جس حال میں رکھے وہ اس کے ارادے اور اسکی رضا کی موافقت کر کے اس سے راضی رہتے ہیں وہ اپنے نفسوں پر غصہ رہتے ہیں چونکہ وہ رب تعالیٰ کے حق معرفت کو جانتے ہوتے ہیں، وہ ہمہ تن رب تعالیٰ کی فکر میں رہتے ہیں یہی طریقہ کاران کے لئے دنیا وآخرت میں ہے، انہوں نے رب تعالیٰ کو ہر شے پر ترجیح دی رب تعالیٰ نے بھی انھیں ترجیح دی، انھوں نے حق تعالیٰ کو یاد رکھا حق تعالیٰ نے بھی ان کو یاد رکھا چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

اولئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ ہم المفلحون (المجادلہ: ۲۲) یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی جماعت وگروہ ہیں۔ خبردار اللہ تعالیٰ کا گروہ یہی فلاح پانے والا ہے۔

یہ آیت تلاوت کرنے کے بعد ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے زوردار چیخ ماری اور کہا: کہاں ہیں یہ لوگ؟ ان تک رسائی کا کیا طریقہ ہوسکتا ہے، اور رستے کی کیا کیفیت ہوسکتی ہے؟ پس ذوالنون مصری کا نام لے کر کسی نے آواز دی اور کہا: راستہ مستقیم ہے اور حجت واضحہ ہے، فرمایا: اے میرے بھائی! بخدا! تم نے سچ کہا: پس اس کی طرف بھاگ کر جانا ضروری ہے بایں طور کہ اس کے غیر کی طرف ذرہ برابر میلان نہ ہو۔

۱۴۲۱۷-اپنے والد سے، احمد، سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: تیری ہلاکت: جو آدمی بالحقیقت

اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہو وہ اس کی محبت میں ہر چیز کو بھولا دیتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں ہر چیز کو بھلا دے اللہ تعالیٰ اس پر ہر چیز کی حفاظت کرتے ہیں اور ہر چیز کا اسے بدلہ عطا فرماتے ہیں۔

۱۴۲۱۸- ایک مرتبہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے ابوفیض: صدق ومعرفت کے طریق پر میری راہنمائی کیجئے: فرمایا: اے میرے بھائی اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی وہ سچی حالت پیش کرو جس پر تم قائم ہو اور کتاب وسنت کے موافق ہو اور غیر محل میں تم رقت کا مظاہرہ نہ کرو کہیں تمہارے قدموں میں لغزش نہ آجائے، چونکہ جب تیرے پاؤں میں لغزش آجائے گی پھر ان میں ثابت قدمی کا آنا مشکل ہے۔ جس چیز کو تم یقین سمجھو اس میں شک کرنے سے بچو۔

۱۴۲۱۹- ایک مرتبہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ مصری سے سوال کیا گیا کہ آدمی کے لئے یہ کہنا کب جائز ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فلاں چیز دکھائی؟ فرمایا: جب تم اسکی طاقت نہ رکھتے ہو ۔ پھر فرمایا: اکثر لوگوں کا اشارہ ظاہر کی طرف ہوتا ہے جو انھیں اللہ تعالیٰ سے دور کردیتا ہے، لوگ دنیا میں زیادہ رغبت رکھتے ہیں حالانکہ دنیا کی مذمت اسکی طلب سے کثرت ہونی چاہیے۔

۱۴۲۲۰- حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: محققین کی زبانیں دعاوی سے گونگی ہوتی ہیں اور مدعین کی زبانیں تمہارے سامنے دعاوی کی بوچھاڑ کریں گی، ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: عارف جب تک دنیا میں رہتا ہے لگاتار فقر وفخر کے درمیان متردد رہتا ہے جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو فخر کرتا ہے اور جب اپنے نفس کا تذکرہ کرتا ہے تو محتاج ہوجاتا ہے۔

۱۴۲۲۱- حضرت ذوالنون رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا: عارفین کو اپنے رب کی معرفت کس چیز سے حاصل ہوتی ہے؟ فرمایا: اگر معرفت کسی چیز سے حاصل ہوسکتی ہے تو طمع واشراف کو منقطع کرنے سے حاصل ہوسکتی ہے درآنحالیکہ وہ ان احوال کا تمسک کریں جن پر ان کو قائم ہونا چاہیے اور اپنے نفسوں کو جہد مسلسل کے عادی بنانے سے معرفت باللہ حاصل ہوتی ہے پھر وہ اللہ تعالیٰ تک رسائی حاصل کرسکتے ہیں۔

۱۴۲۲۲- عثمان بن محمد عثمانی، احمد بن عیسیٰ رازی، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ مصری نے ایک مرتبہ بلندیء مراتب، قرب اولیاء، فوائد اصفیاء اور انس محبین کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ اشعار پڑھے۔

ومحب الالہ فی غیب انس .ملک القدر خادم الزی عبد

ھو عبدوربہ خیر رب. مالقلب الفتی عن اللہ ضد

خدا سے محبت کرنے والا وہ بندہ ہے جو تقدیر پر راضی رہے وہ بندہ بندہ ہے اسکا رب بھی بہترین رب ہے جوان کے دل کو خدا سے ضد کرنے کا کوئی راستہ نہیں۔

تین چیزیں آخرت کے ساتھ تعلق پیدا کردیتی ہیں۔

(۱) صفاء، (۲) تعاون، (۳) اور وفاء یعنی صفاء فی الدین' تعاون فی المواسات اور وفاء فی البلاء۔

۱۴۲۲۳- عثمان بن محمد، احمد بن عبداللہ قرشی، محمد بن خلف ابراہیم بن عبداللہ صوفی سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے مواعظ حسنہ اور نغمہ طیبہ کے سماع کے متعلق سوال کیا گیا: انہوں نے فرمایا: یہ چیزیں عمدہ وپاکیزہ چھپر کھٹوں میں انس کے باجے ہیں تجید کے باغات میں توحید کے لہجوں کے ساتھ اور طرب میں ڈال دینے والے نغمے عمدہ معانی میں ڈھلے ہوئے جو کہ سامعین اور گانگوں کو دائمی نعمتوں کی طرف لے جائیں صدق کے ٹھکانے میں مالک مقتدر کے پاس۔

۱۴۲۲۴- عثمان بن محمد عثمانی، احمد بن محمد ابوالحسن انصاری، یوسف بن حسن سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی آیا اور کچھ وصیت کرنے کو عرض کیا: فرمایا: میں تمہیں کیا وصیت کروں؟ اگر تیرا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جن کی تائید صدق توحید سے علم غیب میں ہوچکی تو تحقیق تمہیں، مرسلین اور صدیقین کی دعائیں تمہارے حق میں تمہیں پیدا کئے جانے سے پہلے ہی صادر ہوچکی ہیں

لہذا ان نفوسِ قدسیہ کی دعائیں تمہارے لئے میری وصیت سے بدرجہا بہتر ہیں، اگر اس کے علاوہ کوئی اور صورت ہو (یعنی عند اللہ تمہاری تائید نہ ہوئی ہو) تو تمہیں میری پکار کچھ نفع نہ پہنچائے گی۔

۱۴۲۲۵- عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر دینوری، محمد بن احمد شاطی سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں دریائے نیل کے کنارے پر چلا جارہا تھا کہ یکایک ایک لونڈی دیکھی جو دیکھنے میں پراگندہ حال معلوم ہوتی تھی اس کا دل رب جبار کے ساتھ متعلق تھا وہ نیل کے ارد گرد دیوانہ وار گھوم رہی تھی درآنحالیکہ نیل اپنی موجوں کو اضطراب میں رکھے بے چین ہوا جارہا تھا وہ اسی کیفیت پر تھی کہ اسی دوران اس نے تیزی سے تیرتی ہوئی ایک مچھلی دیکھی لونڈی آسمان کی طرف دیکھ کر رونے لگی اور کہنے لگی: تیرے ہی لئے تنہائی پسند لوگ خلوتیں اختیار کرتے ہیں، تیری عظمت کی وجہ سے سمندروں میں مچھلیاں تسبیح کرتی ہیں اور تیرے جلال ہیبت کی وجہ سے بھرے سمندروں کی لہریں موجزن رہتی ہیں، تیری موانست کی خاطر بیابانوں میں درندے تیری مانوسیت پاتے ہیں اور تیری جود وکرم کی بدولت تیرا قصد کیا جاتا ہے اے خشکی وتری کے مالک! پھر وہ پیٹھ پھیر کر چل پڑی اور کہے جارہی تھی۔

یامونس الابرار فی خلواتهم . یاخیر من حطت به النزال

من نال حبک لاینال تفجعاً . القلب یعلم ان مایفنی محال

اے خلوتوں میں نیکوکاروں کو مانوس کرنے والے! اے بہترین ذات تو ہی پستیوں کو عطا کرنے والا ہے جو تیری محبت کو پاتا ہے وہ کسی دکھ درد کی خاطر نہیں پاتا دل جانتا ہے کہ فانی چیز محال ہے۔

پھر وہ لونڈی کہیں غائب ہوگئی مجھے کہیں بھی دکھائی نہیں دی میں بھی غمگین وافسردہ حالت میں واپس لوٹ آیا۔

۱۴۲۲۶- عبداللہ بن محمد، ابوبکر، محمد بن احمد سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں شام کے پہاڑوں میں چلا جارہا تھا اچانک چلتے چلتے میں ایک بوڑھے کے پاس جا پہنچا وہ ایک ٹیلے پر بیٹھا تھا سن رسیدہ ہونے کی وجہ سے اسکی آبروئیں آنکھوں پر جھکی ہوئی تھیں میں اسکے پاس گیا اور اسے سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا پھر ضعیف آواز میں کہنے لگا: اے وہ ذات جسے گناہ گار پکارتے ہیں تو اسے اپنے قریب ہی پالیتے ہیں اے وہ ذات جسکا قصد زاہدین کرتے ہیں تو اسے اپنا حبیب پاتے ہیں، اے وہ ذات کہ جس سے مجاہدہ کرنے والے مانوس رہتے ہیں تو اسے سریع ومجیب پاتے ہیں پھر یہ اشعار پڑھے۔

وله خصائص مصطفین لحبه . اختارهم فی سالف الازمان

اختارهم من قبل فطرة خلقه . فهم ودائع حکمة وبیان

اللہ تعالیٰ کے کچھ چیدہ چیدہ بندے ہیں جنھیں اس نے پرانے زمانے میں چن رکھا ہے مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ہی اس نے انھیں چن لیا ہے پس وہ حکمت وبیان کے سرچشمے ہیں۔

پھر اس نے ایک زوردار چیخ ماری اور دار فانی سے کوچ کر گیا۔

۱۴۲۲۷- عبیداللہ بن محمد، ابوبکر بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ مصری نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ نیکوکار بندے ہیں جنھوں نے تمام پردوں کو چاک کر دیا ہے اور شرافت انکا اعلیٰ درجہ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے بھی تمام پردے دور کردے پس وہ رب تعالیٰ کے کلام کو بصیرت سے سنتے ہیں۔

۱۴۲۲۸- حضرت ذوالنون رحمہ اللہ مصری نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے کچھ نیکوکار بندے ہیں جو منبریوں پر بیٹھ کر اس کے کلام کو سن رہے ہیں جب وہ محبین سے ہم کلام ہوتا ہے مشھد اعلیٰ میں چونکہ وہ پوشیدہ طور پر اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے لئے نیکی کی راہیں کھول دیتا ہے، جب وہ تاریکیوں میں رب تعالیٰ کے دربار میں کھڑے ہوتے ہیں رب تعالیٰ ان کے قلوب کو ان کے علم کی طرف

ہدایت دیتے ہیں پس ان کی عقلیں رب تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہونے پر حسرت کرتی ہیں۔

۱۴۲۲۹-ابونعیم اصفہانی، ابوحسن محمد بن محمد بن عبیداللہ، احمد بن عیسیٰ وشاء، سعید بن حکم سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ مصری نے فرمایا: ہر قوم کی ایک عقوبت ہوتی ہے اور عارف کی عقوبت اسکا اللہ کے ذکر سے منقطع ہونا ہے۔

۱۴۲۳۰-محمد بن احمد، احمد بن عیسیٰ، ابوعثمان، بن سعید بن سعید بن حکم سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: لوگوں میں برا کون ہے؟ فرمایا: لوگوں میں جو برے اخلاق والا ہو کہا گیا: برے اخلاق کی علامت کیا ہے؟ فرمایا: کثرت خلاف (یعنی اچھے اخلاق کی موافقت نہ ملنا) ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ جعفر بن محمد سے گھٹیا لوگوں کے بارے میں دریافت کیا گیا، فرمایا: گھٹیا لوگ وہ ہیں جنھیں پرواہ نہ ہو کہ، انہوں نے کیا کہا، یا ان کے بارے میں کہا گیا۔

۱۴۲۳۱-محمد بن محمد، احمد بن عیسیٰ، سعید بن حکم سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں ایک عبادتگزار خاتون کے پاس گیا میں نے اس سے پوچھا: تم نے صبح کس حال میں کی ہے؟ کہا میں نے دنیا کی بربادی اور آخرت کی تیاری کی طرف جلدی کرتے ہوئے صبح کی ہے، قیامت کی ہولناکیوں کا سامنا کرتے ہوئے صبح کی ہے، میں اعتراف کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں پر میں نے شکر کرنے میں کوتاہی کی ہے، اور میں ان نعمتوں کے شمار پر ضعف قوت کا اعتراف کرتی ہوں، دل ان نعمتوں سے غافل ہو چکے ہیں اور نفوس نے اس سے اعراض کرلیا ہے حالانکہ وہ انھیں آواز دے رہا ہے، پاک ہے وہ ذات اس نے مخلوق کو کتنی مہلت دے رکھی ہے باوجود عطایا اور انعامات کی بارش کے۔

۱۴۲۳۲-حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں شام کے علاقوں میں چلا جارہا تھا کہ چلتے چلتے ایک عبادتگزار کے پاس جا پہنچا جو قریب کی کسی غار سے نکل کر آرہا تھا جب اس نے مجھے دیکھا تو درختوں کی آڑ میں چھپ گیا پھر کہنے لگا: اے میرے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ہر اس سے جو مجھے تیری یاد سے غافل کردے، اے عارفین کے ماوی، توبہ کرنے والوں کے حبیب اور صادقین کے معین ومددگار، پھر اس نے چیخ ماری ہائے طویل رونے کے غم؟ ہائے دنیا میں زیادہ دیر ٹھہرنے کی مشقت! پھر کہا: پاک ہے وہ ذات جس نے عارفین کے دلوں کو خالص اسی کے ہوجانے کی حلاوت چکھائی، ان کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر کوئی چیز لذیذ نہیں ہے، پھر وہ چل پڑا اور کہہ رہا تھا: میں نے اپنے دل سے ہر کسی کے تعلق کو ختم کردیا ہے، یا اللہ! اس دل کو مخلوق سے الگ صرف اپنی ذات میں مشغول رکھیو میں نے اسے سلام کیا پھر کہا کہ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا کرو، کہنے لگا: اللہ تعالیٰ تیری مشقتوں کو ہلاک کرے اور اپنی رضامندی کے امور پر تیری راہنمائی کرے، پھر وہ اپنی سیدھی سمت ایسا سرپٹ بھاگا جیسا کوئی درندے سے بھاگتا ہے۔

۱۴۲۳۳-عثمان بن محمد عثمانی محمد بن احمد صاحب کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے ایک عبادتگزار نوجوان سے کہا: اے نوجوان! اپنے نفس کے لئے ملامت کا اسلحہ تیار رکھو اور نفس کی تاریکیوں کو ختم کرکے دم لو، ہر آنے والی صبح کو سلامتی کی شلوار پہنو، امان میں اسے جکڑے رکھو اور اسے ایمان کے فرائض سے بہرہ مند رکھو، یوں تم جنت کی نعمتوں سے کامیاب رہوگے، نفس کو صبر کے جام کے جام پلاؤ، اسے فقر کا عادی بناؤ حتی کہ تم معاملہ کے تمام پر پہنچ جاؤ، نوجوان بولا: بھلا کونسا نفس ان امور کی طاقت رکھتا ہے؟ فرمایا: وہ نفس جو بھوک پر صبر کرتا ہو، جو تاریکیوں میں پھرنے کا عادی ہو، وہ نفس جو آخرت کو دنیا کے بدلے میں خرید لے، وہ نفس جو قلق کی رہبانیت کی چادر اوڑھ لے، جو تاصبح تاریکیوں میں رہنے کا عادی ہو، اس نفس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جو تاریکیوں کی وادیوں میں چل پڑا ہو اور لذتوں کو پس پردہ ڈال دے، آخرت کی طرف اس کی نظریں لگی، ہوں گناہوں سے پہلوتہی کرتا ہو، معمولی توشہ پر اکتفا کرتا ہو، خواہشات کے امڈے ہوئے سیل رواں کا رخ تبدیل کردیتا ہو، گھٹا ٹوپ اندھیروں میں راتوں کو بیدار رہتا ہو، شوق کی چادروں کو اوڑھے رکھا ہو، اسکے طریق معاش معدوم ہو، جو بیابانوں کو اپنا مسکن بنالے یہ ہے وہ نفس جو آنے والے عظیم دن کے لئے عمل کر

سکتا ہے یہ سب کچھ حی وقیوم کی توفیق سے وجود میں آ سکتا ہے۔

۱۴۲۳۴-عثمان بن محمد، ابوبکر محمد بن احمد بغدادی، ابوجعفر محمد بن عبدالملک بن ہاشم، کا بیان ہے کہ میں نے ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے عرض کیا، جن بہترین ہستیوں کو آپ نے دیکھا ہے ان کے کچھ اوصاف ہمیں بیان کیجئے، ذوالنون رحمہ اللہ کی آنکھوں میں آنسو امڈ آئے،، کہنے لگے: ایک مرتبہ ہم نے براستہ سمندر سفر کیا اور ہم جدہ جانا چاہتے تھے ہمارے ساتھ ایک نوجوان بھی تھا جس کی عمر ۲۰،۲۲ سال کے لگ بھگ ہوگی، اس کے پہنے ہوئے لباس سے ہیبت ٹپکتی تھی، میری خواہش تھی کہ میں اس سے بات کرلوں مگر مجھے اس پر قدرت حاصل نہ ہوسکی، چنانچہ ہم اسے تلاوت کرتے ہوئے بھی دیکھتے بحالت روزہ بھی دیکھتے اور اسے تسبیح بھی کرتے ہوئے دیکھتے، یہاں تک کہ ایک دن وہ سوگیا اچانک کشتی میں شور اٹھا کہ فلاں تھیلی والے کی چوری ہوگئی لوگ ایک دوسرے کی تلاشی لینے لگے حتی کہ اس نوجوان تک پہنچ گئے وہ آرام کی نیند سوئے جا رہا تھا تھیلی والا کہنے لگا: یہی نوجوان میرے زیادہ قریب تھا: جب میں نے اس کی یہ بات سنی میں فوراً اٹھا اور نوجوان کو نیند سے بیدار کیا اس نے فوراً وضو کیا اور چار رکعت نماز پڑھی اور مجھے کہنے لگا: اے نوجوان کیا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: کشتی میں چوری کی افواہ پھیلی گئی ہے لوگوں نے ایک دوسرے کی تلاشی لے لی ہے حتی کہ تمہارے پاس پہنچ گئے، نوجوان تھیلی والے کی طرف متوجہ ہوکر کہنے لگا: کیا بات یونہی ہے جیسے یہ کہہ رہا ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا اور کہا: تم میرے زیادہ قریب بیٹھے ہوئے تھے، نوجوان نے دونوں ہاتھ اوپر اٹھالئے اور دعا کرنے لگا ہمیں نہیں معلوم کہ اس نے کیا دعا کی ہم کیا دیکھتے ہیں کہ سمندر سے مچھلیاں نمودار ہورہی ہیں اور ہر مچھلی نے منہ میں ایک قیمتی موتی اٹھایا ہوا ہے، نوجوان اٹھا اور ایک مچھلی کے منہ سے ایک قیمتی جوہر اٹھایا اور تھیلی والے کی طرف اچھال دیا اور کہا: یہ جوہر تمہارے گمشدہ مال کے عوض میں ہے، جاؤ اب تم دعویٰ سے بری الذمہ ہوگئے۔

۱۴۲۳۵-ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن محمد بن حمدان، عبدالقدوس بن عبدالرحمن شاشی سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ مصری نے فرمایا: الٰہی! کون آدمی ایسا ہوسکتا ہے کہ جس نے تیری نجات کی حلاوت چکھ لی ہو اور پھر اسے تیری طاعت اور رضاء سے کوئی چیز غافل کردے، یا کون ہے ایسا آدمی جسے تو نے مدد کی ضمانت دے رکھی ہو اور پھر وہ اپنے جیسے انسانوں سے مدد کا خواستگار ہو یا ایسا آدمی کون ہوسکتا ہے جسے تو نے دنیا وآخرت، صحت وبیماری میں با ہم رزق پہنچانے کا بیڑہ اٹھا رکھا ہو اور پھر وہ تیری معصیت کرکے تیرے غیر سے رزق کا طالب گار ہو؟ یا وہ کون آدمی ایسا ہوسکتا ہے جسکے گناہوں کو تو خوب جانتا ہو لیکن وہ تجھ سے خوفزدہ ہوکر گناہوں سے نہ رکے؟ یا وہ ایسا آدمی کون ہوسکتا ہے جو ہر طرف سے کٹ کر تیرا ہوکر رہ جائے اور پھر طلب راحت کے لئے تجھ سے اعراض کر بیٹھے؟ ایسا آدمی کون ہوسکتا ہے جس نے دنیا کو بھی پہچان لیا ہو اور آخرت کو بھی پہچان لیا ہو لیکن وہ اپنی حماقت وجہالت کی وجہ سے فانی (دنیا) کو باقی آخرت پر ترجیح دے دے؟ یا ایسا آدمی کون ہوسکتا ہے جس نے تیری محبت کے جام چڑھا لیے ہوں اور پھر وہ تیری آزمائشوں سے خوش نہ ہوتا ہو؟ یا ایسا آدمی کون ہوسکتا ہے جس نے تیرے حسن اختیار کو پہچان لیا ہو اور پھر وہ تجھ سے راضی نہ ہوا ہو؟ یا ایسا آدمی کون ہوسکتا ہے جیسے معلوم ہو کہ تو اس کے ظاہر وباطن سب کو بحسن خوبی جانتا ہے اور پھر وہ تجھ پر اکتفا نہ کرے بلکہ تیرے غیر کی طرف رغبت کرتا ہو اور تیرے علم سے بے نیازی برتتا ہو؟

۱۴۲۳۶-اپنے والد سے، احمد بن محمد بن مصقلہ، ابوعثمان سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے دعا کرتے ہوئے فرمایا: یا اللہ! ہماری آنکھوں کو اپنے جلال کی جولان گاہوں میں گھومنے کی توفیق عطا فرما جن بیداریوں سے غافلین کی آنکھیں سوگئی ہیں ان بیداریوں سے بہرہ مند فرما، ہمارے دلوں کو نور کی ہتھکڑیوں سے جکڑ دے، ہمارے دلوں کو فکرمندی کی اطناب کے ساتھ معلق کردے، ہمیں قید سے رہائی عطا فرما تا کہ ہم گھومنے والوں کے ساتھ تیری خدمت میں گھوم سکیں یا اللہ ہمیں ان لوگوں میں سے کردے جو خالص تیرے ہوجانے کی لذتوں سے بہرہ مند ہوتے ہیں اور واضح معرفت کے ساتھ دھوکے کے سامان کی مخالفت کرتے

ہیں، یااللہ! ہمیں ان لوگوں میں سے کردے جو تیری خدمت کو زمین کی چاروں اطراف میں تلاش کرتے پھر رہے ہیں، یااللہ ہمیں ان لوگوں میں سے کردے جنھوں نے نعمتوں کی گزرگاہوں میں جہالت کے برتنوں کو حیات کے صاف وشفاف پانی سے دھوڈالا، یااللہ ہمیں ان لوگوں میں سے بنادے جوفہم کی بہار کی تروتازگی کو چرتے ہیں حتی کہ ان کی فکر آسمان سے بھی بلندتر ہوگئی حتی کہ اعلیٰ مراتب پانے والوں کو بھی دلی راحتوں سے پار کردیا اور عیب کی آنکھوں کے مستنبطات سے رہبانیت کے پیرابیہ ہیں، حتی کہ دلوں کی آنکھوں نے آسمانی جواہر میں جاپناہ پکڑی، ان کے سینوں کو غفلتوں کی تنگیوں سے سکون و چھٹکارہ ملا، ان کے سکون قلبی نے ذکرہ وصلوٰۃ کے ثمرات اگانا شروع کردیئے۔

۱۴۲۳۷-عثمان بن محمد عثمانی، علی ابوالحسن احمد بن محمد بن عیسیٰ رازی، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: عقول سے دلوں کے ثمرات چنے جاتے ہیں، حسن صوت سے ابصار کی لگاموں کو مائل کیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کی توفیق سے مراتب پائے جاتے ہیں، صالحین کی صحبت سے زندگی پاکیزہ ہوتی ہے اور بھلائی صالح ہم نشین کے بدوش ہوتی ہے۔

۱۴۲۳۸-عثمان بن محمد، احمد بن محمد، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے دین میں زیادتی حرام کی ہے اور الھام فی القلب بھی حرام کیا ہے اور خلق میں فراست کو تین آدمیوں پر حرام کیا ہے۔ (۱) اس پر جو اپنی دنیا میں بخل کرے، (۲) جو اپنے دین پر سخاوت کرے، (۳) اور جو اللہ کے ساتھ بدخلقی کرے، ایک آدمی نے ذوالنون رحمہ اللہ سے کہا: ہم دنیا پر بخل کرنے والے اور اپنے دین پر سخاوت کرنے والے کو تو پہچانتے ہیں لیکن اللہ کے ساتھ بدخلقی کرنے والے کی تفسیر کردیجئے، فرمایا: وہ یوں کہ اللہ تعالیٰ کوئی فیصلہ کردے اس پر تقدیر کو چلادے، اپنے علم کو نافذ کردے اور اپنی مخلوق کے لئے ایک نوعیت کا معاملہ پسند کرے لیکن اللہ تعالیٰ کا شکوہ مخلوق سے کرتا رہتا ہے، پس تمہارا کیا خیال ہے۔

۱۴۲۳۹-عثمان بن محمد، احمد بن محمد، یوسف بن حسین کہتے ہیں: میں نے حضرت ذوالنون رحمہ اللہ سے عرض کیا: میری ایسے راستے پر راہنمائی کیجئے جو مجھے اللہ کے ذکر کی طرف لے جائے، فرمایا: جو خلوت سے مانوس ہوجاتا ہے اسے فراغت پر قدرت حاصل ہوجاتی ہے جو آدمی ملاحظہ نفس سے غائب ہو وہ مقاعد اخلاص پر متمکن ہوجاتا ہے، جو آدمی خواہش نفس سے حصہ لیتا ہوا سے کچھ پرواہ نہیں ہوتی کہ اس کے ہاتھ سے کیا فوت ہوا، پھر فرمایا: نمائش کرنے والا وہ کچھ ظاہر کرتا ہے جو اس میں نہ ہو، صادق کو کچھ پروانہیں ہوتی کہ وہ کس پہلو پر پڑے گا، ایک مرتبہ فرمایا! عارف کا ظاہر ملوث ہوتا ہے اور اسکا باطن صاف وشفاف ہوتا ہے اور زاہد کا ظاہر صاف وشفاف ہوتا ہے اور اسکا باطن ملوث ہوتا ہے۔

۱۴۲۴۰-ایک مرتبہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: مؤمن جب اللہ پر ایمان لاتا ہے اور اسکا ایمان اگر مستحکم ہوجائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، جب اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو اس میں اللہ تعالیٰ کی ھیبت پیدا ہوتی ہے اور پھر اسکی اطاعت دائمی ہوجاتی ہے، جب اللہ تعالیٰ کی طاعت کرتا ہے تو امید پیدا ہوجاتی ہے اور درجہ امید سے درجہ اشتیاق ملتا ہے اور پھر شوق اسے انس باللہ کی طرف لے جاتا ہے جب مؤمن میں انس باللہ آجاتا ہے تو اللہ کی طرف اطمینان حاصل کرتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی طرف اطمینان حاصل کرتا ہے تو اس کی رات نعمت بن جاتی ہے اور اسکا دن بھی نعمت بن جاتا ہے اور اسکا ظاہر و باطن نعمتوں میں ہوتا ہے۔

۱۴۲۴۱-عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر دینوری، محمد بن احمد شمشاد سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ عبادتگوار بندے ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے دارالسلام میں ٹھہرارکھا ہے انہوں نے اپنے پیٹوں کو حرام کے کھانوں سے سکیڑ رکھا ہے (یعنی حرام نہیں کھاتا) گناہوں کے مناظر سے وہ آنکھیں بند کرلیتے ہیں، فضول گوئی سے پرہیز کرتے ہیں، بچھونے لپیٹ کر آدھی رات کو عبادت کیلئے کھڑے ہوجاتے ہیں، حسین وجمیل حوریں اللہ تعالیٰ سے طلب کرتے ہیں، ہمیشہ دن کو روزہ میں رہتے ہیں اور ان کی راتیں اللہ

تعالیٰ کے حضور کھڑے کھڑے کٹتی ہیں۔ وہ انہی اعمال پر برقرار رہتے ہیں حتیٰ کہ ان کے پاس ملک الموت حاضر ہو جاتا ہے۔

۱۴۲۴۲-ابونعیم اصفہانی، محمد بن محمد بن عبیداللہ، احمد بن عیسیٰ وشاء، سعید بن حکم سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں اپنی سیاحت کے ایک سفر میں تھا کہ اچانک میں نے دل ہلا دینے والی غمگین آواز سنی لیکن مجھے کوئی شخص دکھائی نہیں دیتا تھا، تاہم کوئی کہہ رہا تھا: پاک ﷻ ہے وہ زمانوں کو فناء کرنے والا، پاک ہے دنیا کو کھنڈر میں تبدیل کرنے والا، پاک ہے دلوں کو مارنے والا، پاک ہے قبروں میں مدفونین کو دوبارہ زندہ کرنے والا، میں آواز کی سمت چلا، چنانچہ میں ایک سوراخ کے قریب پہنچا اور آواز اسی سوراخ سے باہر نکل رہی تھی اور کہنے والا کہہ رہا تھا، پاک ہے وہ ذات جس نے مخلوق کو اپنے پوشیدہ راز میں سمو رکھا ہے، پاک ہے وہ ذات جو تمہارے اوپر کتنی زیادہ مہربان ہے، یا اللہ تو پاک ہے تو نے نافرمان اور تیرے حکم کی نافرمانی کرنے والے پر کس قدر بربادی کی پھر وہ کہنے لگا: اے میرے مالک میں تیرے حلم سے گویا ہوتا ہوں، تیرے فضل سے کلام کرتا ہوں، اے دنیا سے چلے جانے والوں کے معبود، اے میرے بعد آنے والوں کے معبود مجھے نیکوکاروں اور صالحین کے ساتھ ملا دے اور ان جیسے اعمال کی مجھے توفیق عطا فرما: پھر کہا: کہاں ہیں زاہدین اور عبادتگزار، کہاں ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنی سواریوں کے رخ منازل معرفت کی طرف موڑ دیئے ہیں، ان پر ایسا زمانہ آیا کہ وہ آزمائشوں میں مبتلا رہے حتیٰ کہ آزمائشوں نے انھیں چکنا چور کر دیا، میں بھی انہیں آزمائشوں کی انتظار میں ہوں جو ان پر نازل ہوئیں پھر وہ اپنی مخصوص کیفیت میں میری طرف متوجہ ہوا میں نے کہا اس آدمی کا کلام لوگوں کے کلام سے جدا ہے پھر میں اسے وہیں روتا چھوڑ کر واپس چل دیا۔

۱۴۲۴۳-احمد بن محمد بن مصقلہ، ابوعثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: مریدین میں سب سے زیادہ نفاق میں بڑھا ہوا وہ آدمی ہے جو بغیر حجت کے ایک نظر دیکھے یا ایک بات منہ سے نکالے، جس حجت کو وہ اپنے درمیان اور رب تعالیٰ کے درمیان ظاہر کر دے، پھر ذوالنون رحمہ اللہ سے حجت کے بارے میں دریافت کیا گیا فرمایا: فعل سے قبل وقت میں غافل ہو۔

۱۴۲۴۴- مذکورۂ بالا سند سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ عارف پر کون سا حال زیادہ غالب رہتا ہے فرحت وسرور یا غم وحزن؟ انہوں نے فرمایا: ہم جس اچھے امر کی امید رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں اس تک پہنچنے کی توفیق عطا فرمائے واللہ اعلم! اس بارے میں مجھے اتنا علم ہے کہ ایسا نہیں کہ ایک حال کو چھوڑ کر کسی دوسرے حال کی طرف اشارہ کیا جائے یا ایک سبب کو چھوڑ کر دوسرے سبب کی طرف اشارہ کیا جائے، میں تمہارے لئے ایک مثال بیان کرتا ہوں: جان لو کہ اس دار دنیا میں عارف کی مثال اس آدمی جیسی ہے جسکے سر پر کرامت کا تاج سجا دیا گیا ہو اور اسے ایک کمرے میں تخت پر بٹھا دیا جائے پھر اس کے سر کے عین اوپر ایک تلوار لٹکا دی ہو پس وہ بادشاہ ہر گھڑی اپنے آپ کو ہلاکت وموت کے منہ میں پائے گا سوائے علیٰ التمام فرحت وسرور کہاں مل سکتا ہے؟ پس اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے۔

۱۴۲۴۵-اپنے والد سے، احمد، سعید کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے اس آفت کے متعلق پوچھا گیا جو کسی مرید کو اللہ تعالیٰ سے دھوکہ دیدے، فرمایا: کہ اسے الطاف وکرامات اور آیات (نشانیاں) دکھائے۔ کسی نے کہا: اے ابوفیض فرید کے اس درجہ تک پہنچنے سے قبل کس چیز میں دھوکہ کھائے گا؟ فرمایا: ایڑیوں کو روندنے سے (یعنی لوگوں کے پیچھے چلنے سے) تعظیم الناس، مجالس میں توسع اور کثرت اتباع سے پس ہم اس مکر وفریب سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔

۱۴۲۴۶-سند مذکورۂ بالا سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: مرید کی سنگدلی کی بنیاد کیا چیز ہے؟ فرمایا مرید کا علوم کے بارے میں بحث کرنا تاکہ نفس کو راضی رکھ سکے اور ان علوم کو استعمال میں نہ لائے اور نہ ہی ان کے حقائق تک رسائی حاصل کرے، فرمایا: اگر مخلوق اہل معرفت کی ذلت کو پہچان لیتی تو اپنے سروں اور چہروں پر مٹی ڈالتی، میں نے یہ بات ظاہر مقدسی سے ذکر کی،

کہنے لگے: اللہ تعالیٰ ابوالفیض پر رحمت کی بارش برسائے انہوں نے حق بات کہی لیکن میں کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ نور معرفت کو زاہدین عابدین اور مختلف احوال کے ذریعے حجاب کرنے والوں کے لئے ظاہر کردے لامحالہ وہ حل کر خاکستر ہو جائیں وہ اضمحلال کا شکار ہو جائیں، حتیٰ کہ لاشی ہو کر رہ جائیں وہ آدمی کہتا ہے میں نے دونوں بزرگوں کی بات احمد بن ابوحواری کے سامنے رکھی وہ کہنے لگے: رہی بات ابوفیض رحمہ اللہ کی اللہ انھیں عافیت میں رکھے یہ بات انہوں نے اپنی ذات کے لئے کی ہے اور طاہر مقدسی نے اپنے رب کے ذکر میں کی ہے اور دونوں نے درست بات کہی ہے۔

۱۴۲۴۷- اپنے والد سے، احمد، سعید سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: تین چیزیں خوف کی علامتیں ہیں (۱) وعید کو ملاحظہ کر کے شبہات سے پرہیز کرنا، (۳) تعظیم کے لئے بطور مراقبہ کے زبان کو محفوظ رکھنا، (۳) حلیم کے غصہ سے ڈرتے ہوئے باطن کا علاج کرنا تین چیزیں اعمال اخلاص میں سے ہیں عام لوگوں کی مدح وذم کا برابر ہونا، (۲) اعمال میں ان کے دیکھنے کو اللہ تعالیٰ کی طرف نظر کرتے ہوئے بھول جانا، (۳) اور آخرت میں عمل کے حسن ثواب کا تقاضا ہونا، تین چیزیں کمال کے اعمال میں سے ہیں۔ (۱) شہروں میں گھومنے پھرنے کو ترک کرنا، (۲) امتحان کے وقت اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر غبطہ کم کرنا، (۳) ظاہر وباطن میں نفس کو صاف وشفاف رکھنا۔

تین چیزیں اعمال یقین میں سے ہیں۔

(۱) معاشرت میں لوگوں کی کم مخالفت کرنا، (۲) عطیہ ملنے کی صورت میں لوگوں کی مدح ترک کرنا، (۳) اور فتنہ میں لوگوں کے خوف سے پرہیز کرنا۔

تین چیزیں توکل کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) تعلقات کم پیدا کرنا، (۲) چاپلوسی ترک کرنا، (۳) مخلوق میں صدق وسچائی کو استعمال کرنا۔

تین چیزیں صبر کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) شدت وسختی میں اختلاط سے دور رہنا، (۲) آزمائش کے خم چڑھا کر سکون محسوس کرنا، (۳) فقر وتنگدستی میں مالداری کو وسیع تر معیشت کے روپ میں ظاہر کرنا۔

تین چیزیں حکمت کے علاقوں میں سے ہیں۔

(۱) لوگوں کے نفس کو ان کے باطن کی جگہ پر اتارنا، (۲) ان کی عقلوں کی بقدر انھیں وعظ ونصیحت کرنا نفس حاضر کے ساتھ

تین چیزیں زہد کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) کوتاہ امیدی، (۲) حب فقر، (۳) اور استغناء مع الصبر۔

تین چیزیں عبادت کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) بیداری کے لئے رات کو محبوب سمجھنا تاکہ تہجد وخلوت سے بہرہ مند ہو سکے، (۲) لوگوں کے دیکھنے اور غفلت کی وجہ سے صبح کو ناپسند کرنا، (۳) فتنے کے خوف کی وجہ سے اعمال صالحہ کی طرف رغبت کرنا۔

تین چیزیں تواضع کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) نفس کو حقیر کرنا معرفت بالعیب کے لئے، (۲) معرفتِ توحید کے لئے لوگوں کی تعظیم کرنا، (۳) ہر ایک سے حق ونصیحت کو قبول کرنا۔

تین چیزیں سخاوت کے اعمال میں سے ہیں۔

(۱) کسی چیز کی حاجت ہوتے ہوئے بھی لوگوں پر خرچ کرنا ، (۲) استقلال عطیہ کے لئے بدلے کا خوف رکھنا (۳) لوگوں پر سرور کو داخل کرنے کے لئے نفس پر خوفزدہ رہنا۔

تین چیزیں حسن خلق کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) اہل معاشرت کی کم مخالفت کرنا، (۲) جو چیز ان کے اخلاق کا باعث بنے اس کی تحسین کرنا، (۳) اور نفس لائمہ کو لازم کرنا لوگوں کے عیوب سے ناواقفیت ظاہر کرنے کے لئے۔

تین چیزیں لوگوں پر رحمت کرنے کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) پریشان حال لوگوں کا حوصلہ بڑھانا، (۲) یتیم و مسکین کے لئے دل کا رونا، (۳) مسلمانوں کی مصیبتوں پر خوشی کا اظہار نہ کرنا۔

تین چیزیں استغناء اعظم کی علامتوں مین سے ہیں:

(۱) وہ فقراء جنھیں دنیا میں ذلیل و رسوا سمجھا جاتا ہوا نکے لئے تواضع کرنا، (۲) اغنیاء متکبرین کے سامنے اپنی خودی کو بحال رکھنا، (۳) اور متکبر دنیاداروں کے ساتھ میل جول ترک کرنا

تین چیزیں حیاء کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) وحشت کے فقدان پر انس کا پالینا، (۲) فکر کو دائمی رکھنے کے لئے خلوت کی تلاش میں رہنا، (۳) اور خلوص مراقبہ کے ساتھ ہیبت کا شعور۔

تین چیزیں معرفت کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ کی طرف ہر وقت متوجہ رہنا، (۲) غیر اللہ سے کٹ کر صرف اللہ کا ہو جانا، (۳) اور اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے پر فخر محسوس کرنا۔

تین چیزیں تسلیم کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) تقدیر پر راضی رہنا، (۲) آزمائش کے وقت صبر کرنا اور (۳) فراخی کے وقت اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا۔

۱۴۲۴۸-عثمان بن محمد، ابوبکر بن احمد بغدادی، عبداللہ بن سہل کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے پوچھا میں اپنے رب کی معرفت کب حاصل کرسکتا ہوں؟ فرمایا: جب رب تعالیٰ تیرا ہم نشیں ہو جائے اور تم اپنے لئے اس کے سوا کسی کو انیس (مانوس کرنے والا) نہ سمجھتے ہو، میں نے کہا: میں اپنے رب سے محبت کب کرسکتا ہوں؟ فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والا عمل تیرے نزدیک ایلوے سے بھی زیادہ کڑوا اور ناپسند ہو جائے، میں نے کہا: میں اپنے رب کا مشتاق کب ہوسکتا ہوں؟ فرمایا جب تم آخرت کو اپنا قرار بنالو اور تم دنیا کو اپنا مسکن و دار نہ بناؤ۔

۱۴۲۴۹-سند مذکورہ بالا سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: تورات میں لکھا ہے کہ جو آدمی اپنے جیسے انسان پر بھروسہ کرے وہ ملعون ہے۔

۱۴۲۵۰-محمد بن ابراہیم، محمد بن ریان سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے پاس کچھ اصحاب حدیث آئے تا کہ ان سے خطرات و وسواس کے بارے میں سوال کریں، ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اس بارے میں کچھ بات کروں؟ پر یہ آدمی محدث ہے، مجھ سے نماز و حدیث کے بارے میں سوال کرو۔ اسی دوران ذوالنون مصری رحمہ اللہ مجھے سرخ رنگ کے موزے پہنے ہوئے دیکھا فرمایا: اے بیٹے یہ موزے اتاردو یہ تو تیری خواہش نفس ہے نبی ﷺ نے سیاہ رنگ سادہ قسم کے موزے پہنے ہیں۔

۱۴۲۵۱-محمد بن ابراہیم ،علی بن حاتم عثمانی ، ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے مصر کی ایک جگہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: تم عنقریب اس شہر کو آباد دیکھو گے اس سے گھوڑے اور عجمی لوگ نکلیں گے پھر عنقریب تم اسے ویران بھی دیکھو گے ،علی بن حاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں ہم نے اس شہر کو آباد بھی دیکھا اور پھر ویران ہوتے ہوئے بھی دیکھا، میں نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قرآن کلام اللہ ہے۔

۱۴۲۵۲-عبداللہ بن محمد ،عباس بن حمدان ، کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کے شاگرد ابوالحسن رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے جنازے میں حاضر ہوا میں نے دیکھا کہ ان کے جنازے پر چیگادڑوں جیسے پرندے آ بیٹھتے اور پھر اڑ جاتے۔

۱۴۲۵۳-محمد بن علی ،محمد بن زیاد کہتے ہیں جب ذوالنون مصری رحمہ اللہ دنیا سے رخصت ہوئے تو میں نے ان کے جنازے میں سبز رنگ کے پرندے واقع ہوتے ہوئے دیکھے مجھے معلوم نہیں وہ کیسے پرندے تھے، بہر حال ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے ہمارے پاس مصر میں وفات پائی انہوں نے حکم دیا تھا کہ ان کی قبر زمین کے ساتھ ہموار کر کے بنائی جائے۔

۱۴۲۵۴-ابوجعفر احمد بن علی بن عبداللہ بن حمدان ،عبداللہ بن محمد سلمانی ، ابو یعقوب سیف ابو احمد بغدادی سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے ۲۴۵ھ میں فرمایا: میں نے جنگل میں ننگے پاؤں چلتے ہوئے ایک آدمی کو دیکھا اور وہ کہہ رہا تھا: محبّ کا دل مجروح ہوتا ہے اسے راحت میسر نہیں ہوتی ، زخم پر سے دوائی ہٹ گئی ہے، بیماری نے دوائی کو بے اثر کر دیا ہے، دوائی اور بیماری کے درمیان دل بیقرار ہو گیا ہے، میں نے اسے سلام کیا، اس نے مجھے کہا: اے ذوالنون وعلیکم السلام۔ میں نے کہا: کیا تم مجھے اس سے پہلے جانتے ہو؟ اس نے نفی میں جواب دیا، میں نے کہا پھر تمہیں یہ فراست کہاں سے ملی؟ کہا: یہ فراست میرے اختیار میں نہیں بلکہ مجھے اس کے مالک باری تعالیٰ کی عطا کردہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی نے میرے دل کو فراست سے منور کیا ہے حتیٰ کہ اس فراست سے میں نے تمہیں پہچان لیا حالانکہ میں تمہیں سابق میں نہیں جانتا تھا، اے ذوالنون، میرا دل علیل ہے میرا جسم مشغول ہے میں بیس سالوں سے بیابانوں میں گھوم پھر رہا ہوں، نہ میرا کوئی گھر ہے اور نہ ہی مجھے کسی چھت نے دھوپ سے ڈھانپا ہے جو مجھے گرمی سردی اور ہواؤں سے حفاظت دے، لہٰذا! میری ان کیفیات کو بیان کرو اگر ان کا کچھ اعتبار ہو۔

پھر وہ بیٹھ گیا اور میں بھی بیٹھ گیا، میں نے کہا، دل جب علیل ہو جاتا ہے تو غم و بیماریاں اس میں گھومنے لگتی ہیں، دل کے لئے گھومنے کے ساتھ کوئی دوائی نہیں ہوتی، جو آدمی حزن میں آتا ہے شکایت کے لئے اسکی بیماری طول پکڑ جاتی ہے۔ اس نے ایک چیخ ماری پھر کہا: مجھے شکوہ سے کیا تعلق ہے؟ اگر آزمائش لمبی ہو جائے حتیٰ کہ میں بوسیدہ ہڈی ہو جاؤں میرا کوئی عضو شکوہ سے حرکت نہیں کرے گا۔

ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: فکر اہل رضا کے دلوں میں جب سرایت کرتی ہے تو ان میں جذبہ محبت آ جاتا ہے۔ ضمیر فکر سے بھر جاتا ہے، ضمیر اور جذبہ محبت دونوں الگ الگ رہتے ہیں پھر دونوں میں میلان آتا ہے اور پھر الفت سے رضاء کے طریقے کو پہچان لیتے ہیں، اللہ تعالیٰ تب انھیں عطا کرتا ہے اور رجا کے تحفوں سے نوازتا ہے۔ یوں محبت ان کے دلوں میں سرایت موجزن ہو جاتی ہے، نہ صرف اس محبت سے نفس کو لذت ملتی ہے بلکہ اس میں لذات کا ایک لگاتار سلسلہ امنڈ آتا ہے، ان تحفوں کی وجہ سے اس میں جذبہ پیدا ہوتا ہے، پس کونسی اڑان زیادہ بارونق ہو سکتی ہے، دلوں کے اپنے مالک کے پاس جانے سے؟ پھر یہ قلوب حق تعالیٰ کی طرف بغیر ان کے ہوا کے دوش اڑتے چلے جاتے ہیں، ملکوت میں ہواؤں سے بھی تیز پرواز کرتے چلے جاتے ہیں، اور جو ان کا ارادہ کرتا ہے وہ اسے اللہ کی طرف دعوت دیتا ہے جب پرندہ پرواز کرتا ہے دروازہ بند ہو جانے سے پہلے داخل ہو جاتا ہے، وہ آدمی بولا! اے ذوالنون! تم کا پھوڑا ترقی کر رہا ہے میں قتل ہو گیا اور مجھے شدید رنج پہنچا ہے، اے آدمی! جیسی صحبت میں نے آپ کی اختیار کی ہے ایسی صحبت آج

تک میں نے کسی کی اختیار نہیں کی ہے، میں نے کہا: پھر ہمارے ساتھ ساتھ کھڑے ہو جاؤ چنانچہ ہم دونوں بغیر توشے کے اٹھ کر چلنے لگے جب ہم وسیع جنگل میں داخل ہوئے ہمیں تین دن تک شدید بھوک نے ستایا، مجھے کہنے لگا: مجھے تو بھوک لگ گئی ہے، میں نے کہا: جی ہاں، کہا: اس پر قسم کھاؤ تا کہ تمہیں کھانا کھلا دے؟ میں نے کہا: قسم اس ذات کی جس نے بیج کو توڑا اور حیوان کو پیدا کیا تم اس سے کچھ نہیں مانگو گے اگر چاہے تو تمہیں کھلائے چاہے تو ترک کرے پھر وہ مسکرا دیا اور بولا: اب چلو چنانچہ ہمارے اوپر پاکیزہ کھانوں کا فیضان ہوا اور شربات کی فراوانی ہوئی حتی کہ ہم مکہ میں صحیح سلامت داخل ہو گئے، پھر وہ مجھ سے جدا ہو گیا اور میں اس سے جدا ہو گیا، یوسف رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ذوالنون مصری رحمہ اللہ کو دیکھا ہے کہ جب بھی وہ اس آدمی کا ذکر کرتے تو رو جاتے اور اس کی صحبت پر افسوس کرتے۔

۱۴۲۵۵- محمد بن محمد بن عبداللہ، نصر بن شافع مقدسی زاہد، موسیٰ بن علی الحمیمی سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: یمن کے ایک آدمی کے بارے میں مجھے بتایا گیا کہ وہ نفس کی مخالفت کرنے والوں پر سبقت لے گیا ہے اور جہاد فی النفس میں اعلیٰ مرتبہ رکھتا ہے، میرے سامنے اسکی عقل وحکمت بیان کی گئی اور یہ بھی کہا گیا کہ وہ تواضع ورحمت میں بلند مقام رکھتا ہے، میں حج کرنے چلا گیا جب میں نے حج کے ارکان ادا کر لئے میں اس کے پاس گیا تا کہ اسکا کلام سنوں اور اس کے مواعظ سے مستفید ہوں چنانچہ میں اور دیگر لوگ اس سے ایک ہی جیسے سوالات کرتے، ہمارے ساتھ ایک نوجوان بھی تھا اور اس پر صالحین کی علامتیں نمایاں دکھائی دیتی تھیں اہل خوف کا نظارہ اس میں عیاں تھا، اس کے چہرے کی رنگت زرد تھی لیکن کسی بیماری کی وجہ سے نہیں یہ تکلفاً آنکھیں چندھیا کر رکھتا تھا۔ دبلے پتلے جسم کا مالک تھا لیکن اسکا دبلا پن کسی بیماری کی وجہ سے نہیں تھا، خلوت کو محبوب رکھتا تھا اور تنہائی سے مانوس تھا، تم اسے دیکھو کر سمجھتے کہ بس ابھی اس پر کوئی مصیبت نازل ہوئی ہے، یا اسے کوئی حادثہ پیش آیا ہے، نکل کر ہمارے پاس آیا اور نوجوان نے اس آدمی کو سلام کیا اور اس سے مصافحہ بھی کیا، شیخ نے نوجوان کو مرحبا کہا پھر ہم سب نے اس شیخ کو سلام کیا پھر نوجوان نے کلام شروع کیا اور کہا: بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے آپ کے دلوں کو بیماریوں کا طبیب منتخب کیا ہے، گناہوں کی تکالیف کے لئے معالج مقرر کیا ہے، مجھ میں ایک زخم لگ چکا ہے اسکی بیماری مکمل ہو چکی، اگر آپ مجھ پر مہربانی فرمائیں اور میرا علاج کریں، شیخ بولا: اے نوجوان پوچھو جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو، نوجوان بولا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے: اللہ تعالیٰ سے خوفزدہ ہونے کی کیا علامت ہے؟ شیخ بولا: کہ آدمی اپنے دل سے اللہ کے خوف کے علاوہ ہر خوف کو نکال دے نوجوان نے پوچھا: اللہ آپ پر رحم فرمائے: بندے کے لئے اللہ تعالیٰ کا خوف کب نمایاں ہو جاتا ہے؟ کہا: جب آدمی اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے نفس کو بیمار کے مرتبہ پر اتار دے پھر وہ بیماریوں کے خوف کے مارے ہر طرح کے کھانے سے احتیاط برتے اور دوائی کی کلی پر صبر کرے تا کہ کہیں بیماری طویل نہ ہو جائے، پھر نوجوان نے ایک چیخ ماری اور کہا آپ نے عافیت دی میں عافیت تک پہنچ گیا آپ نے علاج کیا میں نے شفا پائی، پھر وہ کچھ مبہوت سا ہو کر رہ گیا وہ کچھ جواب دینے کی صلاحیت نہیں رکھتا تھا حتی کہ مجھے گمان ہوا کہ اسکی روح پرواز کر گئی ہے، نوجوان پھر بولا! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرنے والے کی کیا علامت ہے؟ کہا: اے میرے دوست! محبت کا درجہ تو بہت بلند ہے، نوجوان بولا! میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے بیان کریں، شیخ کہنے لگا: اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والوں کے دل میں ایک چیر پڑتا ہے پھر وہ اپنے دلوں کے نور سے اللہ تعالیٰ کے جلال کی طرف دیکھتا ہے، پھر ان کے بدن دنیوی ہوتے ہیں اور ان کی روحیں اخروی اور ان کی عقلیں سماوی ہوتی ہیں وہ روحیں فرشتوں کی صفوں میں چلتی پھرتی ہیں اور وہ امور کے مالک کا یقین سے مشاہدہ کرتی ہیں، پھر وہ اپنے رب تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں چونکہ وہ اپنے رب سے بے پناہ محبت رکھتے ہیں نہ انھیں جنت کی طمع ہوتی ہے اور نہ ہی جہنم کا خوف، پھر وہ نوجوان رونے لگا اور رونے سے اسکی سسکیاں بندھ گئیں پھر اس نے ایک زوردار چیخ ماری شیخ اٹھا اور نوجوان پر گر پڑا اور اسکا بوسہ لیا پھر بولا: یہ خائفین کا پچھاڑہ ہے یہ مجتہدین کا درجہ ہے اور یہ متقین کا امان ہے۔

۱۴۲۵۶- احمد بن معلّی صفدی وراق، احمد بن محمد بن عیسیٰ رازی، یوسف بن حسین ومحمد بن احمد کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت

ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: چکی کا پاٹ تین چیزوں پر گھومتا ہے، (۱) اللہ تعالیٰ کے وعدے کے اعتماد پر، (۲) رضا پر، (۳) اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا دروازہ کھنکھٹانے پر۔

۱۴۲۵۷-احمد، احمد، یوسف وحمہ سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا خوشخبری ہے اس آدمی کے لئے جس سے اسکا رب عزوجل انصاف کرے، کسی نے پوچھا: رب تعالیٰ کیسے انصاف کرتا ہے؟ فرمایا: امور طاعت میں بندے کے لئے آفات کو عارض کرے اور معصیت میں جہالت کو اس پر وارد کرے، اگر بندے کے گناہوں پر اللہ تعالیٰ اس کی داروگیری کرے تو بندہ اسے عین عدل سمجھے اور اگر بندے کی مغفرت کرنے تو بندہ مغفرت کو اسکا فضل سمجھے اور اگر اللہ تعالیٰ اس کی نیکیوں کو قبول نہ کرتا ہو تو اسے ظالم نہ سمجھے چونکہ نیکیاں آفات کی وجہ سے قبول نہیں ہورہیں اور اگر اپنی نیکیوں کو قبول ہوتی دیکھے تو اسے محض رب تعالیٰ کا احسان سمجھے چونکہ یہ امر اس کی کرامتوں میں سے ہے۔

۱۴۲۵۸-ابونعیم اصفہانی اپنے والد سے، ابوالحسن ملطی، ابوعبداللہ جلاء کہتے ہیں ایک مرتبہ میں گھر سے نکل کر دریائے نیل کے کنارے پر گیا وہاں میں نے ایک عورت روتی ہوئی دیکھی اور زور زور سے چیخیں ماررہی تھی، اتنے میں ذوالنون مصری رحمہ اللہ اس کے پاس آنکلے اور اس سے کہنے لگے: تم کیوں رورہی ہو؟ بولی، میرا بچہ جو کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک تھا میرے سینے پر بٹھا کھیل رہا تھا اچانک ایک مگرمچھ نکلا اور بچہ مجھ سے چھین کرلے گیا، ابوعبداللہ کہتے ہیں کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نماز کی طرف متوجہ ہوگئے دورکعت صلوٰۃ حاجت پڑھی پھر دعا کی، کیا دیکھتے ہیں کہ مگرمچھ دریا سے نکل کر باہر آرہا ہے اور اس کے پاس ایک بچہ بھی ہے دیکھتے ہی دیکھتے مگرمچھ ماں کے سامنے بچہ پھینک کر واپس دریا میں چلا گیا ماں نے بچہ اٹھا کر سینے سے لگالیا، میں اس سارے واقعہ کو کھلی آنکھوں دیکھتا رہا۔

۱۴۲۵۹-عبداللہ، ابوالحسن بن ابان، ابوعثمان سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک حکیم کا قول ہے: جو بندہ خالص اللہ کے لئے محبت کرتا ہے وہ چاہتا ہے کہ وہ ایسی محبت میں رہے جسے کوئی بھی پہچان نہ سکے۔

۱۴۲۶۰-محمد بن ابراہیم، عبدالحکیم بن احمد بن سلام سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم نبطی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں جب وہ عربوں میں داخل ہونے لگے:

۱۴۲۶۱-محمد بن ابراہیم، عبدالحکم بن احمد بن سلام سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نے جنگل میں ایک سوراخ دیکھا اسمیں ایک رقعہ تھا جس پر لکھا تھا، آزاد کردہ غلاموں قریب البلوغ نوجوانوں، عبادت گزار بننے والوں اور عربوں میں داخل ہونے والے نبطیوں سے بچو عبدالحکم کہتے ہیں کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نحیف جسم والے تھے چہرے کی رنگت سرخ تھی اوران کی ڈاڑھی میں سفیدی نہیں تھی۔

۱۴۲۶۲-ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن حمدان نیشاپوری، عبدالقدوس بن عبدالرحمٰن شامی سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اے میرے معبود! یقیناً جب اہل معرفت نے عافیت دیکھی اور منہائے عاقبت کو گوشہ چشم سے دیکھا اور تیری جودوسخاوت کا دلوں میں یقین کرلیا اور ان پر تونے جو ابتداء نعمتوں کی بوچھاڑ کی ان کا مشاہدہ کرلیا تو نے اس میں پائے جانے والے نفع پرانکی راہنمائی کی جبکہ تو عالیشان ہے، مضاء ومنافع سے ماوراء ہے انہوں نے تیری پیشکی طاعات پر استقلال دکھایا انہوں نے تیری عظیم تر عبادت کو بھی کمتر سمجھا، دیگر لوگوں نے جس امر کو دشوار سمجھا اس کو انھوں نے ہلکا تصور کیا، انہوں نے تیری رضا کے حصوں کے لئے جہد مسلسل کی، تیرا شکرادا کرنے میں معمولی کوتاہی کو بھی انہوں نے عظیم تر سمجھا اگرچہ تیری طاعت بجالانے میں ان سے ذرہ برابر بھی کوتاہی نہیں ہوتی تھی مگر پھر بھی وہ عظیم تر کوشش کو کمتر سمجھتے تھے، اسی لئے ان کے بدن دبلے پتلے ہیں، اسی لئے ان کے چہروں کی رنگت بھی تبدیل ہوگئی، تیرے غیر سے انھوں نے اپنے دل خالی کر لیے،، ہمہ وقت تیرے ذکر میں انکی عقلیں اور زبانیں مشغول رہیں، انکی تمامتر

سوچیں مخلوق سے کٹ کر تیری طرف مرکوز ہوگئیں، ان کے نفوس تیرے بارے میں خلو سے مانوس اور خوش ہونے لگے، بندوں کے درمیان عاجزی سے چلنے لگے، تیری طاعت کے طرف تیز قدم چل کر گئے، اے میرے معبود جس طرح تو نے انھیں اعلیٰ درجات سے شرف بخشا اور انہیں بلند شان فضائل سے نوازا تو ہمارے دلوں کو اپنی محبت کی رسی سے باندھ دے پھر ہمیں آسمانوں اور زمین کی ملکوت میں پھیر دے، اور ہمیں اپنی مراد کی طرف درجہ بدرجہ ترقی نصیب فرما، ہمیں منزل بہ منزل اپنے اصفیاء (چنیدہ بندوں) کے راستے پر چلا، ایک ایک پردہ کو اپنے پوشیدہ علم سے ہمارے لئے دور کردے، یہاں تک کہ تو مانوسیت کے باغات تک پہنچ جائے، تو اپنے شوق کے پھلوں کو چنوائے، تو اپنی معرفت کے حوضوں سے پلائے، اپنی نعمتوں کو پھلا کر پاک تر ہو جائے، تو اپنی نعمتوں کے تالابوں میں بکھوئے پھر تو ان نعمتوں کو ہماری طرف پھیر دے، نوافل کے تحفوں سے ہمیں ترقی عطا فرما، ہماری آنکھوں کو عبرتوں کے فوارے بنادے اور ہمارے سینوں کو شوق کی حرارتوں سے بھر دے ہمارے دلوں کو بھوک و پیاس سے بھردے، ہمارے نفسوں کو ایسا باندھ دے تاکہ انھیں تیرے خوف کی وجہ سے پسند ترک کردینی پڑے، جب تک تو ہمیں زندہ رکھے تو اپنی طاعت پر زندہ رکھ اور جب ہمیں موت دے تو اپنی پسندیدہ ملت میں شامل کر کے موت دے درآنحالیکہ ہم ہدایت یافتہ ہوں نہ ہم مغضوب علیہ ہوں اور نہ ہی ضالین۔

۱۴۲۶۳-ابوالحسن احمد بن محمد بن مقسم، حسن بن علی بن خلف، اسرافیل سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا:

ش: اموت و ماماتت الیک صبابتی . ولا رویت من صرف حبک اوطاری.

میں تو مرجاؤں گا لیکن تجھ سے میری محبت ختم نہیں ہوگی اور نہ ہی تیری خالص محبت سے میری حاجتیں سیراب ہوسکتی ہیں۔

۱۴۲۶۴-احمد بن محمد، حسن بن علی، اسرافیل سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ مخلوق سے علیحدگی کب درست ہے؟ فرمایا: جب تم اپنے نفس سے علیحدگی اختیار کرنے پر قدرت حاصل کرلو گے۔

۱۴۲۶۵-احمد بن محمد، احمد بن عثمان مکی صوفی، عثمان سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے ہمیں کہا: میں نے ایک مرتبہ میدان تیہ میں ایک سیاہ فام دیکھا جب بھی وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا اس کا چہرہ سفید ہو جاتا، میں نے اس سے کہا: اے آدمی! تمہارے اوپر ایک ایسا حال ظاہر ہوتا ہے جو تجھے متغیر کردیتا ہے کہنے لگا: میرے پاس سے ہٹ جاؤ اے ذوالنون! جو حالات میرے اوپر وارد ہوتے ہیں وہ اگر تمہارے اوپر وارد ہوں تو تم بھی میری طرح گھومنے پھرنے لگ جاؤ پھر اس نے یہ اشعار پڑھے۔

ذکـرنـا ومـا کـنـا نـسـینـا فـنـذکـر . ولکن نسیم القرب یبدو فیبهر .

فـاحـبـابـه طـورا واغـدی بـه لـه. اذا الـحـق عـنـه مـخبـر ومـغبـر

ہم یاد رکھتے ہیں اور جب بھول جاتے ہیں تو پھر یاد کر لیتے ہیں لیکن قرب کی باد نسیم ظاہر ودوبالا ہو جاتی ہے پس اس کے احباب صبح وشام اس کی سوچ میں ہوتے ہیں جبکہ حق نے اسکے بارے میں خبر دی ہے۔

۱۴۲۶۵-احمد بن محمد، حسن بن علی، اسرافیل سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بیت المقدس میں میں نے ایک آدمی دیکھا جسے شدت غم نے بے چین کردیا تھا، میں نے اس سے پوچھا: کس چیز نے تجھے اس جوش میں مبتلا کردیا؟ وہ بولا: زہادین اور عباد تنگر اوصاف اخلاص کو لیکر چلے گئے، بس تلچھٹ سی باقی رہ گئی ہے، پس کیا راہنمائی کرنے والی کوئی دلیل یا کوئی جگانے والا حکیم باقی ہے؟ ایک مرتبہ حضرت ذوالنون کے پاس سے کچھ لوگ چوپایوں پر سوار گزرے فرمانے لگے: پاخانہ پاخانے پر سوار ہے۔

۱۴۲۶۶-محمد بن ابراہیم بن یزید احمد بن محمد بن عمر، سعید بن عثمان حیاط سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے ایک آدمی نے پوچھا: اے ابوفیض جو آدمی تواضع کا ارادہ رکھتا ہو تو اس کی طرف کیسے راستہ ہوسکتا ہے؟ فرمایا! سمجھو! جو آدمی اللہ تعالیٰ کی سلطنت کا یقین رکھتا ہو وہ اپنے نفس کی سطوت کو ختم کرتا ہے چونکہ نفوس سب کے سب کمتر وحقیر ہیں اور جو آدمی تواضع کا ارادہ رکھتا ہو وہ اللہ تعالیٰ

کے سوا اپنے نفس کی طرح نظر نہ کرتا ہو، چنانچہ نبی ﷺ کے فرمان "من تواضع لله رفعه الله" "جو تواضع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلندیاں عطا فرماتے ہیں" کا مطلب یہ ہے کہ جس نے مسکین اور فقر الی اللہ کو عاجزی سے اختیار کیا اللہ تعالیٰ اسے انقطاع (اسی کا ہو جانا) کی عزت سے نوازتے ہیں۔

۱۴۲۶۷- احمد بن محمد بن مقسم، ابوعباس بن یوسف شکلی، سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ یہ اشعار پڑھے۔

منع القرن بوعده ووعيده. مقل العيون بليلها ان تهجع۔

فهمو عن الملك الكريم كلامه. فهما تذل له الرقاب وتخضع۔

اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اپنے وعدہ وعید کے ذریعہ باز رکھا اور رات کے وقت آنکھوں کو نیند کرنے سے روک دیا، لوگوں نے کریم بادشاہ کے کلام کو اس طرح سمجھا کہ انہوں نے رب تعالیٰ کے حضور گردنیں جھکا دیں۔

۱۴۲۶۸- احمد بن محمد بن مقسم، حسن بن علی بن خلف، اسرافیل سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اے میرے رب تو وہ ذات ہے کہ ہر چیز تیری رحمت میں داخل ہوگئی ہے اور تیری تنگی نہیں پڑی، مگر اس آدمی سے جسکو شک تیرے انکار کی طرف لے گیا۔

ایک مرتبہ کسی آدمی نے ذوالنوں سے کوئی بات پوچھی انہوں نے فرمایا: بلاشبہ جس ذات نے تیرے رزق کی کفایت اٹھا رکھی ہے وہ تیرے متعلق متہم نہیں ہے، اسرافیل کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے ساتھ کشتی میں سوار تھا میں نے منہ میں کچھ تری سی پائی جسے میں نے پانی میں تھوک دیا، ذوالنون مصری رحمہ اللہ بولے: اے دشمنی رکھنے والے انسان تیرا ناس ہو! کیا اللہ کی نعمت پر تھوک رہے ہو، ایک مرتبہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے یہ اشعار سنائے۔

ترجمہ: عارفین کے دلوں کی جولان گاہ تو روضہ (باغ) سماویہ ہوتا ہے جس کے ورے رب کے حجابات ہوتے ہیں عالم سر میں اسکا قرب دلوں کی حفاظت کرتا ہے اگر مقرر مدتوں کی بات نہ ہوتی تو وہ دل محبت سے پگھل جاتے، محبت کے پیاسوں کو تیرے خالص جام سے سیراب کیا گیا اور بادنسیم نے انھیں تازگی بخشی، جو دل عرش والے کے قریب تر ہو گئے جس عرش کو اللہ تعالیٰ نے اپنے قرب سے مزین کر رکھا ہے، پس وہ ان سے راضی ہوا اور انھیں راضی کر دیا حتی کہ غایت رضاء کے محاذی ہو گئے اور محبوب کے پاس اعلیٰ مقام پر جا اترے اس کے عزم لطیف سے تمامتر داخلی پردے چاک ہو گئے، پھر ان دلوں اور حبیب کے درمیان پوشیدہ راز چل پڑے حتی کہ ہر دل غیر کے قرب سے محفوظ ہو گیا۔

۱۴۲۶۹- ایک مرتبہ حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اس آدمی کے پاس بیٹھو جس کی صفات تم سے کلام کریں اور اس آدمی کے پاس مت بیٹھو جس کی زبان تم سے کلام کر رہی ہو۔

۱۴۲۷۰- عبداللہ بن محمد، ابوبکر دینوری، محمد بن احمد شمشاطی سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے کچھ عبادتگزار بندے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ تصدیق کے ساتھ معاملہ کرتا ہے وہ طریق دقیق سے سلامتی میں رہتے ہیں، تنگی کے حجاب ان کے لئے کشادہ ہو جاتے ہیں اور شفیق رفیق ذات ان پر نرمی کرتی ہے اور روزوں کو ان کی غذا بنا دیتی ہے چنانچہ فرمان باری تعالیٰ "فيهما من كل فاكهة زوجان" "ان دونوں جنتوں میں ہر قسم کے پھل کی دو دو قسمیں ہوں گی" (الرحمٰن: ۵۲) پس وہ عبادت گزار بندے کل ہی کو حوروں کے ساتھ بالا خانوں میں سکونت پذیر ہوں گے، جو کچھ بھی ان کے جی چاہیں گے وہ کھائیں گے اور ہمیشہ کی جنتوں میں آنکھیں نیچی رکھنے والی عورتوں کے ساتھ ہوں گے حالانکہ جبرائیل ان کے پاس اللہ کی طرف سے مزید عطایا کی خوشخبری بھی لایا ہے، پس ان عبادتگزاروں جیسا کون ہوسکتا ہے، حالانکہ عالم سر نے انکے لئے تمام تر حجابات چاک کر دیئے ہیں اور ان کی طرف رب تعالیٰ نے خصوصیت سے نظر کی ہے۔

۱۴۲۷۱- عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن احمد سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے کچھ عبادتگزار بندے ہیں جو اسکی طرف جانے والے راستے کو باخوبی جانتے ہیں، اسکے حضور روبرو کھڑے ہونے کو بھی باخوبی جانتے ہیں پس دل عالم الغیوب کی طرف بڑھ گئے اور اسکے خوف کی کڑواہٹ کے خم کے خم چڑھا لئے، انہوں نے تاریکیوں سے اللہ کو راضی کرنے کا کام لیا پس اللہ تعالیٰ نے انھیں علم اور مزید عطایا سے نواز دیا اور انھیں سلامتی کے دریاؤں میں غوطہ دیا پس آنے والے کل کو یہ لوگ ان زلزلوں اور سطوات سے سلامت رہیں گے اور بالا خانوں میں عیش وعشرت سے ٹھہریں گے۔

۱۴۲۷۲- عبداللہ بن محمد، عمر بن بحر اسیدی، ابوبکر بن ابی دنیا سے مروی ہے کہ ایک عبادتگزار کا کہنا ہے کہ میں مکہ میں حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے ساتھ تھا میں نے پوچھا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے بھلا وقوف کعبہ میں کیوں نہیں قرار پایا، جو پہاڑ پر وقوف ہو گیا؟ فرمایا: چونکہ کعبہ اللہ کا گھر ہے اور پہاڑ اللہ کا دروازہ ہے، پس لوگ جب کعبہ کا قصد کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انھیں دروازے پر ٹھہرادیتے ہیں تاکہ تضرع اور عاجزی کرتے رہیں، ان سے پوچھا گیا: اللہ آپ پر رحم فرمائے، مشعر حرام کا وقوف کیسے حرم میں ہو گیا؟ فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے انھیں داخلے کی اجازت عنایت فرمادی تو انھیں ایک دوسرے حجاب میں ٹھہرادیا اور وہ مزدلفہ ہے چنانچہ جب ان کی آہ وبکا اور تضرع طویل ہو گیا تو انھیں قربانی سے قرب حاصل کرنے کا حکم دیا پس وہ قربانی کر کے گناہوں سے پاک ہوجاتے ہیں اور پھر زیارت (طواف زیارت) کی اجازت اس وقت ہوئی جب لوگ گناہوں سے پاک ہو گئے، ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا: ایام تشریق میں روزے رکھنا کیوں مکروہ ہے؟ فرمایا: چونکہ لوگ ان دنوں میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کر رہے ہوتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی ضیافت میں ہوتے ہیں مہمان کے لئے مناسب نہیں کہ وہ میزبان کے پاس بحالت روزہ رہیں، ذوالنون رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا: آدمی کعبہ کے پردوں کے ساتھ کس معنیٰ کر چمٹ جاتا ہے؟ فرمایا: اس کی مثال ایسی ہے جیسے دو بھائیوں کے درمیان کو جنایت وزیادتی حائل ہو اور زیادتی کرنے والا اپنے بھائی کے سامنے عاجزی کرے اس سے لپٹ جائے اسکا گناہ وزیادتی اسے معاف کردے۔

۱۴۲۷۳- عثمان بن محمد عثمانی، ابوالحسن احمد بن محمد بن عیسیٰ رازی، یوسف بن حسین، ایک صوفی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نے سعدون کو بصرہ کے قبرستان میں دیکھا سخت گرم دن تھا اور وہ اپنے رب سے مناجات کر رہا تھا اور بآواز بلند کہہ رہا تھا، احد، احد، احد میں نے اسے سلام کیا اس نے مجھے سلام کا جواب دیا، پھر میں نے کہا: تجھے اس ذات کا واسطہ جس سے تو مناجات کر رہا ہے تھوڑی دیر کے لئے وقف کر، چنانچہ اس نے وقف کیا اور کہا: کہو کیا کہنا چاہتے ہو اور مختصر بات کہو، میں نے کہا، مجھے وصیت کرو میں تمہاری وصیت کو یاد رکھوں گا اور میرے لئے دعا بھی کرو۔ اس نے یہ اشعار پڑھے۔

یـاطـالـب الـعـلـم هـاهـنـا وهـنـا. ومعدن الـعـلـم مـن جـنـبـيـكـمـا
ان كـنـت تـبـغـي الـجـنـان تـسـكـنـهـا. فـاذرف الـدمـع فـوق خـديـكـا
رقـم اذاقـام كـل مـجـتـهـد. تـدعـوه كـي يـقـول لـبـيـكـا

اے ادھر ادھر علم کے طلب کرنے والے حالانکہ علم کی کانئیں تیرے اڑوس پڑوس میں موجود ہیں اگر تو جنتوں میں رہنا چاہتا ہے تو پھر اپنے رخساروں پر آنسوؤں کی لڑیاں بہادے اور جو مجتہد کھڑا ہوجائے تو تم بھی کھڑے ہو جاؤ تاکہ تم اسے پکارو اور وہ لبیک کہے۔

پھر سعدون اپنے کام میں مصروف ہو گیا اور کہنے لگا: اے فریادیوں کی فریادرسی کرنے والے میری فریاد سن لے، میں نے اسے کہا: اپنے اوپر نرمی کر شاید اللہ تجھے ایک مرتبہ نظر کرم سے دیکھ لے اور تجھے معاف کردے، اس نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے چھوڑ الیا اور تیزی سے بھاگنے لگا اور کہتا جارہا تھا۔

انـسـت بـه فـلا ابـغـي سـواه. مـخـافـة ان اضـل فـلا اراه۔

فحسبک حسرۃ وضناوسقماً بطردك من مجالس اولياه۔

میں تو اللہ تعالیٰ سے مانوس ہوں اس کے علاوہ میں کسی کو طلب نہیں کرتا ہوں چونکہ مجھے خوف ہے کہ میں کہیں اسے گم نہ کردوں اور پھر اسے دیکھ نہ سکوں تجھے بس اتنی حسرت ضعف وکمزوری کافی ہے جو تجھے اللہ کے دوستوں کی مجالس سے دھتکار دے۔

۱۴۲۷۴-عثمان بن محمد عثمانی، ابوحسن احمد بن محمد بن عیسیٰ، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ فتح بن شخرف کا بیان ہے کہ سعدون محبت باری تعالیٰ میں حد دیوانگی تک پہنچ گئے تھے ان کی ہر ہر بات سے فریفتگی ٹپکتی تھی ساٹھ سال تک مسلسل روزے رکھتے رہے حتیٰ کہ ان کے دماغ میں بھی قدرے فرق آ گیا تھا لوگ انھیں مجنون کہہ کر پکارتے تھے، فتح کہتے ہیں: ایک زمانے تک سعدون ہم سے غائب رہے میں ان سے ملاقات کا مشتاق تھا چونکہ مجھے ان کی حکمت کے متعلق بیان کیا گیا تھا، چنانچہ ایک مرتبہ میں مصر کے مقام فسطاط میں ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے حلقہ میں کھڑا تھا میں نے سعدون کو دیکھا انہوں نے اون کا بنا ہوا ایک جبہ پہن رکھا تھا پشت کی طرف لکھا تھا: یہ جبہ نہ بیچا جائے ذوالنون رحمہ اللہ کھڑے علم باطن میں کلام کررہے تھے کہ سعدون نے انھیں پکارا اور کہا: دل اسیر ہونے کے بعد امیر کب ہوجاتا ہے؟ ذوالنون رحمہ اللہ بولے: جب رب خبیر ضمیر پر مطلع ہوجائے اور ضمیر میں صرف اور صرف اپنی محبت پائے چونکہ اللہ تعالیٰ جلیل القدر غالب ذات ہے، سعدون رحمہ اللہ نے ایک زوردار چیخ ماری اور غشی کھا کر گر گئے جب غشی سے افاقہ ہوا تو یہ شعر پڑھا:

ولا خير في شكوىٰ الىٰ غير مشتكى . ولا بد من شكوىٰ اذالم يكن صبر .

بغیر شکایت کے شکوئی میں کوئی بھلائی نہیں اور جب بندہ صبر نہ کرسکتا ہو تو اس وقت شکوہ کے سوا بھی کوئی چارۂ کار نہیں۔

پھر کہا: میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں "ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم" پھر کہا: اے ابوفیض کیا دلوں میں سے کچھ دل ایسے بھی نہیں جو گناہ کرنے سے پہلے بھی توبہ کرتے ہوں؟ فرمایا: جی ہاں: یہ وہی دل ہیں جنھیں اطاعت سے پہلے ثواب مل جاتا ہے، کہا: اے ابوفیص اسکی شرح کیجئے: فرمایا اے سعدون! یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے قلوب روح الیقین کی ضیاء پاشیوں تک رسائی حاصل کرلیتے ہیں، انہوں نے نفوس کو خواہشات سے یکسر جدا کر رکھا ہوتا ہے، وہ راہبین ہوتے ہیں، بندوں کے بادشاہ ہوتے ہیں، زاہدین کے امراء ہوتے ہیں ان کے والہانہ قلوب میں اللہ کے شوق کی بارش برستی ہے ان میں ایسا کوئی نہیں ہوتا جو مخلوق سے مانوس رہے یا محتاج رزق سے رزق طلب کرے، وہ بھری مجلس میں حقیر وذلیل لگتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں عظیم الشان اور جلیل القدر ہوتا ہے، سعدون بولے: اے ذوالنوں مصری رحمہ اللہ ہم اللہ تعالیٰ تک کب رسائی حاصل کرسکتے ہیں؟ فرمایا اے سعدون! اذیت کو دور کرکے اپنے عزم کی تصحیح کرتے رہو اور جو نظام کار کا مالک ہے اس سے مانگتے رہو۔

فتح کہتے ہیں سعود نے ذوالنون رحمہ اللہ کے حلقہ سے ایسا سر اٹھایا کہ بعد میں پھر نظر نہ آ جائے۔

۱۴۲۷۵-عثمان بن محمد، ابوالحسن رازی، ابوالحسن سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے یہ اشعار پڑھے:

يجول الغنى والعزفي كل موطن . ليستوطناقبل امرىء ان توكلا .

ومن يتوكل كان مولاه حسبه . وكان له فيمايحاول معقلاً

مالداری اور عزت ہر جگہ گھوم پھر رہی ہے تاکہ کسی آدمی کو توکل کرنے سے پہلے ٹھکانا بنالے اور جو آدمی توکل کرلیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو کافی ہوجاتا ہے اور وہ جس طرف بھی قصد کرتا ہے اسے پناہ گاہ مل جاتی ہے۔

ایک مرتبہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے یہ اشعار پڑھے۔

لبست بالعفة ثوب الغنى. فصبرت امشى شامخ الرأس .

انطق الى الصبرلسانى فما. اخضع بالقول لمجلا سى .

اذرأیت التیہ من ذی الغنی ۔ تہت علی التائہ بالباس

میں نے پاکدامنی کی صورت میں مالداری کا کپڑا پہن لیا ہے اور میں بلند و بالا پہاڑ پر صبر کر کے چل رہا ہوں، میری زبان صبر کی ہدایت کرنے لگی لیکن میں بالقول اپنے ہم نشینوں کے لئے نہ جھک سکا، اچانک میں نے تیہ میں صاحب غنیٰ کو دیکھا جو اپنی کیفیات میں بے حال پڑا تھا۔

۱۴۲۷۶- محمد بن ابراہیم بن احمد، ابوالفضل صیرفی، ابوعثمان سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: دنیا اللہ تعالیٰ کے ذکر ہی سے اچھی ہو سکتی ہے اور آخرت صرف اللہ کے عفو و در گزر سے ہی اچھی ہو سکتی ہے اور بہشتیں بھی صرف دیدار باری تعالیٰ سے اچھی ہوں گی۔

۱۴۲۷۷- محمد بن ابراہیم، ابوالفضل، ابوعثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بخل کی وجہ سے اپنے دشمنوں کو جنت میں جانے سے نہیں روکا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء کو محفوظ رکھا چونکہ اللہ تعالیٰ اپنے نافرمان دشمنوں کو فرمانبردار اولیاء کے ساتھ جمع کرنا نہیں چاہتے۔

۱۴۲۷۸- ابوبکر احمد بن محمد بغدادی، احمد بن عبداللہ بن میمون سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے گھٹیا لوگوں کے بارے میں سوال کیا گیا کہ وہ کون لوگ ہو سکتے ہیں؟ فرمایا جنھیں اللہ تعالیٰ کی طرف پہنچنے والے راستے کی سوجھ بوجھ نہ ہو اور نہ ہی اسکی تلاش میں ہوں۔

۱۴۲۷۹- محمد بن احمد، محمد بن عبدالملک بن ہاشم سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا: کیا وجہ ہے کہ ہم نوافل کی طاقت کیوں نہیں رکھتے؟ فرمایا: چونکہ تم لوگ فرائض کو صحت و درستی سے ادا نہیں کرتے ہو، کسی نے ان سے پوچھا: کون آدمی دائمی گناہ میں مبتلا ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جو آدمی فانی دنیا سے محبت رکھتا ہو۔

۱۴۲۸۰- محمد بن احمد بن عبداللہ بن میمون سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اس آدمی سے کہہ دو جو اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کا دم بھرتا ہو کہ وہ غیر اللہ کے سامنے جھکنے سے بچ جائے اور اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے کی علامت یہ ہے کہ وہ غیر اللہ کے سامنے اپنی حاجت ظاہر نہ کرے۔

۱۴۲۸۱- عبداللہ بن میمون کی سند بالا سے مروی ہے وہ کہتے ہیں ایک بار میں نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے کمال عقل اور کمال معرفت کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے فرمایا: جس چیز کا تمہیں حکم دیا گیا ہوا سے تم بجالاتے ہو دراں حالیکہ کفایت میں تکلف کو تم ترک کرنے والے ہو پس تم کامل عقل والے ہو اور جب تم اپنے تمام تر احوال میں اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کر لو یہ تعلق اعمال کی حد تک نہ ہو درآنحالیکہ غیر اللہ کی طرف تمہاری نظریں نہ اٹھتی ہوں پس تم اس وقت کامل معرفت والے ہو۔

۱۴۲۸۲- محمد بن احمد بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اس آدمی کے لئے خوشخبری ہے جس نے ورع کو اپنے دل کا شعار بنالیا اور دل کی بصیرت میں طمع کو داخل نہ کیا اور جو کچھ بھی کرتا ہو اس پر نفس کا محاسبہ کرتا ہو۔

۱۴۲۸۳- محمد سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: مڈبھڑ کے وقت پہلوان کا امتحان لیا جاتا ہے، امانتدار کا اخذ و عطا کے وقت امتحان لیا جاتا ہے، بیوی بچوں والے کا فاقہ اور آزمائش کے وقت امتحان لیا جاتا ہے اور مصائب کے وقت بھائیوں اور دوستوں کا امتحان لیا جاتا ہے۔

۱۴۲۸۴- محمد بن احمد، احمد بن عبیداللہ سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل حقائق نے اپنے حقائق کی رو سے جس چیز پر اتفاق کیا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کوئی گمشدہ چیز نہیں کہ اسے تلاش کیا جائے، نہ وہ غایت والا ہے کہ اسکا ادراک کیا جائے سو جس نے موجود کو پالیا تو اس نے موجود سے دھوکہ کھایا جبکہ ہمارے نزدیک موجود چیز تو معرفت ہے اور اعمال سے اسکا کشف ہوتا ہے۔

۱۴۲۸۵- ابونصر ظفر بن حسین صوفی، علی بن احمد ثعلبی، احمد بن فارس فرغانی، علی بن عبدالحمید حلبی، ابن فرضی سے مروی ہے کہ حضرت

ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: آزمائش تو مؤمن کا نمک ہے سو جب آزمائش معدوم ہو جاتی ہے تو اس کے حال میں فساد آ جاتا ہے۔

۱۴۲۸۶-ظفر بن حسین، احمد بن محمد بن فضل، ابوالحسن رازی، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: کوئی شے اللہ کو نہ دیکھے اور وہ مرجائے جیسا کہ اللہ کو کوئی چیز دیکھے نہیں اور وہ زندہ رہتی ہے،، چونکہ حیات باقی رہنے والی چیز ہے اس کے ذریعے باقی رہتا ہے جو اسے دیکھتا ہے، ایک مرتبہ فرمایا: لوگ اعمال کی آنکھ سے کلام کرتے ہیں جبکہ میں انعام واحسان کی آنکھ سے بات کرتا ہوں۔

۱۴۲۸۷-ابوالحسن، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کا بیان ہے میں نے ایک عابد کو کہتے ہوئے سنا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے کچھ عباتگزار بندے ہیں جو جب دیکھتے ہیں تو نظر کرتے ہیں جب نظر کرتے ہیں تو عقل سے کام لیتے ہیں جب عقل سے کام لیتے ہیں تو ان میں علم آ جاتا ہے اور جب ان میں علم آتا ہے تو اپنے علم سے نفع اٹھاتے ہیں اور ان کے درمیان اور اللہ تعالیٰ کے درمیان تمام تر حائل حجابات رفع ہو جاتے ہیں پھر وہ دل کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے جو جو نعمتیں اپنے پاس ذخیرہ کر رکھی ہیں ان کا مشاہدہ کرتے ہیں اور تمام تر مخفی مجوبہ امور آشکارہ ہو کر رہ جاتے ہیں پھر وہ ہر پوشیدہ امر کو قطع کر لیتے ہیں اور یہی چیز مطلوب و مقصود بھی ہے۔

۱۴۲۸۸-ظفر، محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عبداللہ بن میمون سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا: عارف کا پہلا درجہ کونسا ہے؟ فرمایا: سب سے پہلے حیران و پریشان ہونا پھر محتاجی پھر اتصال پھر عقلاء کی عقل حیرت تک پہنچ جاتی ہے، ایک مرتبہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ عارف پر اغلب حال کونسا ہوتا ہے؟ فرمایا: اسکی محبت اور اسکے بارے میں محبت اور نعمتوں کا بکھرے ہوئے ہونا یہ وہ احوال ہیں جو عارف سے جدا نہیں ہوتے۔

۱۴۲۸۹-محمود بن احمد محمد بن عبدالملک سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری نے فرمایا۔

۱۴۲۹۰-عثمان بن محمد عثمانی، احمد بن محمد بن عیسیٰ رازی، یوسف بن حسین، فتح بن شخرف سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں مباح کی طلب میں نکلا اچانک میں نے ایک آواز سنی اسکی طرف اچانک جو مڑ کر دیکھا کہ ایک آدمی شدت غم میں دعا کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے، بلاشبہ تجھے علم ہے کہ گناہوں پر اصرار کے باوجود استغفار کرنا سراسر ملامت ہے، میں جانتا ہوں کہ تیری مغفرت وسیع تر ہے اس کے باوجود میں استغفار کو ترک کر دوں تو یہ نری مایوسی ہے، اے میرے معبود تو نے خالص اخلاص سے اپنے خصائص کو مخصوص کر رکھا ہے، اور تو نقص سے پاک ہے، تو نے عارفین کے قلوب کو وسوسوں کے پیش آنے سے محفوظ رکھا ہے، تو نے اپنے اولیاء میں سے مانوس ہونے والوں کو مانوس کیا اور انھیں کفایت و رعایت اور متوکلین کی ولایت عطا کی، تو بستروں پر بھی ان کی حفاظت کرتا ہے، تو ان کے پوشیدہ رازوں پر مطلع ہے، پوشیدہ راز تیرے نزدیک مکشوف ہے، میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور تیرا محتاج ہوں اور تو انعام واحسان کرنے میں معروف ہے پھر وہ خاموش ہو گیا اور میں اس کی آواز نہ سن سکا۔

۱۴۲۹۱-عثمان بن محمد عثمانی، محمد بن ابراہیم مذکر بن عباس بن یوسف شکلی، محمد بن یزید سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں حج کے لئے بیت اللہ حرام کی طرف چل پڑا اسی دوران میں طواف میں مشغول تھا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص بیت اللہ کے پردوں کے ساتھ چمٹا ہوا ہے اور وہ روتے ہوئے کہہ رہا ہے: میں نے اپنی آزمائش کو تیرے غیر سے چھپائے رکھا ہے میں نے اپنا راز تیرے سامنے رکھ دیا ہے، تیرے سوا ہر ایک سے میں نے اعراض کر لیا ہے: میں تعجب کرتا ہوں اس آدمی پر جو تیری معرفت رکھتا ہو وہ تجھ سے کیسے دور ہو سکتا ہے اور جس نے تیری محبت چکھ لی ہے وہ تیرے بغیر کیسے صبر کر سکتا ہے؟ پھر اس نے یہ شعر پڑھا۔

ذوقتني طيب الوصال فزدتني . شوقاً اليك مخامر الحسرات

تو نے مجھے وصال کی لذت چکھادی اور مجھے اپنے شوق میں ترقی دی حسرتوں کی چادریں تیری طرف ہیں۔

پھر بولا: اے نفس میں نے تجھے مہلت دی لیکن تو نہ سدھر سکا۔ تیری پردہ پوشی کی لیکن تجھے حیا نہ آئی، مناجات کی حلاوت تجھ

سے چھین لی گئی لیکن تو نے کچھ پرواہ نہ کی، پھر کہنے لگا: اے میرے مالک! مجھے کیا ہوا جب میں تیرے حضور کھڑا ہو جاؤں تو مجھ پر اونگھ کا غلبہ ہونے لگے اور مجھے آنکھوں کی ٹھنڈک روک لے پھر یہ شعر پڑھا۔

روعت قلبي بالفراق فلم اجد. شيئاً امر من الفراق واوجعا.

حسب الفراق بان يفرق بيننا. واطال ماقد كنت منه مودعا.

میں نے اپنے دل کو محبوب کے فراق سے ڈرایا لیکن میں نے فراق سے زیادہ کڑوی اور تکلیف دہ چیز کوئی نہیں پائی فراق اتنا ہی کافی ہے کہ ہمارے درمیان جدائی ڈال دی جائے اور میری ودیعت کی مدت طویل تر ہوتی جائے۔

پھر کہا: میں اس پر قدرت نہیں رکھتا تھا کہ چھپ چھپا کر کعبہ تک پہنچ جاؤں، جب اس نے اپنے اوپر اوڑھی ہوئی چادر سرکتی ہوئی محسوس کی تو اس نے کہا: اے ذوالنون! اپنی نظریں جھکالو میری طرف نظر کرنا حرام ہے، میں اب سمجھا کہ وہ کوئی عورت ہے، میں نے کہا: اے اللہ کی بندی! کس چیز کے ذریعے محبت کے غم کو جمع کیا جا سکتا ہے؟ بولی: جب ذکر کا کوئی محاورہ ہو اور شوق کی حضور ہو۔ اے ذوالنون آپ کو پتہ نہیں کہ شوق سے بیماریاں جنم لیتی ہیں اور تجدید ذکر سے غم و حزن جنم لیتا ہے پھر یہ شعر پڑھا۔

لم اذق طعم وصلک حتی. زال عنی محبتی للانام

میں نے تیرے وصل کا ذائقہ نہیں چکھا کہ مخلوق کی وجہ سے میری محبت زائل ہو جائے۔ پھر یہ شعر پڑھا۔

نعم المحب اذا تزايد وصله. وعلت محبته بعقب وصال

محب بہت اچھا ہے جب اسکے شوق وصل میں اضافہ ہو اور اسکی محبت وصال کے پیچھے پروان چڑھی جارہی ہو۔

پھر بولی: تو نے مجھے تکلیف پہنچائی کیا تمہیں پتہ نہیں کہ اللہ تک وہی پہنچ سکتا ہے جو غیر کو ترک کر دے۔

۱۴۲۹۲- احمد بن اسحٰق، احمد بن حسین انصاری، ابو عصمہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے پاس تھا ان کے سامنے ایک خوبصورت نوجوان بیٹھا ہوا تھا جو انھیں کوئی چیز املاء کرا رہا تھا، اتنے میں ایک خوبصورت عورت سامنے سے گزری نوجوان آنکھیں چرا کر اسے دیکھنے لگا ذوالنون مصری رحمہ اللہ معاملہ بھانپ گئے اور نوجوان کی گردن دوسری طرف پھیر کر یہ شعر پڑھا۔

دع المصوغات من ماء وطين. واشغل هواک بحور عين.

پانی اور مٹی سے ڈھلی ہوئی چیزوں کو چھوڑ دے اور اپنی محبت کو حور عین میں مشغول رکھو۔

۱۴۲۹۳- عثمان بن محمد، احمد بن محمد بن عیسیٰ رازی، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم نشین کی حرمت یہ ہے کہ تم اسے خوش و خرم رکھو اگر تم اسے خوش نہیں رکھ سکتے کم از کم اسے پریشان تو نہ کرو۔ سو اس زمانے میں لوگوں کے دلوں کو وہی شخص موہ سکتا ہے جو نرم خو ہو اور ان میں اچھی بات کرتا ہو اور لوگوں کے ساتھ عمدہ برتاؤ رکھتا ہو۔

۱۴۲۹۴- عثمان بن احمد، احمد بن عبدالرحمٰن مقری، هلال بن علاء سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے عاجزی کی اس نے سب کچھ لوٹ لیا اور جس نے سر اوپر اٹھایا وہ ہلاک ہوا۔

۱۴۲۹۵- عثمان بن محمد، احمد بن محمد بن سہل نیشاپوری ابوالفضل، ابو عثمان سعید بن عثمان خیاط سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: عارف کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ایسا ہی ہے جیسا کہ اللہ کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا چونکہ عارف کے ساتھ جب تم میل جول رکھو گے وہ اپنے اخلاق جمیلہ تم میں ودیعت کریگا۔

۱۴۲۹۶- سند مذکورہ بالا سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اس آدمی کی محبت پر بھروسہ مت کرو جو تم سے صرف بچاؤ کے لئے محبت کرتا ہو، جو آدمی تمہاری صحبت اختیار کرے اور امر محبوب پر تمہاری موافقت کرتا ہو اسے اپنا دوست بناؤ۔ اور جو آدمی امر

محبوب میں تمہاری موافقت کرے اور امر مکروہ میں تمہاری مخالفت کرے اس سے دوستی کرنے سے بچو وہ تو محض خواہش نفس کی خاطر تمہاری محبت اختیار کرتا ہے اور جو آدمی خواہش نفس کی خاطر محبت اختیار کرے وہ دنیا کی راحت کی طلب میں لگا ہوتا ہے، ایک مرتبہ فرمایا: ہر مطیع انس کا طلبگار ہوتا ہے، اور نافرمان وحشت زدہ ہوتا ہے اور ہر محب عاجزی کرتا ہے اور ہر خائف خواہش سے دور بھاگنے والا ہوتا ہے اور ہر تمنا کرنے والا شئے کی طلب میں لگا رہتا ہے۔

۱۴۲۹۷-ابونعیم اصفہانی، عثمان بن محمد، ابوبکر بغدادی کے سلسلۂ سند سے ابوالحسن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ولید بن عتبہ دمشقی نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کو خط لکھا اور خط میں ان کے حال کے متعلق دریافت کرنا چاہا ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے جواب لکھا: تم نے بذریعہ خط میرا حال دریافت کرنا چاہا ہے ممکن نہیں کہ میں تمہیں اپنے حال کے متعلق کچھ خبر دوں، درآں حالیکہ میں کچھ تکلف دہ اخلاق میں جکڑا ہوا ہوں ان میں سے تو چار مجھے رولا رہے ہیں۔(۱) نظر کے لئے میری آنکھوں کی محبت، (۲) میری زبان کی فضول گوئی، (۳) میرے دل کا جاہ وریاست کا متمنی ہونا، (۴) اور اللہ کی لعنت سے ابلیس کو جواب دینا ان امور میں جو اللہ تعالیٰ کے ناپسندیدہ ہیں، ان میں سے کچھ اخلاق نے مجھے قلق واضطراب میں ڈال رکھا ہے، (۱) یہ کہ آنکھ بدبودار گناہوں پر آنسو نہیں بہاتی، (۲) وعظ ونصیحت کے وقت دل جھکتا نہیں، (۳) عقل جو کہ دنیا کی محبت سے کمزور پڑ گئی، اور معرفت کو جب بھی میں نے الٹا پلٹا تو میں نے اپنے آپ کو اللہ کے بارے میں جاہل پایا، اور کچھ اخلاق نے مجھے بیمار سا کر دیا ہے، (۱) یہ کہ میں نے ایمان کی عمدہ خصلتوں میں سے حیاء کو معدوم کر دیا ہے، (۲) آخرت کے بہترین توشے یعنی تقویٰ کو معدوم کر دیا، (۳) اور میری عمر دنیا کی محبت میں فنا ہوئے جا رہی ہے، (۴) اور میں نے پناہ دینے والا معدوم کر دیا۔

۱۴۲۹۸-عثمان بن محمد، حسن بن ابوالحسن مصری، محمد بن یحییٰ بن آدم، اسحٰق بن ابراہیم خواص سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے تنہائی سے بڑھ کر ایسی کوئی چیز نہیں پائی جو اخلاص کو اجاگر کرتی ہو چونکہ جب بندہ خلوت میں ہوتا ہے تو اللہ کے سواء کسی کو نہیں دیکھتا، جب غیر اللہ کو نہیں دیکھے گا تو اس کے دل میں اللہ کا خوف جنم لیگا، اور جو تنہائی کو محبوب رکھتا ہے وہ اخلاص کے محکم ستون کے ساتھ متعلق ہو جاتا ہے اور ارکان صدق میں سے ایک مضبوط رکن کو تھام لیتا ہے۔

۱۴۲۹۹-محمد بن عثمان بن محمد، احمد بن محمد بن عیسیٰ، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ کے لئے محبت ایک عام امر ہے اور وداللہ کے لئے خاص امر ہے چونکہ ہر مؤمن اللہ کی محبت کا ذائقہ چکھتا ہے اور اسے پاتا بھی ہے جبکہ اللہ کی وِد (گہری محبت) کو ہر مؤمن نہیں پا سکتا پھر انھوں نے یہ اشعار پڑھے۔

من ذاق طعم الوداد حمی جمیع العباد
من ذاق طعم الوداد قلی جمیع العباد
من ذاق طعم الوداد سلی طریق العباد
من ذاق طعم الوداد انس برب العباد۔

جو آدمی وداد (گہری دوستی ومحبت) کا ذائقہ چکھ لیتا ہے وہ تمام بندوں سے احتراز کرتا ہے، جو آدمی وداد کا ذائقہ چکھ لیتا ہے وہ سارے کے سارے بندوں سے بیزار ہو جاتا ہے، جو آدمی وداد کا ذائقہ چکھ لیتا ہے وہ عبادتگزار کے راستے سے تسلی پاتا ہے اور جو آدمی وداد کا ذائقہ چکھ لیتا ہے وہ بندوں کے رب تعالیٰ سے انس پیدا کر لیتا ہے۔

۱۴۳۰۰-عثمان بن محمد، عبداللہ بن جعفر مصری، عبداللہ بن محمد برقعی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: انس باللہ چمکتے ہوئے نور کی مانند ہے اور انس بالناس ترا غم ہے، ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: انس باللہ کیا ہے؟ فرمایا: علم وقرآن۔

۱۴۳۰۱- عثمان، احمد بن محمد بن عیسیٰ، محمد بن عیسیٰ محمد بن احمد بن سلمہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کسی نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے پوچھا: انس باللہ کی کیا علامت ہے؟ فرمایا جب تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں مخلوق سے وحشت زدہ کر رہے ہیں تو وہ اپنی ذات سے مانوس کر رہے ہیں اور جب تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی مخلوق سے مانوس کر رہے ہیں تو سمجھ جاؤ کہ بلاشبہ وہ تمہیں اپنی ذات سے وحشت زدہ کر رہے ہیں، پھر فرمایا: دنیا اللہ کی لونڈی ہے اور مخلوق اللہ تعالیٰ کی غلام ہے، مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے اطاعت کے لئے پیدا کیا ہے اور مخلوق کو باہم رزق پہنچانے کی ضمانت اٹھائی پھر یہ اشعار پڑھے۔

ترجمہ: تعجب ہے دل پر کیسے پھٹ نہیں پڑتا اور تیرے جسم کے اعلیٰ حصے پر تعجب ہے کہ وہ جھکتا کیوں نہیں رات کی تاریکیوں میں بیداری کو سرمہ لگاؤ اگر تو میری بات سمجھتا ہے اور سنتا ہے، قرآن نے اپنے وعدوعید کی بدولت رات کو سونے سے آنکھوں کو منع کر دیا ہے پس اللہ والے کریم ذات سے اسکا کلام سمجھتے ہیں اور سمجھ کر اس کے آگے گردنیں جھک جاتی ہیں۔

۱۴۳۰۲- عثمان بن محمد عثمانی، ابوالحسن رازی، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: آزاد لوگوں کے دل قیدیوں کی قبروں کی مانند ہوتے ہیں، ایک بار حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: لوگ دنیا سے کیوں محبت کرتے ہیں؟ فرمایا: چونکہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو ارزاق کا محل وخزانہ بنایا ہے تب لوگ دنیا کو آنکھیں چڑھا کر دیکھ رہے ہیں، ان سے پوچھا گیا: حکمت کی اسناد کیا ہے؟ کہا: حکمت کا وجود، ایک مرتبہ پوچھا گیا کہ بندہ کیسے خلاصی پا سکتا ہے؟ فرمایا: اخلاص میں خلاصی ہے جب اخلاص اختیار کرتا ہے تو خلاصی پاتا ہے، کہا گیا اخلاص کی کیا علامت ہے؟ فرمایا: جب تیرے عمل میں مخلوق کی واہ واہ کو دخل نہ ہو اور نہ ہی تجھے ان کی مذمت کا خوف ہو پس اس وقت تو مخلص ہے۔

۱۴۳۰۳- عثمان بن محمد، احمد بن عبداللہ بن سلیمان دمشقی، ابوجعفر بن خلف بن ضو رقی، ابواسحٰق ابراہیم بن عبداللہ صوفی سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے محبت کے بارے میں سوال کیا گیا: فرمایا: محبت معتبر ہے جس میں نہ کوئی نفع کی بات اضافہ کرے اور نہ ہی کوئی ضرر کی بات کمی کرے پھر اشعار پڑھے۔

ترجمہ: اہل محبت کے شواہد کی دلیل واضح ہو چکی ہیں صدق کی علامتوں سے اور ان کی راہ گم نہیں ہو سکتی ہے محبت ورضا والوں کے اجسام کا دبلا پن محبت کی سچائی سے واضح ہو جاتا ہے، جب انہیں اپنے نفوس کے انس سے سرگوشی کرنے لگتی ہیں ایسی زبانوں سے جنکا قبول کرنا لوگوں پر مخفی ہوتا ہے، سرگرداں رہنے والے نفوس پکار اٹھے اور جوش محبت کی شکایت کی ان اجسام سے علیحدہ ایک انوکھا انداز ہے، غم وحزن کے مارے، غم واندوہ کو موڑ لیتے ہیں اور ان نفوس پر شوق کی آگ شعلہ زن ہوتی ہے، وہ رشد وہدایت کی محبت کے بدولت بلندوں کی طرف چل پڑتے ہیں ان پر تقویٰ آشکارہ ہوتا ہے اور تقویٰ ان کی راہنمائی بھی کرتا ہے۔ پس وہ دار قدس کے بہترین ٹھکانے میں اتر آئے اور جلال والے کے قرب کے ذریعے اس میں اترنے میں کامیاب ہو گئے۔

۱۴۳۰۴- محمد بن احمد بن یعقوب بغدادی، ابوجعفر محمد بن عبدالملک بن ہاشم کہتے ہیں کہ میں نے ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے عرض کیا: مہارت وسمجھداری تک پہنچنے کے لئے کتنے دروازے ہیں؟ فرمایا: چار دروازے ہیں اول خوف پھر رجاء پھر محبت پھر شوق اور ان کی چار کنجیاں ہیں۔ فرض بات خوف کی کنجی ہے نوافل باب رجاء کی کنجی ہے، عبادت وشوق کی محبت باب محبت کی کنجی ہے قلب ولسان سے دائمی ذکر باب شوق کی کنجی ہے اور یہ درجہ ولایت ہے، پس جب تم اس درجے پر چڑھنے کا ارادہ کرو گے تو باب خوف کی کنجی کو پالو گے، جب تم باب خوف کو کھول لو گے تو مہارت وسمجھداری کے دروازے تک پہنچ جاؤ گے اسے کھلا پاؤ گے نیز اس پر تالا بھی نہیں لگا ہوگا، پس جب تم اس میں داخل ہو جاؤ گے میرا گمان نہیں کہ اندر کے عجائب کو دیکھنے کی تم طاقت رکھو، جان لو اے میرے بھائی، خوف سے فرض کو نہیں پایا جاسکتا، لیکن فرض سے خوف کو پایا جاتا ہے، اور نہ ہی رجاء سے نوافل ملتے ہیں لیکن نوافل سے رجاء مل جاتی ہے جس طرح کہ دروازوں

سے کنجیاں نہیں ملتیں لیکن کنجیوں سے دروازے مل جاتے ہیں، خوب جان لو جس میں فرائض کامل ہوں گے اس میں خوف بھی کامل ہوگا، جو نوافل لایا وہ رجا بھی لایا اور جس میں عبادت کی محبت آ گئی وہ اللہ تعالیٰ تک پہنچ گیا، جس نے اپنے دل اور اپنی زبان کو ذکر اللہ میں مشغول رکھا اللہ تعالیٰ اس کے دل کو شوق کے نور سے بھر دیتے ہیں، یہ ہے ملکوت کا راز اسے خوب سمجھ لو اور یاد رکھو کہ حق کہ اللہ عزوجل وہ ذات ہیں کہ اسکے بندوں میں سے جو چاہے اسے پا سکتا ہے۔

۱۴۳۰۵-ابو احمد عاصم بن محمد ایلی، فضل بن صدقہ واسطی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جب خبیر عزوجل ضمیر میں جھانک کر دیکھتا ہے اگر ضمیر میں خبیر کے علاوہ کچھ نہ پائے تو ضمیر میں ایک روشن چراغ رکھ دیتا ہے۔

۱۴۳۰۶-محمد بن ابراہیم بن احمد، سالم بن جمیل واسطی، شمشاطی کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک دفعہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی، اے موسیٰ! طیر وحدانی (بے پرواہ اکیلا پرندے) کی طرح ہو جاؤ جو درختوں کے عمدہ پھل کھاتا ہے اور خالص پانی پی لیتا ہے اور جب رات چھا جاتی ہے تو کسی غار میں پناہ لے لیتا ہے اور مجھ سے انس پیدا کر لیتا ہے اور میرے نافرمانوں سے وحشت زدہ ہو جاتا ہے، اے موسیٰ! میں نے قسم اٹھا رکھی ہے کہ میں اس آدمی کے عمل کو تمام نہیں کروں گا جس نے میرے علاوہ کسی اور کے لئے عمل کیا، اے موسیٰ! جس نے میرے غیر سے امیدیں وابستہ رکھیں میں اس کی امیدوں پر پانی پھیر دوں گا اور اس کی پشت پناہی ترک کر دوں گا جس نے میرے علاوہ کسی اور کا سہارا لیا، میں اس آدمی کی وحشت کو طویل کر دوں گا جس نے میرے علاوہ کسی اور سے انس پیدا کیا، میں اس آدمی سے ضرور اعراض کروں گا جس نے غیروں کو حبیب بنالیا، اے موسیٰ! میرے کچھ عبادتگزار بندے ہیں وہ اگر مجھ سے سرگوشی کرتے ہیں تو میں ان کی بات کو بغور سنتا ہوں، اگر مجھے پکارتے ہیں تو میں انکی پکار کا بحسن وخوبی جواب دیتا ہوں، اگر وہ میری طرف متوجہ ہوتے ہیں میں انھیں اپنے قریب تر کرتا ہوں، اگر میرے قریب ہوں تو میں انھیں اور زیادہ اپنے قریب کرتا ہوں، اگر وہ میری قربت حاصل کرنا چاہیں میں انھیں اپنی پناہ میں لے لیتا ہوں، اگر مجھ سے دوستی کریں تو میں بھی ان سے دوستی کرتا ہوں، اگر خلوص دل سے مجھ سے معاملہ کریں تو میں بھی ان سے خلوص دل سے معاملہ کرتا ہوں، اگر میرے لئے عمل کریں میں انھیں بدلہ دیتا ہوں، وہ میری پناہ میں ہیں اور مجھ پر فخر کرتے ہیں، میں ان کے امور کو حسن تدبیر سے انجام دیتا ہوں، میں ان کے دلوں کا نظام کار چلاتا ہوں، میں ان کے احوال کا متولی ہوں، وہ صرف میرے ذکر میں راحت وآرام پاتے ہیں پس میرا ذکر ان کی بیماریوں کیلئے شفاء ہے اور ان کے دلوں پر روشنی ہے، وہ صرف مجھی سے مانوس ہوتے ہیں انھیں قرار وسکون صرف میری پناہ میں ملتا ہے۔

پھر ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اے میرے بھائی، وہ لوگ ایسے ہیں کہ غم وحزن نے ان کے قلوب کو نرم کر دیا ہے، خوف نے ان کے جسموں کو دبلا کر دیا ہے، کم خوابی نے ان کے چہروں کی رنگت بدل ڈالی ہے، بعث بعد الموت کے خوف نے ان کے قلوب کو بے چین کر رکھا ہے، ان کے تمامتر پوشیدہ راز اللہ تعالیٰ ہی کے پاس سکون پاتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے سامنے ان کے قلوب جھک جاتے ہیں، ان کے نفوس طاعت خدا سے الگ نہیں ہوتے، ان کے قلوب ذکر خدا سے خالی نہیں رہتے، ان کے اسرار ملکوت میں بلند پروازی کرتے ہیں، خشوع ان کی گھٹی میں پڑا ہوا ہے، بہتے آنسو ان کی پوشیدہ اندرونی جلن کی خبر دیتے ہیں، انہوں نے تمامتر خواہشات کو حلاوت مناجات سے پاکیزہ کر رکھا ہے، اہل غفلت کو ان پر داخلے کی کیا مجال، لھو ولعب سے انھیں کوئی سرکار نہیں ہوتا، توفیق نے ان کے اور آفات کے درمیان حجاب کر رکھا ہے، عصمت و پاکدامنی انکی لذات کے درمیان حائل ہو چکی ہے، وہ حق تعالیٰ کے دروازے پر ہمہ وقت روتے رہتے ہیں، پس خوشخبری ہے، عارفین کے لئے انکی زندگی کیا ہی بے نیاز زندگی ہے انکا پینا کیا ہی لذیذ ہے اور انکا حبیب کیا ہی جاہ جلال والا ہے۔

۱۴۳۰۷-اپنے والد سے، احمد بن محمد بن مصقلہ، ابو عثمان سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے ناامیدی کی تلوار سے طمع کے گلے کو کاٹ دیا اور اور حرص کی خندق میں رخنہ ڈال دیا اس نے عقلمندی کی کیمیاء سے کامیابی حاصل کی،

جس نے زہد کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیا اس نے حکمت کے ڈول بھر لئے، جو آدمی ابدی زندگی کو ملحوظ رکھ کر رنج وغم کی وادیوں میں چلا اور جس نے ورع کی درانتی سے گناہوں کی جھاڑیوں کو کاٹا اس کے لئے استقامت کا روضہ روشن ہو جاتا ہے، جس نے خاموشی کی چھری سے اپنی زبان کو کاٹ لیا اس نے راحت کی شیرینی کو پالیا، جس نے صدق کی چادر اوڑھ لی وہ باطل کے خلاف صف آراء ہونے پر قادر ہو جاتا ہے، آخرت میں اسکا ٹھکانا عمدہ ہو جاتا ہے اور جسکی مدح سے جاہل شیطان خوش ہوا سکا کپڑا حماقت ہوتا ہے۔

۱۴۳۰۸- اپنے والد سے، احمد، سعید سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ اے ابوفیض توکل کیا ہے؟ فرمایا: ارباب سے دستبردار ہونا اور اسباب کو قطع کرنا، آدمی نے کہا: مجھے اس حالت میں مزید واعظ کریں، فرمایا: نفس کو بندگی میں پھینک دینا اور ربوبیت سے اسے نکال لینا۔

۱۴۳۰۹- سند مذکور سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اس آدمی کے لئے خوشخبری ہے جو پشت پناہی کرے اور دروازے کے ساتھ لازم رہے، خوشخبری ہے اس آدمی کے لئے جو دوڑ میں سبقت لے جانے کے لئے اپنے آپ کو دبلا کرے، خوشخبری ہے اس آدمی کے لئے جو اپنی زندگی کے ایام میں رب تعالیٰ کی اطاعت کرتا رہے۔

۱۴۳۱۰- سند مذکور سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے تقدیر پر بھروسہ کیا اس نے راحت پائی، جس نے اپنی تصحیح کی اس نے آرام پایا، جو قربت کے درپے ہوا وہ قریب تر ہوا، جس نے اپنا معاملہ صاف رکھا اس سے معاملہ بھی صاف کیا جاتا ہے، جس نے توکل کیا اسے توفیق مل جاتی ہے، جس نے لایعنی امور میں تکلف کیا وہ مطلوب امور کو ضائع کر دیتا ہے۔

۱۴۳۱۱- اپنے والد سے، احمد بن محمد، سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں عرب کے علاقوں میں چل رہا تھا اچانک ایک آدمی کے پاس گیا وہ بلوط کے درخت کے پتوں کی بنی ہوئی چٹائی پر بیٹھا تھا اس کے پاس تازہ پانی کا بہتا ہوا ایک چشمہ بھی تھا میں اس کے پاس ایک دن اور ایک رات رہا، میں نے جھانک کر اسکا کلام سننا چاہا چنانچہ وہ کہہ رہا تھا، میرا دل اللہ کے نوازل کی گواہی دیتا ہے، میرا دل اس کی گواہی کیوں نہیں دیگا، میرے تمام تر امور تیرے ہی سپرد ہیں، پس اس آدمی کے لئے کافی ہے کہ وہ تیرے غیر سے اپنے دل کو جوڑ کر دھوکہ کھائے، افسوس افسوس! کوتاہی کرنے والے تیرے ہاں رسوا ہیں اے میرے آقا تیرا ذکر کتنا حلاوت والا ہے، کیا ایسا نہیں ہوا کہ تجھ سے امیدیں وابستہ کرنے والوں نے تیرا قصد کیا اور اپنی امیدوں کو تیرے پاس پایا۔ بلکہ انہوں نے تو تیرے پاس کہیں زیادہ پایا، میں نے اس آدمی سے کہا: اے میرے دوست! میں تیرے پاس ایک دن اور ایک رات سے ہوں میں تیرا کلام سننا چاہتا ہوں، مجھے کہا: جس وقت تم آئے میں نے تمہیں دلیر پایا لیکن ابھی تک تمہارا رعب میرے دل سے نہیں نکلا، میں نے کہا: بھلا یہ کیوں میری کس چیز سے آپ گھبرا رہے ہیں؟ کہا: ایک دن میں تمہارے عمل پر تمہاری دلیری سے، ایک دن میں تمہاری فراغت میں مشغولیت سے تمہارے معاد کے ایک دن کے لئے توشہ کے ترک کرنے سے اور مظنون پر تمہارے مقام سے، میں نے کہا: اللہ تعالیٰ کریم ذات کا مالک ہے جو آدمی بھی اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا گمان رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عطا فرما دیتے ہیں، کہا: بات اسی طرح ہے بشرطیکہ عمل صالح اور توفیق اسکی موافقت کرے۔ میں نے پوچھا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، کیا یہاں ایسے نوجوانان ہیں جن سے آپ مانوس ہوتے ہیں؟ کہا: جی ہاں! یہاں پہاڑوں کی چوٹیوں میں متفرق نوجوان ہیں، میں نے پوچھا: ان جگہوں میں ان کا کھانا کیا ہوتا ہے؟ کہا: ان کا کھانا بلوط کی روٹی کا ٹکڑا ہوتا ہے (یعنی پتے وغیرہ)، ان کا لباس پھٹے پرانے چیتھڑے ہوتے ہیں، وہ دنیا سے مایوس ہو چکے اور دنیا خود ان سے مایوس ہے، وہ زمین کے ساتھ چپک کر رہ گئے ہیں، اپنے اوپر چیتھڑے لپیٹ لیتے ہیں، کاش کہ تم انھیں دیکھ لیتے جس وقت کہ وہ کم خوابی کی چھریوں سے رات کی تاریکیوں کو کاٹ رہے ہوں، میں نے کہا: اے میرے دوست! ان لوگوں کے پاس کونسی دوائی ہے، جس سے وہ دکھ درد کا علاج کرتے ہوں؟ کہا: جی ہاں: میں نے پوچھا وہ کونسی دوائی ہے؟ کہا: جب وہ کھاتے ہیں

تھکاوٹ سے ضیافت کرتے ہیں تو لوگوں میں سکون پاتے ہیں یوں انکا دکھ ودرد سکون میں آجاتا ہے۔ میں نے اسے کہا اے میرے دوست! مجھے کچھ وصیت کرو، کہا: نفس کی خبر گیری کرتے رہو جب تمہیں کسی بلاء کی طرف دعوت دے اور نا غے کی طرف بلائے، چونکہ نفس بڑا مکار، اور دھوکہ باز ہے، سو جب تم ایسا کرلو گے مخلوق سے مستغنی ہوجاؤ گے اور فاسقوں کی مجالس سے علیحدگی اختیار کرلو گے۔

۱۴۳۱۲- اپنے والد سے، احمد، سعید سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: تاریکیوں کی منزلیں سفید ہوگئیں، اللہ تعالیٰ کی حجتیں اپنی مخلوق پر ثابت ہوگئیں، اللہ نے اپنا کام پورا کرلیا اور وہ بے نیاز ہے، اسکی حجت اسکی کتاب ہے، پس دنیا اپنی رونق کے ساتھ قائم ہوگئی اور مرید کو اس نے اپاہج کردیا ہے اور غافل کو ہلاک کردیا ہے پس نہ تو مرید اپنے لئے دوائی طلب کرتا ہے اور نہ ہی غافل دوائی کو پہچان سکتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو حکمت عطا کی پھر لوگوں نے دلوں کی آنکھوں سے پوشیدہ امور کو دیکھا انکی ارواح ملکوت سماء میں سیاحت کرنے لگیں پھر ان کے پاس عمدہ قسم کے پھلوں کو توڑ کر واپس آگئیں۔ پس انہوں نے دنیا کو محض عبور کرنے کی جگہ تصور کیا اور آخرت کو اصل ٹھکانے اور ان کے قلوب رب تعالیٰ کے پاس ہوتے ہیں، تب ان کے لئے معرفت کے شواہد قائم ہوجاتے ہیں اور عجز وتقصیر کا وقوف ہوجاتا ہے، یہ دونوں حالتیں غم وحزن کو لاتی ہیں اور طلب پر ابھارتی ہیں اور نفس صرف اسی وقت مستغنی ہو سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ کے بارے میں علم رکھتا ہو۔

۱۴۳۱۳- عثمان بن محمد، ابوبکر صیدلانی، احمد بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ذوالنون مصری رحمہ اللہ کو خط لکھا اور ان کا حال دریافت کیا: ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے جواب لکھا: میرا کیا حال ہوسکتا ہے کہ میں اس سے راضی رہوں میں اپنے نفس کے حال سے کیسے راضی رہ سکتا ہوں، مجھے معلوم نہیں کہ میرا کونسا حال اچھا ہے آیا کہ بظاہر جو دیکھنے میں اچھا ہو وہ میرے لئے فی الواقع اچھا ہے یا کہ بظاہر دیکھنے میں جو برا حال ہو وہ میرے لئے اچھا ہے جبکہ برا حال میرا پسندیدہ ہے، علاوہ اس کے کہ جب تک میں عافیت میں ہوتا ہوں جسکو میں عافیت سمجھوں مگر میں قدیم مرارت کا ذائقہ پالیتا ہوں، مجھے ضرورت نہیں کہ مجھے علم ہو کہ وہ کیا ہے چونکہ وہ جانتا ہے کہ وہ کیا ہے وہ اشیاء کو وجود بخشنے والا ہے اللہ تعالیٰ نے میرے لئے اسی حال کو پسند کیا ہے۔

۱۴۳۱۴- عثمان بن محمد، احمد بن محمد بن موسیٰ، یوسف بن حسین، ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جس میں پانچ خصلتیں پائی جاتی ہوں میں اس کے لئے خوش بختی کی امید رکھتا ہوں اگرچہ یہ پانچ خصلتیں موت سے ایک گھڑی پہلے ہی کیوں نہ پائی جائیں۔ کہا گیا: وہ کونسی خصلتیں ہیں؟ فرمایا: بدخلقی کا نہ ہونا، خلقت روح، عقل کا بھرپور ہونا، صفاء تو حد اور طیب مولا۔

۱۴۳۱۵- ابوبکر محمد بن عبداللہ بن عبدالعزیز رازی نیشاپوری، یوسف بن حسین، کہتے ہیں جب میں نے ذوالنون مصری رحمہ اللہ کو الوادع کرنا چاہا تو ان سے کچھ وصیت کرنے کو عرض کیا: کہنے لگے: تم اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے نفس کے طرفدار مت بنو کہ تم نفس کے لئے رزق اور جاہ وحشمت میں زیادتی کے طلبگار ہو، لیکن اپنے نفس کے خلاف رب تعالیٰ کے طرفدار بنو چونکہ اللہ تعالیٰ تمہیں کبھی بھی حقارت کی نظر سے نہیں دیکھتا۔

۱۴۳۱۶- یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: دل کو غیر اللہ کے لئے فکرمند نہیں ہونا چاہیے الا یہ کہ اسے کوئی عقوبت پیش آجائے۔

۱۴۳۱۷- اپنے والد سے، احمد بن محمد، سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: یا اللہ! ہمیں ان لوگوں میں سے کردے جو غم وحزن کے سائے تلے فروکش ہوگئے، خطاؤں کے صحیفوں کو جنھوں نے پڑھا جنھوں نے گناہوں کی دواؤں کو پھیلا دیا، جنکے دلوں میں فکر صالح آگئی، یا اللہ! ہمیں ان لوگوں میں سے کردے جنہوں نے بھوک کی لذت سے اپنے نفسوں کی تادیب کی اور علم سے مزین ہوئے، جنھوں نے کمال ورع میں سکونت حاصل کی، خواہشات کے تمام تر دروازے بند کردیئے، جنہوں نے معرفت کے یقین سے دنیا کے راستے کو پہچان لیا حتی کہ انہوں نے زہد کا اعلیٰ مقام حاصل کرلیا، نفوس کی ذلت کو لذیذ سمجھا، انہوں نے سلام کے

ساتھ ایک دوسرے کی غمخواری کی، یا اللہ ہمیں ان لوگوں میں سے کردے جن کے دلوں کے پردوں کو تو نے چاک کردیا حتی کہ وہ تیری حکمت کی تدبیر کی طرف دیکھنے لگے۔ اور تیرے بیان کی حجتوں کا مشاہدہ کیا گیا پس انہوں نے تجھے پہچان لیا پس ان کی روحیں فرشتوں کے پروں کے اطراف تک پہنچ گئیں اہل ملکوت انھیں زوار (ملاقاتی) کا نام دینے لگے اور اہل جبروت انھیں عمار کا نام دینے لگے اور پھر تسبیح کرنے والے فرشتوں کی صف میں جا پہنچے اور پاک طینت انسانوں کے مضافات میں پناہ حاصل کی اور عزت کے حجاب کے ساتھ چمٹ گئے انہوں نے اپنے رب سے سرگوشی کی انہوں نے تمام تر خواہشات کو دور ہٹا دیا حتی کہ دل کی آنکھوں سے عزت وجلال کے مالک اور ملکوت عظیم کی طرف دیکھنے لگے، پھر قلوب سینوں کی طرف ثبات معرفت کے ساتھ واپس لوٹ آئے پس تیرے سواء کوئی معبود نہیں۔

۱۴۳۱۸- عثمان بن محمد، ابوالحسن احمد بن محمد بن عیسیٰ، یوسف بن حسین کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں کعبہ کے بیچ میں مسجد ذی النون کے صحن میں سویا ہوا تھا میں نے ذوالنوں مصری رحمہ اللہ کو فرماتے سنا۔

حبک قدارقنی . وزادقلبی سقما
کتمته فی القلب . والاحشاحتی انکتما
لاتهتک ستری الذی . البستنی تکرما
ضیعت نفسی سیدی . فردها مسلما

تیری محبت نے مجھ میں رقت ڈال دی ہے اور میرا دل بیماری میں ترقی کر رہا ہے تیری محبت کو میں نے دل اور پہلو میں چھپایا حتی کہ وہ دونوں پوشیدہ ہو کر رہ گئے، میرے اس ستر کو چاک نہ کر یو جس نے مجھے عزت وشرافت عطا کی اے میرے مالک میں نے اپنے نفس کو ضائع کردیا لہذا اسے بحالت مسلمان مجھے واپس کردے۔

پھر فرمانے لگے: اللہ تعالیٰ اہل اللہ کی ارواح کو ان کی پاکیزہ تمناؤں سے نوازے اگر وہ اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو وہ اپنے نفوس کو بھول جاتے ہیں اللہ کے ساتھ غیر اللہ کا تذکرہ نہیں کرتے، پھر کہا: بخدا! وہی لوگ اصل مراد کو پہنچنے والے ہیں، انھیں خصوصیت ملی، اپنے نفسوں کی صفائی کی اور باطنی گندگیوں سے پاک ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے زندہ رہے۔

۱۴۳۱۹- عثمان بن محمد، ابوحسن، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ذوالنوں رحمہ اللہ نے یہ اشعار پڑھے۔

لذقوم فأسرفوا . ورجال تقشفوا .
جعلوا الههم واحدا . ومضوا ماتخلفوا .
طالبین جنة آثروها فاسعفوا .

کچھ لوگ لذات میں مشغول ہوئے تو انہوں نے اسراف کردیا جبکہ کچھ لوگ ایسے ہیں کہ تنگدستی انکا مقدر بن چکی ہے انہوں نے ایک ہی ذات کو اپنا معبود بنایا اور اس راستے پر چلے جو متقدمین ان کے لئے چھوڑ گئے درآں حالیکہ وہ جنت کے طلبگار ہیں انہوں نے جنت کو ترجیح دی تاہم انکی حاجت بھی پوری ہوگئی۔

۱۴۳۲۰- عثمان، احمد بن محمد بغدادی، یوسف سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اے میرے معبود! شیطان تیرا بھی دشمن ہے اور ہمارا بھی دشمن ہے، اسے سب سے زیادہ غصہ تیری عفو ودرگزر سے آتا ہے، لہذا ہمیں معاف ودرگزر کردے۔

۱۴۳۲۱- عثمان، احمد بن محمد بن عیسیٰ، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی ہلاک ہو وہ صرف اس کی وجہ سے ہلاک ہوا کہ اس نے مخفی امر کی طلب شروع کردی یا ظاہری امر کا انکار کردیا۔

۱۴۳۲۲- عثمان، احمد بن محمد بن عیسیٰ، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک بار میں عربوں کی

اسکی نعمتوں اور ہر جاندار کے سانس کے دوگنا اسکی تعریف ہے، اس کے شکر کے لئے اسکی نعمتوں، ھدیت، لطیف کاریگری اور احسان عظیم پر، وہ رب بلند و عالیشان ہے کوئی چیز اسکا احاطہ نہیں کر سکتی بلکہ ہر جگہ میں وہی ہمارا احاطہ کئے ہوئے ہے، وہ مخصوص کسی جگہ و زماں کا احاطہ نہیں کیا ہوا اور نہ ہی کسی مقدار اور غایت کی حد ہے، کوئی حد اسکا ادراک کیسے کر سکتی ہے حالانکہ کسی آنکھ نے اسکو دیکھا تک نہیں اور نہ ہی اسکی کوئی مثال ہے یا بغیر کسی شباہت کے وہم اس تک کیسے پہنچ سکتی ہے حالانکہ وہ اشباہ (ہم شکلوں) وولد سے پاک ہے، جس چیز کو بھی اس نے ایجاد کیا قدیم میں اسکی کوئی مثال نہیں ملتی، نہ کسی زمانے میں اور نہ ہی کسی وقت میں جو چاہا دہ کر دیا اور کسی قسم کی کمی زیادتی نہیں کی جس وقت کہ آسمان تھا اور نہ ہی زمین تھی اور نہ ہی کوئی شخص تھا کون ومکان میں وہ پاک ذات ہے غلبے والا ہے اور بے نیاز ہے، مخلوق میں اضافے سے اسکی بادشاہت میں اضافہ نہیں ہوتا اور نہ ہی مخلوق کو پیدا کر کے کسی ظلم سے دفاع کرنا اسکا مقصد ہے، اور یہ کیسے ہوسکتا ہے حالانکہ وہ غنی و بے نیاز ہے ہر چیز اس کی محتاج ہے اور مخلوق تعریف سے بے چین رہتی ہے، اور جس مخلوق کی پوری تخلیق نہیں ہوئی اسے رب تعالیٰ نے عاجز نہیں چھوڑا، جمیع غیب پر اسکا احاطہ ہے اور وہ مفقود و موجود کے احصاء وشمار پر قادر ہے، مخلوق میں سے ہر ایک اس کے سامنے احتیاج کا معترف ہے پورا عالم اس کے حالات کے ہیر پھیر میں شی واحد کی حیثیت رکھتا ہے جو گزر گیا جو کچھ آئندہ ہوگا، وہ دلوں کے پوشیدہ رازوں کو باخوبی جانتا ہے اور کوئی بھی پوشیدہ چیز اس پر مخفی نہیں ہے، ہر مخلوق کی چاپ کو بھی وہ سنتا ہے وہ دور ونزدیک ہر جگہ کو دیکھتا ہے، اس کی نظر سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں نہ تاریکیوں میں نہ تحت الثریٰ میں اور نہ ہی کسی اور پوشیدہ مقام میں، وہ اول ہے وہ آخر ہے وہ یکتا ہے وہ نگہبان ہے اور دور و نزدیک کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں ہے، عالیشان ہے بلند مرتبہ ہے اور علم والا ہے اسے زوال نہیں وہ ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا وہ صفات کی کنہ، شک کرنے والے کے مثال اور الحاد و عناد رکھنے والے کے شک سے بالاتر ہے، وہ ذات ہے، جس کی نعمتوں کا بدلہ دیا ہی نہیں جا سکتا اور نہ ہی کسی مجتہد کی مدح سرائی سے اسے پایا جا سکتا ہے، ہر فکر تو مخلوق ہے جب میں نے باری تعالیٰ کی مدح میں کوشش کی ہاں اسکی مدح دائمی فکر مل جاتی ہے، معرفت کی زبانوں میں اسکی تسبیح کی جاتی ہے اسکے علاوہ کوئی اور رب نہیں اور نہ ہی معرفت کی زبانیں کسی اور کو پا سکتی ہیں، اندھیرے اور اجالے کو وہی پھاڑ کر لانے والا ہے تاریکیاں جیسا کہ وہ گھٹم گھتا ہو رہی ہوتی ہیں، جب موجوں کو ہوائیں اوپر اٹھاتی ہیں تو وہ اپنے اٹھنے کی مقام سے تسبیح کرتی ہیں اور وہ پانی کے اوپر کانپ رہی ہوتی ہیں، انھیں پہاڑوں کے ساتھ بہرے پن نے باندھ دیا ہے، اس کے ارکان چٹان وسخت پتھر سے بندھے ہوتے ہیں رب تعالیٰ نے آسمانوں کو چھت کی شکل میں بنایا اور انھیں تہہ در تہہ سات آسمانوں میں بنایا بغیر ستون اور ٹیک کے، اسکی قدرت نے انھیں غیر معمولی وزن والا بنایا لیکن پھر بھی نہ زمین و آسمان بوجھل ہوتے ہیں نہ تھکتے ہیں پھر زمین میں قسما قسم کے عجائب کو پھیلا دیا جو کہ خلائق میں کوئی جوڑا جوڑا ہے اور کوئی اکیلا۔ ہر جنس سے اسکی مختلف اقسام پیدا کیں کوئی کسی قسم کا ہے کوئی کسی قسم کا، زمین و آسمان میں اس کے فرشتے ہیں جو ہمہ وقت اسکی تسبیح میں جھکے رہتے ہیں وہ زمانے کے طویل ہونے سے اکتاتے نہیں ہیں، مخلوق میں سے چار اس کے عرش تلے ہیں جیسے بیل، گدھ، انسان اور شیر ہر مخلوق اسے پکارتی ہے تا کہ دل پسند اور من چاہی زندگی بسر کر سکے، حق تعالیٰ نے سیاروں سے آسمان کے بروج پیدا کئے جو کہ فلک الافلاک کے سینے کو چیرتے ہوئے چلتے رہتے ہیں، ستاروں میں بعض جاری ہیں اور بعض ایک جگہ ٹھہرے ہوئے ہیں اور قطب ان کے مرکز میں میخ کی طرف لگتا ہے شعلہ زن شھاب ثابت آسمانوں میں نمایاں رہتے ہیں جو کہ مردود جنات کے شیاطین کو بھگانے کے لئے نشانے کا سا کام کرتے ہیں، جو شیطان بھی آسمان سے کسی بات کو چرانے کے لئے جاتا ہے گھات میں لگا ہوا ایک شھاب ثاقب فوراً اسکا پیچھا کرتا ہے حق تعالیٰ بادلوں کے مرغولوں کو اوپر اٹھاتا ہے تم ان بادلوں میں اولوں اور پانی کے درمیان چمکتی ہوئی بجلیاں دیکھتے ہو، ایسی ہوا پر جو اپنی لطافت میں نہایت رقیق ہے، اسی ہوا کے ذریعے ہر ذی روح اور جسم والے کو زندہ رکھتا ہے، مخلوق کے اوپر موت کو بنا رکھا ہے تا کہ موت سے انھیں دھکائے اس لئے نہیں کہ بھاگ کر کوئی سہارا لیا جائے، حق تعالیٰ نے گذشتہ تمام

ایک عبادت گزار کے پاس گیا، میں نے اسے کہا: تم نے صبح کس حال میں کی؟ بولا: میں نے صبح اللہ تعالیٰ کی عمدہ ترین نعمتوں میں گھومتے ہوئے کی اور اسکے فضل واحسان میں کی۔

میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ظاہر و باطن ہیں اور اسکے عطایا کے باغات کی پھلدار ٹہنیاں مجھ پر جھکی ہوتی ہیں، ایک مرتبہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: میں ایک عبادتگزار عورت کے پاس گیا اور اسے پوچھا تم نے کس حال میں صبح کی؟ کہنے لگی میں نے دنیا میں وقار کے ساتھ صبح کی ہے درآنحالیکہ آخرت کے تیاری کی طرف جلدی سے بڑھتی جارہی ہوں اور بدلے کے دن کی ہولناکیوں کے لئے تیار ہوں اللہ تعالیٰ کی مجھ پر ان گنت نعمتیں میں ان کے شمار کی جسارت نہیں رکھتا ہوں، اور میں ان کے ذکر واحصاء سے اپنی کمزوری کا اعتراف کرتا ہوں، بتحقیق قلوب اس سے غافل ہو چکے ہیں، وہ نعمتوں کا پیدا کرنے والا ہے، نفوس اس سے اعراض کرتے ہیں حالانکہ وہ انھیں پکارے جارہا ہے، پاک ہے اللہ تعالیٰ اس نے کیا ہی مہلت دے رکھی ہے، باوجود لگاتار ان نعمتوں اور انعامات کے وہ نہیں سوتا، ایک بار ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: تو قدرت والا بادشاہ ہے اور میں بندہ محتاج ہوں، میں عاجزی کرتے ہوئے تجھ سے عفو ودرگزار کا خواستگار ہوں، لہذا مجھے فضل وکرم کی بدولت معافی عطا فرمادے۔ ایک مرتبہ فرمایا: میں اپنے عمل پر کیسے اترا سکتا ہوں حالانکہ میرے سر پر گناہوں کا ایک انبار لگا ہوا ہے، میں اپنی امید پر کیسے اتراؤں حالانکہ میری عاقبت مبہم ہے، ایک بار فرمایا: عقلمند وہ ہے جو عمل میں جلد بازی کرے اور امیدوں کو پس پشت ڈال دے اور موت کے لئے ہمہ وقت تیار رہے۔

۱۴۳۲۳- اپنے والد سے، احمد بن محمد بن مصقلہ، ابوعثمان بن سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اے میرے معبود! اگر تیری اطاعت کے جناب میں میرا عمل صغیر ہے لیکن میری امید تیری رجاء کے جناب میں بہت بڑی ہے، اے میرے معبود تیرے پاس سے کیسے محروم لوٹوں گا، حالانکہ میں تجھ سے حسن ظن رکھتا ہوں، اے میرے معبود میری رجاء کے صدق کو باطل نہ کریو الٰہی: عبادتگزاروں نے تیرا ذکر سنا تو تیرے آگے جھک گئے، گناہ گاروں نے تیرا احسن معاملہ سنا تو طمع کرنے لگے: الٰہی! اگر خطاؤں نے مجھے تیرے الطاف مکارم سے گرادیا تو یقین کامل نے مجھے تیرے الطاف مکارم سے مانوس کردیا ہے، اے میرے معبود! اگر غفلت نے تیری ملاقات کے لئے تیاری کرنے سے سلا دیا تو تیری معرفت نے تیری نعمتوں کے لئے مجھے بیدار کردیا ہے، اے میرے معبود اگر تو نے مجھے جہنم کی آگ کی طرف بلایا تو تیرا عذاب بہت سخت ہے اور تو نے مجھے جنت کی بھی دعوت دی ہے، تیرا ثواب بھی تو بڑا عظیم ہے۔

۱۴۳۲۴- اپنے والد سے، احمد، سعید بن عثمان (دوسری سند) ابونعیم، محمد بن ابراہیم بن احمد، ابوالفضل محمد بن احمد بن سہل، ابوعثمان سعید بن عثمان خیاط سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حسن بن محمد نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے غمگینوں کی حالت کے بارے میں پوچھا: فرمایا: اگر تم انھیں دیکھ لو سمجھ لو ایسے لوگوں کو دیکھو گے جن کے دل ودماغ پر غموں کی ایک قطار لگی ہوگی انھیں تو بس باب معرفت کے لئے پیدا کیا گیا ہے، جب معرفت ان کے دلوں میں رچ بس جاتی ہے تو حق تعالیٰ انھیں اپنے اسرار کا خاص جام پلاتا ہے جو کہ اسکی محبت وموانست سے لبریز ہوتا ہے، وہ شوق میں دیوانہ وار ہو جاتے ہیں، تب ہی تو ان کے سفر کی منزل ان کے محبوب کا فناء ہونا ہے، تم انھیں دیکھ کر سمجھ گے ان لوگوں کو غموں نے وطنوں سے غافل کردیا ہے، احزان ان کے اسرار میں ثابت ہو چکے ہیں، ان کے تمامتر مقاصد اللہ کی طرف لوٹتے ہیں، حق تعالیٰ کی طرف ان کے قلوب شوق سے پرواز کرتے رہتے ہیں، خوف نے انھیں بیماریوں کے بستروں پر لٹا دیا ہے۔ انتقام کی تلوار سے رجاء نے انھیں ذبح کردیا ہے۔ کثرت بکاء نے ان کے دلوں کی طنابوں کو کاٹ دیا ہے۔ شدت جوش محبت سے ان کی روحیں نکل چکی ہیں، وعید نے ان کے جسموں کو چکنا چور کردیا ہے، رات کی کثیر گریہ وزاری نے ان کے چہروں کی رنگت کو تبدیل کردیا ہے، وہ لوگ اپنے مواطن ومساکن اور علاقوں سے بھاگ کر بلند وبالا پہاڑوں پستیوں اور ٹیلوں میں جا چھپے ہیں، ان کا کھانا گھاس ہے، نرا پانی انکا پینا ہے، رحمٰن عزوجل کے کلام سے لذت حاصل کرتے ہیں وہ خلوتوں میں خوش وخرم رہتے ہیں، ان کا کوئی عضو بھی خلوت

امتوں کو فنا کر دیا اور ہر عمر والے کو بھی فنا کر دیا جیسا کہ نوح ولقمان کی عمریں تھیں، اے رب تو عفو و درگزر کرنے والا ہے اور مغفرت والا ہے پس ہمیں تنگی والے دن سے نجات دے دے، اور جنت الفردوس کو ہمارا دائمی ٹھکانا بنا دے نبیین اور نیکوکاروں کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے، پاک ہے تیرا رب عزت والا اور جو اس رب العالمین کے بتائے ہوئے راستے پر چلا اس نے ہدایت پالی۔

۱۴۳۲۹- احمد بن محمد بن مقسم، حسن بن علی بن خلف، اسرافیل سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کو یہ اشعار پڑھتے ہوئے سنا۔

ترجمہ: میں تو مر جاؤں گا لیکن میں جو تجھ سے عشق کرتا ہوں وہ نہیں مرے گا اور نہ ہی تیری سچی محبت سے میری پیاس مٹے گی۔ میری تمامتر تمناؤں کا مرکز ومحور تو ہی ہے تو میری تنگدستی میں تو ہی میرے لئے مالدار کی حیثیت رکھتا ہے۔ میرے سوالوں کی حدود منتہی تو ہی ہے اور میری رغبتوں کی غایت بھی تو ہے میرے شکوے کا موضوع تو ہے اور میرا پوشیدہ مقصد بھی تو ہی ہے، میرے دل نے تیری محبت کی خاطر وہ تکلیفیں برداشت کی ہیں جنھیں میں بیان نہیں کر سکتا اگر چہ تیرے بارے میں میری بیماری طویل ہوگئی اور میری مصیبت طول پکڑتی گئی، میری پسلیوں کے درمیان تیری وہ محبت پوشیدہ ہے جسے میں اپنے اہل کے لئے ظاہر کر سکتا ہوں اور نہ اپنے کسی پڑوسی کے لئے تیری محبت کی میرے پہلو میں ایک ایک بیماری ہے اس نے سہارے کو منہدم کر دیا اور میرے اسرار کو ثابت کر دیا، کیا تو مسافروں کے لئے راہنمائی نہیں جب کہ وہ حیران ہو جائے اور تو ہی گڑھے میں گرنے والے پریشان حال کو نکالنے والا ہے، تو نے ہدایت کو مقتدین کے لئے منور چراغ بنا دیا ہے اس نور میں سے ان کے پاس دسویں کا دسواں حصہ بھی نہیں ہے، پس مجھے اپنی عفو و درگزر عطا فرما تا کہ میں اس کے قرب سے زندہ رہوں اور مجھے میری تنگدستی وفقر سے آسائش فرما۔

۱۴۳۳۰- احمد بن محمد بن مقسم، حسن بن علی بن خلف، اسرافیل کی سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے مجھے یہ اشعار پڑھ کر سنائے۔

ترجمہ:- عارفین کے قلوب کی جولان گاہیں روضہ (باغ) سا دیہ ہے اور اس کے ورے رب تعالیٰ کے حجابات ہیں وہ ایک طرح کا دفاعی محاذ ہے اور اس میں معرفت کے پھل توڑنے کی جگہ ہے وہاں پر اللہ تعالیٰ کے قرب کی وجہ سے انسانوں کی روحیں سکھ کا سانس لیتی ہیں، عالم سر میں رب تعالیٰ کا قرب مل جاتا ہے وہاں تو روحیں محبت سے پگھل جاتی ہیں، وہاں پیاسے اسکی خالص محبت کے جام کے جام چڑھا لیتے ہیں وہاں خطاب کی انتہاء سے بادنسیم کی ٹھنڈک مل جاتی ہے، پس قلوب عرش والے کے قریب تر ہو گئے درآنحالیکہ اس عرش کو بادشاہ کل نے قریب سے زینت بخشی ہے، وہ قلوب اللہ سے راضی اور وہ ان سے راضی اس لئے قلوب محبوب کے ہاں خوشی سے ایک مرتبے میں اترے ہیں، ان دلوں کو ایسی لطیف محبت مل گئی جس نے داخلی حجابات کو افکار سے چاک کر دیا، اگر قلوب فراق کے خوف کو گم پائیں بوجہ اپنی الفت کے ان کا رونا پھر دائمی ہو جاتا ہے وہ پھر قرب کی تلاش میں لگ جاتے ہیں، دلوں میں رب تعالیٰ کے درمیان اور دلوں کے درمیان ایک پوشیدہ راز ہے جو رب تعالیٰ کے سوا ہر کس و ناکس سے دل میں محفوظ ہو کر رہ گیا ہے۔

۱۴۳۳۱- عثمان بن محمد، ابوبکر بغدادی، عبداللہ بن سہل رازی، یحییٰ بن معاذ کہتے ہیں کہ ذوالنورین فرماتے ہیں سخاوت کی حقیقت یہ ہے کہ بخیل کو تم تو کتے ہو اور (اپنا جائز حق) وصول کر کے رہو کیونکہ اگر تم اس کا بخل ناگوار نہ لگے گا تو تم اس کو لعن طعن نہ کرو گے۔ پھر فرمایا کریم شخص صاف پانی کی طرح ہے اور وہ بخیل نہیں ہے اور نہ بخیل سے راضی ہے۔

۱۴۳۳۲- عثمان بن محمد، ابوالحسن مذکر اپنے کسی شیخ کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اور ایک زنجی ایک مرتبہ تیہ میں اکٹھے ہو گئے اس کے سخت گھنگھریالے بال تھے، جب وہ اللہ کا ذکر کرتا تو اس کے چہرے کی رنگت سفید پڑ جاتی وہ امر عظیم پر وارد ہوا، میں نے کہا: اے آدمی اس کی کیا وجہ ہے کہ جب تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو تیرا رنگ بدل جاتا ہے اور تیری آنکھیں

میں ناغہ نہیں کرتا، ان کے قدم تاریکیوں کے پردوں تلے راحت نہیں پاتے، وہ نفوس اپنے مقاصد میں محو رہتے ہیں پس میں نے جونظر کی تو مانوس ہوگیا، محبوب باری تعالیٰ کے وصل کا ارادہ کیا تو وصال ہوگیا، میں معرفت کی راہوں پر گامزن ہوگیا اور عمدہ گھوڑے پر سوار ہوگیا اور تمام تر پردے چاک کردیئے حتی کہ ان کے مقصود سے کرب ودور ہوگیا، میں نے محبت کی نظر سے اللہ واحد قہار کی طرف دیکھ لیا، پھر ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے یہ اشعار پڑھے۔

ترجمہ: کچھ ایسے اللہ تعالیٰ کے نیکوکار بندے ہیں جو پوشیدہ اور ظاہر میں اللہ کی اطاعت کرتے ہیں اور کبھی بھی لذات سے تعلق نہیں جوڑتے، کچھ لوگ ایسے ہیں کہ ان پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے اور سکون کے ساتھ غاروں میں اور بیابانوں میں رہتے ہیں، رات بھر جاگتے رہتے ہیں اور ہمیشہ تہجد اور صبر کے ساتھ راتیں گزارتے ہیں، پس قوم کے ہموم مخلوق سے وحشت محسوس کرتے ہیں پس رب جلیل کا انس انھیں ذکر کی طرف لے جاتا ہے، ان کے اجسام زمین پر ہلکے پھلکے لگتے ہیں اور ان کی روحیں فخر کی کان کی طرف راتوں کو چلتی رہتی ہیں، پس اگر تم تلاش کرو تو یہ قوم کی نعمتیں ہیں اور اہل قدر کے آداب کو اپنے مولا سے سمجھو۔

۱۴۳۲۵-۱ اپنے والد سے، احمد، سعید سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ بندہ کب اپنے رب سے مانوس ہوسکتا ہے؟ فرمایا: جب رب تعالیٰ سے بندہ خوف محسوس کرے تو اس سے مانوس ہوجاتا ہے، بلاشبہ تم جانتے ہو کہ گناہگار اگر وصل کا خواہستگار ہو تو محبوب کے دروازے سے دھتکار دیا جاتا ہے۔

۱۴۳۲۶- ابوعمرو وعثمان بن محمد، ابوحسین محمد بن عبداللہ بن جعفر رازی، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کو اسم اعظم کا علم ہے چنانچہ میں ان کے قصد سے مکہ سے نکل کر چل پڑا اور مصر کے قصبہ جیزہ میں میں نے انھیں پایا، پس انہوں نے پہلی مرتبہ مجھے دیکھا، میری ڈاڑھی لمبی تھی اور میرے ہاتھ میں ایک بڑی سی چھاگل تھی میں نے کاندھوں پر ازار باندھ رکھا تھا، میرے پاؤں میں ہلکے قسم کا موزہ تھا، میری ظاہری حالت کو انہوں نے دیکھ کر کچھ برا محسوس کیا، جب میں نے انھیں سلام کیا تو میری طرف مطلق توجہ نہ کی میں نے دل میں کہا: آپ کو کیا معلوم کہ میں کس کے ساتھ واقع ہوا ہوں۔ چنانچہ میں ان کے پاس ٹھہر گیا اور ان کے پاس سے ٹلا نہیں، چنانچہ دو تین دن کے بعد ان کے پاس متکلمین میں سے ایک آدمی آیا اور کلام کے کسی مسئلہ میں ان سے مناظرہ کرنے لگا، چنانچہ وہ آدمی مناظرہ میں ذوالنون مصری رحمہ اللہ پر غالب آ گیا: میں نے موقع غنیمت سمجھا اور فوراً اٹھ کر ان دونوں کے سامنے جا بیٹھا، اور میں نے متکلم کو اپنی طرف کھینچ لیا اور میں نے اس سے مناظرہ شروع کردیا حتی کہ میں نے اسے بری طرح زچ کردیا، پھر میں نے متکلم کے ساتھ عجیب کلام میں مناظرہ کیا کہ وہ میری بات کو سمجھ تک نہ سکا، ذوالنون مصری رحمہ اللہ یہ صورت حال دیکھ کر تعجب کرنے لگے: ذوالنون مصری رحمہ اللہ عمر رسیدہ ہوچکے تھے جبکہ میں ابھی عمر شباب میں تھا، ذوالنون مصری رحمہ اللہ اپنی جگہ سے اٹھے اور میرے سامنے آ بیٹھے اور فرمایا: مجھے معذور سمجھو بلاشبہ میں تمہارا علمی مقام نہ پہچان سکا تم میرے نزدیک تمام لوگوں سے فائق ہو، اس کے بعد میری عزت واکرام کرتے اور اپنے جمیع اصحاب میں مجھے بلند نظری سے دیکھتے، حتی کہ میں اسی حال پر پورا ایک سال رہا، اس کے بعد میں نے ان سے کہا: اے استاذ میں تو اجنبی آدمی ہوں میرا اب گھر جانے کا شوق ابھر رہا ہے میں سال بھر آپ کی خدمت میں رہا درآنحالیکہ میرا حق آپ پر واجب ہے تاہم مجھے کہا گیا ہے کہ آپ کو اسم اعظم کا علم ہے بلاشبہ آپ نے میرا تجربہ کرلیا ہے اور مجھے اس کا اہل پالیا ہے، پس اگر آپ اسم اعظم کو جانتے ہیں تو مجھے سکھلا، تاہم ذوالنون مصری رحمہ اللہ خاموش رہے اور مجھے کچھ جواب نہ دیا حالانکہ میرا خیال تھا کہ شاید مجھے بتادیں لیکن چھ ماہ تک خاموش رہے اس بارے میں کچھ نہ کہا، چنانچہ چھ ماہ بعد ایک دن فرمایا ہاں تمہارا مسئلہ! اے ابویعقوب کیا تم فسطاط میں ہمارے فلاں دوست کو نہیں جانتے جو ہمارے پاس آتا رہتا ہے؟ انہوں نے ایک آدمی کا نام لیا، میں نے عرض کیا۔ جی ہاں میں جانتا ہوں، چنانچہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ گھر کے اندر سے میرے پاس نکال کر ایک طبق لائے جو اوپر

بھی بدل جاتی ہیں؟ وہ اٹھ کر تیہ میں ہاتھ آگے پیچھے ہلا ہلا کر چلنے لگا، اور یہ اشعار پڑھے۔

ذکرنا وما کنا لننسی فنذکر
ولکن نسیم القرب یبدو فیظهر
فأحی به عنی واحی به له
اذا الحق عنه مخبر ومعبر

ہم نے ذکر کیا ہم نہیں تھے کہ بھول جاتے اور پھر ذکر کرتے، لیکن قرب کی باد نسیم سامنے ظاہر ہو جاتی ہے پس میں اس کے ذریعے سے زندہ رہتا ہوں اور میری زندگی بھی اسی کے لئے ہے جبکہ حق اس کے بارے میں خبر دیتا ہے اور تعبیر کرتا ہے۔

ذوالنون رحمہ اللہ نے کہا: میرے کانوں نے زنجی کی اس حکمت جیسی کبھی نہیں سنی پس میں سمجھ چکا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں جنکے قلوب ذکر اللہ میں پناہ حاصل کرتے ہیں جس طرح کہ پرندے اپنے گھونسلوں میں پناہ حاصل کرتے ہیں، اگر تم ان قلوب کی تلاشی لو تو محبوب کی محبت کے سوا ان میں کچھ نہ پاؤ گے، پھر ذوالنون مصری رحمہ اللہ رو دیئے اور یہ اشعار پڑھے۔

ترجمہ: میں ذکر کی بہت ساری قسمیں کرتا ہوں چونکہ داد اور شوق دونوں مجھے ذکر پر ابھارتے ہیں، پس محبت کرنے والے کا ذکر محبت سے بھرا ہوتا ہے روح کی جگہ پر اتر جاتا ہے کہ اسکی طرف میں چلتا رہتا ہے، اور ذکر نفس کو عزت بخشتا ہے چونکہ اسے ایک تلف کرنے والی چیز بھی موجود ہے ایسی جگہ میں جہاں اس کا پتہ نہیں چل سکتا اور نہ ہی تم جانتے ہو، میرا ذکر بیابانوں اور بلند پہاڑیوں پر پرواز کرتا ہے اور وہ وہم وفکر کے اوصاف سے الگ تھلگ ہوتا ہے۔

۱۴۳۳۳- محمد بن احمد بغدادی، عثمان بن محمد، ابو محمد عبداللہ بن سہل سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے پوچھا کہ میری نماز کب اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہوگی؟ فرمایا: جب تیرے دل کے نور کی معدنیں سکون، وقرار پالیں، اور تم اسے اپنے مقصد کے ملکوت میں پھینکنے لگو۔ میں نے کہا: میرے ورع کے بعد میرا زہد کب تمام ہوگا؟ فرمایا: جب تم فرض کو اپنا معلم بنالو گے، اور طاعت کو اپنا مفہم بناؤ گے، میں نے کہا: مجھے امن کب حاصل ہوگا؟ فرمایا: جب فرض تیرے امر پر مشتمل ہوگا اور تم اپنے نفس پر طاعت کو مالک بنادو گے، میں نے کہا: میرا توکل کب کروں گا؟ فرمایا: یقین جب تمام ہو جائے گا تو اسے توکل کا نام دے دیا جاتا ہے، میں نے کہا: رب تعالیٰ کے لئے میری محبت کب تام ہوگی؟ فرمایا: جب دنیا تمہاری آنکھوں میں حقیر ہو جائے گی، میں نے عرض کیا: میں اپنے رب سے خوفزدہ کب ہوں گا؟ فرمایا جب تم اپنی نظر کو اللہ تعالیٰ کی عظمت میں چھوڑ دو گے اور تم اپنے نفس سے عداوت رکھو گے۔ میں نے عرض کیا، میرا روزہ کب تام ہو سکتا ہے؟ فرمایا: جب تم بغض سے اپنے نفس کو بھوکا رکھو گے اور اپنی زبان کو فحش سے بچالو گے۔ میں نے کہا: میں اپنے رب کو کب پہچان لوں گا؟ فرمایا: جب رب تعالیٰ تیرا جلیس ہو جائے گا اور تم اپنے نفس کے لئے اس کے سوا کسی کو انیس نہ سمجھو، میں نے عرض کیا کہ میں اپنے رب سے محبت کب کروں گا؟ فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والا امر تیرے نزدیک ایلوے سے بھی زیادہ کڑوا ہو، میں نے عرض کیا: مجھے نیکی کا شوق کب ہوگا؟ فرمایا: جب تم آخرت کو اپنی قرار گاہ بنالو گے اور دنیا کو اپنا مسکن بنالو گے اور جب تم دنیا کی طرف مطلق دھیان نہ دو اور آخرت کو اپنی اصل قرار گاہ سمجھو، میں نے عرض کیا: میں اپنے رب کی ملاقات سے کب محبت کروں گا؟ فرمایا: جب تم اپنے حبیب کی طرف پیش رفت کرو گے اور دنیا سے اعراض کرو گے، میں نے پوچھا: میں موت کو لذیذ کب سمجھوں گا؟ فرمایا: جب تم دنیا کو اپنی پیٹھ پیچھے پھینک دو گے، اور آخرت کو اپنا نصب العین سمجھو گے، میں نے کہا: میں دنیا کے مطاعم کی خواہشات سے کب پرہیز کر سکتا ہے؟ فرمایا: جب ملکوت کے ساتھ تمہارا دل خلط ہو جائے گا اور جبروت کے سرائر میں مل جائے گا، میں نے کہا: میری معرفت کب اچھی ہوگی؟ فرمایا: جب تم دنیا سے وحشت محسوس کرو گے اور تمہیں آزمائش کے نازل ہونے سے فرصت حاصل ہوگی، میں

سے رومال کے ساتھ باندھا ہوا تھا، مجھے حکم دیا کہ یہ طبق فسطاط میں اس آدمی تک پہنچا دو، میں نے طبق لے لیا کیا دیکھتا ہوں کہ وہ بالکل ہلکا پھلکا طبق ہے اس سے پتہ چلتا تھا کہ اس میں کچھ بھی نہیں ہے، جب میں فسطاط اور جیہزہ کے درمیان واقع پل پر پہنچا میں نے دل میں کہا: ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے مجھے ھدیہ دے کر ایک آدمی کے پاس بھیجا ہے حالانکہ میں اسے اندر سے بالکل خالی پاتا ہوں چلو دیکھ تو لوں آخر اس میں ہے کیا، چنانچہ میں نے طبق پر باندھا ہوا رومال کھولا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک چوہا اچھل کر طبق سے باہر نکل بھاگا، مجھے اس پر سخت غصہ ہوا، میں نے کہا کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے مجھ سے مذاق کیا ہے لیکن میرا گمان ختم نہ ہوا کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے اس وقت کس مقصد کا ارادہ کیا ہے، میں وہیں سے ذوالنون مصری رحمہ اللہ کی طرف واپس پلٹ آیا اور مجھے سخت غصہ تھا چنانچہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے جب مجھے دیکھا تو مسکرا دیئے اور پورا قصہ بھانپ گئے اور پھر فرمایا: اے مجنون میں نے تیرے پاس ایک چوہا امانت رکھا تھا لیکن تو نے اس میں مجھ سے خیانت کی بھلا میں اسم اعظم کے متعلق تجھ پر کیسے اعتماد کر سکتا ہوں کھڑے ہو جاؤ اور میرے پاس سے چلے جاؤ آج کے بعد میں تمہیں یہاں نہ دیکھوں۔

۱۴۳۲۷- عثمان بن محمد، احمد بن محمد بن عیسیٰ، محمد بن احمد حذاء، ہارون بن عیسیٰ بغدادی، عیسیٰ بغدادی، زرافہ (متوکل کے خادم) سے مروی ہے کہ جب ذوالنون مصری رحمہ اللہ امیر المؤمنین متوکل کے پاس سے واپس لوٹے میرے پاس داخل ہوئے تا کہ مجھے رخصت کریں میں نے ان سے عرض کیا کہ میرے لئے ایک دعا لکھ دیجئے چنانچہ انہوں نے ایسا کر دیا اور میں نے ان کے آگے لوزینہ کا جام رکھ دیا میں نے کہا یہ کھائیے بلاشبہ یہ دماغ میں قوت پیدا کرتا ہے اور عقل کو نفع پہنچاتا ہے؟ فرمایا: عقل کو اس کے علاوہ اور چیزیں بھی نفع پہنچا سکتی ہیں، میں نے کہا: کونسی چیز عقل کو نفع پہنچاتی ہے؟ فرمایا: اللہ کے حکم کی اتباع اور اس کی منع کردہ چیزوں سے باز رہنا کیا تمہیں پتہ نہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: عقلمند وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے امر اور اسکی نہی کو سمجھ لے؟ میں نے کہا: کونسی چیز کا آپ ارادہ رکھتے ہیں؟ فرمایا: یہ تو اس آدمی کے لئے ہے جو حلوہ کو نہ جانتا ہو اور اسکا کھانا بھی نہ جانتا ہو بے شک اہل معرفۃ اللہ اس لوزینہ سے پرہیز کرتے ہیں، میں نے کہا: میرا گمان نہیں کہ دنیا میں کوئی ہو جو اس سے اچھا بنا سکتا ہو، یہ تو امیر المؤمنین متوکل کے مطبخ کا پکا ہوا ہے، فرمایا: میں تمہیں متوکل (اللہ پر توکل کرنے والے) لوزینہ بتاتا ہوں، میں نے کہا: آپ کے باپ کی تمام تر بھلائی اللہ ہی کے لئے ہے بتایئے وہ کونسا لوزینہ ہے؟ فرمایا: معرفت کا خالص طعام لو پھر اسے اجتہاد و مجاہدہ کے ساتھ گوندھ لو اور اس کے ساتھ غم و حزن کو قائم رکھو، خالص محبت کو اسکے ساتھ مطابق رکھو پھر عبادت گزاروں کے لوزینے کی روٹیاں پکا، زہد کی آگ میں، اس پر غمخوارگی کی لکڑیوں سے آگ جلاؤ حتی کہ اسکے شعلے خوب بھڑک اٹھیں، پھر اسے رضا کی قید سے خوب جوش دو، پھر عشق کی ہلکی آنچ میں اسے مزید جوش دو، پھر اسے عقلمندی کی لپیٹ میں لپیٹ لو، تاریکیوں میں اسے کم خوابی کی چھریوں سے کاٹ لو اور نیند کی لذت کو دور کر دو، پھر اسے بے چینی و کم خوابی کے جاموں پر صاف کر کے اکٹھا کر لو، پھر اس پر خالص عمل کی شکر پھیلا دو پھر تفویض کی انگلیوں سے اسے کھا لو، اب کی بار دلوں کا کرب آشکارہ ہو کر رہ جائے گا اور سرور لطف بھی حاصل ہو گا، پھر حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے مجھے رخصت کر دیا۔

۱۴۳۲۸- ابوبکر بن احمد بغدادی، عثمان بن محمد عثمانی سے مروی ہے کہ مجھے محمد بن عبدالملک بن ہاشم نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے یہ اشعار سنائے (یہ ایک لمبا قصیدہ ہے جسکا ترجمہ ہدیہ قارئین ہے)

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں ایسی تعریف جسکا کوئی خاتمہ نہیں، ایسی تعریف کہ جسکے احصاء و شمار کی کوئی حد نہیں، اسکی انتہا تک پہنچنے سے الفاظ اور خیالات عاجز آ گئے ہیں، ایسی کثیر تعریف جیسا کہ واحد بے نیاز کا شمار کرنا، جب سے آسمان و زمین پیدا کئے گئے ان کے بھرے ہوئے اور ان کے وزن اور عدد میں چند در چند کے بقدر اسکی تعریف ہے، جو ہو چکا اور جو کچھ ہو گا قیامت اور ابد تک اس سے بھی دگنا اسکی تعریف ہو، اور سورج کے بار بار چمکنے اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ مخفی ہے اسکے دوگنے کے بقدر اسکی تعریف ہو ہر ذی روح شی میں

نے کہا: میں دنیا کو قبیح کب سمجھوں گا؟ فرمایا: جب تمہیں علم ہو جائے کہ دنیاوی زینت سراسر فساد ہے اور اسکے محاسن حسرت کی طرف لے جاتے ہیں، میں نے عرض کیا: کہ میں کب معمولی غذاؤں پر اکتفا کرلوں گا؟ فرمایا: جب تم خواہشات نفس کی ہلاکت کو پہچان لوگے اور جب تم لذات سے یکسر علیحدگی اختیار کرلوگے، میں نے کہا: مجھے قناعت تام کب حاصل ہوگی؟ فرمایا: جب دنیاوی کرو فر تمہارے نزدیک معمولی شئے ہو اور آخرت کا خوف تمہارے لئے ایک ذکر کی حیثیت رکھتا ہو، میں نے کہا: میں ترک جمعے کا مستحق کب ہوں گا؟ فرمایا: جب تمہیں پتہ چل جائے کہ تم نے معاد کی طرف لوٹنا ہے، میں نے کہا: میں کب امر بالمعروف کروں؟ فرمایا جب دوسروں پر تمہاری شفقت ہو اور جب تم اپنے رب کی محبت کے لئے بندوں کی مخالفت کرنے لگو، میں نے پوچھا میں اللہ تعالیٰ کو کب ترجیح دوں اور اس کے علاوہ اوروں کو ترجیح نہ دوں؟ فرمایا: جب تم اللہ کے لئے محبت کرو اور اللہ کے لئے عداوت کرو، میں نے پوچھا؟ میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف کب رجوع کرسکتا ہوں اور اس کے لشکر سے کب مانوس ہوسکتا ہوں؟ فرمایا: جب تم اسکی آزمائش سے سرور حاصل کرو اور اسکو قضا پر خوشی دکھاؤ۔

۱۴۳۳۴-اپنے والد سے، احمد محمد بن مصقلہ، ابوعثمان سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ سے مانوس ہوتا ہے، وہ مانوس ہوتے وقت اپنے رب تعالیٰ کی سلطنت میں ہر وہ چیز جسے وہ دیکھتا ہے جسے سنتا ہے جسے وہ محسوس کرتا ہے اس سے وہ مانوس ہوجاتا ہے، رب تعالیٰ سے ڈرنے والا بھی ہر وہ چیز جسے وہ دیکھتا ہے جسے وہ سنتا ہے جسے وہ رب تعالیٰ کی بادشاہت میں محسوس کرتا ہے اس سے وہ ڈرتا ہے چیونٹی کیا اس سے بھی کمتر چیز سے وہ مانوس ہوتا ہے اور ڈرتا ہے۔

ایک مرتبہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا:

تین چیزیں اسلام کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) اہل ملت کے لئے نظر، (۲) اہل ملت سے اذیت کیسے دور ہوسکتی ہے، (۳) اور اہل ملت کے خطا کار کو معاف کرنا۔

تین چیزیں ایمان کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) دشواریوں کے باوجود بھرپور طہارت حاصل کرنا، (۲) فرائض کے وقت دل میں انتعاش کا پیدا ہونا حتی کہ فرائض کو اداء کردے، (۳) ہر گناہ کے وقت توبہ کرلینا تاکہ گناہوں پر مصر نہ ہو،

تین چیزیں توفیق کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) بدون تیاری کے بھی فوراً اعمال میں واقع ہوجانا، (۲) گناہوں کی طرف میلان کے باوجود پھر بھی گناہوں سے سلامت رہنا، (۳) دعاؤں میں مشغول رہنا،

تین چیزیں سستی کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) جس آدمی کو وعظ و محاورہ کے وقت کلام کافی ہو اس سے مزید کلام کو ترک کرنا،

تین چیزیں بردباری کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) مخالفت رائے کے وقت قلت غضب، (۲) مخلوق کی اذیتیں برداشت کرنا، (۳) گناہ گار کے گناہ کو بھول جانا اسے معاف کرنے کی وجہ سے تین چیزیں تقویٰ کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) مذموم خواہشات کو ترک کرنا، (۲) اعمال صالحہ کو فوراً بجالانا، (۳) امانتوں کو ان کے مالکان کے سپرد کرنا باوجودیکہ ان کی اشد ضرورت ہو

تین چیزیں اتعاظ باللہ کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) ہر چیز سے دور ہوکر اللہ کی طرف بھاگنا، (۲) ہر چیز کو اللہ تعالیٰ سے مانگنا، (۳) ہر وقت میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا۔

تین چیزیں رجاء کی علامتوں میں سے ہیں۔
(۱) حلاوت قلب سے عبادت، (۲) ثواب کی نیت سے انفاق فی سبیل اللہ، (۳) عمدہ اعمال کی طرف پیش رفت کرنا۔
تین چیزیں حب فی اللہ کی علامتوں میں سے ہیں۔
(۱) صاف محبت کے لئے کسی چیز کا خرچ کرنا، (۲) اللہ کے ارادہ کے لئے ہر طرف سے کٹ کر صرف اللہ کا ہو جانا، (۳) سخاوت بالنفس
تین چیزیں حیاء کی علامتوں میں سے ہیں۔
(۱) بات کرنے سے پہلے تولنا، (۲) جس چیز سے معذرت کرنی ہے اس سے الگ رہنا، (۳) بے وقوف کو بردباری کی خاطر جواب نہ دینا، رہی بات حیاء من اللہ سو اسکا تذکرہ رسول اللہ ﷺ نے یوں فرمایا: قبروں اور آزمائشوں کو مت بھول جاؤ اور سر اور سر نے جو کچھ جمع کر رکھا ہے اسکی حفاظت کرو اور یہ کہ تم دنیاوی زندگی کی زینت کو ترک کر دو۔
تین چیزیں افضال کی علامتوں میں سے ہیں۔
(۱) رشتہ قطع کر دینے والے سے صلہ رحمی کرنا، (۲) جسکے پاس کچھ نہ ہو اسے عطاء کرنا، (۳) ظالم کو معاف کر دینا
تین چیزیں صدق کی علامتوں میں سے ہیں۔
(۱) ملازمت صادقین، (۲) نظر منفوسین کے ہاں سکون (۳) مخلوق کے پوشیدہ رازوں پر اطلاع پانے کو ناپسند سمجھنا حق پر استقامت دکھانے کے لئے سرٗ وجہراً تمام جہانوں کے پالنہار کو ترجیح دینے کے واسطے۔
تین چیزیں انقطاع الی اللہ کی علامتوں میں سے ہیں۔
(۱) کھانا کھلانا، (۲) سلام پھیلانا، (۳) اور اچھائی کی باتیں پھیلانا،........ تین چیزیں محبت کی علامتوں میں سے ہیں (۱) تانی فی الاحداث، (۲) توقر فی الزلال، (۳) اور ترفق فی القتال،
تین چیزیں اعمال رشد کی علامتوں میں سے ہیں... (۱) حسن مجاورت، (۲) مشاورت کے وقت خیر خواہی، (۳) اور مجاورت میں نیکی،
تین چیزیں سعادت کی علامتوں میں سے ہیں۔ (۱) فقہ فی الدین، (۲) عمل کے لئے آسانی، (۳) اور کوشش میں اخلاص۔

۱۴۳۳۵- محمد بن حسین بن موسیٰ نیشاپوری، ابن رشیق، علی بن یعقوب، سوید وراق، محمد بن ابراہیم بغدادی، محمد بن سعید خوارزمی سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے ایک بار محبت کے بارے میں سوال کیا گیا، فرمایا: یہ کہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ محبوب رکھتے ہیں اسے تم بھی محبوب رکھو اور جس چیز کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتے ہیں اسے تم بھی ناپسند کرو، تم ہر طرح کی بھلائی کو کرو اور ہر وہ امر جو تمہیں اللہ تعالیٰ سے غافل کرے اسے چھوڑ دو۔ اور یہ کہ مؤمنین پر مہربان ہونے اور کافروں پر سختی کرنے کے ساتھ ساتھ تم کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف دل میں نہ رکھو، اور دین کے معاملہ میں اتباع رسول اللہ ﷺ۔

۱۴۳۳۶- محمد، ابوبکر بن شاذان رازی، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: جو آدمی میرا فرمانبردار ہوگا میں اسکا دوست بن جاؤں گا پس اسے چاہیے کہ مجھ پر اعتماد کرے اور میرے فیصلے پر بھروسہ رکھے میری عزت کی قسم! اگر وہ مجھ سے دنیا کے زائل کرنے کا سوال کرے گا میں اس کے لئے دنیا کو زائل کر دوں گا۔

۱۴۳۳۷- محمد بن احمد بغدادی، (میں نے محمد بن احمد بغدادی کو دیکھا ہوا ہے لیکن مجھے عثمان بن محمد عثمانی نے ان کی سند سے حدیث سنائی ہے) عبداللہ بن محمد بن میمون کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے مانوس ہونا اللہ تعالیٰ کے ساتھ صاف دل رکھنے میں سے ہے اور تفرد باللہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سواء ہر چیز سے منقطع ہو کر اسی کا ہو جانا۔

۱۴۳۳۸- محمد بن حسین، منصور بن عبداللہ، عباس بن یوسف، سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا:

اگر میں تیری طرف دعا کرتے ہوئے ہاتھ پھیلاؤں تو میری کفایت کرنے والی چیز بھولے سے طویل تر ہو جائے گی اور میرے ہاتھوں کے عمل کے بسبب تجھ سے میری رجاء منقطع نہیں ہوگی۔ میرے سوال کرنے سے اتنی بات بھی کافی ہے کہ تجھے میرا علم ہے۔

۱۴۳۳۹-سند مذکورہ بالا سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی مخلوق سے مانوس ہوا اس نے فرعونوں کی روش کو ترجیح دی اور جس آدمی نے ملاحظہ نفس سے لاپرواہی برتی اس نے اخلاص سے پہلو تہی کی اور جس کے مقاصد کا دارومدار خواہش نفس پر ما فات کی کچھ پرواہ نہیں ہوتی۔

۱۴۳۴۰- محمد، علی بن محمد، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جس آدمی نے اپنے عمل کی نمائش کی اسکی نیکیاں بھی برائیاں بن جائیں گی۔

۱۴۳۴۱-سند بالا سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: صدق وسچائی اللہ تعالیٰ کی تلوار ہے زمین پر جس چیز پر بھی اسے رکھ دیا جائے اسے کاٹ دیتی ہے۔

۱۴۳۴۲-سند مذکورہ بالا سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: انس کی ادنیٰ منزل یہ ہے کہ آدمی کو اگر آگ میں بھی ڈال دیا جائے تو اسکا مقصد اسکی امید سے غائب نہ ہونے پائے۔

۱۴۳۴۳-سند مذکور سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: خوف عمل کا نگہبان ہے اور رجاء آزمائشوں میں ایک سفارشی کی حیثیت رکھتی ہے۔

۱۴۳۴۴-محمد بن حسین، احمد بن علی بن جعفر، حسن بن سہل، علی بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: فکر مندی عبادت کی کنجی ہے اور متابعت خواہشات نفس ہوای کی علامت ہے اور طمع کا منقطع کرنا توکل کی علامت ہے۔

۱۴۳۴۵-محمد، ابوجعفر رازی، عباس بن حمزہ سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: عارف ایک ہی حالت پر نہیں جم سکتا چونکہ اسکا رب مختلف حالتوں پر ہوتا ہے۔

۱۴۳۴۶-محمد، محمد بن ابراہیم فارسی، ایک شہسوار، یوسف بن حسین کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اے مریدین کی جماعت! تم میں سے جو آدمی طریق سلوک کا ارادہ رکھتا ہے وہ اپنے آپ کو تصور کے علماء سے ملاقات کرے، زاہدین سے رغبت کے ساتھ ملاقات کرے اور اہل معرفت کے ساتھ خاموشی سے ملاقات کرے۔

۱۴۳۴۷-اپنے والد سے، احمد بن جعفر بن ہانی، محمد بن یوسف سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے اپنی مناجات میں یوں کہا کرتے تھے۔ اے عطایا کے ہبہ کرنے والے اور مرغوبات کے کثیر عطا کرنے والے میں قرب کے بعد جدائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور میں پناہ مانگتا ہوں صفائی کے بعد گندگی سے اور انس کے بعد شوق سے، اور حسرت کے فترت کو پیش آنے سے، رضا کے متغیر ہونے سے حاسی سے ایک گھڑی کے لئے بھی پیچھے رہ جانے سے ایمان بغیر علم سے، ایسے نازک موقع سے جو عقل کو مختلف راہوں میں بھٹکا دے، میں ان چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں جب تک کہ میرے پاس تیری نعمتیں مکمل نہ ہو جائیں میری ذریت میں تیری کرامت نہ چل جائے۔

مسانید حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ...... حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے بہت ساری احادیث آئمہ حدیث سے روایت کی ہیں جن میں امام مالک ولیث بن سعد وسفیان بن عیینہ وفضیل بن عیاض لہیعہ رحمہ اللہ سرفہرست ہیں ان کی سند سے چند روایات درج ذیل ہیں۔

۱۴۳۴۸-ابوسعید حسین بن محمد بن علی، ابوسعید، احمد بن مبارک، ابوجعفر احمد بن صبیح بن رسلان فیومی، ابوفیض ذوالنون مصری، مالک بن انس زہری کے سلسلۂ سند سے حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے کچھ دوست بندے

ہیں، کسی نے پوچھا یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: وہ اہل قرآن ہیں اور وہ اہل اللہ ہیں اور اسکے خاص بندے ہیں۔[1]

مالک کی یہ حدیث غریب ہے اور محمد بن عبدالرحمٰن بن غزوان متفرد ہیں۔

۱۴۳۴۹- سہل بن عبداللہ تستری، حسن بن احمد طوسی، احمد صلیح، ذوالنون مصری رحمہ اللہ سفیان بن عیینہ، ابوبکر کے سلسلۂ سند سے حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں دو واپس لوٹ آتی ہیں اور ایک اس کے ساتھ باقی رہتی ہے، چنانچہ میت کے ساتھ اسکا اہل وعیال، اسکا مال اور اسکا عمل جاتا ہے، اسکا اہل وعیال اور مال واپس لوٹ آتا ہے اور اسکا عمل اسکے ساتھ باقی رہتا ہے۔

یہ حدیث صحیح وثابت ہے اور عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے مروی ہے۔

۱۴۳۵۰- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان بن عیینہ، عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، انس بن مالکؓ کے سلسلۂ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مثل مذکورہ بالا کے حدیث روایت کی گئی ہے۔

۱۴۳۵۱- ابوالفضل بحر بن ابراہیم بن زیاد، حسین بن احمد وتانکتی، احمد بن صلیح فیومی، ابوفیض ذوالنون مصری رحمہ اللہ، فضیل بن عیاض، لیث، مجاہد، ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "تجافوا عن ذنب السخی فان اللہ تعالیٰ آخذبیدہ کلما عثر" یعنی سخی کے گناہ سے دور رہو چونکہ جب بھی سخی ٹھوکر کھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دست سے پکڑ لیتا ہے۔[2]

۱۴۳۵۲- ابراہیم بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، محمد بن عبید جرجانی تمیم بن عمران قرشی محمد بن عتبہ مکی، فضیل بن عیاض کے سلسلۂ سند سے بمثل مذکور بالا کے مروی ہے۔

۱۴۳۵۳- محمد بن عثمان عثمانی، حسن بن ابوحسن، ابوالحسن علی بن یعقوب، محمد بن ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن سعید بن عبدالرحمٰن خوارزمی، ابوفیض ذوالنون بن ابراہیم، ابوجریہ احمد الحکم، عبداللہ بن ادریس کہتے ہیں ایک مرتبہ میرے آقا نجا کے بادشاہ کے پاس ایک شامی آیا اور بادشاہ سے کسی بخشش کا طلبگار تھا اسے عبدالرحمٰن بن ہرمز اعرج کے نام سے پکارا جاتا تھا، بادشاہ نے شامی کو کھانا پیش کیا چنانچہ دسترخوان پر برتن ادھر ادھر حرکت کرنے لگا بادشاہ نے ایک روٹی لی اور اس سے برتن کو سہارا دے دیا تاکہ ایک جگہ پڑا رہے، یہ کیفیت دیکھ کر عبدالرحمٰن بن ہرمز نے حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا! جب تم حج یا عمرہ کی نیت سے نکلو تو صبح تمتع کرو تاکہ تم پیچھے رہنے والے نہ ہو جاؤ اور خیر وبھلائی کے امور کا اکرام کرو (یعنی خیر وبھلائی کے امور کو اپناؤ) بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے آسمان وزمین کی برکتوں کو مسخر کر دیا ہے، برتن کو روٹی سے سہارا مت دو چونکہ جو قوم بھی روٹی کی اہانت کرتی ہے اللہ تعالیٰ اسے بھوک کے عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔[3]

قد تم ترجمة الجزء التاسع من كتاب حلية الاولياء لابى نعيم بعون الله وتوفيقه . فندعو الله ان ينفعنا بها ولمن قرأها وسعى فيها اللهم ارزقنا سبيل الرشد وهدى هؤلآء الاولياء الاصفياء الكرام فقد انتهيت الى آخر هذا الجزء بيوم الخميس ۹ الربيع الثانى ۱۴۲۶ھ صباحاً وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله واصحابه اجمعين آمين

محمد یوسف التنولی　　ختم شد حصہ نہم

---

۱- مسند الامام أحمد ۱۲۸/۳، وميزان الاعتدال ۴۸۲۰، ۲۸/ ۷۲، ولسان الميزان ۳۰۲/۵، واتحاف السادة المتقين ۴۶۵/۴، وكنز العمال ۲۲۷۸، ۲۲۷۹، وكشف الخفا ۳۰۶/۱، وتخريج الاحياء ۲۷۴/۱.

۲- تاريخ بغداد ۳۳۵/۸، ومجمع الزوائد ۲۸۲/۶، واتحاف السادة المتقين ۱۷۳/۸، والترغيب والترهيب ۳۸۴/۳، والتذكرة الموضوعات ۶۳، وتنزيه الشريعة ۱۸۲/۱، ۳۵۳، ۱۴/۲، واللآلى المصنوعة ۵۰/۲.

۳- اتحاف السادة المتقين ۲۲۰/۵. والموضوعات لابن الجوزي ۲۹۰/۲، ولسان الميزان ۱۱۰۶/۳، ۱۷۷۴.